POST BY ZUBI NOVELS ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

WHATSAPP 03444499420

Fb/Page/Zubi Novels Zone

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

مکمل ناول

جنونِ عشقم

اریج شاہ

○○○○○

میں تمہیں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں

آسمان اور زمین کو لرزا دینے والے الفاظ کے ساتھ اس نے اس کے ساتھ جڑا ہوا سات سالہ رشتہ ختم کر لیا

وہ بے بس سی عورت اس وقت اپنے سامنے کھڑے اس ظالم اور جابر شخص کو سن رہی تھی

اپنے چادر نما دوپٹے کو اپنے سینے سے لگائے اپنا آپ چھپاتی وہ اندر تک لرز چکی تھی

یہ وہ شخص تھا جس کے لیے اس نے اپنے پورے خاندان والوں سے بغاوت کی تھی اور پھر سات سال کے بعد اس کے ساتھ ہی یہاں پاکستان آ گئی تھی اپنے رشتے ناطے سب چھوڑ کر سات سال

https://www.zubinovelszone.com

پہلے اس شخص کے نکاح میں آکر وہ اپنے آپ کو اس دنیا کی سب سے خوش قسمت ترین لڑکی محسوس کر رہی تھی

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی اس شخص نے اس کے دل پر دستک دی تھی

جس نے آج محض ایک غلط فہمی پر اس کے ساتھ جڑے ہر رشتے کو ختم کر دیا

دل تڑپ رہا تھا اس سنگ دل کی بے وفائی پر جو خود اعتبار نہ کر سکا اور اسے بے وفائی کا انعام دینے آ پہنچا

میری بات تو سنو تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ایک بار پوری بات جان لو وہ اسے سمجھانے کے لئے آگے بڑھا تھا۔

لیکن اب کیا کچھ باقی تھا۔۔۔ نہیں اب تو سب کچھ ختم ہو چکا تھا

بس کیجیے میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ وقت رہتے یہاں آگئے اور آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی لیکن اس شخص کے ساتھ اب میرا کوئی رشتہ نہیں ہے آپ جا سکتے ہیں یہاں سے۔ وہ اس کو دیکھتی مضبوط لہجے میں بولی

نہیں میں سمجھاؤں گا یہ غلط فہمی کا شکار ہے تیسرے وجود نے سمجھانا چاہا

سمجھنے سمجھانے کے تمام مراحل سے گزر چکے ہیں آپ کا احسان شاید کبھی نہیں اتار پاؤں گی اور آپ کا بھی آج محبت کا اصلی چہرہ دیکھ کر تکلیف کے ساتھ مجھے خود پر ترس بھی آرہا ہے

کاش پہلے جان جاتی کہ محبت کے رشتے میں اگر اعتبار کی کمی ہو تو وہ رشتہ محبت کا نہیں ہوتا

https://www.zubinovelszone.com

اب میرے لیے فیصلہ اور بھی آسان ہو گیا ہے شاہ صاحب میں اپنے بچوں کے ساتھ یہاں سے ہمیشہ کے لئے واپس چلی جاؤں گی اپنے وجود سے چادر مضبوطی سے لپٹتے ہوئے اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا

فقط ایک آنسو ہاں وہ اس شخص کے لیے اپنا آپ ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اسے جینا تھا اپنے بچوں کے لئے وہ ایک بہادر عورت تھی اگر اپنی محبت کے لیے اپنے خاندان سے لڑ کر بغاوت کر سکتی تھی تو اپنے بچوں کے لئے اپنی محبت سے ٹکرانے میں اسے کوئی اعتراض نہ تھا

تمہارے بچے کون سے تمہارے بچے۔۔۔؟ وہ میرے بچے ہیں اور میرے ساتھ رہیں گے تم سے یا تمہارے غلیظ ناپاک وجود سے میرے بچوں کا کوئی ناتا نہیں تم لندن جانا چاہتی ہو شوق سے جاؤ لیکن میرے بچے اب سے میرے ساتھ رہیں گے وہ تو بابا جان کا حکم تھا کہ وہ معصوم بچوں کو ان کی ماں سے الگ نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اب میں تمہیں اپنی زندگی سے نکال چکا ہوں چلی جاؤ اپنے یار کے ساتھ لیکن خبردار جو میرے بچوں کو مجھ سے یا میرے خاندان سے دور کرنے کی کوشش کی میرے بچے ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گے

لیکن تم نکلو میرے گھر سے ابھی اور اسی وقت وہ بے دردی سے اس کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے باہر نکالنے لگا تیسرا شخص بے بسی کی تصویر بنا تھا

وہ اس سے ہر رشتہ ختم کر چکا تھا لیکن پھر بھی وہ ان دونوں کے بیچ میں نہیں آنا چاہتا تھا یہ ان کا پرسنل میٹر تھا

خدا کا شکر ہے کہ اللہ نے وقت رہتے اسے یہاں بھیج دیا ورنہ جانے آج اس عورت کے ساتھ کیا ہوتا وہ اس کی عزت بچانے میں تو کامیاب ہو گیا تھا لیکن اس کی زندگی اس کا گھر بچانے میں کامیاب نہ ہو سکا

شاہ صاحب میری بات سنیے آپ ایک بار بات کلیئر کر لیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے آپ ---------

چپ ہو جاؤ بے غیرت آدمی میری بیوی کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے شرم بھی نہیں خیال تک نہ آیا کہ یہ دو بچّوں کی ماں ہے اور اب تم اس کی صفائیاں پیش کر رہے ہو اب سمجھ میں آیا کہ اسے حویلی سے دور گھر کیوں چاہیے تھا

اس لیے رہنا چاہتی تھی تو مجھ سے دور تا کہ اپنے عاشق سے راتوں میں مل سکے اس نے بے دردی سے ایک تھپڑ اس صف نازک کے چہرے پر دے مارا۔

اس بار تیسرے وجود کے برداشت کی انتہا ہو گئی تھی وہ ایک تو بے قصور عورت پر الزام لگائے جا رہا تھا اور دوسرا اس کی ذات کو بھی بیچ میں گھسیٹ رہا تھا

وہ ایک غیرت مند انسان تھا اپنی ذات پر ایسے الزامات برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے اب کی بار اسے گریبان سے پکڑتے ہوئے سیدھا کیا

بس بہت ہو گئی تمہاری بکواس میں اس معاملے کو تم دونوں کا ذاتی معاملہ سمجھ کر بیچ میں انٹرفر نہیں کر رہا تھا لیکن تم نرمی کے لائق ہی نہیں ہو۔ تم ایک گندی ذہانت کے مرد ہو بلکہ تم جیسے مرد میری نظر میں مرد ہی نہیں

اس معصوم کو طلاق دے کر یا اس پر ہاتھ اٹھا کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہو کہ بہت غیرت ہے تم میں ۔اسے گالیاں دے کر اسے اس کے بچوں سے دور کر کے کیا حاصل کر لو گے تم سوائے اپنی انا کے تسکین کے یہ تمہاری محبت ہے جس میں تم اپنے بچوں کی ماں پر اعتبار تک نہیں کر سکتے

تم کہتے ہو یہ اور تمہارے لائق نہیں ہے سچ تو یہ ہے کہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم اپنی ذات اونچی رکھنے والے مردوں میں سے ہو۔جو عورت کو بے قصور جان کر بھی اسے اس لئے سزا دیتے ہیں کہ اگر وہ جھک گیا یہ اس نے اپنی غلطی مان لی اس کی انا کو ٹھیس پہنچے گی۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے تم جیسے مرد کبھی اپنی ہار کو قبول نہیں کر سکتے اور تم بھی قبول نہیں کر پاؤ گے۔

تمہاری ہار یہ ہے کہ تم نے خود اپنی آنکھوں پر کالی پٹی بندھی لی ہے جس کی وجہ سے آج تم اس عورت کی بے گناہی کو دیکھ نہیں پا رہے لیکن آنے والی زندگی کے ایک ایک پل میں تم اس لمحے کو پچھتاؤ گے جب تم نے اس عورت کو اپنی زندگی سے نکال کر پھینک دیا

اور خبردار جو تم نے اس پر دوبارہ ہاتھ اٹھایا اسے طلاق دے کر اس سے ہر رشتہ توڑ چکے ہو تم۔۔۔

وہ اسے دھکا دے کر پیچھے کرتا تھا اب اس لڑکی کے سامنے آرہا تھا جو حیرانگی سے دیکھ اور سن رہی تھی

جانتا ہوں میں تمہارے لئے میں ایک انجان ہوں تم نہیں جانتی کہ میں کون ہوں لیکن تم سے بس اتنا کہوں گا کے ایک انجان ہو کر بھی میں تمہاری عزت کا رکھوالا ہوں تمہارا محافظ ہوں میں

وعدہ کرتاہوں یہ شخص تم سے تمہارے بچوں کو کبھی بھی چین نہیں پائے گا کیا تم مجھ پر اعتبار کر کے میرے ساتھ آنے کو تیار ہو۔۔۔؟

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سوال کر رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ یہ لڑکی کون ہے ۔۔۔

وہ تو بس اسے مصیبت میں دیکھ کی مدد کرنے آیا تھا لیکن شاید اللہ نے اسے اسی کے لیے چن لیا تھا ۔

ایک طرف اس کا محبوب اس کا شوہر اس کا پیار اس کا سب کچھ تھا جو اس پر ایک لمحے کو بھی اعتبار نہ کر سکا

اور دوسری طرف یہ شخص تھا جس نے اسے آج بے آبرو ہونے سے بچا لیا اور ایک انجان ہونے کے باوجود اس کی مدد کرنے کو تیار تھا اسے کسی سوچ میں گم دیکھ کر اس نے دو قدم آگے بڑھائے تو اسے اپنے پیچھے آہستہ آہستہ چلنے کی آواز سنائی دی

اور ساتھ ساتھ گھٹی گھٹی سسکیوں کی آواز۔۔۔

اس میں موڑ کر دیکھا تو وہ اب اپنے دوپٹے سے اپنا آپ چھپاتی اپنے آنسو صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس نے اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے حوالے کیا جس پر اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر رومال تھام لیا

https://www.zubinovelszone.com

اس کا دل دھڑک رہا تھا اسے پیچھے دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا وہ قہر برساتی نظروں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا آج وہ رشتہ ختم کر کے آگے کی طرف قدم اٹھا چکی تھی۔

ایک ایسے شخص کے ہمراہ جس کا نام تک وہ نہیں جانتی تھی

oooooo

دیکھو لالا سوال کو بہت غور سے سنو۔۔۔وہ اسے بہت پیار سے سمجھا رہا تھا

آپ مجھے لاڈو کہہ کر سوال سمجھائے لالہ کہیں گے تو بھائی والی فیلنگ آئے گی اور پھر جب مجھے بھائی والی فلینگ آئے گی تو مجھے آپ پر بہت پیار آئے گا ادا۔ یو نو نہ آئی لو یو سو چ۔۔۔وہ آنکھیں پٹپٹاتی اس کو مسکرانے پر مجبور کر گئی۔ لیکن وہ اسے چہرے پر سنجیدگی لاتا اسے فورکس کرنے کو کہہ رہا تھا

ہاں لاڈو میری جان آئی لو یو ٹو لیکن دو دن کے بعد تمہارے پیپر ہونے والے ہیں اور اللہ کا واسطہ ہے اس بار سپلی مت لینا چلو پڑھائی کر وہ ہاتھ جوڑ کر منتیں کرتے ہوئے بولا لالی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر انگلی سے زپ کرتی اب خاموش رہنے کا وعدہ کرنے لگی

جب کہ سنیہا تو کب سے اپنے پیپر پر جھکی اپنا کام کرنے میں مصروف تھی

اچھا سوال یہ ہے کے دس لوگوں نے آم کے درخت سے چار دن میں ہزار آم اتار لیے تو بیس لوگ چار دن میں کتنے آم اتا یں گے۔۔۔۔۔؟

وہ بالکل سیریس انداز میں اسے سوال کر رہا تھا اور وہ بھی کافی سیریس لگ رہی تھی

ادا بیس لوگ ایک آم کے درخت پر ایک ساتھ کیوں آم اتار رہے ہیں کیا ان میں کوئی شرط لگی ہے۔۔۔؟اس کے بالکل سیریس سے انداز پر سوال کرنے پر پاس بیٹھی سنیہا کھکھلا کر ہنسی تھی

یہ تو وہ بھی جانتی تھی لالی کبھی بھی اپنی پڑھائی کو لے کر سیریز نہیں ہو سکتی

لالی بکواس مت کرو میں سوال پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو زایار شاہ نے ذرا سختی سے کہا

ایک بھی نہیں وہ بھی منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے بولی توزایار اسے گھور کر رہ گیا

ہمارے کھیت میں ایک درخت ہے آم کا اور دس لوگوں اس سے سارے آم اتار چکے ہیں اب بیس لوگوں کیا شاتوت کے درخت سے آم اتاریں گے۔

بابا کہتے ہیں ہمیں صرف اپنی چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے اور ہمارے کھیتوں میں بس ایک ہی آم کا درخت ہے اور وہ اتنا برا نہیں ہے کہ ایک ساتھ بیس لوگ اس پر چڑھ سکے اور ہزار آم ہاہاہا اس پر تو سو بھی نہیں لگتے

ان میتھ والوں سے کہیں پہلے ٹھیک سوال کرے پھر لالی جواب دے گی وہ کتاب بند کر دیتے منہ بسورے ہوئے بولی

اسے سمجھاتے سمجھاتے اس کا اپنا سر دکھنے لگا تھا وہ تو پتہ نہیں کیا سوچ کر اس نے چاچا سے کہہ دیا کہ اس بار لالی پاس ہو جائے گی

وہ جو ہر بار سپلی لے کر آخری چانس میں پاسنگ مارکس لیتی تھی اس کے لئے چاچو سے کہے الفاظ کے لیے وہ خود بھی پچھتا رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اسے پڑھائی میں بالکل دلچسپی نہیں تھی اس بات کا اندازہ زایار شاہ کو پہلے ہر گز نہیں تھا وہ پاس ہو جاتی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا وہ کہاں جانتا تھا کہ اس کی لاڈلی بہن اتنی نالائق ہے پڑھائی میں

دوسری طرف پہلے دن سنیہا کو پڑھائی میں اتنی زیادہ دلچسپی لیتے دیکھ وہ لالی کے لئے بھی یہی گمان کئے ہوئے تھا کہ وہ بھی لائق ہوگی لیکن یہاں تو سب کچھ الٹا ہو رہا تھا ابھی اسے پتہ چلا تھا جن کتابوں میں وہ پاس ہوتی تھی وہ بھی سنیہا کی بدولت تھا۔ ورنہ اسے پڑھائی میں بالکل کوئی دلچسپی نہیں تھی

رات کے تقریباً ساڑھے نو بجے رہے تھے وہ تین دن سے گھر آتے ہی انہیں پڑھنے کے لئے بٹھا رہا تھا کیونکہ ان کے پیپر سر پر تھے بہت مشکلوں کے بعد سنیہا کو ایف ایس سی کے بعد کراچی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے کی اجازت مل گئی تھی

جس کے لیے وہ بہت محنت کر رہی تھی جب کہ لالی کو تو کہیں جانا ہی نہیں تھا وہ بس پڑھائی سے جان چھڑانا چاہتی تھی اور ایف ایس سی کے بعد اس کو آگے بڑھنے کا کوئی ارادہ تھا ہی نہیں۔

یہاں تک کہ اماں کی دھمکی بھی کام نہیں آئی تھی کہ اگر پڑھائی نہیں کرے گی تو شادی کر دیں گے اس بے شرم نے تو اماں کے سامنے بھی صاف کہہ دیا مجھ سے پڑھا نہیں جاتا مجھے میرا دلہا لا دو ۔اور اس فرمان کے بعد اماں سے جوتے کھانے کے بعد بھی عقل نہ آئی

اچھا دادا اب میں جاؤں مجھے سچی والی بہت نیند آرہی ہے۔

دیکھیں میری آنکھیں بھی سوج رہی ہیں وہ اپنی آنکھیں پوری کھولتی اسے دکھا رہی تھی زایار نے نفی میں سر ہلایا اس کے ساتھ مزید سر کھپانے کا اس کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا جب کہ سنیہا بھی بھی اپنے سوالات مکمل حل کر کے پیپر اس کے حوالے کر چکی تھی

اللہ تم عقل دے لاڈو جس حساب سے تمہاری پڑھائی جا رہی ہے تم پاس نہیں ہو سکتی وہ اس کے سر پر چپت لگاتا اٹھ کر سنیہا کو شاباش دیتا باہر نکل گیا۔

جس پر لالی نے جہاں یاہو کا نعرہ لگایا وہیں سنیہا اسے گھور کر رہ گئی اس کا ارادہ آج زیادہ دیر پڑھنے کا تھا۔ لیکن یہ الگ بات تھی کہ اس معاملے میں ہمیشہ سے چلتی صرف اور صرف لالی کی تھی

○○○○○

وہ اپنے کمرے میں آیا تو امی جان ہادی کے پاس بیٹھی اسے کوئی کہانی سنانے میں مصروف تھیں اسے دیکھتے ہی ہادی اس کی ٹانگوں سے آ لپٹا

بابا جانی دادی مجھے کہانی سنا رہی ہیں۔ بہت مزے کی کہانی ہے آپ بھی سنے وہ کا ہاتھ تھامیں اسے اپنے ساتھ اندر لے جانے لگا زایار نے مسکراتے ہوئے اس ننھے سے بچے کو اپنی باہوں میں اٹھایا زیادہ تنگ تو نہیں کیا اس نے آپ کو وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنی ماں کی گود میں اپنا سر رکھتا ہادی کو اپنے سینے پر لٹا چکا تھا

نہیں میرا پوتا بہت سمجھ دار ہے وہ اپنی دادی کو بالکل تنگ نہیں کرتا اماں بیگم نے مسکراتے ہوئے اس کے سر میں انگلیاں چلائیں۔ ماں کی ممتا سے بھرپور لمس پر وہ آنکھیں موندے ان کی محبت کو محسوس کرنے لگا۔

https://www.zubinovelszone.com

ہادی جو ہمیشہ سے اس کے سینے پر سر رکھتے ہی سو جاتا تھا آج بھی گہری نیند میں اتر گیا

جب کہ وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے کچھ سوچنے میں مصروف تھا

میری جان اب یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوتا اپنی زندگی میں آگے بڑھو تم دوسری شادی کر لو کیوں دوسروں کی غلطیوں کی سزا خود کو دے رہے ہو۔

کیوں اپنی زندگی کو کیوں برباد کر رہے ہو مجھ سے نہیں دیکھی جاتی تمہاری حالت مجھ سے نہیں برداشت ہوتا تمہاری زندگی کا یہ ویرانہ پن اب اگے بڑھو سات سال گزر چکے ہیں۔ تمہارے ابو بھی تو تمہیں لے کر بہت پریشان ہیں

ایک آنسو ان کی آنکھ سے نکل کر اس کے رخسار پہ آ گرا اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا

آپ کیوں پریشان ہیں وہ امی جان اور انہیں تو خوش ہونا چاہیے یہی تو چاہتے تھے وہ اپنے بھائی کی بیٹی کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتے تھے تو ہو تو چکی ہے ان کی خواہش پوری انہیں نہ سات سال پہلے میری خوشیوں کا احساس تھا اور نہ آج احساس ہے

میں بریرہ کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا وہ میری بیوی ہے اور وہ اپنی آخری سانس بھی میری بیوی بن کر لے گی۔

لیکن تمہاری زندگی کا کیا تمہاری خوشیوں کا کیا تمہارا کیا میری جان وہ ماں تھیں اپنے بچے کو یوں نہیں دیکھ سکتی تھی اس لیے روتے ہوئے بولیں

https://www.zubinovelszone.com

آپ پریشان نہ ہوں امی جان میری زندگی رکے گی نہیں جس دن کوئی لڑکی مجھے پسند آئی میں اس دن دوسری شادی کر لوں گا۔

کوئی بریرہ یا سکندر شاہ مجھ پر پابندی نہیں لگا سکتا

میری زندگی کا ایک فیصلہ سکندر شاہ نے کیا ہے لیکن اپنی زندگی کے تمام آنے والے فیصلے میں خود کروں گا وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

کب کرو گے تم اپنی زندگی کا فیصلہ ہاں کب بھر و گے تم اپنی زندگی میں آگے بتاو مجھے زایار کب دیکھوں گی میں تمہاری خوشیاں کب آئے گی تمہارے چہرے پر اصل مسکراہٹ اپنے اکلوتے بیٹے کی خوشیاں تک نہیں دیکھ پاتی کتنی بدنصیب ماں ہوں میں۔وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں تو زایار نے ان کا ہاتھ تھام کر ان کے ہاتھ کی پشت پر اپنے لب رکھے

بہت جلد امی جان بہت جلد آپ میری خوشیاں دیکھیں گیں۔یہ آنسو بے مول مت کریں۔اللہ حساب لے کر مجھ سے کہ میں نے اپنی جنت کو رلایا کیوں۔بس تھوڑا صبر کریں مجھے جس دن کوئی لڑکی پسند آئی میں اسے زایار شاہ کی بیوی بنا کر اس حویلی میں لے آؤں گا۔اس نے مسکراتے ہوئے ان کے آنسو صاف کیے

کیا تم بریرا کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زایار کی سرخ آنکھوں نے جیسے ان کے لب سی لئے۔وہ کیسے کہہ سکتی تھیں ایسا جب کہ وہ ساری حقیقت سے واقف تھیں انہی کو تو پتہ تھا سب کچھ حویلی میں صرف وہی تو جانتی تھیں ساری حقیقت تو وہ بلا ایسی بات کیسے کر سکتی ہیں۔

میرے خیال میں اب آپ کو آرام کرنا چاہیے بہت وقت ہو چکا ہے۔وہ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولا تو امی جان ہاں میں سر ہلاتیں بیڈ سے اٹھ کر بنا کچھ بولے کمرے سے نکل گئی زایار نے ایک نظر ہادی کے نازک وجود کو دیکھا اور پھر فریش ہونے چلا گیا

ooo

میں تیری آنکھوں کا کاجل میں تیرے۔۔۔۔

میں تیرے دل کے کابل۔۔

تو مسافر میں تیری منزل

او ساقی ساقی رے ساقی ساقی

آ پاس آرہ نا جائے کوئی باقی

سنیہا آگے کیا تھا بتاؤ نا مجھے۔۔۔۔وہ آئینے کے سامنے کھڑی لہرا لہرا کر اپنے بال آگے پیچھے کرتی بیڈ پر کتابیں پھیلائیں بیٹھی سنیہا کی طرف دیکھتے اس سے پوچھنے لگی

لاڈو پلیز مجھے تنگ مت کرو مجھے کام کرنے دو تیزی سے پن پیپر پر چلاتے ہوئے بولی اور پھر سے مصروف ہو گئی۔

واہ واہ میری جان واہ دیکھ لی تمہاری بے وفائی ابھی تو یونیورسٹی میں ایڈمیشن تک نہیں ہوا اور اپنی جان سے پیاری سب سے عزیز دوست کو اگنور کرنے لگی وہاں جا کر تو تم مجھے بالکل ہی بھول جاؤ گی وہ اچھل کر اس کے ساتھ بیڈ پر آ بیٹھی

بعد میں۔۔۔بعد میں۔۔۔سنیہا اسے اشارہ کرتی اسے بعد میں ڈرامہ کرنے کا کہہ رہی تھی اور اس کے انداز پر لالی نے مزید آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

بھاڑ میں جاؤ کمینی جا رہی ہوں میں نیچے ملازمہ نے دودھ ابال لیا ہو گا دودھ کی ملائی سے سکن اور زیادہ خوبصورت ہو جاتی ہے میں ذرا اپنے سکن کو مزید خوبصورت کر لوں

وہ ایک ادا سے اسے اگنور کرتی بیڈ سے اٹھی تھی جب پیچھے سے آواز آئیؔی میرے لئے ایک کپ چائے بنا کر لانا

یا اللہ کیا دماغ خراب ہے تمہارا ایک یہ پڑھائی کر کر کے اپنا آپ بگاڑ رہی ہو اور دوسری طرف چائے پی پی کر اپنی سکن خراب کر رہی ہو ذرا ہوش کے ناخن لو یہ وقالت کی ڈگری کام نہیں آئے گی یہ حسن اور نزاکت کام آئے گا وہ اسے سمجھا رہی تھی جس پر سنیہا نے اسے گھور کر اس کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے تو وہ اس پر دو لفظ لعنت بھیجتی کمرے سے ہی نکل گئی سمجھانا مشکل نہیں بلکہ نا ممکن تھا

لیکن اس بیچاری کے پیچھے تو اس حویلی کے سارے ہی لوگ پڑے تھے ابھی وہ پہلی سیڑھی پر تھی کہ اس کا پیر پھسلا اور وہ لہرتی اپنا بچاؤ کرتی نیچے دو دو سیڑھیاں اترتی اچانک ایک چٹان سے موجود سے ٹکرائی اگلے ہی لمحے وہ آخری سیڑھیوں سے نیچے گرتی کسی نے اسے تھام لیا اس نے بند آنکھوں سے شکر الحمد للہ پڑھتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا اور خود پر لعنت بھیجی مطلب ہیر و والا سین ہونا بھی تھا تو اس موچھڑ کے ساتھ

https://www.zubinovelszone.com

لعنت ہے میری قسمت پر وہ کم آواز سے کہنا چاہتی تھی لیکن اس کی زبان نے الفاظ اونچی آواز میں ادا کیے اسے یقیناسامنے موجود اس موچھڑ (بقول لالی) نے بھی سن لیتے تھے

اس کے نتیجے میں وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔اور اب لالی صاحبہ سیڑھیوں کے نیچے پڑی اپنی کمر مسل رہی تھی ساتھ ساتھ کم آواز میں بد دعائیں بھی جاری تھی جبکہ موچھڑ صاحب اس کی باتوں پہ غور کیے بنا سیڑھیاں چڑھ کے اپنے کمرے میں جا چکا تھا

یااللہ یہ اپنا فون چارجنگ پہ لگا کے پلگ ان کرنا بھول جائے۔

یااللہ یہ بلڈوزر اپنی بوڈی پے صابن لگائے اور نل سے پانی آنا بند ہو جائے

یااللہ یہ فلم دیکھنے جائے تو اسے سب سے آخر والی سیٹ ملے وہ بد دعائیں دیتے ہوئے اٹھ رہی تھی

جب اسے یاد آیا یہ تو دنیا کا سب سے بورنگ انسان ہے یہ تو فلمیں بھی نہیں دیکھتا

یااللہ اسے ایسی لڑکی ملے جو اسے تگنی کا ناچ نچائے۔

سب اس کے خلاف کام کرے۔

اس کی ایک بات نہ مانے۔۔۔وہ اپنی کمر سہلاتی ہائے ہائے کرتی کچن کی جانب جا رہی تھی۔

جبکہ موچھڑ صاحب اوپر گرل سے یہ سارا سین کافی انجوائے کر رہے تھے

○○○○○○

روحان یار تُو تو اتنا امیر ہے تو کچھ بھی لے سکتا ہے یار اپنے بابا سے فرمائش کر کے اسپورٹ بائیک کیوں نہیں لے لیتا کیوں برداشت کرنا اس راحیل کو اس کی نظر ہے دانی پر بتا رہا ہوں میں

طیب نے اسے دانی کے بارے میں بتاتے ہوئے مشورہ دیا تو اس نے ایک نظر اسے دیکھ کر نہ میں سر ہلایا

اب اگر وہ میری دانی کے پاس بھی نظر آیا نا تو دیکھ لوں گا اور تم میرے بابا کو نہیں جانتے وہ مجھے کچھ بھی نہیں دینے والے اور اوپر سے نئی فرمائش وکالت کرو مطلب حد نہیں ہو گئی کیا اس خاندان کے سبھی لوگوں کو وکیل بنانا ہے انہوں نے

اب خود وکیل ہیں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہر کوئی وکیل بننا چاہتا ہے

ایک تو میری بہن سنیہا ہر وقت بابا جانی بابا جانی کرتی رہتی ہے اور بابا جان کے سامنے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ وکیل بنے گی بہت جلد وہ ہماری یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے والی ہے

مجھے تو اس کی ٹینشن ہو رہی ہے اگر وہ یہاں آگئی تو اسے میری ساری روٹین پتہ چل جائے گی اور وہ بابا جان کو بتانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گی

روحان نے پریشانی سے کہا

ارے تو اپنی بہن کی وجہ سے پریشان کیوں ہو رہا ہے وہ تو ویسے بھی تجھ سے اتنا ڈرتی ہے کہ ایک بار گھورنے پر ہی خاموشی سے بیٹھ جائے گی۔اور اگر آرہی ہے تو آنے دے بس اسے اپنی ذاتی زندگی میں دخل اندازی مت کرنے دینا

طیب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

چل اپنے بابا کو چھوڑ یہ بتا کہ تیری سپورٹ بائیک کبھی نہیں آسکتی میرا مطلب ہے ہم سب میں سب سے زیادہ پیسہ تمہارے پاس ہے اور راحیل کی ٹیم سے مقابلہ کرنا بھی صرف تمہارے بس کی بات ہے ہم تو بس تمہیں سپورٹ کر سکتے ہیں اس کے پاس کتنی عمدہ سپورٹ بائیک ہے

پاکستان کی سب سے مہنگی بائیک ہے وہ

ویسی نہ سہی لیکن اس کے ٹوئنٹی پرسنٹ بائیک بھی ہم خرید لیں تو شاید اس کا مقابلہ کر سکیں میں تو یونیورسٹی میں بھی مشکل سے ہی ایڈمیشن لے پایا ہوں بائیک خریدنا کہاں میرے بس کی بات ہے۔ لیکن اس راحیل کا ایٹیٹیوڈ ختم کرنے کے لئے کاش تم کچھ کر پاتے ہماری ٹیم کی بھی یونیورسٹی میں واہ واہ ہو جاتی

اور دانی کی نظر میں بھی تم ہی بیسٹ ہوتے

مگر شاید ہماری اتنی اوقات ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ خرید پائیں کیا فائدہ تیرے باپ کے اتنے امیر ہونے کا اپنے اکلوتے بیٹے کی ایک چھوٹی سی خواہش پورا نہیں کر سکتا اور ملک کا سب سے بڑا وکیل بن کر گھومتا ہے طیب اسے چابی دیتا اٹھ کر جا چکا تھا جبکہ اب یہی کچھ سوال اس کے اپنے دماغ میں بھی چل رہے تھے

جب اس کا فون بجا "ادا" کا نام جگمگاتا دیکھ اس کے چہرے پر رونق آچکی تھی

السلام علیکم ادا کیسے ہیں آپ۔۔۔؟آپ کو پتا ہے میں آپ کو بہت زیادہ مس کر رہا تھا آپ لندن سے واپس کب آئے۔۔۔؟آپ کا ٹور کیسا رہا۔۔۔

وہ ایک ہی سانس میں پوچھے جا رہا تھا دوسری طرف موجود عالم سلطان شاہ کے چہرے پر تبسم سا چھا گیا

میں جانتا ہوں میرا چھوٹا بھائی مجھے بہت مس کر رہا تھا اسی لئے تو آتے ہی سب سے پہلے تمہیں فون کیا۔

شام کو تم سے ملنے کے لیے تمہارے ہوسٹل آنے والا تھا تین دن کے بعد تمہاری سالگرہ بھی تو بہت دھوم دھام سے منانی ہے عالم نے مسکراتے ہوئے اس کی سالگرہ کا ذکر کیا تو اس کے اندر ہلچل سی مچ گئی

یس مطلب اس بار بھی آپ میرے لئے کچھ اسپیشل کرنے والے ہو ادا مجھے سپورٹ بائیک چاہیے تاکہ میں راحیل کو بتا سکوں کے میں اس سے بہتر ہوں

بہت ایٹیٹیوڈ ہے اس کمینے میں کیا آپ میرے لئے سپورٹ بائیک کا انتظام کر سکتے ہیں بے شک آپ مجھے اگلی بیس سالگرہ پر کوئی گفٹ مت دیجئے گا

کہیں سے امید کی کرن پاتے ہی وہ اپنے دل کی بات لبوں پر لے آیا

تم بس ایک بار کہہ دیا کرو میری جان میں ساری دنیا کو تمہارے قدموں میں رکھ سکتا ہوں اور بائیک تمہیں آج رات مل جائے گی

لیکن اس کے لیے مجھے تمہیں بتانا ہو گا کہ یہ دانی کا قصہ کیا ہے عالم نے اچانک ہی دانی کی بات کی جس پر روحان کے ماتھے پر پسینہ آگیا

وہ ادا دانی ادا نہیں دراصل وہ میری۔

ہاں جانتا ہوں وہ تمہاری گرل فرینڈ ہے اور تم اسے کافی چاہتے ہو اس کے طرح اس لڑ کھڑاتی آواز سن کر عالم نے بات ہی کلیئر کر دی

کافی نہیں ادا میں اسے بے حد چاہتا ہوں میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور سپورٹ بائیک بھی اسی کی وجہ سے لینا چاہتا ہوں کیونکہ آج کل وہ راحیل اسے امپریس کرنے کے پیچھے پڑا ہے روحان اس سے کبھی بھی کچھ بھی چھپاتا نہیں تھا

تم اسے کتنا چاہتے ہو وہ تمہارے ہاتھ پر بنائے ٹیٹو جیسی بیوقوفی کا سن کر اندازہ لگا چکا ہوں میں اور مجھے یہ حرکت بہت بری لگی ہے محبت کا اظہار کرنے کے لیے خود کو تکلیف دینا صرف بیوقوفی ہے اور کچھ نہیں آئندہ اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہاری تکلیف سے "شاہ حویلی" والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور تمہیں جو بھی چاہیے تم مجھ سے کہا کرو اور کسی سے نہیں۔ باقی تمہیں تمہاری پسند کی ہر چیز مل جائیگی وہ سختی سے بولا تو روحان خاموش ہو گیا۔

اس نے تو بس دانی سے اپنی محبت کا اظہار کرنے کے لئے اس کے نام کا ٹیٹو بنوالیا تھا لیکن یقیناً اس بات سے شاہ حویلی کے مکینوں کو تکلیف پہنچی ہو گی کیونکہ وہ سب اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے

اور سناؤ سنیہا کیسی ہے اس کی خاموشی پر عالم نے پھر سے بات شروع کی

کیسی ہو سکتی ہے وہ پتا نہیں شاید بابا نے اسے فورس کیا ہے اسے پریشرائز کیا ہے اور اب وہ وکالت کے پیچھے پڑ گئی ہے اور اب یونیورسٹی آنا چاہتی ہے اور ان لوگوں نے اسے ایف ایس سی کے بعد یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے کی اجازت بھی دے دی ہے

جانتے بھی ہیں کہ یونیورسٹی کا ماحول کیسا ہے۔ روحان براپڑا تھا اپنے انداز میں عالم کو بتانے لگا

یونیورسٹی کا ماحول کیسا بھی ہو ہمیں اپنی بچیوں پر اعتبار ہے اور تم بھی تو ہو یہاں اس کا خیال رکھنے کے لیے جس طرح سے تمہاری پڑھائی جا رہی ہے نہ بچے مجھے لگتا ہے کہ تم اگلے دو سال بھی اسی یونیورسٹی میں گزارنے والے ہو

تمہاری پانچ سال چھوٹی بہن تمہارے برابر آ پہنچی ہے تمہارے ساتھ ایک یونیورسٹی میں پڑھنے جا رہی ہے اور تم پچھلے تین سال سے اس یونیورسٹی میں صرف ٹائم پاس کر رہے ہو جو کہ ایک بہت غلط بات ہے عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا تو روحان اپنے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرادیا

میں یونیورسٹی میں صرف اپنی لائف کھل کر جینے آیا ہوں ادا مجھے صفدر شاہ کی طرح وکالت میں کوئی انٹرسیٹ نہیں ہے اور نہ ہی میں سنیہا کی طرح ان کی چاپلوسی کر سکتا ہوں۔ وہ بہت صاف انداز میں بولا تھا

ٹھیک ہے تو پھر آج رات تم سے ملاقات ہو گی ڈنر ساتھ میں کریں گے عالم نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

https://www.zubinovelszone.com

اور میری سپورٹ بائیک۔۔۔۔؟اس سے پہلے کے عالم فون بند کرتا اس کی بے قرار سی آواز آئی

وہ بھی آج ہی مل جائے گی شہزادے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں عالم نے مسکرا کر کہتے فون بند کر دیا۔وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ اس کے علاوہ اور کسی سے اتنی نرمی سے بات کرتا بھی ہے کہ نہیں لیکن اس کی ہر خواہش کو پورا کرنا اس نے اپنا مقصد بنالیا تھا

وہ شاہ حویلی کا بیٹا تھا اس حویلی کا وارث تھا جو بڑی حویلی میں رہنے کی وجہ سے ذرا ذرا سی چیزوں کے لیے ترستا تھا

نہ جانے سنیہا کیسے رہتی ہو گی وہاں کیا کوئی اس کی بھی فرمائشوں خواہشوں کو پورا کرتا ہو گا یا نہیں

۔

کاش وہ اس کی بھی ہر خواہش کو پورا کر سکتا جب وہ واقعہ پیش آیا تب سنیہا صرف گیارہ ماہ کی تھی اور روحان چھ سال کا نادان بچہ ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے گھر والوں کو نہیں بھولا تھا اسی لئے تو جب اس کی بیس سال کی عمر میں عالم نے اس سے رابطہ کیا تو وہ اس کی طرف باہیں پھیلائے دوڑ آیا

وہ اپنی ہر فرمائش اپنی ہر خواہش عالم سے ہی پوری کرواتا تھا اور عالم کے لئے تو وہ اس کی جان تھا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا فکر تو اسے ہمیشہ سے سنیہا کی تھی وہ تو شکر تھا کہ وقت رہتے ہی گیارہ ماہ کی عمر میں ہی اس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا گیا ورنہ شاید بڑی حویلی کے لوگ تو اسے اس کے

https://www.zubinovelszone.com

اپنوں سے ملنے بھی نہ دیتے لیکن اب وہ وقت دور نہیں جب وہ بھی اپنے اپنوں کے بہت قریب ہو گی جیسے روحان ہے

ooooo

وہ سو رہا تھا جب اسے باہر ہوسٹل کے لڑکوں کی آواز سنائی دی بہت سارے لڑکے ایک جگہ جمع تھے اس نے روم کی چھوٹی سی گریل سے نیچے کی جانب دیکھا تو وہ سب ایک نیو بائیک کے سامنے جمع تھے

وہ دیکھنے میں ہی بہت مہنگی لگ رہی تھی ساتھ ہی اس نے راحیل کو کھڑے دیکھا تو سمجھ گیا کہ اس نے نیو بائیک خرید لی ہے۔وہ اندر جانے ہی والا تھا جب اسے پیون نے نیچے آنے کا اشارہ کیا اسے غصہ تو بہت آیا مطلب اب یہ دو کوڑی کا انسان راحیل کے سامنے اس کا مذاق بنا کر یقیناً اسے راحیل کی نئ بائیک دکھانے والا ہے جس کی وہ تمام لڑکے برابری نہیں کر سکتے وہ اسے کھا جانے والے نگاہوں سے دیکھتا نیچے آگیا

بولو کیا بکواس کرنی ہے کیوں بلایا ہے مجھے وہ پیون پر چڑھ دوڑا جب پیون نے گھبراتے ہوئے چابی اس کے ہاتھ میں تھما دی

کوئی عالم سلطان شاہ کا بندہ دے گیا ہے آپ کے لیے اس نے یونہی گھبرا کر پوری بات اسے بتائی تو طیب چلا اٹھا

کیا یہ دو کروڑ کی بائیک تمہاری ہے۔طیب نے حیرانگی سے اسے اس بائیک کی مالیت بھی بتائی

اتنی مہنگی بائیک خرید لی میرے بھائی ایسی بائیک کے تو لوگ صرف خواب ہی دیکھ سکتے ہیں

رضوان نے ایک نظر راحیل کی جانب دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا

یار مجھے یقین نہیں ہو رہا یہ بائیک تمہاری ہے میں اسے ٹچ کر کے یقین کر لیتا ہوں ویسے مجھے تو یہی پتہ تھا کہ 45 لاکھ کی بائیک سب سے مہنگی ہوتی ہے لیکن تو نے تو دو کروڑ کی بائیک خرید کر کسی کو اس کی اوقات یاد دلا دی عمر بھی راحیل کی ٹانگ کھینچتا ہنستے ہوئے بولا جس پر ان سب کا قہقہ بلند ہوا جبکہ راحیل سرخ چہرے سے ہوں کرتا ہوں وہاں سے جا چکا تھا

چل تیری نیو بائیک پر چلتے ہیں بہت مزا آئے گا طیب راحیل کو جاتے دیکھ کر کہنے لگا

نہیں خبر دار کوئی بھی ٹچ نہیں کرنا اس پر سب سے پہلے میری جان دانی بیٹھے گی باقی سب کی باری بعد میں آئے گی وہ اپنی جیب سے موبائل نکالتے دانی کو فون کرنے لگا جس پر سب کا موڈ بن گیا

روحان لیکن وہ تجھے بے وقوف بنا رہی ہے ہمیشہ کی طرح عمر نے مخلص دوست کی طرح اسے سمجھانا چاہا

عمر خدا کے لئے بکواس نہ کیا کر وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے اور میں جلدی شادی کے لئے بھی پرپوز کرنے والا ہوں اس لیے بہتر ہو گا کہ تم سب اپنا دماغ درست کر لو کیونکہ اب میں دانی کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کروں گا

وہ غصے سے کہتا دانی کو فون کرتا اپنا نیا بائیک لیے وہاں سے نکل چکا تھا

عالم کے ساتھ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ ڈنر کر کے آیا تھا عالم نے تو بائیک کا کوئی ذکر نہیں کیا اسی لئے توہوسٹل آتے ہی وہ سو گیا تھا۔اور رات کے گیارہ بجے ایک ہائی اسٹینڈر بائیک جس کی قیمت راحیل کی بائیک سے چار گنا زیادہ تھی اس کو مل چکی تھی

کیا ہے رونی کیوں بار بار فون کر رہے ہو میں سو رہی ہوں دانی کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز آئی

سونے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ہوسٹل آرہا ہوں میں نے نیو بائیک لی ہے تمہیں دکھانی ہے اور تمہارے ساتھ لانگ ڈرائیو پر جانا ہے جلدی سے نیچے آجاؤ پہنچنے ہی والا ہوں بس اتنا کہہ کر مسکراتے ہوئے فون بند کر چکا تھا وہ اسے اپنا نیو بائیک دکھانے کے لیے بہت زیادہ ایکسائٹڈ تھا۔

اس وقت اس نے شاہ حویلی میں فون کرنے کی غلطی نہیں کی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ رات دس بجے کے بعد وہاں کوئی بھی موبائل فون استعمال نہیں کرتا یہ حویلی کا اصول تھا جو ان لوگوں کو ان کی نقلی دنیا سے نکال کر اصل دنیا میں لے آتا تھا اس لئے عالم کو وہ صبح تھینک یو بولنے والا تھا

oooo

واور وحان اتنی مہنگی بائیک کیسے خرید لی تم نے کیا تمھارے بابا نے تمہیں اتنے پیسے دے دیے

بابا نے نہیں ادا نے میرے بڑے بھائی انہوں نے لی ہے میرے لیے یہ بائیک میرا برتھ ڈے گفٹ اس نے مسکراتے ہوئے فخر سے بتایا وہ اسے اپنے ساتھ ایک ویران جگہ پر لے آیا تھا جس پر دانی بننا کوئی اعتراض یہاں تک آگئی تھی

واو تمہارے ادا تو بہت امیر ہیں شادی شدہ ہیں یا ابھی کنوارے گھوم رہے ہیں اس کا انداز معلومات لینے والا تھا جسے روحان اس کی محبت میں محسوس نہ کر پایا

ہاہاہا کنوارے ہیں انہیں اپنے معیار کے مطابق کوئی ملی ہی نہیں

کوئی بات نہیں اب مل جائے گی ویسے میں تمہیں بتانا بھول گئی۔ راحیل نے مجھے آج دوپہر میں پرپوز کیا ہے لیکن ڈونٹ وری میں نے انکار کر دیا

وہ مجھے ایک ڈائمنڈ رنگ دے رہا تھا اور اس نے ساتھ میں یہ بھی کہا کہ یونیورسٹی کے کسی بھی لڑکے کی اتنی اوقات نہیں کہ اس جیسی رنگ خرید سکے لیکن تمہاری نیو بائیک دیکھنے کے بعد مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم راحیل کی اس غلط فہمی کو جلد ہی دور کر دو گے دانی نے مسکراتے ہوئے اس کی گردن میں باہیں ڈالی اور ساتھ ہی اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا

جس پر روحان کے چہرے پر ایک گہری کی مسکراہٹ آ گئی تھی لیکن اس کی بات نے اسے اندر تک پریشان بھی کر دیا تھا اسے عالم سے اپنے لئے بائیک مانگتے ہوئے عجیب نہیں لگا لیکن اپنی گرل فرینڈ کے لئے ڈائمنڈ رنگ بھلا وہ کیسے مانگ سکتا تھا لیکن عالم تو ہمیشہ کہتا تھا اس کی ہر چیز پر اس کا حق ہے وہ جو کچھ اسے دیتا ہے کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ سب اس کی اپنی چیزیں ہیں اس نے ایک نظر دانی کے چہرے کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

وہ عالم سے ایک رنگ تو مانگ سکتا تھا یقیناً اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں دینا تھا اس کا سہارا صرف عالم ہی تھا

اس کے مسکرانے پر دانی نے بے باک انداز میں اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھے روحان کو اسے اس حد تک بے باکی کی امید ہرگز نہیں تھی

آئی لو یو روحان میں تمہاری برتھ ڈے پر اپنے لیے اس تحفے کا انتظار کروں گی۔ وہ کہتے ہوئے روحان کی باہوں میں جھول چکی تھی۔ جبکہ روحان اس کے حسین سراپے میں گم ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھکا

○○○○○○

وہ ایک میٹنگ میں مصروف تھا جب اسے فون آیا کہ یونیورسٹی میں روحان کا لڑکوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا ہے اور اس کے باپ کو فون کرنے کے بجائے ان لوگوں نے عالم کو فون کیا تھا کیونکہ روحان نے وہاں دیا ہی عالم کا نمبر تھا

وہ پریشانی سے اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر سیدھا یونیورسٹی پہنچا تھا یونیورسٹی سے سب لوگ جا چکے تھے بس بیچ بیچ میں کچھ اسٹوڈنٹ ہی رہتے تھے جو شاید اپنی گاڑیوں کا ویٹ کر رہے تھے

وہ ابھی گاڑی پارک کرنے کے لیے جگہ تلاش کر رہا تھا جب اچانک گرین لباس میں ایک لڑکی اس کی گاڑی سے ٹکرائی غلطی عالم کی تھی

اپنی پریشانی میں وہ فلحال کچھ دیکھ نہیں پا رہا تھا اسی لئے فوراً گاڑی سے نکل کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو اس کی گاڑی کے سامنے پڑی تھی

آپ ٹھیک ہیں آئی ایم ریلی سوری میں کچھ ٹینشن کی وجہ سے آپ کو دیکھ نہیں سکا وہ فوراً معذرت کرتے ہوئے لڑکی کے پاس آیا جس نے بس ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور پھر جیسے عالم سلطان شاہ کی زندگی کا وہ لمحہ قدرت نے محفوظ کر لیا

کانچ سی آنکھیں لمبے بال بے حد خوبصورتی سے قدرتی تراشے ہوئے ہونٹ اور اوپر کے ہونٹ کے بلکل ساتھ کالا تل چھوٹی سی ناک وہ خوبصورتی کا جیتا جاگتا شہکار تھی

چہرے پر بلا کی معصومیات تھی ایک ہی پل میں وہ سامنے والے کو بے قرار کر گئی

اسے اپنے بائیں جانب جسم کا حصہ تیزی سے ہلتا ہوا محسوس ہوا دھک دھک کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دی

اس نے آج تک اپنے بائیں جانب کسی قسم کی کوئی ہلچل محسوس نہیں کی تھی لیکن سامنے کھڑی اس لڑکی نے تو اسے پورا ہلا کر رکھ دیا تھا وہ فوراً اپنی نگاہیں چُرا گیا

اتنے زور کا مار کر سوری بول رہے ہیں آپ پتہ نہیں آپ کو یہ بڑی بڑی گاڑیاں کیوں دے دی جاتی ہیں گاڑی چلانی نہیں آتی آپ کو پہلے انسٹیٹیوٹ میں جا کر سیکھیں پھر چلائیں میں تو بچ گئی ضروری نہیں کہ ہر کسی کی قسمت ایسی ہو وہ اپنا بازو سہلاتی اٹھ کھڑی ہوئی

میں سوری بول تو رہا ہوں آج اس نے خود اپنے لہجے میں نرمی محسوس کی تھی ورنہ آفس سے اٹھتے ہوئے وہ کافی غصے میں تھا کیوں کہ جو میٹنگ وہ چھوڑ کر آیا تھا وہ اسے کافی نقصان دے چکی تھی

آپ کے سوری بولنے سے میرا خون بند ہو جائے گا اس نے اپنا بازو سامنے کرتے ہوئے کہا اس کا زخم دیکھ کر عالم کا دل ایک بار پھر سے دھڑکا تھا

ارے آپ کو تو بہت گہری چوٹ لگی ہے آیئے میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہوں اس کی تکلیف کا سوچ کر وہ فورا بولا تھا

بہت شکریہ انکل جی میں خود چلی جاؤں گی ڈاکٹر کے پاس آپ بس گاڑی چلانا سیکھ لے وہ سختی سے کہتی دروازے کی طرف بھری جہاں ایک لڑکی اس کے انتظار میں کھڑی تھی

جلدی کر دانی ہم لیٹ ہو رہے ہیں آج تو ابا نے میری جان نکال دینی ہے کل سے ہم ایکسٹرا کلاس نہیں لیں گے وہ لڑکی پریشانی سے اسے بلاتے ہوئے کہہ رہی تھی عالم نے بس اس کا نام سنا تھا یہ نام اس کے لیے انجان نہیں تھا لیکن ضروری تو نہیں کہ اس دنیا میں بس ایک ہی دانی ہو اور وہ جانتا تھا روحان کی پسند اتنی سیدھی سادی ہرگز نہیں ہو سکتی۔

اسے تو بس عالم سلطان شاہ کے لیے بنایا گیا تھا اس کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا گہری کالی آنکھیں عنابی لبوں پر گنی سیاہ مونچھیں۔ وہ جب کہیں سے گزرتا تھا تو لوگ اپنے آپ کی اس کی پرسنیلٹی دیکھ کر اس کا رستہ چھوڑ دیتے تھے

وہ کسی قسم کے الفاظ کا محتاج نہیں تھا وہ وجاہت اور خوبصورتی کا جیتا جاگتا ثبوت تھا۔ اس کی خوبصورتی کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کم پڑ جاتے تھے وہ کسی بھی لڑکی کا خواب ہو سکتا تھا۔

لیکن خود کو کسی کا خواب بنانا اسے پسند نہیں تھا۔ وہ اپنی طبیعت میں ایک کھینچاؤ رکھتا تھا جس کی وجہ سے کوئی بھی جلدی اس سے فری نہیں ہو سکتا تھا۔

یہ تو روحان تھا جو اس کے لیے خاص تھا جس نے آج اپنی گرل فرینڈ کی وجہ سے کسی لڑکے کے سر پر کانچ کی بوتل ماری تھی۔

اور اس کی شکایت اس کے والدین نے یونیورسٹی کے پرنسپل سے لگائی تھی جس کے نتیجے میں عالم کو یہاں آنا پڑا

لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ یہاں آتے ہی اسے اپنے دل کی دنیا بدلتی ہوئی محسوس ہونے لگے گی

○○

○○○○

ارے آپ کو سمجھ نہیں آ رہا کیا آپ کے بھائی نے میرے بیٹے کے سر پر بوتل ماری ہے اس کی حالت دیکھیں وہ تو اللہ پاک کا کرم ہے کہ اس کی جان بچ گئی

ورنہ نہ جانے آج کیا ہو جاتا آپ کے بھائی کی وجہ سے آج میں اپنے بیٹے سے ہاتھ دھو بیٹھتا

حال دیکھے میرے معصوم بچے کا کیسے ظالموں کی طرح اس کا نقشہ بگاڑ دیا ہے

https://www.zubinovelszone.com

ترس نہ آیا آپ کے ظالم بھائی کو میرے بچے پر وہ صاحب دوائیاں دیتے ہوئے اپنے بیٹے کا رونا رو رہے تھے جو کافی بری حالت میں ان کے سامنے ہی بیٹھا تھا

تو آپ کا بیٹا نہ کرتا فضول بات اس کی ہمت کیسے ہوئی میری گرل فرینڈ کو چھیڑنے کی کوئی اس کے پاس جائے میں برداشت نہیں کرتا اور اس نے اسے تنگ کیا میں اس کی جان نکالنے میں ایک سیکنڈ نہ لگاوں گا اگر اس نے دوبادہ یہ حرکت کی

شکر کریں کہ زندہ بچ گیا ہے روحان کا غصہ بھی ابھی کم نہیں ہوا تھا جس کے عالم مسکراتے ہوئے اس کا یہ انداز دیکھ رہا تھا۔

آخر اس کی رگوں میں بھی اس کے خاندان کا خون بہتا تھا جوش نہ مارے ایسا ممکن ہی نہیں تھا۔

دیکھ رہے ہیں آپ اسے کس طرح سے بات کر رہا ہے اسے ذرا احساس نہیں ہے کہ اس نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا کیا ہے

وہ صاحب اب تک دوائیاں دے رہے تھے جب عالم اٹھ کر کھڑا ہوا اور ایک چیک سائن کرتے ہوئے ان کے منہ پر دے مارا

یہ پیسے لے لو اور اس کیس کو یہیں پر ختم کر دو میں اپنے بھائی کی لائف میں کسی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں چاہتا

اور ہاں یہ عالم سلطان شاہ کا بھائی ہے اگر اپنی مرضی سے اپنی پسند سے زندگی نہیں گزرے گا تو پھر کیسے گزارے گا

اور بیٹا زندہ ہے آپ کا لگام ڈالیں۔ ورنہ ہر بار زندہ بچ جائے یہ ضروری نہیں

اور تم اب سے تم کوشش کرنا کہ تم میرے بھائی کے راستے میں نہ آؤ۔ ورنہ اگلی بار تم سے عالم سلطان شاہ خود ملاقات کرے گا اس کے منہ پر چیک مارتے ہوئے وہ اس زخمی لڑکے کو دیکھ کر بولا

جس کی آنکھیں چیک دیکھتے ہی روشن ہو گئی تھی اور کچھ ایسا ہی حال اس کے باپ کا بھی تھا ابھی کل ہی تو اس نے اپنے باپ کو بتایا تھا کہ روحان بہت امیر خاندان سے تعلق رکھتا ہے

https://www.zubinovelszone.com

جس کا اسے کل ہی اندازہ ہوا تھا جب اس نے اس کے پاس دو کروڑ کی بائیک دیکھی تھی بس اس کے بعد اس نے ساری باتیں اپنے باپ کو بتائیں اور پھر وہ ان کو غصہ دلا کر خود پر حملہ کروا دیا جس کے نتیجے میں دس لاکھ کا چیک وہ حاصل کر چکے تھے

روحان خود بھی یہ سب کچھ دیکھ کر بہت پریشان تھا اس کا بھائی اسے اس چھوٹی سی پرابلم سے بچانے کے لیے دس لاکھ کی اماؤنٹ دے دے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

سچ تھا اس کا باپ تو اس پر ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ لگاتا ان لوگوں کو فارغ کر کے وہ دونوں باہر آ گئے تھے اسے لگا تھا عالم سے ڈانٹے گا

وہ جب بھی خود کو کسی قسم کا کوئی نقصان پہنچا تا تو عالم اسے بہت ڈانٹا تھا لیکن اس بار ایسا بالکل بھی نہیں ہوا

باہر نکلتے ہی عالم نے اسے لانچ کی آفر کر ڈالی۔

ہاں ادا کہیں پر بھی چلتے ہیں بھوک تو مجھے بھی بہت سخت لگی ہے وہ اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے بولا

تو ٹھیک ہے تم اپنی گرل فرینڈ کو انوائٹ کرو ہم ساتھ میں لانچ کرتے ہیں اس کا ارادہ اصل میں دانی سے ملنے کا تھا وہ دانی سے ملکر جاننا چاہتا تھا کہ آخر کس طرح کی لڑکی ہے اور اس کے ساتھ کس حد تک اس ریلیشن شپ میں سیریز ہے

اداوہ تو گھر جا چکی ہے آج دراصل اس کی کوئی فیملی ممبر لندن سے آنے والی ہیں جن سے ملنے کے لیے وہ کافی زیادہ ایکسٹڈ تھی جب آپ آئیں تو وہ گئی تھی

اب اسے یوں واپس بلانا عجیب لگے گا کیونکہ وہ ہوسٹل میں رہتی ہے اور آج پورے ایک مہینے کے بعد گھر واپس گئی ہے روحان نے اسے تفصیل سے بتایا تو ایک بار پھر سے عالم کی نظروں کے سامنے وہ پیارا سا چہرہ گھوم گیا

اچھا چلو کوئی بات نہیں ہم پھر کبھی اس سے ملنے آئیں گے او پہلے لانچ کرتے ہیں

عالم روحان کی پسند کو اچھے سے سمجھتا تھا اسے کون سی چیز اٹریکٹ کرتی تھی کونسی چیز اچھی لگتی تھی وہ ہر چیز سے واقف ہو گیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ایسے میں اس لڑکی کو روحان کی پسند گمان کرنا صرف ایک بے وقوفی تھی روحان بہت الگ نیچر کا بندہ تھا اسے سادگی یا سادہ چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

اور اسے یقین تھا کہ وہ لڑکی جو اس سے باہر ملی تھی روحان کی پسند ہر گز نہیں ہو سکتی۔

جبکہ روحان کے دماغ میں اس وقت دانی کی باتیں چل رہی تھیں راحیل نے اس کیلیئے ڈائمنڈ رنگ خریدی تھی اور اس کا باپ اسے اس کی گرل فرینڈ کے لیے کبھی ایسی کوئی چیز نہیں خرید کر دے سکتا تھا اسے لگا تھا کہ عالم کا موڈ آف ہو گا لیکن عالم کا موڈ بہت اچھا تھا وہ فرمائش کر سکتا تھا

ooooo

بریرا بیگم گھر واپس آگئی ہیں ملازمہ سامان اندر رکھتے ہوئے دوسری ملازمہ کو بتانے لگی۔ہادی نے یہ بات سنتے ہی باہر کی جانب دوڑ لگادی تھی

جہاں اپنی ماں سے پہلے اسے زایار کا چہرہ نظر آگیا بابا ماما گھر واپس آگئی وہ بہت خوشی سے اپنے باپ کو بتا رہا تھا

زایار جاننے کے باوجود بھی بیٹے کے سامنے انجان بن کر مسکرادیا

جب کہ وہ بریرا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے انہی کی جانب آرہی تھی ہادی بہت خوشی سے اپنی ماں سے مل رہا تھا

وہ خود بھی سے اپنے سینے سے لگائیں اپنی ممتا کی پیاس بجھا رہی تھی اس کی سہیلی کی شادی تھی جس کی وجہ سے اسے لندن جانا پڑ گیا تھا وہ ہادی کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی تھی لیکن ہادی زایار کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا

اور زایار کو یہ فضولیات ہر گز پسند نہیں تھی۔

تم ایک ہفتے کے لیے گئی تھی اور دس دن کے بعد واپس آئی ہو۔ تمہیں اندازہ بھی ہے تمہارے پیچھے ہادی نے تمہیں کتنا مس کیا ایک بات اچھی طرح سے جان لو بریرہ بیگم میں اپنے بیٹے کے لئے تمہاری غیر ذمہ داری ہر گز برداشت نہیں کروں گا

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بے حد سرد سے انداز بولا تھا

میں آنے والی تھی لیکن فلائٹ کا کچھ مسئلہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں فوراواپس نہیں آسکی میں نے خود بھی ہادی کو بہت مس کیا۔

اور یہ بات آپ جانتے ہیں کہ میں ہر گز غیر ذمہ دار نہیں ہوں بس مجبوری تھی جس کی وجہ سے واپس جلدی نہ آسکی۔

لیکن میں پھر بھی آپ سے معذرت خواہ ہوں آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی پلیز اپنا موڈ درست کریں اتنے دنوں کے بعد آئی ہوں میں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے بے حد قریب آکر بولی۔

جبکہ ہادی کے سامنے اس کا یہ انداز اسے بہت ناگوار گزرا تھا

اس نے ایک ہی جھٹکے میں اس کا ہاتھ اپنے سینے سے جھٹک دیا۔بے حد توہین آمیز لمحہ تھا۔وہ بھیگی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

وہ ایک بے حد بے درد انسان تھا اس کے احساسات اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے اور اس کے جذبات کو تو وہ سرے سے نظر انداز کر دیتا تھا

بریرا ابھی تک اسے یوں ہی دیکھ رہی تھی جب باہر آتے چاچو نے انہیں دیکھا وہ غصے میں لگ رہے تھے یقیناً زارار کا یہ انداز ان سے چھپا نہیں رہا تھا

زایار بیٹا کیا حرکت تھی تمہاری بیوی دس دن کے بعد تم سے مل رہی ہے اور تم اس کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہو۔ وہ خاندان کا سب سے بڑا اور سمجھدار بیٹا تھا وہ اس سے اس طرح کی امید ہرگز نہیں رکھتے تھے

پتہ نہیں صفدر چاچو ابھی کیا کیا کہنا چاہتے تھے جب بریرا اپنا دوپٹہ اپنے لبوں پر رکھتی اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کرتی وہاں سے بھاگتی چلی گئی۔

آپنی ماں کو اداس دیکھ ہادی بھی اس کے پیچھے بھاگ گیا

ایم سوری صفدر چاچو لیکن اس طرح ملازموں کے بیچ اس کی یہ حرکت مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔

سات سال سے یہ میرے ساتھ ابھی تک اس لڑکی کو میری نیچر سمجھ میں نہیں آئی کبھی کبھی حد سے بڑھ جاتی ہے یہ

https://www.zubinovelszone.com

وہ اپنا غصہ کنڑول کرتا ہے بہت نرم لہجے میں بولا

میں جانتا ہوں زایار

لیکن یہاں کوئی ملازم نہیں تھا وہ بے وقوف نہیں ہے بہت سمجھدار بچی ہے جس طرح سے اس نے گھر بار سب سنبھالا ہے میں تو اس سے متاثر ہو گیا ہوں

جتنی الیلی اور غیر زمدار تھی ہادی کے آنے کے بعد اتنی ہی سمجھدار اور اپنی ذمہ داریوں کو بھرپور طریقے سے نبھا رہی ہے

اس کے ساتھ زیادہ سختی مت کیا کرو

وہ اسے سمجھا رہے تھے جب زایار نے سر جھکا کر ہاں میں سر ہلا دیا

اور یہ سچ تھا کہ وہ بہت سمجھدار تھی شادی کی پہلی رات کی زایار نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ کمرے کے اندر ہمارا رشتہ جیسا بھی ہو کمرے کے باہر وہ کامیاب شادی شدہ زندگی گزاریں گے اور اس کی بات کو وہ اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ان سات سالوں میں بریرہ نے اسے کبھی شکایت کا موقع نہیں دیا تھا۔ لیکن پھر بھی کچھ تلخ باتیں اور تلخ حقیقت آج بھی اس کی زندگی میں کالا سایہ بنی ہوئی تھی

جنہیں وہ کبھی نہیں بھلا سکتا تھا بریرا کو قبول کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔ اسے اس کے وجود سے نفرت تھی اس کا ہونا اسے تکلیف دیتا تھا

وہ اور چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ رہتی تھی اس کے کمرے میں اس کے بستر پر ہر چیز پر اس کا حق تھا

وہ جانتا تھا وہ اس سے محبت کرتی ہے بے پناہ محبت کرتی ہے لیکن زایار شاہ کے دل میں اس کے لئے کوئی جذبات نہیں تھے

بس وہ تو اس رشتے کو ایک سزا کے طور پر نبھا رہا تھا۔

جو اس کی مجبوری تھی بریرا تو اپنے آپ کو اس کی پسند میں ڈال چکی تھی سات سال میں اس نے خود کو مکمل طور پر اس کے رنگ میں رنگ لیا تھا

وہ آزاد ماحول میں پلی بری ایک آزاد خیال لڑکی تھی۔وہ تو شادی جیسے بندھن پر یقین تک نہیں کرتی تھی لیکن جب اس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا وہ سرے سے بدل چکی تھی

وہ سر سے پاؤں تک صرف اس کی بن چکی تھی لیکن زایار کو اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ صرف اور صرف ہادی کی ماں تھی

زایار اسے چھوڑ نہیں سکتا تھا اسی لیے اپنی اور اس کی زندگی عذاب بنا ڈالی تھی اس کے پیچھے دو وجہ تھی ایک ہادی اور ایک وہ وعدہ جو اس نے اپنے مرتے ہوئے چچا سے کیا تھا

لیکن یہ بھی اس نے خود ہی کہا تھا کہ جب بریرہ اس سے خود طلاق مانگے گی تو اسی دن وہ اسے آزاد کردے گا اسے بریرا کو طلاق دینے میں کوئی حرج نہیں اگر بریرہ خود اس سے جڑا ہوا رشتہ ختم کرے گی تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہوگا

لیکن بریرا جو اس کے عشق میں سر سے پاؤں تک ڈوبی ہوئی تھی جسے اس کے پیر کی خاک تک بھول تھی وہ بھلا کیسے اسے چھوڑنے کا سوچ سکتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس کا غصہ اس کی نفرت وہ ہر چیز کو قبول کر چکی تھی اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کہ زایار شاہ اس کا ہے اس کا شوہر ہے سات سال پہلے اسی امید سے تو اس سے شادی کی تھی کہ آج نہ سہی لیکن زندگی میں کبھی تو وہ اسے اپنائے گا کبھی تو اسے قبول کرے گا

اس کی محبت کا جواب محبت سے دے گا اور سات سال سے یہ انتظار انتظار ہی تھا اور وہ آج بھی اسی انتظار میں تھی

OOOOOO

یا اللہ میں اتنی سندر کیوں ہوں۔۔؟

کیوں ہوں۔۔۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی فون میں سیلفی بناتے ہوئے بولی۔ جس پر سنیہا کی ہنسی نکل گئی

کیوں کہ تم میری بہن ہو میری دوست ہو میری جان ہو وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے اس کے گرد باہوں کے حصار بناتے ہوئے بولی تو لالی نے اسے گھور کر دیکھا

وہ تو میں ہوں اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن تمہیں مجھ پر اتنا پیار کیوں آرہا ہے۔اس سے سنیہا کی محبت بالکل ہضم نہیں ہورہی تھی

کیونکہ مجھے سر میں درد محسوس ہورہا ہے اس نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو اگلے ہی لمحے ڈریسنگ ٹیبل سے اسی کار جسٹر اٹھا کر اس کے سر پر مار چکی تھی

اب راحت ملی یا ایک اور ماروں وہ رجسٹر سامنے کرتے ہوئے بولی کیونکہ وہ جان گئی تھی سنیہا کی ساری محبت چائے کے ایک کپ کے لیے تھی۔

بس یہ بات اس خاندان میں مشہور ہو چکی تھی کہ لالی بہت اچھی چائے بناتی ہے جو اس نے سنیہا کی سالگرہ والے دن اچھے موڈ میں بنا ڈالی تھی اور اب اس غلطی پر پچھتا رہی تھی

لالی جب میں چلی جاؤں گی میں تمہارے ہاتھ کی چائے کو بہت مس کروں گی وہ ایموشنل ہوتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکی تھی

تم بہت مطلبی ہو سنہی۔میں جانتی ہوں تم وہاں پر مجھے نہیں میری چائے کو مس کروگی اس کے ایموشنل ہونے پر لالی بھی ایموشنل ہو گئی

سنیہا کو اپنا کام بنتا نظر آیا

تمہیں پتا ہے لالی مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ کس چیز سے محبت ہے

چائے سے سنیہا کے سوال پر لالی نے فوراً منہ بنا کر جواب دیا

بالکل صحیح کہا تم نے وہ کیا کہتے ہیں عرض کیا ہے

"تم پھول لادو کلیاں دو محل بنوادو

لیکن محبت ہم پھر بھی "چائے" سے ہی کریں گے

وہ شاعرانہ انداز میں کہتی آخر میں لالی کو دیکھنے لگی۔

لیکن تم جانتی ہو مجھے چائے سے اتنی محبت کیوں ہے۔۔۔۔؟نہیں تم نہیں جانتی اس سے پہلے کہ لالی جواب دیتی ہو اس کا چہرہ تھام کر ڈرامائی انداز میں بولی

میں تمہیں بتاتی ہوں لالی مجھے چائے اتنی پسند کیوں ہے کیونکہ یہ چائے مجھے تم بنا کے دیتی ہو

اپنے پیارے پیارے مہندی انگوٹھی اور بریسلیٹ والے ہاتھوں کے ساتھ ان کنواری نازک اور خوبصورت ہاتھ کی چائے واللہ

جب تم میرے جیجو کو پہلی بار ان ہاتھوں سے چائے بنا کر پلاؤ گی تو وہ تمہارے عشق میں فلیٹ ہو کر تمہیں چاہے کے پرستان میں لے جائیں گے۔

چائے کا پرستان۔۔۔وہ حیران ہوئی لیکن سنیہا نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنی بات جاری رکھی

ایک بڑے سے کپ میں دو کرسیاں لگی ہوں گی بیچ میں چھوٹی سی میز ہو گی جس پر چھوٹے چھوٹے دو کپ چا۔۔۔۔میرا مطلب ہے ایک کپ چائے اور ایک ڈیری ملک چاکلیٹ ہو گی (لالی چائے

نہیں پیتی بقول لالی وہ کالی ہو سکتی ہے) دنیا کی سب سے الگ ڈیٹ لالی کی ڈیٹ ہے تو الگ تو ہو گی ہی۔ کیونکہ تم جیسا نمونہ میرا مطلب ہے تم جیسا نگینہ دنیا میں واحد ہے

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے لالی کو دیکھنے لگی جو اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے خود بھی شاید اپنی اس چائے والی ڈیٹ کے بارے میں سوچ رہی تھی

ارے تم خاموش کیوں ہو گئی بتاؤ نا پھر کیا ہو گا ایسی ڈیٹ تو میں نے کبھی ناولوں میں بھی نہیں پڑھی اور نہ ہی کسی رومینٹک فلم میں دیکھی ہے میری ڈیٹ بھی دنیا کی سب سے الگ ڈیٹ ہو گی اسے سچ میں سنیہا کی خیال کردہ ڈیٹ بہت پسند آئی تھی

ارے ڈیٹ ایسے ہی تو نہیں ہو جاتی تو بہت کچھ سوچنا پڑتا ہے اس میں اور بھی بہت ساری رومانٹک رومانٹک چیزیں ایڈ کرنی ہوں گی لیکن فی الحال میں سر میں بہت درد ہے میں سوچ نہیں پا رہی

تم ایسا کرو میرے لئے ایک کپ چائے بناؤ تب تک میں سوچتی ہوں وہ فوراً اپنے مطلب پر آئی جس پر لالی نے اسے سخت نگاہوں سے گھورا پھر مسکرائی

اچھا اچھا میں ابھی لاتی ہوں اپنی پیاری سہیلی کے لیے چائے کا کپ تک تم ڈیٹ فائنل کرو

https://www.zubinovelszone.com

یہ کہانی تو سارے ناولوں سے زیادہ مزے کی ہ اسے کام پر لگاتی وہ اس کے لئے چائے بنانے جا چکی تھی۔ابھی وہ پہلی سیڑھی پر تھی جب اسے دور سے مونچھڑ آتا نظر آیا

وہیں پر رک جائیں شیر بھائی پہلے مجھے نیچے آنے دیں آج پھر سے کمر تڑوانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے میرا وہ اسے پہلی سیڑھی پر ہی روکتے ہوئے بلند آواز میں بولی

اس کی بات اسے بھی شاید پسند آئی تھی وہ ہاں میں سر ہلاتا ہے اس کے نیچے آنے کا انتظار کرنے لگا

وہ آہستہ آہستہ چلتی نیچے آگئی تھی اس نے ایک نظر سر سے پیر تک اس کی جانب دیکھا۔

کاٹن کی خوبصورت سرخ فراک میں روز کی طرح بے حد پیاری لگ رہی تھی بال کھلے پشت پر پڑے تھے لبوں پر ہلکی سی لالی لگی تھی آنکھوں میں گہرا کاجل اور دونوں نازک ہاتھ مہندی اور چوڑیوں سے سجے ہوئے تھے

وہ اپنا آپ سنوار کر رکھتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ بے حد خوبصورت ہے اور وہ اللہ کی دی اس خوبصورتی کی نہ قدری ہر گز نہیں کرتی تھی وہ اپنی فیورٹ تھی اس سے اپنا آپ بے حد پسند تھا اسی لئے تو ہر وقت سجی رہتی

دوپٹہ سر پر لیا کرو اور بال نہ کھولا کرو یوں گھر ملازموں سے بھرا ہوا ہے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا

گھر نہیں گھر کی باہر کی سائڈ ملازموں سے بھری ہوئی ہے اور اندر صرف فوزیہ اور بشریٰ آپا ہی ہوتیں ہیں اور وہ جب بھی مجھے دیکھتی ہیں ماشاءاللہ کہتی ہے نظر لگنے کے تو کوئی چانس ہی نہیں ہیں

وہ اس کی بات کو اپنے انداز میں لیتے ہوئے بولی

بے وقوف لڑکی نظر خوبصورت لوگوں کو لگتی ہے باندری جیسی شکل والوں کو نہیں ایک تو اللہ نے شکل ہی ایسہ دی ہے اور اوپر سے ہر وقت کی لا پاتو پی اور پھر محترمہ کو یہ ڈر بھی ہے کہ انہیں نظر لگ جائے گی وہ بڑا بڑاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا لیکن لالی کی شان میں توہین ہو چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

یہاں موجود ہر انسان اس کی خوبصورتی کی نظریں اتارتا تھا اور یہ شخص اسے باندری کہہ کر چلا گیا اس کی بددعاؤں کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو چکا تھا اسے جتنی بددعائیں آتی تھیں اس نے دینا شروع کر دی وہ اس کے سامنے ایسی حرکت نہیں کرتی تھی کیونکہ شیر کا غصہ بہت سخت تھا جس سے وہ سہم جاتی تھی

اس کے غصے کا نظارہ وہ بہت بار کر چکی تھی اسے تو اکثر ڈانٹ پڑ جاتی تھی اسی لیے وہ اپنے دل کی تمام تمنائیں دل میں بددعاؤں کی صورت پوری کر لیا کرتی تھی

لیکن آج اسے سچ میں صدمہ لگا تھا

وہ شیشے نما میز میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی جو روز کی بانسبت بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

اس نے مکمل طور پر اپنا جائزہ لیا جہاں نظر کرتی کوئی نہ کوئی شیشہ نظر آ ہی جاتا جو اس کی خوبصورتی کے قصیدے پڑھتا

بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔وہ خوبصورت تھی اور یہ بات وہ خود جانتی تھی کسی مونچھڑ کے کہنے سے وہ باندار ی نہیں بن سکتی وہ خود کو تسلی دیتی اپنے بال پیچھے کرتی دوپٹہ سر پہ لینے لگیں کیونکہ باہر سے ملازموں کی آواز آرہی تھی

گھر کے اندر ہر طرح کی آزادی کے باوجود بھی وہ اپنی حدود کو اچھے سے پہچانتی تھی سنیہا بریرا آپی اور وہ ملازموں کے سامنے کبھی نہیں آتی تھی اور نہ ہی ان کے گھر کے مردوں کو یہ بات پسند تھی اسی لیے ملازموں کو گھر کی باہر تک ہی محدود رکھا گیا تھا ان کا اندر آنا بہت کم ہوا کرتا

ooooo

میں ایک بار اس سے ملنا چاہتا ہوں روحان پھر تم بے شک اسے رپوز کر لینا میں تمہیں خود اس کے لیے رنگ خرید دوں گا

لیکن اس سے پہلے میں اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں عالم نے اسے سمجھانا چاہا

بھائی میری سالگرہ پر آپ ملیں گے اس سے میں اسی دن اسے پرپوز کر لوں گا پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں یہ بہت ضروری ہے

https://www.zubinovelszone.com

روحان اس انداز میں بولا کہ عالم نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا

وہ صرف اپنے بھائی کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے پرپوز کرنے سے پہلے وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ دانی کس طرح کی لڑکی ہے لیکن اس کی ضد کے سامنے وہ اس کی بات ماننے کو تیار ہو چکا تھا

جس پر روحان بے حد خوش تھا

اب راحیل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور وہ اپنی محبت کو ہمیشہ کے لئے اپنا بنانے جا رہا تھا۔

وہ لوگ تھوڑی ہی دیر میں اٹھ کر وہاں سے جا چکے تھے جبکہ ہوٹل کے مینیجر نے روحان صفدر شاہ کو عالم سلطان شاہ کے ساتھ دیکھ کر زایار شاہ کو باخبر کر دیا تھا جس کے بعد بڑی حویلی میں یہ خبر تیزی سے پھیل چکی تھی

زایار بہت بار عالم کو روحان سے ملنے سے منع کر چکا تھا لیکن عالم باز نہ آیا اب یقیناً اسے اپنے طریقے سے اسے یہ بات سمجھانی تھی کہ روحان کا شاہ حویلی سے کوئی تعلق نہیں ہے جنون عشقم

قسط نمبر۔چار

تحریر۔اریج شاہ

○○○○○○

آج پورے ایک ہفتے کے بعد وہ گاؤں واپس آ گیا تھا
تراب کے گھر نہ ہونے کی وجہ سے آفس کی ساری زمداریاں آج کل اسی کے اوپر تھی
تراب ایک ہفتے سے اپنا کوئی ضروری کام نمٹانے اسلام آباد گیا ہوا تھا ایسے میں عالم نے اس کے سارے کام بھی خود ہی سنبھال رکھے تھے

جس کی وجہ سے شاہ حویلی آنا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا
آج ایک ہفتے کے بعد اس نے حویلی کا رخ کیا تھا گاڑی کچی پکی سڑکوں سے ہوتی ہوئی گاؤں کی حدود میں شامل ہو چکی تھی

جب اچانک اس کی جیپ کے ٹائر چڑ چڑائے تھے اس نے بے حد غصے سے سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھا۔جس میں بیٹھا زایار شاہ اس کے غصے کو دگنا کر چکا تھا

اس نے ہون پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مسلسل دبانا شروع کر دیا تا کہ اسے بتا سکے کہ وہ اس کی شکل دیکھنے کا بالکل کوئی ارادہ نہیں رکھتا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن سامنے بھی زایار شاہ موجود تھا جیسے اس کے ارادوں سے کوئی لینا دینا نہیں تھا
نہ وہ گاڑی پیچھے ہٹانے کو تیار تھا اور نہ ہی اس کا راستہ چھوڑنے کو

لیکن اس معاملے میں عالم بھی اپنی ضد کا پکا تھا وہ بھی اس کا راستہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔
یہ ضد تو برسوں سے ان کی طبیعت کا حصہ تھی

وہ چھوٹی چھوٹی بات کو لے کر مقابلے پر اتر آتے تھے جیسے اب وہ دونوں مقابلے پر اترے ہوئے ایک دوسرے کا راستہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔
وہ دوستی نبھانے والے اور دشمنیوں میں حد پار کر جانے والوں میں سے تھے

گاؤں کی اس مٹی کی سڑک پر یقینا ایک اور جنگ چھڑنے جا رہی تھی
وہ دونوں سرخ آنکھوں میں سرد مہری ور نفرت سے ایک دوسرے کو گھور رہے تھے دونوں ہی ایک دوسرے کا راستہ چھوڑنے کو تیار نہیں تھے۔

کیونکہ یہاں کسی ایک کا پیچھے ہٹنا دوسرے کی ہار تھی۔اور ہار ان کے خاندان کی روایتوں میں شامل نہیں تھی دیکھتے دیکھتے گاؤں کے کہیں لوگ وہاں جمع ہونے لگے تھے

https://www.zubinovelszone.com

گاؤں کے کسی بھی انسان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ عالم سے یہ کہتا کہ وہ راستہ چھوڑ دے اور نہ ہی زایار شاہ کہ بگاڑے تیور سے مقابلہ کرنے کی کسی میں ہمت تھی۔

اس سے پہلے کے گاؤں میں ایک اور جنگ چھڑتی۔ایک اور دشمنی جنم لیتی ایک آدمی بھاگتا ہوا شاہ جی شاہ جی کرتا ان کی جانب آیا

کیا بات ہے بخشو چاچا کیوں چلائے جا رہے ہو عالم نے غصے سے پوچھا

اور یہی سوال زایار بھی کرنا چاہتا تھا

شاہ جی گاؤں کے بڑے درخت پر فیصل کے بیٹی نے پھندا لگا کر خود کشی کر لی ہے

لاش گاؤں کے بیچوں بیچ لٹک رہی ہے

مہربانی کر کے جلدی چلیں وہاں فیصل نے رو رو کر برا حال کر رکھا ہے اس سے پہلے بے چارہ اپنی ہی جان لے بیٹھے اس کی بیٹی کو انصاف دلائیں

میں بڑی حویلی اور شاہ حویلی گیا تھا لیکن بڑے شاہ جی وہاں موجود نہیں تھے اس لئے آپ دونوں کو ادھر دیکھ کر یہی بھاگ آیا

وہ تفصیل سے بتا رہا تھا

جب کہ زایار اور عالم دونوں پریشان ہو چکے تھے

۔

وہ ایک وفادار ساتھی تھا جو مشکل آنے پر جان بھی لٹانے کو تیار رہتا اس کی بیٹی نے بلا خود کشی کیوں کی یہ سوال ان دونوں کے ذہن میں تھا وہ اپنی گاڑیاں وہی چھوڑتے ہوئے گاؤں کے کھیتوں کے رستے بڑے درخت کی طرف جا رہے تھے

ooo

پولیس کے آنے سے پہلے انہوں نے کسی کو بھی لاش کو چھونے سے منع کر دیا تھا

اور پولیس کے آنے کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے لے جایا گیا

فیصل نے تو رو رو کر اپنا برا حال کر رکھا تھا

صبر کرو چاچا تمہاری بیٹی جس کی وجہ سے ان حالات میں پہنچی ہے اسے بھی سکون نہیں ملے گا اتنی آسانی سے تو ہم بھی نہیں چھوڑیں گے اسے۔زایار نے فیصل کو سمجھاتے ہوئے کہا

لیکن تمہاری بیٹی کو ایسا قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار اعتبار میں لے کر اپنی ماں کو بتا دینا چاہیے تھا محبت کرنا گناہ نہیں چاہتا لیکن محبت میں ہر حد پار کر جانا گناہ ہے

ہمارے مذہب میں زندگی کے ہر پہلو کو بہت روشن طریقے سے بیان کیا گیا ہے مرد کو اپنی اور عورت کو اس کی حدود بتائی گئی ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

یوں چھپ چھپ کر گھر سے جھوٹ بول کر کسی غیر محرم سے ملنااس کے ساتھ ہر حد پار کر جانا محض ڈیڑھ مہینے میں وہ اس کے اتنے قریب ہو گیا کہ اس نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی۔تم خود بتاؤ کہ اس میں غلطی صرف اس لڑکے کی تھی۔۔۔۔؟

جو کچھ بھی ہوااس میں غلطی تمہاری بیٹی کی بھی اتنی ہی تھی جتنی اس لڑکے کی۔عالم کے پاس جھوٹے الفاظ نہیں تھے

جن کا سہارا لے کر وہ اس کے آنسو صاف کرتا

آج یہ شخص رو رہا تھا اپنی بیٹی کی لاش پر لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ جب اس کی بیٹی ایک غیر محرم سے چھپ کر ملنے لگی تو وہ باپ کا فرض ادا کرنے کی بجائے اپنی زندگی میں مگن رہا اگر وہ اپنے باپ ہونے کا فرض ادا کرتا تو آج ایسا نہیں ہوتا

کون سا باپ اپنی جوان بیٹی سے اس حد تک بے خبر رہتا ہے کہ اسے یہ تک نہیں پتا کہ اس کی بیٹی ایک غیر شخص سے ملتی ہے۔

حالات اتنے بگڑ گئے کہ وہ ماں بننے والی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اور اس لڑکے نے شادی سے انکار کر دیا تھا۔اس کے پاس سوائے خود کشی کے اور کوئی رستہ نہیں تھا۔آج فیصل اپنی بیٹی کے لیے تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا۔لیکن اگر وہ اپنی بیٹی کی غیر حاضری اور غیر دماغی کو نوٹ کرتا تو شاید آج اس کی بیٹی زندہ ہوتی

دور جہالت اب بھی باقی تھا بیٹیوں سے ان کی مرضی پوچھنا ان کی پریشانیوں پر غور کرنا آج بھی ان لوگوں کے لئے غیر ضروری تھا ان کے لئے اہم بس اتنا ہی تھا کہ وہ فیصلہ سنائیں اور بیٹی سر جھکا کر ہاں کر دے آج بھی کہیں خاندانوں میں شادی سے پہلے ان سے مرضی تک نہیں پوچھی جاتی تھی

اور فیصل بھی ایسی ہی سوچ رکھتا تھا کہ جب اس کی بیٹی شادی کے قابل ہو گی وہ اپنی مرضی سے کسی کے ساتھ بھی اس کی شادی کر دے گا اسی لئے وہ اسے جھوٹے سہارے دینے کے بجائے حقیقت بتا رہا تھا وہ اسے بتا رہا تھا کہ اس کی بھی اتنی ہی غلطی ہے جتنی اس کی بیٹی اور اس لڑکے کی

لیکن زایار کے خیالات عالم سے الگ تھے اس کی سوچ تھی کہ اس وقت چاچا کو سہارے کی ضرورت ہے نہ کہ تلخ حقیقت کی
لیکن عالم اس میں اس کا ساتھ نہیں دے سکتا تھا

بچی کو سدھارنے یا بگاڑنے میں سب سے پہلا ہاتھ اس کے اپنے والدین کا ہوتا ہے
کیوں کہ ایک لڑکی کو اس کے ماں باپ سے بہتر اور کوئی نہیں سمجھ سکتا اگر وقت رہتے ماں باپ اس کو صحیح غلط کی پہچان بتاتے رہے تو حالات بگڑ نہیں سکتے

چاچا آپ بے فکر رہیں جس نے ہمارے گاؤں کی بیٹی کے ساتھ یہ ظلم کیا ہے خوش تو بھی نہیں رہ پائے گا جیل کی چار دیواری اس کے انتظار میں ہے
اللہ آپ کو صبر دے زایار ان کے کاندھے پے ہاتھ رکھتا نہیں ہمت دیتے ہوئے بولا جبکہ عالم سے اس طرح کے ڈرامے نہیں ہوتے تھے

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے پلٹ گیا جب اسے پیچھے سے زایار کی آواز سنائی دی
مجھے تم سے کچھ بہت ضروری بات کرنی تھی وہ اس کے روبرو رک کر کہنے لگا
عالم نے ایک نظر اپنے ریسٹ واچ کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف جیسے کہہ رہا ہو وقت نہیں ہے جلدی کرو

میں نے تمہیں روحان سے ملنے سے منع کیا تھا لیکن تم باز نہیں آئے میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں عالم سلطان شاہ روحان کا تم سے یا تمہارے خاندان سے کوئی تعلق۔۔۔۔
خون کا تعلق ہے زایار سکندر شاہ۔

اس کی اور میری رگوں میں ایک ہی خون بہتا ہے۔میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ میں اس سے ملوں گا اور صرف اس سے ہی نہیں بلکہ سنیہا سے بھی تم مجھے نہیں روک سکتے۔

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم میری بہن کو مجھ سے چھپالو گے یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے میرے بہن بھائی بہت جلد میرے ساتھ ہوں گے۔اور روحان تو اب میرے ساتھ ہی ہے۔تم لوگوں کی جھوٹی محبتوں کے دکھاوے بھی اسے روک نہیں پائے

وہ برک کر بولا

تم لوگوں کی سچی محبتیں بھی سترہ سال پہلے ظاہر ہو چکی ہیں عالم سلطان شاہ۔روحان اور سنیہا سے تم لوگوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے

اگر تمہیں لگتا ہے کہ دنیا کی سب سے مہنگی بائیک خرید کر یا پھر اس کے سامنے کسی پر دس لاکھ کا چیک پھینک کر تم اسے اپنی طرف کر لوگے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے اور کچھ نہیں

روحان کو لالچ دے کر تم اس کی ساری خواہشات کو تو پورا کر لوگے لیکن اس کے دل میں اپنے لیے محبت نہیں جگا پاؤ گے کیونکہ جو محبت تم جگانے کی کوشش کر رہے ہو وہ تمہاری نہیں بلکہ تمہاری دولت کی ہے

وہ تمہارے ساتھ اس لیے اٹیچ ہو رہا ہے کیوں کہ تم اس کی خواہشات کو پورا کر رہے ہو۔اس لیے نہیں کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے

۔آج تم اس کی خواہشات پورا کرنے سے انکار کر دو کوئی محبت نظر بھی نہیں آئے گی۔زایار نے اس کے سامنے حقیقت کا آئینہ رکھا تھا

اس کے انداز پر عالم سلطان شاہ مسکرایا تھا کیونکہ وہ اس کے ارادے جان چکا تھا۔اور روحان کے سامنے اس کی پسند کی ہر چیز رکھ کر اسے بڑی حویلی والوں سے دور کر رہا تھا۔

اس کی خواہشات کو پورا کر کے وہ اسے صفدر شاہ کے اتنا خلاف کر چکا تھا کہ اب وہ اپنے باپ کا نام تک لینے کو تیار نہیں تھا عالم یہی چاہتا تھا کہ بڑی حویلی والوں کی حقیقت روحان اور سنیہا کے سامنے آجائے اور اس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

روحان کو لگتا تھا کہ عالم کو اس کی روٹین کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم اس کے لمحے لمحے سے واقف ہے

طریقہ کوئی بھی ہو زایار سکندر شاہ لیکن اپنے بھائی کو میں تم لوگ سے بہت دور کر دوں گا اور جہاں تک بات ہے سنیہا کی تو تم شاید تراب حیدر شاہ کو بھول چکے ہو۔

تم روحان کو ہم سے دور کر سکتے ہو۔

لیکن تراب حیدر شاہ اپنی ملکیت کبھی نہیں چھوڑتا یاد رکھنا۔اس کے چہرے کا رنگ اڑتا دیکھ عالم سلطان شاہ کے چہرے پر تبسم بکھرا تھا۔

وہ مسکرا کر اس کا رستہ چھوڑتا آگے بڑھنے لگا

صفدر شاہ اس ملک کے سب سے بڑے اور مشہور ایڈووکیٹ میں سے ایک ہے عالم سلطان شاہ تم بے فکر ہو جاؤ وہ اپنی بیٹی سینہا صفدر شاہ کو انصاف وہ خود دلا لے گا۔زایار کے الفاظ نے اس کے قدم جکڑ لیے

اس نے پلٹ کر دیکھا اس کے چہرے کی دلکش مسکراہٹ ابھی بھی برقرار تھی

میں بالکل بے فکر ہوں زایار کیوں کہ تم تراب حیدر شاہ کو نہیں جانتے۔تم اسے دنیا کے آخری کونے میں چھپا لو۔سات آسمانوں یا سات زمینوں میں کہیں غائب کر دو۔یا بے شک اسے کسی دوسرے پلانٹ پر بھیج دو۔وہ ڈھونڈ نکالے گا۔تمہارا وکیل ایڈووکیٹ صفدر شاہ تراب حیدر شاہ کی ملکیت چھین نہیں سکتا۔

اس کے الفاظ نے نہیں لیکن مسکراہٹ نے زایار کو آگ ضرور لگائی تھی وہ مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ کنٹرول کرتا رہا۔

زایار سکندر شاہ غصے کا تیز ضد کا پکا انسان تھا
لیکن عالم سلطان شاہ لوگوں کی ضد اور غصے کو آگ لگانے میں ماہر تھا
oooo

ooooo

شاہ جی آپ کو نئی خبر پتہ چلی راشد اس کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا بول رہا تھا عالم کا موڈ آج کافی اچھا تھا زایار کو آگ لگا کر اسے ہمیشہ سے بہت سکون ملتا تھا
کون سی خبر کی بات کر رہے ہو ارشد۔۔۔۔؟

وہ کھیتوں کے بیچ سے گزرتا اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔۔۔جب ارشد نے پر تجسس انداز میں اس سے بات شروع کی

شاہ صاحب آپ کو نہیں پتہ کیا اس بار زایار شاہ الیکشن میں کھڑے ہو رہے ہیں وہ بھی بالکل آپ کے سامنے آپ کے مقابلے میں۔اس بار ان کا ارادہ گاؤں کی کرسی سنبھالنے کا ہے

https://www.zubinovelszone.com

ان کے کانوں میں یہ خبر لگ چکی ہے کہ اس بار آپ بھی الیکشن میں کھڑے ہو رہے ہیں۔بس پھر کیا تھا وہ بھی کود پڑے میدان میں آپ کا مقابلہ کرنے کے لیے

ارشد کا انداز بالکل فسادی عورتوں جیسا تھا لیکن عالم کو اس سے بات کرنے میں ہمیشہ ہی بہت مزہ آتا تھا اور آج اس کی خبر پر تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی

مطلب اب مقابلے میں اور بھی زیادہ مزہ آئے گا۔کھیل مزیدار تب ہوتا ہے جب سامنے والا کھلاڑی آپ کی ٹکر کا ہو وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو ارشد نے حیرانگی سے دیکھا اور پھر بے ڈھنگے انداز میں ہنسنے لگا

انکی کہاں اوقات آپ کا مقابلہ کرنے کی بس الیکشن میں کود کر اپنی بے عزتی کروائیں گے کیونکہ پورا گاؤں تو آپ کے ساتھ ہے وہ گاڑی کے پاس پہنچتے ہوئے بولا تو عالم نے مڑ کر اسے دیکھا

حقیقت کا ساتھ دیا کرو ارشد مجھے چاپلوسی کرنے والے لوگوں سے نفرت ہے۔خبر دیتے رہنا وہ اس انداز میں بولا کہ ارشد نظر جھکا گیا
اور عالم اپنی گاڑی اڑاتا ہوا وہاں سے لے گیا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ اب وہاں پر زایار کی گاڑی نہیں تھی کیونکہ زایار کا ارادہ ابھی گاؤں میں تھوڑی دیر رہنے کا تھا اس لیے اس کی گاڑی وہاں سے بڑی حویلی پہنچا دی گئی تھی

oooo

دریا کی ٹھیک سے صاف کروائی تھی نا۔۔۔۔!

وہ منشی جی کے ساتھ چلتے ہوئے دریا دیکھنے آیا تھا جس کی صفائی کا اس نے کچھ دن پہلے بھی ٹھیکا دیا تھا

جی چھوٹے شاہ جی دریا تو میں نے ٹھیک سے صاف کروا دیا تھا لیکن مجھے تو یہ پیسوں کی بربادی ہی لگی کیوں کہ ایک مہینہ نہیں گزرے کا یہ پھر سے گندہ ہو جائے گا

آپ ہر بار اتنے پیسے خرچ کر کے اسے صاف کرواتے ہیں اور لوگو کو بس گندگی پھیلانا ہی آتی ہے

منشی جی بھرے ہوئے تھے ان کے انداز پر نرمی سے مسکرا دیا ان کا غصہ بھی جائز تھا

آپ کی بات میں سمجھ سکتا ہوں منشی جی لیکن اگر گاؤں کا سب سے بڑا اور خوبصورت دریا اس طرح سے گندہ ہو گا تو گاؤں والوں کے لئے مشکل ہو گی اور بیماریاں بھی پھیلے گی

اس دریا کا بہتا پانی رکنا نہیں چاہیے ورنہ گاؤں والوں کے لئے پریشانیوں میں اضافہ ہو جائے گا

۔وہ دریا کا ٹھنڈا پانی ہاتھوں میں محسوس کرتے ہوئے اپنی قمیض اتارنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

منشی جی مسکرا دیئے وہ بچپن سے ہی اسی دریا میں نہانے کے لئے آتا تھا اسے یہ دریا بے حد پسند تھا گاؤں میں یہ جگہ اسے سب سے زیادہ خوبصورت لگتی تھی وہ جب بھی یہاں آتا تھا اس دریا کے ٹھنڈے پانی سے ضرور نہاتا تھا

اور یہی وجہ تھی کہ اس کی صفائی کا خیال بھی وہ خود رکھتا تھا
وہ اپنی قمیض اور ضروری سامان پاس رکھے پتھر پر رکھتا منشی جی کو جانے کا اشارہ کر چکا تھا وہ کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتا تھا منشی جی ہاں میں سر ہلاتے اسے خدا حافظ کہتے اپنے کام کے لئے نکل چکے تھے

وہ اس ٹھنڈے پانی کو محسوس کرتا ہے اس کی گہرائی میں جانا چاہتا تھا
وہ پانی کے اندر تک جاتا تھا بچپن میں اس کا شوق ہوا کرتا تھا کہ وہ سکے پھینک کر ڈھونڈنے جاتا اور جب تک اسے سکہ مل نہیں جاتا وہ واپس اوپر نہیں آتا تھا اس کی ماں تو گھبرا جاتی تھی کہیں اس کے بیٹے کو اندر کچھ ہو ہی نہ جائے لیکن وہ اس کھیل میں ماہر تھا

وہ کافی دیر سے اس پانی کو محسوس کر رہا تھا وہ بار باہر آ کر اس نے گہرا سانس لیا لیکن ابھی تک اس کا دل نہیں بھرا تھا اسی لئے ایک بار پھر سے اس کی گہرائی میں اتر کر محسوس کرنے لگا

لیکن اس بار جب وہ پانی کے اوپر پہنچ کر گہرا سانس لینے لگا اسے خود پر کوئی پردہ سا محسوس ہوا آنکھیں کھول کر دیکھا تو کسی کا دوپٹہ اس کے چہرے کے ساتھ کندھوں پر بھی پھیلا ہوا تھا

بہتے دریا میں سفید رنگ کا یہ دوپٹہ اسے پریشان کر گیا تھا اس نے دریا کے چاروں طرف مڑ کر دیکھا تو تھوڑے ہی فاصلے پر اسے سفید فراک میں ایک لڑکی نظر آئی

جو اسے دیکھتے ہی چہرہ مڑ گئی

ہاتھ سینے پر باندھے شاید وہ شرم کے مارے ادھر نہیں دیکھ پا رہی تھی

پاس رکھی بالٹیوں سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ دریا سے پانی بھرنے آئی ہے

وہ اپنا رخ اس کی جانب کرتا تیرتا ہوا پانی سے باہر نکلا اپنے کندھوں پر پھیلا ہوا دوپٹہ کچھ فاصلے پر کھڑی اس دوشیزہ اس کی جانب کیا۔ وہ اس کی جانب سے دیکھ نہیں رہی تھی لیکن اپنی پشت پر وہ اسے محسوس کر چکی تھی

یہ لو تمہارا دوپٹہ۔۔۔اور آئندہ ایک بات یاد رکھنا ایک عورت کے لئے اس کے سر کی چادر سے زیادہ اہم اور کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تو وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ یقیناً پانی بھرتے ہوئے اس کا دوپٹہ دریا میں بہہ گیا جسے وہ سنبھال نہیں پائی ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

اس کی بات سن کر وہ بولی کچھ نہیں لیکن اس نے ذرا سا چہرہ مڑ کر دیکھا زایار دوسری طرف منہ کیے دوپٹہ اس کی طرف کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ دوپٹہ پکڑتی دور سے کسی کے چلانے کی آواز آئی

پازیب جلدی کر مہمان آگئے ہیں اتنا وقت لگا دیا پانی بھرنے میں تیری تائی غصے سے پاگل ہو رہی ہے۔

اس آواز پر بوکھلا کر وہ کچھ فاصلے پر اسے دیکھنے کے بجائے سامنے رکھی بالٹیاں اٹھاتی وہاں سے بھاگ گئی

اس کے بھاگنے پر زایار اس کی طرف دیکھنے لگا۔کچھ فاصلے پر جا کر اس نے مڑ کر دیکھا زایار کی جانب دیکھ رہا تھا۔وہ نظریں جھکا گئی شاید اسے شرٹ لیس دیکھ کر وہ گھبرا رہی تھی

وہیں رک دو میں اٹھالوں گی وہ جاتے ہوئے کانپتی آواز میں بوئی شاید وہ اس سے خوفزدہ ہو گئی تھی اور پھر وہ بھاگ گئی۔

جتنی وہ خوبصورت تھی اس سے کہیں زیادہ خوبصورت اس کی آواز تھی زایار کو لگا جیسے وہ اس آواز اور اس لمحے میں قید ہو گیا ہو اس کی نگاہوں نے اس منظر کو بس آنکھوں سے دل میں محفوظ کر لیا تھا۔

اس نے دوپٹہ پاس بڑے پتھر پر پھیلانا چاہا لیکن پھر اس کا دل نہیں مانا

نہ جانے کیا تھا اس لمحے میں جس میں قید ہو کر زایار نے اس کا دوپٹہ اپنے ہاتھ پر باندھا اور پھر دریا میں تیر یا دوسری جانب اپنے سامان کی پاس چلا گیا

○○

ہیپی برتھ ڈے

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو

ہیپی برتھ ڈے ڈیئر روحان

وہ بھری محفل میں اس کا گال چومتی بے باکی سے گا رہی تھی

عمر کا غصے سے برا حال تھا کیونکہ اس کی لالچی فطرت سے وہ اچھے سے واقف تھا

لیکن روحان کی آنکھوں پر تو محبت کی پٹی بندھی تھی

کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ روحان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے جھٹکا تو سب کو تب لگا جب وہ دانی کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے ہاتھ میں ہیرے کی انگوٹھی پہنانے لگا

دانی کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔؟

https://www.zubinovelszone.com

میں تمہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہتا ہوں وہ زمین پر بیٹھا اس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے شادی کی آفر کر رہا تھا۔

عالم کو بہت ضروری کام کی وجہ سے گاؤں جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے آج وہ اس پارٹی میں شامل نہیں ہو سکا تھا

۔لیکن اس کی برتھ ڈے کو پوری شان و شوکت سے منانے کا فیصلہ کرتے ہوئے وہ اپنے سیکٹری کو پیسے پانی کی طرح بہانے کا آرڈر دے گیا تھا

ان کی یونیورسٹی میں آج تک اتنی بڑی پارٹی کبھی نہیں ہوئی تھی
روحان کی تو ہر طرف واہ واہ ہو رہی تھی
زایار نے فون کر کے اس سے واپس آنے کے لیے کہا تھا وہ اس کی سالگرہ حویلی میں منانا چاہتے تھے لیکن اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ وہ سالگرہ اپنے دوستوں کے ساتھ منانا چاہتا ہے

اور اس کے دوست چاہتے ہیں کہ وہ یونیورسٹی کے آخری سال میں اپنا برتھ ڈے ان کے ساتھ منائے پھر شاید ہی کبھی ملاقات ہو اس نے بہت اموشنل الفاظ میں زایار کو یہ سب کہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

زایار سمجھ چکا تھا کہ روحان یہ بہانہ بازی کیوں کر رہا ہے یقیناً عالم نے اسے لالچ دیا ہو گا

وہ اس پر نظر رکھنے والے گارڈ سے پتہ لگا چکا تھا کہ یونیورسٹی میں پارٹی ہو رہی ہے جس کا سارا خرچہ عالم نے اٹھایا ہوا ہے

بہت آسانی سے عالم اپنے مقصد پورا کر رہا تھا

وہ بہت آسان طریقے سے اسے حویلی والوں سے دور کر رہا تھا۔وہ سب کچھ پلان کے تحت کرتا تھا اور اس کا یہ تیر بالکل نشانے پر لگ رہا تھا۔

وہ اس کے دماغ میں یہ بات ڈال رہا تھا کہ حویلی کے لوگ اس سے پیار نہیں کرتے اس کی کوئی خواہش پوری نہیں کر سکتے لیکن وہ شاید یہ بھول گیا تھا کہ یہ سب کچھ کر کے وہ اسے حویلی والوں سے دور کر دے گا

لیکن اس کی ناجائز خواہشات پورا کر کے وہ صرف اس کی آنے والی زندگی کو مشکل بنا رہا ہے۔

بھری محفل میں دانی نے اس کے ہاتھ سے ہیرے کی انگوٹھی اپنے ہاتھ میں پہنی ہر طرف تالیوں کی گونج تھی

https://www.zubinovelszone.com

سب خوش تھے سوائے عمر کے وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنے دوست کو اس دلدل میں جانے سے روک نہیں پایا تھا

○○○○

ایک ہفتہ ہو چکا تھا وہ دوپٹہ اسی کے پاس تھا نہ جانے کیوں وہ اسے ہمیشہ اپنے ساتھ لیے گھوم رہا تھا

اسے خود بھی اپنی حرکت پسند نہیں آ رہی تھی

وہ ہر روز دریا پر جاتا لیکن وہ پانی بھرنے والی اسے دوبارہ نہیں ملی تھی

ہاں مگر اس کا دوپٹہ ہر وقت اسی کے پاس ہوتا تھا

وہ اس ڈوپٹے کو ہرگز واپس نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس کا ایسا کوئی ارادہ تھا وہ تو بس اسے اسے دیکھنا چاہتا تھا نہ جانے کیوں اس کے دیدار کے لیے اس کی آنکھیں ترس رہی تھی

پہلی نظر کی محبت پر وہ یقین نہیں رکھتا تھا اس کے لیے یہ سب فضول باتیں تھیں۔ بلا ایک انسان کو ایک نظر دیکھتے ہی محبت کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟

محبت تو اس سے ہوتی ہے جسے وہ جانتا ہو جس کی رگ رگ سے واقف ہو۔ جس کے ہر انداز کو محسوس کر سکتا ہو

https://www.zubinovelszone.com

بلا یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی کو ایک نظر دیکھ کر محبت ہو گئی لیکن زایار شاہ کے دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی۔

اس کے دوپٹے کو ہر وقت اپنے ہاتھ پر باندھے وہ بے مقصد اسے دیکھتا رہتا۔ وہ بھول چکا تھا کہ وہ ایک شادی شدہ انسان ایک بچے کا باپ ہے لیکن یہ بات اس کے لیے اہمیت نہیں رکھتی تھی

وہ ایک بہت مضبوط اعصاب کا مالک انسان تھا۔ وہ کیوں چھا گئی تھی کہ احساسات پر وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

آپنے اس جذبے کو محبت کا نام دینا اس کے لیے بے وقوفی تھی لیکن اب وہ اس بے وقوفی کے سامنے ہار ماننے لگا تھا ایک ہفتے کی بے چینی کے بعد وہ قبول کر چکا تھا کہ وہ لڑکی کہیں تو بس چکی ہے

اس کی زندگی میں کہیں نہ کہیں وہ حصہ ڈال چکی ہے

اب یہ محبت تھی یا کچھ اور وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس کے دل نے اس کے نام پر دھڑکنا شروع کر دیا تھا۔

اپنی بے قراریوں سے پریشان ہوتے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر آج بھی وہ اسے دریا پر نظر نہ آئی تو وہ اسے گاؤں میں ڈھونڈنے پہنچ جائے گا آخر اسے اپنے سوال کا جواب تو چاہیے تھا

https://www.zubinovelszone.com

تھی تو وہ اسی گاؤں کی

سیاست میں یہ اس کا پہلا سال تھا

بس وہ اپنے گاؤں والوں کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا

وہ ہمیشہ سے گاؤں میں بہت کم وقت گزارتا تھا اس کا ذیادہ وقت شہر میں اپنے بزنس میں گزر جاتا

۔وہ روز گاوں نہیں آسکتا تھا

زیادہ وقت باہر گزارنے کی بڑی وجہ بریرہ تھی۔ بریرہ کی وجہ سے وہ حویلی میں کم ہی آتا تھا۔بس جب جب وہ اسے دیکھتا اس کے اندر نفرت کی ایک نئی لہر اٹھتی۔

اور پھر اس لہر میں بریرہ کے ساتھ ساتھ اسے بھی تکلیف سے گزرنا پڑتا

اس نے بریرہ پر کبھی ترس نہیں کھایا تھا جب اس کی نفرت نے انگڑائی لی وہ پوری طرح اس پر قہر بن کر اترا تھا۔

اس نے شادی کی رات ہی کہہ دیا تھا۔ کہ وہ ساری زندگی صرف اس کی نفرت برداشت کرے گی

اور سات سال سے وہ یہی تو کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس نے یہ سوچ کر پتھر سے دل لگایا تھا کہ آج نہیں تو کل وہ بھی نکل جائے گا اپنے خول سے لیکن وہ اس کے دل میں جگہ بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی

ہاں لیکن اس دل میں کسی اور نے جگہ بنالی اپنے تمام تر جذبات سے لڑ کر اس نے ایک فیصلہ کر لیا تھا اب مزید یہ سب کچھ برداشت کرنا اس سے بس سے باہر تھا۔
وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہتا تھا

اب وقت آگیا تھا کہ وہ اپنے دل میں کسی کو بسا لیا۔ وہ آگے برے اپنی زندگی جئے۔ ہاں اس لڑکی کے ساتھ جس نے ایک ہی نظر میں اسے بری طرح سے اپنا اسیر کر لیا تھا

ooooo

بیگم صاحبہ مجھے سارے کام آتے ہیں کپڑے دھونا برتن دھونا گھر کی صفائی کرنا آپ نہ آرام سے بے فکر ہو کر مجھے اس نوکری پر رکھ لیں

ورنہ میری تائی امی میرے سر پر ایک بار نہیں چھوڑے گی اور قسم سے جی اتنی مشکل سے بال لمبے کیے ہیں میں نے۔ تائی امی نے تل لگا لگا کے
وہ سامنے بیٹھی معصوم سی لڑکی کی باتیں سن کر ہنسنے لگی

مجھے ان سب کاموں کے لیے ملازم نہیں چاہیے پازیب مجھے بس میرے بیٹے کے لئے ایک اچھی سی دوست چاہیے وہ کسی کے ساتھ گلتا ملتا نہیں ہے اور آج کل اس کی دونوں پھوپھیاں اپنے آنے والے پیپروں کی تیاریوں میں مصروف ہو چکی ہیں

جس کی وجہ سے وہ تنہائی محسوس کرتا ہے
گھر میں اور کوئی بچہ ہے ہی نہیں جس کے ساتھ میں ہادی کو کھیل کود میں لگا دوں
اور مجھ پر گھر کی اتنی ذمہ داریاں ہیں کہ مجھے سمجھ ہی نہیں آتا کہ میں کس کس چیز پر دھیان دوں

میں نہیں چاہتی کہ میں ہادی سے غافل ہو جاؤں اسی لیے عذرا خالہ کو ملازمہ کا انتظام کرنے کے لئے کہا
تم بہت پیاری ہو میں تمہیں یہ نوکری دینے کے لئے تیار ہوں لیکن تمہیں میرے بیٹے کا بہت خیال رکھنا ہو گا
بیگم صاحبہ آپ بالکل پریشان نہ ہوں ہادی بابا کا خیال میں بہت اچھے سے رکھوں گی مجھے خود بھی چھوٹے بچے بہت پسند ہیں

بس آپ مجھے اس نوکری پر رکھ لیں کیونکہ اگر آج مجھے یہ نوکری نہیں ملی تو تائم مجھے جان سے مار ڈالیں گی

بریرہ سامنے بیٹھی اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو اپنے دکھ سناتے ہوئے کافی پریشان لگ رہی تھی وہ دیکھنے میں جتنی خوبصورت تھی اس کی آواز اتنی ہی مدھم اور سریلی تھی

بریرا تو اس سے زیادہ اس کی آواز کی دیوانی ہو چکی تھی۔اور دیکھنے میں اتنی معصوم تھی یقیناہادی کو اپنی یہ دوست بہت پسند آئیں گی

تمہاری عمر کیا ہے دکھنے میں تو تم بہت چھوٹی سی لگتی ہو اپنی پڑھائی مکمل کی ہے کہ نہیں وہ تھوڑی دیر مزید بیٹھ کر اس سے باتیں کرنے لگی

کیونکہ اسے باتیں کرنا بڑا اچھا لگ رہا تھا اور سچ میں اس کی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ جو بھی اس سے باتیں کرتا اسی کا ہو کر رہ جاتا

کیا بتاؤں بی بی جی ساتویں مہینے میں پورے 19 سال کی ہو جاؤں گی 3 سال پہلے میٹرک کا رزلٹ آیا تو تایا ابو سے خوب لڑ جھگڑ کر کالج بھی جانا شروع کر دیا

لیکن تایاابو کی زندگی زیادہ لمبی نہیں تھی ایک رات اچانک ہی ان کے سینے میں درد اٹھا ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اسی دن کالج بھی چھوٹ گیا اور تایاابا کی محبتیں بھی یہ نہیں کہتی کہ تائی امی مجھ سے محبت نہیں کرتی ہیں وہ بہت اچھی ہیں

بس ڈرتی ہیں کہ میرے ساتھ کچھ الٹا سیدھا نہ ہو جائے اب بھی اگر بیمار نہ ہوتیں تو مجھے گھر سے بھی نہ نکلنے دیتیں۔

تین سال سے لوگوں کے برتن مانجھ کر جتنا تھوڑا بہت کماتی ہے مجھے پر لگاتیں ہیں۔ یہ تو میں عذرہ خالہ کے پیچھے پڑھ گئی کہ مجھے کوئی نوکری دلواؤ

پہلے تو وہ مان ہی نہیں رہیں تھیں پھر میں نے منا کر دم لیا اور انھیں نوکری چھڑوا کر بٹھا دیا اب پریشان ہیں بچاری کہ اگر مجھے بھی نوکری نہ ملی تو ہم کھائیں گے کہاں سے۔ اسی لئے تھوڑا غصہ ہو جاتیں ہیں۔ پچھلے گیارہ دن سے گاؤں کا کوئی گھر نہیں چھوڑا جہاں جا کر کام کا نہ پوچھا ہو

لیکن گاؤں کے لوگ تو اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں بس آج عذرا خالہ مجھے آپ کے پاس لے آئیں کہتی ہیں کہ بی بی کا دل بہت بڑا ہے اور آپ نے یہ بات سچ ثابت کر دی وہ بے حد خوش لگ رہی تھی

بریرہ اس کے انداز پر مسکراتی ہوئی اس کا گال تھپتھپا کر ہادی کو بلانے لگی تا کہ وہ اس سے مل سکے

جب کہ اپنی نوکری پکی ہو جانے پر بے حد خوش تھی

oooo

پازیب نام کی لڑکی ہمارے گاؤں میں ہو سکتی ہے۔ لیکن مجھے کوئی خاص انفارمیشن نہیں اب میں کیا گاؤں والوں کی لڑکیوں کے نام یاد کرتا رہتا ہوں

شیر ہنستے ہوئے بولا

شیر میں مذاق نہیں کر رہا بالکل سیریز ہوں مجھے اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے۔ اس کے ہسنے پر وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا

اوکے ٹھیک ہے کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے تمہارے مسئلے کا لیکن پہلے تو مجھے اپنا مسئلہ تو بتاؤ۔

میرا مطلب ہے کیا کام پڑ گیا ہے پازیب نام کی لڑکی سے جو تم اسے ڈھونڈنے نکل پڑے ہو ۔۔۔؟ شیر اب سیریس ہو کر پوچھنے لگا۔ اور ساتھ ہی اس کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ شیر ۔۔۔ اس نے سامنے بیٹھے وجود کو جھٹکا دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا پاگل ہو گئے ہو کیا تم تمہارا چھ سال کا بچہ ہے تم ایسا سوچ کیسے سکتے ہو بریرا بھابھی تم سے کتنی محبت کرتی ہیں

خبردار جو تم نے دماغ میں ایسی بات دوبارہ لائی کیا کمی ہے بریرہ بھابھی میں جو تم انہیں چھوڑ کر دوسری شادی کے بارے میں سوچ رہے ہو۔وہ غصے سے برک اٹھا

میں نے کب کہا کہ اس میں کوئی کمی ہے یا میں اسے چھوڑ رہا ہوں۔۔۔۔۔؟ وہ میری بیوی ہے میرے ساتھ رہے گی میں اسے چھوڑنے کا خیال کبھی اپنے دماغ میں نہیں لایا شیر۔

کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ دوسری شادی کرنے کے لیے پہلی بیوی کو چھوڑدو وہ بہت پر سکون انداز میں بولا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟ تم بریرہ بھابھی پر سوتن لانے کا سوچ رہے ہو۔

کیسے زایار کیسے تمہارے دماغ میں یہ بات آئی کیسے کون ہے یہ پازیب بتاؤ مجھے اسے تمہیں ٹھیک کرتا ہوں۔

اس کو شرم نہیں ایک شادی شدہ آدمی پر۔۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا شیر میں نے بتایا نا میں نے اسے بس ایک بار دیکھا ہے صرف ایک بار اس کی آواز سنی ہے اس نے پلٹ کر مجھے دیکھا تھا اور میرا دل دھڑکنا بھول گیا
مجھے وہ چاہیے شیر میں اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ میں اسے اپنی بیوی بنا کر حویلی میں لانا چاہتا ہوں۔

تنگ آ چکا ہوں میں اس زندگی سے میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں وہ بہت پر سکون لہجے میں بول رہا تھا جبکہ شیر کو حیرت کے ساتھ ساتھ افسوس بھی ہو رہا تھا

تم سات سال پہلے کی بات کو اب تک دل پر لگائے بیٹھے ہو بریرہ سے غلطی ہوئی تھی اب بس کر دو معاف کر دو اسے۔
اس کی مرتے باپ نے تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ کر اس کے لیے معافی مانگی تھی بس یار بریرہ کے لیے نہ سہی لیکن اس کے باپ کے لیے ہی اب اس کی سزا ختم کر دو

اور کتنی سزا دو گے اسے تم سے محبت کرنے کی ہی غلطی کی ہے نہ اس نے تمہارا ایک بچہ بھی ہے۔۔

https://www.zubinovelszone.com

جو تم سے اور بریرہ سے بے حد محبت کرتا ہے ذرا سوچو اس معصوم پر کیا گزرے گی کیا اثر ہو گا اس کی ذہانت پر وہ معصوم ہے چھوٹا بچہ ہے
نہیں سمجھ پائے گا یہ مقدر کا کھیل
وہ اپنی ماں کی جگہ کسی اور کو قبول نہیں کر پائے گا بریرہ کے لیے نہ سہی اپنی معصوم اولاد کے لیے ہی اب بس کر دو معاف کر دو بریرہ کو پلیز وہ اس کے سامنے بیٹھا جتنا ہو سکے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب کہ زایار خاموشی سے سن رہا تھا جیسے کہنے کے لیے الفاظ ہی نہ ہوں۔

بریرا میری محبت نہیں ہے۔۔۔اور نہ ہی یہ دل نے کبھی اسے قبول کیا ہے۔میں کبھی اسے معاف نہیں کر سکتا۔اس کا گناہ معافی کے لائق نہیں ہے۔

اور جہاں تک بات ہادی کی ہے تو معصوم بچہ ہے رشتوں کو سمجھنا اس کے بس سے باہر ہے۔
اور پازیب بھی اس کی ماں ہو گی۔وہ بھی اس کا اتنا ہی خیال رکھے گی جتنا بریرہ رکھتی ہے۔وہ بے حد نارمل انداز میں بولا

واہ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ایک پرائی عورت ایک سوتیلی ماں حویلی میں اکر ھادی کا خیال رکھے گی

https://www.zubinovelszone.com

ایسا کبھی نہیں ہو گا سوتیلی سوتیلی ہوتی ہے۔۔۔

سگی اور سوتیلی کے رشتے ہم نے بنائے ہیں شیر۔ حقیقت میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے اور جو لڑکی مجھ سے جوڑے گی اسے میری اولاد کا خیال رکھنا ہو گا

۔وہ دونوں جس تیسرے وجود کی بات کر رہے تھے شاید بھول چکے تھی کہ وہ بھی عقل و شعور رکھتی ہو گی وہ بس اپنی زندگی کے فیصلے کر رہے تھے کسی کی مرضی شاید ان کے لیے اہم نہیں تھی

مطلب کے تم نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔ شیر اس کی بات کاٹ کر گھورتے ہوئے بولا
حیرت ہے تم اب بھی پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں بولا
وہ اس کا بھائی اس کا دوست اس کا سب کچھ تھا وہ کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے اس کے پاس آتا تھا لیکن اس کی زندگی کے بہت سارے تلخ حصوں سے وہ آج بھی بے خبر تھا

زایار کا یہ پہلا فیصلہ تھا جو شیر کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

وہ بنا جواب دیے کمرے سے نکل گیا تو زایار مسکرا کر اپنے ہاتھ میں بندھے دوپٹے کی جانب دیکھنے لگا

توپازیب بی بی بہت جلدی مجبور کر دیا تم نے کوئی فیصلہ لینے پر تم تو واقعی ہی بہت تیز نکلی اتنی تیزی سے دماغ کے ساتھ ساتھ دل پر بھی قبضہ کر لیا ہے

۔ایک ہی بار میں تم نے پورے زایار سکندر شاہ کو گھائل کر دیا یہ سودا بہت مہنگا پڑے گا تمہیں وہ اس کے دوپٹے پر لب رکھتے ہوئے بے حد مسرور سے انداز میں بولا

اس کی آواز میں ایک خمار سے اتر آیا تھا۔

تمہارا انتظار کرنا مشکل ہو گیا ہے۔۔پازیب بی بی۔

oooooo

صبح کی اذانوں کے ساتھ ساتھ ہی اس کے کاموں کا طویل سلسلہ شروع ہو چکا تھا

سات سال میں وہ اس حویلی کی جان بن چکی تھی اس کے بنا تو اس حویلی کا کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا تھا

اس نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے سکندر شاہ (تایا ابو) کو نماز کے لیے جگایا۔ساتھ ہی خدیجہ بیگم (تائی امی) نے دروازہ کھولتے ہوئے سامنے آ کر ہاں میں سر ہلایا مطلب کے وہ جاگ چکے ہیں

زایار کے بعد اس گھر میں یہ دوسرا فرد تھیں جو اسے پسند نہیں کرتیں تھیں

آپ لوگ نماز ادا کریں تب تک میں آپ کے لئے چائے بناتی ہوں وہ مسکرا کر نیچے کی جانب چلی گئی۔

صفدر شاہ اور پاکیزہ بیگم (چاچا چاچی) کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے انھیں جگایا۔ پاکیزہ بیگم اسے بہت ساری دعائیں دیتے ہوئے نماز ادا کرنے لگیں

جب کے صفدر چاچو کو اپنے انداز میں جگایا کرتی تھی روم فریز سے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھر کے وہ ان کا ہاتھ اس گلاس میں ڈبو دیا کرتی تھی جیسے اس نے ابھی کیا

صفدر چاچو نے اس سے مصنوعی غصے سے گھورا تو وہ کان پکڑ کر سوری سوری کرتی کمرے سے باہر بھاگ گئی۔ جبکہ اس کی اسپیڈ دیکھ کر چاچو مسکراتے ہوئے خود بھی وضو کی نیت سے نیند کو خدا حافظ کہہ چکے تھے

سنیہا کو جگانا دنیا کا سب سے آسان کام تھا اس کے قریب اسی کی کسی کتاب کو اٹھا کر زمین پر پھینک دیں تو اس کی آنکھوں کپ کھل جاتی تھی وہ ڈرپوک سی لڑکی اکثر ہوا کی آواز سے بھی اٹھ کر بیٹھ جایا کرتی تھی

مشکل تو تھا صرف لالی کو جگانا جس کی نیند ہادی سے بھی زیادہ پکی تھی

لیکن اس کو جگانے کا بھی اس کے پاس بہت آسان طریقہ تھا۔ایک ہی لمحے میں اس کے گرد باہوں کا حصار کھینچتے ہوئے اس کے اوپر لیٹ چکی تھی

وہ نازک کمزور سی لڑکی اس کا وزن نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی سانسوں کے لئے تڑپنے لگتی نیند کیا بلا ہے اس کو یاد بھی نہیں رہتا تھا

اوران دونوں کو جگانے کے بعد اس کا اگلا شکار تھے شیر ادا جن کو جگانا ہرگز مشکل نہیں تھا

وہ جب بھی صبح ان کے کمرے میں ان کو جگانے کے لیے جاتی ہے وہ اکثر اپنی جم ٹریننگ کرنے میں مصروف ہوتے

ان کو جوس کا گلاس دیتے ہوئے گڈ مارننگ وش کر کے ہادی کی باری آتی تھی

جس کو ابھی اس کی دادی کی فرمائش پر صبح نماز کی عادت ڈالنے کے لیے جگایا جاتا تھا

زایار نے تو بہت کہا کہ وقت ہے سیکھ جائے گا فی الحال رہنے دیں اس کی نیند نہ خراب کیا کریں لیکن اس معاملے میں حدیجہ بیگم زیادہ سختی سے کام لیتی تھیں

اوران کا حکم مانتے ہوئے ان کی بہو ہادی کو جگانا بھی اپنی ذمہ داریوں میں شامل کر چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو ہادی زایار کے سینے پر سر رکھے گہری نیند میں تھا

اس نے بے حد محبت سے اسے جگانہ شروع کیا پہلے تو وہ خوب کسمکسا یا لیکن بریرہ نے بھی ٹھان رکھی تھی کہ وہ اپنے شہزادے کو نیند کی وادیوں سے نکال کر ہی دم لے گی اور پھر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گئی

ہادی کو دادی کے روم میں بھیج کر اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا جو ہادی کی شرارتوں اور کھیلوں کی وجہ سے کچھ حد تک بکھرا ہوا تھا

وہ ہادی کی چیزوں کو سنبھالتی ساتھ ساتھ اپنے روزمرہ کے کام میں مصروف تھی بار بار نظر شایار کے چہرے پر اٹھتی تو اپنے آپ پر رشک آتا

وہ اتنے بھرپور مرد کی ادھوری سی بیوی تھی جسے کچھ بھی حاصل نہ تھا نہ شوہر کی محبت نا اس کی توجہ

اس کی خوبصورتی اس کا حسن اس کے کسی کام نہ آیا

پچھلے سات سالوں میں اس کے شوہر نے ایک نظر بھی محبت سے اس کی جانب نہ اٹھائی تھی

۔سب نے کہا تھا مرد ہے ایک نا ایک دن اس کی خطاؤں کو بھول کر آگے بھر جائے گا

لیکن وہ کوئی عام مرد نہ تھا

وہ زایار سکندر شاہ تھا جو نہ اپنی غلطیاں بھولتا ہے نہ دوسروں کی غلطیاں بھلانے دیتا ہے۔ کتنے ہی مرد تھے جو کسی کمزور لمحے کی گرفت میں بہک کر آگے بڑھ جاتے ہیں لیکن وہ لمحہ ان سات سالوں میں بریرہ کی زندگی میں نہ آیا

وہ کبھی اس کی توجہ کا مرکز نہ بن سکی

وہ آہستہ آہستہ چلتی بالکل اس کے پاس آبیٹھی۔ اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے اس نے بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

اس کی آنکھوں میں لرزش سی پیدا ہوئے

بریرہ نے پیچھے ہٹنے کی بجائے نرمی سے اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھیں

لیکن اگلے ہی لمحے وہ نفرت سے اسے خود سے دور کرتے ہوئے اٹھا تھا

احساس توہین سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

لیکن اسے کہاں پروا تھی وہ ایک نظر غلط اس پر ڈالے بغیر کمرے سے ہی نکل گیا

ооо

https://www.zubinovelszone.com

ادا مجھے نہیں پتا وہ اچانک کیسے آ گئے میں نے ان کو نہیں بلا یا تھا نہ جانے وہ کیسے وہاں آ گئے اور اس آدمی کو دس لاکھ کا چیک دے ڈالا

میں تو خود پریشان ہو گیا تھا اس سچویشن سے بات اتنی بڑی تھی ہی نہیں کہ آپ کو بلانے کی نوعبت آتی لیکن وہ لڑکا اور اس فادر شکایت پر نسپل تک لے گئے

اور پھر وہاں اچانک عالم ادا آ گئے اور اس آدمی کو دس لاکھ کا چیک دے ڈال

تم یہ کہنا چاہتے ہو نہ کہ تم نہیں جانتے عالم وہاں کیسے آیا زایار انتہائی غصے سے اس کی بات کاٹ گیا

میں نہیں جانتا وہ اچانک کہاں سے آ گئے اور انہوں نے پیسے کیوں دیئے میرا اس سارے معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے

آپ کو تو پتہ ہی ہے نا عالم ادا خود بھی مجھ سے ملنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں میں تو اس سارے قصے سے بالکل انجان ہوں وہ معصوم بنتے ہوئے بولا جیسے سب چیزوں سے اس کا کوئی لینا دینا ہی نہ ہو

چلو ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لیتا ہوں کہ تمھیں نہیں پتہ کہ عالم وہاں کیسے آیا لیکن اس بائیک کا کیا کہو گے تم جو عالم نے تمہیں خرید کر دیا ہے زایار کا غصہ اب بھی کم نہیں ہوا تھا

اس کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا وہ برتھ ڈے گفٹ تھا جو عالم ادا نے زبردستی مجھے دیا میں نے تو لینے سے صاف انکار کر دیا تھا

وہ اپنی سائیڈ کلیر کرتے ہوئے بولا جب کہ اس جھوٹ نے زایار کا غصہ مزید بڑھا دیا تھا

بس بہت ہو چکا ہے روحان آپنے فائنلز کلیئر کرو اور گاوں واپس آ جاؤ اسی وجہ سے میں نہیں چاہتا تھا کہ تم پاکستان کی کسی یونیورسٹی میں پڑھو

اب یہی کوشش کرنا کے عالم سے تمہاری بالکل کوئی ملاقات نہ ہو اور نہ ہی وہ تم سے مل پائے یاد رکھنا

وہ غصے سے کہہ رہا تھا جبکہ روحان سارا الزام عالم کے سر لگا کے خود ریلیکس ہو چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس کے دماغ میں یہ بات کہی نہیں آئی تھی کہ زایار کو یہ ساری باتیں کہاں سے پتہ چلی وہ اس بات سے بالکل انجان تھا کہ زایار جانتا ہے کہ عالم سے ملاقاتوں پر اس کی کتنی انولوٗمنٹ ہے۔

وہ اس پر بالکل غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ جانتا تھا وہ ایسا کرنے سے اس کا ہی کام بگڑے گا

عالم اسے ان سب سے بدزن کرنا چاہتا تھا کہ بڑی حویلی کے لوگ اس سے محبت نہیں کرتے بلکہ صرف اور صرف اسے شاہ حویلی والی سے دور کرنا چاہتے ہیں

اور کہیں نہ کہیں اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھنے گئی تھی تبھی تو وہ صفدر شاہ سے بات کرنا چھوڑ چکا تھا۔ لیکن اب زایار اسے خود سے دور ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ اسے بہت محبت سے ہینڈل کرنا چاہتا تھا جو کہ عالم کی چالوں کے بیچ ایک بہت مشکل کام تھا اس نے سوچا تھا کہ اس کی تعلیم مکمل ہوتے ہی یا تو وہ اسے واپس حویلی بلالے گا یا پاکستان سے ہی کہیں دور بھیج دے گا کیونکہ وہ سنیہا اور روحان پر عالم اور اس کے خاندان کا سایہ بھی نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا

کچھ دیر مزید اسے باتیں اور نصیحتیں کرنے کے بعد زایار نے فون رکھ دیا

اور ملازمہ کو بریرہ کو کمرے میں بیجنے کا حکم دیا

وہ اس سے کھل کر بات کرنا چاہتا تھا تاکہ بعد میں وہ گھر والوں کے سامنے کسی قسم کی کیا کوئی ولولہ نہیں مچائے

-

سات سال بہت ہوتے ہیں زندگی کا فیصلہ کرنے کے لئے جس دن اس کی شادی ہوئی تھی اس نے سب حویلی والوں کے سامنے اعلان کیا تھا جس دن اسے کوئی لڑکی پسند آئے گی تو اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لئے کسی کی اجازت کا محتاج نہیں ہوگا

اور سکندر شاہ نے خود کہا تھا کہ وہ دوسری شادی کر سکتا ہے یہاں تک کہ نکاح نامہ کی شرائط پر بھی یہ شرط عائد کی گئی تھی زایار جب چاہے جسے چاہے سے اپنی زندگی میں شامل کر سکتا ہے

اور بریرہ کو اپنی مرضی سے طلاق لینے کا پورا حق ہے۔۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ جانتا تھا کہ گھر میں کافی ولولا مچے گا یہ سب اتنا آسان ہر گز نہیں تھا

اس لیے اس نے سب سے پہلے بریرہ سے بات کرنے کے بارے میں سوچا تھا جبکہ پازیب کو ڈھونڈنے کے لئے اس نے اپنے ایک آدمی کو لگا دیا تھا جو گاؤں والوں کے لئے کافی قابل احترام تھا

اپنے دل کے جذبات وہ سمجھ چکا تھا پازیب نے ایک ہی جھلک میں اس کے دل میں ایسی ہلچل مچائی تھی کہ اب اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں بچا تھا

اس پتا تھا پازیب کی طرف سے اسے انکار نہیں ہو گا اور اگر انکار کی کوئی وجہ نکل آئی تو وہ اس وجہ کو جڑ سے ختم کر دے گا اس لیے پازیب کو اپنی زندگی میں شامل کرنے سے پہلے وہ تمام گھر والوں سے بات کر لینا چاہتا تھا

لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری تھا بریرہ سے بات کرنا گھر کے تمام افراد بریرہ کو بے حد چاہتے تھے اور یقیناً اس کی جگہ کسی اور لڑکی کو دینا ان کے لیے بہت مشکل تھا اور اس کے لئے بریرہ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام

اور اب پازیب کو دیکھنے کے بعد تو اب یہ ناممکن ہو چکا تھا اب اس کی زندگی میں بریرہ کی کوئی جگہ نہیں تھی

https://www.zubinovelszone.com

وہ کوئی چھوٹا بچہ ہر گز نہ تھا جو ایک چیز کو دیکھ کر اس کی ضد کرتا ہے سات سال سے بریرہ کے ساتھ اس کا یہ رشتہ اسی لئے چل رہا تھا کہ ابھی تک زایار شاہ کے دل تک جانے والی کوئی لڑکی اس کی زندگی میں آئی ہی نہیں تھی

لیکن پازیب کو ایک نظر دیکھتے ہی اس کا دل جیسے دھڑکنا ہی بھول گیا

یہ نہیں تھا کہ اس نے کبھی کوئی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی اس نے خوبصورت سے خوبصورت لڑکی کو نظر انداز کر دیا تھا لیکن پازیب میں کچھ تو ایسا تھا کہ اس کا دل اس سے بغاوت کرنے پر اتر آیا

اور اب اس باغی دل کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی پازیب کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا

OOOOOO

مما کاشف بھیا مجھے اپنی سسٹر کے ساتھ نہیں کھیلنے دے رہے ان کو بولے نہ کے تھوڑی دیر کے لئے بے بی مجھے دے میں اسے گود میں اٹھاوں گا

ہادی بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا باہر گاؤں کے کچھ لوگ اپنا کوئی مسئلہ بیان کرنے سے سکندر صاحب کے پاس آئے تھے جن کے ساتھ ان کا چھوٹا بیٹا اور بیٹی بھی تھی

ہادی کو بچی پیاری لگی کاشف کے ساتھ کھیلتے ہوئے اس نے اس سے بے بی لینی چاہی تو اس نے دینے سے صاف انکار کر دیا جس پر ہادی کا موڈ خراب ہو گیا

تو تم کیوں ضد کر رہے ہو اگر وہ نہیں دے رہے تو تم بھی مت لو تم یہاں بیٹھ جاؤ میرے پاس اور ٹی وی پر کارٹون دیکھو بریرہ اسے پاس بٹھاتے کر پیار کرتے ہوئے بولی

نہیں مجھے اس بے بی کے ساتھ کھیلنا ہے وہ ضدی ہو رہا تھا

لیکن ملازمہ نے آکر بتایا کہ وہ لوگ جا چکے ہیں ہادی آف موڈ کے ساتھ روم میں چلا گیا

اسی لیے میں تمہیں کہتی ہوں کہ دوسرے بچے کی پلاننگ کرو لیکن میری بات تو تمہارے دماغ کے اوپر سے گزر جاتی ہے نہ پاکیزہ بیگم وہی بیٹھیں ان دونوں کو سنتے اور ہادی کو اداسی سے جاتے دیکھ کر بولیں تو بریرہ بے اختیار ہی نظریں جھکا گئی

آپ بیٹھے میں آپ کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں وہ کسی بہانے سے اٹھنے ہی والی تھی جب پاکیزہ بیگم نے اس کا بازو تھام لیا

https://www.zubinovelszone.com

بیٹھو بریرہ مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے

جی جی باتیں کریں گے نہ میں ذرا چائے بنا کر لاتی ہوں چائے کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اور مزہ آئے گا اور ویسے بھی ابھی سیہنا بھی کہہ کر گئی ہے چائے کے لیے

کوئی ضرورت نہیں ہے اسے اتنی چائے دینے کی پہلے ہی بہت پیتی ہے اور تم اس کی ہر فرمائش پر لبیک کہہ کر کچن میں نہ گھس جایا کرو یہاں بیٹھو مجھے تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے

ان کی بات پر مجبوراً اسے بیٹھنا ہی پڑا

دیکھو بیٹا میں صرف تمہاری چاچی ساس ہی نہیں بلکہ ماں جیسی ہوں تم اپنا ہر مسئلہ مجھ سے شیئر کر سکتی ہو تمہارے ساتھ بھی میرا وہی رشتہ ہے جو زایار کے ساتھ ہے

چاچی مجھے بلا کیا مسئلہ ہو گا۔۔۔؟ان کی باتوں سے وہ پریشان ہونے لگی۔

میں تمہارے بچے کے متعلق بات کر رہی ہوں۔اگر دوبارہ ماں نہ بننے کی وجہ سے تم پریشان ہو تو میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتی ہوں میں بہت اچھی گائنالوجسٹ کو جانتی ہوں جو تمہارا یہ مسئلہ حل کر دے گی

اور کسی کو اس بارے میں کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا۔چاچی نے اس انداز میں کہا بریرہ پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

ایسا کچھ نہیں ہے چاچی آپ غلط مطلب نکال رہی ہیں وہ نظر چڑاتے ہوئے بولی۔

اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں خود ہی ابھی اور کوئی بچہ نہیں چاہتے۔لیکن یہ تو غلط بات ہے ناہادی اب چھ سال کا ہو چکا ہے اب تمہیں اس بارے میں سوچنا چاہیے

اب ہادی کی بہن کو اس دنیا میں آجانا چاہیئے چاچی نے بہت محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ بریرہ صرف ہاں میں سر ہلا گئی ان کی باتوں پر وہ ٹھیک سے مسکرا بھی نہ سکتی تھی کہ ملازمہ آئی

بریرہ بی بی آپ کو شاہ جی اوپر کمرے میں بلا رہے ہیں ملازمہ نے زایار کا حکم اس تک پہنچایا جسے سن کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی اس کا دل بے چینی سے دھڑکنے لگا۔خواہش تو یہ تھی کہ وہ اڑ کر اس کے پہلو میں جا پہنچے

لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اسے ضرور کسی نہ کسی اہم ترین کام کے لیے بلا رہا ہو گا وہ تو اسے منہ لگانا بھی پسند نہیں کرتا تھا کہاں وہ کسی خوش فہمی کا شکار ہو کر اس کی پکار پر بھاگی چلی جاتی

https://www.zubinovelszone.com

وہ ملازمہ کو بیج کر خود زایار کے بلاوے پر کمرے میں جانے لگی

کل صبح کی حرکت کے بعد ان دونوں کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا وہ ساری رات ڈیرے پر نا جانے کیا کیا کرتا رہا

اس سال سیاست میں قدم رکھنے کی وجہ سے اس کے کام کافی بڑھ گئے تھے اس لیے وہ زیادہ تر وقت گاؤں کے لوگوں کی مشکلات حل کرنے میں ہی گزار دیتا

ابھی وہ سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جب پیچھے سے پازیب کی آواز آئی وہ تیز تیز باتیں کرتی ملازمہ کو نہ جانے کیا کیا کہانیاں سنا رہی تھی اس کے انداز پر بریرہ نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

اسے یہاں کام کرتے تقریبا چار دن ہو چکے تھے اور ہادی کے ساتھ ساتھ سنیہا اور لالی کے ساتھ بھی اسکی کافی اچھی دوستی ہو چکی تھی

لیکن اس کے ساتھ ایک مسئلہ تھا جب تک اس کی زبان نہیں چلتی تھی تب تک اس سے کوئی کام نہیں ہوتا تھا

وہ اتنی باتونی تھی کہ حد نہیں اور اس کی ساری باتیں بھی بے مقصد ہاں لیکن اس کی آواز میں یہ ساری باتیں بہت میٹھی لگتی تھی

وہ پیاری سی لڑکی بھرپور طریقے سے اپنی زندگی جیتی بریرہ کو بہت اچھی لگتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

السلام علیکم بریرہ بیگم بارش تھی نہ کیچڑ بہت تھا اس لئے آنے میں دیر ہو گئی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی خوبصورت سے وائٹ فراک پر اس نے نیلے رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا

کوئی بات نہیں دیر سویر تو ہو جاتی ہے لیکن تم نے اس ڈریس پر یہ دوپٹہ کیوں لیا ہے سفید رکھو زیادہ پیارا لگے گا

وہ اس کا خوبصورت چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

اس کے پیچھے بھی ایک کہانی ہے بریرہ بیگم وہ بے حد معصومیت سے بولی تو بریرہ مسکرائی جبکہ سیڑھیوں سے اترتی لالی بھی تیزی سے سیڑھیاں طے کرتی کی کہانی سننے کے لیے بے چین تھی

ایک یہ لڑکی تو اس سے اپنی ٹکر کی ملی تھی بالکل اسی کی طرح کھل کر باتیں کرتی تھی

جلدی سناؤ مجھے اپنی کہانی پائل تمہاری کہانی سن کر مجھے اپنا کام بھی کرنا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

لالی بی بی میرا نام پازیب ہے پائل نہیں وہ منہ بنا کر بولی تو لالی کو اور بھی پیاری لگی

ٹھیک ہے پازیب بی بی آئندہ غلطی نہیں ہو گی لیکن کہانی سناو مجھے جو ابھی بھابھی کو سنانے والی تھی

وہ اپنے الفاظ کی درستگی کرتے ہوئے بولی

کیا بتاؤں یہ کہانی آج سے دس دن پرانی ہے جب میں گھر کے پاس کی ندی پر پانی بھرنے گئی تھی بالٹی بہت وزنی تھی اسے نکالتے نکالتے دوپٹہ پانی میں گر کر بہہ گیا وہ منہ بناتے ہوئے اپنے دکھی داستان سنا رہی تھی۔

اور پانی میں بہہ کر شہید ہو گیا لالی کو افسوس ہوا

ارے نہیں شہید نہیں ہوا کسی چور نے چرا لیا وہ اس کی بات پر فوراً غصہ ہوتے ہوئے بولی

کیا ہمارے گاؤں میں چور وہ بھی آدا کے ہوتے ہوئے ناممکن تمہیں اس چور کی شکل یاد ہے تو بتاؤ مجھے تمہارا دوپٹہ میں تمہیں واپس دلوا کے رہوں گی لالی نے اسے انصاف دلانے کی ٹھانی

بس لالی بس تمہارے ادا نے سیاست میں قدم ان چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے نہیں رکھا اور میرے پاس ہو گا ایسا دوپٹا تم مجھ سے لے لینا میرے پاس ہے سفید دوپٹہ تمہاری ڈریس سے میچ کرے گا

بریرہ نے بات ہی ختم کرتے ہوئے کہا

https://www.zubinovelszone.com

شکریہ بی بی جی میں ذرا ہادی بابا کو دیکھ کر آتی ہوں پازیب ہادی کے کمرے کی جانب چلی گئی جبکہ لالی کا موڈ آف ہو گیا تھا کیونکہ وہ پازیب کو انصاف دلانا چاہتی تھی اس کا دوپٹہ اسے واپس دلانا چاہتی تھی

لیکن بریرہ نے اس مسئلہ کو یہیں پر ختم کرتے ہوئے اس کیس کو ہائی کورٹ میں پہنچنے ہی نہیں دیا

کیا فائدہ ہے ادا کے سیاست میں جانے کا جب ہم کوئی اپنا کام ان سے کروا ہی نہیں سکتے وہ منہ بناتی اس کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگی

آپ اپنے سارے کام کروا سکتی ہیں لیکن وہ کام جو قابل غور ہوں سیاست میں بڑے بڑے کاموں پر غور کرنے پڑتی ہے دوپٹوں پر نہیں وہ ہنستے ہوئے اس کا گال کھینچتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

جبکہ لالی کی نظر میں تو سب سے بڑا مسئلہ ہی دوپٹا تھا کیوں کہ اس کی ماں کہتی تھی کہ سر کی چادر سے ضروری اور کچھ بھی نہیں تو پھر بھلا اس سے بڑا اور کیا مسئلہ ہو سکتا تھا کوئی چور پازیب کی سر کی چادر اڑا کے لے گیا اور بھابھی کو یہ مسئلہ مسئلہ ہی نہیں رہا تھا۔

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو زایار اسی کے انتظار میں تھا

آپ نے بلایا مجھے اسے اپنے انتظار میں دیکھ کر نہ جانے کیوں بریرا کو انجانی سی خوشی ہوئی تھی

ہاں بیٹھو مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے وہ اسے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

بریرہ نے وقت ضائع کئے بغیر وہی اپنی جگہ بنائی اور بیٹھ گئی

دیکھو جو بات میں کرنے جا رہا ہوں وہ بہت ضروری ہے غور سے سننا اور سمجھنا بھی

جی یقیناً ہو گی ورنہ آپ مجھے کبھی نہیں یاد کرتے خیر چھوڑیں ان باتوں کو آپ کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں میں سن رہی ہوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کے الفاظ اس کے لیے ہیں وہ اس سے بات کر رہا ہے

https://www.zubinovelszone.com

میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔اس نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے جیسے دھماکہ کیا تھا بریرہ نے ایک نظر اسے دیکھا اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا

بے شک کریں مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے نظر جھکا گئی دل میں درد سا اٹھا تھا

میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔۔۔"
تمہیں یاد ہو تو ہمارا نکاح اسی شرط پے ہوا تھا کہ میں جب چاہوں جس سے چاہوں دوسری شادی کر سکتا ہوں اور تم مجھے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتی

پہلے نہیں ملی مجھے کوئی ایسی لڑکی جس سے میں شادی کر سکوں لیکن اب میں اپنی زندگی کو مزید امتحان نہیں بنانا چاہتا میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔"

میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔"وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔ جیسے سامنے بیٹھا پتھر دل محسوس کر کے بھی نظر انداز کر گیا

https://www.zubinovelszone.com

میری اس خبر سے گھر میں اچھا خاصہ ولولہ مچے گا'اسی لئے سب سے پہلے تمہیں بتارہا ہوں اگر بات بڑھے تو کہہ دینا کہ یہ سب کچھ پہلے سے ہی تمہارے علم میں ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو بریرہ نے ہاں میں سر ہلا دیا جیسے کہنے کے لیے الفاظ ہی نہ ہوں

ٹھیک ہے گھر میں کوئی تماشا نہیں ہونے دوں گی اس کے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنس گیا الفاظ ادا کرنا مشکل لگا

ٹھیک ہے اب تم جاؤ یہی بات کرنی تھی تم سے وہ بات ختم کرتے ہوئے اپنی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا

ہاں کون سا وہ اس کے لیے اہم تھی جو وہ اسے اپنے اس فیصلے کی صفائیاں دیتا

کب تک کریں گے آپ یہ بات گھر میں وہ جاتے جاتے پلٹ کر پوچھنے لگی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگنے لگی تھی زایار نے ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا تو اس کی آنکھیں چھلک پڑیں

اسی ہفتے بات ہو جائے گی میں نے جو کہا ہے اس کا خیال رکھنا گھر میں کسی قسم کا کوئی ولولہ نہیں مچنا چاہیے

میں نہیں چاہتا کہ میری زندگی میں آنے والی لڑکی کے لئے کسی قسم کی کوئی بھی پرابلم ہو۔اور یہ آنسو صاف کرو تمہارے یہ آنسو مجھے نہیں پھگلا سکتے

اور نہ ہی میری نظر میں ان کی کوئی اہمیت ہے۔وہ پتھر لی نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولا تو بریرہ نے اگلے ہی لمحے اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے

یہ آنسو آپ کو دکھانے کے لئے نہیں ہیں شاہ جی۔۔۔۔"میں جانتی ہوں آپ اپنا فیصلہ کبھی نہیں بدلیں گے بس یہ سوچ رہی ہوں کہ ہادی۔۔۔۔"

ہادی کے بارے میں سوچنے والی تم کون ہوتی ہو۔۔؟وہ میرا بچہ ہے اس کے متعلق میں سوچوں گا یاد رکھو تم نے صرف اسے جنم دیا ہے اس سے زیادہ تمہارا اس کے ساتھ اور کوئی نہ تعلق نہیں ۔۔۔۔"

میں تمہیں اس سے بات کرنے کی اجازت صرف اور صرف اس لئے دیتا ہوں کہ میں اپنے بیٹے کی ذہانت پر کسی قسم کا کوئی برا اثر نہیں چاہتا۔

اور ہادی کے بارے میں تم سے بہتر اور اچھا سوچ سکتا ہوں میں صاف کرو یہ آنسو اور باہر خبر دار جو کسی کو یہ آنسو دکھا کر ہمدردیاں سمیٹنے کی کوشش کی

چلو نکلو اب شکل غائب کر و یہاں سے وہ حکم دیتا ہے اسے کمرے سے باہر کا راستہ دکھا چکا تھا جبکہ بریرہ آنسو پیتی وہاں سے نکل گئی

ابھی اس نے دروازہ بند کیا ہی تھا کہ پازیب کی سیڑھیوں سے اوپر چڑھتی نظر آئی
بریرہ بیگم آپ کا بیٹا کہیں چھپ گیا ہے اور میں اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک گئی نہیں مل رہا وہ کافی پریشان لگ رہی تھی پھر اس کی شکل دیکھ کر بریرہ مسکرا دی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے ہادی کو ڈھونڈنے کی کوئی جگہ بتاتی ہادی اسی کے پیچھے سے نکلتا چپکے سے اس کے کمرے کے اندر چلا گیا
کمرے میں گیا ہے وہ فوراً ہی اسے بتا چکی تھی

پازیب نے جانا چاہا تو بریرہ نے اسے روک دیا
نہیں کمرے میں مت جاؤ اس وقت میرے شوہر تھوڑا غصہ ہیں یہ نہ ہو کہ تم ان کے غصے کا شکار بن جاؤ تھوڑی دیر میں واپس آئے گا تو پھر اپنا کھیل یہیں سے شروع کر لینا

تم نیچے چلو میں تمہارا دوپٹہ بھی نکال لاتی ہوں اس نے پازیب کو بھیجتے ہوئے کہا تو پازیب ہاں میں سر ہلاتی نیچے کی جانب چلی گئی جہاں سنیہا نے تھوڑی ہی دیر پہلے اسے پکارا تھا کیونکہ اتفاق سے وہ اس کی چائے پارٹنر بن گئی تھی

تھوڑے سے ہی دنوں میں سنیہا اور لالی دونوں اسے بے حد چاہنے لگی تھی اور اس کی بہت اچھی سہیلیاں بن چکی تھی

ooooo

وہ واپس کمرے میں آئی تو ہادی بیڈ پر لیٹا زایار کے فون پر کوئی گیم کھیل رہا تھا شاید بھول گیا تھا کہ باہر پازیب بے چاری اسے ڈھونڈ رہی ہے

جب کہ واشروم سے پانی ٹپکنے کی آواز آرہی تھی مطلب زایار باہر جانے والا تھا بریرہ نے فوراً زایار کے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھے

وہ اس کے واپس آنے سے پہلے پہلے ہی کمرے سے چلی جانا چاہتی تھی کیونکہ زایار اس سے غصہ تھا اور اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا تھا

زایار کے کپڑے اور ضروری سامان بیڈ پر رکھ کر اس نے پازیب کے لیے دوپٹہ نکالنا چاہا تو صوفے پر ایک سفید دوپٹہ نظر آیا

یہ اس کا تھا یا نہیں اسے یاد نہیں تھا شاید اب وہ کافی وقت سے اس کے استعمال میں نہیں تھا اس لیے لیکن یہ صوفے پر کیا کر رہا تھا شاید ہادی نے کھیل ہی کھیل میں نکال کر باہر رکھ دیا ہو گا اور اتفاق سے یہ پازیب کی فراک سے بے حد میچ کرتا تھا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے یہی دوپٹہ اٹھایا اور نیچے چلی گئی اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس طرح کا کوئی ڈریس اس کے پاس موجود ہے اس لیے یہ دوپٹہ وہ پازیب کو دینے لگی تھی

یہ جانے بغیر کے زایار صوفے سے اپنی اتنی اہم چیز غائب دیکھ کر اتنا قہر برپا کرے گا

oooooo

بھابھی یہ پازیب کتنی پیاری ہے نہ دل کرتا ہے کہ یہ ہمارے ہی گھر میں رہ جائے

لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ لوگ اس مونچھڑ مطلب شیر ادا کی شادی کے بارے میں کیوں نہیں سوچ رہے

اگلے مہینے میں وہ پورے 28 سال کے ہو جائیں گے پھر توان کو کوئی لڑکی بھی منہ نہیں لگائے گی
وہ کب سے اس کا سر کھا رہی تھی

لالی بنا سوچے سمجھے مت بولا کرو کسی کی بہن بیٹی کو کسی کے ساتھ اس طرح سے نہیں جوڑا جاتا
اور شیر ادا کے لئے سب نے بہت کچھ سوچا ہوا ہے تم پر اپنی پڑھائی پر دھیان دو ورنہ پازیب کا تو پتا
نہیں لیکن تمہیں دلہن ضرور بنا دیا جائے گا وہ اسے ڈر آتے ہوئے بولی لیکن لالی کو کہاں ڈرنا آتا تھا

وہ بھی کیا دن ہو گا جب میں دلہن بنوں گی ہائے کتنی حسین لگوں گی میں سب کو پہلے ہی بتا دیجئے گا
میں پنک کلر کا لہنگا پہنوں گی
اور مجھ پر دولہے کا رعب بلکل نہیں چلے گا میں سب کچھ اپنی مرضی سے کرنے والی ہوں

اپنی شادی کی باتوں پر خوش ہوتے ہوئے وہ جوش میں آئی اور پھر بولتی ہی چلی گئی بریرہ کا تو منہ
کھلا کا کھلا رہ گیا
شرم سے ڈوب مرو لالی تمہیں پڑھائی کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ڈرایا جا رہا ہے کہ تمہاری
شادی کر دی جائے گی

اور تم تو یہاں شادی کے لیے مری جا رہی ہو بیوقوف لڑکی ساری آزادیاں ختم ہو جائیں گی تم شیر ادا کو نہیں جانتی وہ بہت سخت ہے
ان کے کچھ اصول ہیں جن کو سمجھنے کے لیے تمہیں بہت ساری چیزوں پر غور کرنا ہو گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی جب کہ اس کی ساری باتیں لالی کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی

آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے شیر ادا میر ادولہا بھی اپنے جیسا کھڑوس اور مونچھڑ ڈھونڈ کے لیں گے

مجھے نہیں پتہ ایک بات کان کھول کر سن لیجئے مجھے کسی مونچھڑ سے شادی نہیں کرنی مجھے تو کلین شیو والا چاہیے زہر لگتی ہیں مجھے تھانے داروں جیسی مونچھے

وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو بریرہ کو ہنسی آ گئی

وہ بیس کے آگے بین بجانے کا کام کر رہی تھی اس کو صاف الفاظ میں بھی بتا دیا جائے تو اسے سمجھ کچھ نہیں آنا تھا یہاں تو بریرا نے ذو معنی لفظوں میں اسے اس کا فیوچر دکھایا تھا
لیکن ہمیشہ کی طرح لالی تو اپنی ہی دھن میں مگن تھی

اللہ تمہیں عقل دے لالی مجھے تو شیر اداسا پر ترس آرہا ہے وہ ہنستی ہوئی بولی جبکہ لالی کچن سے باہر نکلنے ہی لگی تھی اس کا ڈرامہ شروع ہو گیا تھا کہ شیر نے کچن کے دروازے پر قدم رکھا

بریرہ بھابھی چار کپ چائے بلکہ آپ رہنے دیجئے تم بناؤ چائے میرے کچھ دوست آئے ہیں مردان خانے میں جلدی سے چائے بنا کر ملازمہ کے ہاتھ بجاؤ وہ بریرہ کو چھوڑا سے آرڈر دیتے ہوئے باہر جانے ہی لگا تھا

بھابھی ان لو بتا دیجیے مجھ سے دو یا تین کپ خراب ہو جاتے ہیں میں ایک کپ چائے ہی اچھی بناتی ہوں وہ جان چھڑاتے ہوئے بولی۔اس کا ڈرامہ اہم تھا

وہ جو باہر جاتے ہوئے اس کی بات سن کر چکا تھا پلٹ آیا
کوئی مسئلہ نہیں ہے میرے لیے تم بناؤ باقیوں کے لیے بھابھی بنائے گی جلدی کر وہ حکم جھاڑتا باہر نکل گیا جب کہ لالی پیر پٹخ کر رہ گئی

بریرہ اس کے انداز پر مسکراتی اسے چائے کی طرف متوجہ کرنے لگی لیکن لالی نے کام چوری سے کام لیتے ہوئے کہا کہ آپ بنا دیجئے میں بعد میں کہہ دوں گی کہ میں نے بنایا تھا

جس پر بریرہ نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ تمہارے ہاتھ کا سواد پہچانتے ہیں

جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی لالی کو چائے بنانی پڑی

ایک دن انشاءاللہ ایسی چائے بنا کر پلاؤں گی کہ چائے پیناہی چھوڑ دیں گے وہ منہ ہی منہ میں

بڑبڑاتی ہوئی گھڑی کی جانب دیکھنے لگی

جہاں گھڑی علان کر رہی تھی کہ اس کا ڈرامہ شروع ہو چکا ہے جو اس چائے کی وجہ سے وہ نہیں

دیکھ پارہی۔

ooooo

وہ نہا کر نکلا تو صوفے پر وہ دوپٹہ غائب تھا

ہادی یہاں بابا ایک کپڑا رکھ کے گئے تھے وہ کہاں ہے وہ ہادی سے پوچھنے لگا جو اس کے موبائل پر

بہت مصروف تھا

بابا جانی وہ وائٹ کلر کا دوپٹہ تھا نہ ہادی نے کنفرم کرنا چاہا

ہاں میری جان وہی

ماما اٹھا کر باہر لے گئی ہادی بتا کر دوبارہ لیٹ گیا جب کہ اس کی بات سننے کے بعد اس کے ماتھے پر

بہت ساری شکنیں آ گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

وہ غصے سے شرٹ پہنتا باہر نکل گیا۔

وہ ملازمہ کو چائے کو کپ دے کر واپس کچن میں جا رہی تھی جب اچانک ہی زایار غصے سے اس کا بازو تھام کر اسے گھسیٹ کر کونے کی طرف لے گیا

اوپر سفید رنگ کا دوپٹہ تھا کہاں گیا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ دھاڑتے ہوئے پوچھنے لگا
اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ بریرہ کی آنکھوں سے بے اختیار نمی چھلک پڑیں
زایار مجھے تکلیف ہو رہی ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

وہ دوپٹہ کہاں ہے بریرہ وہ اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیتا مزید اسے اپنے قریب کھینچ کر بولا
مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ آپ کے لئے اتنا اہم ہے مجھے لگا میرا ہے میں نے اٹھا کر ملازمہ کو دے دیا اور اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی

تمہاری اتنی ہمت کرے تو میری چیزیں اٹھا کر کسی کو بھی دے دو وہ اس کا چہرہ ایک ہاتھ میں دبوچتا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا
زایار آپ کیوں غصہ ہو رہے ہیں ایک دوپٹہ ہی تو تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

ملازمہ کے کپڑوں کے ساتھ میچ کر رہا تھا میں نے اٹھا کر دے دیا مجھے لگا میرا ہے وہ صفائی دیتے ہوئے بولی

دس منٹ ہے تمہارے پاس بریرہ دس منٹ کے اندر اندر مجھے وہ دوپٹہ واپس چاہیے وہ ایک جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑتا سیرھیاں چڑھ گیا جبکہ بریرہ پریشان ہو چکی تھی اب وہ اپنی دی سے بھی چیز بلا کیسے مانگتی

لیکن زایار کا غصہ کہہ رہا تھا کہ وہ چیز اس کے لیے بہت اہم ہے

اور اسے ہر حال میں واپس چاہیے۔ کتنی خوش ہو رہی تھی کہ پازیب کہ وہ دوپٹہ اس کے کپڑوں سے اس حد تک میچ کرتا ہے بلکہ اس کا اپنا دوپٹہ اسی دوپٹے کے جیسا تھا

اب وہ اس سے واپس مانگتے ہوئے کتنی شرمندگی محسوس کرے گی

ooooo

اس کے ہاتھ پینٹنگ بورڈ پر چل رہے تھے وہ کسی بھی چیز کو ایک بار دیکھتا تو اس کی پینٹنگ بنانا اس کے لئے مشکل نہیں تھا

بس اسے کوئی چیز پسند آ جانی چاہیے

اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ لڑکی اس کے دماغ اور دل پر بری طرح سے سوار ہو چکی تھی

اپنے دماغ میں آئے اس کے کہیں سارے عکس کو تصویر کی شکل دے چکا تھا وہ ہر چیز کی پینٹنگ صرف ایک بار ہی بناتا تھا لیکن نہ جانے کیا تھا اس حسین چہرے میں کہ اس کو دیکھنے کے بعد اس کے ہاتھ بھی اس کے بس میں نہیں رہے تھے

اس کا ایک اور بے حد خوبصورت شاہکار تیار تھا یہ دانی کی پانچویں تصویر تھی جسے وہ ایک الگ انداز میں ایک الگ مقام پر پینٹ کر چکا تھا

وہ ہر چیز کو دیکھ کر اس کی پینٹنگ بناتا تھا لیکن دانی کا چہرہ بنانے کے لیے اسے دانی کو بار بار دیکھنے کی ضرورت نہ تھی

پینٹنگ مکمل ہونے کے بعد نہ جانے کتنی دیر اس تصویر کو دیکھتا رہا ہے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی
زندگی میں دانی کے آنے کے بعد اس کے لبوں سے مسکان کم ہی غائب ہوتی
تو مس دانی مسز عالم سلطان شاہ بننے کے لئے تیار ہو جاؤ

وہ دو دن کے بعد شہر واپس جانے والا تھا اور اس بار شہر جا کر وہ اپنی اس بے چینی کو بھی راحت دینا چاہتا تھا

اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ دانی سے ملنے یونیورسٹی جائے گا اور صاف الفاظ میں اسے اپنے دل کا حال سنا کر اسے اپنی زندگی میں شامل کرے گا بلا عالم سلطان شاہ کو انکار کرنے کی ہمت کس میں تھی

وہ جانتا تھا اس کی دولت اس کا رعب اس کی پرسنیلٹی سامنے والے کو اسیر کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگاتی

جی لو اپنی زندگی ہونے والی مسز کیونکہ آگے تمہاری زندگی بہت مشکل ہونے والی ہے کیونکہ اب سے تمہاری زندگی عالم شاہ کی پناہوں میں گزرے گی
وہ مسکراتا ہوا تصور میں اس سے مخاطب تھا
ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی مصروف تھا جب اس کا فون بجا وہ فون اٹھا کر بالکنی میں چلا گیا

واپس آیا تو اس کی چھوٹی بہن اس کی پینٹنگ کے سامنے کھڑی غور سے پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی
عائزہ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور بنا پرمیشن کے کمرے کے اندر کیوں آئی وہ اپنی 15 سالہ بہن کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جو اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے تصویر دیکھنے میں مصروف تھی

میں نے نوک کیا تھا آپ نے سنا نہیں خیر چھوڑیں یہ بتائیں کہ یہ لڑکی کون ہے اور آپ اتنے دنوں سے صرف اسی کی پینٹنگز کیوں بنا رہے ہیں۔۔۔۔

اتنی بھی کوئی خاص نہیں دکھتی میں تو اس سے بھی پیاری ہوں آپ نے کبھی میری پینٹنگ تو نہیں بنائی وہ اسے شکی نظروں سے گھورتے ہوئے بولی تو عالم مسکرایا

غور سے دیکھو کتنی پیاری ہے اور ہاں عزت سے بھابھی ہے تمہاری وہ اس کے سر پر دھماکہ کرتے ہوئے اسے تصویر کی طرف متوجہ کرنے لگا جبکہ عائزہ کا تو منہ ہی کھل چکا تھا

بھابھی میری بھابھی یہ میری بھابھی ہے اماں چاچی تائی امی وہ چلاتے باہر کی جانب جانے لگی جب عالم نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھ کے اس خاموش رہنے کا اشارہ کیا

چپ کرو پاگل لڑکی یہ میرا اور تمہارا سیکرٹ ہے کمرے سے باہر نہیں جانا چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو عائزہ نے فوراً ہاں میں سر ہلایا
تو یہ سیکرٹ ہے لیکن اس سیکرٹ کو رکھنے کے لئے بھی تو کچھ کرنا پڑے گا وہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو عالم نے اسے گھور کر دیکھا

تمہاری وہ آن لائن پرنسز ڈریس میں نے آرڈر کر دی تھی۔اگر تم اس سیکرٹ کو سیکرٹ نہیں رکھ سکتی تو کسنل کرنے میں مجھے ایک سیکنڈ لگے گا وہ دھمکاتے ہوئے بولا تھا عائزہ کی آنکھیں روشن ہو گئی

آدا آپ کا سیکرٹ میرا سیکرٹ آپ بے فکر ہو جائیں یہ بات اسی کمرے میں رہے گی پر نیچے چلے اماں آپ کا کھانے پر ویٹ کر رہی ہیں وہ اسے ایک ماں کا پیغام دیتے ہوئے بولی تو عالم پینٹ شیٹ اپنی پینٹنگ پر ڈالتا اس کے ساتھ باہر نکل آیا

ooooo

وہ غصے سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب جانے ہی والا تھا کہ اچانک سامنے سے بھاگتی ہوئی لڑکی اس سے ٹکرائی اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتی وہ اسے کمر سے تھام چکا تھا

بے یقینی سی بے یقینی تھی اب تو اس کا چہرہ وہ کروڑوں میں پہچان سکتا تھا
وہ ہادی کے پیچھے بھاگ رہی تھی اچانک گرتے گرتے بچی
لیکن آپنے مسیحا کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں پوری کھل گئیں

https://www.zubinovelszone.com

چو۔۔۔۔۔اس نے چیخ کر ہنگامہ کرنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی زایار اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ دبا چکا تھا

خاموش اتنا شور کیوں مچا یار ہی ہو۔۔۔؟اور اس طرح سے بھاگ کیوں رہی ہو پہلے اسے یقین کرنے میں کافی وقت لگ گیا یہ وہی تھی جو اس کی نیندیں چرا چکی تھی لیکن وہ یہاں کیا کر رہی تھی یہ سوچے بغیر وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا ہے اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

لیکن اس کے گلے میں لٹکتا دوپٹہ دیکھ اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی جبکہ ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نیلے رنگ کا ایک اور دوپٹہ موجود تھا جسے اس نے گولے کی شکل میں تھام رکھا تھا

اس نے ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگایا تھا اس سفید دوپٹے کو اس کی گردن سے نکالنے میں یہ میرا ہے۔۔۔اور میری چیزوں کو میری اجازت کے بنا ہاتھ لگانے والوں کو میں سخت سزا دیتا ہوں۔

پھر بھی تمہیں معاف کر رہا ہوں لیکن آگے سے احتیاط کرنا میں ہر بار معاف نہیں کرتا وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا

اسے ایک ہی لمحے میں خود سے دور کر چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اپنے قریب اس نے پہلی بار کسی مرد کو محسوس کیا تھا اس کی گرم سانسیں اس کا لمس اس کے
پورے جسم میں سرد لہر دوڑا گیا تھا
دل تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی تھی

زایار اس کا دوپٹہ اپنے ہاتھ میں باندھتا اس کے یہاں آنے کی وجہ پوچھنے ہی والا تھا کہ سیڑھیوں
پر ہادی نے آواز دی جو ادھر ہی آرہا تھا

جلدی آؤ پازیب نیچے میرے فرینڈ آئے ہیں میں تمہیں ملاؤں گا ان سے وہ اس کے پاس آتا اس کا
ہاتھ تھامے نیچے چلنے کے لئے کہنے لگا
جبکہ ہادی کو آتا دیکھ زایار آگے بڑھ گیا تھا

کیا ہوا تمہیں اتنا پسینہ کیوں آرہا ہے تمہیں گرمی لگ رہی ہے آؤ میں تمہیں لیمن جوس پلاتا ہوں
اس سے تم بیٹر فیل کرو گی

وہ اسے اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہنے لگا جب کہ پازیب اپنے دھڑکتے دل کے ساتھ آہستہ
آہستہ سیڑھیاں اترنے لگی اس کی ساری شوخی ساری شرارتیں ہوا ہو چکی تھی
OOOOOO

https://www.zubinovelszone.com

گاؤں سے خبر آئی تھی کہ کھیت میں آگ لگ گئی ہے۔زایار اور شیر پریشانی سے حویلی سے نکل چکے تھے

۔اس نے بات پھیلانے سے منع کیا تھااور سکندر شاہ کو گھر میں کسی کو بھی یہ بات بتانے سے بھی منع کر دیا تھاسب پر سکون نیند سورہے تھے وہ کسی کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے تھے

نہ جانے کتنا نقصان ہو گا۔اور یہ خبر بھی ان کھیتوں کی جانب سے آئی تھی جس کا مال غریبوں میں تقسیم کرتے تھے

اسی لئے پریشانی بھی زیادہ تھی

OOOO

گھر میں اس وقت بہت کم لوگ تھے ملازم بھی کم تھے گارڈ بھی موجود نہیں تھے وہ دیوار سے سیڑھی لگا کر حویلی کے اندر جمپ کر گیا

اس کام کے لیے وہ ملازمہ کو پہلے ہی پیسے دے چکا تھا اس لیے وہ اندھیرا ہوتے ہی اپنا کام کر کے جا چکی تھی

وہ تیزی سے حویلی میں داخل ہوا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس کمرے کی طرف گیا جہاں جانے کے لیے وہ یہاں آیا تھا

وہ کھڑکی سے کمرے میں داخل ہوا کمرے میں اندھیرا تھا لیکن اس کے لیے یہ جگہ انجان نہیں تھی اور پھر چاند کی چاندنی اسے رستہ دکھانے میں مدد کر رہی تھی اس کی شہزادی بیڈ پر گہری نیند میں سو رہی تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے بے حد قریب آیا اور اس کے دونوں طرف ہاتھ رکھ سکتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ گیا

بہت مس کیا تمہیں شہزادی میری بے چینیاں بڑھاتی جا رہی ہو تم۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ بے حد نرمی سے اس کا ماتھا چومتا غیر محسوس انداز میں پیچھے ہٹا وہ جانتا تھا اس کی نیند بے حد کچی ہے اس کی چھوٹی سی غلطی سنیہا کی نیند توڑ سکتی تھی

وہ زیادہ دیر کے لیے یہاں آیا بھی نہیں تھا بس وہ چاند کی چاندنی میں اس کا حسین چہرہ دیکھتے ہوئے اپنے دل کی بے قراری کو مٹا رہا تھا

وہ جانتا تھا شیر اور زایار چیل کی نگاہ رکھتے ہیں وہ ان کے سامنے کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں کر سکتا تھا

اسی لیے یہاں تک آنے تک اچھی خاصی پلیننگ کرنی پڑی یہاں تک کہ کھیت میں آگ لگنے کی جھوٹی خبر بھی اسی نے پھیلائی تھی

کیا کرتا مجبور تھا جب سے اس کے کالج میں چھٹیاں شروع ہوئی تھی اسے دیکھنے کے لئے اس کی آنکھیں ترس گئی تھی

اور آج یہ اپنی تڑپ مٹانے کے لیے وہ یہاں آگیا تھا۔اسے دیکھ کر اسے سکون ملا تھا اس کے بے چین دل کو راحت ملی تھی اس کی آنکھوں اس کی بند پلکوں کو دیکھتے ہوئے وہ اس کے ہونٹوں پر آر کا

اس کے حسین لب جو اسے بے چین کر رہے تھے وہ ان پر جھکا اور بے حد نرمی سے ان ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چومتا پیچھے ہٹا

یہ اس کا حق تھا۔اور اپنا حق لینے کے لیے اسے سنیہا کی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔اس کی تشنگی بھرنے لگی تھی

سنیہا کے نازک وجود پر وہ کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں کرنا چاہتا تھا اور فی الحال تو وہ اس کی دسترس میں بھی نہیں تھی اسے ابھی انتظار کرنا تھا جو یقیناً اس کے قریب رہ کر بہت مشکل ہو جاتا

اسی لئے اس کا جانا ضروری تھا اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھنے لگا جب نظر ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر آر کی

وہ جانتا تھا کہ اگر اس بار جھکا تو اپنے جذبات پر لگام نہیں ڈال پائے گا لیکن یہاں آکر وہ ہمیشہ بے بس ہو جاتا تھا

اس کے نازک پنکھڑیوں جیسے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے نہ جانے کب اس کی شدت میں اضافہ ہوا

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔

کچھ تو تھا اس کمرے میں اس بے چینی کی کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور تھی

وہ پورے کمرے میں نظر دوڑنے لگی لیکن اس کمرے میں سوائے اس کی بے چین سانسوں کی آواز کے علاوہ کچھ نہ تھا

خوف سے کا چہرہ سرد پڑنے لگا وہ فوراً سے اپنا تکیہ اٹھاتی لالی کے کمرے میں بھاگ گئی تھی

پردے کے پیچھے وہ اس کی ساری حرکتیں دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا

https://www.zubinovelszone.com

شکر ہے وقت رہتے اس نے اپنے جذبات پر لگام ڈالی تھی

اب اس کمرے میں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ جس راستے آیا اسی راستے واپس جانے لگا

تھوڑی دیر میں زایار اور شیر واپس آ چکے تھے کھیت میں آگ لگنے کی خبر جھوٹی نکلی۔ یہ ان کے لیے بہت اچھی خبر تھی لیکن انہیں جھوٹی خبر بھلا کوئی کیوں دے گا یہ دونوں ہی سوچ کر پریشان تھے

○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو بریرہ جاگ رہی تھی

آ گئے آپ زیادہ نقصان تو نہیں ہوا۔۔۔۔۔! اس کے آتے ہی وہ پوچھنے لگی

جب کہ وہ اس کے سوال کو سرے سے نظر انداز کرتا واش روم میں بند ہو گیا

تھوڑی ہی دیر میں ٹاول کے ساتھ اپنے بال سکھاتا باہر نکلا اور بنا اس کی طرف دیکھیں اپنی سائیڈ پر آ کر لیٹ گیا جیسے اس کے علاوہ کمرے میں اور کوئی موجود ہی نہ ہو

اس حد تک نظر انداز ہو جانے کے باوجود بھی بریرہ پیچھے نہ ہٹی تھی

آپ کھانا نہیں کھائے گے میں کب سے انتظار کر رہی تھی کہ آپ آئیں گے اور۔۔۔۔۔
بھوک نہیں ہے مجھے دماغ مت خراب کرو سو جاؤ وہ سرد لہجے میں بولا

جب کہ ہاتھوں کی پوروں سے اپنے سر کی کنپٹیاں دبا رہا تھا آنکھیں بند تھیں
بریرہ نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ کر اس کا سر دبانا چاہا
اگلے ہی لمحے زایار نے دونوں آنکھیں کھول کر سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا اس وقت اس کی نگاہوں میں اتنی نفرت تھی براکا ہاتھ کانپ سا گیا

مجھے سمجھ میں نہیں آتا تمہیں ذلیل ہونے کا شوق ہے یا تم انجانے میں یہ سب کچھ کرتی ہو وہ اس کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا لیکن پچھلے دو دن سے وہ نوٹ کر رہا تھا بریرہ کچھ زیادہ ہی اس کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی

اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے کے باوجود بھی وہ سائے کی طرح اس کے آگے پیچھے گھومتے رہتی

آپ کے سر میں درد ہے چائے بنالاؤں۔وہ اسے یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ یہ سب کچھ تو وہ اس کی محبت میں کرتی ہے وہ چاہے اسے کتنا بھی ذلیل کیوں نہ کردے بریرہ اس سے محبت کرنا چھوڑ نہیں سکتی

تمہیں پتا ہے تم اس دنیا میں وہ واحد انسان ہو جس کی شکل دیکھتے ہوئے مجھے اپنی آنکھوں سے نفرت ہونے لگتی ہے

جس کا وجود دن رات مجھے کانٹوں کی طرح چبتا ہے
تم وہ واحد انسان ہو جس کی شکل میں زندگی کے آخری وقت میں بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔لیکن اس کے باوجود بھی میں تمہیں برداشت کررہا ہوں کیوں کہ تم میرے بچے کی ماں ہو

اور ایک وعدہ جو میں نے اپنے مرتے ہوئے چاچا سے کیا تھا۔
ورنہ میں ایسی غلطی 'غلطی سے بھی نہیں کرتا۔
اور اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ سارے پیار محبت کے ڈرامے کرکے تم مجھے دوسری شادی سے روک سکتی ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

https://www.zubinovelszone.com

اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں یہ بات اچھے سے بٹھا لو کہ اگلے 15 دن کے اندر اندر اس گھر میں اس کمرے میں اس بستر پر تمہاری جگہ کوئی اور ہو گی

تم اپنی یہ چالبازیاں اور یہ دوگلا چہرہ میرے گھر والوں کے لیے رکھو میں تمہارا اصل چہرہ دیکھ چکا ہوں میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں بریرہ بیگم میرے سامنے یہ کچھ نہیں چلے گا

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے غصے سے کہتا اٹھ بیٹھا تھا

میں آپ سے محبت کرتی ہوں زایار وہ تڑپ کر بولی

تم مجھ سے نہیں خود سے محبت کرتی ہو بریرہ اس بات کو قبول کرو تمہیں اپنے آپ سے زیادہ اور کسی سے محبت نہیں ہے

۔تمہارا اندر کچھ اور باہر کچھ اور ہے بس ختم کرو یہ ڈرامے طلاق لو اور جان چھوڑو میری نہیں ہو تم برداشت مجھے میری زندگی میں

ہاتھ جوڑتا ہوں میں تمہارے آگے میری جان چھوڑ دو وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی نفرت سے بولا

اس کے سامنے آنسو بہاتی وہ معصوم سی لڑکی تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی لیکن اس کے آنسوؤں سے نہ توزایار کو پہلے کبھی کوئی فرق پڑا تھا نہ ہی آگے پڑنا تھا

اپنا کمبل ایک طرف پھینکتا وہ اٹھ کر باہر نکل گیا جب کہ اپنے پیچھے اس کا روتا سسکتا وجود اس کے دل دماغ کہیں پر بھی اپنی جگہ نہیں بنا سکا تھا

oooooooo

آ گئے تھے تم میں تمہارے کمرے میں آیا تو تم وہاں نہیں تھے عالم اپنی ہی سوچوں میں گم چھت پر آیا تو تراب کو خیالوں میں گم دیکھ کر اس کے سامنے والی کرسی پر آ بیٹھا

مجھے چھوڑو یہ بتاؤ کہ جس کی پینٹنگ بنا رہے ہو وہ کون ہے۔۔۔؟ وہ اس کا سوال نظر انداز کرتا پوچھنے لگا

توتم یہاں بیٹھ کر سگریٹ پی رہے تھے عالم نے اس کا سوال نظرانداز کر کے سگریٹ کی ڈبی کی جانب دیکھا اس نے اسے بہت بار منع کیا تھا کہ گھر کے اندر یہ سب کچھ نہ کیا کرے

لیکن رات کے اندھیرے میں وہ کبھی کبھی چھت پے آکر اپنا شوق پورا کر لیتا تھا
جبکہ حویلی کے باہر اس کا یہ شوق شوق نہیں بلکہ عادت تھی

رہا نہیں گیا اسی لیے پینے لگا۔ لیکن یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے جلدی سے بتا وہ لڑکی کون ہے ورنہ تم جانتے ہو میں کیا کر سکتا ہوں وہ اس سے دھمکا رہا تھا عالم مسکرا دیا

عائزہ پر یقین کر کے غلطی کی نہ میں نے وہ سوال کرنے لگا

اب غلطی کر ہی دی ہے تو پردہ کھول دو کیونکہ میں ٹلنے والا نہیں جو پرنسز ڈریس تم اسے لے کر دینے والے تھے ویسا ہی ایک ڈریس لے کر دے چکا ہوں جس کے نتیجے میں اس نے اپنا منہ کھول دیا اب فرمائیں ورنہ مجھے راز نکلوانے کے اور بہت سارے طریقے آتے ہیں

وہ دو سیگریٹ سلگاتا اس کی جانب بڑھاتے ہوئے بولا تو عالم نے پر کشمش مسکراہٹ کے ساتھ سگریٹ تھام کر لبوں سے لگایا

https://www.zubinovelszone.com

ہاں ہے ایک لڑکی یار کچھ دن پہلے ہی ملاقات ہوئی ہے روحان کی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے بس پسند آگئی مجھے وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولا تو تراب مسکرایا

تمہیں یہ بات سارے گھر والوں کو بتانی چاہیے بلکہ پورے گاؤں میں اعلان کروادینا چاہیے اور تم کسی کو اپنے دل میں بٹھا کر بیٹھے ہو تمہیں پتا ہے یہ گاؤں کتنے سالوں سے تمہاری شادی کا انتظار کر رہا ہے

فائنلی عالم سلطان شاہ کو کوئی لڑکی پسند آہی گئی چلو اب جلدی سے بارات لے کر جاؤ تاکہ میری بھی باری آئے تمہارے چکر میں میں اپنی بیوی سے دور ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے سارا الزام اس کے سر پر لگانے لگا عالم بے اختیار قہقہہ اٹھا

تم اس سے دور کہاں ہو کتنے دن ہوئے اسے کالج کی چھٹیاں ہوئے صرف تین دن اور آج رات تم حویلی میں پہنچ گئے عالم نے اس کے راز سے پردہ اٹھایا تو وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

اگر جانتے ہو تو پوچھ کیوں رہے تھے۔ وہ گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

تمہارے لبوں سے تمہارا کارنامہ سننا چاہتا تھا

چلو بھائی میں کونسا کسی سے ڈرتا ہوں جو کچھ چھپاؤں گا ہاں گیا تھا میں اپنی بیوی کو دیکھنے کے لیے مل کے بھی آیا ہوں کافی قریب سے ملاقات کی ہے۔

پتہ نہیں کون سی لڑکیاں ہوتی ہیں جن کی نیند کھلتی ہی نہیں یہاں تو ذرا سی سانسوں کی آواز پر وہ ڈر کر اٹھ بیٹھتی ہے

جیسے کوئی جن ہوں اور کھا جاؤں گا اسے

اس نے تمہیں دیکھ تو نہیں لیا اس کی خمار سے بھرپور آواز پر عالم نے پریشانی سے پوچھا

تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے میں پہلی بار گیا تھا دیکھنے کے چانس بھی نہیں ہے بھئی میں اس کام میں ایکسپرٹ ہو چکا ہوں

وہ بے فکری سے بولا

آگے کیا سوچتے ہو میں نے سنا ہے کہ سنیہا یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے والی ہے عالم نے بات بدلی

کیوں بے کار کاموں میں ڈال رہے ہیں وہ لوگ اسے کیا جانتے نہیں اس یونیورسٹی کا ماحول کیسا ہے میری بیوی ہرگز نہیں جائے گی یہ یونی معصوم لڑکیوں کی معصومیت تباہ کر دیتی ہے اس یونیورسٹی میں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی سنیہا کو وہاں نہ چھوڑوں۔

کتنا سر کھپائے گی اس پڑھائی میں میرے خیال میں اب تمہیں تایا ابو سے بات کر لینی چاہیے اس کی بات پر وہ پریشانی سے بولا جبکہ عالم اس کی پوزیسو نیچر پر مسکرا دیا تھا

تھوڑا صبر کر جا میرے بھائی وہ تیری ہی ہے اور تیرے پاس بھی آئے گی بس سہی وقت آنے دے ایک بار روحان حویلی والوں کو چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے تو ہم سنیہا کو بھی وہاں نہیں رہنے دیں گے

وہ ہمارے خاندان کے بچے ہیں انہیں یہیں پر آنا ہے لیکن فی الحال ہمیں صبر سے کام لینا ہو گا روحان کو ان لوگوں سے الگ کرنا اتنا آسان نہیں ہے عالم اسے سمجھا رہا تھا

تمہاری ملاقات ہوئی تھی اس لڑکی سے جس سے روحان محبت کرتا ہے روحان کو اپنی طرف لانے کا وہ لڑکی بھی سہارا بن سکتی ہے

اگر وہ ایک اچھی لڑکی ہے اور سچ میں روحان سے محبت کرتی ہے تو ہمیں وہ ان کا ساتھ دینا ہو گا کیونکہ بری حویلی والوں نے وہ ان کی منگنی بچپن سے ہی کہیں پہ طے کر رکھی ہے اور وہ اتنی آسانی سے رشتہ ٹوٹنے نہیں دیں گے

روحان جب ان لوگوں سے اس لڑکی کے لئے ضد کرے گا تب ہمارا کام اور بھی آسان ہو سکتا ہے اس طرح روحان ہمارے قریب ہو جائے گا تراب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا عالم نے ہاں میں سر ہلایا

اب بس وہ لڑکی اچھی ہو یہ نہ ہو کے روحان غلط جگہ دل لگائے بیٹھا ہوا گر ایسا ہوا تو ہمارے لئے بھی مشکل ہو گی کیونکہ روحان کی ساری زندگی کا فیصلہ ہو گا ہم روحان کی زندگی کسی قسم کی مشکل میں نہیں ڈال سکتے

اور اگر وہ ان لوگوں سے الگ ہو کر یہاں آ بھی گیا تو بھی سنیہا کو یہاں لانا مشکل ہو جائے گا عالم نے کچھ پریشانی سے کہا

سینہا کو روکنے والا اس دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا وہ ترات حیدر شاہ کی امانت ہے اسے میرے پاس آنا ہی ہو گا کیونکہ اسے دنیا میں بھیجا ہی میرے لئے گیا ہے تم اس کی ٹینشن لینا چھوڑ دو تم صرف روحان پر غور کرو سنیہا کو میں سنبھال لوں گا
وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

یہ کیا نیند آ گئی کیا۔۔۔!اسے اٹھتے دیکھ کر عالم نے مسکرا کر پوچھا

تمھاری بھابھی خوابوں میں بلا رہی ہے میں ذرا ملاقات کر لوں صبح ملوں گا تم سے وہ شرارت سے آنکھ دباتا عالم کو قہقہ کا لگانے پر مجبور کر گیا

○○○○○

سنیہا بازو پڑیں کرو میرا دم گھٹ رہا ہے وہ اس کا ہاتھ خود سے ہٹاتے ہوئے بولی لیکن سنیہا نیند میں دوبارہ اس کے گرد حصار بنا لیتی

اف لڑکی مجھے جان سے مارنے کا ارادہ ہے کیا وہ اس کے گھیرے میں مچلتی ہوئی بولی ایک تو اچھی بھلی اس کی نیند خراب ہو گئی تھی بس اسی وجہ سے وہ سنیہا کے ساتھ نہیں سوتی تھی

سنیہا پلیز یار سونے دے مجھے وہ اسے پیچھے کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی اچھی خاصی نیند کا بیڑا غرق ہو چکا تھا اور سنیہا کا بازو ایک بار پھر سے اس کے اوپر آ چکا تھا اور اس بار تو اس کی ٹانگ بھی اس کے اوپر تھی

یا اللہ میں نہیں سو سکتی اس کے ساتھ وہ اس کی ٹانگ اور بازو پیچھے کرتے ہوئے بیٹھے اٹھی

چاچو گھر پے نہیں ہیں چاچی کے پاس جا کر سو جاتی ہوں وہ اس پر دو حرف لعنت بھیجتی اپنا تکیہ اپنے سینے سے لگائے نیچے کی جانب جانے لگی جہاں چاچی کا کمرہ تھا

وہ اپنی ہی دھن میں آدھی آنکھیں بند کیے چل رہی تھی جب اچانک کسی کے چٹان نما موجود سے ٹکرائی

اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتی کسی نے اس کے گرد حصار تنگ کر لیا تھا

رات کے ساڑھے بارہ بجے بدروحوں کی طرح گھومنے کی کوئی خاص وجہ وہ اس کے بنا دوپٹے کے ہوشربا وجود سے نظریں چراتے ہوئے پیچھے ہٹا

ابھی نہیں مونچھڑ میرا مطلب شیر ادا مجھے نیند آ رہی ہے وہ نیند میں بڑبڑائی تھی۔اس کے ساتھ ایسا ہی ہوتا تھا اگر نیند کے حصار میں وہ کسی سے زیادہ دیر بات کرے تو اس کی نیند خراب ہو جاتی تھی اور پھر ساری رات نیند نہیں آتی تھی وہ اس کا اپنا لوجک تھا

اسے جلدی جلدی یہاں سے نکلنا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تم نیچے کہاں جارہی ہو اپنے کمرے میں جا کر سو جاؤ۔ شیر کا مسئلہ حل کرتے ہوئے بولا نہیں سو سکتی نہ میرے روم میں سنیہا ہے وہ کبھی بازو پر رکھ لیتی ہے کبھی ٹانگیں رکھ دیتی ہے مجھ سے سویا نہیں جاتا گھٹن ہوتی ہے وہ اپنا مسئلہ بیان کرتی کافی معصوم لگ رہی تھی

پھر تو شادی کے بعد اچھی خاصی مشکل ہو جائے گی وہ بڑبڑایا

کس کی شادی کے بعد وہ اسے گھور کر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی نیند کی وجہ سے پوری آنکھیں کھل ہی نہیں رہی تھی

میں اپنی شادی کی بات کر رہا ہوں وہ بات ختم کرتے ہوئے بولا

صرف باتیں ہی کرتے رہے شادی تو آپ نے کرنی نہیں ہے پتہ نہیں کب اس گھر میں شادی ہو گئی اور میں ڈھیر سارے نئے کپڑے لونگی۔

بندہ اپنا نہیں دوسرے کا ہی فائدہ کروا دیتا ہے شادی کا سوچ رہے ہیں سوچتے ہی رہیے وہ اسے گھور کر آگے بڑھنے لگی جب شیر نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا

شادی بھی کروں گا لیکن گرنٹی نہیں دیتا کہ میری شادی سے تمہیں فائدہ ہو گا یا نقصان خیر وہ بعد کی باتیں ہیں بعد میں دیکھی جائے گی

آج کے بعد رات کے اس وقت یا دن میں تم بنا دوپٹے کے اس طرح بدروحوں کی طرح گھومتی ہوئی نظر نہ آؤ اور یہ بال کس خوشی میں کھولے ہوئے ہیں اس کا نیند سے برا حال تھا فلحال تو اس کی ساری باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھی

ایک رات کا وقت پھر اس کی نیند اوپر سے وہ اسے فضول میں اس جگہ پر کھڑے کیے باتیں سنا رہا تھا

آئندہ نظر نہیں آؤں گی اب میں جاؤ مجھے بہت نیند آرہی ہے وہ بے حد معصومیت سے بولی تو شیر کے لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ پھیل گئی

جاؤ سو جاؤ ویسے بھی جلد ہی میں تمھاری نیندیں حرام کرنے والا ہو وہ مسرور انداز میں کہتا بنا اسے دیکھیں اس کے قریب سے گزر گیا

لالی بھی اس کی عجیب و غریب باتوں پر غور کرنے کی بجائے اپنی نیند کا سوچنے لگی جو اسے بے حد پیاری تھی

ooooo

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ کی آنکھ کھلی تو زایار اد کے قریب سو رہا تھا نہ جانے کب وہ رات واپس آیا اس کی تو روتے روتے آنکھ لگ گئی تھی

رات زایار کی باتوں نے اسے بہت ہرٹ کیا تھا لیکن نہ تو زایار کو پہلے اس کی پرواہ تھی اور نہ ہی آگے کبھی ہونی تھی زایار کے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ اندر سے اتنا سخت ہے

اب تو سارے خاندان میں بات ہونے لگی تھی کہ ہادی چھے سال کا ہو چکا تھا ان کے گھر میں دوسرے بچے کی آمد کیوں نہیں ہوئی

لوگ تو اندر ہی اندر بریرہ میں ہی کمیاں نکالنے لگے تھے اب وہ کس کس کو یہ بتاتی کہ اس کا شوہر تو اسے دیکھنا تک پسند نہیں کرتا یہ تو وہ اس کے نکاح میں تھی ورنہ شاید وہ خود کو دیکھنے پر بھی پابندی لگانے سے پیچھے نہ رہتا

وہ اٹھ کر اس کے کپڑے نکالنے لگی کہ دھیان اس دوپٹے پر گیا

https://www.zubinovelszone.com

کل پازیب شام کو ہی گھر واپس چلی گئی تھی جبکہ بریرہ سے جاتے ہوئے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی

دوپٹہ زایار کے پاس واپس آچکا تھا مطلب نجانے اس نے پازیب کو کیا کہا ہو گا اس معصوم سی لڑکی پر اسے ترس آنے لگا اس کی وجہ سے یقیناً وہ بھی زایار کے غصے کا شکار ہوئی ہو گی

اس نے جلدی سے اپنے کپڑوں میں سے ایک دوپٹا نکالا یہ سوٹ اس کا بہت فیورٹ تھا جو کہ قیمتی ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد خوبصورت بھی تھا اس کا دوپٹہ پازیب کی اس ڈریس کے ساتھ کچھ حد تک میچ کرتا تھا

اس نے یہ نکال کے رکھ دیا تا کہ وہ پازیب کو دے سکے نہ جانے اس دوپٹے میں کیا تھا کہ زایار اس کے لیے اتنا پاگل ہو رہا تھا بالکل سادہ سا کر نکل کا دوپٹہ جس کی کوالٹی بھی اتنی اچھی نہیں تھی زایار کے لیے بھلا اہم کیسے ہو گیا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

لیکن اس دوپٹے کو دوبارہ چھونے کی غلطی وہ ہرگز نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے کپڑے اور دوپٹہ نکال کے وہ کمرے سے باہر چلی گئی

اس کا معمول شروع ہو چکا تھا سب کو جگانے کے بعد وہ صبح کا ناشتہ لگا کہ واپس کمرے میں آئی

توزایار بھی ڈیرے پر جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا

اس کے ہاتھ میں وہی دوپٹہ بندھا ہوا تھا جسے دیکھ کر نہ جانے کیوں بریرا کے اندر کچھ جلنے لگا

جینی توجہ کا مرکز اس وقت یہ دوپٹہ بنا ہوا تھا اس سے ایک پرسنٹ بھی توجہ کبھی بریرہ کو اس شخص سے نہیں ملی تھی

یہ دوپٹہ تم نے جیسے دیا تھا وہ ہمارے گھر میں کیوں ہے وہ بیڈ شیٹ درست کرنے لگی جب اس کی آواز آئی

وہ میں نے ہادی کے لئے ملازمہ رکھی ہے ہادی آج کل۔۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

نے ہادی کے لیے ملازمہ رکھی کیوں وجہ جان سکتا ہوں میں اور کس کی اجازت سے تم نے ہادی کو کسی ملازمہ کے حوالے کیا

اور تمہیں کیا تکلیف ہے کہ تم ہادی کا خیال نہیں رکھ سکتی وہ براہ راست کے سامنے آتا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا سرخ آنکھوں میں غصہ صاف جھلک رہا تھا

گھر کی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں زایار آج کل لالی اور سنیہا کے بھی پیپر شروع ہونے والے ہیں میں نہیں چاہتی کہ ہادی تنہا محسوس کرے یا پھر۔۔۔۔

تم اس گھر میں کسی قسم کی کوئی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے نہیں لائی گئی ہو بریرہ بیگم تم یہاں اس گھر میں ہادی کی وجہ سے رہتی ہو

تم میرے نکاح میں بھی ہادی کی وجہ سے ہی ہو تمہیں ہادی کے لیے کوئی ملازم رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں نے تمہیں ہادی کی ملازمہ ہی رکھا ہے

https://www.zubinovelszone.com

کیونکہ بیوی بننے کے تم لائق نہیں ہو۔۔۔اور باقی جن زمداریوں کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہو وہ تمہاری نہیں بلکہ میری ہونے والی بیوی کی ہیں اس گھر میں تمہاری ذمہ داری بس اتنی ہے کہ ہادی کا خیال رکھو۔۔۔وہ اس سے سخت سناتے ہوئے بولا

ٹھیک ہے میں اسے نکال دوں گی۔وہ بنا بحث کی بات ختم کرنا چاہتی تھی

جب کہ اس کا آدمی اسے پازیب کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر چکا تھا وہ جلد ہی اس کا رشتہ لینے جانے والا تھا

وہ نہیں چاہتا تھا کہ پازیب کو وی سب گھر والوں سے گھر کی ملازمہ کے طور پر متعارف کروائے یہ تو وہ کل ملازم ہی پتہ کر چکا تھا کہ پازیب یہاں کیوں آتی ہے لیکن بریرہ کو بھی اس کی اوقات یاد دلانا ضروری سمجھا

عہ دوپٹہ اٹھا کر باہر جانے لگی جب زایار نے اسے روک لیا

اگر تم یہ دوپٹہ اس کو دینے والی ہو تو ایسی غلطی کرنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں اس کی آواز پر وہ پلٹ کر دیکھنے لگی

کیا مطلب میں سمجھی نہیں

تمہیں سمجھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے ہاں لیکن اتنا بتادیتا ہوں کہ میری ہونے والی بیوی کو اپنی اترن دینے کی غلطی مت کرنا ورنہ پچھتانے کے علاوہ اور کچھ نہیں بچے گا وہ اس کے پاس آتا اس کا دوپٹہ اس کے ہاتھ سے لے کر صوفے پر پھینک چکا تھا

مطلب پا۔۔۔ پازیب وہ لڑکی۔۔۔۔ لڑکی ہے جس سے آپ شادی۔۔۔۔ شادی کرنے والے ہیں وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی

ہاں۔ وہ ایک لفظی جواب دیتا پرفیوم سپرے کرنے لگا

اسے لگا جیسے کمرے کی چھت اس کے سر پہ آگئی ہو

مطلب جس کو وہ اپنی بہنوں کی طرح پیار دے رہی تھی وہی اس کی سوتن بننے جا رہی تھی اگر ایسا تھا تو وہ اس کے گھر میں بلا ملازمہ کی حیثیت سے کام کیوں کر رہی تھی کیا وہ جانتی تھی اس بارے میں

https://www.zubinovelszone.com

کیا وہ بھی آپ سے۔۔۔۔۔

اس کو بھی پتہ چل جائے گا وہ بے فکر انداز میں بولا

مطلب کہ وہ آپ سے پیار نہیں کرتی اور نہ ہی آپ کے بارے میں کچھ جانتی ہے

جان بھی جائے گی اور پیار بھی کرے گی تمہیں ان سب میں پڑنے کی ضرورت نہیں تم بس وہ کام کرو جس کے لیے تمہیں یہاں رکھا گیا ہے ہادی کا خیال رکھو

اور اچھا ہی ہے پازیب اور ہادی پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جان گئے ہیں

آگے کافی آسانی رہے گی میرے خیال میں اب تمہیں بھی اپنی زندگی کا فیصلہ کر لینا چاہیے

یقیناً اب تمہاری امیدوں کی ڈور ٹوٹ چکی ہو گی

اپنے کندھے پر چادر رکھتا باہر نکلنے والا تھا

https://www.zubinovelszone.com

امید پر دنیا قائم ہے شاہ صاحب آپ خوشی سے شادی کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہاں ایک ڈر تھا کہ میرے ہادی کو سوتیلی ماں نہ جانے کیسی ملے لیکن اب یہ ڈر بھی ختم ہو گیا

اللہ آپ کے لئے آسانیاں پیدا کرے لیکن میرے سننے میں آیا ہے کہ پازیب کی منگنی ہو چکی ہے

منگنی ہوئی ہے نکاح تو نہیں ہوا اور اگر نکاح ہوتا تو وہ بھی میں توڑوانا جانتا ہوں تم بے فکر رہو مجھ سے طلاق لو اپنی نئی زندگی شروع کرو

اگر نہیں کر سکتی تم بھی میری بیوی کی دھوم دھام سے اس گھر میں آمد کا انتظار کرو وہ دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کمرے سے نکل گیا

اب بریرہ تھی اور اس کے آنسو

oooooo

کیا مطلب تم مجھے شاپنگ نہیں کروا سکتے دانی بدمزا ہوئی تھی

یار میری اتنی پاکٹ میں نہیں ہے کہ تمہاری پسند کا ایک ڈریس بھی تمہیں دلوا سکوں

https://www.zubinovelszone.com

تم نہیں جانتی پچھلی بار بھی تمہاری شاپنگ کو کس طرح سے ہینڈل کیا تھا میں نے

مطلب تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میری وہ دو ڈریس بھی تمہارے لیے نا قابل قبول تھی

مجھے یقین نہیں آ رہا تم مجھے شاپنگ تک نہیں کروا سکتے اور بات میرے لئے جان دینے کی کرتے ہو۔لائک سیریسلی وہ تمسخرانہ انداز میں بولی

دانی میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں یار تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر سیدھی محبت پر کیوں اتر آتی ہو فی الحال نہیں ہیں میرے پاس اتنے پیسے

تو اتنے بڑے خاندان کے چشم و چراغ ہونے کے باوجود بھی تمہارے پاس کچھ نہیں ہے کنگال کہیں کے جیب میں کچھ ہے نہیں اور تم میری ہر خواہش پوری کرنے کا دعوی کرتے ہو وہ بدمزا ہو چکی تھی

اٹھ کر جانے لگی تو روحان نے اس کا ہاتھ تھام لیا

https://www.zubinovelszone.com

مت جاؤ یار ناراض کیوں ہو رہی ہو اچھا نا کرتا ہوں تمہاری شاپنگ کا کوئی حل وہ مسکرا کر کہنے لگا

دانی خوشی سے چہکتی واپس بیٹھی

میں جانتی تھی تو مجھے ناراض نہیں کرو گے۔اس کے کہنے پر روحان مسکرا دیا تھا وہ اسے ناراض نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اسے بے حد چاہتا تھا

اور اس وقت اس کی ناراضگی کا مطلب تھا کہ اگلے دس پندرہ دن وہ اسے بالکل نہیں منہ لگائے گی اور اب اس کے دل کا حال ایسا تھا کہ اس سے پانچ منٹ بھی بات کئے بغیر رہا نہیں رہ سکتا تھا

اس نے دانی سے شاپنگ کا وعدہ تو کر دیا تھا لیکن اب کیا کرے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا بہت دیر سوچنے کے بعد اس نے عالم کو ہی فون کرنے کا فیصلہ کیا

oooo

تو کیا وہ چاہتی ہے کہ تم اسے شاپنگ کرواؤ اپنے آفس روم میں بیٹھا سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائے وہ ریلیکس انداز میں بات کر رہا تھا وہ دانی سے ملنا چاہتا تھا اس کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا تھا

وہ روحان کو کسی ایسی لڑکی سے محبت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا جو صرف اور صرف اس کی دولت اور رتبہ دیکھ کر اس کی طرف قدم اٹھائے وہ اس کے لئے ایک ایسی لڑکی چاہتا تھا جو سچ میں اس سے محبت کرتی ہو

نہیں ادا اس نے نہیں کہا میں خود اسے شاپنگ کروانا چاہتا ہوں کیونکہ اس کی برتھ ڈے ہے روحان نے جھوٹ بولا

مطلب کے تم اسے برتھ ڈے گفٹ دینا چاہتے ہو ٹھیک ہے مجھے اپنا اکاؤنٹ نمبر سینڈ کرو تمہارا کام ابھی ہو جائے گا اس نے مسکرا کر کہا تو روحان نے خوشی سے ایک لمبی سانس لی

تھینک یو سو مچ ادا صرف آپ ہی ہیں جو مجھے سمجھتے ہیں بڑی حویلی میں تو کسی کو میری فیلنگ سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے
آپ کو پتہ ہے اگر میں اس بارے میں بابا یا زارا یا ادا سے بات بھی کرتا تو الٹا مجھے سننے کو ملتا

اس کے لہجے میں ناراضگی بول رہی تھی لیکن عالم اس ناراضگی کو نفرت کا روپ دینا چاہتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

میری جان تم اس خاندان کے وارث ہو میں تمہیں کچھ بھی دے کر تم پر کوئی احسان نہیں کرتا یہ سب کچھ تمہارا ہے تمہارا حق ہے میرا جو کچھ بھی ہے سب تمہارا ہے

اور ایک اور بات جو تمہیں اپنے ذہن میں بٹھا لینی چاہیے کہ اس خاندان پر اس حویلی پر تمہارا کوئی حق دعویٰ نہیں ہے ان کی دولت ان کی جائیداد میں تم کہیں بھی حصے دار نہیں ہو

وہ تم پر بھلا اپنا پیسہ کیوں خرچ کریں گے تمہارا اصل گھر یہ ہے تم سے محبت کرنے والے تمہارے اپنے شاہ حویلی کے لوگ ہیں بڑی حویلی کے نہیں

اور جب تم ہمیشہ کے لئے ہمارے پاس آ جاؤ گے تو یہ سب کچھ تمہیں مل جائے گا پاور آف اٹارنی تمہارے نام کر دی جائے گی

تمہارا حصہ تمہیں دے دیا جائے گا تمہیں پتہ ہے اس خاندان کے تین وارث ہیں

میں عالم سلطان شاہ سلطان شاہ کا بیٹا

تراب حیدر شاہ۔حیدر شاہ کا بیٹا

اور روحان واصف شاہ۔ واصف شاہ کا بیٹا نہ کہ صفدر شاہ کا بیٹا وہ اس انداز میں بولا کہ روحان کے اندر کچھ ٹوٹا تھا

ادا میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں اپنے دل کی بے چینی کو سنبھالتا فون بند کر چکا تھا دوسری طرف عالم نے اس کی جلد بازی پر کوئی ری ایکشن نہ دیا

یقیناً وہ ہرٹ ہوا تھا لیکن حقیقت اس سے چھپی ہوئی تو نہیں تھی وہ واصف کا بیٹا تھا صفدر شاہ کا نہیں اور اسے یہ بات قبول کرنی تھی۔

oooo

وہ کتنی ہی دیر موبائل کو ہاتھوں میں لیے گھورتا رہا تھا عالم کی آواز اس کی کانوں میں گونج رہی تھی

۔

وہ جانتا تھا کہ وہ صفدر شاہ کا بیٹا نہیں ہے لیکن جو محبت اسے صفدر شاہ نے دی تھی وہ اس سے انکاری بھی نہیں تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ اسے بے پناہ چاہتے ہیں بس وہ اصول پسند ہیں اور اپنے بچوں کو بگاڑنا ان کے اصولوں میں شامل نہیں ہے

اس آدمی کی قربانیاں اس سے چھپی ہوئی تو نہ تھیں
ان دونوں کو پالنے کے لیے اس نے اپنی اولاد کو دنیا میں نہ آنے دیا وہ ان کے لیے اپنی اولاد سے منہ موڑ گیا تھا وہ گیارہ سال کا تھا جب دادی جان نے کہا کہ انہیں صفدر کی اپنی اولاد چاہیے جس پر صفدر نے کہا کہ سنیہا اور روحان ہی ان کے بچے ہیں

وہ جانتا تھا 17 سال پہلے واصف شاہ نے اس کی ماں کو طلاق دی تب سہارا دینے والا صفدر شاہ ہی تھا

اس وقت وہ نادان تھا اس رات کی حقیقت نہیں جانتا تھا لیکن اب بہت کچھ اس کے سامنے آرہا تھا۔

عدت پوری ہوتے ہی صفدر شاہ نے اس کی ماں سے نکاح کیا۔اور دو ماہ کے اندر ہی بچوں کی کسٹڈی حاصل کر چکا تھا۔دو مہینے کے اندر اندر وہ ان دونوں کو ان کی ماں کے پاس گیا تھا اور واصف شاہ خالی ہاتھ رہ گیا۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اب وقت کے ساتھ ساتھ سوچیں بدلنے لگی تھی اخر ایسا کیا ہوا تھا کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو طلاق دے دی

اور پھر عدت ختم ہوتے ہی اس کی ماں نے دوسرا نکاح کر لیا
آخر کیا وجہ تھی کہ صفدر شاہ نے ان کے لیے اپنی اولاد تک کی ڈیمانڈ نہ کی۔ بلکہ سینہا اور روحان کو ہی اپنی اولاد مان کر سگے باپ سے بڑ کر ان کا خیال رکھا۔

ان کا اصل باپ ان کے لیے ترستا رہا ان کے لمس کے لیے تڑپتا رہا۔ لیکن صفدر شاہ نے اسے کبھی روحان اور سنیہا سے ملنے نہ دیا

وہ تو بچپن سے ہی ساری حقیقت جانتا تھا لیکن سنیہا ان سب باتوں سے انجان تھی وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ صفدر شاہ کی اصلی بیٹی ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو واصف کی بیٹی ہے

ابھی تک تو وہ خود بھی ان سے نہیں ملا تھا اسے بس اتنا ہی پتہ تھا کہ واصف شاہ یہاں نہیں بلکہ لندن میں رہتے ہیں۔
لیکن عالم نے اسے بتایا تھا کہ ان کی دوسری بیوی صفیہ بیگم اور بیٹی عائزہ حویلی میں ہی رہتے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

اور وہ شاہ حویلی کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا لیکن ابھی تک حویلی گیا نہیں تھا صرف ایک بار اس کی ملاقات حیدر تایا (تراب حیدر شاہ کا باپ) سے ہوئی تھی اور وہ اس سے بہت محبت سے ملے تھے

ایک بار اس کی فون پر بات ثمینہ تائی (عالم کی ماں) سے ہوئی تھی اور وہ اسے بہت نیک اور اچھی عورت لگیں تھیں۔ ٹیلی فونک ملاقات محبت سے بھرپور تھی ان سے بات کر کے اسے بالکل اپنی ماں جیسی فیلینگ آئی تھی

باقی وہ بہت جلد عالم سے حویلی چل کر سب سے ملنے کا وعدہ بھی کر چکا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا باپ صفدر شاہ اور زایار اسے ایسا ہرگز نہیں کرنے دیں گے۔

اس لئے وہ خود بھی فاصلہ رکھنے کی کوشش کرتا تھا لیکن عالم سے ملاقات اس کے لیے ہمیشہ سے فائدہ مند ثابت ہوتی تھی وہ جب سے یونیورسٹی آیا تھا تب سے عالم سے مل رہا تھا

عالم سے پہلی ملاقات بھی اسے بری نہیں لگی تھی عالم اسے کہتا تھا کہ جو کچھ بھی اسے دیتا ہے اسی کا ہے لیکن پھر بھی عالم سے پیسے مانگتے ہوئے اسے شرمندگی ہوتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

عالم نے کہا تھا کہ وہ اپنے لیے اس سے کوئی بھی فرمائش کر سکتا ہے پر دانی کے لیے کچھ مانگ کر وہ شرمندہ ہو جاتا تھا لیکن وہ کیا کرتا دانی اس کی محبت تھی اس کی خواہشات پوری کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا

ہاں وہ دانی کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا یہاں تک کہ اس کے لیے اپنی جان دینے میں بھی اسے کوئی اعتراض نہ تھا

دانی بس ایک بار آواز تو کرے وہ اس کے لئے کچھ بھی کر گزرے گا دانی کے لئے اس کی محبت میں دن بدن شدت آتی جا رہی تھی اس میں بڑی وجہ راحیل تھا جو دانی میں انٹرسٹ لے رہا تھا

اور وہ دانی کے سامنے کبھی بھی خود کو نیچے نہیں ہونے دے سکتا تھا اسے ہر حال میں راحیل سے اوپر رہنا تھا

وہ اپنی ہی سوچوں میں نہ جانے کہاں نکل چکا تھا جب اس کے فون کی بیل بجی بینک کی طرف سے میسج تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کے اکاؤنٹ میں عالم نے رقم ٹرانسفر کردی تھی۔اس نے فورا عالم کو تھینک یو کا میسج بھیجا۔اور دانی کو کال کی کہ وہ اس سے لینے آرہا ہے

دانی کا خوشی سے چہکنے پر وہ مسکرایا تھا یہ لڑکی اس کی زندگی بنتی جارہی تھی وہ اس کی محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا

لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی محبت اسے آگے کہاں کہاں تک لے کے جائے گی

ooooo

دانی نے مارکیٹ میں مہنگی سے مہنگی چیز پر ہاتھ رکھا اور وہ مسکرا کر اسے خرید کر دیتا رہا

بہت کوشش کے باوجود بھی عمر دانی کا اصل چہرہ اس کے سامنے نہیں لا سکا تھا دانی کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اسے سمجھا سمجھا کر اب عمر مت ہار چکا تھا اس نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے تھے

اب وہ اسے دانی کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتا تھا۔روحان پوری یونیورسٹی کے سامنے وہ دانی سے اظہار محبت کر چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اب تو ان کے الگ ہونے کے کوئی چانس نہیں تھے عمر جانتا تھا کہ اس کا دل بہت برے طریقے سے ٹوٹنے والا ہے

لیکن روحان کی آنکھوں پر بھی محبت کی پٹی جو اسے کچھ بھی نہیں دیکھنے دے رہی تھی دانی کی لالچی فطرت اس کی بے جا فرمائشیوں کو وہ اس کا حق قرار دے رہا تھا
اسے دانی کی ہر بات میں اپنے لیے محبت ہی دیکھ رہی تھی

لیکن اب بہت ہو چکا تھا اب عمر نے ایک فیصلہ کیا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے یہ سب کچھ دینے والا علم سلطان شاہ ہے عمر اپنے دوست کو اس طرح سے لوٹتے نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے اس نے یہ سب کچھ عالم کو بتانے کا فیصلہ کیا تھا

وہ چاہتا تھا یہ عالم کو سب کچھ پتہ چل جائے تا کہ وہ اس کے قدم روک لے کیوں کہ اپنے دوست کو ٹوٹتے بکھرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا

یونیورسٹی کے ان چار سالوں میں وہ اس کے لئے بہت عزیز ہو گیا تھا اور دانی کے آنے سے پہلے وہ اس کا بیسٹ فرینڈ بھی تھا

لیکن جب عمر نے اسے دانی کی حقیقت بتانے کی کوشش کی تو دانی نے سب سے پہلے اسے عمر سے ہی الگ کیا تھا

اس نے عمر پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ اس پر غلط نگاہ رکھتا ہے اپنے دوست کے منہ سے یہ الفاظ سن کر عمر کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔وہ روحان سے الگ ہو گیا تھا

لیکن کچھ دن کے بعد روحان یہ کہہ کر معافی مانگی کہ ہو سکتا ہے اسے کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو اس کی باتوں کو دل پر مت لو تو عمر کو منانا پڑا کیونکہ روحان بھی اپنے دوست کو بہت چاہتا تھا

دانی کے سامنے وہ عمر سے کم ہی ملتا تھا کیوں کہ دانی کو عمر کے ساتھ اس کی ملاقات نہ گوار گزرتی اس لیے وہ دانی کے سامنے عمر سے ملنے سے بھی گریز کرتا تھا

اور قب عمر دانی کو سمجھ چکا تھا اور وہ آج ہی عالم سے ملنے جانے والا تھا

ooooo

https://www.zubinovelszone.com

مجھے عالم سلطان شاہ سے ملنا ہے وہ باہر کافی دیر سے انتظار کر رہا تھا لیکن باہر کھڑی لڑکی سے بار بار بیٹھنے کے لئے کہہ دیتی کیونکہ عالم سلطان شاہ اسے جانتا ہی نہیں تھا وہ ہر تھوڑی دیر کے بعد اس لڑکی سے پوچھتا تو وہ اسے بیٹھنے کا کہہ دیتی

جب کہ اندر عالم کو فون کر کے بتانے کی غلطی وہ کر بھی نہیں رہی تھی

دیکھیے میم آپ عالم بھائی کو فون کر کے بتائیں تو سہی کہ میں ان کے بھائی روحان کا دوست ہوں اور ان سے ملنے آیا ہوں وہ تنگ آ کر کہنے لگا

دیکھیں مسٹر فلحال سر اندر میٹنگ میں بیزی ہیں آپ کو یہاں آنے سے پہلے ان کے ٹائم ٹیبل کو مد نظر رکھنا چاہیے تھا اور اگر آپ ان کے بھائی کے دوست ہیں تو ان کے گھر پر مل لیجئے گا

سر آفس ٹائم میں وہ کسی سے نہیں ملتے اس کے بار بار پوچھنے پر وہ غصے سے بولی

تبھی تراب حیدر شاہ افس روم سے نکلتا ان کو بحث کرتے دیکھ چکا تھا

کیا بات ہے وانیہ آپ اتنی غصہ کیوں ہو رہی ہیں خیریت تو ہے وہ اس کے پاس آ کر ایک نظر عمر کو دیکھتا ہوا وانیہ سے پوچھنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

سر ان جناب کا کہنا ہے کہ یہ کسی روحان کے دوست ہیں اور عالم سر سے بہت ضروری بات کرنا چاہتے ہیں

وہ اپنے بالوں کو جھٹکا دیتی عمر کی طرف اشارہ کر کے بتانے لگی اس کا انداز ایسا تھا کہ روحان کا نام اس نے کبھی سنا ہی نہ ہو اور نہ ہی اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا ہو

سر میرا نام عمر ہے میں روحان کا دوست ہوں اور میں عالم بھائی کو روحان کے بارے میں بہت اہم بات بتانا چاہتا ہوں اگر انہیں یہ بات وقت رہتے نہ پتا چلی تو شاید آگے مسائل پیش آئیں اس کے انداز پر تراب ہ اں میں سر ہلاتا اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر چکا تھا

○○○○○

آفس روم میں تنہا بیٹھا وہ کسی سوچ میں گم تھا تراب کو واپس جاتے دیکھ کر وہ مسکرایا وہ عمر کو بھی وہ پہچان چکا تھا وہ روحان کے بارے میں وہ سب کچھ جانتا تھا اس کا کن لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے کون لوگ اس کے قریب ہے پہلے پہلے تو روحان جب بھی عالم سے ملتا تھا عمر کے بارے میں بہت باتیں کرتا تھا لیکن اب صرف دانی کی باتیں تھی

https://www.zubinovelszone.com

او عمر بیٹھو کیسے آنا ہوا وہاں سے پہچان کر اٹھ کر ہاتھ ملاتے ہوئے بولا عمر نے سکون کا سانس لیا تھا کوئی تو اسے جانتا تھا جبکہ اکثر میگزین اور نیوز پیپرز کے فرنٹ پیج پر عالم سلطان شاہ کی تصویریں دیکھ کر اس کا فین ہوا عمر اس سے ملتے ہوئے کافی دیر ہچکچا رہا تھا

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کے یہ عالم سلطان شاہ روحان کا بھائی ہو گا
وہ بہت خوبصورت نوجوان تھا تصویروں سے کہیں درجہ زیادہ ہینڈسم شخص اس کے سامنے بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا

لیکن اسے دیکھ کر وہ اپنی بات بھولا نہیں تھا وہ جلدی ہی اسے روحان کے بارے میں بتا دینا چاہتا تھا
عالم بھائی روحان جس سے لڑکی سے محبت کرتا ہے میں اس کے بارے میں بتانے آیا ہوں یہ سب کچھ دھوکا ہے دانی اسے دھوکا دے رہی ہے

عمر کی بات پر عالم سیدھا ہو بیٹھا تھا

کا مطلب ہے عمر تمہاری بات کا مجھے تفصیل سے بتاؤ کچھ بھی چھپانا تراب بھی پریشانی سے اسے دیکھنے لگا تھا

وہ ایسا نہیں چاہتے تھے وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا وہ ان کی باتوں سے اندازہ لگا چکا تھا

دانی نے جب یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تو وہ راحیل کی گرل فرینڈ تھی انہوں نے کسی کے سامنے شو تو نہیں کیا تھا لیکن میں اکثر کلب میں ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتا تھا پھر اچانک کچھ ایسا ہوا کہ دانی میں نے راحیل کو صرف ایک اچھا فرینڈ کہنا شروع کر دیا

روحان کب اس کی محبت میں گرفتار ہوا میں خود بھی نہیں جانتا میں یہ سب کچھ صرف ٹائم پاس سمجھ رہا تھا لیکن وہ ان سب چیزوں کو لے کر بہت سیریس ہو چکا ہے

دانی صرف اور صرف دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ ہے وہ اکثر اس سے الٹی سیدھی فرمائشیں کرتی ہے یہاں تک کہ دانی کے نام کا ٹیٹو بھی صرف اور صرف دانی کی فرمائش پر بنایا تھا

وہ روحان کو بے وقوف بنا رہی ہے کیونکہ دو ماہ پہلے میں نے دانی اور راحیل کو ایک دوسرے کے بے حد قریب دیکھا تھا
وہ اتنے قریب تھے جتنے دوست نہیں ہو سکتے۔

https://www.zubinovelszone.com

میں نے ان دونوں کا پیچھا کیا تھا راحیل نے ہی دانی سے کہا تھا تم اپنے بوائے فرینڈ سے کچھ بھی مانگ سکتی ہو تو مجھے 50000 لے دو مجھے پیسوں کی ضرورت ہے اور اس سے اگلے دن ہی دانی نے جھوٹ بولا تھا کے اس کا بیگ چوری ہو گیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے روحان نے آپ سے پچاس ہزار مانگ کر دانی کو دیے تھے

اس کے علاوہ بھی بہت بار ایسا ہوا راحیل اور دانی مل کر روحان کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور وہ بنتا جا رہا ہے

دانی اس سے کوئی محبت نہیں کرتی سب جھوٹ ہے سب فریب ہے اگر آپ کو مجھ پر یقین نہ آئے تو دانی کے کندھے کی بیک سائیڈ پر آپ ایک آر کا (R) ٹیٹو دیکھ سکتے ہیں جو روحان کے نہیں بلکہ راحیل کے نام کا ہے

وہ ٹیٹو دو سال پرانا ہے تب وہ روحان سے نہیں ملی تھی

اور اب وہ دونوں کچھ بڑا پلان کر رہے ہیں روحان سے زیادہ پیسے لینے کے لئے

پلیز روحان کو بچا لیجئے عالم بھائی وہ بہت بڑی مصیبت میں پھنسنے والا ہے وہ اسے پوری بات بتاتا اینڈ پر عالم کو دیکھ کر کہنے لگا جو فکر مندی سے اس کی باتیں سن رہا تھا

تراب بھی کافی پریشان لگ رہا تھا

تم فکر مت کرو عمر تم نے اپنی دوستی کا فرض نبھادیا آگے ہم سنبھال لیں گے ہم تمہارے دوست کو پھسنے نہیں دیں گے تراب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو عمر مسکرایا

تم اس کے سچے دوست ہو عمر زندگی میں کوئی بھی مصیبت آئی اپنا بڑا بھائی سمجھ کر بنا کسی جھجک کے میرے پاس آجانا وہ اس سے ملتے ہوئے بولا

انہیں سب کچھ بتادیا وہ ریلیکس ہو چکا تھا جبکہ عمر کی باتیں ان دونوں کو بے حد پریشان کر گئی تھی

اب تو دانی سے ملنا ہی پڑے گا عمر کے جانے کے بعد اس نے تراب سے کہا

بالکل ملنا پڑے گا یہ تو بڑی تیز نکلی میں تو کوئی معصوم سی لڑکی سمجھ رہا تھا تراب نے پریشانی سے کہا تو عالم کرسی سے اٹھ گیا

ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے وہ بس اتنا کہتا آفس سے نکل گیا جبکہ تراب عالم کی میٹنگ اٹینڈ کرنے کیلئے سیکٹری کو ہدایات دینے لگا

oooo

اس نے اس یونیورسٹی کے اندر قدم رکھا ہی تھا کے سامنے ہی دیوار پر کسی لڑکی کے ساتھ وہ پری پیکر اسے نظر آ گئی اس کا دل بے اختیار کر دھڑ کا تھا

وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگا وہ اس کا سکون تھی اس کی سوچ اس کا خیال اسے ہر پریشانی سے آزار کر دیتا تھا

وہ یہاں اس کے لئے نہیں آیا تھا عالم نے اپنے دل کو سمجھانے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے دل نے اس کے معاملے میں تو اس کی سننا ہی چھوڑ دیا تھا

وہ اپنی ہی باتوں میں مگن ہنستی ہوئی باتیں کر رہی تھی جب اچانک کچھ کھاتے ہوئے اس کے گلے میں اٹکا مرچی جیسے پوری طرح اس کی رگوں میں دوڑی تھی

وہ بے چینی سے کھانسنے لگی اس کی دوست اچانک اس کی حالت پر پریشان ہوتی بھاگ کر پانی لانے جا چکی تھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ چکی تھی وہ ہوا کی طرح اس کے پاس آیا اور اس کی پیٹھ پر تھپکنے لگا

اس کی سانس الجھنے لگی تھی جیسے یہ تکلیف اس کی نہیں بلکہ عالم سلطان شاہ کی ہو

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا کھاتے ہوئے اس طرح سے کون ہنستا ہے اور کھانے والی چیز نہیں کھائی جاتی تم سے ہوش کہاں تھا لڑکی وہ کی کمر سہلاتا آہستہ آہستہ بات کر رہا تھا جب اس کی سہیلی تیزی سے پانی لائی

یہ لو دانی پانی پیو وہ بے چینی سے پانی اسے دینے لگی جبکہ اس کی کھانسی ابھی تک رکی نہیں تھی

دماغ خراب ہے کیا تمہارا اس کی سانس اٹکی ہوئی ہے اور تم اسے پانی دے کر جان سے مارنا چاہتی ہو اسے وہ دھاڑتے ہوئے بولا جبکہ دانی کا ہاتھ جو پانی کی جانب جا رہا تھا اچانک ہی رک گیا

اس کی سہیلی نے گھبرا کر پانی پیچھے کر لیا
کچھ نہیں ہوا تھا کھانسی رکے گی ابھی تو آرام سے پانی پی لینا اسے نارمل ہوتے دیکھ کر عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا

تھینک یو سر کیا سچ میں ایسی کنڈیشن میں پانی نہیں دینا چاہیے اس کی سہیلی حیرانگی سے دیکھ کر پوچھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

جب سانس اٹکتی ہے پانی دینے سے سانس روک بھی سکتی ہے تھوڑا سا صبر اور سمجھداری سے کام لینا چاہیے وہ آنکھوں سے آنسو صاف کرتی اس کی باتیں سن رہی تھی

آپ وہی ہو نا جس نے اس دن مجھے گاڑی سے ٹکر ماری تھی وہ اسے پہچانتے ہوئے بولی اس کا انداز بہت مٹھا تھا۔ معصومیات سے سجی آواز عالم کے دل کے تار چھیڑ لگی

اس کی بات پر عالم مسکرایا وہ اسے بھولی نہیں تھی عالم کے لیے یہ خوشگوار احساس تھا

ہاں وہی ہوں اس نے مسکرا کر کہا
تو لیجیے حساب برابر ہو گیا اس دن آپ کی وجہ سے میں مرتے مرتے بچی اور آج آپ نے مجھے مرتے مرتے بچایا وہ معصومیت سے بولی تو عالم مسکرایا

آپ ہمارے کیمسٹری کے نیو ٹیچر تو نہیں ہیں۔ میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے شاید نیوز پیپر یا ٹی وی میں اس کی سہیلی نے پوچھا کیوں کہ آج ایک نیا ٹیچر آنے والا تھا جو پہلے دو بار یونیورسٹی چیک کر کے جا چکا تھا لیکن زیادہ لوگ اسے جانتے نہیں تھی

https://www.zubinovelszone.com

میرا نام عالم ہے عالم سلطان شاہ میں ایک بزنس مین ہوں اور شاہ انڈر سٹیز کا مالک ہوں۔اس یونی میں میرا بھائی پڑھتا ہے اور آپ وہ دوسری لڑکی کو نظر انداز کرتا دانی۔۔۔کو دیکھ کر کہنے لگا

دانین

میرا نام دانین ہے۔

نین۔۔۔"وہ زیر لب بڑبڑایا

نین نہیں دانین آپ مجھے دانی بھی کہہ سکتے ہیں وہ اپنا نام دوبارہ بتانے لگی

دانی تو تم سب کے لیے ہو عالم کے لیے تو اس کی"۔۔۔نین۔۔"ہو وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا دلکشی سے مسکرایا اس کے انداز پر دانین کے جسم میں سنسناہٹ سی ہوئی

کیا مطلب ہے آپ کی اس بے خودہ بات کا اس کے انداز پر اسے غصہ آیا تھا جب کہ اس کی چھوٹی سی ناک پر غصہ دیکھ کر عالم کے لبوں پر تبسم بکھر گیا

سمجھ جاؤ گی بہت جلدی ساری باتوں کا مطلب سمجھ جاؤ گی اس کے چہرے کی مسکراہٹ اب بھی قائم تھی

جبکہ وہ اسے غصے سے گھورتی اپنی سہیلی کا ہاتھ تھامتی وہاں سے نکل چکی تھی وہ اسے لوگوں کے منہ نہیں لگتی تھی

نفرت ہے مجھے ایسے گھٹیا لوگوں سے ذرا سی مدد کیا کر دی اپنی اوقات دکھانے پر آ گیا وہ تیزی سے چلتی اچانک سامنے سے آتے لڑکے سے ٹکرائی تھی

یا اللہ رحم ۔۔ وہ اپنا بازو سہلاتی اسے گھورتے ہوئے بولی

چلیں کی تمیز نہیں ہے کیا آپ کو اپنی دوست کو تکلیف میں دیکھ اقصیٰ بولی

روحان جو تیزی سے سیڑھیاں اترتا عالم کے آنے کی خبر سن کر نیچے جا رہا تھا اس لڑکی کو دیکھ کر رک گیا

تمھیں بہت تمیز ہے تو ہر راستہ بدل لو ہم تو ایسے ہی آتے جاتے ہیں اسے اقصی کا انداز نہ گوار گزرا جبکہ دوسری چھوٹی سی لڑکی تو بالکل خاموش تھی لیکن اگر اقصیٰ کو جواب دینا اس نے اپنا فرض سمجھا اور اسے گھورتے ہوئے بولا

تو پھر آپ یہ لعنت قبول کریں وہ اپنے ہاتھ سے مکا بناتی اچانک کھول کر بولی اس کے انداز نے روحان کو غصہ دلا دیا تھا

دیکھو لیٹل گرل چوٹ تمہیں گئی ہے اور بکواس یہ کر رہی ہے سمجھاؤ اپنی دوست کو میرے منہ مت لگے ورنہ چٹکیوں میں اوقات یاد کروا دوں گا

رونی بے بی تم کیا جاہلو کے وہ لگتے ہو جاو تمہارا بھائی تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ میں بھی چلتی ہوں رانیہ کی برتھ ڈے پارٹی ہے میرا جانا ضروری ہے اس کے پیچھے کھڑی دانیہ معارج دانین اور اقصیٰ کو گھورتے ہوئے بولی

دانین کسی سے بحث نہیں کرتی تھی نہ ہی سے لڑنا جھگڑنا پسند تھا وہ اقصیٰ کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسے اپنے ساتھ چلنے کو کہہ رہی تھی وہ لڑاکو مزاج ہرگز نہیں تھی

نہ ہی وہ کبھی کسی کو جواب دیتی تھی عالم کی بات میں پہلے ہی اس کا دماغ گھوما کر رکھا تھا چلو کلاس شروع ہونے والی ہے وہ اقصیٰ کا غصہ کم کرتی اس کا ہاتھ تھامیں اپنے ساتھ لے آئی

اقصی بھی اس پر لعنت بھیجتی دانین کے ساتھ آگئی ایسے لوگوں کے منہ لگنے کا ویسے بھی کوئی فائدہ نہیں تھا

اور دانین اتنی حساس طبیعت کی مالک تھی کہ ذرا ذرا سی باتوں کو دل پر لے لیتی وہ اپنی دوست کو اچھے سے جانتی تھی اسے پتہ تھا کہ عالم کی اس بات نے اس کی رات کی نیند حرام کر دینی تھی

https://www.zubinovelszone.com

دیکھنے میں کتنا ڈیسنٹ اور رعب دار پر سنیلٹی کا تھا بات سنیں اس کی لعنت ہے ایسے لوگوں پر وہ مسلسل عالم کے بارے میں بات کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی جب کہ اقصیٰ پریشان ہو چکی تھی کیونکہ اب یہ بات دانی کے ذہن سے جلدی نہیں جانی تھی

OOOOOO

وہ آتے ہی عالم سے ملا تھا عالم نے بھی خوشی سے اپنے گلے لگایا

آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ آنے والے ہیں اگر بتا دیتے تو یہاں یونیورسٹی کی جگہ کہیں باہر ملتے

کیونکہ یہاں کوئی ایسا ہے جو زایار بھائی کو میری خبر دیتا ہے پتہ نہیں ان کو کیسے پتہ چل جاتا ہے میں کب کہاں کیا کرنے والا ہوں

اس نے عالم کو دیکھتے ہوئے کہا تو عالم اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا

اسے چھوڑو جاو دانی کو بلا کے لاو ساتھ لنچ کرتے ہیں

وہ حکم دے رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ تو ٹھیک ہے لیکن دانی تو جا چکی ہے اس کی کسی دوست کی برتھ ڈے ہے اس کی پارٹی ہے روحان نے جلدی سے بتایا وہ جلدی سے جلدی یہاں سے عالم کے ساتھ نکلنا چاہتا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ بات زایار تک جائے

لیکن میں تو اسپیشل وقت نکال کر دانی سے ملنے آیا ہوں مجھے اس سے ملنا ہے روحان یہ ضروری ہے تمہارے لئے بھی اور اس کے لئے بھی عالم نے سیریس انداز میں کہا

ادا ٹھیک ہے نا میں پرسوں آپ کو اس سے ملواؤں گا پرسوں میں اور وہ ڈیٹ پر جانے والے ہیں ہم ساتھ میں ڈنر کریں گے اسی بہانے آپ اس سے مل لیجئے گا روحان نے سوچتے ہوئے کہا وہ جھوٹ نہیں بول رہا تھا یہ سچ تھا کہ دانی آج اپنی دوست کی برتھ ڈے پر جانے کے لیے یونیورسٹی سے جلدی نکل چکی تھی

ٹھیک ہے میں پرسوں اس سے ملوں گا اور اس بار کوئی بہانہ نہیں اپنی گرل فرینڈ کو بھی بتا دینا کہ مجھے اس سے ملنا ہے ہر حال میں عالم روحان کو شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اسی لئے اس کی بات مانتے ہوئے کہا

روحان نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ ہی یونیورسٹی سے نکل آیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ویسے تو وہ روز ہوسٹل واپس عمر کے ساتھ جاتا تھا لیکن آج کسی وجہ سے آج عمر یونیورسٹی نہیں آیا تھا اور ایک لحاظ سے اس کے لیے اچھا ہی تھا کیوں کہ دانی عمر کو پسند نہیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ اس سے ملنے دیتی تھی

○○○○○○

وہ دونوں ابھی لنچ کے لئے ہوٹل میں بیٹھے ہی تھے کہ روحان کا فون بجنے لگا

زایار کا فون آتے دیکھ اس کے ماتھے پر پسینہ آیا تھا اس نے ہر طرف دیکھا کہیں کوئی نہیں تھا تو زایار کو خبر کس نے دی

اسلام علیکم ادا کیسے ہیں آپ اس نے سنبھل کر عالم کے اشارے پر فون اٹھایا

وعلیکم سلام روحان میں ٹھیک ہوں تم اسی وقت یہی یونی کے دوسری طرف جلدی سے قریبی ہسپتال آجاؤ چاچو کو کسی نے گولی ماری ہے وہ اس سے بس اتنی سی بات بتا کر فون بند کر چکا تھا

ادا بابا جان کو گولی لگی ہے مجھے بھی جانا ہو گا وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا

لیکن عالم کو اس کا یہ انداز نہ گوار گزرا تھا وہ اسے ان لوگوں سے دور کرنا چاہتا تھا خاص کر صفدر شاہ سے

اس کا صفدر شاہ کے لیے تڑپنا اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا اس اولاد کے لیے اس کا اپنا چچا واصف سترہ سال سے پل پل تڑپ رہا تھا

پریشان مت ہو روحان سب ٹھیک ہو گا عالم سمجھاتے ہوئے بولا لیکن وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھا آنکھوں سے نمی بہنے کو تیار تھی

عالم کو مجبور ہو کر اٹھنا ہی پڑا
تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے ہسپتال کے باہر اتار تا خود اپنے آفس کی جانب جا چکا تھا
اگر وہ چاہتا تو اپنے کسی بھی بندے سے دانی کے متعلق ساری انفارمیشن لے سکتا تھا

لیکن انفارمیشن دینے والا کبھی بھی اس انسان کے اندر کا حال نہیں جان سکتا تھا جبکہ عالم کسی کی بھی آنکھوں میں دیکھ کر جان سکتا تھا کہ وہ کس طرح کی فطرت کا مالک ہے

اسی لیے وہ اس کی انفارمیشن لینے کے بجائے خود اس سے ملنا چاہتا تھا
لیکن ہر بار کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ اس سے ملاقات نہیں کر پاتا شاید پرسوں ملاقات ہو جائے
ایک امید کے ساتھ عالم نے روحان کی زندگی باندھ رکھی تھی

https://www.zubinovelszone.com

٥٥٥٥

میرے بچوں میں بالکل ٹھیک ہوں بس گولی چھو کر گزر گئی ہے ان لوگوں کا ارادہ صرف مجھے ڈرانے کا تھا

سنیہا کو روتے دیکھ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھا رہے تھے جبکہ روحان بالکل پاس بیٹھا آنکھوں میں آنسو لیے دیکھ رہا تھا

کون کہہ سکتا تھا کہ وہ ان کا سوتیلا باپ ہے۔
بابا جان اب آپ کام نہیں کریں گے آپ گھر پر رہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے دشمنی کرنے کی سنیہا سرخ آنکھیں اٹھائے انہیں دیکھتے ہوئے سختی سے حکم دے رہی تھی

اس کے لب و لہجے پر وہ مسکرائے

ویسے وہ چپ چاپ شرمائی شرمائی رہتی تھی مگر غصے میں پوری پاکیزہ پارٹ ٹو تھی

جو میری جان کا حکم لیکن میں کوئی دشمنی نہیں مول لے رہا تھا بیٹا یہ دشمنیاں تو اٹھائیس سال سے میرے ساتھ چل رہی ہیں

جو شخص ایمان داری سے اپنا کام کرتا ہے دنیا اس کی دشمن بن جاتی ہے لیکن آپ کو گھبرانے کی ضرورت نہیں آپ کے بابا بہت بہادر ہیں

ایسے چھوٹے موٹے واقعات آپ کے بابا کو ان کے مقصد سے ہٹا نہیں سکتے اور روحان بیٹا مرد بنو بچوں کی طرح رونے والی عمر گزر چکی ہے روحان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولے

اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو ہمارا کیا ہوتا بابا اس کی آنکھوں میں کب سے بیتاب آنسو نکل کر گال پر آ گئے تھے
جبکہ زقیار اور شیر چاچو کو ان دونوں کے ساتھ مصروف دیکھ کر باہر نکل آئے تھے

وہ تھوڑی دیر میں چاچو کو ڈسچارج کرنے والے تھے انہیں جب یہ خبر ملی کسی نے چاچو کو گولی لگی ہے تو شیر بھی گھر پر ہی تھا

https://www.zubinovelszone.com

سکندر شاہ کے بار بار پوچھنے پر شعر کوئی نہیں بتاتا کے صدر چاچو کو گولی لگی ہے اور یہ بات سیڑھیوں سے اترتی سے نہانے سے ملی تھی جس کے بعد وہ ضد کر کے ان کے ساتھ چلی آئیں سارے راستے میں وہ روتی ہیں آئی تھی

وہ تو اللہ کا کرم تھا کہ چاچو بالکل ٹھیک تھے گولی بس بازوں کو ذراسی چھو کر گزر گئی تھی یہ ایک نیا کیس تھا جس میں سیاست کی کسی جانی مانی شخصیت کے بیٹے نے سڑک پر کسی کا ایکسیڈنٹ کر کے اسے جان سے مار ڈالا تھا

صفدر شاہ بہت چالاکی سے اس کیس کو جیت رہے تھے اور روز بروز تاریخوں سے بھی تنگ تھے آج وہ اس کیس کا فیصلہ سننے کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی ان پر حملہ کر دیا گیا نتیجے اس وقت وہ ہسپتال میں تھے

لیکن ان کے حوصلے بلند تھے ان کا کہنا تھا کہ وہ شخص کو سزا دلوا کر رہیں گے سڑک پر چلنے والے انسان کوئی کیڑے مکوڑے نہیں کہ کوئی بھی آ کر کچل ڈالے

https://www.zubinovelszone.com

زایار کو اپنے چاچو کی سوچ پر فخر تھا اور وہ ہر قدم پر ان کے ساتھ تھا شیر نے گھر پہ فون کر کے سب کو ان کی خیریت بتائی تھی اور کہا تھا کہ رات تک وہ لوگ واپس آجائیں گے۔

زایار ہسپتال کی مینجمنٹ سے ڈسچارج کے پیپر لینے جا چکا تھا

ooooo

دن تیزی سے گزر رہے تھے سینہا اور لالی کے پیپر شروع ہو چکے تھے

پتہ نہیں اچانک کیا ہوا تھا جو بریرہ نے پازیب کو آنے سے منع کر دیا

اس کے دس دن کے کام پر بریرہ نے اسے پورے مہینے کی تنخواہ دی تھی لیکن پریشانی اس بات کی تھی کہ صرف دس دنوں میں ہی ہادی اس کے بے حد قریب ہو چکا تھا

اور اب اس کی ضد ی تھی کہ پازیب کو لاو لالی اور سنیہا کے پاس تو اس کے لئے بالکل وقت نہیں ہوتا تھا پیپر دینے کے بعد وہ ساری کلاس کی لڑکیاں مل کر اگلے پیپر کی تیاری کرتے شام پانچ بجے تک گھر واپس آتی تھی

اور آتے ہی تھکاوٹ سے اتنا برا حال ہوتا کہ انہیں کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں رہتا ایسے میں ہادی کو ٹائم دینا ان کے لئے بے حد مشکل تھا

https://www.zubinovelszone.com

اور اوپر سے ہادی کی ایک ہی ضد تھی کہ اسے پازیب چاہیے بریرہ تو بہت پریشان کر گئی تھی یہ نہیں تھا کہ پازیب اسے بری لگتی تھی یا وہ اس سے نفرت کرتی تھی زایار نے اسے نوکری سے نکالنے کے لیے کہہ دیا تو اس نے نکال دیا

اور اب زایار نے اسے نیا حکم دینے والا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی ملازمہ نے آکر بتایا تھا کہ زایار اسے کمرے میں بلا یار ہا ہے وہ فوراً کمرے میں آئی

زایار اس کے انتظار میں بیٹھا تھا اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہی وہ اپنی بات شروع کر چکا تھا

کل تم میرے ساتھ تمام گھر والوں کے سامنے یہ بات کہو گی کہ میں دوسری شادی کر رہا ہوں اور تمہیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے تمہاری اس میں مکمل رضامندی شامل ہے

مطلب کہ وہ بندوق اس کے کندھے پر رکھ کر چلا رہا تھا
میں ایسا کیسے کر سکتی ہوں سارے گھر والے کیا سوچیں گے وہ تو الٹا مجھے ہی سمجھانے لگے گے کہ میں غلط کر رہی ہوں اور سب ہی جانتے ہیں کہ میں ایسا کوئی کام کبھی نہیں کر سکتی اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ خود ہی یہ سب۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

بند کرو اپنی بکواس زیادہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم ان لوگوں کی سوچ کو آسانی سے بدل سکتی ہو

کوئی کیا سوچتا ہے تمہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم جو سوچتی ہو وہ دوسرے کے ذہن میں ڈالنے کی قابلیت رکھتی ہو

جاؤ اور سب کو کہہ دو کہ تم اپنی مرضی سے میری دوسری شادی کروانا چاہتی ہو خبردار جو سب کے سامنے مظلوم بننے کی کوشش کی اگر تم نے مجھے میرے گھر والوں کے سامنے ظالم دیکھا کر انہیں میرے خلاف کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا بریرا بیگم مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا

اگر چاہتی کہ جو باتیں چھپی ہوئی ہیں کسی کے سامنے نہ آئے تو جو میں کہتا ہوں وہ کرتی جاؤ۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ حقیقت کھلنے کے بعد کیا کیا ہو گا

مجھے کوئی سخت فیصلہ کرنے پر مجبور مت کرو۔ میں تمہاری حقیقت کھل کر بھی پازیب سے شادی کر سکتا ہوں

وہ اسے دھمکا رہا تھا بریرا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

آپ میری ایک غلطی کی کتنی سزا دیں گے مجھے وہ اپنے گال رگڑتے ہوئے بولی

غلطی۔۔۔۔۔تم نے غلطی کی تھی۔۔۔۔غلطی نادانی میں ہوتی ہے بریرہ بیگم جو تم نے کیا وہ غلطی نہیں تھی۔۔اور نہ ہی تم نادان ہو

لیکن تمہیں لگتا ہے نا کہ تم نے غلطی کی تو خود سے پوچھو وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے ایک ہی جھٹکے میں کھڑا کرتا شیشے کے سامنے دھکا دے چکا تھا

پوچھو خود سے جو تم نے کیا کیا وہ ایک غلطی تھی یہ تمہیں بتائے گا جو تم نے کیا وہ غلطی نہیں بلکہ گناہ سے بھی بڑا گناہ تھا

تمہارے گناہوں کے سامنے تو سارے گناہ توبہ بھی کر لیں اور تم کہتی ہو کہ تم نے غلطی کر دی
مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر تم شرمندہ ہو تم پچھتا رہی ہو تو تم زندہ کیسے ہو
کیونکہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے بعد تو تمہیں مر جانا چاہیے تھا

کوئی بھی انسان اپنے سینے پر اتنا بڑا بوجھ لے کر زندہ نہیں رہ سکتا۔
وہ اسے گھورتے انتہائی نفرت سے بولا

جس دن تمہیں تمہاری غلطی گناہ لگنے لگے گی اور تمہیں احساس ہو گا کہ تم نے کیا کیا ہے اس دن تم زندہ نہیں رہ پاؤ گی بریرہ

خیر تمہیں آج شام ہی سب کے سامنے اس بات کا اعلان کرنا ہو گا وہ خود کو ریلیکس کرتا باہر نکل چکا تھا جبکہ بریرہ اپنا عکس آئینے میں دیکھ کر نظر جھکا گئی

○

میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں لالی اس بار اگر تم نے غلط کیا نہ تو یہ اسٹک میں تم پر توڑوں گا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی اسٹک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تو لالی جو پہلے ہی اس کے ڈانٹنے پر آنسو ضبط کرتی لال ہو چکی تھی فوراً ڈر کر اپنی کتاب پر جھک گئی

کل ان کا آخری پیپر تھا
لالی تو بہت خوش تھی کہ اس کی جان چھوٹنے والی ہے لیکن اس مونچھڑ نے کہاں اسے سکون کا سانس لینے دینا تھا

یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ اس مونچھڑ کے ہاتھوں وہ بچ جائے زایار کو بھی آج ہی ضروری کام نکلنا تھا

سنیہا تو شیر کے غصے سے شروع سے ہی خوف کھاتی تھی اور اسے اچھے بچوں کی طرح پڑھتی اسے سب کام ٹھیک کر کے دے رہی تھی

اپنی معصوم سہیلی پر ترس بھی بہت آ رہا تھا جو اس ہٹلر کے ہاتھ چڑھ گئی تھی

یہ کیا ہے۔۔۔لالی میں تم سے پوچھ رہا ہوں یہ کیا ہے یہ سوال ابھی میں نے تمہیں 8 بار سمجھایا ہے

اور تم اسے پھر غلط کر رہی ہو کوئی اتنا کند ذہن کیسے ہو سکتا ہے

اگر یہی حال رہا تو تم پاس کیسے ہو گی اور کیا باقی پیپرز بھی تم نے اسی طرح دیئے ہیں وہ حیرانگی سے دیکھ رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ نالائق ہے لیکن حالات اتنے خراب ہیں اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

ببب۔۔۔بس۔۔۔بببب۔۔۔بہت ہو گیا۔۔۔ ممم۔۔۔مجھے۔۔۔ نہیں پڑھنا۔۔۔آ آ آ۔آپ کے پاس۔۔۔جا جا جا رہی ہوں میں یہاں۔۔۔۔۔۔۔سے وہ اپنا سرخ چہرا ہتھیلیوں سے رگڑتی اٹھ کھڑی ہوئی آنسو لڑک کر گال پہ آ گئے تھے جنہیں وہ بے دردی سے صاف کر رہی تھی

بیٹھ جاؤ آرام سے ملازم نہیں لگا ہوں تمہارے بھائی کا وہ مجھے یہاں بیٹھا کر گیا ہے اپنی جگہ یہ سارے ڈرامے تم اپنے بھائی کے سامنے کرنا بیٹھ جاؤ

اور یہ رونا دھونا بند کرو ایک تو آتا جاتا کچھ ہے نہیں اور بیٹھ کر رونا دھونا شروع کر دیتی ہے

اور یہ روٹھ کر جانے والے ڈرامے اپنے بھائی کے سامنے کرنا میرے سامنے نہیں اگر تم اس پیپرز فیل ہوئی نا تو کسی کا لحاظ نہیں کروں گا میں اپنی نیند برباد کر کے یہاں بیٹھا ہوں تمہیں پڑھانے کا شوق نہیں ہے مجھے

سنیہا بیٹا تمہارا ہو گیا جا کر سو جاؤ صبح پیپر دینے جانا ہے وہ سنیہا کو اٹھنے کا کہنے لگا جبکہ لالی کو ابھی تک چھٹی نہیں ملی تھی

وہ سر اسے بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا

اس کی سرخ نیند سے بھری آنکھوں سے ڈر کر وہ فوراً دوبارہ بیٹھ گئی جبکہ سنیہا کو اپنے کمرے میں جانا تھا کیوں کہ شیر اسے جانے کا کہہ چکا تھا اور اب وہ اپنی سہیلی کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی

ادھر دیکھو آخری بار سمجھا رہا ہوں اگر اس بار غلط ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا نظر اوپر کر و بعد میں رونا دھونا وہ سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی جب شیر نے شیر کی دھاڑ سے کہا

وہ اس کے قریب کھڑے ہو کر سوال سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ایک تو نیند سے برا حال تھا دوسرا اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اور رونا بھی آرہا تھا ایسے میں خاک ہی اس کے پلے کچھ پڑنا تھا

لیکن یہ بات تو اس نے طے کر لی تھی کہ اب آگے پڑھائی ہی چھوڑ دے گی پتا نہیں کب یہ شیر ٹیچر بن کر متھے لگ جائے

کرو اب تم حل کر کے دکھاؤ وہ اسے بیٹھنے کا کہتا دوبارہ سوال اس کے سامنے رکھ چکا تھا جس کو وہ ایک بار پھر سے آپنے ہی طریقے سے حل کرنے لگی

یہ زایار نہیں تھا جسے وہ باتوں میں بہلا پھسلا کر وقت گزار لیتی یہ تو فضول بات بھی نہیں کرنے دیتا تھا

قلم رکنا نہیں چاہیے وہ کب سے اسے کاپی پر جھکے سوال کو گھورتے دیکھ کر بولا تو لالی بوکھلا کر فوراً پن چلانے لگی

https://www.zubinovelszone.com

لکھنا کیا تھا کیا نہیں اس کے بالکل ذہن میں کچھ نہیں تھا

اس کے الٹے سیدھے الفاظ پر شیر نے اگلے ہی لمحے کاپی اس کے ہاتھ سے چھین لی تھی
کیا زندگی میں کوئی ایسا لمحہ آسکتا ہے جب میں یہ سوچوں

کہ میں عقل آگئی ہے فضول لڑکی یہ کیا حرکت ہے اب تک تمہارے دماغ میں کچھ نہیں گھسا

دل کرتا ہے رکھ کر لگاؤں دوسر میں درد ہو گیا ہے لیکن اس کے سر میں گھسا کچھ نہیں وہ اٹھا کر
کاپی صوفے پر پھینک چکا تھا

جاؤ جاکر چائے بنا کر لاؤ وہ آرڈر دیتا اپنا سر دبانے لگا لالی سوں سوں کرتہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں
سے اسے گھورنے لگی اس کا چہرہ اور چھوٹی سی ناک رونے کی وجہ سے بے تحاشا سرخ ہو چکی تھی

بہری ہو آواز نہیں آرہی جاؤ جاکر چائے بنا کر لاؤ اس بار وہ غصے سے دھارا تو لالی 120 کی سپیڈ سے
نیچے بھاگ گئی تھی
بیوقوف لڑکی کل یہ پیپر دے کر آئے گی اور نہ جانے جو دیے ہیں ان میں کون سے کارنامے سر
انجام دے کر آئی ہے

https://www.zubinovelszone.com

یااللہ اس لڑکی کے ساتھ میرے فیوچر پر رحم فرمانا وہ دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھاتا آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور اس کی کاپی اٹھا کر کوئی آسان طریقہ نکالنے لگا اس کی دماغ میں بات گھسانے کا

جس میں اب وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا ہو سکتا ہے اس طریقے سے یہ سوال اسے سمجھ آ جائے اسے پڑھاتے ہوئے اسے زیادہ خود محنت کرنی پڑ رہی تھی

اتنا پریشان تو وہ اپنے پیپرز کے دوران نہیں ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ ایف ایس سی تک پہنچی کیسے
تھوڑی ہی دیر میں وہ سوں سوں کرتی چائے کا کپ ٹیبل پر پٹک چکی تھی

اس کی سرخ آنکھیں اور ناک سے سوں سوں کرتے دیکھ شیر کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی ہری ہلچل تو تب سے ہو رہی تھی جب سے وہ اسے پڑھ رہا تھا اس کے آنسو نے اچھا خاصا بے قرار کر دیا تھا

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

اگر وہ اس وقت اس کی دسترس میں ہوتی تو اپنے لبوں سے آنسو چن کر اسے اپنے سینے سے لگا کر پرسکون کرتا

لیکن فی الحال وہ اس کے آنسو صاف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا تھا
اس کے چہرے کو دیکھتا وہ سوچوں کی گہری کھائی میں اتر رہا تھا جب اچانک ہی اس کا فون بجا ایک جھٹکے کے ساتھ وہ سیدھا ہوا

لا حول ولا قوۃ۔۔۔یل کیا سوچ رہا تھا وہ اپنے آپ پر لا حول پڑھتا فون دیکھنے لگا

شیر نے ٹیبل پر ایک چاکلیٹ پھینکی جو اس کی چائے کے کپ کے بالکل ساتھ گری تھی
جلدی سے کھاؤ اسے تب تک میں فون سن کے آتا ہوں پھر پڑھائی شروع کرتے ہیں وہ اٹھ کر باہر نکلنے لگا جب اسے ناراضگی سے بھرپور آواز سنائی دی

مجھے نہیں چاہیے وہ سوں سوں کرتی اپنی کتاب پر جھک گئی شیر بنا کچھ بولے ٹیبل کے پاس آیا
چوکلیٹ جیب میں ڈالی ساتھ ہی اپنی چائے کا کپ اٹھایا اور باہر نکل گیا
اس کی اس حرکت پر لالی کو مزید رونا آنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

یہ کون سا طریقہ تھا منانے کا وہ روتی ہوئیہ دوبارہ کتاب پر جھک گئی اب اسے ایک اور غم بھی تھا اس کے نخرے نہیں چلے تھے اور چوکلیٹ جا چکی تھی

کاش نخرے دکھانے کی بجائے چوکلیٹ اٹھا لیتی ڈانٹ کا غم ہی کم ہو جاتا
لیکن اب کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت وہ اداسی سے دوبارہ اپنی کتاب پر جھک کر سوال حل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھوڑی دیر میں واپس آیا تو وہ صوفے کے ساتھ رکھے گہری نیند میں اتر چکی تھی

اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اتنا سخت جھٹکا دیا کہ وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی
پڑھائی کے لیے ایک جھٹکا کافی ہے یا ایک اور دوں اور کس کی اجازت سے سو رہی تھی جب تک یہ سوال حل نہیں ہوتا تم سو نہیں سکتی وہ اسے ایک بار پھر سے سوال کی طرف متوجہ کر گیا

وہ چائے پی چکا تھا اور لالی بنا کچھ بولے کر سوال حل کرنے لگی ابدر افسوس ہی افسوس تھا کاش وہ چوکلیٹ لے لیتی

https://www.zubinovelszone.com

اس باراس نے بہت دل لگا کر سوال حل کر کے اسے دیا وہ آہستہ آہستہ سوال چیک کرتا کافی خوش ہو رہا تھا لیکن آدھا سوال صحیح اور باقی غلط تھا لیکن یہ بھی غنیمت سے کم نہ تھا اسے کچھ تو سمجھ آیا تھا

بہت اچھی کوشش ہے اس نے تھوڑی امید سے کہا تھا لالی خوش ہو گئی جیسے اس نے سارا سوال ٹھیک کر دیا ہو

بس ہو گیا جان چھوٹ گئی اب میں جا رہی ہوں سونے

خبر دار جو مجھے روکا۔۔۔

اور خبر دار جو مجھے ڈانٹا۔۔۔

اور حبر دار جو کبھی مجھے پڑھانے آئے۔۔۔۔

مجھے نہیں پڑھنا آپ کے پاس میرے اپنے ادا بیسٹ ہیں

اللہ پوچھے گا معصوموں کے ساتھ ظلم کرنے پر اللہ کبھی معاف نہیں کرتا

اس کا روز آخرت الگ سے حساب ہو گا

وہ بناتی اٹھنے لگی جب شیر نے اس کی امیدوں پر پانی پھیر کر اسے دوبارہ بیٹھنے کے لیے کہا

کاش اللہ اس بات کا بھی حساب لے کے عاشق پر سرخ نگاہوں سے وار کیوں کیے گئے وہ زیر لب بڑبڑاتا وہ بک اس کے سامنے پھر سے کھول چکا تھا

میں نے کہا کوشش اچھی ہے یہ نہیں کہا کہ ٹھیک کیا ہے دوبارہ کرو وہ اسے گھورتے ہوئے بولا لالی کی شکل رونے جیسی ہو گی

کیا گناہوں کی سزا اسی کو کہتے ہیں اس نے سوچا
لیکن وہ تو معصوم تھی اس نے بھلا کون سے گناہ کیے تھے جس کی سزا اسے اس شخص کی صورت مل رہی تھی

زقیارادا میں آپ سے پکی والی ناراض ہوں وہ دل ہی دل میں زایار سے مخاطب ایک بار پھر سے سوال حل کرنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

رات کے تین بج چکے تھے فائنلی لالی کا سوال حل ہو گیا شیر کو تھوڑا سا سکون ملا تھا
اسے بنا شاباشی دیے وہ اٹھ کھڑا ہوا اس کے سات گھنٹے برباد کرنے کے بعد اگر وہ کچھ سمجھ گئی تھی
تو وہ شاباشی کی حقدار ہر گز نہیں تھی

لیکن لالی کو اس کا یہ انداز بالکل اچھا نہیں لگا تھا
وہ خاموشی سے کتابیں بند کرنے کا کہتا اٹھ کر باہر نکل گیا جبکہ لالی منہ بناتی بیڈ پر ڈھیر ہوتی نیند کی
وادیوں میں گم ہونے یہ والی بھی کے اس کے ہاتھ سے کوئی چیز ٹکرائی

اس نے فوراً اٹھا کر دیکھا یہ وہی چوکلیٹ تھی جو وہ لینے سے وہ انکار کر چکی تھیں اس کی آنکھیں
چمک اٹھی تھی اس نے جلدی سے چاکلیٹ کھولی

تین ہی بائٹ کے اندر اسے ہضم کرتی بیڈ پر لیٹ گئی اب اسے پر سکون نیند آنی تھی ورنہ شاید خو
اب میں بھی یہ چوکلیٹ آکر اس سے سوال کرتی کہ تم نے مجھے لینے سے انکار کیوں کیا

اور پھر لالی کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا لیکن اب شاید وہ اپنے خوابوں میں اس چوکلیٹ کے
ساتھ کپل ڈانس کر رہی ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

تقریبا دس منٹ کے بعد شیر دوبارہ کمرے میں آیا وہ اپنا فون یہی بھول گیا تھا

اس نے ایک نظر بیڈ پر بے ترتیب پڑی لالی کو دیکھا جس کے لبوں پر چاکلیٹ لگی ہوئی تھی وہ بے اختیار مسکرا کر اپنا فون اٹھانے لگا خود کو بہت روکنے کے باوجود بھی وہ اس کے قریب جانے سے خود کو روک نہیں سکا

اس نے آہستہ سے اپنی جیب سے رومال نکالا اور اس کے ہونٹ صاف کیے

میری لالی میری جھلی۔ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتا لائٹ آف کرتا کمرے سے باہر نکل آیا

میں بہت جلدی یہ فاصلے مٹاؤں گا لالی تمہارے بغیر گزارا کرنا واقع ہی مشکل ہوتا جارہا ہے وہ خود سے کہتا اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھانے لگا

ooooo

آخری پیپر دے کر وہ پرسکون سی ڈرائیور کے ساتھ گھر واپس آرہی تھی ساری ٹینشن ختم ہو گئی تھی لالی نے پہلی بار اپنے بل بوتے پر سارا پیپر دیا تھا

جس پر سینہا نے اسے دل کھول کر داد دی

آج شام کو وہ اس کے ساتھ باغ چلنے کے لیے بھی تیار ہو گئی تھی پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت ضد کر رہی تھی کہ اسے باغ میں جانا ہے

لیکن سنیہا پیپر کی ٹینشن کی وجہ سے کہیں نہیں جا رہی تھی لیکن آج پیپر ختم ہوتے ہی اس نے خود لالی کو کہا کہ شام کو باغ میں چلیں گے جس پر لالی کھل چکی تھی
وہ اپنی باتوں میں مگن جب اچانک ڈرائیور نے بریک لگا کر گاڑی روکی اور تیزی سے گاڑی سے نکل کر سامنے والی گاڑی والے کو کچھ کہنے لگا

راستے سے ہٹائیں گاڑی چھوٹے سرکار

یہ کون سا طریقہ ہے ڈرائیور دبے سے لہجے میں کہنے لگا

یہ ترات حیدر شاہ کا طریقہ ہے جس راستے سے ہم آتے ہیں وہ ہمارا ہو جاتا ہے گاڑی ہٹاؤ ورنہ اس ریوالور کی چھ گولیاں تمہارے دماغ میں اتار دوں گا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ریوالور سے اسے ڈراتے ہوئے بولا نجانے کیوں شاہ حویلی کے ملازمین کو ڈرتا دیکھ سے بہت خوشی ہوتی تھی

اور اس بار بھی ایسا ہی ہوا تھا

ٹھیک ہے ہم گاڑی ہٹا رہے ہیں لیکن یہ نہ کریں چھوٹے سرکار گاڑی میں بیبیاں بیٹھی ہیں خوف زدہ ہو جائیں گیں

ہم نہیں چاہتے بچیاں ڈر جائیں وہ بہت عاجزی سے بولا تو تراب نے ایک نظر گاڑی میں موجود دو کالی چادر ڈالی تھی

ایک چہرے کو تو کروڑوں میں پہچان سکتا تھا

اس نے ایک نظر گھور کر اپنے خبری کو دیکھا وہ تو بس تھوڑی دیر انٹرٹین ہونے کے لئے شاہ حویلی کے ملازم کو ڈرا رہا تھا

اگر اس سے اندازہ ہوتا کہ گاڑی میں اس کی جان سے عزیز ہستی موجود ہے تو وہ ایسی حرکت کبھی نہ کرتا

نکلو یہاں سے وہ ریولوار والے ہاتھ سے اشارہ کرتا اسے جانے کا کہہ رہا تھا جبکہ سنیہا

خوفزدہ سی اپنے چڑیا جیسے دل پہ ہاتھ رکھے ریولوار والے ہاتھ دیکھ رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

جب کہ لالی بھی اچھی خاصی خوفزدہ ہو چکی تھی اس کا سارا ٹینشن پشن حویلی کی حدود تک تھا باہر کیا ہوتا ہے کیوں ہوتا ہے اسی کوئی لینا دینا نہ تھا

کیا ہوا چاچا سب خیریت تو ہے ڈرائیور کو واپس گاڑی میں آکر بیٹھے دیکھ لالی نے فکرمندی سے پوچھا تو چاچا مسکرا دیئے

ہاں بی بی چھوٹے سرکار ہم سے کوئی بات کر رہے تھے اسی لیے راستے میں ہمارا انتظار کر رہے تھے کوئی ڈرنے والی بات نہیں ہے وہ بہانہ کرتے ہوئے کہنے لگے وہ ہر گز یہ بات زایار یا شیر کے کانوں تک نہیں جانے دے سکتے تھے اگر ایسا ہوتا تو پھر نہ جانے کیا ہوتا

○○○○○

پیپر ختم ہونے کے بعد اب وہ پرسکون ہو چکی تھی آج باغ جانے کا ارادہ تھا لیکن اماں نے منع کر دیا اور کہا کہ کل ہادی کو بھی لے جانا ہادی بھی ان کے ساتھ آنا چاہتا تھا لیکن اسے بخار تھا

اور اگر وہ ہادی کے سامنے چلی جاتی تو اس کا دل ٹوٹ جاتا اپنے پیپر سے فارغ ہو کر تو وہ اپنا سارا وقت اس گڈے کے ساتھ ہی گزرنے والی تھی

سب نے یہی کہا تھا کہ پازیب کو اچانک نوکری سے نکال دینے کی وجہ سے ہادی کا یہ حال ہوا ہے
دس دن ہی سہی لیکن وہ ہادی کے بے حد قریب ہو چکی تھی
وہ ہادی کے لئے اتنی عزیز ہو چکی تھی کہ جب تک وہ اس سے روز ملتا اسے سکون نہیں آتا

پہلے ہادی نے ضد کر کے رکھیں کہ اسے پازیب چاہیے اور ہر طرف سے جب اسے نہ امیدی نظر آئیں تو اپنے آپ کو ہی بیمار کر لیا

زایار اپنے بیٹے کی بیماری کا سن کر کمرے میں آیا تو اسے بیڈ پر لیٹا دیکھ کر اس کے پاس ہی لیٹ گیا
کیا بات ہے میرا بچہ اتنا بیمار کیوں ہو گیا وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا تو ہادی ایک نظر اسے دیکھ کر کہنے لگا

کوئی بھی ہادی سے پیار نہیں کرتا کوئی اس کے ساتھ نہیں کھیلتا
ہادی کے بہن بھائی بھی نہیں ہیں جن کے ساتھ وہ کھیلے اپنی ٹوئٹس شئیر کرے
جس کے ساتھ ہادی باتیں کرے

https://www.zubinovelszone.com

سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں ہادی کو کوئی پیار نہیں کرتا وہ اس کے سینے پر سر رکھ کے آہستہ آہستہ بول رہا تھا جب کہ وہ اس کی معصومانہ باتیں سنتا اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا

آپ کو پتہ ہے پازیب ہادی پیار کرتی تھی اس کے ساتھ کھیلتی تھی باتیں کرتی تھی
پھر گندی ماما نے اس کو بھی بھیج دیا

ہادی کی کوئی دوست نہیں ہے ہادی کو پازیب چاہیے وہ ہادی کی دوست ہے وہ ہادی سے پیار کرتی ہے ہادی کے ساتھ کھیلتی ہے اس سے باتیں کرتی ہے وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا

صرف ہادی کو نہیں بلکہ ہادی کے بابا کو بھی پازیب چاہیے اس نے مسکراتے ہوئے ہادی کا ماتھا کیوں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہوا

بابا جانی آپ کہاں جا رہے ہو وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا توزایار نے جھک کر اس کے دونوں ہاتھ چومیں

ۃادی کے بابا ہادی کی دوست کو ہمیشہ کے لئے لینے جا رہے ہیں کچھ ہی دن میں ہادی کی دوست ہمیشہ کے لئے ہادی کے پاس آجائے گی

https://www.zubinovelszone.com

سچی بابا اس کی بات پر وہ اچانک بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا

موچی بابا کی جان وہ اسے اپنے سینے سے لگاتا میڈیسن دے کر باہر آ گیا تھا ہال میں سب باتوں میں مصروف تھے

بریرہ نے اچانک ہی بے ساختہ نظر اس کی جانب دیکھا جو کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا اور اس کا اگلا اشارہ سمجھتے ہی بریرہ گھبرا کر سب گھر والوں کو دیکھنے لگی اور پھر بہت ہی ہمت کر کے سب کو مخاطب کیا

ooooooo

سکندر شاہ صفدر شاہ اور شاہزار شاہ تینوں بھائی اس کی طرف متوجہ ہوئے
جی بیٹا جی کہیں کیا کہنا چاہتی ہیں سکندر شاہ نے اپنی لاڈلی بہو کو دیکھتے ہوئے کہا جو کافی گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی

اس کی گھبراہٹ پر سب لوگ ہی اسے دیکھنے لگے
جبکہ زاویاز آہستہ آہستہ چلتا پر سکون سا سامنے لگے صوفے پر بیٹھ کر ٹیبل سے چائے کا کپ لیے یہ سارا منظر انجوائے کرنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

دیکھیں آپ لوگ میرے فیصلے کو غلط مت سمجھئے گا میں نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے وہ تمہید باندھتے ہوئے بولی بات وہ سب سے کر رہی تھی لیکن دیکھ صرف اور صرف سکندر شاہ کو رہی تھی جنہوں نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کی

آج سے سات سال پہلے میری اور زایار کی شادی جن حالات میں ہوئی ہوں کسی سے بھی چھپی ہوئی ہے نہیں

زایارے ہر طریقے سے میرے ساتھ نباہ کرنے کی کوشش کی لیکن میں دیکھ سکتی ہوں کہ زایار میرے ساتھ خوش نہیں ہیں

میں چاہے کتنی بھی کوشش کر لوں ان کے معیار پر پوری نہیں اترتی
زایار کسی سے کچھ نہیں کہتے بس خاموشی سے یہ زندگی جی رہے ہیں ایک ناپسندیدہ زندگی لیکن کب تک میں ان سے محبت کرتی ہوں انہیں اس طرح سے گھوٹ کر جیتے نہیں دیکھ سکتی۔وہ کہتی ہوئی اپنے ہی الفاظ پر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

https://www.zubinovelszone.com

تمہاری ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے بریرہ بیٹا صاف بات کرو اس کے رونے پر سکندر شاہ بے چینی سے پوچھنے لگے

تایا ابو پلیز میری بات مانیں۔ مجھے انکار مت کیجئے گا میں بہت آس لے کر آئی ہو آپ زایار کی دوسری شادی کرا دیں مجھے کوئی اعتراض نہیں میں خود ایسا چاہتی ہوں زایار بھی دوسری اولاد کے خواہشمند ہے اور میں اپنی بیوقوفیوں کی وجہ سے ان کی کوئی خواہش پوری نہیں کر سکتی

میں نے بہت غلطیاں کی ہیں تایا ابو لیکن زایار نے مجھے ہر حامی کے ساتھ قبول کیا یہاں تک کہ وہ میری وجہ سے اپنی محبت سے منہ مورے بیٹھے ہیں نکاح کے شرائط میں یہ شرط تھی کہ وہ جب چاہے دوسرا نکاح کر سکتے ہیں لیکن آپ سب کی خوشی کے لیے انہوں نے ایسا نہیں کیا

لیکن میں ان کو ان کی محبت سے محروم نہیں کر سکتی میں ان کو دوسری شادی کی اجازت دیرتی ہوں اور آپ لوگ اعتراض نہیں کریں گے پلیز وہ روتے ہوئے سکندر شاہ کے قدموں میں بیٹھی ان کی منتیں کر رہی تھی

زایار نے آئی بروا چکا کر اسے داد دی

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا بریرہ خود پر سوتن لانے کی باتیں کر رہی ہو ایسا ممکن نہیں ہے اور اگر ایسا کچھ ہوتا تو زایار خود کہتا ہم سے کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے وہ اسی سے شادی سے خوش ہے اور ایسے ہی رہنے دو سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے

سکندر شاہ اسے اپنے قدموں سے اٹھاتے ہوئے بولے تو اس نے نفی میں سر ہلایا
وہ خوش نہیں ہیں یہ میں جانتی ہوں اور ان کی خوشی کے لئے آپ سے جھولی پھیلا کر بھیک مانگتی ہوں وہ اپنا دوپٹہ بھی پھیلانے لگی سکندر شاہ نے ہی لمحے اسے اپنے سینے سے لگالیا
نہ میری بچی نہ تیرا تایا اتنا کم ظرف نہیں۔ تو جو چاہتی ہے وہی ہو گا لیکن یوں جولی پھیلا ر شرمندہ نہ کر

کیا تمھارے شوہر کی بیچ میں رضامندی شامل ہے وہ زایار کو دیکھتے ہوئے کہنے لگے جو ان سب چیزوں سے کٹ کر پوری طرح اپنی چائے کے کپ کی طرف متوجہ تھا

سات سال پہلے ایک تھپڑ کی صورت انہوں نے زایار سے اپنے ہر رشتے کو ختم کیا تھا اور پھر زایار نے بھی جیسے ان سے ہر تعلق ختم کر دیا سات سال سے وہ باپ بیٹا ایک دوسرے سے متوجہ نہیں ہوئے تھے

https://www.zubinovelszone.com

اپنی محبت سے بھلا کون انکار کرتا ہے وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو سکندر جان ہاں میں سر ہلایا زایار کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھیری

وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ٹھیک ہے بریرہ کل تیار رہنا اب سب کچھ تمہیں ہی سنبھالنا ہے آخر تم اپنی مرضی سے میری شادی کر رہی ہو میری شادی تک بعد میں سب کچھ میری دوسری بیوی سنبھال لے گی

وہ ایک مسکراہٹ ہال میں موجود سب افراد پر اچھالتا سرشار سا باہر نکل گیا جب کے بریرا سکندر شاہ کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی رہیجنون عشقم

قسط نمبر 12

تحریر۔اریج شاہ

ооооо

گھر میں کچھ تو ہوا تھا سب لوگ پریشان تھے

کوئی گڑبڑ تو تھی لالی صبح اٹھ کر باہر آئی تھی اس نے گھر میں ایک خاموشی سی محسوس کی تھی

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ بھابھی کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی
کچھ تو ہوا تھا گھر میں جو سنیہا اور لالی کو نہیں بتایا گیا تھا کل تک تو سب کچھ ٹھیک تھا
بھابھی آپ اتنی اداس کیوں ہیں وہ ناشتے کی میز پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی پیپر ختم ہونے کے بعد وہ لیٹ ہی جاگی تھی

میری جان میں کہاں سے اداس ہو گئی بس رات کو نیند نہیں آئی اس لیے شاید تمہیں ایسا لگ رہا ہو گا بریرا نرمی سے اس کے بال سہلاتی ہوئی بولی لیکن اس کی مسکراہٹ میں بھی لالی کو دکھ نظر آرہا تھا

نہیں آپ اداس ہیں مجھے پتا ہے آپ بہت روئی ہیں بتائیں مجھے کیا ہوا ہے وہ پریشانی سے بریرہ کے بازو تھام کے اسے ساتھ ہی بٹھا چکی تھی

میری جان بلا مجھے کیا ہو گا کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔

نہیں سب ٹھیک نہیں ہے کچھ ہوا ہے آپ اداس ہے اور آپ بہت زیادہ روئی بھی ہیں آپ کی آنکھیں سوجی ہوئی ہے بتائیں مجھے کیوں رو رہی ہیں آپ کو ادا نے آپ کو ڈانٹا ہے

https://www.zubinovelszone.com

وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی اس کی اتنی اچھی بھابھی اداس تھی تو مطلب یہی تھا کہ غلطی کہیں نہ کہیں اس کے بھائی کی ہے

مجھے تمہارے ادا کیوں ڈانٹیں گے کچھ بھی نہیں ہوا تم بس ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو بتایا تو سہی رات کو ٹھیک سے نیند نہیں آئی تھی سر میں درد تھا اس لیے شاید تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے

سر میں درد تھا تو مجھے کیوں نہیں بتایا میں جاگ کر آپ کے لئے چائے بناتی اور میرے ہاتھ کی شفا والی چائے پی کر آپ فوراً ٹھیک ہو جاتیں اب دیکھیں ناں کتنی تھکی تھکی لگ رہی ہیں ایسا لگ رہا ہے جیسے ساری رات روتے ہوئے گزاری ہے

اور مجھے آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی آپ یہاں بیٹھیں یہ کام میں کر دیتی ہوں وہ اسے زبردستی بٹھا کر کہنے لگی
اس کی بھابھی اس کا کتنا خیال رکھتی تھی اسے ذرا سے تکلیف نہیں ہونے دیتی تھی زاریار کے ساتھ جڑے ہر رشتے کو اس نے پوری ایمانداری سے نبھایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا اور لالی اگر کبھی بیمار ہو جاتیں تو وہ ساری رات جاگ کر ان کا خیال رکھتی وہ بچپن سے ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ اپنی ماں کے ساتھ پیرس میں رہتی تھی۔ حویلی تو وہ تب آئی جب اس کی ماں نہیں رہیں

اور حویلی والوں کی محبت اور توجہ نے اسے بہت جلد پیرس کے آزادانہ ماحول سے حویلی کے رنگ روپ میں ڈھال لیا تھا

اسے حویلی سے بہت محبت ملی تھی اور اسی حویلی سے اسے اس کی محبت تھی زایار شاہ کا ساتھ بھی تو نصیب ہوا تھا

حویلی والے اسے بہت چاہتے تھے اسی لیے تو اس کی غیر دماغی اور اداسی کو نوٹ کر چکے تھے ہر کوئی اس کے پاس آکر اسے دلاسہ دے چکا تھا

پاکیزہ بیگم کو یہ سب بہت مشکل لگ رہا تھا وہ اس وقت سے گزر آئیں تھیں جب شوہر بے وفائی کرتا ہے

بنا کسی وجہ کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔انہیں اپنا وقت بھولا نہیں تھا انہیں بنا کسی گناہ کی سزا سنائی گئی تھی اور آج بریرا کے ساتھ بھی تو وہی ہو رہا تھا۔وی بھی بنا کسی گناہ کی سزا کاٹنے جارہی تھی

رات زایار کا لب ولہجہ ہی ظاہر کر گیا تھا کہ بریرا کے اس فیصلے میں اس کی مرضی شامل ہے بلکہ صرف اسی کی مرضی ہے

لیکن اس نے بریرہ پر دباؤ ڈال کر یہ بات کروائی ہے اور اس کے بعد بریرہ کا پھوٹ پھوٹ کر رونا سب گھر والوں کو پریشان کر گیا

سکندر شاہ نے تو کہہ دیا کہ وہ ایسا کچھ نہیں ہونے دیں گے زایار دوسری شادی نہیں کر سکتا اگر وہ اپنی پہلی بیوی کے حقوق ادا نہیں کر سکتا تو اسے دوسری بیوی لانے کا بھی کوئی حق نہیں

وہ اس کی دوسری شادی کسی بھی قیمت نہیں ہونے دیں گے

کوئی بھی ان کی بیٹی کا حق نہیں چھین سکتا ٹھیک ہے وہ مانتے تھے کہ نکاح اسی شرط پر ہوا تھا کہ زایار جب چاہے دوسری شادی کر سکتا ہے اور یہ شرط بھی تب انہوں نے خود رکھی تھی

لیکن اس طرح سے یوں اچانک دوسری شادی کا فیصلہ سب کو پریشان کر گیا تھا سات سال تک تو زایار نے ذکر بھی نہ کیا وہ ان سب کے سامنے بالکل نارمل کپل کی طرح رہتے تھے

سکندر شاہ کو یقین تھا کہ بریرا نے اپنی محبت سے زایار کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ دونوں خوشحال ازدواجی زندگی گزار تو پھر اچانک ایسا کیا ہو گیا کہ زایار دوسری شادی کرنے جا رہا تھا

سکندر شاہ کا غصے سے برا حال تھا لیکن بریرہ نے سکندر شاہ کو اس بارے میں زایار سے بات کرنے سے منع کر دیا اور اپنی قسم دی کہ زایار دوسری شادی کرے گا اور کوئی بھی اس اس معاملے میں کچھ نہیں کہے گا

سات سال سے زایار کے ساتھ گزارنے کے بعد بھی حقیقت یہی تھی کہ وہ زایار کو حاصل نہیں کر پائی تھی اور نہ ہی اس کے دل میں اپنے یہ جگہ بنا پائی تھی۔

وہ اپنے شوہر کو اپنی طریقے سے روک نہیں سکتی تو قصور اس کا تھا اس زایار کا نہیں۔ شادی کی پہلی رات سے ہی زایار ایک خول میں قید تھا اور وہ اس کا خول توڑ نہیں پائی تھی

اگر اس کی محبت سچی تھی زایار کو اب تک اس کی طرف لوٹ آنا چاہیے تھا سکندر شاہ کو اس کی قسم نے باندھ دیا تھا

۔اس نے سب گھر والوں کے سامنے کہہ دیا تھا کہ وہ زایار کو دوسری شادی کی اجازت دے چکی ہے اور نکاح نامے پر شرط کے مطابق وہ اسے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتی اور بہت جلد زایار کا رشتہ مانگنے پازیب کے گھر پہ جائے گی

یہ بات سب گھر والوں کو شاکڈ کر گئی تھی زایار نہ صرف خود اپنے راستے الگ کر رہا تھا بلکہ اسے بھی تکلیف سے دوچار کر رہا تھا یہاں صرف صفیہ بیگم ہی تھیں جنہیں بریرہ پر ترس نہیں آیا تھا ۔بلکہ وہ اپنے بیٹے کے آگے بڑھنے پر خوش تھیں

یہ ساری باتیں سنیہا اور لالی کے کانوں میں نا پڑیں تھیں اور ان کو بتانے سے بھی منع کر دیا گیا تھا اس لیے وہ ان سب چیزوں سے بالکل انجان ہیں لیکن پھر بھی گھر میں چھائی خاموشی ان کے لئے بھی سوالیہ نشان بنی ہوئی تھی

OOOO

https://www.zubinovelszone.com

یار مجھے سمجھ نہیں آرہا کچھ تو گڑبڑ ہے بھا بھی اداس ہیں۔گھر میں سب پریشان ہیں ہمیں کوئی کچھ بتا ہی نہیں رہا کچھ تو ہوا ہے یار لالی سنہا کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی جب کہ سنیہا بھی یہی سب کچھ سوچ رہی تھی

گھر میں چھائی خاموشی انہیں پریشان کررہی تھی

جب کہ پاس لیٹا ہادی بالکل بے فکری سے انہیں سن رہا تھا

ہادی کیا تمہارے سامنے کوئی ایسی بات ہوئی ہے وہ اپنے خبری سے پوچھنے لگی

نہیں میرے سامنے تو کوئی بات نہیں ہوئی لیکن باباجانی نے مجھے ایک سیکرٹ بتایا

وہ اس کے کان میں پھسپھساتے ہوئے بولا

جلدی سے بتاؤ ہمیں بھی سیکرٹ ہمیں بھی تو پتہ چلے آپ کے باباجانی نے آپ کو کیا بتایا ہے لالی نے فوراًاسے اپنی گود میں لیتے ہوئے کہا

اوہو پھوپھو سیکرٹ ہے اس طرح سے نہیں بتایا جاتا اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولا

ایک تو تم بھی نا تمہیں پتا تو ہے اسے سیکرٹ نہیں بتائے جاتے سنیہا اپنے بیگ سے چاکلیٹ نکالتی ہادی کے سامنے کرتے ہوئے بولی

ہادی کی آنکھیں چمکی تھی

لیکن پھوپھو سے کچھ بھی نہیں چھپاتا اگلے ہی لمحے وہ سنیہا کی گود میں بیٹھ کر اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ لے چکا تھا

تو پھر اب ہادی جلدی سے بتائے گا کہ کون سا سیکرٹ اسے پتہ تھا اسے یقین تھا کہ کوئی فضول سی بات ہی ہو گی لیکن ہادی سے دوبارہ دوستی کرنے کے لئے وہ کافی محنت کر رہی تھی کیونکہ وہ ان سے سخت خفا ہو چکا تھا

ہر تھوڑی کے بعد اسے یاد آجاتا کہ اپنے ایگزایم کی وجہ سے وہ اس سے بالکل ٹائم نہیں دے رہی تھی جو اس کی ناراضگی کی وجہ بن جاتا

گھر میں کیا چل رہا تھا وہ پتہ کرنا تو مشکل تھا لیکن ہادی کے ساتھ وقت گزار کے وہ دونوں اسے خوش کرنے میں مصروف تھیں

https://www.zubinovelszone.com

بابا نے ہادی سے پرومس کیا ہے کہ وہ پازیب وہمیشہ کے لئے یہاں لے آئیں گے وہ بھی پکا پکا وہ رات کو بھی اپنے گھر نہیں جائے گی وہ خوشی سے چاکلیٹ کھاتے ہوئے بولا توان دونوں کو جھٹکا لگا

مبارک ہو مونچھڑ کی شادی ہونے جارہی ہے بھابھی نے میری بات پر عمل کیا میں نے آئیڈیا دیا تھا مونچھڑ کی شادی کا لالی فخر سے اپنے فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے بولی

دماغ خراب ہے کیا ایسا ممکن نہیں ہے مونچھڑ میرا مطلب ہے شیر ادا کسی سے شادی نہیں کریں گے وہ جلدی سے بولی تو لالی آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

کیوں نہیں کریں گے شادی کسی سے بھی وہ حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھتا لگی

ارے میرا مطلب ہے پازیب سے شادی نہیں کریں گے وہ بھلا پازیب سے شادی کیوں کریں گے پازیب توان سے بہت چھوٹی ہے نا

زایارادا نے ایسے ہی اسے خوش کرنے کے لئے بول دیا ہو گا تم تو جانتی ہو نہ پازیب سے کتنا زیادہ اٹیچ ہو گیا تھا اسی لیے کہہ دیا ہو گا وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی دونوں کا پوائنٹ اب بھی وہی تھا حویلی میں ایسا کیا ہوا ہے کہ سب لوگ اتنے پریشان ہے

https://www.zubinovelszone.com

لالی نے سوچا کہ کیوں نہ اپنی اماں سے پوچھ لے لیکن جوتے کھانے کا ارادہ کینسل کر کے تو پاکیزہ چاچی کی طرف جانے کا ارادہ کر چکی تھی جو کچھ بھی آج صبح سے کمرے سے نہیں نکلی تھی

ooooo

وہ پاکیزہ چاچی کے روم میں چلے جا رہی تھی جب اچانک سامنے سے آتے چٹان نما وجود سے ٹکراتے ٹکراتے بچی

اسے دیکھ کر اچانک ہی اسے آخری پیپر والی رات یاد آگئی اس کے بعد سے وہ دونوں ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہوئے تھے

لالی اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر جاتی اور کھل کر ناراضگی کا اظہار کرتی تھی جبکہ شیر بھی اس کی ناراضگی کو کوئی خاص اہمیت نہیں دے رہا تھا

آنکھیں کھول کر چلا کرو لڑکی اگر تمہارے ان ہاتھوں سے میری شرٹ خراب ہوتی نا تو ابھی کے ابھی دھواتا تم سے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اس کے چوکلیٹ سے بھرے ہاتھ دیکھے

گندی نہیں ہوئی نہ آپ کی شرٹ اور نہ ہی میرا ہاتھ لگا پھر مجھ سے اس طرح سے بات کیوں کر رہے ہیں جب دیکھو ڈانٹتے رہتے ہیں ہٹیں راستے سے مجھے پاکیزہ چاچی کے کمرے میں جانا ہے وہ ناراضگی سے بولیں

تم ناراض ہو مجھ سے وجہ جان سکتا ہوں

وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا آخر کار آج اس نے اس کی ناراضگی کو اہمیت دے رہی تھی

نہیں جان سکتے وجہ اب راستے سے ہٹا ہیں۔ وہ ناک چڑاتی غصے سے بولی

جیسے تمہاری مرضی بعد میں مجھ سے شکایت مت کرنا کہ میں نے پوچھا نہیں تھا وہ راستہ چھوڑ ے ہوئے بولا تو لالی نے غسے سے اسے گھورا

مطلب حد نہیں ہو گی یہ کون سا طریقہ منانے کا

آپ نے مجھے اس رات اتنا زیادہ ڈانٹا تھا

اور مجھ پر ڈنڈا توڑنے کی بات بھی کی تھی

اور یہ بھی کہا تھا کہ دو لگاؤں گا دو کان کے نیچے

اور کہا تھا کہ میں نالائق ہوں کند ذہن ہو مجھے کچھ آتا جاتا نہیں وہ فوراً اسے وجہ بتانے لگی لالی کے لیے اپنی ناراضگی اہمیت رکھتی تھی۔اس کا شیر کو پتہ ہونا چاہئے کہ وہ ناراض ہے اور کیوں ناراض ہے وجہ جان کر اسے منانا بھی چاہیے۔کیونکہ اسے منانا تو سب حویلی والوں کا فرض تھا

ہاں تو اس میں غلط کیا ہے وہ اپنے بازو سینے پر باندھتے ہوئے پوچھنے لگا تو لالی نے جھٹکے سے نظریں اٹھائیں

آپ نے مجھے اتنا ڈانٹا اس میں کچھ غلط نہیں ہے اس کی بات پر آنکھیں پھیلائے ہوئے بولی تو شیر نے آئی بروا چکائے

تم نے ڈانٹ کھائی اپنی ذہانت کی وجہ سے اور میں سچ میں دو لگانے والا تھا شکر کرو کہ بچ گئی میرے ہاتھوں سے لیکن اگر تم نے میری تیاری کروائے ہوئے پیپر میں سے کچھ غلط کیا تو وہ حال کروں گا جو ساری زندگی یاد رکھو گی

وہ رعایت دیے بغیر بولا

اپنی پڑھائی پر غور کرو نکمی لیتی تم نالائق کند ذہن اور بد دماغ لڑکی ہو کوئی چیز تمہارے دماغ میں نہیں گھستی محنت کرو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

نہیں مجھے نہیں کرنی اور نہ ہی آگے پڑھائی کرنی ہے میں بابا کو بتا چکی ہوں اب میں آگے نہیں پڑھوں گی میں پڑھائی چھوڑنے والی ہوں وہ اپنا فیصلہ سناتے گردن اکڑا کر بہت فخر سے بتا رہی تھی جیسے بہت عظیم کارنامہ سرانجام دینے والی ہو

گڈ لیکن اپنے دماغ سے یہ غلط فہمی نکال دو کہ میں تمہیں پڑھائی چھوڑنے دوں گا گریجویٹ تو تمہیں ہونا ہی پڑے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے فیصلہ کرنے والے انداز میں بولا تو لالی ناک سے مکھی اڑائی

میں اپنی زندگی کا فیصلہ کر چکی ہوں اور فیصلہ یہی ہے کہ مجھے آگے نہیں پڑھنا اور اس معاملے میں کوئی بھی مجھ پر زبردستی نہیں کر سکتا مجھے آپ جیسے ہٹلر ٹیچر نہیں چاہیے آپ کے پاس پڑھنے سے بہتر ہے بندہ پڑھائی ہی چھوڑ دے

وہ کہہ کر جاتے جاتے ہوئے سیڑھیاں اترنے لگی ارادہ سیدھا چاچی کے کمرے میں جانے کا تھا

پڑھائی تو تمہیں کرنی پڑے گی لالی

https://www.zubinovelszone.com

میں خود پر کسی کو باتیں بنانے کا موقع نہیں دے سکتا کیا کہیں گے سب لوگ خود میڈیکل کی ڈگری لے کر بیٹھا ہے۔اور بیوی نے ایف ایس سی بھی مر مر کے کیا ہے تو میری جانو تمہیں تو گریجویشن کرنا ہوگا اگر سیدھی انگلی سے نہیں تو الٹے ہاتھ سے سہی جو کان کے نیچے لگیں گے تو اپنے آپ دماغ میں پڑھائی کا کیڑا جاگ جائے گا

وہ اس کی کمر پر لہراتی لمبی چوٹی کو چاچی کے کمرے میں غائب ہونے تک دیکھتا رہا۔

oooo

تم تیار ہو وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے بیڈ پر بیٹھے بریرہ کو دیکھ کر پوچھنے لگا

کس چیز کی تیاری اسے اچانک خود کو مخاطب کرتے دیکھ وہ پوچھنے لگی

کس چیز کی تیاری کا کیا مطلب ہے میں نے تم سے کیا کہا تھا ہم پازیب کے گھر چل رہے ہیں اس کے انجان بننے پر وہ غصے سے دھاڑا

زایار آپ بہت جلدی کر رہے ہیں میں نے آپ کو بتایا وہ منگنی شدہ ہے وہ کھڑی ہو کر سمجھانے لگی

جب تک ہم ان کے گھر میں پہنچیں گے وہ منگنی شدہ نہیں رہے گی اٹھو جلدی سے تیاری کر و وہ ایک بار پھر سے حکم دیتا اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا

اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس کی منگنی توڑنے کا کوئی طریقہ ڈھونڈ لیا ہے لیکن زایار یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ کسی اور کو چاہتی ہو۔ میرا مطلب ہے جس سے اس کی مگنی ہوئی ہے۔ وہ پریشانی سے بولی

وہ صرف مجھے چاہے گی۔ میں اسے کسی اور کو چاہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اب ایک اور فضول بات نہیں۔ تیاری کرو

اس کو سمجھانا مشکل تھا لیکن وہ پازیب کو کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی

فضول بات ہی سہی زایار لیکن میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کوئی بھی انسان اپنی بیٹی کی شادی کا ایک ایسے شخص سے کیوں کرے گا جس کی پہلی بیوی موجود ہو اور چھ سال کا ایک بچہ بھی ہو اب بریرہ براہ راست اس سے پوچھنے لگی۔ آخر کب تک برداشت کرتی

وہ جانتی تھی کہ وہ لوگ ایسے شخص سے رشتہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے وہ خود پازیب کی تائی امی سے مل چکی تھی جو ایک بہت اچھی خاتون تھیں اور پازیب کو بے حد چاہتی تھیں وہ بلا پازیب کی شادی کیوں کرتیں ایک ایسے انسان سے جس کا چھ سال کا بچہ بھی تھا اور پہلی بیوی بھی ساتھ موجود بھی

فکر مت کرو اگر انہوں نے پہلی بیوی کو طلاق دینے کی شرط رکھی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔وہ لمحے میں اسے اس کی اوقات بتاتے ہوئے بولا بریرہ نے شکوہ بھری نظروں سے دیکھا۔ کتنی فالتو تھی وہ اس کی زندگی میں

زایار آپ میری بات کو سمجھ نہیں رہے میں آپ کو سمجھانا چاہتی ہوں ایک بار میری بات پر غور تو کریں یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا آپ سمجھ رہے ہیں آپ بہت جلدی کر رہے ہیں زخ

بس بہت ہوا بریرہ میں نے کہا کہ تیاری کرو اس کا تمہیں سمجھ نہیں آرہا بیکار میں دماغ خراب کیے جا رہی ہو جاؤ جا کر سب گھر والوں کو بتاؤ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

کوئی بھی آپ کے ساتھ آنے کے لئے تیار نہیں ہے زایار گھر میں کوئی بھی اس بات سے خوش نہیں ہے آپ کی دوسری شادی کسی کو کوئی خوشی نہیں دے رہی

تایا ابو نے آپ کے ساتھ چلنے سے منع کر دیا ہے اور نہ ہی وہ آپ کی شادی میں شریک ہوں گے اور گھر کے کسی اور فرد سے آپ ایسی امید مت رکھیے گا وہ اسے حقیقت بتاتی اٹھ کر جانے لگی جب اگلے ہی لمحے زایار نے اسے بازو سے دبوچ کر اپنے قریب کیا

https://www.zubinovelszone.com

فضول عورت دکھادی اپنی اوقات کردیا سب کو میرے خلاف یہی چاہتی تھی نہ تم اسی لئے رات کو اتنے ڈرامے کررہی تھی وہ سارا منظر دیکھ کر میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے

بڑی محبت کے دعوے کرتی پھر رہی تھی تم تو یہ ہے تمہاری محبت میرے جانے کے بعد کتنی دیر تک ان سب کے سامنے آنسو بہاتی اپنی مظلومیت کا رونا روتی ہوتی رہی کتنی دیر جاری رکھا وہ سارا ڈرامہ کردیا سب کو میرے خلاف مل گیا سکون لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو

میرے پازیب آپ سے شادی کرکے رہوں گا گھریوں نکسی کی مرضی شامل ہو نہ ہو وہ میری زندگی میں آئے گی ہر قیمت پر آئے گی چاہے تم کتنی بھی گیم کھیلو تم اسے میری زندگی سے نکال نہیں سکتی۔اب میں تمہارے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کروں گا۔وہ میری محبت ہے جیسے حاصل کرنا میرا جنون ہے یاد رکھنا

وہ آئے گی میری زندگی میں اور تم خود اسے میری زندگی میں لاؤ گی کوئی میری شادی میں شریک ہوتا ہے یا نہیں ہوتا مجھے فرق نہیں پڑتا تم ہو گی

یہ شادی میں سادگی سے نہیں کروں گا بلکہ دھوم دھام سے ہو گی اور اس کی ہر رسم میں سب سے آگے تم ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

میری دلہن کو میرے لیے تم سجا کر لاؤ گی

میری سیج بھی تم سجاؤ گی اور وہاں میری پازیب کو میرے لئے رخصت کروا کے تم لاؤ گی اور تم ایسا کرو گی تمہیں کرنا ہو گا وہ اس کا منہ دبوچتا اس لے چہرے پر پھنکارا تھا

بس کریں زایار میں ایسا کچھ نہیں کروں گی آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں نا تو ایسے ہی مار سے یوں قسطوں میں تڑپا تڑپا کر کیوں مار رہے ہیں آپ جانتے ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں آپ کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا میرے لیے قیامت سے کم نہیں

کیا میرے لیے یہ سزا کافی نہیں ہے کہ میں اسے آپ کی دلہن کے روپ میں دیکھوں گی

اسے سوتن کے روپ میں قبول کروں گی

کیا میرے لیے یہ سزا کافی نہیں ہے کہ وہ یہاں میری جگہ ہو گی کیا میرے لیے یہ سزا کافی نہیں جیسے میں جان سے زیادہ چاہتی ہوں وہ کسی اور کا ہونے جا رہا ہے

https://www.zubinovelszone.com

زایار میں تو ویسے بھی آپ کو کسی اور کا ہوتے دیکھ کر مر ہی جاؤں گی لیکن مجھے تڑپا تڑپا کر نا ماریں

مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب کچھ آپ شادی کر لیں مجھے اعتراض نہیں لیکن اس سب میں مجھے مت گھسیٹیں

آپ کو کسی اور کا ہوتا سوچ کر یہ میری جان جا رہی ہے اور آپ مزید میری جان لینا چاہتے ہیں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اس کے سینے سے لگ چکی تھی

جبکہ زایار ساکت کھڑا اسے سن رہا تھا اس کے ایک ایک لفظ کو بہت غور سے اپنی سماعتوں میں اتار رہا تھا۔
آج اس کا دکھ اس کی تکلیف سچی تھی وہ سچ میں تڑپ رہی تھی اس کی جدائی کے ڈر نے اس کے دل پر بہت سخت وار کیا تھا
وہ تو کبھی بھی اس کا تھا ہی نہیں لیکن ایک مان تو تھا کہ وہ اس کا ہے اور آج وہ اس سے وہ مان بھی چھین رہا تھا
وہ اس کے سینے سے لگی تڑپ تڑپ کر رو رہی تھی

زایار نے آہستہ سے خود سے پیچھے کیا اور نرمی اسے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کا چہرا دیکھا

جانتی ہو بریرہ میں نے آج تک تم سے زیادہ بری ڈرامے باز عورت نہیں دیکھی۔ لیکن مجھ پر تمہارے ان ڈراموں کا کوئی اثر نہیں ہو گا تمہارے پاس دس منٹ ہے جلدی سے تیاری کرو

پھر تم میرے لیے میری پازیب ایک کو مانگنے میرے ساتھ چلو گی میری شادی میں کوئی اور شرکت کرے یا نہ کرے لیکن تمہیں ہر رسم میں میرے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔اب میری محبت میں تم اتنا تو کرو گی نہ محبت میں تو انسان دوسرے انسان کی خوشی کے لیے کچھ بھی کر جاتا ہے

وہ اس کے آنسو صاف کرتا گال تھپتھپاتا وہاں سے نکل گیا

بریرہ خاموشی سے آنسو پیتی اپنے لیے کپڑے نکالنے لگی زایار فیصلہ کر چکا تھا اور اب اسے زایار کے اس حکم کو ماننا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے

وہ ضد کا پکا تھا جانتی تھی کہ اگر وہ ایسے نہیں مانی تو اسے جان سے مار کر اس کی لاش کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا۔الیکن اسے ہر قیمت پر ساتھ جانا ہو گا۔وہ اپنے دل پر پتھر رکھتی طھرے پر جھوٹی مسکان سجانے لگی۔

o

ooooo

ہر طرف پریشانی تھی کوئی نہ کوئی بڑی خبر اس کے انتظار میں تھی پچھے کچھ دن سے وہ کانٹوں پر جی رہی تھی۔وہ کہاں جانتی تھی کہ بریرہ بیگم سے پچاس ہزار لے کر وہ یوں لوگوں کی نظروں کا شکار ہو گی

تائی امی تو پیسے لوٹنے بھی گئیں تھیں لیکن بریرہ نے سمجھایا یہ ان کے علاج کے لیے ہیں جو اس نے نیک نیتی سے دیئے ہیں۔اور اب وہ واپس نہیں لے سکتی۔

تائی امی وہ پیسے گھر تو لے آئیں لیکن وہ کہاں جان تھیں کہ پیسے ان کی اور پازیب کی زندگی میں عذاب بن جائے گے

کچھ دن پہلے ان کی بہن نے آ کر انہیں بہت باتیں سنائی اور پازیب سے انگوٹھی واپس لے گئی ۔کیونکہ حویلی میں ان کے محلے کی کوئی عورت بھی کام کرتی تھی۔جس نے بتایا تھا کہ اس کو بنا کسی وجہ کے نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔اور جاتے ہوئے پچاس ہزار روپے بھی دیئے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

نجانے حویلی والوں نے اپنے کون سے کالے کارنامے چھپانے تھے کہ اسے پچاس ہزار جیسی بڑی رقم دی۔ کچھ تو گڑبڑ تھی۔ خوبآورت تو وہ بہت تھی۔ محلے میں عجیب عجیب باتیں ہو رہی تھی اس نے تو گھر سے نکلنا ہی چھوڑ دیا تھا

ہر کسی نے اس بات کا اپنا ہی مطلب نکلا تھا اور کچھ دن پہلے وہ بھی آئیں تائی امی کی بہن نے بھی اپنی ذہانت کے مطابق مطلب نکالا اور گھر آکر رشتہ ختم کر دیا۔اس کے بعد سے گاوں کے پر گھر سے عورتیں آکر اس کے بداغ دامن پر داغ لگا چکیں تھیں

اور آج ناصر بھی آیا تھا۔اس کی تائی امی کی بہن کا بیٹا جس کے ساتھ انہوں نے اسے باندھ دیا تھا تاکہ ان کے جانے کے بعد کوئی اس کا سہارہ ہو۔ لیکن اس نے بھی آج وہی سب کہا جو وہ اتنے دنوں سے سن رہی تھی

oooo

ایسے نہیں ٹوٹتی بچپن کی منگنیاں ناصر تم تو میری بچی کو سمجھو تم تو خود یہ رشتہ لے کے آئے تھی تم تو اس کو پسند کرتے ہو۔۔وہ تمہاری منگیتر ہے ایک سال میں نکاح ہو جائے گا اور تم یوں اچانک منگنی توڑ کر کہیں جا رہے ہو

https://www.zubinovelszone.com

تائی امی کا غصے سے برا حال تھا جب کہ سامنے کھڑے ناصر کو ان سب چیزوں سے کوئی مطلب نہ تھا

کون سی شادی کون سا نکاح خالہ جیسے میں تو جانتا ہی نہیں کام کرنے کے لئے اسے بڑی حویلی بھیج دیا اور اور وہاں کے سیٹوں کا دل بہلا کر اسے میرے سر باندھ رہی ہو ناصر حقارت سے دیکھتے ہوئے بولا تو تائی امی کا تو دماغ ہی گھوم گیا

انہوں نے غربت میں پازیب کو پالا تھا لیکن پالا پوری ایمانداری کے ساتھ تھا وہ تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتیں تھیں جس طرح کا گھٹیا الزام ان کا بھانجا ان کی ذات پہ لگا رہا تھا اس کی گھٹیا بات سن کر ان کا ہاتھ اٹھا اور ناصر کا چہرہ سرخ کر گیا

وہ تو نجانے کتنے دنوں سے سب سے لڑ رہیں تھیں اس کے لیے اور آج ان کا بھانجا بھی وہی سب کہہ رہا تھا

لعنت ہے تیرے جیسے گھٹیا انسان پر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے پہلے ہی اپنا مکرو چہرہ دیکھا دیا ورنہ پازیب کو تیرے ساتھ بیاہ کر ساری زندگی بچانا پڑتا کہ میں نے اپنی معصوم بچی تجھ جیسے بغیرت کے حوالے کر دی

https://www.zubinovelszone.com

جانکل جامیرے گھر سے وہ خبر دار آج کے بعد اس دہلیز پر قدم رکھا
وہ انتہائی غصے سے دھکا دیتے ہوئے کہنے لگیں۔
میں تو کیا خالہ اب تیری اس دہلیز پر کوئی نہیں آئے گا کوئی نہیں آئے گا تیری پازیب کو بہانے اب یہ حویلی والوں کے منہ لگ چکی ہے

اب دنیا کا کوئی شخص نہیں آئے گا تیری دہلیز پر اس سے بیاہ رچانے مجھے تو اس کے وجود کو دیکھتے ہوئے بھی اسے نفرت ہو رہی ہے کہ ایسا معصوم چہرہ ہے اور کیسے ذلیل کام کرواتی ہے تو اس سے کھل کر کیش کی ہے تونے اپنے دیور کی اولاد اور اب تو اسے میرے متھے مل رہی ہے

لیکن حقیقت نہیں چھپتی خالہ پورا گاؤں پوچھ رہا ہے یہ نوکری کرنے گئی تھی تو دس دن میں واپس کیوں آگئی کہیں پیر بھاری تو نہیں ہو گیا

ایسا بھی کیا ہو گیا ایسے حویلی کی بیگمات نے دس دن برداشت کیا اسے۔میں پوچھتا ہوں دس دن کا کام کر کے آئی ہے تو ہاتھ میں پچاس ہزار روپے کہاں سے لائی تھیں۔
حویلی والوں کا کوئی بوجھ تو گرانے کے پیسے نہیں تھے

ایک چھ سال کے بچے کو سنبھالنے کے اتنے پیسے کوئی نہیں دیتا نہ تو وہ اس سے کوئی ملازمت کرواتے تھے اور نہ ہی کوئی اور کام صرف اور صرف یہ اس بچے کو سنبھالتی تھی

خیر چھوڑو یہ تو منہ کی باتیں ہیں وہاں پتہ نہیں کس کس کو سنبھالتی رہی۔ پتہ نہیں حویلی کے کس کس سیٹھ کے جذبات بھی سنبھال کر آئی ہے اسی بوجھ کو ختم کرنے کے ہوں گے وہ پچاس ہزار تبھی تو صرف دس دن میں بڑی بی بی نے اسے پچاس ہزار روپے دے کر کر نوکری سے نکال دیا۔ اب ان پچاس ہزار کو خصم نہ کر جانا دیکھنا یہ نہ ہو کہ اس پچاس ہزار کا رزلٹ بھی دو تین دن میں نکل آئے

چٹاخ۔ چٹاخ۔ گھٹیا ذلیل انسان دفع ہو جاؤ یہاں سے نکل جا میرے گھر سے میری معصوم بچی پر الزام لگانے والے کیڑے پڑیں تجھے کتے کی موت مرے تو وہ آپے سے باہر ہو تیں ڈنڈا آٹھ آنے ہی والیں تھیں کہ ناصر ان پر تمسخرانہ انداز میں ہنستا وہاں سے نکل گیا

باہر گلی کے ہر مکان میں کوئی نہ کوئی جھانکتا ان کا یہ تماشہ دیکھ رہا تھا تائی امی شرمندگی سے دروازہ بند کر گئیں
اور جلدی سے چلتی ہوئی پازیب کے کمرے کی جانب آئی۔ لیکن وہ کمرے میں نہیں تھی وہ پریشانی سے اسے ڈھونڈنے لگیں

ooooo

پازیب میری بچی کیا کرنے جا رہی ہے تو دروازہ کھول اسے کمرے میں نہ دیکھ کر وہ کچن کی جانب
بھاگ گئیں تھیں جہاں وہ کچن کا دروازہ بند کیے خود پر تیل چھڑک رہی تھی

پازیب دروازہ کھول یہ کیا بیوقوفی کرنے جا رہی ہے تو
لوگوں کی باتوں کا اتنا اثر کیوں لے رہی ہے میری بچی کوئی تجھے کچھ بھی کہے تائی تیرے خلاف
نہیں ہو سکتی میں جانتی ہوں میری بچی معصوم ہے
تائی امی سینا پیٹتے ہوئے اسے روکنے کی کوشش کر رہیں تھیں اونچی اونچی آواز میں چلانے کے
باوجود کوئی مدد کے لیے نہیں آ رہا تھا

نہیں تائی امی مجھ منحوس کے لیے آنسو نہ بہائیں میرے پیدا ہوتے ہیں میرے ماں باپ دنیا سے
چل بسے اپنے تایا کو کھا گئی میں میری منحوسیت کی وجہ سے آپ اپنی اولاد سے محروم ہو گئیں
میرے لئے آنسو نہ بہائیں

میری وجہ سے آپ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہیں مجھے یہ ضد کرنی ہی نہیں چاہیے تھی ہر کوئی
آتا ہے باتیں سنا کر چلا جاتا ہے میں کہاں جانتی تھی کہ بریرہ بیگم کے دیئے پچاس ہزار مجھے اتنی
بڑی مصیبت میں ڈال دیں گے میں خود سے نظر ملانے کے قابل نہیں رہی

https://www.zubinovelszone.com

وہ نیک عورت صرف میری مدد کرنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ بھلا کہاں جانتی تھی کہ اس کے لیے پچاس ہزار روپے میری عزت پر کیچڑ اچھال دیں گے

یا اللہ مجھے معاف کر دینا میں تیرا سب سے ناپسندیدہ کام کر رہی ہوں لیکن ان جاہلوں کے سامنے جینا میرے بس سے باہر ہے اس دن رضیہ خالہ کی باتوں سے مجھے پہلے سے اندازہ ہو گیا تھا کہ کیا ہونے والا ہے

۔اور آج ان کے بیٹے نے آکر رشتہ ختم کرتے میری ہر امید ہر آس توڑ دی میں آپ پر بھی بوجھ بن گئی تائی امی میں آپ کی بیٹی نہیں آپ کے لیے ذلالت کا سامان ہوں اس دنیا نے مجھ سے جینے کا حق چھین لیا ہے

مجھے پالنے کے لیے آپ نے کتنی محنت کی ہر کسی سے میرے لیے لڑی اور آج میں آپ کے لئے گالی بن گئی مجھے معاف کر دیجیے گا تائی امی میں آپ پر بوجھ بن کر زندگی نہیں گزار سکتی اگر ہو سکے تو مجھے معاف کر دیجیے گا لیکن خود پر لگے ان الزامات کی بنا پر میں زندہ نہیں رہ سکتی

میں قسم کھاتی ہوں بڑی حویلی کے کسی مرد نے مجھ پر غلط نظر نہیں ڈالی وہ سب بے قصور ہیں میری موت میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں

نہیں پازیب یہ غلطی مت کرنا میری جان میرا بچہ تو ہی تو میرا سہارا ہے تیرے بنا میں کیسے جیوں گی ہم چلے جائیں گے یہاں سے ہم گاؤں چھوڑ دیں گے ہم کہیں اور جا کر اپنی دنیا بنائیں گے میری بچی تو ایسا قدم اٹھاتے ہوئے سوچ تو سہی تیری تائی مر جائے گی

○○○○○

اس نے گھر کے اندر قدم رکھا تو اسے یہ ساری آوازیں سنائی دیں اور بریرہ پریشانی سے اس کے پیچھے چل رہی تھی

ارے ظالمو کوئی تو بچاؤ میری بچی کو میری بچی مر جائے گی

کیوں نہیں جینے دیتے ہو غریبوں کو ایک عزت کے علاوہ ہمارے پاس ہوتا ہی کیا ہے وہ بھی

---نہیں پازیب میری بات سن ایسا مت کرنا اسے ماچس کی تیلی سے آگ لگاتے دیکھ تائی چیخ اٹھی

زایار بریرہ کو ایک طرف ہٹاتا تیزی سے ان کے پاس آیا تھا

کچن کے اندر آگ بھڑک اٹھی تھی اسے پہچاننے میں دیر نہ لگی ایک ہی لمحے میں وہ کچن کا دروازہ توڑتا اپنی شال اس کے ارد گرد پھیلا کر آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

یہ تو خدا کا شکر تھا کہ آگ ابھی تک صرف اس کے بازو کی حدود تک ہی محدود ہو گئی تھی ورنہ جو اس نے کیا تھا اس کی جان جانے میں دیر نہیں لگتی

وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی زایار اس کے بے جان وجود کو اٹھا کر باہر لایا
اسے ہسپتال لے کر جانا ہو گا سر کار بازو پورا جھلس گیا ہے اور پیر بھی

اسے دیوانوں کی طرح پازیب کا وجود خود سے لگائے دیکھ اس کا خاص نوکر کہتا ہوا گاڑی نکالنے بھاگا جبکہ دوسرے دو باڈی گارڈ آگ بجھانے لگے
وہ بریرہ کو اشارہ کرتا ہے پازیب کو اسی حالت میں اٹھائے باہر بھاگ گیا
ہائے میری بچی بڑی بیگم میری بچی

تائی امی سینہ پیٹتے ہوئے دروازے تک اس کے پیچھے بھاگ گئیں تھیں
صبر خالہ کچھ نہیں ہوتا یہاں آئے بیٹھیں آپ پانی کہاں ہے بریرہ کہتے ہوئے ان کے پاس پانی ڈھونڈنے لگی پیڑ کی چھاؤں میں اسے مٹکا نظر آیا وہ بھاگ کر وہاں سے پانی لاتی ان کے لبوں سے لگانے لگی

بریرہ بیگم میری بچی بے قصور ہے اسے گناہ کی سزس مل تہی ہے ہمیں نہیں پتا تھا آپ کے دیئے پچاس ہزار اس کی عزت پر سوال اٹھائیں گے

ہم نے تو اس کے کام کا تحفہ سمجھ کر رکھ لیا لیکن ہمیں کہاں معلوم تھا کہ لوگ یہ مطلب نکالیں گے نوکری چھوڑنے کے بعد گاؤں والوں نے بہت الٹی سیدھی باتیں کی
سب سے پہلے تو میری بہن نے آکر اس کے نام کی انگوٹھی میرے منہ پر ماری اور کہا کہ شاہ حویلی والوں نے دس دن میں ہی اس کی خوبصورتی روند کر۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ہائے اللہ میری بچی کے لئے ایسے الفاظ سننے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گئی
میں کہتی تھی تیرے لیے شہزادہ آئے گا لیکن اب کون آئے گا اس کا ہاتھ تھامے وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگی بریرہ نے پریشانی سے ان کے دونوں ہاتھ تھام لئے

صبر کریں خالہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے میں نے وہ پیسے صرف اس لیے دیے تھے تاکہ آپ کا مشکل وقت گزر جائے میں بھلا کہاں جانتی تھی کہ میری غلطی سے یہ سب ہوگا میں بہت معذرت کرتی ہوں ساری غلطی میری ہے لیکن اس غلطی کو میں سدھاروں گی

https://www.zubinovelszone.com

آپ کی بیٹی میری وجہ سے بدنام ہوئی ہے نہ تو آپ کی بیٹی کو نام بھی میں دوں گی میں پازیب کو اپنی جگہ دیتی ہوں۔
میں پازیب کو آپ سے شاہ حویلی کے وارث زایار کے لئے مانگتی ہوں کہتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو لڑک کر زمین پر گرے

ہائے اللہ کی۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں بریرہ بیگم آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں۔ میں اپنی بیٹی کو ساری زندگی اپنے گھر پر بیٹھا لوں گی لیکن آپ کا گھر توڑنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی

توبہ توبہ آپ کی جگہ میری پازیب اس کے دماغ میں ایسی سوچ آئے تو میں خود اسے گولی مار دوں ۔اور آپ ایسا کہہ رہی ہیں ایسا ممکن نہیں ہے

ایسا ممکن ہے خالہ اور ایسا ہی ہو گا آج ہم یہاں اسی مقصد کے لیے آئے تھے پازیب کے حال کے بارے میں مجھے خبر مل چکی تھی ملازمہ صوفیہ نے مجھے یہ ساری باتیں بتائی ہیں

میری وجہ سے آج آپ کی بیٹی اس مصیبت کا شکار ہوئی ہے تو میں ہی اسے اس مصیبت سے نکالوں گی

میں اس سے اپنی جگہ دوں گی شاہ حویلی کے سب سے بڑے بیٹے کی دلہن بنا کر میں اسے یہاں سے لے جاؤں گی۔ کون کہتا ہے کہ اس کے لیے شہزادہ نہیں آئے گا اس کے لئے شہزادہ آچکا ہے آپ صرف انکار کرنے کے بارے میں مت سوچیے گا خالہ

کیوں کہ اگر آپ نے ایسا سوچا تو آپ کی بیٹی کی زندگی مزید مشکل ہو جائے گی بڑی حویلی کی وجہ سے بدنام ہوئی ہے نا وہ اب بڑی حویلی والے ہی دھوم دھام سے بارات لے کر آئیں گے

بڑی حویلی کا اگلا وارث اس کی کوکھ سے جنم لے گا میں اس جمعہ کو اپنے شوہر زایار شاہ کے ساتھ آپ کی بیٹی پازیب کو رخصت کروانے آؤں گی وہ اپنے ہاتھ میں پہنے سونے کے کنگن اتار کر ان کو پکڑا آتی خاموشی سے باہر نکل چکی تھی حویلی سے دوسری گاڑی اس کے انتظار میں تھی

جو یقیناً اس کے ملازم کے حکم پر آئی تھی۔
ٹائی امی اپنے ہاتھ میں موجود سونے کے کنگنوں کو دیکھ رہی تھی جو بے حد خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد قیمتی تھے

ان زیورات کو پہچاننا مشکل نہ تھا یہ صرف حویلی کی عورتوں کے لیے بنائے جانے والے سے زیورات تھے جن کی قیمت لاکھوں اور کروڑوں میں تھی

https://www.zubinovelszone.com

ooooo

ooooo

وہ ٹھیک ہے صرف دایاں بازو اور کندھا جلا ہے وہ بھی اتنا زیادہ نہیں ایک حد تک شکر ادا کرو جس طرح سے اس نے خود کو آگ لگائی تھی اس کا بچنا مشکل نہیں ناممکن تھا

تم ایسے وقت رہتے یہاں لے آئے

پتا نہیں گاؤں کی لڑکیاں ذرا سی بات کو سر پر سوار کیوں کر لیتی ہیں ڈاکٹر زاہد اس کا دوست تھا۔جو جانتا تھا کہ زایار الیکشن میں حصہ لینے والا ہے اور گاؤں کی چھوٹی چھوٹی پریشانیوں کو حل کرنے کے لئے اس کے پاس آتا رہتا ہے

کچھ دن پہلے بھی گاؤں میں کسی لڑکی نے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی جیسے وقت رہتے وہ ہسپتال لے آیا لیکن اس وقت وہ اتنا بے چین نہیں تھا بلکہ بے حد نارمل تھا اور اس وقت زایار کی حالت ایسی تھی کہ اس لڑکی کو کچھ ہوا تو وہ ابھی مر جائے گا

https://www.zubinovelszone.com

تم اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہو کہیں تمہیں ایک ووٹ کم ہو جانے کا خطرہ تو نہیں وہ شرارتی انداز میں کہتا اس کے سامنے چائے کا کپ رکھ رہا تھا

زایار نے سرخ نظروں سے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا

میں اس سے شادی کرنے والا ہوں اس کے اچانک کہنے پر ڈاکٹر زاہد کو اچھوت لگا تھا

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کہہ رہے ہو تم پاگل تو نہیں ہو گے تم سیریس ہو کیا شاید میں نے کچھ غلط سن لیا ہے وہ اپنی سماعتوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

چہرے سے خوشی واضح جھلک رہی تھی۔اس کے انداز پر زایار مسکرادیا
فائنلی میرے دوست کو وہ لڑکی مل ہی گئی

بہت بہت مبارک ہو میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں شکر ہے تم نے اپنی زندگی کے بارے میں کچھ تو سوچا لیکن اس نے خودکشی کرنے کی کوشش کیوں کی میرا مطلب ہے میری ہونے والی بھابھی نے یہ قدم کیوں اٹھایا سب خیریت تو ہے نا وہ پریشانی سے ہو کر پوچھنے لگا

میں خود کچھ نہیں جانتا میں تو آج ہی اس کے منگیتر ناصر سے مل کر اسے شادی سے انکار کرنے کے لیے کہنے والا تھا لیکن ناصر نے کہا کہ وہ خود ہی انکار کرنے والا ہے جس کے بعد میں ریلیکس ہو گیا

لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس طرح اور کیوں انکار کرنے والا ہے ڈرائیور نے مجھے بتایا کہ کچھ دنوں سے گاؤں میں اس کے بارے میں کی باتیں کی جارہی ہیں اور گاؤں کی عورتوں نے ان کے گھر جا کر اس پر بہت بے بنیاد الزام لگائے

اور آج اس کی برداشت کی حد ہو گئی ان سب چیزوں کے بارے میں مجھے بالکل پتہ نہیں تھا زاہد میں نے تو ناصر کو پیسے دیے تھے اس سے کہا تھا کہ وہ گاؤں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے شہر یا کسی اور ملک چلا جائے اپنا کریئر بنائے

لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کرنے جارہا ہے ان کے سامنے اگر مجھے پتا ہوتا کہ حالات اتنے جائیں گے تو ناصر سے ملنے سے پہلے میں اس کی تائی امی سے مل کر یہ بات کرتا میری وجہ سے پازیب آج اس حالت میں ہے

https://www.zubinovelszone.com

ذہنی دباؤاور ٹینشن کی وجہ سے اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا وہ ہمیشہ کے لئے مجھے چھوڑ کر جانے والی تھی۔ابھی تو اس نے ٹھیک سے میری زندگی میں قدم بھی نہیں رکھا وہ پریشانی سے سر اپنے ہاتھوں پر رکھے بول رہا تھا

اٹس اوکے یار زندگی آسان نہیں ہے یہاں آئے دن ایسے واقعات پیش آتے ہیں جو ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتے

اور اب تو تمہیں خوش ہونا چاہیے کہ بھابھی اب بالکل ٹھیک ہیں کچھ زخم ہیں جلد ہی بھر جائیں گے

لیکن تمہیں ان کا بہت خیال رکھنا ہوگا نکاح کب ہے زاہد اسے باتوں میں لگانے لگا

فی الحال کچھ نہیں پتا بریرہ کو اس کی تائی امی کے گھر چھوڑ کر کہا تو تھا کہ وہ بات کر لے

کیا دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا تم نے بریرہ کو بات کرنے کے لیے کہا۔تمہیں اسے اس سب میں شامل ہی نہیں کرنا چاہیے بلکہ میری مانو تو تم پازیب کو بھی دور ہی رکھو اس سے الگ گھر میں رکھنا یہ نہ ہو کے۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا زاہد میں اپنی پازیب کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔اور وہ وہیں پر رہے گی بریرہ کی آنکھوں کے سامنے میں بریرہ کو مجبور کر دوں گا طلاق لینے پر اسے اس زبردستی کے رشتے کو اب توڑنا ہی ہو گا

میں نے چاچو کی قسم کھائی تھی کہ جب تک بریرہ خود مجھ سے طلاق نہیں مانگتی میں اسے طلاق نہیں دوں گا سات سال سے وہ اپنی ضد پر قائم ہے

لیکن اب میں اپنے طریقے سے اس کی ضد توڑونگا اس بار بریرہ ہار جائے گی وہ یقین سے کہہ رہا تھا یہ نہ ہو کہ بریرہ کو ہارتے ہارتے تم اپنا سب کچھ ہار دو زاہد یار۔

سر پیشینٹ کو ہوش آچکا ہے وہ بہت شور کر رہی ہیں چیخیں مار رہی ہیں اور شاید تکلیف سے رو رہی ہیں آپ جلدی سے آجائیں نرس نے کہا تو زاہد کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس کے پیچھے بھاگا تھا

○○

○○○○○

کیوں بچایا مجھے مر جانے دیا ہوتا ایسی زندگی سے موت بہتر ہے میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں مر جانے دو مجھے

میں کسی کو کوئی خوشی نہیں دے سکتی میرا مر جانا ہی بہتر ہے زمین سے بوجھ کم ہو جائے گا

نہیں رہنا مجھے زندہ چھوڑ دو مجھے میں مر جانا چاہتی ہوں نرس اسے کنڑول کر رہی تھی جب اچانک اس کے ہاتھ میں موجود ٹے سے کینچی اٹھا کر خود پر وار کرنے ہی والی تھی کہ جب زایار نے اس کا ہاتھ تھاما اور ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے وہ ہوش و ہواس دوبارہ بیگانہ ہو چکی تھی

لو جی کر دیا بیہوش یہ کون سا طریقہ ہے پیار جتانے کا باہر تو تم کہہ رہے تھے کہ تم بہت پیار کرتے ہو عشق جنون پتہ نہیں کیا کیا اندر آ کے رکھ کر لگا دیا زاہد بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا

اور ساتھ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے دیکھ رہا تھا جس کے بس ایک ہی وار سے وہ بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

تم باتیں سن نہیں رہے تھے اس کی کیا بکواس کر رہی تھی بہت شوق ہے نہ جان دینے کا نکاح ہو جائے جان تو اس کی میں نکالوں گا وہ غصے سے نرس کو اس کے اسے ہوش میں لانے کے لئے کہہ رہا تھا

نرس پریشانی سے اس کی باتیں سنتی اس کے اشارے پر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی

جبکہ زاہد اس کی سوچ پر ہنستا اس سے باہر آنے کے لئے کہنے لگا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زایار جیسا مچیور اور اتنا سیریس انسان ایک ٹین ایج لڑکی کے پیچھے اتنا پاگل ہو رہا ہے

ویسے تم سے چودا پندرہ سال چھوٹی ہو گی وہ سوچتے ہوئے بولا
تم سے کسی نے پوچھا اس کی بات پر بہت بدمزا ہو کر دیکھنے لگا
کافی زیادہ چھوٹی نہیں ہے۔۔؟

میری امی میرے بابا 17 سال چھوٹی ہیں ابھی تک کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں اور خیر اتنی بھی چھوٹی نہیں ہے مجھ سے صرف گیارہ بارہ سال چھوٹی ہو گی وہ "صرف" پر زور دیتے ہوئے بولا تھا زاہد کا بے اختیار قہقہ بلند ہوا

https://www.zubinovelszone.com

گیارہ بارہ سال "صرف "نہیں" بہت" ہوتے ہیں زایار سکندر شاہ وہ ہنستے ہوئے بولا

تمہاری اس بکواس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا وہ میری ہے وہ کسی ضدی بچے کی طرح بولا جیسے زاہد بہت ساری وجوہات بیان کر کے اس سے چھین لے گا

کبھی نہیں میری جان میں تمہیں کبھی ایسا نہیں کہوں گا اللہ تمہیں خوش رکھے تم اندازہ تک نہیں لگا سکتے کہ تمہاری دوسری شادی کی بات پر میں کتنا خوش ہوں

آخر میرا دوست بھی زندگی میں آگے بھر رہا ہے اس کی زندگی میں کوئی آگیا ہے جو اسے خوش رکھے گا اس کی خوشیوں کی فکر کرے گا

زاہد خوشی سے دعائیں دیتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگا

وہ باتوں میں مگن تھی جب نرس نے آکر بتایا کہ پیشنٹ کو دوبارہ ہوچکا ہے

نکاح میں آنا نرس کے جاتے ہی وہ اس سے کہنے لگا اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا

ooooo

سب لوگ بریرہ کے منتظر تھے اس کی سونی کلیاں دیکھ کر پاکیزہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگئے

ارے آپ سب لوگ یہاں اتنے آرام سے بیٹھے ہیں گھر والے ایک ساتھ بیٹھے ہوں تو مزہ تب آتا ہے جب کا چائے کا دور چلے آپ سب بیٹھے میں ابھی چائے لے کر آتی ہوں

وہ مسکراتے ہوئے کچن کی جانب جا رہی تھی جب اچانک پاکیزہ بیگم نے اس کا بازو تھام لیا

کیا فیصلہ کر کے آئی ہوں بریرا وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی گھر میں سبھی لوگ اسے دیکھ رہے تھے
میں کیا فیصلہ کروں گی چاچی فیصلہ تو آپ کے بھتیجے نے کیا ہے اور ان کے حکم کے مطابق جمعہ کو
نکاح کی رسم ادا کرنی ہے

ان کا کہنا ہے شادی بہت دھوم دھام سے ہو گی کوئی بھی رسم چھوٹنی نہیں چاہیے بہت ساری
تیاریاں کرنی ہوں گی

آپ سب لوگ بھی اپنی تیاری کر لیں وہ اپنا درد چھپاتی مسکرا کر ان کے قریب سے اٹھ گئی تھی
کیا تم بھی اس شادی میں شرکت کرو گی وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھیں جبکہ زار چاچو اور صفدر
چاچو خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے

زایار کا حکم ہے کہ ان کی دلہن کو میں اپنے ہاتھوں سجاؤں اور تمام رسموں میں سب سے آگے
رہوں اب تو شوہر کا حکم ماننا پڑے گا

https://www.zubinovelszone.com

اتنا گر گیا ہے وہ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔پہلے وہ تمہیں آگے کر کے شادی کی فرمائش کرتا ہے اور اب تمہیں سزا دینے کے لیے اس نے یہ نیا طریقہ نکالا ہے اس گھر میں کوئی اس کی شادی میں شرکت نہیں کرے گا تم بھی نہیں سنا تم نے دروازے سے آتے سکندر صاحب نے غصے سے اسے کہا تھا

مجھے کرنا ہو گا تایا ابو۔ میں پیچھے نہیں ہٹ سکتی اور نہ ہی اپنے شوہر کے خلاف جا سکتی ہوں ان کی مخالفت کے روپ میں طلاق مجھے تحفہ میں ملے گی اور مجھے یہ تحفہ قبول نہیں وہ آنسو بہاتی وہاں سے جا چکی تھی جبکہ سکندر شاہ کو اپنی بہو کی باتوں پر یقین نہ آیا

مطلب ان کا بیٹا اتنا گر گیا تھا کہ اب وہ اسے طلاق کی دھمکیاں دے رہا تھا
مانتے تھے سات سال پہلے جو کچھ بھی ہوا اس میں ان کی غلطی تھی لیکن اب جو یہ سب ہو رہا تھا اس میں صرف اور صرف زایار کی غلطی تھی

وقت گزر چکا تھا جو ہونا تھا ہو چکا تھا آخر کب تک بریرہ کو سزا دینا چاہتا تھا اب بس کر دے ایک بیٹا بھی تھا ان کا جوان دونوں سے بے حد محبت کرتا تھا کیا زایار کو اس کی بھی پروا نہیں تھی

○○○○○

بیٹا اللہ نے تجھے نئی زندگی دی ہے اس کی قدر کر آنسو بہا کر یوں ناشکری نہ کرنا چاچا اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھا رہے تھے

تو میں کیا کروں چاچا یہ دنیا مجھے جینے نہیں دے رہی کیا غلطی ہے میری کیا غلط کیا ہے میں نے میری ذات کو تنکوں میں بکھیر دیا ان ظالموں نے وہ عورت جو میری تعریفوں کے پل باندھ کی تھی میری ذات کو ریزہ ریزہ کر گئی

میں تو تائی امی کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی ان کا بوجھ بانٹنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن لگتا ہے کہ موت کو بھی میری ضرورت نہیں وہ آنسو پیتے آہستہ آہستہ بول رہی تھی

شکریہ میری جان بچانے کے لئے مجھے تو اللہ نے میرے گناہ کی سزا ضرور دے گا لیکن اللہ آپ کو آپ کے نیک عمل کا اجر دے سے دعا ہی کر سکتی ہوں

بیٹا تیری جان میں نے نہیں چھوٹے سرکار میرا مطلب ہے زایار صاحب نے بچائی ہے بری حویلی میں بڑے سرکار سکندر شاہ کے بیٹے نے آج اُن کی وجہ سے زندہ ہے

https://www.zubinovelszone.com

زایار صاحب تو بریرہ بیگم کے شوہر ہے ناہادی کے بابا کیا انہوں نے ہی مجھے تھپڑ مارا تھا جب میں تھوڑی دیر پہلے پاگل ہو رہی تھی اپنہ سچویشن کو سوچتے ہوئے وہ شرمندگی سے بولی ڈرائیور چچا نے ہاں میں سر ہلایا

اچھا یہ بریرہ بیگم کے شوہر ہیں انہوں نے میرا دوپٹہ بھی چرایا تھا کچھ یاد آنے پر وہ پھر بولی

بکواس کر رہی ہے لڑکی دماغ خراب تو نہیں ہو گیا وہ کروڑوں عربوں کے مالک ہے تیرا دوپٹہ کیوں چرائیں گے ڈرائیور چچا نے اسے خاموش کرتے ہوئے کہا اگر یہ بات زایار صاحب سن لیتے کہ وہ ان کو چور سمجھتی ہے تو کیا سوچیں گے

ایک تو وہ اس کی جان بچا کر یہاں آئے ہیں اور اور یہ پاگل لڑکی انہیں چور بلا رہی ہے

لیکن میں سچ کہہ رہی ہو چاچا انہوں نے میرا دوپٹہ چرایا تھا اور ایک بار نہیں دوبارہ وہ بہت آہستہ آواز میں بول رہی تھی جیسے کوئی راز کی بات بتا رہی ہو

زایار جو کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا گلا کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا

https://www.zubinovelszone.com

ہاں اسے پسند نہیں آیا تھا ڈرائیور چاچا کے ساتھ اس کا سر گوشانہ انداز اس کا یہ انداز وہ خود تک محدود رکھنا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا اس کی زبان سے نکلا ہر لفظ زایار شاہ کی امانت ہو

بس بیٹا اب صاحب کے بارے میں ایسی بات مت کرنا اور نہ ہی ایسا قدم دوبارہ اٹھانا اپنا نہ سہی تو اپنی تائی امی کا تو احساس کرو اس کا ہے ہی کون تمہارے علاوہ اس عورت نے تمہیں بڑی مشکل سے پالا ہے

اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے بہت محبت سے سمجھا رہے تھے وہ نظریں جھکائے ہاں میں سر ہلا گی

گاڑی نکالو تم وہ ڈرائیور کو اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ڈرائیور فوراً گاڑی نکالنے جا چکا تھا

چلو اٹھو گاؤں واپس جانا ہے رات بہت گہری ہو چکی ہے وہ نرمی سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اس سے اٹھنے میں مدد کر رہا تھا

پازیب کو آج بھی شرمندگی ہو رہی تھی کوئی مرد اس کے اتنے قریب کھڑا ہو کے اسے اٹھنے میں مدد کر رہا تھا کاش یہاں اس کی تائی امی یا کوئی اور عورت ہوتی اس کے وجود پر کوئی دوپٹہ نہیں تھا خود سے چادر ہٹاتے وہ شرم سے سرخ ہو چکی تھی

بس ایک پاوں تک آتا کرتا سا پہنایا ہوا تھا اسے اپنے کپڑوں کو دیکھ کر اسے مزید شرمندگی ہونے لگی

ابھی وہ کر سیدھی ہی ہوئی تھی کہ نرس ایک ہاتھ میں بیگ لیے اندر داخل ہوئی سر یہ آپ نے منگوایا تھا نیو ریڈی میٹ برینڈڈ سوٹ اس کی طرف بڑھایا جو دیکھنے میں بھی بہت قیمتی محسوس ہو رہا تھا

مجھے کیا دے رہی ہو جاؤ اس کو پہنانے میں ہیلپ کرو اور تکلیف نہیں ہونی چاہیے خیال رکھنا وہ نرس کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ جی سر کرتی اسے تھام کر اندر لے گئی

اسے کپڑے پہنانے میں مدد کر کے وہ واپس باہر لے کے آئی شاید آج اس کی زندگی میں شرمندہ ہونے کا ہی دن تھا

زایار نے اس کی جان بچائی تھی تو یقیناً اسے اسی حالت میں ہسپتال لے کے آیا تھا نرس نے کہا تھا کہ اس کے کپڑے پوری طرح سے جل چکے تھے یہ تو اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ گئی

اس لئے یہاں پہنچتے ہی اس کے کپڑے بدل دیے گئے بار بار یہ سوچ کہ اتنی بری حالت میں یہاں لایا گیا اسے نظریں اٹھانے دے رہی تھی

خیال رکھنا اس کا ٹائم پر دوا وغیرہ دیتے رہنا موسم کے حساب سے آج کل زخم کبھی بھی خراب ہو سکتے ہیں لاپرواہی بہت بری ثابت ہو گی

اور اس موسم میں تکلیف بھی بہت زیادہ ہوتی ہے ایک بھی ٹائم دوا مس نہیں ہونی چاہیے وہ بالکل بے تکلف ہو کر پازیب سے بول رہا تھا جیسے برسوں سے جانتا ہو پازیب کو اس ڈاکٹر کا انداز بالکل اچھا نہ لگا تھا

اور پرسوں تک میں بھی گاؤں آجاؤں گا وہ زاہار سے بولا

فی الحال اسے ہسپتال سے لے کر جانا ٹھیک ہے کیونکہ پرسوں نکاح تھا بریرہ اسے فون کر کے بتا چکی تھی اور ایسے میں اسے ہسپتال رکھنا بہت مشکل تھا۔اسی لیے وہ اپنے ساتھ گھر لے آیا

تائی امی دروازے پر بے چینی سے انتظار کر رہیں تھیں اسے اپنے سینے سے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں زایار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بھی کی آنکھیں نم تھیں جبکہ زایار انہیں پرسوں آنے کا کہتا جا چکا تھا وہ پرسوں کیوں آئے گا یہ سوال پازیب کے لئے حیران کن تھا

ooooo

بریرہ گھر والوں کے سامنے کہہ چکی تھی کہ جمعہ کو زایار کا نکاح ہے اور کوئی بھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا گھر کا کوئی فرد نکاح میں شامل ہونے کو تیار نہ تھا سوائے اس کی ماں کے

سنیہا اور لالی پر تو یہ خبر قیامت کی طرح ٹوٹی تھی انہیں یقین نہیں آرہا کہ ایسا کچھ ہونے جارہا ہے بلا ان کا بھائی یوں اچانک دوسری شادی کیسے کر سکتا ہے ان کے لیے تو زایار اور بریرہ کا دنیا سب سے خوبصورت کپل تھا

انہیں تو اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ جمعہ کو پازیب کا نکاح ان کے زایار ادا کے ساتھ ہے اب لالی کو اپنی بھابھی کی اداسی کی وجہ سمجھ میں آئی تھی اسے نہ چاہتے ہوئے بھی پازیب کے وجود سے نفرت سی ہونے لگی

وہ دونوں زایار کو بالکل مخاطب نہیں کر رہیں تھیں اس وقت بھی زایار کتنی ہی ان کے سامنے بیٹھا رہا لیکن وہ اپنے کام میں مصروف رہیں اور پھر اٹھ کر اندر چلی گئیں
ان کے خفا خفا انداز پر زایار بھی خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا تھا سب گھر والے اس سے خفا تھے

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس وقت وہ اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا یہ اس کی زندگی تھی اور وہ اپنی زندگی پر پورا اختیار رکھتا تھا

○○○○○○

بریرہ بیگم آپ نے جیسا کہا تھا بالکل ایسا ہی کیا پہلے ہم نے پورے گاؤں میں پازیب کو بدنام کر دیا گاؤں کے ایک ایک گھر میں جا کر بتایا کہ پازیب کا بری حویلی کے مردوں کے ساتھ غلط تعلق تھا

جس کی خبر حویلی کی بیگمات کو ملتے ہیں انہوں نے اسے نوکری سے نکال دیا اور منہ بند رکھنے کے لیے بھاری رقم بھی دی ڈالی

ملازمہ اس کے سامنے بیٹھی تیز تیز بول رہی تھی جبکہ دروازے پر کھڑے زایار کا غصے سے برا حال تھا وہ دھاڑتا ہوتا سے کمرے میں داخل ہوا

اور چٹاخ چٹاخ کی آواز کے ساتھ بریرہ کے چہرے پر کہیں تھپڑ لگا ڈالے وہ بے حال سی ہو کر بیڈ پر پڑی ہوئی تھی جبکہ ملازمہ اس کا غصہ دیکھتی فورا باہر بھاگ گئی

دکھادیں اپنی اوقات پازیب کو اس حال تک تم نے پہنچایا تھا پازیب کو خودکشی کرنے پر مجبور تم نے کیا وہ ایک اور زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر مارتے ہوئے بولا شور کی آوازیں سنتے سب تیزی سے کمرے کی جانب آئیں

جبکہ اسے برے حال میں بیڈ پر پٹکتا زایار نے اپنا ریوالور نکالا
یقیناً آج وہ اسے گولی ماردیتا اگر شیر بیچ میں آکر اسے کنٹرول کر کے گھسیٹتا باہر نہ لے جاتا

چھوڑدے مجھے شیر آج میں اسے جان سے مارڈالوں گا آج یہ حد پار کر گئی ہے میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا بہت برداشت کر لیا میں نے یہ گھٹیا عورت کبھی نہیں بدل سکتی
اس سے چلاتے ہوئے بولا۔جب کہ شیر اسے سمجھاتا بند کمرے میں لے آیا تھا

ooooo

میں کیا کرتی چاچی میرے پاس کوئی راستہ نہیں تھا
کوئی بھی عورت اپنی بیٹی کی شادی ایسے مرد سے کیوں کرے گی جس کی پہلی بیوی اور بچہ اسی کے گھر میں موجود ہوں
ان کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزار رہا ہو زایار انکار نہیں سننا چاہتے تھے

اوران کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے مجھے یہ قدم اٹھاناپڑامیں نے ہی ملازمہ کو کہا تھا کہ گاؤں کے گھروں میں جاکر وہ پازیب کانام زایار کے ساتھ لے تاکہ اس کارشتہ ٹوٹ جائے لیکن مجھے نہیں پتاتھا کہ پازیب اس حد تک چلی جائے گی

وہ لڑکی خود کو نقصان پہنچانے جارہی تھی خودکشی کرنے جارہی تھی وہ تو خداکالاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم وقت پر پہنچ گئے

اور وہ بچ گئی۔اگر ہم ایک لمحے کی بھی تاخیر کرتے تو شاید پازیب آج ہمارے بیچ نہ رہتی۔لیکن مجھے نہیں پتاتھا کہ زایار ہر چیز کا مجرم مجھے ہی ٹھہرائیں گے وہ تو ویسے بھی آج کل مجھے اپنی خوشیوں کا دشمن سمجھتے ہیں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تو چاچی نے اسے اپنے سینے سے لگالیا

لیکن بریرہ انجانے میں سہی تم نے بیوقوفی کی ہے ایسا قدم اٹھانے سے پہلے کسی سے مشورہ تو کر لیتی مجھ سے پوچھ لیتی۔

میں صرف زایار کی خوشی چاہتی ہوں چاچی اور کچھ نہیں۔میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ وہ خوش رہے چاہے کسی کے ساتھ بھی

میں نہ کل ان کی پسند تھی نہ ہی آج ان کی پسند ہوں زبردستی کا رشتہ کب تک نبھاتے رہیں گے وہ کیا انہیں اپنی خوشیاں جینے کا حق نہیں کیا وہ اپنی مرضی سے اپنی زندگی نہیں گزار سکتے تایا ابو آپ نے اس وقت فیصلہ کیا ہم نے سر جھکا لیا

زایار میری محبت ہیں۔ لیکن میں ان کے لئے کیا تھی کیا ہے ہمارا رشتہ صرف ایک سمجھوتا۔اور سمجھوتے ساری عمر نہیں نبھائے جاتے میں اپنی محبت کو اس حال میں نہیں دیکھ سکتی تھی میں نے پازیب کو ان کے لیے مانگ لیا ہے مجھے یقین ہے وہ انہیں ہر خوشی دے گی جس کی وہ حقدار ہیں۔

اور آپ سب کو نکاح میں شامل ہونا پڑے گا کوئی انکار نہیں کرے گا جس نے زایار کی شادی میں شرکت نہیں کی وہ میرا مرا منہ دیکھے گا میں کہہ رہی ہوں آپ سب کو میری قسم آپ سب کو زایار کی خوشیوں میں اس طرح سے شامل ہونا ہو گا جس طرح آپ کا فرض بنتا ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ لالی اور سنیہا ابھی بری طرح سے رو رہی تھی

آخر کیا تھا اس پازیب میں جو بریرہ میں نہیں تھا آخر کیوں زایار کو اس کی محبت نظر نہیں آتی کہیں سوال اپنے دل میں لیے وہ اس کے نکاح کی تیاریاں کرنے لگی۔ گھر میں اس خوشی کو بھی ماتم زدہ ماحول میں منایا جا رہا تھا سب لوگ تیاریاں کر رہے تھے حویلی کو دلہن کی طرح سجایا جا رہا تھا۔

لیکن یہ سب کچھ اتنی خاموشی سے ہو رہا تھا جیسے کسی کی بارات نہیں جنازہ جا رہا ہوں

○○○○

پازیب کو صدمہ لگا تھا بریرہ بیگم ایسے کیسے اپنے شوہر کے لئے اس کا رشتہ مانگ کر چلی گئی ایسا کیسے ممکن تھا بلا ایک بیوی اپنی ہی سوتن کا رشتہ کیسے مانگ سکتی ہے

تائی امی خاموشی سے اس کے نکاح کی تیاریاں کر رہی تھیں گاؤں میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل رہی تھی لیکن کسی کو بھی ان کے گھر میں آنے کی اجازت نہ تھی

یہ تو وہ جانتی تھی کہ اب اس کے لئے کوئی اچھا رشتہ نہیں آئے گا یا تو پانچ بچوں کا باپ یا کوئی معذور اپنی زندگی سے تنگ ہو اس کے وجود کا مالک بنے گا لیکن بریرہ بیگم کے شوہر کا رشتہ سوچ بھی اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی

بریرہ بیگم اسے بے حد پسند تھی وہ ایک بہت اچھی اور نیک عورت کی بلا سوتن کیسے بن سکتی تھی

○○○

السلام علیکم میرا نام نعمہ ہے اور میں دلہن کو مہندی لگانے آئی ہوں۔

مجھے زایار شاہ نے یہاں بھیجا ہے کیا آپ مجھے دلہن سے ملوائیں گئیں ایک خوبصورت سی لڑکی دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی

سب کچھ بہت اچانک ہو رہا تھا
وہ شادی کر رہا ہے ٹھیک ہے اسے عزت دے رہا تھا اچھی بات تھی لیکن اس طرح دھوم دھام سے شادی بھلا کوئی اپنی دوسری شادی کی اتنی خوشی مناتا ہے
بریرہ بیگم کے ان احسانوں کو وہ کیسے چکائیں گے

جوان کی بیٹی کی خوشی کے لیے اس کی خواہشوں کے لیے اپنا گھر تباہ کر رہی تھی اپنا بسا بسایہ سنسار اجھاڑ رہی تھی

کیا بھلا کسی میں اتنی ہمت ہو سکتی ہے کہ وہ اپنا سب کچھ برباد کر کے اپنی خوشیاں کسی اور کی جھولی میں ڈال دے

ایک عورت بلا کیسے دوسری عورت کو اپنے شوہر کی زندگی میں قبول کر سکتی ہے بریرہ بیگم کا دل بہت بڑا تھا وہ کسی اور کا نہیں بلکہ اپنے ہی شوہر کا رشتہ لائی تھی

یہ بہت بڑی بات تھی تائی امی تو اس لڑکی کے حوصلے پر پریشان ہو رہی تھی

اور خاموشی سے اس لڑکی کو اندر آنے کا راستہ دیا اور اسے پازیب کا کمرہ بتایا

حویلی میں تو دھوم دھام سے مہندی مایوں کی رسم کی جا رہی تھی لیکن پازیب کی تکلیف کا خیال کے اس طرف کچھ نا کیا گیا

اس کی حالت کل سے بہتر تھی زخم اب بھی تھے تکلیف اب بھی بہت تھی لیکن جو زخم جو داغ اس کی ذات پر لگائے تھے

جو اس کی عزت کو بکھیر کر رکھ گئے ان سب کے سامنے یہ سب کچھ بھی نہیں تھا

دلہن تو بے حد خوبصورت ہے لڑکی نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے دیکھا

تو وہ لڑکی کو انجان نظروں سے دیکھنے لگی۔ جس کا مطلب وہ لڑکی بھی سمجھ چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

میرا نام نعمہ ہے اور میں ایک بیوٹیشن ہوں مجھے زایار شاہ نے یہاں آپ کو مہندی لگانے اور کل صبح تیار کرنے کے لئے بھیجا ہے

آپ کو مہندی لگا کر میں حویلی جاؤں گی آج رات میں حویلی میں مہمان ہوں وہ ابھی بہت لوگوں کو تیار کرنا ہے اس لیے پہلے یہاں آگئی اپنے ہاتھ دکھائیں

کہاں سے جلا ہے آپ کا ہاتھ مجھے بہے اخیباط سے کرنا ہوگا

وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ سامنے کرنے کا کہتے اپنے بیگ سے مہندی نکالنے لگی

اس کا بلکل کوئی ارادہ نہیں تھا مہندی لگانے کا بلکہ وہ تو یہ شادی دھوم دھام سے بھی نہیں چاہتی تھی بد سادگی سے نکاح ہو جائے اس کے لیے کافی تھا

بریرہ کی سوتن بننا بھی اس کے لیے قیامت سے کم نہیں تھا لیکن یہ اس کی مجبوری تھی عزت سے سر اٹھا کر چلنے کے لئے اسے یہ قدم اٹھانا تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس نے خود سے وعدہ کیا تھا وہ کبھی بریرہ بیگم اور ان کے شوہر کی زندگی میں نہیں آئے گی۔

اور نہ ہی بریرہ بیگم کے اعتبار کو ٹھیس پہنچائے گی۔ بریرہ بیگم نے حوصلے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اپنا ہمسفر دینے کا فیصلہ تو کر لیا تھا لیکن یہ کتنا مشکل تھا یہ سمجھنا کسی بھی عورت کے لیے مشکل نہ تھا

وہ سادگی سے نکاح چاہتی تھی لیکن بریرہ بیگم کے حکم پر شادی دھوم دھام سے کی جا رہی تھی تا کہ اس کی کوئی خواہش دھوری نہ رہے

انہوان نے کہا تھا کہ وہ چاہتی ہیں کہ پازیب بھی ہر لڑکی کی طرح دلہن بنے اور دھوم دھام سے اس کی بارات آئے

ان کا کہنا تھا کہ وہ جانتی ہیں کہ ہر لڑکی کی طرح پازیب کی بھی کچھ خواہشات ہوں گی اور اس سب کی وجہ سے وہ پازیب کی خواہشوں کو نظرانداز نہیں کر سکتی۔اس لیے پازیب کو یہاں سے دھوم دھام سے دلہن بنا کر رخصت کیا جائے گا اور اس کی شادی کی تمام رسمیں بھی ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

شادی کا سارا خرچہ بڑی حویلی کے لوگ اٹھا رہے تھے وہ تائی امی کو ایک کوئی بھی پیسا خرچ کرنے سے منع کر چکے تھے اور نہ ہی وہ کوئی دہیج چاہتے تھے لیکن تائی امی نے پھر بھی کچھ چیزیں اس کے لیے بنوا کر رکھی تھی

لیکن بریرہ نے کہہ دیا کہ ایسی چیزیں حویلی میں بہت ہیں اب وہ حویلی کی بہو بننے جا رہی ہے تو ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں

تائی امی اداس تو ہو گئیں لیکن انہوں نے اپنی بچی کی خوشیوں کے لیے ہر چیز کو نظر انداز کر دی ان کو صرف اور صرف اس کی شادی کی فکر میں لگ گئیں

کل جمعہ تھا کل اس کا نکاح تھا اور آج اس کے ہاتھ میں زایار شاہ کے نام کی مہندی لگائی جا رہی تھی وہ خاموشی سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جہاں وہ لڑکی اپنی مہارت سے اس کے ہاتھوں کو سجا رہی تھی

زایار نے اسے بتا کر بھیجا تھا کہ وہ تکلیف میں ہے اس لیے اسے زیادہ دیر بیٹھنے کیلئے نہ کہے۔بس دلہن کا سنگھار پورا کرنے کے لئے مہندی لگا دیں

اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔اس نے بہت مہارت سے ایک چھوٹا سا ڈیزائن اس کے ہاتھ میں لگایا جس کی وجہ سے اسے زیادہ دیر بیٹھنا نہیں پڑا لیکن سامنے ہاتھ کی جانب اس نے بہت خوبصورتی سے زایار شاہ کا نام لکھ ڈالا تھا

وہ کچھ بھی نہ بولی نہ انکار کر پائی نہ اقرار کل وہ شخص اس کی زندگی کا مالک بننے والا تھا اگر اس کا نام اگر اس کے ہاتھ میں آ گیا تو کیا ہو گیا وہ تو پوری کی پوری اس کی ملکیت میں جا رہی تھی

لیکن جب پازیب اس کے ہاتھ کو دیکھتی اس کے دل میں عجیب سی بے چینی پیدا ہوتی وہ بار بار اپنے دل کو سمجھاتی کہ اس شخص پر کیا اس کے نام بلکہ اس کے سائے پر بھی اس کا کوئی حق نہیں ہے

وہ بریرہ بیگم کا شوہر ہے اور یہی حقیقت ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا اس کے ساتھ اس کا رشتہ صرف اور صرف ایک سمجھوتا ہے

جو اس کی عزت بچانے کے لئے کیا جا رہا ہے
اس لیے اس نے اپنے دل میں کسی خوش فہمی کو جنم نہیں لینے دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

یہ نکاح صرف اور صرف ایک سمجھوتا تھا اور اب اسے اس سمجھوتے کے ساتھ ساری زندگی گزارنی تھی

مہندی والی خاموشی سے مہندی لگا کر جا چکی تھی جب کہ پازیب خاموشی سے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جس میں بڑی مہارت اور خوبصورتی سے اس شخص کا نام لکھا تھا جس پر اس کا کوئی حق نہیں تھا

○○○○

حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی ہر طرف مہمان ہی مہمان تھے سب کے لبوں پر ایک ہی سوال تھا آخر کیا وجہ تھی کہ زایار دوسرا نکاح کرنے جا رہا تھا

ہر کوئی اپنی طرف سے کہانیاں بناتا مہمانوں کو مطمئن کر رہا تھا۔سب کے سب لوگوں کی پریشانی کی وجہ یہی تھی کہ بریرہ خود اس شادی میں شامل تھی اور سب مہمانوں کا خیال بھی وہ خود ہی رکھ رہی تھی

دور دور کے سارے مہمان اسے بلا بلا کر وجہ پوچھ رہے تھے
مہمانوں کو کیا وجہ بتائی جائے گی یہ تو پہلے ہی وہ سوچ چکی تھی اس نے سب گھر والوں کے سامنے کہا تھا کہ وہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی اور یہی وجہ اس نے مہمانوں کے سامنے بھی رکھ دی

سب یہی کہہ رہے تھے کہ بریرہ کا دل بہت بڑا ہے

جو خود اپنے ہاتھوں سے سوتن اپنے سر پہ خار ہی ہے۔ جبکہ بریرہ بے حد مطمئن انداز میں سب کے سوالوں کے جواب دیتی خود کو بے حد پرسکون ظاہر کر رہی تھی

یہاں آنے سے پہلے ہی اس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا ہر طرح کے سچویشن کے لیے یہ صرف ایک نامی رسم تھی کہ مہندی اور ہلدی کی رسم ادا کی جائے گی تاکہ سب کو پتا چل جائے اس لیے سب رسمیں ادا کی جائے گی

مہمان تو بہت آئے تھے لیکن ایسا ہوا کچھ بھی نہیں تھا
حویلی میں مہمانوں کا ہجوم دیکھ کر زایار رات ہونے سے پہلے ہی ڈیرے پر جا چکا تھا۔ اس نے کہا تھا اگر پازیب اس رسم کو ادا نہیں کر سکتی تو یہ سب بے کار ہے

بریرہ میں اتنی ہمت ہرگز نہیں تھی کہ وہ اسے روک پاتی ہے اس کے جانے کی وجہ پوچھتی کل کے بعد تو بریرا کمرے میں بھی نہیں گئی تھی بلکہ ہادی کے ساتھ اس کے کمرے میں سوئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

پتا نہیں وہ غصے میں اس کا کیا حال کرتا

بریرہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی اس نادانی کی وجہ سے حالات اتنے خراب ہو جائیں گے وہ تو بس اس کی خوشی کے لئے یہ سب کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن پاکیزہ بیگم نے اسے سمجھایا کہ اسنے بہت غلط قدم اٹھایا ہے کسی کی ذات پر بہتان لگانا اسے دنیا کے سامنے بدنام کر دینا کسی گناہ سے کم نہیں

وہ بے حد شرمندہ تھی اپنی نادانی میں وہ یہ غلطی تو کر بیٹھی لیکن یہ سوچ آتے ہی کہ جس کی وجہ سے پازیب کی جان جا سکتی تھی وہ اندر تک کانپ کر رہ جاتی

اس نے جو بھی کیا تھا زایار کی خوشی کے لئے کیا تھا اور آگے بھی اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی اس وقت وہ سب مہمانوں کو سنبھالتی ان کا خیال رکھ کر ان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ لالی اور سنیہا سب کو دکھانے کے لئے رسم میں شامل تھیں۔ان دونوں نے تو مہندی بھی نہیں لگائی تھی۔ بریرہ کے بار بار کہنے کے باوجود بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا تو بریرہ ہمت ہار گئی

یہاں تک آگئی تھی یہی کافی تھا اگر کچھ کہتی تو خاندان میں بات پھیل جاتی اور وہ کسی بھی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

پہلے ہی پازیب کی بدنامی نے بہت کچھ پر خراب کر رکھا تھا اب وہ پازیب کو کسی بھی قسم کی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی

oooooo

لالی تم یہاں کیا کر رہی ہو سب لوگ تمہیں وہاں ڈھونڈ رہے ہیں

شیر جو اس دشمن جان کو سب کے بیچ نہ پا کر ڈھونڈتے ہوئے ادھر آیا تھا ایسے پودوں کے ساتھ بیٹھے روتے دیکھ کر اس کے پاس آگیا

لالی نے جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

نہیں کچھ نہیں میں تو بس ایسے ہی یہاں آکر بیٹھی تھی وہ اپنے آنسو چھپاتے ہوئے بولی

اس طرح سے اکیلے بیٹھ کر رونے سے کیا حاصل ہو گا وہ تمہارا بھائی ہے اس کی خوشیوں میں شامل ہونا تمہارا فرض ہے

حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی ہے تمہارے یہاں بیٹھ کر رونے سے کوئی بھی کچھ بھی مطلب نکال سکتا ہے وہ اسے سمجھا رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں کوئی کیا سوچتا ہے کیا نہیں میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے میں بس اس شادی سے خوش نہیں ہوں تو نہیں ہوں میں چہرے پر برابھابھی کی طرح جھوٹا فیس نہیں لگا سکتی

یہ دکھاوے مجھ سے نہیں ہوتے۔ میں خوش نہیں ہوں۔اور نہ ہی اب میں مہمانوں کے سامنے جاؤں گی۔اور نہ ہی کبھی ادا سے بات کروں گی وہ روتے ہوئے بولی شیر نے ایک نظر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں پر ڈالی

ضروری نہیں لالی جیسا ہم سوچیں ہر بار ویسا ہی ہو ہو سکتا ہے حقیقت اس سے الگ ہو سات سال پہلے جو کچھ بھی ہوا تمہاری سمجھ سے بہت باہر ہے
تم نہیں سمجھ سکتی کہ۔۔۔۔۔

کیا چاچو بہت زیادہ بیمار تھے مرنے سے پہلے انہوں نے آخری خواہش کے طور پر اپنی بیٹی کی سکیورٹی مانگی تھی زایار ادا نے سب کے سامنے یہ کہا تھا کہ وہ اس سے شادی کر لیں
اور ادا نے ان کی آخری خواہش کا احترام کرتے ہوئے بریرہ بھابھی کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے تھام لیا تھا

مجھے سب پتہ ہے زایار ادا کے ساتھ ناانصافی ہوئی تھی انہیں ایک ان چاہی لڑکی کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرنا پڑا

لیکن بھابھی نے کبھی انہیں شکایت کا موقع نہیں دیا وہ ہر طرح کے حالات فیس کرتی رہی ہیں ہر مشکل میں ان کا ساتھ دیتی رہی ہیں

آپ جب انہیں ادا کی ضرورت پڑی تو وہ ان کا ہاتھ چھوڑ کر کسی اور کا ہاتھ تھام گئے انہیں میری بھابھی کے ساتھ ایسا کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ان کی خوشیوں کے لیے وہ اپنے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے نہ جانے کس کرب سے گزر رہی ہیں

آپ اندازہ بھی لگا سکتے ہیں ان کی کیا حالت ہے۔ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنا میک اپ ٹھیک کرنے جاتی ہیں

تاکہ بار بار بہنے والے آنسوؤں سے وہ خراب نہ ہو جائے کہیں ان کی حقیقت سب کے سامنے نہ جائے ان کا درد ان کی تکلیف کوئی دیکھ نہ لے

عورت عورت ہی ہوتی ہے شیر ادا وہ اپنے شوہر کی زندگی میں کسی اور عورت کو برداشت نہیں کر سکتی چاہے وہ کتنی ہی حوصلہ مند کیوں نہ ہو سوتن سہنے کی ہمت کوئی عورت نہیں رکھتی

https://www.zubinovelszone.com

خیر میں تو جا رہی ہوں اپنے کمرے میں اگر کسی نے پوچھا تو کہہ دیجیئے گا کہ میں اپنے کمرے میں ہوں اور یہ جھوٹا دکھاوا مجھ سے نہیں ہوتا

وہ چھوٹی سی لڑکی سے اپنے باتوں سے اسے حیران اور پریشان جو لگی تھی وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی سوچ اتنی آگے جا سکتی ہیں

وہ تو ابھی تک اسے کل کی بچی سمجھ رہا تھا لیکن اس بات تو کو وہ اتنی گہرائی سے سمجھتی تھی یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

OOOOOO

وہ ندی کے قریب بیٹھا ہوا ہر تھوڑی دیر میں ندی میں پانی پھینک رہا تھا چاند کی روشنی ندی کے پانی میں چمکتی ایک الگ ہی منظر پیش کر رہی تھی

وہ خاموشی سے ندی کو دیکھتا اس کے بہتے پانی کی آوازیں سن کر مسرور ہو رہا تھا
وہ خوش تھا بے حد خوش اسے اس کی منزل ملنے جا رہی تھی وہ اپنی محبت کے قریب جا رہا تھا کل اس کا نکاح تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اندر کچھ تھا جو اسے بے حد بے چین کر رہا تھا۔اسے تکلیف ہو رہی تھی۔وہ ساری زندگی ایسی ہی گزارنے کو تیار تھا وہ کبھی کسی عورت کی تمنا نہ کرتا

لیکن پازیب کو دیکھتے ہی اس کے تمام سوئے جزبات جاگ گئے وہ ایک ہی نظر میں اس کے دل پر پوری طرح سے قابض ہو گئی تھی

لوگ کہتے ہیں محبت ہونے میں دیر نہیں لگتی اس نے اس بات کو آزما لیا تھا

اس نے ایک نظر آسمان پر چمکتے کہیں ستاروں کو دیکھا

مجھے معاف کر دیجیے گا چاچو میں جانتا ہوں آج آپ کی روح پر سکون نہیں ہو گی جانتا ہوں آج آپ تکلیف میں ہیں

لیکن میں مجبور ہوں میں نہیں نبھا سکتا اس ان چاہے رشتے کو میں نے کوشش کی سات سال ہر وقت اس لمحے کا انتظار کیا جب مجھے بریرہ کے کیے گئے گناہ کم لگنے لگے

لیکن ایسا نہیں ہو سکتا چاچو آپ اس کے باپ ہیں وہ آپ میں طاقت ہے اسے معاف کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں میں نہیں رکھتا

مجھ میں نہیں ہے ہمت اسے معاف کرنے کی وہ آج بھی ویسی ہی ہے چاچو نہیں بدلی اور نہ ہی وہ کبھی بدل سکتی ہے۔

میں نے اس کی آنکھوں میں بہت آنسو دیکھے ہیں سات سال سے لیکن میں قسم کھاتا ہوں ان سات سال میں بہائے گئے آنسوؤں میں ایک بھی آنسو ندامت کا نہیں تھا۔وہ خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھتا ہر روز کی طرح اپنے چاچو سے اپنے دل کا حال بیان کر رہا تھا

کتنی دیر اپنی ہی سوچوں میں لگے اسے وقت کا احساس ہوا تو صبح کے تین بج رہے تھے اس نے اٹھ کر حویلی کا رخ کیا صبح نکاح تھا۔وہ اپنی زندگی میں اپنی چاہت اپنی محبت اپنی پازیب . کو ویلکم کرنے جا رہا تھا

OOOOOO

اس کی سماعتوں میں مولوی صاحب کی آواز گونج رہی تھی وہ خاموشی سے انہیں سن رہی تھی نکاح کی رسم ادا کی جا رہی تھی

قبول ہے خوبصورت لہجے اعتراف کیا گیا

سرخ لہنگے میں بیوٹیشن کے باہر ہاتھوں سے تیار ہوئی وہ کوئی آسمان سے اتری ہوئی اپسرہ ہی لگ رہی تھی۔

اس کے سارے جسم پر قیمتی زیورات تھے۔وہ گردن اٹھا کر کسی کو دیکھ نہیں پا رہی تھی۔اس نے تو زندگی میں کبھی نقلی یورات بھی اتنے نہیں پہنے تھے۔جتنے اصلی کا بوجھ اٹھا کر کو یہاں بیٹھی تھی

زایار نے اسے یہ سب کچھ کرنے سے منع کیا تھا بلکہ وہ تو شادی کا لہنگا پہنانے سے بھی منع کر چکا تھا

لیکن زار چاچو نے اسے سمجھایا کہ مہمان نہیں جانتے کے پازیب نے خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی یہ بات بتا کر وہ اپنا تماشا لگا سکتے ہیں اسی لئے اس کو تھوڑا بہت تو برداشت کرنا پڑے گا

جس کے بعد بس زایار نے جلدی نکاح کا شور مچا دیا مقصد یہ تھا کہ جلدی سے جلدی یہ سب کچھ ختم ہو اور وہ اسے ان سب تھکن زدا چیزوں سے آزاد کرے

اس نے خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کیے اس کا چھوٹا سا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا سب کچھ اتنا اچانک ہو رہا تھا کہ کسی کو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کا موقع نہ ملا
تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنا سب کچھ زایار کے نام لکھ چکی تھی

نکاح مکمل ہوتے ہی ہر طرف مبارک ہو کا شور گونجنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں رخصتی کا شور اُٹھا

تائی امی پریشان ہوئی وہ اتنی جلدی رخصتی نہیں چاہتی تھیں ابھی تو پازیب کے زخم بھی نہیں بھرے تھے

کہ وہ لوگ ابھی رخصتی چاہتے تھے ان لوگوں نے پہلے اس چیز کا ذکر نہیں کیا تھا

لیکن ان کے حکم پر تائی امی نی اس وقت ہی اسے رخصت کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا

اپنی تائی کے سینے سے لگتی پازیب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

جبکہ وہ اسے بہت ساری دعائیں دے کر اس کی منزل کی طرف رواں دواں کر چکیں تھیں

oooo

زایار کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا وجود ہچکیوں سے روئے جا رہا تھا۔

وہ اسے خاموش کروانا چاہتا تھا لیکن ڈرائیور کی موجودگی میں ایسا ممکن نہیں تھا وہ خاموشی سے اپنے جذبات کو قابو کرتا اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا

یہ زیور اتار دو تمہارے زخم پر نی لگ جائے وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بولا تو

اس کے ایسا کرنے پر پازیب نے تڑپ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت سے نکالا جیسے کسی کرنٹ نے چھو لیا تھا۔اس کے انداز پر زایار کے چہرے پر تبسم بکھر گیا
اس کی گھبراہٹ کو وہ نوٹ کر چکا تھا

اتنا گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔میں کوئی غیر تھوڑی ہوں۔ سمجھ سکتا ہوں کہ تم اپنی رخصتی کی وجہ سے اداس ہو

پریشان مت ہو میں کل ہی تمہیں تمہاری تائی امی سے ملوانے واپس لے آؤں گا وہ بہت آہستہ آواز میں بول رہا تھا کہ ڈرائیور سن نہ پائے جبکہ پازیب کا تو جیسے سارا جسم سماعت بنا ہوا تھا۔اسے اپنے قریب محسوس کر کے زایار تو کسی اور ہی جہان میں تھا

آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ مجھ سے دور۔۔۔دور۔۔۔ہو کر بیٹھے
وہ گھبرائے ہوئے دروازے میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی
کیوں۔۔۔؟میں تو تمہارے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم مجھے خود سے دور کر رہی ہو اس کے اچانک کہنے پر پازیب اسے گھور کر رہ گئی

گھبراؤمت یار بہت شریف آدمی ہوں فی الحال ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے تمہاری مشکلوں میں اضافہ ہو وہ آہستہ سے کہتا اپنا ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے لے گیا اس کے ہاتھوں کا لمس اپنی گردن پہ محسوس کرتی وہ جی جان سے کانپ کر رہ گئی دل بے ترتیب ہونے لگا وہ سکھے پتے کی طرح لرزنے لگی

اس کی حالت سے باخبر زایار نے اس کے گلے میں پہنے وزنی ہار کی ہک کھول دی جس سے اگلے ہی لمحے وہ اس کی گود میں آ گرا تھا

میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کو کوئی بھی چیز تکلیف دے وہ بے حد نرمی سے کہتا اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے چکا تھا پازیب کا معصوم سا دل پسلیوں سے باہر آنے کو مچل رہا تھا

ooooo

حویلی میں بہت دھوم دھام سے اس کو ویلکم کیا گیا۔

زایار بے حد محبت سے اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اسے حویلی تک لایا تھا

وہ دلہن کی طرح سجی عمارت بہت خوبصورت لگ رہی تھی

لیکن اپنے اندر چھائی ویرانی کی وجہ سے وہ اس کی خوبصورتی کو سمجھنے سے قاصر تھی

وہیں رک جائیں بھابھی آپ اس طرح سے اندر نہیں آسکتی پہلے آپ کو سب گھر والوں کے سامنے اونچی آواز نے اپنا تعارف کروانا ہوگا لالی اس کے سامنے آتے ہوئے راستہ روک کر بولی وہ بہت دنوں سے زایار سے ناراض تھی۔

لیکن روز کی بانسبت آج سنیہا اور لالی دونوں بہت الگ لگی تھیں وہ اپنے آپ کو بے حد خوش ظاہر کر رہی تھیں صبح بارات نکلنے سے پہلے بھی انھوں نے زایار کے ساتھ بہت ساری رسم کی تھی مجھے اتنے دنوں سے ان کی ناراضگی کی وجہ سے پریشان تھا آج اس کا دل پہ خوش تھا کیوں کہ اس کی بہنوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے چاچا بڑے چاچا پاکیزہ چاچی سب ہی اس کی شادی کی رسموں میں حصہ لے رہے تھے اس کی ماں تو پہلے ہی اس کے ساتھ تھیں اگر شادی سے کوئی خوش نہیں تھا تو وہ پھر سکندر شاہ

جنہیں اپنی بھتیجی کی جگہ یہ لڑکی ہر گز پسند نہیں آئی تھی

لیکن انہوں نے بھی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا

بلکہ رسموں کے دوران وہ بھی بچوں کی شرارتیں دیکھ کے مسکرا رہے تھے

اور اس وقت بھی انہوں نے ہی کوئی بھی رسم کرنے سے منع کیا تھا

سنیہا اور لالی تم لوگوں کی بھابھی کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے تم لوگ جانتی ہو ابھی ابھی تو حادثہ ہوا ہے فی الحال اسے تنگ مت کرواسے آرام کی ضرورت ہے

بابا نے بہت کم آواز میں کہا تھا کہ مہمان نہ سن سکیں

مہمانوں کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ دلہن کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے

اب سکندر شاہ کے کہنے پر لالی اور سنیہا دونوں کا ہی منہ بن گیا

بابا جانی ہم اور کوئی رسم نہیں کریں گے صرف یہ والی اور کوئی نہیں وعدہ اس کے بعد ہم بھابھی کو کمرے میں چھوڑ آئیں گے

سنیہا نے منت بھرے انداز میں کہا تو سکندر امسکرا دیئے

ٹھیک ہے بھئی جلدی کرو یہ رسم۔۔۔

اور پھر تم لوگ بہو کو سیدھا کمرے میں لے کر جاؤ گیں تا کہ وہ آرام کر سکے سکندر شاہ کے منہ سے بہو لفظ سن کر زایار نے ایک نظر اٹھا کر میں نے دیکھا تھا اسے اپنے دل میں ٹھنڈک سی اترتی محسوس ہوئی

ٹھیک ہے تو پازیب اُپس میرا مطلب ہے بھابی وہ اپنی بات کو درست کرتی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔

بھابھی آپ کو کرنا یہ ہے کہ جیسا کہ آپ ادا کو شادی سے پہلے سے نہیں جانتی

کہ ان کا مکمل نام کیا ہے یا ان کے بارے میں کچھ بھی اسی طرح ادا بھی آپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے

تو اب آپ کو اونچی آواز میں تا کہ اس حلقے میں کھڑے سب لوگوں کو آپ کی آواز سنائی تھی آپ کو اپنا نام دوہرانہ ہو گا مطلب کے آپ کو اپنا نام ہم سب کو بتانا ہو گا تا کہ ہم سب آپ سے متعارف ہو جائیں اور ادا بھی۔۔۔ لالی شرارتی انداز میں بولی۔

او بھئی یہ کونسی رسم ہے اس رسم کے بارے میں ہم نے کبھی کچھ نہیں سنااور نہ ہی ہم ایسی بے فضول ہی رسم کرنے والے ہیں شیر میدان میں کودتے ہوئے بولا

آپ تو بس ہی کریں آپ سے کس نے پوچھااور کون سا ہم آپ کو رسم کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں رسم تو دادا اور بھابھی نے ادا کرنی ہے آپ کی باری پر ہم کوئی نئ رسم نکال لیں گے گھر کی کھیتی ہے آپ کی شادی پر بھی اگائے گی

وہ ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے پھر سے پازیب کی جانب متوجہ ہوئی جو کنفیوز سے ان سب کو دیکھ رہی تھی

اچھا بھابھی بولیں۔۔اپنا نام ان کے منہ پر ماریں آپ خاموش کیوں ہیں بس نام ہی تو لینا ہے کہہ دیجئے آپ کا نام پازیب ہے اور آپ زایار شاہ کی بیوی ہیں اسی طرح سے زایار بھی آپ کے سامنے اپنا نام لے گا اوت رسم ختم۔۔پھر آپ کو کمرے میں آرام کے لئے بھیج دیا جائے گا شیر نے آسان الفاظ میں اسے رسم سمجھائی تھی جو کوئی رسم نہیں بلکہ بس ایک چھوٹی سی شرارت تھی

میرا نام۔۔۔پازیب ہے۔۔"وہ مدھم آواز میں بولی اس کی آواز میں جیسے پوری دنیا کی معصومیات سیمٹ آئی تھی

ساتھ کھڑے زایار شاہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

تھوڑی اونچی آواز میں بولیں اور پورا نام لے کر سنیہا نے ٹوکا

میرا نام پازیب روف ہے۔۔۔

نہیں آپ کا نام پازیب روف نہیں بلکہ پازیب زایار شاہ ہے اس بار لالی نے ٹوک دیا

https://www.zubinovelszone.com

جس پر پازیب کے دل کو کچھ ہوا تھا اس کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہونے لگی تھی اس شخص کا

نام اپنے نام کے ساتھ جڑا دیکھ کر

بول بھی دیں۔۔۔۔لالی نے منت کی جس پر سب لوگ ہنسنے لگے

میرا۔۔نام پازیب۔ززززایا۔۔۔ارر ششششاہ۔۔۔۔۔۔۔ہے۔۔اس کی زبان سے ٹوٹے پھوٹے

الفاظ ادا ہوئے

جس پر زایار شاہ کے لبوں پر تبسم بکھرا تھا

اور اس کے ساتھ ہی پورے ہال میں چھت پھاڑ قہقے گونجے

بس بہت ہوا لڑکیوں بہت ستا لیا تم نے اسے اب جلدی سے کمرے میں چھوڑ کے آؤ پاکیزہ چاچی

نے ان سب کو ٹوکتے ہوئے پازیب کی نظر اتاری جو بے شک حسن کا مجسمہ تھی

یہ پاکیزہ اور صاف دل لڑکی ان کے گھر میں ہر کسی کو پسند تھی۔بس حالات کچھ ایسے ہو گئے تھے

کہ ان کے دل میں پازیب کے لیے تھوڑی سی غلط فہمی نے جگہ بنالی

لیکن پھر جس انداز میں بریرہ نے ان سب کو بلا کر یہ سمجھایا تھا کہ اس سب میں پازیب کا کوئی

قصور نہیں ہے اور نہ ہی وہ شادی سے پہلے زایار کو جانتی تھی

اس شادی میں صرف اور صرف زایار کی پسند شامل ہے پازیب کا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں

تو اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک نہ کیا جائے

وہ اس گھر میں ایک بے قصور لڑکی کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گی

وہ ایک عام سی لڑکی ہے جو اپنی زندگی جینے کے لئے اس حویلی میں آرہی ہے اور اسے اس حویلی میں وہی مقام وہی رتبہ دیا جائے گا جو ایک بہو کو دیا جاتا ہے

جبکہ لالی اور سنہا کو اس نے بس اتنا ہی پوچھا تھا کہ اگر میں تم لوگوں کی زندگی میں نہ ہوتی تو کیا تم آج اپنے ادا کی اس خوشی کو نا محسوس کرتی۔۔۔؟ تم لوگوں کے بھائی کو تمہاری ضرورت ہے مجھ سے کہیں زیادہ وہ تم لوگوں سے محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ایسا مت کرو

اسے بھی جینے کا حق ہے وہ بھی خوشیوں پر اختیار رکھتا ہے لالی اوف سنیہا کافی دیر اس سے ناراض رہیں لیکن اس کی بات غلط نہیں تھی زایار ادا کی دوسری شادی ان کی مرضی تھی ان کی پسند تھی وہ کوئی حق نہیں رکھتی تھی انہیں روکنے کا

ہر انسان کو اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا پورا حق ہے اور زایار نے اپنی مرضی سے اپنی زندگی کا فیصلہ کیا تھا بے شک وہ لوگ خوش نہیں تھے لیکن زایار کی خوشی کے لئے انہیں یہ سب کچھ کرنا تھا کیونکہ بریرہ نے ان سب کو اپنی قسم دی تھی

بریرا کا کہنا تھا کہ اگر وہ بیوی ہو کر خود دوسری عورت گھر میں لا سکتی ہے اپنی جگہ اپنا مقام دے سکتی ہے تو وہ لوگ اسے بہو کے روپ میں قبول کیوں نہیں کر سکتے وہ بھی تب جب وہ بالکل بے قصور ہے

پاکیزہ چاچی کو اس کی بات بہت اچھی لگی تھی۔ باقی سب بھی سمجھتے تھے

زایار کو دوسری شادی کا حق اللہ نے دیا ہے تو وہ تو عام سے لوگ تھے بلا وہ زایار سے یہ حق چھین کیسے سکتے تھے

https://www.zubinovelszone.com

ارے رک جائے ماما اتنی جلدی کیا ہے آپ کو ابھی تو دادا نے اپنا تعارف ہی نہیں کروایا سنیہا نے فوراً آپا کیزہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

میرا نام زایار شاہ بیگم اور ہم رشتے میں آپ کے شوہر ہوتے ہیں باقی تم لوگوں کو میرے بارے میں سب کچھ پتہ ہے یا میں بتاوں اس نے جتنی محبت سے پازیب کی جانب دیکھا تھا اتنی ہی سختی سے سامنے دیکھ کر بولا

تو لالی اور سنیہا نے فوراً کانوں کو ہاتھ لگایا

نہیں نہیں ہمیں پتا ہے کہ آپ کون ہیں ہم تو کہہ رہے تھے کہ ہم بھابھی کو اندر لے کر جا رہے ہیں لالی کانوں کو ہاتھ لگاتی شرارتی انداز میں بولی تو سب لوگ ہنسنے لگے

زایار شیر اور زاہد کے ساتھ مردان خانے میں جا چکا تھا جبکہ لالی اور سنیہا اسے کمرے کی جانب لے جانے لگی

oooo

لالی اور سنیہا پازیب کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتی رہی تھی پازیب بہت انکنفرمٹیبل محسوس کر رہی تھی اتنے بھاری لہنگے اور زیورات میں اس کی جان جا رہی تھی کندھے پر جلن بھی ہو رہی تھی لیکن وہ یہ ساری باتیں انہیں بتا نہیں سکتی تھی

پتہ نہیں وہ کیا مطلب نکالیں اسی لئے وہ خاموشی سے بیٹھی ان کی باتیں سنتی رہی وہ زیادہ آپس میں باتیں کر رہی تھیں

https://www.zubinovelszone.com

پر زیادہ تر باتیں زایار کے بارے میں ہوتی کہ اسے کیا اچھا لگتا ہے کیا نہیں کون سی چیز پسند ہے کس بات پر اسے غصہ آتا ہے کس بات کا اسے خیال رکھنا ہو گا

جب کہ وہ خاموشی سے انہیں سنتی ہاں میں سر ہلا رہی تھی

کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ زندگی میں آگے کیا ہونے والا ہے بریرہ بیگم کے احسانوں کے تلے دبی وہ کس طرح سے اپنی زندگی گزارے گی

اچھا ٹھیک ہے بھابھی آپ بیٹھیں اب ہم بھی چلتے ہیں وہ اس کا لہنگا پورے بیڈ پر پھیلاتے ہوئے مسکرا کر اٹھنے لگی پازیب نے جواب نہ کچھ نہیں کہا

گاڑی میں زایار کی بے باک باتوں پر اس کے کان سرخ ہو رہے تھے گھبراہٹ سے زیادہ سوار تھی زایار نے اس سے شادی کیوں کی تھی وہ اس سے کیا چاہتا تھا بھلا اس سے کیا مطلب ہو سکتا تھا ۔ بریرہ بیگم نے اس پر اتنا بڑا احسان کیوں کیا کیا انہیں بدنامی کا ڈر تھا اس کے ذہن میں بہت سارے سوال تھے

جن کا جواب بس یہ تھا کہ وہ عزت سے رخصت ہو کر اس چھوٹے سے گھر سے اس حویلی میں آ گئی تھی

وہ اس وقت حویلی کے بہت بڑے شاندار کمرے میں موجود تھی جس میں ضرورت کی ہر شے تھی وہ کمرے میں نظر دہراتی آہستہ سے نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی

کیا تھا اس کی ہاتھوں کی لکیروں میں۔۔اس کی سہیلی کے شوہر نے دوسری شادی کی تو اسی دن کے ساتھ اسے دعا مانگنا شروع کر دی یا اللہ میری نصیب میں کوئی سوتن نہ لکھنا

لیکن نصیب لکھنے والے نے تو اس کے لئے کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا

oooo

وہ سرشار سا اپنے کمرے کی جانب جا رہا تھا جب پاکیزہ چاچی نے اسے بتایا کہ پازیب کو نیچے والے کمرے میں رکھا گیا ہے

وہ بنا کچھ بولے نیچے آیا تو بریرہ کو کمرے کے باہر کھڑے دیکھا غصے سے اس کے ماتھے کی لگیں باہر آ رہی تھیں

میری بیوی کو اس کمرے میں کیوں رکھا ہے اسے میرے کمرے میں کیوں نہیں بھیجا گیا وہ اس کے سر پر سوار سوال کر رہا تھا اس وقت اسے کمرے جانے سے زیادہ اپنے جواب کی بے چینی تھی

میں تو کرنا چاہتی تھی زایار لیکن وہاں بہت سامان ہے شفٹ کرتے ہوئے ٹائم لگے گا اور پھر پازیب ویسے بھی یہاں زیادہ کنفرم ٹیبل رہے گی۔۔۔ کیونکہ وہاں میں اور آپ۔۔۔ بریرا نے کچھ کہنا چاہا

مجھے اور کسی کمرے میں نیند نہیں آتی تم جانتی ہو نہ یہ بات۔۔۔۔

زایار وہ آپ کا ہی کمرہ ہے میں۔۔۔۔

وہ میرا ہی کمرہ ہے بریرہ اور وہاں میں اور میری بیوی رہیں گے جلدی سے جلدی اس کمرے کو چھوڑ دو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

پچھلے کچھ دنوں سے رو رو کر اس کا کیا حال تھا وہ تو اس کی آنکھیں ہی بیان کر رہی تھی لیکن زایار شاہ تو بے حس بنا ہوا تھا اپنے علاوہ اسے کسی سے مطلب نہیں تھا

میں کر دوں گی آپ بے فکر ہو جائیں وہ نظریں چراتی ہوئی بولی

تبھی لالی اور سنہیا کمرے سے باہر آئیں

ادا آپ آ گئے لائیے دیجئے ہمارا نیگ ورنہ ہم کمرے کے اندر نہیں جانے دیں گے۔

وہ دونوں کمرے کے باہر کسی چوکیدار کی طرح کھڑے ہوتے ہوئے بولیں تو اتنے غصے میں نہ چاہتے ہوئے بھی زایار کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

جب کہ مہمان کے کمرے سے نکلتے شر کو یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی

یہ کیا بیہودگی ہے ایسی کوئی رسم نہیں ہوتی راستہ چھوڑو تم لوگ وہ سختی سے بولا

ادا ان کو بتائیں کہ یہ رسم ہے لالی منمنائی اس کے غصہ کرنے کی وجہ سے لالی کی آنکھیں نم ہونے لگی تھی

آج تو ویسے بھی اس سے رونے کا بہانہ چاہیے تھا لیکن بریرہ کی دی قسم کی وجہ سے وہ رو نہیں پا رہی تھی

اچھا بابا ٹھیک ہے یہ رسم ہے زایار دے دیجئے انہیں ان کا نیگ۔ بریرہ نے اس کی مشکل آسان کر دی

جس پر لالی نے ایک چور سی نظر شیر کے چہرے پر ڈالی جس نے اتنے پیسے کمانے والی رسم کو بے ہودگی قرار دے دیا تھا

شیر یار میرے تو سارے پیسے ختم ہو گئے اب تم ہی کچھ نکال دو مجھے تو یہ اچھا خاصا لوٹ چکی ہیں وہ شیر کو دیکھتے ہوئے بولا

مونچھر بہت کنجوس ہیں یہ تو اپنی جیب سے ایک پیسہ بھی نہ نکالے لالی نے غصے سے منہ بنایا

ایسی بے ہودہ رسم پر تو میں واقعی ایک پیسہ بھی نہ نکالوں لیکن فی الحال زایار کو آرام کی ضرورت ہے

پکڑو یہ پیسے اور اس کا راستہ چھوڑو جیب سے چند نوٹ نکالتے ہوئے بولا پیسے کم تھے لیکن وہ احتجاج نہیں کر سکتی تھی کیونکہ انھیں پتہ تھا جو ملنے والے تھے وہ بھی ہاتھ سے نکل جاتے اسی لیے بنا کچھ بولے سنیہا نے فوراہی پیسے تھام لیے تھے

چل لالی گزارہ ہو جائے گا ہمارا اتنے میں صبح سے ویسے بھی بہت مل چکے ہیں وہ لالی کو آنکھ دباتے ہوئے بولی جب کہ شیر وہاں مزید کھڑا ہونے کے بجائے جاچکا تھا

جبکہ زایر بھی کمرے میں چلا گیا

زایار کے کمرے میں جاتے ہی لالی اور سنہا نے بریرہ کی جانب دیکھا

اس سے زیادہ ہم سے امید مت رکھیے گا اب اور ہم سے نہیں ہو گا وہ شکایتی نظروں سے بریرہ کو دیکھتے ہوئے بولی تو بریرہ نے اپنی باہیں پھیلائیں۔ جس میں وہ دونوں سمائیں تھیں

میری پیاری بہنیں تھینک یو سوچ میرے لئے اتنا سب کچھ کرنے کے لئے وہ محبت سے انہیں اپنے گلے سے لگاتی ہوئی بولی

اچھااب تم لوگ جاؤ آرام کرو بہت وقت ہو چکا ہے وہ ان دونوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی

میرا چائے پینے کا موڈ ہو رہا ہے بالکل نیند نہیں آ رہی سنیہا نے انکار کیا

اور مجھے بھوک بھی لگی ہے تم چلو چھت کی لائٹ جلاؤ نیچھے تو اتنے سارے مہمان ہیں کہاں بیٹھ کر کھائیں گے اور کمرے میں تو جانے کا دل ہی نہیں کر رہا تھوڑی دیر ٹھنڈی ہوا میں انجوائے کریں گے

لالی نے پوری پلاننگ کرتے ہوئے بتایا تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلانے لگی

ٹھیک ہے تم لوگ کرو اپنی مستی میں اس بار بالکل منع نہیں کروں گی میں روم میں جا رہی ہوں یہ نہ ہو کہ ہادی جاگ گیا ہو بریرہ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑتی کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ لالی کیچن اور سنیہا چھت کی جانب

oooo

تم ابھی تک اسی طرح سے یہاں بیٹھی ہو کم از کم چینج تو کر لیتی کہ تم نے دوا لگائی ہے

بیوقوف لڑکی تم یہاں بیٹھ کر اتنی دیر سے یہ تکلیف برداشت کر رہی ہو اور کچھ نہیں تو یہ کپڑے اتار کر اپنی میڈیسن لے لیتی وہ دلہن کے روپ میں بیٹھی اس آپسرا کو دیکھ کر رہ گیا تھا

ہاں اس کو پازیب کو دلہن کی طرح سجے دیکھنے سے زیادہ اس کی صحت کی فکر تھی۔اس کی تکلیف کا اندازہ وہ لگا سکتا تھا

پازیب آنے والے وقت کے لئے بے حد پریشان تھی اس کی بات سن کر حیران رہ گئی

ابھی تک بیٹھی مجھے کیا دیکھ رہی ہو اٹھو اور چینج کرو میں تمہاری دوا بلکہ یہی وہ ٹیبل پر بڑی ہے وہ کمرے سے باہر جانے والا تھا کہ سامنے ہی میز پر اسے اس کی میڈیسن پڑیں نظر آئیں

وہ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔میں۔۔۔۔

دیکھو لڑکی مجھ سے سیدھی طرح سے بات کیا کرو میں اچھی خاصی بولنے والی بیوی لے کر آیا تھا ہکلاتی لڑکیوں سے ہے مجھے چڑ ہے وہ سختی سے بولا

باہر بھی اس طرح سے میرا نام لے رہی تھی جیسے میں کوئی جن ہوں۔وہ سخت انداز میں کہتا الماری سے اس کے لیے کپڑے نکالتا اس کا بازو تھام کر اسے کھڑا کرنے لگا

میری ہیلپ کی ضرورت ہو گی وہ تو کب سے سر جھکائے اس کی نظروں سے دور ہونے کا انتظار کر رہی تھی اس کے سوال پر پوری رفتار سے نہ میں سر ہلایا

اس کے انداز پر زایار نے بے اختیار آنے والی مسکراہٹ کو روکا تھا عنابی لبوں پر گھنی مونچھوں نے اس کام میں اس کا خوب ساتھ دیا تھا

اس نے آہستہ سے پازیب کے کانوں کے جھمکے اتارے اور پن سے اس کا دوپٹہ آزاد کیا

اس کا سر پہ جما ڈوپٹہ کندھوں پر آ گرا تو اس نے فورا دو قدم پیچھے ہٹائے جبکہ وہ اس کی گھبراہٹ کو نظر انداز کرتا آہستہ اس لہنگے کی شرٹ کی ڈوریاں کھلنے لگا۔

پازیب کے ہاتھ پاوں کانپنے لگے۔ پازیب نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لیں

اب جاو۔ تمہیں کپڑے چینج کرتے تکلیف نہیں ہوگی۔ کوئی مشکل پیش آئے تو باہر آجانا۔ خود نہ حل کرنے بٹھنا۔ ورنہ دیر ہونے پر میں اندر آکر کچھ چینج کرنے میں مدد کروں گا۔

وہ دھمکا رہا تھا یا سمجھا رہا تھا اس کو سمجھ نہیں آیا لیکن ایک ہی لمحے میں واش روم میں بند ہو چکی تھی

تھوڑی دیر میں واپس آئی تو زایار بھی چینج کیے اس کا منتظر تھا

اس کے ہاتھ میں ایک ٹیوب موجود تھی جو شاید اس کے زخموں پر لگانے کے لئے تھی اس نے نظر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو اس سے نظریں چرا گئی

جس کا مطلب سمجھ کر وہ مسکرا دیا تھا اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے پیچھے بیٹھ گیا

اور اس کے بالوں کو ایک طرف کرتا نرمی سے اس کے زخموں پر مرہم لگانے لگا

پازیب شرمندہ تھی کیونکہ وہ اپنی قمیض کی ڈوریوں کو پیچھے سے بند نہیں کر پائی تھی ہاتھ پیچھے لے جاتے ہوئے اسے تکلیف ہو رہی تھی اور زایار کی دھمکی کی وجہ سے وہ جلدی واش روم سے باہر نکل آئی تھی

لیکن زایار نے اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے مرہم لگایا

اور اٹھ کر ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی وہ آنکھیں بند کیے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنے ماتھے پر ایک لمس محسوس ہوا اسنے فوراً آنکھیں کھول کر دیکھا زایار اس کا ماتھا چومتا اسے دیکھ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تم آرام کرو جب تک تم بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی میں اپنے جذبات کو مکمل لگام لگا کے رکھوں گا کیونکہ مجھے میری بیوی بالکل ٹھیک چاہیے ہم محبت سے اس کا گال تھپتھاتا اس کے قریب سے اٹھ کر اسی لیٹنے کا اشارہ کرنے لگا

پازیب تو جیسے کسی بہانے کی تلاش میں تھی فوراً بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند گئی اس کی جلد بازی پر وہ مسکرا کر آئی سی کی کولنگ تیز کرتا اس پر بلینکیٹ پھیلا کر باہر نکل گیا

ارادہ سیدھا بریرہ کے پاس جانے کا تھا

ooooo

ooooo

تجھے عشق ہو خدا کرے

کوئی تجھ کو اس سے جدا کرے

تیرے ہونٹ ہسنا بھول جائیں

تیری آنکھیں پُر نم رہا کریں

اسے دیکھ کر تو رُکا کرے

وہ نظر جھکا کر چلا کرے

تیرے خواب بکھرے ٹوٹ کر
تو کرچی کرچی جمع کرے

تجھے ہجر کی ایسی جھڑی لگے
تو ملن کی ہر پل دعا کرے

تجھے عشق ہو' پھر یقین ہو
ایسے تسبیوں میں پڑھا کرے

پھر میں کہوں عشق ڈھونگ ہے
تو نہیں نہیں کہا کرے

زندگی بدل چکی تھی کل تک وہ صرف اس کا تھا۔آج کوئی اور بھی اس کا حق دار تھا
اس کا فون مسلسل بج رہا تھا جبکہ
وہ اپنی سوچوں میں گم ہادی کے بالوں میں ہاتھ پھیر نا ہی تھی جب کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا

https://www.zubinovelszone.com

اس وقت بھلا کون ہو سکتا ہے وہ فون کو نظر انداز کرتی سوچتے ہوئے اٹھ کر دروازہ کھولنے لگی
جب سامنے زایار کو دیکھا

زایار آپ یہاں کسی چیز کی ضرورت ہے کیا۔۔۔وہ پریشانی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی
جب زایار بنا کچھ بولے اسے پیچھے کرتا کمرے میں داخل ہوا

اور آہستہ سے ہادی کے پاس آکر اسے اٹھانے لگا
زایار یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟
وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیا تم نہیں جانتی کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ سخت لہجے میں گویا اور ہادی کو وہ باہوں میں اٹھا چکا تھا

ہاں جانتی ہوں ٹھیک ہے مگر آج آپ پلیز اسے رہنے دیں یہی پر آپ جائیں آپ کی بیوی کو آپ کی ضرورت ہے یہ سب میں دیکھ۔۔۔۔۔

کس انداز میں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔اور مجھے کس طرح سب کے سامنے پیش کر رہی ہو سب دیکھ چکا ہوں میں لیکن تم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو گی یاد رکھنا

https://www.zubinovelszone.com

اس کی باتوں پر بریرہ کی آنکھیں نم ہوئیں۔آخر وہ اس پر اعتبار کیوں نہیں کرتا تھا

بند کر یہ جھوٹے آنسو مجھے فرق نہیں پڑھتا کیونکہ تم کبھی بدل نہیں سکتی

کیاایسا ہو سکتا ہے بریرہ کے تم اپنی مطلب کی فطرت صرف ایک بار چھوڑ دو صرف ایک بار اپنی خود پسندی چھوڑ کر کسی اور کی جانب دیکھ لو

اگر تم اپنا مطلب چھوڑ دیتی تو آج پازیب کی جگہ تم ہوتی لیکن نہیں۔۔۔۔تمہاری خود پسندی۔۔۔۔

پتہ ہے تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟

تمہیں اپنے علاوہ کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے

میں جب بھی تمہاری طرف بڑھتا ہوں یہ سوچتا ہوں کہ تم بدل گئی ہو۔۔۔۔۔۔تم بدل رہی ہو۔۔۔۔۔۔تم بدل جاؤ گی۔۔۔۔۔۔۔

تم کچھ نہ کچھ ایسا کر دیتی ہو کہ میری ساری امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے

میرے سارے گھر والے سمجھتے ہیں کہ تم اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اس رشتے کو نبھانے کی کوشش صرف میں اور میں کر رہا ہوں تم نے تو اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کی ہی نہیں

صرف سازشیں کرتی آئی ہو تم۔۔۔۔

وہ اسے کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن اس کے راستے میں آجانے کی وجہ سے وہ خود پر کنٹرول نہیں کر سکا

تو اس سب کے انعام میں اب آپ میرے بیٹے کو اپنی دوسری بیوی کے گود میں ڈالنے جا رہے ہیں اس کا لہجہ یکسر بدل چکا تھا

اس کے اس طرح سے کہنے پر وہ طنزنہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

تمہارا بیٹا۔۔۔؟

ہادی تمہارا بیٹا کب سے ہو گیا۔۔؟

تم اس کی ماں نہیں بن سکتی صرف پیدا کرنے سے کوئی کسی کی ماں نہیں بن جاتی تم صرف میرے ایک سوال کا جواب دو کون سی ماں ہے جو اپنے ہی بچے کو پیٹ میں چھ بار مارنے کی کوشش کرتی ہے۔

کون سی ماں ہے جو اپنے بیٹے کی پیدائش کے بعد اسے دودھ میں زہر دے کر مارنے کی کوشش کرے

بریرہ میرے منہ مت لگو اس وقت میرا دماغ بہت خراب ہے مزید خراب مت کرو

میں تم پر اتنا اعتبار نہیں کر سکتا کہ اپنے بیٹے کو تمہارے ساتھ یہاں اکیلا چھوڑ دوں۔ مجھے تم پر بھروسا نہیں ہے بریرہ بیگم

یہ دنیا ماں کی محبت پر قائم ہے ایک ماں ہی ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو ہر مصیبت سے ہر درد سے بچا کر اپنی کوکھ میں پالتی ہے
اس دنیا میں ماں اور بچے کا رشتہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی بن جاتا ہے۔ لیکن تم نے صرف اور صرف رشتوں کا استعمال کیا پہلے بھی اور آج بھی تم پر اعتبار نہیں کر سکتا میں اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتا ہوں

زایار پلیز ایسا نہ کریں میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔ ہادی میرا بھی بچہ ہے۔ پلیز مجھے خود سے الگ نہ کریں۔ میں بیوی ہوں آپ کی۔۔۔ میرا بھی حق ہے آپ پر میں نے آپ کے لیے کیا نہیں کیا۔۔۔ وہ رو رہی تھی اور وہ کیوں رو رہی تھی صرف زایار جانتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تم مجھ سے پیار کرتی ہو نا۔۔۔!

تم میری توجہ مانگتی تھی نا۔۔۔۔؟

تم نے میری محبت کے لیے سارے گھر والوں کو قبول کیا میرے ساتھ جوڑے ہر رشتے کو قبول کیا۔

لیکن تم نے ان رشتوں کے ساتھ بھی ملاوٹ کی ان تمام رشتوں کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کرتی رہی

تم نے مجھ سے جوڑے رشتوں کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کیا تم نے ان رشتوں کو سنوارا ان کی خوبصورتی کو نکھارا لیکن اس سب میں صرف اور صرف تمہارا اپنا مطلب شامل تھا

یہ سب کچھ تم نے صرف اپنے لئے کیا۔۔۔

اپنے لئے نہیں زاویار شاہ آپ کے لئے آپ کو پانے کے لیے آپ کو حاصل کرنے کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑ کر میں آپ کے لئے آئی اپنا آپ برباد کر کے آپ کو بچا پیدا کر کے دیا

آپ کی بہنوں کو پیار دیا آپ کے ماں باپ کو عزت بھی اور جن رشتوں کا ہونا یا نہ ہونا معنی نہیں رکھتا ان کی بھی خدمت کر رہی ہوں میں

اور آپ نے کیا کیا سوتن لا کر میرے سر پر سوار کر دی۔ کیا یہ ناانصافی نہیں۔ وہ رو رہی تھی

اس کے علاوہ بھی تم نے بہت کچھ کیا ہے بر ہرہ پازیب کو بدنام کر کے خود کشی پر مجبور کیا۔۔۔ کہو یہ سب پلان تھا نہ تمہارا سوچی سمجھی سازش۔۔۔۔ وہ یقین سے بولا۔

ہاں تھا یہ سب کچھ میرا پلان تھا میں نے ہی کیا تھا یہ سب کچھ تاکہ وہ پازیب خود کشی کر کے مر جائے اور میرا کام آسان ہو. کیونکہ نہیں برداشت کر سکتی کسی اور کو آپ کی زندگی میں میرا حق ہے آپ پر

آپ کے لئے دن رات پاگلوں کی طرح آپ کے رشتہ داروں کی نوکر بنی ہوئی ہوں پاگلوں کی طرح آپ کے گھر خاندان کی نوکریاں کر رہی ہوں اور آپ کسی اور کے اسیر ہو گئے اور آپ کہتے ہیں میں اسے ایسے ہی چھوڑ دوں

یہ تو کچھ بھی نہیں زایار شاہ اب آپ دیکھتے جاؤ میں کیا کرتی ہوں وہ سارے پردے ایک طرف رکھ کر کھل کر اس کے سامنے کھڑی تھی

اس کے انداز پر وہ قہقہ لگا اٹھا

https://www.zubinovelszone.com

یہ ہے تمہاری حقیقت۔۔۔اور کچھ نہیں کر سکتی تم کچھ بھی نہیں کیونکہ تم کچھ ہو ہی نہیں

میری بیوی کی طرف آنکھ اٹھا کر مت دیکھنا۔پر اگر تم نے اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ دن تمہارا اس زمین پر آخری دن ہو گا۔وہ غصے سے کہتا ہادی کو اٹھا کر لے گیا جبکہ بریرہ اپنے بال نوچتی اب آگے کا سوچ رہی تھی

○○○○○

وہ لالی کا انتظار کر رہی تھی جو چائے کے ساتھ ساتھ پتہ نہیں اپنے کھانے کے لئے کیا بنا رہی تھی جو اسے اتنی دیر لگ گئی

اس وقت چھت پر اس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا اور چھت کا راستہ بھی صرف ان کے گھر کے اندر سے ہی تھا اسی لیے وہ چھت پر اکیلی آنے سے ڈرتے نہیں تھیں۔

ان کا جب تک دل ہوتا تب تک وہ رات چھت پر انجوائے کرتی تھیں
یہ ان دونوں کا فیورٹ مقام تھا حویلی میں
سنیہا چھت کی دیوار کے ساتھ کھڑی تھی بالکل اندھیرا چھایا ہوا تھا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا سبھی تھک کر اپنے اپنے بستر پر آرام کر رہے تھے۔ہر طرف خاموشی کا راج تھا

وہ خاموشی سے اندھیرے میں خاموش گاؤں کو دیکھ رہی تھی جب اسے اپنی گردن پر گرم سانسوں کا لمس محسوس ہوا۔اس کا دل جیسے حلق میں آگیا

وہ لالی نہیں تھی لالی کبھی ایسی حرکت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی سینہا کتنی ڈرپوک ہے
اس نے پلٹنا چاہا جب کسی نے اس کے ہاتھ تھام لئے
ہاتھوں پر مردانہ گرفت محسوس کر کے اس کی روح تک کانپ اٹھی اس کے پیچھے کوئی آدمی تھا جو اپنی گرم سانسں اس کی گردن پر چھوڑ رہا تھا

جب پہنی تم نے ناک میں یہ ننھی سی نتھلی
میرا تو خدا حافظ بتاؤ آئینے پر کیا گزری۔۔۔"

بے حد دلکش پر کشش آواز میں اپنی ناک سے اسکی گردن کی شہ رگ سہلاتے وہ اسے کانپنے کرنے پر مجبور کر گیا

ان کی حویلی میں کوئی مرد چھت پر اس طرح سے کیسے آسکتا ہے نوکر ہر وقت الرٹ رہتے تھے کہ کوئی باہر کا انسان اندر نہ آئے سکیورٹی کا سخت پہرہ تھا اندر تو نوکروں کو آنے کی بھی اجازت نہ تھی

https://www.zubinovelszone.com

تو پھر کون تھا جو اتنی سخت سکیورٹی کے باوجود یہاں تک آ گیا اور اس کی جرت یہ کی سنیہا کے پیچھے کھڑے اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھام رکھے تھے اس کا پورا وجود لرز رہا تھا

اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا

وہ اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ اس کی مزاحمت پر وہ دلکشی سے مسکرایا

۔اس چھوٹی سی لڑکی کا پر انداز اس کے لیے پر کشش تھا

میرے ذرا سے چھونے پر اتنی مزاحمت دلبر

ذرا سوچ ایک دن تو میری دسترس میں ہو گا۔۔۔"

اس کے کان میں ایک بار پھر سے گھمبیر آواز اتری تھی

اس کی سانسیں تیز ہونے لگی دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے چین ہو چکا تھا

ک۔۔۔۔۔ک۔۔وکون۔۔۔۔ہو تم

چھوڑ۔۔۔۔چھوڑو۔۔۔۔

میرے۔۔۔ادا۔۔تمہیں۔۔چھیڑ کر رکھ دیں گے۔۔۔۔وہ غصے اور خوف کی ملی جلی کیفیت میں بولی

https://www.zubinovelszone.com

تو پیچھے کھڑے شخص کا جاندار قہقہ بلند ہوا
ڈارلنگ تمہارا ایک بھائی حویلی میں موجود نہیں ہے اور دوسرا بھائی اس وقت اپنی نئی نویلی بیوی کے ساتھ مصروف ہے

آؤ ہم دونوں ایک دوسرے میں مصروف ہو جاتے ہیں وہ اس کی گردن کو لبوں سے چومتا بے باک لہجے میں کہتا ہے اس کی جان ہوا کرنے لگا

اس کا اتنا قریب ہونا اس کا بے باکی سے چھونا سنیہا اپنی بے بسی پر روہاسی ہو گئی

اس کا لمس وہ اپنے پیچھے گردن پر جا بجا محسوس کر رہی تھی

وہ اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود بھی اس سے اپنا آپ چھڑوا نہیں پا رہی تھی اور نہ ہی پلٹ کر اس شخص کو دیکھ پا رہی تھی

اتناڈر کیوں رہی ہو۔۔۔۔! یو آرمائن شہزادی تم میری ہو میں آرہا ہوں تمہیں لینے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلو میرے لیے۔آج تمہاری خوبصورتی دیکھ کر اندازہ ہوا کہ اب انتظار کرنا خود پر جبر کرنا ہے۔اور میں خود کو اس اذیت میں نہیں ڈال سکتا

اب تمہارے حسن کو خود میں سمٹنے کا وقت آگیا ہے۔اب اپنا آپ اس میری شدتوں کے لیے تیار کرلو۔

کیونکہ اب سے جو میرا ہے میں اسے لے جاوں گا۔تیار رہو شہزادی تمہاری آزادی ختم ہونے والی ہے۔

اس کا پورا وجود سماعت بنا اسے سن رہا تھا۔اور وہ بے باکی سی اپنے لبوں کا لمس اس پر چھوڑ رہا تھا

وہ مدہوش تھا اور سنیہا کانپ رہی تھی

جب اسے سیڑھیوں سے کوئی آواز آئی۔اچانک کسی نے اسے چھوڑا۔اس نے لمحے کی تاخیر نہ کرتے مڑ کر دیکھا۔

https://www.zubinovelszone.com

وہاں کوئی نہیں تھا لالی اوپر آچکی تھی۔ سنیہا کا سارا بدن پسینے میں شار بور تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہی تھی اسے دیکھ لالی پریشان ہوئی

سوری جانو دیر ہوگئی۔ وہ پستا بناتے ٹائم لگ گیا وہ اس کے پاس آتی ہوئی بولی سنیہا نے کوئی جواب نہ دیا۔

کیا ہو ناراض ہو گئی کیا دیکھو چائے بھی لائی ہوں۔ پیو اور ناراضگی دور کرو جلدی سے

لالی یہاں کوئی تھا ابھی وہ میرے پیچھے کھڑا سر گوشیاں کر رہا تھا اس نے میری گردن کو چھوا سنیہا بے حد ڈری ہوئی بولی

کیا کر رہی ہو یار مجھے ڈر لگ رہا اس طرح سے بات مت کرو لالی خوفزدہ ہوئی

لالی میں جھوٹ نہیں بول رہی بالکل سچ کہہ رہی ہوں سچ میں یہاں کوئی تھا ابھی وہ میرے کان میں سر گوشیاں کر رہا تھا اس نے میرے ہاتھ۔۔۔۔۔

یار پلیز مجھے نہیں ڈراو ہم نیچے چلتے ہیں وہ اس کا ہاتھ پکڑے سپیڈ سے نیچے اتری اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیئے بغیر سیڑھیاں اتر گئی۔ سنیہا بھی آگے پیچھے دیکھے بنا اس کے داتھ نیچے بھاگئی

https://www.zubinovelszone.com

لگتا ہے میری شہزادی ڈر گئی۔اندھیرے میں کھڑا اتراب مسکرا کر دیوار پھلانگنے کی تیاری کرنے لگا اسے دیوار کے پاس جانا تھا۔جہاں حویلی کی ملازمہ نے پہلے ہی سیڑھی کا انتظام کر رکھا تھا

تمہارے دیدار کے لیے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں جانم اس بات کا بھی حساب لوں گا

وہ کود کر نیچے پہنچتا ہوا بولا۔

اور سب کی نظروں سے بچ کل دیوار کے قریب آیا۔اور آسانی سے دیوار پھلانگ کر حویلی سے نکلتا کھیتوں کی جانب گیا جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی

اگر آج بھی وہ سنیہا سے نہ ملتا تو شاید اسے آج بھی نیند نہ آتی۔وہ پر سکون سا مسکراتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا

OOOOO

وہ چور راستے سے آہستہ آہستہ گھر کے اندر آرہا تھا جب عالم اچانک ہی کا راستہ روک گیا

کہاں تھے آپ جناب۔۔۔؟اور یہ کونسا وقت ہے گھر آنے کا کیا شریف گھر کے بھائی بیٹے اس طرح سے رات رات گھر سے غائب رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔وہ رات کے 2 بجے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا تراب مسکرایا

گئے تھے دیدار یار کرنے

اپنا دل وہیں پہ چھوڑ آئے ہیں

وہ انتہائی دلفریب انداز میں مسکرا کر بولا

خیر مجھے یقین تھا تیرے دل کو قرار نہیں آنا

تو کیا یہ بات سچ ہے کہ زایار شاہ نے دوسری شادی کر لی ہے وہ اس کے ساتھ اندر آتے ہوئے پوچھنے لگا

ہنڈریڈ پرسنٹ سچ ہے وہ ہاں میں سر ہلا گیا عالم کو کچھ عجیب لگا تھا سات سال کے بچے کا باپ دوسری شادی کر سکتا ہے اور وہ بھی پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے

اور یہ بھی سچ ہے کہ اس کی پہلی بیوی نے خود اس کی دوسری شادی کروائی ہے وہ پھر سے پوچھنے لگا کیونکہ یہ بات یقین کرنے والی نہیں تھی

تراب نے پھر ہاں میں سر ہلایا چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی

اللہ ایسی بیوی سب کو دے۔
عالم نے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تھا کہ تراب قہقہ لگا اُٹھا

مجھے نہیں چاہیے میں تو چاہتا ہوں میں کسی دوسری عورت کا نام لوں تو وہ میری ناک توڑ دے۔اور کہے تراب آپ صرف میرے ہیں۔۔۔وہ مسکرا کر بولا تو عالم ہنس دیا
لیکن یار کچھ تو گڑبڑ ہے

میری انفارمیشن کے مطابق اس لڑکی کو پہلے گاؤں میں بدنام کیا گیا ہے پھر زایار کی بیوی نے اپنا ظرف بڑا کر کے اس کی شادی زایار شاہ کے ساتھ کروائی ہے۔ہے نا عجیب بات وہ اسے پوری بات بتاتے ہوئے بولا

مطلب کہ کوئی عورت اتنی بھی اچھی ہو سکتی ہے عالم شاکڈ ہوا

نہیں ہو سکتی عالم۔۔اپنے شوہر کو کسی اور دینے کا ڈرامہ تو کیا جا سکتا مگر ایسا کیا نہیں جا سکتا

کہتے ہیں لڑکی شاہ حویلی والوں کی وجہ سے بدنام ہو گئی تھی کہ حویلی کے لوگوں اس اس کے ساتھ ناجائز تعلق ہے۔تراب کو آج ہی یہ سب ایک ملازم سے پتہ چلا تھا سو عالم کو بتادیا

اگر ایسی بات تھی تو شیر کے ساتھ بھی تو شادی ہو سکتی تھی وہ تو غیر شادی شدہ بھی ہے زیادہ کیوں ۔۔۔؟عالم کا انداز کھوجنے والا تھا

یار مجھے تو زایار کی بیوی بہت تیز چلتی ہے ایک تو کوئی انسان اتنا اچھا نہیں ہو سکتا مطلب اس نے کیا گرنیز بک آف ریکارڈ میں اپنا نام لکھوانا ہے اچھے پن کے لیے۔دنیا کی سب سے اچھی عورت مسز زایار شاہ وہ ہنستے ہوئے اندر چلا گیا

عالم کو بھی اس کی بات سچی لگی تھی عورت کتنی بھی اچھی کیوں نہ ہو لیکن خود پر سوتن برداشت کرنا ناقابل برداشت تھا

عالم کہیں یہ بھی تو الیکشن جیتنے کا کوئی قدم تو نہیں۔شاید زایاز یہ سب کر کے گاوں میں سب کے سامنے اچھا بن رہا ہو تراب نے سوچتے ہوئے کہا تو عالم کو اس کی بات میں دم نہیں لگا۔

وہ پکا کھلاڑی ہے اصولوں کے خلاف نہیں کھلتا

خیر چھوڑو مسز زایار کو تم بتاؤ سنیہا کیسی ہے اس کے لہجے میں اپنی بہن کے لئے بہت محبت تھی

یار نہ پوچھو قسم سے بہت اچھی ہے نازک سی شہزادی ہے میری ننھی سی جان۔دل کرتا ہے

میں اس کی طبیعت کا پوچھ رہا ہوں وہ اس کے جذباتی پن پر جلدی سے بولا

تو تراب جو تکیہ کو سینے میں بھیجنے ہی والا تھا اس کے بات پر رک کر اسے گھورنے لگا
اس کی طبیعت کو کیا ہو گا ایک دم ٹھیک ٹھاک فٹ فاٹ ہے

شکر اللہ کا بس یہی پوچھ رہا تھا تو اپنے بے لگام جذبات کو لگام ڈالا کر
تیری عاشقی معشوقی سننے کے موڈ میں نہیں ہوں عالم اٹھ کر اپنے کمرے میں جانا لگا

میں بھی تجھے سنانے کے موڈ میں نہیں ہوں کیونکہ میں تو اسے سناؤں گا جسے سنا چاہیے بس اب ایک بار اس سے ملاقات کرنے وقت پر آجائے اس کے قدم اب بھی دروازے پر ہی تھے کہ ترات میں لائٹ آف کر دی

عالم ہنستے ہوئے باہر نکلنے لگا جب اس کی آواز سنائی دی
ویسے بری ڈرپوک واقع ہوئی ہے تیری بہن میرے خیال سے اس نے مجھے کوئی جن بھوت سمجھ لیا ہے وہ اونچی آواز میں بولا

تو کسی جن بھوت سے کم بھی نہیں ہے میرے بھائی۔اللہ محفعظ رکھیے اس بے چاری کو عالم کہتا کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ تراب نے گھور کر دروازے کو دیکھا تھا

پھر ہنس کر آنکھ بند کر لی
oooo

کیا مسئلہ ہے روحان کیوں بار بار مجھے فون کر رہے ہو وہ غصے سے کہنے لگی
بھابی میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں پلیز میری ہیلپ کریں روحان عاجزی سے بولا

اب کون سی مصیبت آگئی ہے تم تو کسی نہ کسی مصیبت میں پھنسے ہی رہتے ہو جلدی بولو پہلے زندگی میں کم مسلے تھے جو ایک تم بھی گلے پڑ گئے ہو

بھابھی پلیز ایسامت کہیں میں سچ بہت بڑے مسئلے میں پھنس چکا ہوں دانی پریگننٹ ہے اور اب وہ مجھے شادی کے لیے فورس کر رہی ہے

کیا۔ بریرہ جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

بھابھی وہ کہہ رہی ہے کہ اگر میں نے اس سے شادی نہیں کی تو مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی جائے گی پھر کبھی واپس نہیں آئے گی بھابھی میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا آپ جانتی ہیں نا

پلیز میری مدد کریں آپ کے علاوہ کوئی مدد نہیں کر سکتا آپ سب گھر والوں کو بتا کر سمجھائیں اور شادی کے لیے منائیں ورنہ دانی مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی آپ نے وعدہ کیا تھا آپ میرے ساتھ ہیں

بے حد پریشان لگ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن میں نے تم سے یہ بھی کہا تھا کہ اب سے تمہاری لائف میں کوئی بھی مسئلہ ہو گا تو تم عالم سلطان شاہ سے شئیر کرو

کتنی بار تمہیں سمجھاؤں کہ اب وہی تمہاری ہیلپ کر سکتا ہے وہی تمہاری مدد کرے گا کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے ہم سے یا اس خاندان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے وہ بے زار مگر بہت کم آواز میں بولی

بھابی میں عالم ادا کو کیسے بتاؤں کے دانی پریگننٹ ہے جبکہ زایار ادا نے مجھے عالم ادا سے ملاقات بھی منع کرر کھا ہے۔ میرے پیچھے جاسوس لگا کرر کھیں ہیں

اور آپ نے بھی تو کہا تھا کہ دانی کو عالم ادا سے نہ ملنے دوں وہ مجھے بہت بار کہہ چکے ہیں کہ انہیں دانی سے ملنا ہے لیکن ہر بار کسی نہ کسی طریقے سے ٹال دیتا ہوں

اور اگر میں نے عالم ادا کو یہ بات بتائی تو وہ تفصیل میں جائیں گے اور دانی سے ملنے کی بھی کوشش کریں گے پھر انہیں یہ بھی پتہ چلا جائے گا کے دانی کس کی بیٹی ہے تو ساری بنی بنائی بات بگڑ جائے گی

پھر تو وہ بھی میری شادی دانی سے نہیں ہونے دیں گے

https://www.zubinovelszone.com

ہاں تو تمہیں کس نے کہا تھا جا کر دشمن کی بیٹی سے دل لگاؤ
اگر کسی کو پتہ چل گیا نہ کہ ہم نے اس شخص کے خاندان کے کسی بھی انسان سے کوئی تعلق رکھا ہے تو ہم دونوں کی لاشیں گاوں کے کسی چُراۓ پر لٹک رہی ہوں گی

اور تمہیں تو بھی کوئی اور نہیں ملی تھی نہ دل لگانے کے لیے اب یہ بات کھلے گی تو میرا نام بھی آئے گا دیکھو روحان اگر تمہاری وجہ سے میں پھنسی نہ تو میں تمہیں زندگی معاف نہیں کروں گی یہ مت سوچنا کہ تمہیں آسانی سے زندگی گزارنے دوں گی

ایک بات کان کھول کر سن لو دانی اس خاندان کی بہو کبھی نہیں بن سکتی میں نے تم سے اس سے تعلق ختم کرنے کے لیے کہا تھا لیکن تم نے میری بات نہیں مانی تمہارے اوپر تو عاشقی کا بھوت سوار تھا

اب کر لی نا اپنی کیا حاصل ہو گا سوائے رسوائی کے اس لڑکی کی زندگی برباد ہو سکتی ہے
بھابھی پلیز ایسا مت کہیں میں دانی کے بغیر میں مر جاؤں گا اگر وہ مجھے چھوڑ کر گئی نا تو میں سچ کہتا ہوں میں مر جاؤں گا وہ بہت زیادہ جذباتی ہو رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا روحان اگر کوئی کسی کے لیے مرتا نہ تو آج اس گھر سے ایک جنازہ اٹھ چکا ہوتا

آج تمہارا بھائی بھی تو مجھے چھوڑ کر چلا گیا نہ میں خود اس کی سیج سجا کر آئی ہوں کیا نہیں کیا میں نے اس کے لئے اور اس نے کیا کیا

یہی حقیقت ہے روحان ہم خودکشی کرنے کا فیصلہ تو کرتے ہیں لیکن ہمیں مرنے سے بھی ڈر لگتا ہے

میں نہیں ڈرتا بھی اگر مجھے دانی نہ ملی تو میں سچ میں مر جاؤں گا وہ بے حد سیریس انداز میں بولا بریرا کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تو اس نے اپنی ٹون بدل لی

اچھا ٹھیک ہے زیادہ جزباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے دانی کے بارے میں سوچو جب لڑکی پریگننٹ ہوتی ہے نا تب اس پر بہت ساری ٹینشن ہوتی ہیں وہ کبھی بھی کچھ بھی سوچ سکتی ہے اسی ٹینشن میں ہے بچاری اس لیے کہا دیا کہ وہ تمہیں چھوڑ کر چلی جائے گی لیکن تم فکر مت کرو میں اسے سمجھاؤں گی سب ٹھیک رہے گا

https://www.zubinovelszone.com

ٹھیک ہے اب آپ بات کریں اس سے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں میں اسے اپناوں گا اپنے بچے کو نام بھی دوں گا کوئی مجھے اس سے الگ نہیں کر سکتا اگر دانی کے لیے مجھے سارے خاندان کو چھوڑنا پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گا

وہ مضبوط لہجے میں بولا تو بریرہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

تم بے فکر ہو جاؤ میں ہوں نہ سنبھال لوں گی تمہاری دانی کو سمجھاتی ہوں پہلے بس فی الحال تم جذبات سے کام مت لینا

میں تمہاری ہمدرد ہوں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہو تو تم بآسانی مجھ سے شیئر کر سکتے ہو

لیکن عالم سے بھی یہ بات چھپاؤ مت اسے بتادوں دانی تمہارے بچے کی ماں بننے والی اور تم اس سے شادی کرنا چاہتے ہو اس بچے کو اپنا نام دینا چاہتے ہو

عالم تمہاری مدد ضرور کرے گا وہ یقین سے کہہ رہی تھی

وہ تو ٹھیک ہے بھابھی لیکن عالم ادا اور زایار ادا ایک دوسرے کے خلاف ہیں

تو پھر تم یہ فیصلہ کر لو کہ تمہیں دانی چاہیے یا زایار ادا خیر فی الحال تم آرام کرو اور زیادہ ٹینشن مت لو وہ اسے گہری سوچوں میں چھوڑتی فون بند کر چکی تھی

بہت مان ہے نہ تمہیں اپنی محبتوں اور اپنے رشتوں پر ایک دن تمہارے پاس صرف ایک رشتہ ہو گا زایار شاہ اور وہ ہو گی تمہاری بیوی بریرہ زایار شاہ وہ سامنے دیوار پر لگی تصویر کو محبت بھری نظروں سے دیکھ کر مسکرائی

تم پر صرف میرا حق ہے زایار شاہ صرف میرا میں تمہیں سب سے دور کر دوں گی تمہارا کوئی رشتہ تمہارے پاس نہیں بچے گا ان رشتوں کا مان ہے نہ تمہیں یہ سب چھوڑ جائیں گے تمہارے پاس صرف اور صرف میں رہوں گی

تمہیں میرا بن کر رہنا ہو گا
بریرہ اپنی چیزوں میں شرکت برداشت نہیں کر سکتی جی لو اپنی زندگی وہ دن دور نہیں جب تم سب کو چھوڑ کر صرف میرے پاس آؤ گے صرف میرے بن کر رہو گے
OOOO

اس کی آنکھ ایک ننھے سے لمس پر کھلی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ہادی بالکل اس کے ساتھ لگے سو رہا تھا اس کے لب بے ساختہ ہی مسکرائے تھے
لیکن ہادی کی دوسری جانب زایار کو سوتے دیکھ کہ اس کے لب واپس سکھڑ گئے

دل نہ جانے کس خوف سے دھڑکنے لگا تھا اس نے بے حد آہستہ سے اٹھنے کی کوشش کی جب زایار کی نظروں نے اس کی کوشش ناکام کر دی

کیا ہوا کسی چیز کی ضرورت ہے کیا درد تو نہیں ہو رہا ہے وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا

پازیب نے فوراً نا میں سر ہلا کر باتھ روم کی جانب اشارہ کیا اس کے پاس اور کوئی بہانہ نہیں تھا کہ

زایار نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور سر دوبارہ تکیہ پر رکھ دیا

جلدی آنا اسے تیزی سے بھاگتے پیچھے سے آواز سنائی دی وہ بنا پر پلٹے ہی واش روم میں بند ہو چکی تھی

زایار کے ساتھ جوڑا رشتہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ سکتی تھی وہ اس کا شوہر تھا یقیناً اس کے لئے کوئی جذبات رکھتا تھا

وہ اس پر پورا حق بھی رکھتا تھا گر وہ اسے وقت دے رہا تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ یہ وقت ہمیشہ کے لئے ہے آج نہیں تو کل اسے اس کے پاس جانا تھا لیکن اس کے پاس جانے کے بعد وہ بریرہ بیگم سے نظر کیسے ملائے گی

بریرہ کی سوچ ہی اسے توڑ رہی تھی اس عورت نے اس کی عزت کی خاطر اتنا بڑا قدم اٹھالیا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ اتنا برا کیسے کرسکتی تھی جب کہ وہ جانتی تھی کہ وہ اپنے شوہر سے بے پناہ محبت کرتی ہے

تو وہ بلا اس سے اس کا شوہر کیسے چھین سکتی تھی اس کا سر بری طرح سے دکھنے لگا تھا۔وہ چلی جانا چاہتی تھی یہاں سے اس کی زندگی مشکل ہوتی جارہی تھی

OOOOOO

بہت مشکل سے اس نے اپنے آپ کو سمجھا کر کمرے میں قدم رکھا

کیا ہوا میرے یہاں ہونے کی وجہ سے انکنفرٹیبل فیل کر رہی ہو وہ آئی تو زایار بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لبوں میں سگریٹ دبائے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے پوچھنے پر وہ نظریں چرا گئی

ٹھیک ہے میں سمجھ سکتا ہوں شاید اچانک اس رشتے کو تم قبول نہیں کر پا رہی میں تمہارے جذبات سمجھ سکتا ہوں اور میں تمہارے جذبات کی قدر بھی کرتا ہوں اگر تم میرے اس کمرے میں رہنے کی وجہ سے ٹینشن لے رہی ہو تو مت لو تمہیں تھوڑا بہت وقت تو میں دے ہی سکتا ہوں

لیکن زیادہ نہیں فی الحال کے لیے تم آزاد ہو لیکن جس دن تم مکمل صحت یاب ہو گئی میں تمہیں یہاں سے اپنے روم میں لے جاؤں گا کیونکہ تمہاری جگہ وہی ہے جہاں تمہارا شوہر رہتا ہے

آج کی رات ہم دونوں کے لیے مشکل ہے میرے ساتھ تم ان کنفرٹیبل فیل کر رہی ہو اور اپنے کمرے کے علاوہ مجھے کہیں اور نیند نہیں آتی اگر مجھے ساری رات نیند نہ آئی تو تمہارے لیے ہی مسئلہ بن جائے گا۔اپنی بات پر پازیب کے گالوں کی لالی دیکھ وہ بے ساختہ مسکرا دیا

اسی لیے میرا فی الحال یہاں سے چلے جانا ہی بہتر ہے

تو تم اب آرام کرو جلد از جلد آنا ہے تمہیں میرے بیڈ روم میں جہاں کوئی پابندی نہیں ہو کوئی روک ٹوک نہیں تم میری باہوں میں ہو گی اور میں تمہیں ہر طرح سے خود میں محفوظ کروں گا

اور ایک بات میں تمہیں وقت دے رہا ہوں صرف چند دن کے لیے وہ بیڈ سے اٹھتا ہوا اس کے بالکل نزدیک آ کر رو کا اور بے حد نرمی سے اس کی پیشانی پر رکھے

میں تمہارے اشارے کا منتظر ہوں پازیب زایار شاہ اپنی چاہت کو زبردستی نہیں اپنانا چاہتا

https://www.zubinovelszone.com

میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی پوری رضامندی کے ساتھ میری زندگی میں بہار لے کر آؤ ہادی کا خیال رکھنا اور میرا بیٹا تمہارا خیال رکھے گا مسکرا کر کہتا کمرے سے نکل چکا تھا جب کہ اس کے جانے کے بعد پازیب نے ایک گہری سانس لی

اور اللہ کا شکر ادا کیا

وہ اس کے جذبات سمجھ رہا تھا اسے وقت بھی دے رہا تھا مطلب کے وہ بریرہ کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ بھی اس تعلق کو نبھانا چاہتا تھا وہ اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ انصاف چاہتا تھا

یہ تو اللہ کا کرم تھا ورنہ جتنی بدنامی اس کی ہو چکی تھی کسی سے بھی شادی کے بعد بھی پل پل کے طعنے سننے پڑتے لیکن زایار اور بریرا نے اس کی زندگی خراب ہونے سے بچا لی

اگر آج بریرا بیگم نہ ہوتی تو اس کی زندگی ختم ہو چکی ہوتی وہ تو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکی تھی

لیکن اللہ نے بریرا کو کسی مسیحا کی طرح اس کے پاس بھیج دیا بریرہ اس کی زندگی میں کسی فرشتے سے کم ثابت نہ ہوئی تھی اور یہ سچ تھا کہ وہ ساری زندگی اس کا یہ احسان چکا نہیں سکتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہادی کے پاس آئی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی آج تک وہ اس کا ایک اچھا دوست تھا لیکن آج وہ اس کا بیٹا تھا نہ جانے کیوں یہ معصوم سا پیارا سا بچہ اسے ہمیشہ سے بہت اچھا لگتا تھا

OOOOOO

یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو روحان تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے مجھے کبھی بھی اندازہ نہیں تھا کہ تم اور وہ لڑکی ایک دوسرے کے اتنے قریب ہو

تمہیں شرم آنی چاہیے روحان ایک لڑکی کے ساتھ ناجائز رشتہ بناتے ہوئے۔ بنا شادی کے تم لوگوں نے ہر حد پار کر دی۔ اتنا گھٹیا تعلق تم اسے محبت کہتے ہو روحان۔۔

تم جانتے ہو محبت پاکیزہ جذبات کا نام نہ کہ نفس کی تسکین کا

میں نے سوچا تھا کہ تم لوگ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو شادی کرنا چاہتے ہو اس میں میں تم لوگوں کی مدد کرنا چاہتا تھا میں تم دونوں کی محبت کو نکاح میں بدل کر ایک جائز اور خوبصورت نام دینا چاہتا تھا لیکن تم لوگوں کو تو شاید اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی

کیا تم جائز اور ناجائز تعلق کو نہیں سمجھتے۔

https://www.zubinovelszone.com

کیا یہ سیکھاتا ہے ہمیں ہمارا دین روحان یہ سیکھا ہے تم نے ہمارے پاکیزہ مذہب سے تم سے زیادہ تم مجھے اس لڑکی پر غصہ آ رہا ہے جسے اپنے خاندان کی عزت کا خیال نہیں

فرض کرو کہ اگر اس کے گھر والوں کو یہ بات پتا چل گئی کہ لڑکی پریگننٹ ہے اس کا باپ تو پھر غیرت سے مر جائے گا

تم خاندان دیکھو اپنا حرکتیں دیکھو اتنی گری ہوئی حرکت کی ہے تم نے اور اب یہاں میرے سامنے بیٹھ کر محبت کا رونا رو رہے ہو شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنا بھائی کہتے ہوئے

عالم انتہائی غصے سے کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کر جانے لگا

ادا پلیز مت جائیں پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں دانی سے بے پناہ محبت کرتا ہوں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا وہی میرے جینے کی وجہ ہے

اگر میں نے اس کو اور اس کے بچے کو اپنا نام نہ دیا تو وہ ہمیشہ کے لئے مجھے چھوڑ کر چلی جائے گی اور میں اس کے بغیر جی نہیں سکتا مجھے بچا لیں وہی میری زندگی ہے اگر وہ میری زندگی میں نہ رہی تو میں خودکشی کر کے مر جاؤں گا

روحان یہ کس طرح کی باتیں کر رہے ہو تم تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا

کیا زندگی کو اتنا بے مول سمجھ رکھا ہے تم نے کہ ایک لڑکی کے لئے تم اپنی زندگی ختم کر دو گے

ادا میں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں وہ کہتا ہوا سر جھکا گیا

ٹھیک ہے پریشان مت ہو رپورٹس دو مجھے وہ اس کے سامنے ہارتے ہوئے بولا

کون سی رپورٹ روحان کچھ الجھتا ہوا تھا

کون سی رپورٹ کا کیا مطلب ہے روحان دانی کی رپورٹ دو مجھے عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا

روحان نے بے حد پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھا تھا لیکن وہ پوری تیاری کے ساتھ آیا تھا

بریرہ نے کہا تھا عالم پوری بات جانے بغیر یقین نہیں کرے گا

تمہیں اس کے پاس ثبوت لے کر جانا پڑے گا کہ وہ بچہ تمہارا ہے

اور پتہ نہیں آج صبح کیا ہوا تھا کہ دانی خود ہی پریگنینسی رپورٹس اور ڈی این اے

اسکے پاس لے آئی

اس نے اپنے بیگ میں ہاتھ ڈال کر رپورٹس کے حوالے کر دی جن کو عالم بہت غور سے پڑھنے لگا تھا

بریرہ نے کہا تھا کہ وہ کسی بھی باہر کی لڑکی کا یقین نہیں کرے گا عالم ایک الگ ماحول کا انسان ہے وہ ہر چیز پر ثبوت مانگتا ہے پیار محبت اس کے لئے بچپنا ہے یونیورسٹی میں ایک لڑکی کا آفئر اس کے لئے قابل قبول نہیں ہے

وہ کبھی اس بات کو قبول نہیں کر سکتا کہ آزاد ماحول میں رہتی لڑکی کا آفئر کسی ایک لڑکے کے ساتھ ہو گا۔ وہ پرانی سوچ کا مالک ہے اور بریرہ کی بات سچ تھی

فی الحال اسے عالم کی ضرورت تھی ورنہ دانی کی رپورٹس اس طرح سے اس کے حوالے ہر گز نہیں کرتا کیونکہ اسے اپنی دانی پر پورا یقین تھا کہ وہ اس سے کبھی جھوٹ نہیں بولتی

ٹھیک ہے تم پریشان مت ہو میں کوئی نہ کوئی حل نکالتا ہوں وہ ریوڑٹس اپنے بریف کیس میں ڈالتا اٹھ کر جانے لگا

دانی نکاح چاہتی ہے اگر شادی نہ ہوئی تو۔۔۔۔

میں نے کہا نہ میں سنبھال لوں گا فی الحال تو ان سب کی ٹینشن چھوڑ و اور اپنے ایگزامز پر غور کرو جو اگلے ہفتے شروع ہونے والے ہیں

یہ سب کچھ میں دیکھ لوں گا تمہارے پیپر خراب نہیں ہونے چاہیے شاہ حویلی والوں کی ٹینشن مت لو تم ہمارے گھر کے بیٹے ہو اگر وہ لڑکی تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہے تو وہ بچہ بھی ہمارے خاندان کا بچہ ہے

اسے اس طرح سے رولنے میں نہیں گے تم بے فکر رہو وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے اسے ریلیکس کرنے لگا

روحان کی یہ حرکت اسے بہت بری لگی تھی لیکن اس وقت وہ جس ٹینشن سے گزر رہا تھا وہ اس پر غصہ ہو کر یا باتیں سنا کر اسے مزید پریشان نہیں کر سکتا تھا

غلطی انسان سے ہوتی ہے اور اس غلطی کو قبول کرنا ہی بہادری ہے روحان اپنی زمہ داری سے بھاگ نہیں رہا تھا یہ اچھی بات تھی لیکن عالم کو دیکھنا تھا کہ وہ لڑکی اسے پھسا تو نہیں رہی

کیونکہ عمر نے جو نقشہ کھنچا تھا وہ روحان کے لیے نہ قابل قبول تھا

وہ شاہ حویلی والوں سے پہلے ہی بے حد بدگمان تھا اور ایسے میں اسے خود سے بدگمان کرنا بہت غلط تھا اسی لئے وہ اسے سمجھا کر سیدھا اپنے ایک بے حد قریبی دوست کے پاس آیا تھا کہ ان رپورٹس کو چیک کروا سکے

OOOO

OO

کیا مطلب ہے تمہارا کیا وہ سچ میں روحان کا بچہ ہے تراب کو یقین نہیں آرہا تھا

ڈاکٹر نے یہی کہا ہے کہ ڈی این اے رپورٹس بالکل سیم ٹو سیم ہیں اور یہ رپورٹ اسی ہوسپیٹل کی ہیں جہاں پر میں چیک کروانے گیا تھا

وہ بچہ روحان کا ہی ہے یہ اس رپورٹ سے ثابت ہو گیا ہے

عالم نے یقین سے کہا تھا

ناجائز۔۔۔تراب کے مٹھیاں بھینچیں تو عالم نے ہاں میں سر ہلایا

مطلب کے اب ہمارے خاندان کی بہو ایک ایسی لڑکی بنے گی جو کسی غیر محرم سے رشتے میں اس قدر آگے بڑھ گئی

مجھے یقین نہیں آرہا عالم شرم کہاں گم ہو گئی ہے شرم حیا کچھ بھی نہیں بچا کہا وہ بے حد غصے سے بول رہا تھا عالم نے کچھ نہیں کہا کیونکہ وہ اس کے جذبات سمجھتا تھا اس کے ہی نہیں وہ غیرت مند انسان کے جذبات سمجھ سکتا تھا

کیا کوئی بھی غیرت مند انسان یہ چاہے گا کہ اس کی بہن بیٹی اس طرح کا قدم اٹھائے تراتب کے پریشانی سے اٹھنے پر غور سے دیکھنے لگا

کیا ہوا تم کہیں جا رہے ہو ابھی تو آئے ہیں

نہیں مجھے کچھ کام ہے ہم گھر پہ بات کریں گے تراب بس اتنا کہہ کر وہاں سے چلا گیا یقیناً اس کے دماغ میں فی الحال سنیہا چل رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ان کے کالج کا رزلٹ آؤٹ ہو چکا تھا اور سنیہا نے ضلع سے پوزیشن لی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ جلد ہی یونیورسٹی جوائن کرنے والی ہے اور یونیورسٹی کے ماحول کو لے کر عالم خود بھی بہت پریشان تھا

لیکن تربیت اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا ایک اچھی تربیت کبھی بچے کو غلط قدم نہیں اٹھانے دیتی
اور اسے یقین تھا سنیہا کی تربیت میں شاہ حویلی والوں نے کوئی جھول نہیں رکھا ہو گا

○○○○○○

وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی
صبح بہت ہنگامہ ہوا تھا آج ولیمہ ہوا تھا اسی شان و شوکت کے ساتھ جس شان و شوکت سے وہ کل یہاں آئی تھی

اس کی تائی امی کو بہت عزت اور احترام سے بلایا گیا زاریر نے سب کے سامنے کہا تھا کہ وہ اس کی ساس ہیں

اور حویلی والوں سب نے ہی انہیں بہت اہمیت دی تھی

اپنی بیٹی کو لاکھوں کے زیورات پہنے دیکھ اس تائی امی تو سرشار ہو گئیں اور پھر زایار کا اس کے ساتھ بیٹھنا بار بار اس کی طبیعت کا پوچھنا

سب کے بیچ اس کا اتنا خیال رکھنا

اور بریرہ بیگم نے تو اسے ہاتھ کا چھالا بنایا ہوا تھا

صبح انھوں نے خود آ کر اسے میڈیسن دیں اور بیوٹیشن کے ساتھ خود مل کر اسے تیار بھی کروایا

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ بے حد خوش تھی یہاں ایسا کوئی ماحول نہیں تھا جسے سوچ کر وہ ڈسٹرب ہوتی بریرہ بیگم اس کے ساتھ بالکل سگی بہنوں جیسا سلوک کر رہی تھی

ان کے کسی انداز سے نہیں لگتا تھا کہ وہ اس کی سوتن ہیں اور ہادی تو بار بار اس کا گال چوم رہا تھا کیونکہ اس کی دوستی اسے ہمیشہ کے لئے مل چکی تھی جسے پا کر وہ بے حد خوش تھا

زندگی آسان تو پھر بھی نہیں تھی ہاں لیکن پریشانیوں میں تھوڑی کمی آ چکی تھی جس طرح کا ماحول اس نے سوچ رکھا تھا یہاں ایسا کچھ نہیں تھا

جسے سوچ کر وہ بے حد مطمئن ہو چکی تھی۔

لالی اور سنیہا ہر وقت اس کے ساتھ ساتھ رہیں اور جس کا انداز سب سے الگ اور سب سے منفرد تھا وہ تھیں زایار کی ماں وہ تو ہر انسان کو بلا بلا کر بتا رہیں تھیں کہ یہ ان کی بہو ہے اتنی عزت اتنا احترام اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ حویلی والے اس قدر کھلے دل سے اسے قبول کریں گے

ضروری نہیں کہ محلوں میں رہنے والوں کے دل چھوٹے ہوں یہاں تو سب کے دل بڑے تھے اور سب سے بڑا دل تھا بریرہ بیگم کا

جو اسے اپنی چیزوں کا حقدار بنا کر بھی خوشی سے مسکرا رہی تھی
بریرہ بیگم نے اسے آرام کرنے کے لئے کمرے میں بھیج دیا کیونکہ کافی دیر بیٹھے رہنے کی وجہ سے وہ کافی تھک گئی تھی

اس وقت بھی وہ بیڈ پر لیٹی انہیں سب چیزوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ یاد آیا کہ دن میں زایار نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے کچھ قریبی دوست اور ان کی بیویوں سے ملوایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جن میں وہ ڈاکٹر زاہد بھی شامل تھا جس کے پاس وہ گئی تھی علاج کے لیے اس دن کی طرح وہ آج بھی بہت بے تکلف ہو کر اس سے بات کرتا رہا

بریرہ بیگم نے اس سے رات کے بارے میں پوچھا تھا اس نے بھی کچھ بھی نہیں چھپایا بتادیا کہ زایار اسے وقت دے رہا ہے اور اس بات کے بعد اس نے بریرہ بیگم کے چہرے پر خوشی کھوجنے کی بہت کوشش کی جو اسے کہیں نظر نہیں آئی الٹا وہ تو پریشان ہو رہی تھی

اور پھر بریرہ بیگم کا یہ کہنا کہ فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا زایار قبول کرلیں گے اتنا اچانک میں نے زبردستی ان کی شادی پر زور دیا شاید اس لیے وہ اس رشتے کو قبول نہیں کر پا رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ قبول کرلیں گے وہ تمہیں بھی وہی رتبہ دیں گے وہی مقام دیں گے جو مجھے دیتے ہیں

آج تو ان کی بیوی کے آئی ہو کل تو ان کی بیوی بن جاؤ گی بس تم انہیں وقت دو۔ بریرہ کی باتوں سے اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی

اسے تو یہ لگا تھا کہ زایار اس کی مرضی اس کی ہاں کا انتظار کر رہا ہے لیکن وہ یہ بات سمجھ نہیں پائی کہ اس کی پہلی محبت بریرہ ہے

اور بریرا کو بلا کر یوں اچانک آگے بڑھنا اس کے بس میں نہیں ہے اس لیے فی الحال وہ اسے قبول نہیں کر پا رہا

کل تو نہیں لیکن آج وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ زایار اسے قبول نہ کرے وہ بریرہ کا حق کسی اور کو نہ دے اس کا کیا تھا اسے عزت مل گئی تھی وہ ساری زندگی ان کے گھر نوکر بن کر رہنے کو تیار تھی

ہاں نکاح کے بعد اس کے دل میں خواھشات نے گھر بنایا تھا
لیکن وہ اپنی خواہشات کے لئے کسی دوسرے کے دل میں زبردستی جگہ نہیں بنا سکتی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ زایار کو کبھی خود سے رشتہ جوڑنے پر مجبور نہیں کرے گی بلکہ اسے پورا حق دے گی کہ وہ بریرہ کے ساتھ اپنا رشتہ قائم رکھے

اگر وہ اپنی بیوی ہونے کے حق نہیں دینا چاہتا تو وہ بھی اس سے کوئی حق نہیں مانگے گی وہ عزت سے جی رہی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا وہ بڑے بڑے خواب نہیں رکھتی تھی اور نہ ہی کسی شہزادے کی شہزادی بننا چاہتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اسے بس عزت کی ایک زندگی چاہیے تھی جو زایار نے اسے مہیا کر دی تھی اب اس کے دل میں کوئی خواہش نہیں تھی

اور یہ بات وہ صاف الفاظ میں زایار کو کہہ دینا چاہتی تھی لیکن یہاں سے جانے کے بعد زایار اس کے کمرے میں واپس نہیں آیا

بس کمرے کے باہر اس نے بریرہ کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ اسے میڈیسن ضرور دے دینا بریرہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اسے لے کر اندر چلی گئی

اور پھر میڈیسن دے کر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی وہ زایار کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی لیکن ذہن کے کسی کونے میں زایار اور بریرہ کا دھندلا سا عکس تھا شاید کہیں اندر یہ تکلیف بھی تھی کہ وہ اپنی نئی نویلی بیوی کو چھوڑ کر اپنی پہلی بیوی کے پاس چلا گیا

لیکن وہ بڑی بڑی خواہشیں بڑے بڑے خواب میں نہیں سجانا چاہتی تھی اسے جتنا ملا تھا وہ اتنے میں خوش تھی وہ اپنی اوقات میں رہنا جانتی تھی

oooooo

میں اس یونیورسٹی میں سنیہا کو نہیں آنے دوں گا وہ پریشانی سے بولا

تراب تربیت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے اور سب سے بڑی چیز ہوتی ہے نسل خون اور سنیہا کی رگوں میں ہمارا خون بہتا ہے وہ ہمارے خاندان کا حصہ ہے

روحان بھی تو ہمارے خاندان کا حصہ ہے اس نے کیا کیا تمہارے سامنے ہے اس نے غصے سے کہا

ہم یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ بہک گیا عالم جیسے صفائی دے رہا تھا وہ خود بھی شرمندہ سا تھا

روحان بہک گیا تو کیا سنیہا آسمان سے اتری ہے میں اپنی منکوحہ پر کسی غیر مرد کی نظر بھی نہیں پڑھنے دوں گا اس کے دل اور دماغ پر صرف میرا حق ہے وہ یہاں نہیں آسکتی میں نہیں آنے دوں گا اس یونیورسٹی میں اسے یہاں کا ماحول تو ننھا سے معصوم بچے کو بگاڑ دے

ابھی اس رخصتی کر دیں یا پھر وہ اسی حویلی میں رہے گی

تراب بات کو اپنی طرف مت کھینچنے کی کوشش کرو عالم نے پریشانی سے سمجھانا چاہا اس نے سوچا تھا کہ وہ ان کے مسئلے میں اس کی مدد کرے گا لیکن اسے سنیہا کی فکر لگ چکی تھی

یقیناوہ اپنی سنیہا کے دماغ میں کسی قسم کی گندگی نہیں ڈال سکتا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

میں بات کو کھینچ نہیں رہا صرف اپنے دل کی بات کہہ رہا ہوں عالم مجھے یہ سب کچھ منظور نہیں ہے میں نہیں برداشت کر سکتا

سنیہا کو خود سے دور جاتا سوچ تراب پریشان ہو چکا تھا

وہ اس کی رگ رگ میں اترنا چاہتا تھا مگر اس طرح تو تراب حیدر اس کی زندگی میں آنے سے پہلے ختم ہو جائے گا

میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے سنیہا کو لے کر کوئی شک ہے بالکل بھی نہیں میں جانتا ہوں اس کا دل دماغ بالکل صاف ہے

وہ صرف اور صرف پڑھنے کے لئے یہاں آنا چاہتی ہے لیکن وہ لڑکی ہے عالم یہ لوگ اسے اپنے رنگ میں رنگنے میں ٹائم نہیں لگائیں گے

میں اپنی سنیہا کو اس ماحول کی نظر نہیں ہونے دوں گا میں اس سے بچاؤ گا میں اس کا خیال رکھوں گا۔۔۔

ہاں بلکل رکھو خیال بچاؤ اسے اس ساری یونیورسٹی کے خراب ماحول سے یہاں صرف چند لوگ گندہ پھیلا رہے ہیں سب نہیں

تم بچاؤ اسے۔ تم سنیہا کو اس ماحول میں جانے سے تورو کو اس طرح کی زندگی کیوں تنگ کر رہے ہو

تم بچا سکتے ہو سے اسے محفوظ رکھ سکتے ہو تم شوہر ہو اس کے محافظ ہو سکے حفاظت کرو اسکی اسے قید کیوں کر رہے ہو تراب

اسے اس کی زندگی جینے دو وہ جو چاہتی ہے جیسا چاہتی ہے ہونے دو لیکن تم اس کے ساتھ ہو جاؤ اس کے محافظ بن جاؤ اسے ہر بری نظر سے بچاؤ اسے اپنی نگاہوں میں رکھ کر محفوظ رکھو عالم اس کی بات کاٹتے ہوئے بولنے لگا

اسے یونیورسٹی آنے دو کرنے دو اسے اس کے خواب پورے تم اس کے ہمسفر بنو تراب اس کی راہ کی رکاوٹ نہیں

کیونکہ راہ کی رکاوٹ کو کوئی پسند نہیں کرتا ساتھ چلنے والے ساتھ نبھانے والے ساتھی ہوتے ہیں

وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہ جذباتی سا انسان اس کی بات کی گہرائی کو اچھے سے سمجھ چکا ہے

ooooo

وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اچانک سامنے سے اس کے وجود کے ساتھ ٹکرائی ابھی وہ لمبی سانس لے کر اسے اندھا بولنے ہی والی تھی کہ سب سے پہلے نظر اس کے لبوں پر سجی کالی سیاہ مونچھوں پر پڑی

لب اپنے آپ ہی سکھڑ گئے

لیکن سیدھا ہوتے ہی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی لالی کی تو آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھی

یہ تو پچھلے ہفتے کالج سے آتے ہوئے وہ نالے میں پھینک آئی تھی اس کے ہاتھ کیسے لگ گیا

وہ بے حد غصے اور سخت نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا لیکن لالی کو لگا کہ اسے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ فزکس میں پاس تھی

آپ مجھے اس طرح سے گھور کیوں رہے ہیں۔۔۔؟

اپنا ڈزلٹ کارڈ اس کے ہاتھ میں دیکھ کر وہ پوچھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تمہارا اڈزلٹ آچکا ہے وہ اپنے ہاتھ میں رکھے رزلٹ کو دیکھ کر بولا

ہاں تو ایگزام کو ڈھائی مہینے ہو چکے ہیں اب تو آنا ہی چاہیے تھا اچھا ہوا نہ لگے وہ بھاگنا چاہتی تھی

لیکن سامنے کھڑا یہ شخص اسے بھاگنے دیتا کہاں تھا کبھی سیڑھیوں پر ٹکراتا تو کبھی کمرے کے
دروازے پر اسے ساری زندگی اسی بندے سے ٹکرانہ تھا

فضول مت بولو لالی جو پوچھا ہے اس کا جواب دو اپنے رزلٹ کے بارے میں کیوں نہیں بتایا

گھر میں سب کو بتایا ہے صرف آپ کو پتا نہیں ہے وہ بنا شرمائے ہونی
آپ کو پتہ ہے ہماری سنیہا نے پورے ضلع سے تیسری پوزیشن لی ہے اس کی خوشی منانے کی
بجائے آپ مجھے گھور رہے ہیں اس نے اسے سنیہا کی پوریشن کی جانب متوجہ کرنا چاہا لیکن یہ بھی
بہت مشکل ثابت ہوا

ٹھیک ہے غلطی کرتی میں نے آپ کو نہ بتا کر اب خوش وہ منہ بنا کر بولی

مجھے بس یہ بتاؤ لالی کے اردو میں کون فیل ہوتا ہے اس کے پھولے گالوں کو دیکھتے ہوئے غصے سے بولا

"لالارخ سکندر شاہ" ہوتی ہے وہ اکڑ سکر بولی اور اب وہ ڈانٹ کے لئے بالکل تیار تھی
لالی تمہیں ذرا بھی احساس ہے کہ تم نے اردو میں فیل ہو کر مثال قائم کر دی ہے

اسلامیات میں بس ایک نمبر سے پاس ہوئی ہو تم کیا کرتی رہی ہو پیپرز میں کوئی اتنا نالائق کیسے ہو سکتا ہے وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا

جیسے میں ہوں اور آپ اس بارے میں کوئی بات نہیں کر سکتے کیونکہ فزکس میں پاس ہو گئی ہوں

بلکہ نہ صرف میں پاس ہوں یوں بلکہ اصل نمبروں سے صرف سات نمبر کم ہیں پوری کلاس میں
کسی نے اتنے نمبر نہیں لیے گز کس میں جتنے میں لے کر آئی ہوں وہ فخر سے بول رہی تھی

فزکس میں پاس ہو کر تم نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا وہ غصے سے بولا تو لالی سہم کر رہ گئی

آپ نے صرف فزکس ہی پڑھائی تھی اس نے یاد کروایا

ہاں تو۔۔۔۔ تم نے باقیوں میں پاس نہیں ہونا تھا وہ شاکڈ تھا

آپ نے کہا تھا اگر میں فزکس میں فیل ہو گئی تو آپ مجھے ڈانٹیں گے میں فزکس میں پاس ہوں آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے لالی منہ پھولا آئے ہوئے بولی

لالی تمہیں سب میں پاس ہونا تھا یہ بھی اہم تھیں اپنی بات خود پر آنے پر وہ ذرا نرم ہوا
آپ نے کہا تھا فزکس میں فیل ہونے پر آپ مجھے نہیں چھوڑیں گے اور میں فزکس میں پاس ہوں تو آپ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتے اور ویسے بھی بابا نے کہا ہے کوئی بات نہیں صرف ایک ہی تو سپلی ہے وہ بھی اردو میں پاس کر لے گی

وہ اسے نظرانداز کرتی نخرے دکھاتی آگے جانے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کے مونچھڑ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

وہ اچانک حملے پر سیدھی آکر اس کے سینے کا حصہ بنی تھی دل اچھل کر منہ میں آگیا دھڑکنوں نے عجیب سا شور مچا ڈالا تھا
اور اس کے مونچھڑ کا حال بھی اس سے الگ نہیں تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کی دھڑکنوں کو اپنی دھڑکنوں کے ساتھ محسوس کرتے عنابی لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی

جس سے وہ بڑی صفائی سے دبا گیا

جب کہ لالی کے چہرے پر تو لالی نے الگ ہی رقص کر ڈالا

وہ اس کے خوبصورت چہرے کی کی سرخیاں دیکھتا اپنے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا تھا

بہت غلط کر رہی ہو تم خود کے ساتھ بلکہ بہت غلط کر چکی ہو اب کوئی حل نکالنا ہو گا تیاری پکڑ لو وہ اس کا گال تھپتھپاتا آہستہ سے اسے خود سے دور کرتا تو وہیں سے سیڑھیاں اتر گیا

ooooo

جلدی بولو وقت نہیں ہے میرے پاس اتنی دیر سے بجتے ہوئے فون کو اس نے سولویں کال پر اٹھایا

بکواس بند کرو اور یہ بتاؤ کہ یہ بچہ کس کا ہے جسے تم روحان کے سر پر تھوپ رہی ہو

https://www.zubinovelszone.com

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

میں نے ڈاکٹر زہرہ سے بات کی ہے وہ بچہ روحان کا نہیں ہے وہ تو میں نے رپورٹ چینج کروادی ورنہ عالم کو پتہ چل چکا ہوتا اور پھر اس کے بعد تمہارا اور میرا وہ حال کرتا جب تمہارا تو پورا خاندان یادرکھتا ہے لیکن میرے خاندان کے لئے بھی ایک کہانی بن جاتی

ہاہاہا بڑی بھابھی جی ڈر گئی۔ صرف اتنے سے جھٹکے پر تمہارا یہ حال ہو گیا بریرا اور یہاں جو تم نے مجھے اپنے اس کم عقل دیور کے ساتھ پھنسا رکھا ہے اس کا کیا

مجھے پچھلے ہفتے پتہ چلا تھا کہ میں پریگنیٹ ہوں ہے میں یہ بچہ نہیں چاہتی اس کا تمہیں کام خود ہی تمام کرلوں گی لیکن فی الحال میں تمہارے دیور سے جان چھڑانا چاہتی ہوں

میں تنگ آچکی ہوں اس سے۔ دماغ خراب کرر کھا ہے اس نے میرا پیار پیار پیار تنگ آچکی ہوں میں اس پیار سے اب مجھ سے یہ ڈرامے نہیں ہوتے اسی لیے میں نے سوچا میں اسے شادی کے لیے فورس کروں گی

تنگ آکر وہ مجھے چھوڑ دے گا کیونکہ جس خاندان سے اس کا تعلق ہے وہ مجھے اپنائیں یہ تو ناممکن سے بات ہے اسی لئے روحان خاموشی سے اپنے قدم پیچھے ہٹالے گا

https://www.zubinovelszone.com

اور میری اس پاگل مجنوں سے جان چھوٹ جائے گی وہ بے زاریت سے بولی

اتنی جلدی کیا ہے تمہیں میں نے کہا تھا نہ میں جلدی سے روحان کا کوئی نہ کوئی قصہ گھر میں پھیلا کر تمہارا قصہ ختم کر دوں گی

بس مجھے کسی طرح سنیہا کو وہ اسی یونیورسٹی میں پہنچانے دو جب سنیہا وہاں

جائے گی میں کوئی نہ کوئی کہانی نکالوں گی اور پھر زایار خود اپنے ہاتھوں سے انہیں گھر سے نکال دیں گے

یہ دونوں اپنے جائز باپ کے پاس جائیں گے اور اس گھر میں رشتہ داروں کا بوجھ کم ہو جائے گا لیکن تم نے تو سارا کام بگاڑ دینا ہے

یہ روحان تمہارے عشق میں پاگل ہو کر تم سے شادی کیلئے مجھے تنگ کر رہا ہے اور میرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے اس بے وقوف کو روکنے کا

اگر زایاز کی شادی کا مسئلہ نہ ہوتا تو اب تک سنیہا کو یونیورسٹی میں پہنچ چکی ہوتی

https://www.zubinovelszone.com

پر اب تک میں سب گھر والوں کو زایار کے خلاف بھی کر چکی ہوتی اور وہ لڑکی تو بس میرے ایک وار کی مار ہے

اس کے بعد زار چاچو لندن جانے والے ہیں اور لالی کو میں کسی بھی طرح شیر زار سے شادی کروا کر چاچو کے پاس بھیج دوں گی

پاکیزہ چاچی تو اپنے بچوں کے پیار میں پاگل ہو ہی جائے گیں اور صفدر چاچو کا حال تھی ان سے کچھ زیادہ الگ نہیں ہو گا

اس بڑھیا کو تو میں راستے سے ہٹا کر رہوں گی قو راس کے بعد تایا ابو کا ہونا نہ ہونا برابر ہے

اور زایار کی نئی نویلی بیوی کو میں اس طرح سے شیشے میں اتار نیوں گی کہ وہ کبھی زایار کی جانب دیکھے گی بھی نہیں

پھر میں اور میرے زایار اور ہم دونوں کی حسین زندگی اور ہادی کے لیے اس کی دادی ہے نہ ویسے بھی وہ بڑھیا میرے کسی کام کی نہیں لیکن زایار اسے بہت چاہتا ہے اسی لیے جب تک میرا کام ہوتا ہے تب تک تم یہ ڈراما کرتی رہو اور اس کی پوری قیمت میں تمہیں دیتی رہوں گی

https://www.zubinovelszone.com

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

نونیور میں مزید یہ سب کچھ نہیں کر سکتی وہ روحان پاگل ہے میں اسے چھوڑنے والی تم مجھے سمجھو میں مزید۔۔۔۔

میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں دس لاکھ ٹرانسفر کر دیے ہیں جو کم از کم مزید ایک مہینے کے لئے تو بہت ہوں گے

لیکن اگر تم اور چاہو تو میں اور بھی بھجوا دوں گی بریرا اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تو دانی کو چپ لگ گئی

تم بہت شاطر کھلاڑی بریرہ بیگم اچھے سے سمجھتی ہو کہ سامنے والے کو کس طرح سے زیر کرنا ہے

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو بریرہ نے سکون کا سانس لیا

ہاں یہ کھیل کھیلتے ہوئے سات سال ہو چکے ہیں آج تک مجھے میرے شوہر کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ پایا وہ قہقہ لگاتے ہوئے بولی اور فون رکھ دیا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ دوسری طرف دانی فون بند ہوتے ہی اپنے فون پر آنے والا ایس ایم ایس چیک کرنے لگی جو دس لاکھ کا تھا

ایک مہینہ اور سہی روحان ڈارلنگ تم میرے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہوئے ہو وہ ہنستے ہوئے بیڈ پر ڈھیر ہو گئی

○○○○○○

راحیل تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا جبکہ تم جانتے ہو کہ وہ روحان ہر وقت میرے آس پاس رہتا ہے

اگر اسے بھنک بھی پڑ گئی کہ میں تم سے ملی ہوں یا تم نے مجھ سے ملنے کی کوشش کی ہے تو وہ پاگل انسان ہمیں آسانی سے معاف نہیں کرے گا

تمہیں اندازہ بھی ہے وہ تم سے کتنی نفرت کرتا ہے دانی آتے ہی شروع ہو چکی تھی رات کے تقریبا 11 بجے کا وقت تھا

یہ ایک بے حد سنسان علاقہ تھا جہاں پر وہ اکثر ملنے آتے تھے راحیل اس کی بات کو نظر انداز کرتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے سے اپنی بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا تھا

تمہاری پریگنسی والی خبر جھوٹی ہے نہ ڈرالنگ مجھ سے جھوٹ کیوں بولا تم نے مجھے ڈرادیا تھاوہ اس کے گردن میں منہ چھپاتاناراض ہے لہجے میں بولا

میں دیکھنا چاہتی تھی کہ تم اس خبر پر کس طرح سے ری ایکٹ کرتے ہو دانی اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی

او میری جان میں تمہیں کیا بتاؤں میں اس وقت بہت گھبرا گیا کیونکہ ابھی ہمارا کریئر تک سیٹ نہیں ہوا آگے پیچھے کا کچھ بھی پتا نہیں ہے
پتہ نہیں زندگی میں آگے کیا ہونا ہے اور ایسے میں اس خبر نے مجھے اچھا خاصا پاگل کر دیا تھا میں ٹینشن میں آگیا تھا

پلیز مجھے معاف کردو بے بی تم جانتی ہونا آئی لو یو وہ پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بے باک انداز میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اور دانی جلد ہی اس کی باتوں میں بہل گئی

https://www.zubinovelszone.com

راحیل میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں پلیز مجھے چھوڑنے کی بات مت کرنا تم جانتے ہو نا یہ سب کچھ میں تمہارے اور اپنے لئے کر رہی ہوں

میرے بابا میری شادی تم سے نہیں ہونے دیں گے جب انہیں پتہ چلے گا کہ تم لوگوں کو بے وقوف بنا کر تھوڑے بہت پیسے کماتے ہو بابا میری اور تمہاری شادی کا نام تک نہیں لینے دیں گے

وہ بے حد پریشان تھی جبکہ راحیل اسے اپنے سینے سے لگاتا ہوس پرست نظروں سے اس لے وجود کو دیکھ رہا تھا

بے بی یہ کیسی باتیں کر رہی ہو اس وقت یہ سب سننے کا موڈ نہیں ہے اس وقت مجھے تم پر بہت پیار آرہا ہے وہ اپنا مطلب پورا کرنا چاہتا تھا اسے دانی کے جذبات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا

دانی مجھے تھوڑے پیسے چاہیے تھے تم سے نہیں مانگتا لیکن تمہیں پتا ہے نہ میں نے اپنے ایک دوست سے کچھ قرض لیا تھا وہ اسے اپنے سامنے کرتا عاجزی سے بولا

ہاں مجھے یاد ہے تم فکر مت کرو میرے پاس پیسے ہیں آج صبح ہی بریرہ نے مجھے پیسے سینڈ کر دیے تھے

وہ بے فکری سے بولی

یار مجھے سمجھ نہیں آتا یہ عورت تمہیں اتنے پیسے کیوں دے رہی ہے مطلب صرف روحان کو قابو میں رکھنے کے لیے وہ اتنے پیسے دے رہی ہے پچھلے ہفتے ہی اسے دس لاکھ روپے بریرا نے سینٹ کیے تھے جو راحیل کسی نہ کسی طریقے سے اس سے نکلوا چکا تھا

اور اب بریرہ اسے مزید پیسے دے چکی تھی

بہت بڑا سارا راز ہے میرے پاس جو اگر کھلا تو وہ بری طرح سے پھس جائے گی اپنی قیمت چکاتی ہے وہ اگر اسے پتہ چل گیا کہ مجھ سے یعنی کہ اصغر معارج احمد کی بیٹی سے بریرہ شاہ کا کوئی تعلق ہے تو وہ زایار اسے طلاق دینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائے گا

اور وہ بے وقوف لڑکی اس آدمی کے پیچھے پوری طرح سے پاگل ہے اس شخص کیلئے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے لیکن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی وہ بے فکری سے بولی

کچھ بھی۔۔۔اس نے الفاظ کو لمبا کھینچا تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

توڈارلنگ یہ چھوٹی چھوٹی رقم مانگنے سے بہتر ہے کہ ایک ہی بار بڑا ہاتھ مار و وہ امیر زادی مجبور ہے تم جتنے کہو گی وہ اتنے پیسے دے دے گی

میرے خیال میں تمہیں اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیے نہ کہ بے وقوفوں کی طرح ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے چاہیے وہ تمہیں بہت کچھ دے سکتی ہے وہ جیک پوٹ سے کم نہیں

راحیل اس کے ذہن میں اپنی چالبازی ڈال رہا تھا

کیا مطلب تم کیا چاہتے ہو میں کتنے پیسے مانگوں وہ جلد ہی اس کی باتوں میں آگئی

فی الحال کے لیے دو کروڑ اور مچھلی جال میں پھنسی ہے زندگی بچانے کے لئے کچھ بھی کرے گی اگر دس لاکھ بیس لاکھ پچیس لاکھ اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے دو کروڑ دینے میں بھی اسے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا

ایسی چیزوں سے کس طرح سے فائدہ اٹھانا چاہئے تم تو جانتی ہی نہیں میری جان ذرا فون کرو اس محترمہ کو آج رات اور دو کروڑ کی ڈیمانڈ کرو آخر ہمیں بھی ہمارا فیوچر سیٹ کرنا ہے ہم نے شادی کرنی ہے اپنا گھر بنانا ہے وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا دانی نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

دانی بے حد بولڈ ماڈرن اور اپنی مرضی سے جینے والی لڑکی تھی لیکن راحیل اسے اپنے اشاروں پر نچا رہا تھا محبت کا ایسا جال اس نے دانی کے سامنے پھیلایا تھا کہ راحیل کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا تھا

یہاں تک کہ راحیل کے کہنے پر ہی ہر وہ روحان کے اس حد تک قریب جا چکی تھی کہ جس کے بعد وہ خود بھی بہت پچھتائی

اس کے لئے راحیل سے نظریں ملانا تک مشکل ہو گیا تھا لیکن راحیل نے کہا اٹس اوکے بے بی یہ نارمل ہے مجھے اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم کل بھی میری محبت تھی اور آج بھی میری محبت ہو

اور اس کے انہی سب باتوں پر دانی ایک بار پھر سے اس کے ہاتھوں بے وقوف بن گئ

ooooo

زایار اور پازیب کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اس تمام عرصے میں زایار نے یہی محسوس کیا تھا کہ پازیب اس سے بھاگنے کی کوشش کرتی ہے

وہ جتنا اس کے قریب جانے کی کوشش کرتا جتنا اس کو سمجھنا چاہتا ہے وہ اتنا ہی اس سے بھاگتی تھی اس سے دور ہوتی تھی

اس کی اس حرکت پر اسے بے حد غصہ آتا تھا لیکن فی الحال وہ خاموش تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن وہ کب تک یہ سب کچھ برداشت کرتا بہت ہو چکا تھا اب تو ایک ہفتہ ہو چکا تھا اب وہ سیدھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا

اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ جہاں بھی جاتا پازیب وہاں سے غائب ہو جاتی یا منظر سے ہٹ جاتی اسی لئے آج وہ اس کے کمرے میں جا رہا تھا تا کہ وہ صاف الفاظ میں اسے بتا دے کہ یہ حرکتیں اسے بالکل پسند نہیں ہیں

وہ اس کی بیوی ہے اور وہ اس پر حق رکھتا ہے وہ اسے اس کی محبت کو نظر انداز نہیں کر سکتی اگر فی الحال وہ اس سے اپنا کوئی حق نہیں مانگتا تو اس کی طبیعت کی وجہ سے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی من مانیوں پر اتر آئے

ooooo

وہ ابھی فریش ہو کر باہر نکلی کہ سامنے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ شان بے نیازی سے بیٹھا تھا اسے دیکھ کر اٹھ کر اس کے پاس آیا

طبیعت کیسی ہے تمہاری۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

جی۔۔۔۔جی جی میں بالکل۔۔۔ ٹھیک ہوں اسے اپنے کمرے میں دیکھ وہ بوکھلا کر بولی تھی

اور زخم کیسا ہے۔۔۔۔؟

اب درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔؟

اس کی بوکھلاہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ پھر سے پوچھنے لگا اور ساتھ ہی چلتے ہوئے چند قدم اس کے اور قریب آرکا

درد نہیں۔۔۔۔ بالکل نہیں اب میں بالکل ٹھیک ہوں وہ جلدی سے بولی تھی

یہ تو بہت اچھی بات ہے اس کے لہجے اور کپکپاتے وجود کو دیکھ کر اس نے اپنی ہنسی دبائی تھی وہ اس پر اپنا غصہ ظاہر کرنے آیا تھا لیکن اس معصومیات سے بھرپور صورت پر غصہ بھی نرمی میں بدل جاتا

پازیب نے نظر اٹھا کر بس ایک جھلک اس کی طرف دیکھا اس کی گھنی مونچھوں کے نیچے عنابی لب شاید مسکرائے تھے کناروں پہ اب بھی تھوڑا سا تبسم باقی تھا

چلو یہ تو بہت اچھا ہو گیا تم جتنی جلدی ٹھیک ہو گی ہمارے لئے اتنا ہی اچھا ہے وہ ذومعنی انداز میں بولا

جی..... پازیب نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا

اپنا زخم دکھاؤ مجھے وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

اس کالرتا وجود مزید لرزنے لگا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا یہ شخص ہر بار اس کی جان مشکل میں ڈال دیتا تھا

ج۔۔۔جی۔۔۔؟اس نے دوبارہ سننا چاہا شاید اسے وہم ہوا تھا کہ اس نے کچھ غلط سن لیا کاش یہ غلط ہی ہو

زخم دکھاؤ اپنا مجھے وہ اس کا کندھا آپنے بے حد قریب کرتے ہوئے بولا

اس کی۔۔۔ضرورت نہیں۔۔۔ہے میں ٹھیک۔۔۔ہوں اس نے ذرا پیچھے ہٹنا چاہا

وہی تو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کتنا ٹھیک ہو میری نیندیں خراب کر کے وہ ذومعنی سے انداز میں مسکراتا اس کا کندھا اپنے سامنے کر گیا

اور اس کا دوپٹہ بیڈ پر رکھ کر اس کے بال کندھے اور بازو سے پیچھے کرنے لگا

پازیب کا لرزتا کانپتا وجود اس کی نظروں سے چھپا ہوا نہیں تھا

اس نے آہستہ سے پازیب کی فراک کی ڈوریاں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی پازیب کے دل کی دھڑکن کسی ڈھول کی طرح بجنے لگی

اسے اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا مشکل ہو لگنے لگا

جب کہ وہ شخص اس کی حالت سے باخبر ہونے کے باوجود بھی انجان بنا اس کے زخم کا معائنہ کر رہا تھا جواب پہلے سے کافی بہتر ہو چکا تھا

زایار نے بہت نرمی سے اپنی انگلیوں کے پوروں سے کی جلد کو چھوا تھا۔
پازیب کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے کہیں بھاگ جائے یا ابھی کوئی آجائے۔ لیکن وہ مشکل کی گھڑی تھی شاید یہ امتحان کا وقت تھا اور یہ بہت مشکل وقت تھا

لیکن اس کی جان لبوں میں تب آئی جب اس نے اپنے کندھے پر زایار کے لبوں کا دہکتا لمس محسوس کیا وہ بہت نرمی سے اس کے کندھے کو چومتا اسے بے حال کر رہا تھا
اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی

اس نے فاصلہ قائم کرنے کی چھوٹی سی کوشش کی لیکن زایار نے اس کے گرد حصار باندھتے ہوئے بڑی آسانی سے اس کی کوشش کو ناکام کرکے اس کی دھڑکنوں کو مزید مشکل میں ڈال دیا

وہ باآسانی اس کے دل کی آواز سن سکتا تھا وہ سانسیں روکے کھڑی تھی

https://www.zubinovelszone.com

جب کہ دونوں ہاتھ کی مٹھیاں بھینچیں وہ آنکھیں بھی بند کر چکی تھی۔اس کی گھبراہٹ پر زایار نے اپنے بے قابو ہوتے جذبات کو قابو کیا اور بے حد نرمی سے اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوتے اس کی شہ رگ سہلائی۔

تم تو اتنے میں ہی ڈر کر تھر تھر کانپنے لگی ہو۔اس طرح سے تم مجھے جلدی ہی پاگل کر کے کوئی لمٹ کراس کرنے پر مجبور کر دو گی

اسے یوں شرماتے گھبراتے دیکھ زایار کو بہت اچھا لگ رہا تھا اسی لئے تو وہ اس طرح کی باتوں پر اسے مزید سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ ایسا کرنے سے مسئلہ اسی کو ہو گا اسی کو ہی اس کے بغیر رہنے میں مشکل پیش آئے گی لیکن اگر وہ اتنا انتظار کر رہا تھا تو پھر اس کا تھوڑا سا حق تو بنتا تھا اپنی بیوی کو تنگ کرنے کا

اس کا شرمایا ہوا روپ اس کا حیا سے جھکا سر شرم سے بے قابو ہوتی دھڑکن اور اس کے گالوں پر پھیلی سرخی اسے ہر حد پار کر جانے پر اکسا رہی تھی لیکن وہ اپنے نفس پر قابو رکھنا جانتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ اس موم کی مورت کو بہت محبت اور نرمی سے چھونا چاہتا تھا وہ اسے توڑنا نہیں چاہتا تھا وہ اس کی محنت نہیں عشق تھا۔اس کے اس عشق میں جنون رقصم کرتا تھا

وہ شہزادیوں سا حسن رکھنے والی لڑکی صرف اس کی تھی اسے اسی کی دسترس میں آنا تھا

اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے وہ اس کے حسین چہرے کے نقش میں کھونے سا لگا بے بے اختیار ہی اس نے اپنے دہکتے ہوئے لبوں کو اس کی پیشانی پر رکھا اس سے پہلے کے پازیب کے لئے مشکل مزید بڑھتی یا زایار مزید اپنے جذبات اس کے نازک وجود پر ظاہر کرتا تھا

ہادی دروازہ کھولتا اپنا ٹیڈی اپنے ہاتھ میں پکڑے اپنی ننھی سی آنکھیں مسلتا ہوا اندر داخل ہوا

دوست میری مما کہہ رہی ہیں کہ اب سے میں آپ کے روم میں آپ کے پاس ہی سوؤں گا وہ فورا سے بھاگتا ہوا اس کی ٹانگوں سے لپٹتا بے حد معصومیت سے بولا

پازیب کو اس ننھے سے وجود پر بے حد پیار آیا تھا جس نے اس دیو کی قید میں جانے سے بچا لیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

آج تو سچ میں وہ اس کے لئے کسی فرشتے سے کم ثابت نہ ہوا تھا اسے یقین تھا اگر تھوڑی دیر کوئی اور نہیں آتا تو زایار تو بھکتا ہے مہکتا ہے لیکن پازیب کی دھڑکن بھی رک جاتی کیونکہ اس کی قربت سے پہلے ہی اس کا برا حال ہو چکا تھا

بابا کیا آپ بھی ہمارے پاس سو گے وہ جو پازیب کی ٹانگوں سے لپٹا ہوا اس سے پیار لے رہا تھا زایار سے بولا

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن تم اپنی دوست ماما سے پوچھ لو کیا وہ مجھے اپنے پاس رکھنا چاہے گی وہ بے حد شرارت سے بولا لیکن چہرے پر کسی قسم کے کوئی تاثرات نہیں تھے

جیسے وہ کوئی بہت سیریس بات کر رہا ہو پازیب نے بس ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا گھنی مونچھوں تلے لبوں پر ہلکا سا تبسم تھا جیسے وہ اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔

دوست کیا آپ بھی میری ماما ہو اپنے باپ کے منہ سے اس کے لئے دوست ماما الفاظ سن کر اسے حیرانگی کے ساتھ ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی

ہاں بالکل ہادی کیا آپ کو یہ جان کر خوشی نہیں ہوئی کیا آپ کی دوست آپ کی ماما بھی ہے ہیں وہ ہادی کو اپنے بازوؤں میں اٹھائے اس سے پوچھنے لگا جبکہ یہ یہ ساری سچویشن پازیب کے لئے کافی مشکل تھی

ہاں لیکن وہ بے چینی سے ہادی کے جواب کا انتظار کر رہی تھی

واؤ بابا یہ تو بہت اچھی بات ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ سے میری دو دو ماما ہیں ایک میرے لئے نوڈلز بنائی گئی اور دوسرے مجھے کہانی سنائی گئی اس کے جواب پر جہاں

زایار کا قہقہ بلند ہوا تھا وہی پازیب مسکرا کر نظر جھکا گئی

اس خاندان میں شاید ہی کوئی ایسا تھا جس نے اسے قبول نہیں کیا تھا وہ ان عنایتوں اور محبتوں کے قابل نہیں تھی جتنا اللہ نے اسے نواز دیا تھا

چلو ٹھیک ہے ہادی میری جان اب آپ اپنی چھوٹی ماں سے کہانی سنو جب تک آپ کے بابا اسٹڈی روم میں تھوڑا سا کام کرنے جاتے ہیں

آپ اپنی چھوٹی ماما کا خیال رکھنا اور آپ کی چھوٹی ماما آپ کا خیال رکھے گی اس نے محبت سے ہادی کو بیڈ پر لٹایا اور اپنی بت بنی بیوی کے پاس آیا

https://www.zubinovelszone.com

میرا ہادی کہتا ہے کہ تمہیں بہت اچھی کہانیاں آتی ہیں اچھی بات ہے تم اسے کوئی نئی کہانی سناؤ

اور یہاں کے تھوڑی دیر پہلے جو ہوا وہ میری اور تمہاری کہانی ہے جو ہم کچھ دنوں کے بعد یہیں سے شروع کریں گے تو اپنے آپ کو بالکل ٹھیک کر لو کیونکہ تمہاری یہ بیماری میں مزید افورڈ نہیں کر پا رہا

اور مجھ سے بھاگنا چھوڑ دو مجھے سچ میں یہ حرکت پسند نہیں آئی
صبح میں کچن میں آیا تو تم کیسے غائب ہو گئی
میں باہر لان میں گیا تو تم وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی

میں گارڈن میں گیا تو تم وہاں سے بھی غائب ہو گئی یہ بہت غلط بات ہے مجھے چھپن چھپائی ہر گز پسند نہیں ہے پازیب میں برداشت نہیں کروں گا کہ میری بیوی مجھ سے دور رہے تو آئندہ خیال رکھنا

اپنا خیال رکھنا گڈ نائٹ وہ بے حد نرمی سے کہتا اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھو کر چلا گیا

https://www.zubinovelszone.com

پازیب کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکان میں جگہ بنائی تھی نظروں نے آئینہ دیکھنے سے انکار کر دیا اس کے گالوں پر سرخی پھیلی ہوئی تھی

وہ اسے سوچنا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی وہ زایار کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی خود اس کی طرف متوجہ ہونا چاہتی تھی

لیکن پھر بھی نکاح کے خوبصورت بندھن میں بندھنے کے بعد وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچنے لگی تھی

وہ بریرہ کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہیں چاہتی تھی۔اور وہ جانتی تھی کہ زایار برری سے بے حد محبت کرتا ہے اور وہ اسے کبھی دھوکا نہیں دے گا تو ہو سکتا ہے کہشاید بریرہ نے ہی اسے یہاں بھیجا ہو

شاید بریرہ بیگم نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی ناانصافی ہو اور جب یہ شخص اس کے قریب آتا تھا اس کے اپنے دل میں بھی ہلچل سی مچ جاتی لیکن پھر بھی اسے اپنی اوقات یاد رکھنی تھی

وہ جانتی تھی کہ اس شہزادے کے نکاح میں آکر وہ کوئی شہزادی نہیں بنی اس شہزادے کی شہزادی بریرا ہے وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتی اور اب اس نے سوچ لیا تھا

کہ وہ خود ہی زایار سے دور رہے گی ایک ہفتے سے وہ ہر ممکن کوشش سے خود کو اس سے دور رکھے رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ وہ اس کے سامنے ہی نہ آئے ایسا کرنے سے شاید وہ اسے یاد بھی نہیں کرے گا لیکن ایسا نہ ہوا

وہ خود ہی اس کے کمرے میں آگیا

اب اسے بریرا بیگم نے بھیجا تھا یا وہ خود اپنی مرضی سے آیا تھا لیکن اس کا آنا پازیب کے چہرے پر کہیں حسین رنگ بکھیر گیا

اس کے چہرے پر پھیلے خوبصورت رنگوں نے شاید ساری رات ہی بسیرا کرنا تھا وہ آہستہ سے ہادی کے پاس آکر لیٹی جو اگلے ہی لمحے اس سے لپٹ کر پتا نہیں کون سی کہانی سننے کی فرمائش کرنے لگا

اس نے مسکرا کر اس پیارے سے گڈھے کو اب خود سے لپیٹا اور پھر کوئی شہزادہ شہزادی کی کہانی بنانے لگی

OOOO

https://www.zubinovelszone.com

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا میں کہاں سے لا کر دوں اتنے زیادہ پیسے میں تمہیں میں پہلے ہی بہت زیادہ پیسے دے چکی ہوں اور اب تمہاری مانگ بڑھتی جا رہی ہیں

اتنی بھی آگے مت جاؤ کہ تمہارے لئے مشکل پیدا ہو جائے اسے دانی کی نئی فرمائش پر بہت غصہ آیا تھا کبھی 5 کبھی 10 کبھی 15 تو کبھی 25 لاکھ تک وہ جا چکی تھی
کہ اچانک دانی نے اس سے دو کروڑ کی فرمائش کر ڈالی

ڈونیشن کے نام پر وہ سب سے ہی کچھ نہ کچھ نکلوا لیتی تھی لیکن اب تو دانی کی فرمائش حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی

ایک تو دانی کی وجہ سے وہ پہلے ہی زایار اور پازیب کے رشتے پر دھیان نہیں دے پا رہی تھی اسے بس پتا تھا کہ زایار آج شام اس کے کمرے میں گیا وہاں کیا ہوا کیا نہیں اسے کچھ پتہ نہیں بس وہ اپنا دل جلاتی رہی تھی کہ اب دانی کی نئی ڈیمانڈ پر اس کا سر گھوم گیا

تم مجھے پیسے دے رہی ہو بس اور تم پیسے کہاں سے لاؤ گی یہ تمہاری ذمہ داری ہے میری نہیں لیکن اگر تم نے ایک ہفتے کے اندر مجھے دو کروڑ روپے نہیں دیے تو میں سب کو بتا دوں گی کہ کہ تمہارے ارادے کیا ہیں

اور یہ بھی کہ تمہارا بیٹا ہادی۔۔۔۔

چپ ایک دم چپ ایک لفظ مت بولنا۔میں کرتی ہوں تمہارے پیسوں کا کچھ انتظام لیکن تم مجھے دھمکی دے کر ٹھیک نہیں کر رہی اس کا انجام بہت برا ہو گا

تم کچھ نہیں کر سکتی ڈیر بریرہ لیکن میں بہت کچھ کر سکتی ہوں اگر اپنی عزت اپنا گھر بچانا چاہتی ہو تو خاموشی سے مجھے میرے پیسے دے دو ورنہ میں تمہاری حقیقت جلد ہی تمہارے دیور کے سامنے بھی لے آؤں گی

اس کے بعد تم جانتی ہو کیا ہونے والا ہے وہ ہنستے ہوئے فون بند کر چکی تھی

جبکہ بریرہ خاموشی سے فون بند پر پھینک کر آئینے کے سامنے آئی اور اپنے ہاتھوں پیروں پر بیٹھ کر لوشن لگانے لگی

میری بلی مجھی سے میاؤں تم نے شاید مجھے بہت ہلکے میں لے رکھا ہے ڈیئر دانی

میں کیا ہوں کیا نہیں یہ تو اس خاندان والے مجھے سات سال میں نہیں سمجھ پائے تو تم مجھے کیا سمجھو گی اس غلط فہمی کو بھی میں آج ہی دور کر دیتی ہوں

دو کروڑ۔۔۔ہاہاہاایک پھٹی کوڑی تک نہیں ملے گی تمہیں اب وہ بے فکر انداز میں نزاکت سے اپنا کام کررہی تھی جیسے کوئی ٹینشن کوئی پریشانی نہ ہو

وہ شطرنج کی وہ کھلاڑی تھی جسے ہر مہرہ اپنے انداز اور اپنے مطابق چلانا آتا تھا دانی تو اس کے سامنے ایک بچی تھی جو اسے آج رات ہی پتہ چل جانا تھا

○○○○○○

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شیر کیا تم سیریس ہو میرا مطلب ہے لالی اور تم بابا کافی پریشان لگ رہے تھے شیر جیسا میچیور انسان اور لالی جیسے البیلی سی لڑکی۔۔۔

اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ پریشانی کس چیز کا نام ہے اپنی ہی موج میں مست لڑکی شیر جیسے لڑکے کے لیے کیا ٹھیک ہے گی ان کے دماغ میں یہی سوال اٹھ رہا تھا

یہ الگ بات ٹھیک ہے کہ ان کی اپنی خواہش تھی کہ لالی ان کی بہو بنے جس کا اظہار وہ چار سال پہلے سب کے سامنے کرچکے تھے جس کے جواب میں شیر نے بس اتنا ہی کہا تھا بابا کیا وہ میرے ساتھ سوٹ کرے گی اور آج وہ خود ان سے لالی کو مانگ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

خیر یہ ساری بات چار سال پہلے چلی تھی لیکن اس کا لالی سے سات سال بڑے ہونا بھی ایک سوال تھا

اور اس کے بعد لالی کی الیبلی طبیعت بھی بڑی پریشانی تھی لیکن سب نے یہی کہا تھا کہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گی

اس کی کھیلنے کودنے والی عمر ہے اسے اس کے مطابق زندگی گزارنے دیں لیکن کون جانتا تھا کہ ان سب چیزوں کے بعد شیر کے دل میں کہیں نہ کہیں وہ پری چہرہ اپنا ایک الگ مقام بنا لے گی

اس گھر میں میں سوائے زایار کے اور کوئی اس کے دل کے حالات سے واقف نہیں تھا اور نہ ہی وہ اپنا آپ کسی پر ظاہر ہونے دیتا تھا

جب کہ زایار صاف الفاظ میں کہتا تھا کہ لالی کی شادی میں تم سے کروں گا

کیونکہ اپنی لاڈلی بہن کے معاملے میں وہ کسی بھی اور پر یقین نہیں کر سکتا تھا

وہ پھر آہستہ آہستہ یہ بات گھر میں سب کے ذہن میں آئی تھی کوئی بھی نہیں چاہتا تھا کہ لالی گھر چھوڑ کر کہیں بھی جائے

https://www.zubinovelszone.com

ایک وقت تھا جب سنیہا کیلیئے بھی شیر کا ہی انتخاب کیا گیا لیکن ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ سنیہا کسی اور کی امانت تھی کسی اور کی ملکیت تھی اور شاہ حویلی والے لوگ کبھی بھی اپنی ملکیت کو چھوڑتے نہیں تھے

وہ لوگ تو اپنی منگن نہیں چھوڑتے یہاں تو فیصلہ ملکیت کا تھا نکاح کا تھا وہ لوگ جب بھی سنیہا کے بارے میں کچھ سوچتے تو ان کی نظروں کے سامنے 10 سال کا وہ ضدی سا بچہ آجاتا جس کی ضد اس خاندان میں سب کے لیے بہت اہمیت رکھتہ تھی

اور پھر لالی کے لیے سب ہی نے شیر کو ہی سوچا تھا ایک دن باتوں ہی باتوں میں بریرہ نے اس بات کا ذکر چھڑ دیا

تو شیر کے چہرے پر کسی بھی قسم کی ناراضگی اور غصہ نہ دیکھتے ہوئے سب نے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ بعد میں اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا

اور اب وہ خود چار سال کے بعد ان کے سامنے لالی کی فرمائش کر رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

میرے خیال میں لالی ابھی بچی ہے اس کے بارے میں ایسا نہیں سوچنا چاہیے بابا نے پریشانی سے کہا

آپ اگر نہیں سوچنا چاہتے تو مت سوچیں لیکن اس بچی کی شادی کی تائی امی کو بہت فکر ستانے لگی ہے

وہ تو آج صبح ہی کہہ رہیں تھیں کہ لالی کو گھر کے کاموں پر دھیان دینا چاہیے کیونکہ اب جلد ہی اس کی شادی کر دیں گے

لالی کے لیے ہمارے ہی گاؤں سے دو بہترین رشتے آئے ہیں جن پر تایا ابو کو کوئی اعتراض نہیں جبکہ ایک رشتہ تو لندن سے آیا ہے ان کے عزیزوں جان دوست کی طرف سے

بابا یہ نہ ہو کہ آپ اس بچی کے بڑے ہونے کا انتظار کرتے رہے اور وہ دلہن بن کر کسی اور کے آنگن میں بہار لے آئے

اگر ایسا ہوا نہ تو یاد رکھئے گا زندگی بھر شادی نہیں کروں گا اب اس دل کی سلطنت پر ملکہ بن کر صرف لالی ہی راج کرے گی

اگر مجھے لالی نہیں ملی تو مجھے کوئی اور بھی نہیں چاہیے وہ مضبوط لہجے میں کہتا ہے ان کے قریب سے اٹھا ہی تھا کہ بابا نے اس کا ہاتھ تھام لیا

شیر تمہیں اتنی محبت کب ہوئی اس سے بابا حیرانگی سے پوچھ رہے تھے

اگر مجھے پتا ہوتا تو آپ کو ضرور بتاتا لیکن مجھے خود ہی نہیں پتہ کہ یہ دل کب اس اسٹوپڈ بے وقوف نالائق لڑکی کے نام پر دھڑکنے لگا وہ انہیں دیکھتے ہوئے گہرے لہجے میں بولا

بابا کتنی ہی دیر اسے دیکھتے اور اس کے الفاظ پر غور کرتے رہے پھر بے اختیار مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

شرم تو نہیں آتی ہو گی باپ کے سامنے عاشقی جھاڑتے ہوئے اس کے بے باک لہجے پر بابا نے شرم دلانے کی کوشش کی

ارے شرم تو پھر آپ کو آنی چاہیے بیٹے سے بار بار عاشقی کے سوال پوچھتے ہوئے

جوان بیٹے کے سامنے ایسی باتیں آپ ہی کر رہے ہیں وہ بے باک لہجے میں بولا اس کے انداز پر بابا نے قہقہ لگایا

https://www.zubinovelszone.com

ہنسیں مت جا کر تایا ابو سے رشتے کی بات کریں یہ نہ ہو کہ وہ اپنے عزیز و جان دوست کے لئے اپنی بیٹی کا رشتہ پکا کر دیں وہ بے حد پریشان لہجے میں بولا تھا تو بابا ہنس دیے

فکر مت کرو میرے شیر پتر دوست کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو بھائی سے زیادہ نہیں ہے وہ اٹھ کر اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے بولے تو شیر مسکرا دیا

جبکہ اس کے مسکرانے پر بابا نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا

یہی تو تھا ان کا کل سرمایہ ان کی اکلوتی اولاد جسے وہ بے پناہ چاہتے تھے ان کی عزیز و جان بیوی اس کی پیدائش پر ہی انہیں چھوڑ کر چلی گئیں

لیکن شاہ زار صاحب میں نے کبھی اسے ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی وہ اپنے بیٹے کے لئے ماں اور باپ دونوں بن گئے

یہی وجہ تھی کہ شیر کو جب بھی کوئی مسئلہ ہوتا ہے وہ سب سے پہلے انہیں کے پاس آتا۔

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے ہر مسئلے کا حل ان کے پاس ضرور ملے گا اور اگر حل نہیں ملا تو وہ اس کا حل تلاش کرنے کی کوشش ضرور کریں گے اپنے بیٹے کو ہر مصیبت سے بچانے کے لیے

○○○○○○

ادا صاحب میں بہت ضروری کام سے آپ کے پاس آیا ہوں وہ تمہید باندھتے ہوئے بولے تو

سکندر شاہ انہیں دیکھنے لگے

صفدر شاہ وہیں پر موجود تھے اور صفیہ بیگم بھی

ہاں کہو اس طرح سے اجازت کیوں مانگ رہے ہو بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں سکندر شاہ نے خوشی سے کہا اس نے کبھی ان سے کچھ نہیں مانگا تھا

ادا صاحب میں اپنے بیٹے شیر زار شاہ کے لئے آپ کی بیٹی لالہ رخ کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہوں میں مانتا ہوں یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بات کرنے کا

لیکن میں زیادہ دیر تک کوئی بھی بات اپنے دل میں نہیں رکھ سکتا شیر نے مجھے یہ بات کرنے کے لئے آپ لوگوں کے پاس بھیجا ہے

یہ سراسر اس کا ذاتی فیصلہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ میرے بیٹے کو مایوس نہیں ہونے دیں گے

https://www.zubinovelszone.com

یہ تم کیا کہہ رہے ہو زار کیا تم سیریز ہو۔۔۔۔۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے یقین کرو آج تم نے میرا سینہ فخر سے چوڑا کر دیا

تم میری پگلی سی بیٹی کیلیئے اپنے اتنے قابل کے بیٹے کا رشتہ مانگ رہے ہو یہ تو میرے لئے خوش قسمتی ہے کہ وہ میرا داماد بنے گا کیوں صفیہ بیگم کیا خیال ہے۔۔۔؟

کیا آپ اپنی بیٹی کا رشتہ میرے بھائی کے بیٹے کو دیں گیں سکندر شاہ نے مسکراتے ہوئے یقین سے پوچھا تو صفیہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں

میں ابھی مٹھائی لے کے آتی ہوں اور سب کا منہ میٹھا کرتی ہوں

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں جب کہ سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے تھے

یہ تو بے حد خوشی کی بات ہے سارے رشتے گھر میں ہی طے ہو گئے بس مجھے سنیہا کی پریشانی ہے

اللہ کریم میری بیٹی کے ہر مسئلے کو اس سے پہلے میں حل کر لوں وہ کہتی ہے کہ میرے بابا میرے ہیرو ہیں وہ کبھی کوئی مصیبت مجھ تک نہیں آنے دیں گے

لیکن اس مصیبت کا کیا کروں جو وہ یہاں لے کر آئی ہے تراب حیدر کو دو تین بار دیکھا ہے میں نے بہت مغرور قسم کا انسان ہے

اور اس کا بات کرنے کا انداز مجھے سوتیلے سسر صاحب کہہ کر بلاتا ہے
بد تمیز انسان مینرز نام کی کوئی چیز نہیں ہے اس میں
میں اپنی بیٹی کی زندگی اس شخص کے ساتھ برباد تو کبھی نہیں ہونے دوں گا صفدر شاہ بہت سوچ کر بول رہے تھے

تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو صفدر یہ بات فی الحال کسی کو نہیں پتا تم کسی طرح اس سے طلاق کے کاغذات سائن کروالو

اور سنیہا کو اس نکاح کے بارے میں پتہ چلنے سے پہلے ہی اس رشتے کو ختم کر دو
ہماری بچی کبھی اس گھر میں سکون کا سانس نہیں لے پائے گی اور مجھے یقین ہے کہ پاکیزہ بھی کبھی اس چیز کی اجازت نہیں دے گی

https://www.zubinovelszone.com

اور آج تو بریرہ سنیہا کا ایڈمیشن کروانے یونیورسٹی گئی ہوئی ہے اور وہ کیا نام ہے زیار کی بیوی کا ہاں پازیب اس کا بھی چیک کروانا تھا ویسے اب پہلے سے بہتر ہے لیکن بریرہ کہہ رہی تھی کہ ایک بار اس کا پر چیک اپ ہو جائے

ماشاءاللہ سے کافی پیاری بچی ہے بس نصیب میں ہی رسوائی لکھی تھی بریرہ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے

کہ اس نے وقت رہتے اپنی غلطی کو سدھار لیا۔
اور زایار بھی اس شادی سے کافی مطمئن ہے بس وہ دونوں بیویوں میں انصاف کر سکے
ان شاءاللہ بھائی صاحب آپ پریشان نہ ہوں زایار سمجھ دار انسان ہے اسے پتہ ہونا چاہیے کہ اگر اس نے دوسری شادی کا فیصلہ کیا ہے تو دونوں بیویوں کو برابر کے حقوق دینا بھی اس کا فرض ہے

بریرہ کے ساتھ ماشاءاللہ سے اس کی زندگی اچھی گزر رہی تھی پھر اس نے اس طرح کا کوئی فیصلہ کیا ہے تو بہت سوچ سمجھ کر کیا ہو گا

صفدر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تو سکندر صاحب نے ہاں میں سر ہلا دیا

https://www.zubinovelszone.com

ان میں سے کسی کو بھی زایار کی دوسری بیوی ہونے پر کوئی اعتراض نہیں تھا زیار ایک قابل اور خود مختار انسان تھا وہ دو بیویوں کا بوجھ اٹھا سکتا تھا

اور یہ سراسر اس کا ذاتی فیصلہ تھا جس پر کسی کو بھی اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں تھا

سکندر شاہ کے ذہن میں بس یہ سوچ تھی کہ ہو ہو سکتا ہے کہ اس فیصلے سے بریرہ کی زندگی پر کوئی برا اثر ہو

لیکن ایسا نہیں ہوا تھا بریرہ نے کھلے دل سے زایار کی دوسری بیوی کو قبول کر لیا تھا
صفیہ بیگم مٹھائی لے کر آئیں خوشی ان کے چہرے سے جھلک رہی تھی سب نے منہ میٹھا کیا جبکہ پاکیزہ بیگم یہاں پر نہیں تھیں وہ تینوں بچیوں کے ساتھ شہر گئیں ہوئیں تھیں
پہلے سنیہا کے ساتھ یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروانا تھا اور پھر پازیب کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا تھا

جبکہ لالی سب کو جھج کر خود فنگر چپس اور کوک کے مزے لوٹ کر آرام سے سو چکی تھی
اس کا آگے پڑھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور ویسے بھی سیلی والوں کو یونیورسٹی میں ایڈمیشن نہیں مل سکتا

اردو میں ہی سہی لیکن سپلی تو آئی تھی اسی لئے وہ بالکل بے فکر ہو چکی تھی ورنہ اسے یقین تھا کہ امی اسے زبردستی سنیہا کے ساتھ بھیج دیتیں

اور اس کے بعد روحان ادا سے جو باتیں اس نے ہوسٹل کی بورنگ روٹین کے بارے میں سنی تھی اس کا تو دل ہی خراب ہو گیا کسی ہوسٹل یا یونیورسٹی میں جانے کا

وہ گھر میں ہی بے حد خوش تھی جب دل ہوتا تھا کالج جاتی تھی جب نہیں ہوتا نہیں جاتی تھی کوئی زور زبردستی تو تھی ہی نہیں تو اس کا دماغ خراب تھا جو اتنی آزادی کا اپنے ہاتھوں سے گلا دباتی

وہ اپنی بے فکر زندگی گزار رہی تھی جبکہ اس کی یہی بے فکری صفیہ بیگم کو دن بادن پریشان کرتی جا رہی تھی

ooooo

سنیہا اور پاکیزہ کو یونیورسٹی بھیجنے کے بعد وہ ہسپتال آ گئیں تھیں ڈاکٹر نے اس کا چیک کیا یہ وہ ہسپتال نہیں تھا جہاں وہ پہلے آئی تھی ویسے تو وہ اب بالکل ٹھیک تھی لیکن زایار کے حکم پر اسے آج ہسپتال آنا ہی تھا

https://www.zubinovelszone.com

کل رات ہی وہ اس کے کمرے کے باہر رک کر کہہ چکا تھا کہ صبح چاچی تمہیں اپنے ساتھ ہسپتال لے کر جائیں گیں تاکہ تمہارا پروپر چیک اپ ہو سکے اس نے جواب میں کچھ نہیں کہا تو صبح بریرہ تیار کھڑی تھی اسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے

صبح وہ سب ڈرائیور کے ساتھ شہر آ گئیں تھیں۔ پاکیزہ بیگم اور سنیہا یونیورسٹی جا چکی تھیں جب کہ ڈرائیور انہیں ہسپتال لے آیا تھا

ڈاکٹر صائمہ نے اس کا چیک اپ کیا اور کہا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔
بریرہ نے اس سے وقت زایار کو فون کر کے اس کی کنڈیشن کے بارے میں بتا دیا تھا جو زایار کا حکم تھا
زایار کو اپنی پرواہ کرتے دیکھ وہ بے حد خوش تھی لیکن اپنی اس خوشی کو اس نے بریرہ بیگم کے سامنے محسوس نہیں ہونے دیا تھا

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے بریرہ بیگم کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف ہو۔ لیکن یہاں آتے ہوئے بریرہ بیگم نے اس سے کہا تھا

کہ جب زایار اس سے بات کرتا ہے تو وہ منظر سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے تاکہ وہ منظر اس کے سامنے ہی نہ آئے جس سے اس کا دل دکھتا ہے تب اس کو پتہ چلا تھا کہ وہ عورت اس وقت کیا سوچتی ہو گی

جب اس کا شوہر محبت بھری نظروں سے کسی اور کو دیکھتا ہے

اور یہی ساری باتیں اسے مایوس کر رہی تھی وہ زایار کی زندگی پر کوئی حق نہیں جتانا چاہتی تھی لیکن زایار کا حق جتاتا لہجہ اسے بہت شدت سے محسوس ہوتا

ooooo

اپنا چیک اپ کروا کر وہ ابھی ہسپتال کے روم سے باہر نکلی تھیں کہ سامنے ایک پیاری سی لڑکی بے حد پریشانی سے ادھر ادھر گھوم کر سارے ڈسکس کے نیچے کچھ ڈھونڈ رہی تھی

اس پیاری سی لڑکی کو اس طرح پریشان دیکھ کر پازیب نے ایک نظر بریرہ جانب دیکھا جو اسی لڑکی کو دیکھ رہی تھی

وہ کافی بے چین لگ رہی تھی جب بریرہ اس کے پاس جا کر رکی

کیا ہوا پیاری تم کیا ڈھونڈ رہی ہو اس قدر پریشان کیوں ہو۔۔۔ وہ اس سے پوچھنے لگی

اس پریشان لڑکی نے ایک نظر اس کی جانب دیکھ

ا

میں نے یہاں اپنا بیگ رکھا تھا پتا نہیں کہاں گم ہو گیا میرے چاچو کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے میڈیسن کی ضرورت ہے

میں اپنا موبائل فون بھی گھر چھوڑ آئی ہوں پریشانی کی وجہ سے کسی کو گھر پہ فون کر کے بتا بھی نہیں سکتی

اور کاؤنٹر پر ابھی پیسے جمع کروانا بہت ضروری ہے ورنہ ڈاکٹر میرے چاچو کو چیک نہیں کریں گے اندر جاتے ہوئے ہم یہاں پر بیٹھے تھے اور میں نے اپنا بیگ یہی پر رکھا تھا لیکن اب وہ کھو گیا

وہ لڑکی بے حد پریشانی سے اسے بتا رہی تھی پازیب کو تو اس کی حالت پر بہت ترس آیا اگر اس کے پاس پیسے ہوتے تو وہ اس معصوم لڑکی کی مدد ضرور کرتی

تم گھبراؤ مت بتاؤ مجھے تمہیں کتنے پیسوں کی ضرورت ہے میں تمہاری مدد کرتی ہوں بریرہ نے اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے کہا
شاید یہ بھی ایک ذریعہ تھا پازیب کی نظروں میں اچھا بننے کا

مجھے تین ہزار کی ضرورت ہے باقی پیسے چاچو کے پاس ہے اگر آپ مجھے دے سکتیں ہیں تو پلیز دے دیں میں آپ کو پیسے واپس کر دوں گی

بلکہ یہ پیسے میں آج شام کو کیا آپ کو لوٹا دوں گی گھر جاتے ہی آپ مجھے بس اپنا اکاؤنٹ نمبر بتا دیجئے گا

امید کی ایک کرن نظر آتے ہی وہ اس سے کہنے لگی

کیوں نہیں میری جان میں تمہاری مدد ضرور کروں گی اور تمہیں یہ پیسے لوٹانے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے وہ پیسے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی

یہ تو زیادہ ہی مجھے صرف تین ہزار چاہئیں اس نے پیسے تھامنے سے پہلے کہا

نہیں تمہیں ضرورت پڑ سکتی ہے تم رکھ لو بریرہ نے پانچ ہزار کا نوٹ اس کی مٹھی میں دبایا

آپ کا بہت بہت شکریہ پلیز مجھے اپنا نمبر دیں میں رات کو ہی آپ کے پیسے واپس سینڈ کر دوں گی

شاید کوہ لڑکی احسان لینا نہیں چاہتی تھی

میں نے کہا نہ اس کی ضرورت نہیں ہے بریرہ نے مسکرا کر اس کا گال تھپتھپایا

ایسے کیسے ضرورت نہیں ہے میں آپ کے پیسے آپ کو ضرور واپس کروں گی تاکہ آپ وقت آنے پر کسی اور کی مدد کر سکیں آپ پلیز مجھے اپنا نمبر دے دیں

وہ جلدی سے اس نے پن اور کاغذ نرس سے لیتے ہوئے اس کے حوالے کرنے لگی تو بریرہ کو مجبور ہو کر اپنا نمبر اس پیج پر لکھنا پڑا

تم بھی مجھے اپنا نام بتادو تاکہ پتا تو چلے کہ میں نے کس پیاری سی لڑکی کی مدد کی ہے

وہ اپنا موبائل اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی وہ لڑکی فوراً سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کا نمبر مانگ رہی ہے

اس نے فوراً فون تھام لیا اپنے مسیحا کو بعد میں فون کر کے بتانے کے لئے کہ اس نے اس کی رقم اسے واپس کر دی ہے

میرا نام دانین ہے لیکن چھوٹے بڑے سب مجھے دانی کہہ کر بلاتے ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اپنا نام بتایا اور اس کا فون اس کے حوالے کر دیا

ہم بھی تمہیں دانی ہی کہیں گے بریرہ نے مسکراتے ہوئے اس کے نمبر پر اس کا نام دانی لکھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اور پازیب کو چلنے کا اشارہ کیا پازیب نے بھی مسکراتے ہوئے اس لڑکی کو خداحافظ کہا آج اس کے دل میں بریرہ کے لئے عزت مزید بڑھ گئی تھی وہ ضرورت مندوں کی مدد بھی کرتی تھی
بریرہ بیگم کا دل بہت بڑا تھا وہ ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی

○○○○○

یونیورسٹی میں اس کا ایڈمیشن ہو چکا تھا جسے لے کر کو بے حد خوش تھی
لیکن گھر آتے ہی جو خبر نہیں ملی تھی اس نے تو سب کے ہوش اڑا دیے تھے
اس مہینے کی ۱۸ تاریخ کو لالی کا نکاح تھا وہ بھی شیر کے ساتھ

یہ خبر نے تھوڑی دیر پہلے تائی امی کے منہ سے سنی تھی وہ پاکیزہ بیگم کو مٹھائیاں کھلاتے ہوئے خوشخبری سنا رہی تھیں
اور اب ان کے جاتے ہی وہ پاکیزہ بیگم کے سر پر سوار ہوئی تھی

امی کیا سچ میں لالی کی شادی ہو رہی ہے کیا لالی کو اس بارے میں پتہ ہے کہ شیر اداسے کی شادی کی جا رہی ہے
وہ شاکڈ اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں کچھ بھی سیدھا نہیں بول پا رہی تھی

نہیں ان میڈم کی ابھی تک آنکھ نہیں کھلی اچھی خاصی کچن کی تباہ نکال کر میڈم سوئی تھی اور ابھی تک جاگی نہیں یہ دھماکہ تو تب ہو گا جب ان کی آنکھ کھلے گی پاکیزہ بیگم نے تائی امی کی بتائیں ساری باتیں اسے بتائیں

ہائے اللہ لالی کی شادی شیر ادا کے ساتھ کتنی خوشی کی بات ہے کچھ ہی دنوں میں نکاح ہے مجھے کتنی تیاریاں کرنی ہیں

یا اللہ مجھے ابھی شوپنگ کے لئے نکلنا ہو گا زایا را سا کہاں ہیں وہ بھاگتی ہوئی کبھی ایک کمرے میں تو کبھی دوسرے کمرے میں جا رہی تھی

جبکہ پاکیزہ اور صفیہ بیگم تو اس کی دوڑیں دیکھ کر پریشان ہو گئیں تھیں اس گھر میں اس شادی سے سب سے زیادہ خوشی اسی کو مل رہی تھی

کیونکہ ہر وقت اس کے اتنے پیارے ور ہنڈ سم سے ادا کو مونچھڑ کہنے والی انہی کے ہاتھ چڑنے جا رہی تھی

ooooo

آٹھ جا لالی کب تک سوئے گی۔۔۔۔!

https://www.zubinovelszone.com

یہاں تیری زندگی کا فیصلہ ہو رہا ہے اور تو آنکھیں ہی نہیں کھول رہی۔۔۔

سنیہا اس پر سوار مسلسل اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی۔
کیا ہے کمینی میری نیند کی دشمن کیوں میرے خوابوں کو آخری منزل تک نہیں پہنچنے دیتی وہ بے حد غصے سے بولی

اسے کچی نیند سے جگایا جائیں یہ اسے بالکل پسند نہیں تھا
نیند کے دشمن تو میرے شیر ادا بنیں گے میں کہاں معصوم کسی کی نیند کی دشمن بن سکتی ہوں وہ بے حد معصومیت سے کہہ رہی تھی جبکہ لالی کو تو اس کی بات بالکل سمجھ نہیں آئی ہے

کیوں کہیں اس مونچھڑ نے مجھے تیری والی یونیورسٹی میں ایڈمیشن تو نہیں دلوادیا میں پہلے کہہ رہی ہوں کہ مجھے نہیں پڑھنا بس تعلیم ختم جان چھوڑ گئی ہے میری اب خبردار جو کسی نے مجھے پھنسانے کی کوشش کی

میں ان پڑھ گوار بن کے ساری زندگی گزار لوں گی لیکن اس مونچھڑ کے پاس پڑھنے کے لیے کبھی نہیں جاؤں گی مجھے تو ان کے بارے میں بات ہی نہیں کرنی ایسے ہوتے ہیں بھائی سیکھے کچھ جا کے میرے زایار ادا سے کہ۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی تو سنیہا نے اچانک اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ جما دیا

https://www.zubinovelszone.com

خبردار جواب سے تم نے انہیں ادا کہا رشتہ بدلنے والا ہے تم لوگوں کا وہ بھی کل صبح سویرے اور اب سے ادا تمہیں یہ سبق نہیں پڑھائیں گے اب تو وہ تمہیں اپنے پیار کا سبق پڑھائیں گے

وہ بھی بے حد پیار سے تاکہ تم اس سبق کو اچھے سے سیکھ جاؤ وہ اپنا دوپٹہ ہاتھ میں مروڑتے نہ جانے اسے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا اور تم یہ دوپٹہ کیوں خراب کر رہی ہو۔۔۔ بھولو مت کتنی مشکل سے صبح میں نے استری کر کے دیا تھا وہ اپنا صبح والا احسان دوبارہ یاد کرواتے ہوئے بولی

اف اللہ جی چھوٹے لوگ چھوٹی سوچ یہاں میں زندگی بھر کے بارے میں بات کر رہی ہوں اسے اپنے استری کردہ دوپٹے کی پڑی ہے سنیہا نے منہ بنا کر کہا

ہاں تو تم اتنا الجھا کیوں رہی ہو صاف صاف بتاؤ نہ کیا بات ہے اس طرح سے تو مجھے کبھی تمہاری بات سمجھ میں نہیں آئے گی وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی نیند تو ویسے بھی سنیہا نے تباہ کر دی تھی

میں تمہیں بتاؤں گی نہیں لیکن آئیڈیا دونگی تم خود گیس کرلو تاکہ مجھے بتانے اور تمہیں سننے میں مزا آئے سنیہا نے گیم کھیلنا چاہی تو لالی نے فوراً ہاں میں سر ہلا دیا اسے اس طرح کے کھیل بے حد پسند تھے

چلو شروع کرو وہ الٹی پلٹی بنا کر بیٹھی

گیم کا سب سے پہلا اصول ہے کہ میرے سارے گیسز شیر ادا کی جانب ہوں گے اور تمہیں جواب بھی انہیں کو ذہن میں رکھ کر دینا ہو گا اس نے شرط رکھتے ہوئے کہا تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا اور کھیل کی شروعات ہوئی

اب سے تمہیں روز وہ کام کرنا ہے جو تمہیں بالکل پسند نہیں سنیہا نے کہا

ارے یار نہیں مجھ سے نہیں بنائی جاتی روز مونچھڑ کے لیے چائے اور ایک اور بات وہ روز تو مجھ سے چائے نہیں بنواتے بلکہ صبح صبح تو وہ میرے اٹھنے سے پہلے ہی چلے جاتے ہیں اپنے کام پر وہ منہ بنا کر بولی تو سنیہا کا اچھا خاصہ موڈ خراب ہو گیا

یار حد ہے تمہاری سوچ کیا گھر کے کاموں سے باہر نکل سکتی ہے ایک چائے بنانے آتی ہے اس پر بھی ہزار نخرے چلو اب آگے بھر و اس نے اپنی دونوں انگلیاں سامنے کی مطلب ہے دوسرا گیس دی رہی ہے

وہ کام جو تم زندگی میں کبھی نہیں کر سکتی سنیہا بہت سوچتے سمجھتے شرارت سے اپنے لب دباتے ہوئے پوچھا اور اسے یقین تھا ایک یہی کام وہ زندگی میں نہیں کر سکتی شیر سے شادی کرنا اس کے بس سے باہر تھا

مجھے پڑھائی نہیں کرنی لیکن بابا کہتے ہیں کہ وہ آگے بھی میرا ایڈمیشن کروائیں گے اب میں پڑھائی نہیں کر سکتی بس میری پڑھائی سے جان چھوٹ جائے یا اللہ سب کو سمجھا دیں میں نہیں کر سکتی پڑھائی بس لالی ہاتھ اوپر کرتے دعا مانگنے لگی جبکہ سنیہا کا دل چاہا کہ کوئی بھاری چیز اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے ہیں ایک تو چائے سے اس کی جان نہیں چھوٹتی تھی اور دوسرا پڑھائی سے

بس بہت ہوا آخری گیس وہ کون سا کام ہے تم زندگی میں کرنا چاہتی ہو تمہاری خواہش کیا ہے بس یہ بتا دو سنیہا نے ہمت ہارتے ہوئے کہا کہ کیونکہ اس کا کوئی گیس نشانے پر نہیں لگ رہا تھا لیکن اسے پتہ تھا کہ لالی کی خواہش ہے کہ وہ دلہن بنے ہو سکتا ہے یہی سے اسے پتہ چل جائے گا اور اس کی سوچ شادی تک پہنچ جائے

https://www.zubinovelszone.com

میری تو بس ایک ہی تازی تازی خواہش ہے کہ شیر ادا کی شادی ہو اور میں ان سے بہت سارے پیسے نکلواوں اور پھر ان پیسوں کے ساتھ ترکی گھومنے نکل جاؤں وہاں سے کوئی اچھا ساہینڈ سم سا بندہ پکڑوں اور۔۔۔۔۔

بس بہت ہوا اپنی سوچوں کو زیادہ دور لے جانے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری شادی شیر ادا کے ساتھ ہے وہ بھی اس مہینہ کی اٹھارہ تاریخ کو

اور یہی حقیقت میں تمہارے ساتھ یہ کھیل کھیل کر میں تمہارا جھٹکا کم کرنا چاہتی تھی لیکن تم ڈیزرو یہی کرتی ہو کہ تمہیں زندگی کی ہر خبر جھٹکے کے ساتھ دی جائے تو مبارک ہو بہت جلدی تم شیر ادا کی دلہن بننے والی ہو

تمہاری سوچ اور تمہارے خواب پتہ نہیں کون کون سی دنیا کے مسافر ہیں زمین سے آ جاؤ میڈم 18 تاریخ کو تمہاری شادی ہے اور کل صبح تمہاری منگنی ہے اسے خوابوں کی لمبی لسٹ بناتے دیکھ سنیہا اٹھ کھڑی ہوئی اور لگے ہاتھ اسے ساری حقیقت بھی بتا دی
جب کہ وہ تو بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی

۔۔۔ش۔ شیر۔۔۔ادا۔۔۔۔۔۔اس نے کھینچ کھینچ کر الفاظ ادا کیے

https://www.zubinovelszone.com

جی۔۔۔شیر ادا۔۔۔سنیہانے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ پاؤں پھول چکے تھے کیونکہ لالی اس جھٹکے سے بے ہوش ہو گئی تھی

ooooooo

سنیہا بیٹا گھبراؤ نہیں بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے سکندر صاحب نے پریشانی سے پوچھا مجھے نہیں پتا تایا ابو میں تو بس اس کی منگنی کی خوشخبری دے رہی تھی لیکن شیر ادا کا نام سنتے ہی یہ بے ہوش ہو گئی

سنیہا نے تفصیل سے بتایا ہے تو زایار کے ساتھ ساتھ سکندر صاحب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی لیکن شیر خاموش کھڑا اس کے بے ہوش وجود کو دیکھ رہا تھا اس کے بات پر بس ان سب کے چہرے کو دیکھ کر رہ گیا

کیا بات ہے بچی بڑی ڈرا کے رکھی ہے زاہد نے اس کے کان میں سرگوشی کی

بکواس نہ کر اپنا کام کر اور نکل یہاں سے اس کی سرگوشی پر وہ اسے گھور کر ڈانٹنے لگا جبکہ زایار اور سکندر شاہ کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی

ہاں لیکن اس کی بے ہوشی کی خبر سن کر گھر کے سب لوگ جہاں بھی تھے واپس آ چکے تھے لالی میں تو اس پورے خاندان کی جان بسی تھی کوئی بھی اس کی چھوٹی سی تکلیف بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا

اداصاحب کیاہوامیری بچی کو شاہ زار صاحب جو ابھی کمرے میں داخل ہوئے تھے پریشانی سے لالی کو دیکھ رہے تھے

کچھ نہیں ہوازار بس شیر اکثر اسے ڈاٹتا رہتا ہے نہ بس شادی کی بات سن کر گھبرا گئی ہے سکندر صاحب نے مسکراتے ہوئے بات کوٹالنا چاہاتو شاہ زار صاحب نے بھی مسکرا کر اپنے بیٹے کی جانب دیکھا

جواس سب ماحول میں کافی زیادہ انکنفرٹیبل محسوس کررہا تھااس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ بات کہاں سے کہاں تک پہنچ جائے گی

تواداصاحب میں تو یہ کہہ رہاہوں کہ منگنی چھوڑیں فی الحال شادی بھی رہنے دیں بعد میں سکون سے جب تک لالی کاذہن اس کو قبول نہیں کرلیتاتب تک ہم کوئی بات ہی نہیں کرتے
شاہزار صاحب نے شرارتی نظروں سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھ کر سکندر صاحب کو مخاطب کیا

https://www.zubinovelszone.com

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے جھٹکا تو ویسے بھی اس کو لگ گیا ہے اور پتہ بھی چل چکا ہے تو ذہن آہستہ آہستہ قبول کرلے گا اور ایسی نازک لڑکیوں کے ذہن کو بار بار زیادہ جھٹکے نہیں لگنے چاہیے شیر نے فوراً سے کہا تو سب کا قہقہ بلند ہوا

اب میں کیا کہوں شاہزار میرے خیال میں بچے ہم سے زیادہ بہتر جانتے ہیں سکندر صاحب کا لہجہ بھی شرارت سے بھرپور تھا

بس ٹھیک ہے ناچاچو مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ لالی کے ذہن کے لیے ایک ہی جھٹکا کافی ہے زایار نے بھرپور طریقے سے اپنے دوست کا ساتھ دیا

جب کہ شیر مسکرا کر زاہد کو دروازے تک چھوڑنے جا چکا تھا
مجھے تو لگا کے بچی کو کوئی بہت بڑا جھٹکا لگا ہے لیکن اس جھٹکے کا نام سید شیر زار شاہ بھی ہو سکتا ہے سوچا نہیں تھا۔

تو مجھے سیدھی طرح بھی تو کہہ سکتا ہے کہ مجھے دھکے مار کے نکال شیر عزت مجھے راس نہیں آتی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا تجھے دھکے دے کر نکالنے میں لیکن یوں اس طرح سے فضول بکواس کرنے کی کیا ضرورت ہے

رحیم اکبر صاحب کو دھکے دے کر گھر سے باہر نکالو یہ جناب عزت سے جانا نہیں چاہتے شیر نے باہر کھڑے ملازموں کو آواز دی جو خود بھی ان کے انداز پر مسکرا دیئے زاہد کوئی پہلی بار ان کی حویلی میں نہیں آیا تھا

ان کا بچپن کا دوست ہونے کی وجہ سے وہ اکثر ہی یہاں پایا جاتا تھا جس کی وجہ سے سب ملازم بھی اسے اچھے سے جانتے تھے

ارے یار شیر شرما کیوں رہا ہے میں کوئی غیر تھوڑی ہوں مجھے تو بتا ہی سکتا ہے ویسے تیری شرم و حیا بتا رہی تھی کہ دال میں کچھ کالا نہیں بلکہ پوری دال ہی کالی ہے لڑکی بے گناہ ہے بس اس کے معاملے میں یہ انتہائی شریف انسان موالی ہے
وہ اپنے ہی دھن میں بول رہا تھا جب دو ملازمین ان کے قریب آ گئے

اسے اٹھا کر باہر پھینکو اس کے حکم پر دونوں ملازمین نے اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہوئے زاہد کو اپنی باہوں میں اٹھایا

https://www.zubinovelszone.com

اور بے حد احترام سے اسے گاڑی میں بٹھا آئے جبکہ زاہد اب بھی باز نہیں آیا تھا جاتے جاتے بھی جتنا ہو سکے وہ اسے زچ کر گیا تھا

اس کی باتوں پر ہنستے ہوئے وہ واپس لالی کے کمرے میں آیا جہاں وہ ابھی تک بے ہوش پڑی تھی اسے خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا جبکہ اندازہ ہی نہیں تھا کہ یہ جھٹکا اتنا شدید بھی ہو سکتا ہے

نہ جانے لالی نے اپنے ذہن میں اپنے مونچھڑ کے لیے کونسا نقشہ کھینچ رکھا تھا خیر وہ تو اب اسے نکاح کے بعد ہی پتہ چل رہا تھا جس کا اسے شدت سے انتظار تھا

oooo

بابا میں شیر ادا سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔وہ دوپٹہ ہاتھوں میں مڑورتی ہوئی بولی

تو کس سے کرو گی۔دوسری طرف سے سوال آیا۔

کسی سے بھی کر لوں گی آپ جہاں کہیں گے وہی کر لوں گی لیکن شیر ادا نہیں آپ بے شک میری شادی کسی غریب ترین انسان سے کر دیں کسی رکشہ ڈرائیور سے کروا دیں اس نے فوراً جواب دیا

سامنے والے نے چشمہ اپنی آنکھوں پر سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھا

وہ گاؤں کا عابد کیسا ہے۔سوال پوچھا گیا

کون عابد میں تو کسی عابد کو نہیں جانتی اس نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ جمایا

وہ فضیلہ کا بھائی ہماری ملازمہ ہے نا اس کا بھائی آتا ہے نہ صبح صبح کچن میں دودھ رکھنے کے لیے تم کل صبح اسے غور سے دیکھ لینا پھر اسی کے ساتھ ہم تمہارے رشتے کی بات چلائیں گے دوسری طرف سے بے حد سفاکی دکھائی گئی

میں نے تو کبھی زندگی میں عابد کو نہیں دیکھا پتہ نہیں وہ کیسے دیکھتے ہیں بس فضیلہ آپا ہی بتاتیں ہیں کہ ان کا بھائی لاکھوں میں ایک ہیرا ہے ہیرا

جبکہ وہ بیچاری تو جانتیں ہی نہیں کہ ہر انسان ایک ہی ہوتا ہے لاکھوں میں نہیں کڑوروں عربوں میں بلکہ پوری دنیا میں ایک ہی ہوتا ہے اور انسان کبھی ہیرا نہیں ہو سکتا ہیرا ہیرا ہوتا ہے اور انسان انسان ہوتا ہے لیکن آپا کا وہ ہیرا ہے ہاہاہا لالی اپنی سوچوں میں گم عابد کا نقشہ یاد کرنے کی کوشش کرتے اپنی ہی دھن میں بولی

ہاں وہی ہیرا ہم تمہیں دینا چاہتے ہیں اگر شیر نہیں تو عابد سے ہی سہی وہ بنا سوچے سمجھے بول رہے تھے لالی تو اپنے بابا کی اس بے رحمی پر انہیں دیکھ کر رہ گئی مطلب اپنی سب سے لاڈلی سب سے پیاری بیٹی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے تھے اب وہ اس کی شادی ایک دودھ والے سے کریں گے

وہ بھی وہ دودھ والا جو صرف صبح دودھ کچن میں رکھنے کے لئے آتا تھا ورنہ تو اس کے پاس اپنی کوئی گائے بھینس بھی نہیں تھے لالی کے ترکی جانے کے خواب ہی ادھورے رہ جاتے جو اس نے ناول پڑھ کر تازہ تازہ سجائے تھے

کوئی اور آپشن ہے اس نے ہمت کرتے ہوئے پوچھا
دوسرا آپشن شیر زار ہے جس سے تمہیں انکار ہے سامنے والے نے اپنی آنکھوں پر چشمہ چڑھایا جو کہ روبدار پر سنیلٹی بناتے ہوئے دوبارہ گر کر اس کی گردن کرا چکا تھا

بس بہت ہوا بابا مجھے نہیں کرنی شیر زار سے شادی آپ بار بار مجھے فورس کیوں کر رہے ہیں وہ غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی جب کہ سامنے والے نے اس کی ہمت کو داد دیتے ہوئے تالی بجائی تھی

بس ایسے ہی جا کر تایا ابو کو بول دو لالی بے کار میں اتنی پریکٹس کرنے کی ضرورت نہیں ہے

سینہا نے چشمہ سامنے میز پر پھینکتے ہوئے ہوئے کہا جبکہ اگلے ہی لمحے ملازمہ اسے سکندر شاہ کے بلاوے کا حکم دے چکی تھی

جاولالی تایاابو بلارہے ہیں جاکر بول دو کہ تم نے نہیں کرنی شیر زارادا سے شادی وہ زبردستی اسے دروازے تک لے کر آئی جبکہ اب تو لالی کی حالت بہت نازک ہو چکی تھی وہ کانپتے پیروں کے ساتھ اپنے بابا کے روم میں جا پہنچی

○○○○○○○

وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے ان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ میں رکھے وہ بے حد کنفیوز تھی باباجان چشمے کے پیچھے سے کتاب کی طرف کم اس کی طرف زیادہ متوجہ تھے

آپ یہاں کسی اہم کام کے لیے آئی تھی۔وہ گلا کھنکار کر اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولے

بابا۔۔وہ۔۔۔جی وہ دراصل میں۔۔۔۔می۔۔میں وہ دراصل میں۔۔۔۔۔۔وہ میں آپ سے میں

آپ کی یہ اہم ترین بات اس کی تاریخ میں ختم ہو گی وہ ایک نظر کتاب سے ہٹا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے تو وہ مزید گھبرا گئی۔

جی۔۔۔بابا۔۔۔جی میں بولنے والی ہوں۔وہ جلدی سے بولتے ہوئے پھر خاموش ہو گئی

https://www.zubinovelszone.com

سکندر صاحب نے ایک نظر اس کے چہرے پر دیکھا اور پھر اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہوں گے جیسے اس سے کسی اچھی بات کی امید ہی نہ ہو

بابا. وہ۔۔۔۔۔ میں شیر زار۔۔۔ادا۔۔۔سے شادی نہیں کر سکتی۔ وہ آنکھیں بند کیے دل کو دھڑکنے سے روکے ایک ہی سانس میں بول گئی

ہمممم۔۔۔۔۔بند آنکھوں کے پیچھے بابا کے چہرے کے ایکسپریشن تو نظر نہیں آئے لیکن ان کی یہ آواز آئی تھی

بس یہی بات تھی۔ بابا کی آواز سنائی دی لالی نے آنکھیں کھول کر دیکھا وہ اب بھی اپنی کتاب کی طرف متوجہ تھے مطلب اتنی اہم بات کی ان کی نظروں میں کوئی اہمیت ہی نہیں تھی

(لالی بیٹا تیرے نصیب اس (جنگل کے بادشاہ) شیر زار کے ساتھ ہی پھٹنے ہیں۔) وہ دل ہی دل میں سوچتی ہمت کر کے بولی

میں بہت سیریس ہوں بابا وقت وہ اپنے چہرے پر جتنی مسکینی سجا سکتی تھی اس نے سجالی تھی

بابا نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے ہوئے ٹیبل پر رکھا۔

کوئی خاص وجہ۔۔۔؟اب وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ تھے

ایک وجہ ہزار وجہ ہیں بابا۔وہ جوش سے بولی

آپ بس کوئی ایک ہی وجہ بتادیں اگر آپ کی وجہ اس قابل ہوئی کہ میں آپ کی شادی شیر زار سے توڑ دوں۔ تو میں اس رشتے سے انکار کرنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا

ہاں تو وجہ میں بتاتی ہوں نہ۔وہ فورا سے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑانے لگی

بابا پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوئے

بابا سب سے پہلے تو ان کا نام دیکھیں شیر زار شاہ شیر نام انسانوں کا تھوڑی نہ ہوتا ہے اس نے سب سے بڑی وجہ بتائی

تو بیٹا یہ تو اس کے والدین کی غلطی ہے جنہوں نے یہ نام رکھا ہے وہ چشمہ صاف کرتے ہوئے ایک بار پھر سے پہننے لگے

چلیں یہ تو آپ نے ٹھیک کہا بابا بالکل یہ تو چاچو کی غلطی ہے وہ فورا مان گئی تھی

ظاہر ہے بابا کو غصہ دلانے کا رسک تو نہیں لے سکتی تھی پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی

چلیں نام کو چھوڑیں باباان کا قد ان کے سامنے میں چھوٹی بچی لگتی ہوں۔

(اب اس کا قد چھوٹا تھا اس میں اس کا کیا قصور تھا یہ تو قدرت کا نظام تھا لیکن شیر زار کو اپنا قد اتنا بڑھانے کی ضرورت کیا تھی)

بیٹا جی میرے خیال میں یہ قدرت کا نظام ہے وہ بے زار سے انداز میں بولے اس کی وجہ بابا کو قابل غور ہر گز نہیں لگ رہی تھی

باباان کی مونچھیں۔۔۔وہ وہ مین وجہ پر آئی تھی
اب اس کی مونچھوں سے بھی مسئلہ ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے

جی ہے کیسے حولداروں کی طرح مونچھیں رکھی ہوئی ہیں۔لالی نے ایک اور کوشش کی جب بابا نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا مطلب سمجھ کر لالی نظریں جھکا گئی

بیٹا جی ہمارا تعلق شاہ خاندان سے ہے۔اور یہاں مونچھیں مرد کی شان ہیں۔اور کوئی وجہ ہے تو وہ بھی بتا دیں
وہ اسے گھورتے ہوئے بولے

بابا وہ ہر بات میں مجھے ڈانٹتے ہیں ہمیشہ مجھ پے غصہ کرتے رہتے ہیں ہر وقت سخت نظروں سے گھورتے رہتے ہیں اب وہ جذباتی ہوئی

پھر بیٹا آپ کو شادی سے انکار کرنے کی بجائے اپنی حرکتوں پر غور فرمانا چاہیے۔ بابا بے حد نرمی سے بہت صاف انداز میں بولے۔

لالی کا منہ بن چکا تھا

جائیں اب جا کر اپنی منگنی کا ڈریس دیکھیں کل صبح آپ کی منگنی ہے وہ اسے جانے کا کہتے ہوئے اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئے جب کہ لالی کتنی دیر میں دیکھتی رہی اور پھر اٹھ کر پیر پٹختی اپنے کمرے میں آ گئی

جہاں سنیہا پہلے ہی بڑے مزے سے بیٹھی کل کی ڈریس دیکھ رہی تھی جس میں اس نے اپنی پسند سے لالی کے لیے ڈریس لی تھی اور اب اپنے لئے سلیکٹ کر رہی

سکندر صاحب اپنے کمرے سے باہر نکلے تو دیکھا ان کی حویلی دلہن کی طرح سجائی جا رہی ہے

وہ بے حد خوشی سے یہ سب کچھ دیکھنے لگے تھے ان کی اکلوتی لاڈلی بیٹی لالارخ کی صبح منگنی ہونے جا رہی تھی

زایار کے بعد ان کے ہاں گیارہ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئے تو وہ بیٹی کی رحمت سے مایوس ہو گئے تھے
لیکن جب گیارہ سال بعد اللہ نے تحفے کی صورت میں انہیں لالہ رخ سے نوازا تو ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

لالہ رخ اس کے خاندان کی وہ پہلی بچی تھی جس کی پیدائش پر پورے گاؤں کو صدقہ و خیرات دیئے گئے

کہنے کو تو بریرہ بھی بے حد عزیز تھی لیکن بریرہ کی پیدائش غیر ملک میں ہوئی اور اس کے ساتھ جوڑی ساری خوشیاں بھی غیر ملک میں ہی منائیں گئ

بریرہ کی پیدائش پر ہی سکندر شاہ نے لندن جا کر اس کی چھوٹی سی انگلی پر اپنے بیٹے زایار شاہ کے نام کی انگوٹھی پہنائی تھی اور اپنے بھائی سے وعدہ کیا تھا کہ اس کی بیٹی ان کے خاندان کی بہو بنے گی

لیکن ان کو اس کا انداز اس کی آزاد خیالی کبھی بھی پسند نہیں تھی

وہ جب بیس سال کی عمر میں پاکستان آئی تو اپنے بابا کے فیصلے پر سر جھکا گئی وہ لاکھ غیر ملکی سہی لیکن تہذیب اور تربیت سے بالکل پاکستانی تھی

-

پر سکندر شاہ کو اپنی یہ بھتیجی اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی

کیونکہ وہ خاندان بھر میں پیدا ہوئے پہلی بچی تھی جو سب کی نظروں کا مرکز بنی

زایار کے اس سے شادی کے انکار پر سکندر شاہ نے بہت ولوالہ مچایا اور اسے اپنی پگڑی کی قسم دے کر اسے بریرہ سے شادی کرنے پر مجبور کر دیا

اور پھر جب ان کے چھوٹے بھائی کو ایک رات اچانک ہارٹ اٹیک ہوا سکندر صاحب نے اس کے سامنے اپنی ولدیت کی شرط رکھ دی ان کا کہنا تھا کہ وہ اسے کبھی معاف نہیں کریں گے اگر آج ان کا بھائی اپنی بیٹی کی خوشی دیکھے بنا مر گیا یہ زبردستی کا رشتہ زایار نے باندھ تو لیا لیکن اس کو نبھانا ایک بے حد مشکل کام تھا

شادی کے بعد اکثر دونوں میں لڑائی جھگڑے رہتے سب کچھ ان کے سامنے تھا بریرہ ہر ممکن طریقے سے اس رشتے کو نبھانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ زایار کا موڈ آف ہی رہتا

https://www.zubinovelszone.com

اس نے کبھی بھی بریرہ میں دلچسپی لی ہی نہیں تھی

شادی کے ایک ماہ بعد جب انہیں بریرہ کی طرف سے خوشخبری ملی تو انہیں لگا کے سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے بریرہ اور زایار کامیاب زندگی کی طرف جا رہے ہیں

لیکن زایار کا رویہ پھر بھی نہ بدلا بند کمرے میں ان کی گھنٹوں لڑآئیاں ہوتی ایسے میں صفیہ بیگم کا بس اتنا ہی کہنا تھا کہ سکندر صاحب نے ان کے بیٹے کی زندگی خراب کر دی انہیں اکثر پریشان کر دیتا تھا

پہلے لگا کے ہادی کی پیدائش پر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن ایسا بھی نہ ہوا ہادی بھی ان دونوں کے بیچ موجود دوریوں کو کم نہ کر سکا۔ کیونکہ ہادی کی پیدائش کے بعد کی زایار کے روٹین میں کسی قسم کا کوئی بدلوو نہیں آیا تھا

وہ بریرہ کو اتنا ناپسند کرتا تھا کہ اکثر اس پر الٹے سیدھے الزامات لگا دیتا جس پر سکندر شاہ کو یقین نہ تھا

بریرہ کو کمرے کے اندر تو خاک کی عزت ملتی وہ کمرے کے باہر بھی اسے کھڑی کھڑی سنا دیتا ۔سکندر صاحب سے تو اس نے اس دن ہی بات کرنا چھوڑ دیا تھا جب انہوں نے اسے اپنی پگڑی کی قسم دے کر بریرہ اس کا نکاح کروایا۔

https://www.zubinovelszone.com

ایسے میں انہوں نے صفدر شاہ کے ذریعے یہ بات اس تک پہنچائی کی گھر میں موجود بچیاں اب بڑی ہو رہی ہیں ان کی لڑائیاں جھگڑے دیکھ کر ان کے ذہن پر برا اثر پڑ رہا ہے اور صفدر شاہ کے انداز پر وہ یہ بات سمجھ گیا تھا پھر ان کی لڑائی جھگڑے ایک کمرے تک محدود ہو گئیں

آواز کمرے سے باہر آنا بند ہو گئی سکندر شاہ کو لگا کے فاصلے سمٹ چکے ہیں اب وہ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں بریرہ بے حد مطمئن اور پر سکون زندگی گزار رہی تھی اس کے ہر انداز میں زایار کے لیے بے پناہ محبت تھی جسے دیکھ کر سکندر شاہ دل ہی دل میں خوش ہو جاتے

لیکن دوسری طرف انہیں کبھی بھی زایار کے چہرے پر خوشی کا کوئی رنگ نظر نہیں آیا ان سات سالوں میں انہوں نے کبھی بھی زایار کو کھل کر مسکراتے نہیں دیکھا تھا

وہ یہی سوچتے تھے کہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن پھر بھی زایار کے چہرے پر وہ خوشی کہیں سے نہیں آتی تھی جو وہ بریرہ کے چہرے پر دیکھتے تھے

https://www.zubinovelszone.com

ان سب کے باوجود اگر انہیں کوئی چیز سمجھ میں آتی تو وہ یہ تھی کہ زایار اپنی زندگی میں خوش نہیں ہے لیکن سات سال کے بعد آج وہ اسے کھل کر ہنستے دیکھ رہے تھے نہ جانے کس بات پر شیر کے ساتھ کھڑا کھل کر ہنس رہا تھا

جب سے اس کی شادی پازیب کے ساتھ ہوئی تھی تب سے اس کے چہرے پر ایک الگ ہی رونق تھی سب کچھ پا لینے کا اس رنگ الگ انداز میں اس کے چہرے پر جھلک رہا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ بریرہ کے ساتھ وہ خوش ہے یا نہیں لیکن پازیب شاید اس کی خوشی بن کر آئی تھی

وہ مسکراتے ہوئے لان میں شیر کے سامنے آ بیٹھے ان کی باتیں بدل چکی تھی شیر جو نہ جانے کس بات پر زایار کو گھور رہا تھا اب خاموشی سے سکندر صاحب سے بزنس کے کسی ٹوپک پر ڈسکس کرنے لگا

جبکہ انہیں لان میں بیٹھا دیکھ کر بریرہ ان کے لیے چائے لے کر آئی تھی ان کی بیٹی سمجھتی تھی کہ انہیں کس چیز کی ضرورت ہے بریرہ کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھ کر انہوں نے چائے کا کپ اٹھا لیا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ بریرہ ان کے پاس ہی بیٹھی ان سے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی جب اچانک ہی سکندر صاحب نے شیر کو مخاطب کیا

شیر 18 تاریخ کو شادی ہے اور 21 تاریخ تک تم لوگ کہیں گھومنے پھرنے نکل جانا شادی کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنا اور تم بھی زایار انہوں نے ایک نظر شیر کو دیکھ کر زایار کو مخاطب کیا تو وہ انہیں دیکھنے لگا جب کہ بریرہ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ کھل گئی تھی

ہاں میں سوچ رہا تھا کہ وہ بچی پازیب کیسے بولائی بولائی پوری حویلی میں پھرتی ہے لے کر جاؤ اسے اپنے ساتھ اور اب وقت گزارو اس کے ساتھ تاکہ اسے بھی پتہ چلے کہ وہ تمہاری زندگی میں کیا ہے

اب وہ بیوی ہے تمہاری اس کا خیال رکھنا فرض ہے تمہارا نکاح کر کے اسے الگ کمرے میں رکھ دینا یہ انصاف نہیں اسے لے کر جاؤ اس ماحول سے باہر نکالو تاکہ اس کا ذہن کھلے اس حادثے کو بھول کر اپنی نئی زندگی کی شروعات کرے

سکندر صاحب بے حد سیریس انداز میں بول رہے تھے جبکہ بریرا کے چہرے پر ہوائیاں اڑ چکیں تھیں وہ بے حد غصے سے سکندر صاحب کو گھور رہی تھی جس کا وہ نوٹس نہیں لے پائے جبکہ زایار کے چہرے بے حد نرم مسکراہٹ تھی

اس نے کچھ کہا تو نہیں لیکن صرف ہاں میں سر ہلا دیا جبکہ سکندر صاحب انتظامات دیکھنے کے لیے وہاں سے اٹھ کر باہر چلے گئے

بریرہ کے چہرے پر غصہ اور نفرت دیکھ کر زایار کو الگ ہی سکون ملا تھا۔جب کہ شیر اپنے موبائل میں مصروف نہ جانے کیا کر رہا تھا

OOOOOO

برخودار لالی نے تو رشتے سے انکار کر دیا شاہ زار صاحب نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے جھٹکا دیا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا وہ ایسے کیسے انکار کر سکتی ہے کوئی انکار نہیں ہے میں نہیں مانتا کسی انکار کو ضدی لہجے میں بولا

تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہو گا لڑکی کی بھی کوئی مرضی ہوتی ہے وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی اس کے پاس تم سے شادی نہ کرنے کی بہت ساری وجوہات ہیں جو ادا صاحب نے مجھے بتائیں ہیں

کون سی وجوہات بتائیں زرا مجھے میں خود اس کی وجوہات کو جڑ سے مٹا دوں گا وہ اپنے کالر فولڈ کرتے ہوئے بولا چہرے پر غصہ صاف جھلک رہا تھا مطلب اسے لالی کی یہ بات ہر گز پسند نہیں آئی تھی

وجہ مٹانے کے لیے تمہیں کلین شیو ہونا پڑے گا اور مونچھوں کے بغیر تم بہت کوجے لگے شاہ زار صاحب نے سوچتے ہوئے کہا

ایسا ممکن نہیں ہے بتا دیں اسے اگر وہ میری پہلی محبت ہے تو یہ مونچھ میری دوسری محبت ہے اور میں پہلی محبت کے لئے دوسری محبت کو قربان نہیں کروں گا وہ مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بولا

مطلب کے تم لالی کو شادی کے تحفے میں یہ مونچھیں سوتن کے روپ میں دو گے بابا کا انداز بے حد دوستانہ اور شرارتی تھا

وہ جیسے بھی قبول کرے قبول تو اسے کرنا ہی ہوگا خیر آپ پریشان نہ ہوں دوسری وجہ بتائیں وہ ان کے سامنے بیٹھا پھر سے پوچھنے لگا

میرے سننے میں آیا ہے کہ تو اسے بہت ڈانٹتے ہو۔اگر ایسا ہے تو کان کھول کر سن لو کہ تمہاری ڈانٹ سے ڈر کر وہ کل بے ہوش ہوئی تھی اور آج وہ تم سے شادی سے بھی انکاری ہے

میری ڈانٹ نظر آتی ہے اپنی حرکتیں نظر نہیں آتی محترمہ کو خیر وہ بھی شادی کے بعد کم کر دوں گا کچھ نہ کچھ تو برداشت کرنا ہی پڑے گا اس کی پنگے بازی ہی برداشت کر لوں گا لیکن مجھ سے زیادہ کی امید مت رکھیے گا

کیونکہ وہ لڑکی سدھر نہیں سکتی اور اسے سدھارنے کے لیے ڈانٹنا ضروری ہے وہ ایک نظر اس کے پچھلے تمام ریکارڈ پر غور کرتے ہوئے بولا ایسا کوئی مقام اس کی زندگی سے نہیں گزرا تھا جس میں اسے لالی کو ڈانٹنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی ہو

لالی کی تمام حرکتوں پر غور کرتے ہوئے وہ اس طرح کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا تھا
خیر اگلی وجہ بتائیں وہ پھر سے پوچھنے لگا

اسے تمہارے نام شیر سے بھی خاصا مسئلہ ہے اسے لگتا ہے کہ انسانوں کا نام شیر نہیں ہونا چاہیے بابا نے ایک اور وجہ بیان کی

جبکہ اس وجہ پر وہ انہیں گھورنے لگا جنہوں نے بیٹے کی پیدائش کی خوشی میں اس کا نام ہی شیر رکھ ڈالا تھا

اب 28 سال کا ہو چکا ہوں نام چینج نہیں ہو سکتا اس نے جیسے بات ختم کرنا چاہی
بابا خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے

مطلب کے بس یہی وجوہات تھیں ہیں یہ وجوہات تو قبول کرنے لائق ہی نہیں تو کیا میں منگنی کی تیاری کروں وہ بیڈ پر پڑی اپنی شروانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا
تو شاہ زار صاحب نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا

بابا اگر ان وجوہات پر لالی نے شادی سے انکار کر دیا ہے نا تو قسم سے گن پوائنٹ پر نکاح کر لوں گا وہ ضدی انداز میں بولا تو بابا نے قہقہ لگایا

پریشان مت ہو برخوردار ادا صاحب نے بھی ان وجوہات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے کل منگنی ہے تم تیاری کرو وہ مسکرا کر کہتے کمرے سے باہر نکل گئے تھے جب کہ شیر ایک ٹھنڈی سانس بھرتا اپنی شیر وانی دیکھنے لگا

oooooo

امی نہیں کریں یار ایک دلہا اس مونچھر کو بنا دیا کم از کم ڈریس تو میری پسند کی لینے دیں میں کل یہ پہنوں گی گلابی رنگ کا بے حد خوبصورت ستاروں سے سجا ڈریس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔ ٹھیک ہے دلہا اس کی پسند کا نہیں تھا لیکن اپنی شادی کا اہم ترین دن وہ برباد بھی نہیں کر سکتی تھی

لالی چھوڑ دو یہ فضول حرکتیں میں کہہ رہی ہوں نہ منگنی پہ اتنا شوکنگ کلر کوئی نہیں پہنتا امی نے ڈریس سے دور کرتے ہوئے کہا

ہاں تو کیا سفید پہن کر بیٹھ جاؤں مجھے نہیں پہننا سفید مجھے بالکل پسند نہیں ہے اور اوپر سے یہ آسمانی رنگ کا دوپٹہ پتا نہیں کس پاگل نے یہ منگوایا ہے بے حد ناپسند ہے مجھے زیرو نمبر میں اتنے لائٹ کلر کبھی نہیں پہنوں گی اور اپنی منگنی پر تو ہر گز نہیں یہ میرا اسپیشل ڈے ہے

وہ امی کا پسند کیا ہوا ڈریس ایک طرف رکھ چکی تھی اسے یہ ڈریس بالکل پسند نہیں آیا تھا جبکہ صفیہ بیگم تو چاہتیں تھیں کہ وہ یہی ڈریس پہنے کیونکہ منگنی کے دن کی مناسبت سے ایک تو یہ ڈریس بہت خوبصورت ہے دوسرے یہ شیر خود اپنی پسند سے آیا تھا

ابھی ان دونوں کی یہی بحث جاری تھی جب اچانک شیر دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تائی امی نے ایک مسکین سی نظر اس پر ڈالی جس پر وہ مسکراتے ہوئے ان کے قریب آیا جب کہ وہ لالی کی طرف اشارہ کر رہی تھی جو اسے دروازے پر دیکھتے ہی چہرہ پھیر کر ڈریس دیکھنے لگی

لالی یہ بہت فضول ڈریس ہے کیا منگنی والے دن یہ سفید لباس پہنو گی کتنا برا لگے گا منگنی اسپیشل ڈے ہے اس پر شوکنگ کلر پہننا چاہیے اور اس پر یہ سکائی بلو دوپٹہ کتنا خراب لگ رہا ہے مجھے بالکل پسند نہیں ہے یہ ڈریس خبردار جو تم نے پہنا وہ حکم جھاڑتے ہوئے بولا تو لالی اسے گھورنے لگی

آپ ڈیسائیڈ نہیں کر سکتے کہ میں کیا پہنوں گی اور کیا نہیں اور میں یہ ڈریس پسند کر چکی ہوں میں کل یہی پہننے والی ہوں اب کسی کو اچھا لگے یا برا مجھے بالکل فرق نہیں پڑتا اہم بات یہ ہے کہ مجھے پسند ہے

اور میں کل اسی ڈریس میں منگنی کروں گی اگر کسی کو پسند نہیں ہے تو وہ مجھ سے منگنی نہ کرے

https://www.zubinovelszone.com

وہ ناک کے نتھنیں پھلا کر کہتی بے حد معصوم لگ رہی تھی

اس کی چالاکی پر جہاں صفیہ بیگم مسکرا کر اٹھ کھڑی ہوئیں وہیں شیر نے اسے غصے سے گھورا

بہت غلط بات ہے لالی تمہیں میری بات ماننی چاہیے وہ جتاتے ہوئے بولا

امی اس کے ساتھ جوتے کون سے ہیں دکھائے مجھے وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اپنے جوتے دیکھنے لگی

اسے یہ سوچ سوچ کر مزا آرہا تھا کہ یہ ڈریس شیر کو بالکل پسند نہیں ہے اور وہ اسے تنگ کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے۔اس نے سوچ لیا تھا کہ شادی سے پہلے پہلے وہ اسے اس حد تک تنگ کرے گی کہ وہ شادی سے انکار کر دے گا لیکن وہ معصوم اس کے دماغ کی چالاکیاں نہیں سمجھ سکتی تھی

وہ جس طرح سے آیا تھا اسی طرح ایک نظر صفیہ بیگم کی طرف دیکھ کر مسکراتا باہر نکل گیا جبکہ صفیہ بیگم تو اپنی بے وقوف بیٹی کو دیکھ رہی تھی کہ یہ سوچ کر خوش ہو گئی تھی کہ اس نے پہلی بار ہی سہی لیکن شیر کی بات نہیں مانی

○○○○○○

https://www.zubinovelszone.com

زایار کی نظریں اسے بے حد پریشان کر رہی تھی وہ جہاں جاتی اسے اپنے ساتھ ہی پاتی لیکن بریرہ بیگم کی کھلے الفاظ میں اظہار محبت پر اب وہ اس سے دور بھاگنے لگی تھی

وہ اس سے چھپنے اور بھاگنے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی لیکن پھر بھی وہ حویلی میں کہیں نہ کہیں نظر آ ہی جاتا

وہ اس کے لیے کس قسم کے جذبات رکھتا تھا وہ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی جاننے کی خواہش تھی

پازیب تو اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن نکاح میں ہونے کے بعد یہ ممکن نہیں تھا اور اب وہ اپنے جذبات سے بھی انجان نہیں تھی۔ کیونکہ نکاح کے بعد تو محبت ہو ہی جاتی ہے

وہ اسی سوچ میں گم باہر لان کی سائیڈ آ گئی کہ پیچھے سے گلا کھنکھارنے کی آواز پر وہ گھبرا کر پیچھے مڑی۔ سامنے ہی وہ پر شوق نگاہیں پازیب پر جمائے ہاتھ میں سگریٹ پکڑے دلچسپی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

وہ اکثر رات اس طرف سگریٹ کی طلب پوری کرنے آتا تھا

وہ شخص ایک عرصے سے مسکرانا بھول گیا تھا لیکن یہ چھوٹی سی لڑکی اسے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیتی اس کا انداز اس کا یہ بے جاڈر زایار سکندر شاہ کے لیے کافی دلچسپ تھا

اور اب بھی اسے سامنے دیکھتے ہی وہ اس سے چھپنے کا راستہ تلاش کرنے لگی

کیا کر رہی ہو تم رات کے اس وقت یہاں۔۔۔زایار نے نرمی سے پوچھا۔

کچھ۔۔۔نہیں جا رہی ہوں اندر اس نے بھاگنا چاہا۔اور اس کا ارادہ بھانپ کر زایار نے اس کی نازک کلائی تھامی۔پازیب کی جان پہلے ہی اٹکی ہوئی تھی بلکل نکلنے والی ہو گئی

اتنی جلدی جانے کی ہے یا مجھ سے چھپنے کی۔وہ اپنے ازلی کھڑوس انداز میں بولا تو پازیب کو لگا کہ وہ کھڑی کھڑی بے ہوش ہو جائے گی

شاہ صاحب چھوڑیں مجھے وہ بری طرح مچلی۔

زایار نام ہے میرا لڑکی اگر شوہر کو نام سے بلاتے شرم آتی ہے تو جانم یا ہونے والے بچوں کے بابا جان کہہ کر بلا لیا کرو۔

اس کی بات پر پہلے تو پازیب کی پوری آنکھیں کھل گئی لیکن اس کی پر شوق نگاہوں کے سامنے پلکوں کے پردے نے آنکھوں کو چھپالیا اس کی یہ شرم وحیا تو زایار سکندر شاہ کا چین وقرار پہلی نظر میں ہی لوٹ گئی

وہ بے خود سا ہو کر ایک جھٹکے سے کھینچ کر اسے سینے سے لگا چکا تھا۔کمر کے گرد بازوں مضبوطی سے حائل ہوئے وہ اسے حد درجہ نزدیک کر گیا

۔وہ تڑپنے لگی مگر اس آہنی گرفت سے نکلنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔رات کے دس بجے کوئی اس طرف نکل آتا تو وہ صرف سوچ کر ہی مچلنے لگی

اور اگر بریرہ بیگم۔۔۔وہ بری طرح مذاحمت کرنے لگی لیکن اس کی مذاحمت کا زایار پر الٹا اثر ہوا

زایار کے منہ زور جزبات بے لگام ہونے لگے اس ملگجے اندھیرے میں بانہوں میں ایک نرم و نازک وجود،اور پھر جائز رشتہ محسوس ہوتے ہی زایار کے تمام سوئے جزبات انگڑائیاں لے کر بیدار ہوئے تھے۔۔

زایار کی نگاہ اس کے نازک سراپے سے ہٹ نہیں رہی تھی۔اسے اپنی پناہوں میں لیے وہ بے خود ساہونے لگا۔جھک کر اس کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی تو پازیب اس سے دور ہونے کی کوشش میں ناکام ہوتی مزید خوفزدا ہونے لگی نگاہیں بار بار بڑے دروازے کی سیمت اٹھنے لگی۔

چھو۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے،،وہ پھر سے بے بسی سے بولی۔اس کے ڈر کو شرم سمجھ کر وہ دلکشی سے مسکرایا۔
اس کی حالت کی پرواکیے بغیر وہ پھر سے اس کے چہرے پر جھکا اور اس کی نم ہوتی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھونے لگا اس کی نگاہیں اٹھ نہیں پارہی تھی۔

اور زایار کو اس مشرقی حیسن نے اپنا دیوانہ بنا تھا ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھنسا کر اس کے چہرے کو اوپر کیا اور اس کے گداز لب اپنے ہونٹوں کی شدت بھری گرفت میں لیے تھے۔

پازیب نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور دھکیلنے کی کوشش اور ساتھ ہی اپنا آپ چھڑانا چاہا رہی تھی مگر وہ ایسا نہ کرسکی۔بلکہ اب اس کے عمل میں شدت ہی آئی تھی۔اتنی شدت کے پازیب کو لگا وہ اس کی جان لینے کے درپہ ہے۔اج شاید ہی وہ اس کی شدت میں دوسری سانس لے سکے گی۔اس شدت پر پازیب کی مذاحمت بے بس ہو گئ
پھر وہ اسے آزاد چھوڑ کے اس کا حیسن چہرہ دیکھنے لگا

کل سے تم میرے ساتھ میرے کمرے میں رہو گی ویسے ہی جیسے ایک بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہے

اور بریرہ آج سے تمہارے کمرے میں۔میں اس سے بات کر چکا ہوں۔
وہ سخت لہجے میں کہتا ایک بار پھر اسے اپنے قریب کر گیا اور اس کا نازک سا وجود اپنے سینے سے لگایا۔

اتنی چاہت اتنے مان سے وہ لایا اسے اس حویلی میں وہ اس کے سامنے بے بس ہونے لگی۔لیکن بریرہ بیگم اس کی بند آنکھوں میں ایک حسین چہرا آیا اور پھر معصوم سا ہادی اس نے ایک جھٹکے سے اپنا آپ چھڑایا تھا۔اور اسے نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔نم آنکھیں صاف کرتی بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

ہاں اسے زایار سکندر شاہ سے محبت ہو گئی تھی ہار گئی تھی وہ اس شخص کے سامنے لیکن وہ کیسے بھول جاتی کہ وہ اس سے پہلے کسی اور کا شوہر ہے کسی کا باپ ہے

https://www.zubinovelszone.com

ہاں وہ خود غرض نہیں تھی اپنی خوشیوں کے لیے کسی اور کا گھر برباد نہیں کر سکتی تھی۔وہ بُری طرح سے مچل رہی تھی تڑپ رہی تھی یہ جانے بغیر کہ جس گھر کو وہ اجڑنے سے بچانے کے لیے اپنا سب کچھ اجاڑ رہی ہے وہ تو کبھی بسا ہی نہیں

○○○○○○

صبح ہوتے ہی حویلی میں ہلچل مچ گئی تھی ہر کوئی اپنی اپنی تیاری کے پیچھے لگا تھا ویسے تو ساری تیاری مکمل تھی بس سب کا اپنا اپنا تیار ہونا باقی تھا جب پازیب کو اپنے کمرے میں ایک بے حد خوبصورت ڈریس بیڈ پر پڑا ہوا ملا

اس کے اوپر چھوٹی سی چیٹ میں لکھا تھا کہ آج رات میں اس ڈریس میں تمہارا اپنے کمرے میں انتظار کروں گا۔اس کا دل جو زور سے دھڑکنے لگا

کیا لکھا تھا اس کے نصیب میں زایار کو خود کے پاس آنے سے وہ روک نہیں سکتی تھی اور نہ ہی اسے اس کے حق سے محروم کر سکتی تھیں لیکن بریرہ بیگم۔۔۔؟

کل کی ساری رات اس کی اسی بے چینی میں گزری تھی زایار کا اس کی طرف متوجہ ہونا کوئی چھوٹی سی بات ہرگز نہیں تھی پتا نہیں آگے کیا ہونے والا تھا

○○○○○○

https://www.zubinovelszone.com

سب لوگ اس وقت حال میں جمع تھے لالی بہت خوبصورت لگ رہی تھی ایک تو ویسے ہی وہ بے حد خوبصورت تھی اور اوپر سے یہ سنگار اسے آسمان سے اتری کوئی پری بنا چکا تھا

شیر کا بس چلتا تو اس سے کبھی اپنی نظریں ہٹاتا
شیر کے ایک طرف زایار جبکہ لالی کے ساتھ سنیہا کھڑی تھی
لالی بار بار منہ بنا کر سکندر صاحب کو دیکھتی اور یہ بتانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اس منگنی سے بالکل خوش نہیں ہے

لیکن سکندر صاحب تو اسے اس طرح سے نظر انداز کر رہے تھے جیسے وہ ان کی سوتیلی بیٹی ہو ئی یا اسے کچرے کے ڈھیر سے اٹھا کر لایا گیا ہو

تالیوں کی بھرپور گونج کے بیچ شیر نے اسے انگوٹھی پہنائی پہلے تو لالی بالکل نارمل تھی لیکن جب شیر نے اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر اس کے ہاتھ میں اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی تو اس کا دل زور زور سے دھڑکا تھا

ایک نظر شیر کو دیکھ تو نظر جھکا گئی جبکہ اس کا یہ شرماتا گھبراتا انداز شیر کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا

لالی وہ دیکھ باہر عابد بھائی فضیلہ آپا کے بھائی اس کے ہاتھ میں انگوٹھی پکڑاتے سنیہا نے باہر کی طرف اشارہ کیا جہاں دروازے پر کھڑا عابد کوئی کام کر رہا تھا

اس کے دو دانت منہ سے باہر آ رہے تھے سر کے بیچوں بیچ ٹنڈ بنی ہوئی تھی
لالی کو تو اسے دیکھ کر رونا آ گیا مطلب اگر شیر نہیں تو اسے یہ ملنا تھا

نو مونچھ نو ٹینشن بلکہ یہاں تو سر پر بھی بال نہیں ہیں پھر کیا خیال ہے فضیلہ آپا کا ہیرا چلے گا یا ہیرے کی انگوٹھی اس نے اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا جبکہ لالی کا تو سارا دھیان باہر کی جانب تھا جہاں اب پتا نہیں عابد کیا کام کر رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود انگوٹھی شیر کے منہ میں جا رہی تھی

لالی بیوقوف لڑکی انگوٹھی میرے ہاتھ میں پہنانی ہے میری گردن میں نہیں وہ الفاظ چھپا چھپا کر غصے سے بولا

جبکہ اس کے ڈانٹنے پر لالی بوکھلا کر منہ بنا یا گئی اور انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پہنائی اس دوران اس کا ہاتھ بالکل بھی شیر کے ہاتھ سے ٹچ نہیں ہوا تھا

https://www.zubinovelszone.com

انگوٹھی پہناتے ہی ہر طرف مبارکباد کا شور شرابہ شروع ہو گیا پہلے تو سب سے آخر میں نکاح کی رسم ہونی تھی کیونکہ نکاح 18 تاریخ کو ہی رکھا گیا تھا

لیکن شیر کی فرمائش پر نکاح پہلے کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا تھا
سنیہا لالی کو تھام کر کمرے میں لے آئی۔ جہاں آتے ہی اسے اپنے کل کے ڈریس کی فکر لاحق ہو گئی تھی اب جو بھی تھا ٹنڈ کلونی دال سلونی سے تو مونچھڑ ہی بہتر تھا

○○○○○

اس وقت اس کے سامنے ایک بے حد خوبصورت وائٹ کلر کا ڈریس تھا جو ایک بہت مشہور ڈریس ڈائزنر کی بہت خوبصورت تخلیق تھی۔ یہ ڈریس اتنا خوبصورت تھا کہ اسے دیکھتے ہی سنیہا نے اس کی بھرپور تعریف کی

جبکہ یہ سوچ کر کہ یہ ڈریس وہ خود پہلے کی لالی تو آسمان میں اڑنے لگی۔ اس کے بھائی نے اس کے لئے اتنی خوبصورت ڈریس پسند کی تھی کہ اس کا دل چاہا کے زایار کے دونوں گالوں کو چوم کر اس کا شکریہ ادا کرے

https://www.zubinovelszone.com

ایک دماغ پر وہ مونچھر سوار تھا تو دوسری طرف اپنی شادی کی تیاریاں دیکھ کر وہ بہت خوش تھی ۔آج کل امی اسے ڈانٹنے کے بجائے ہر تھوڑی دیر کے بعد پیار کر رہیں تھیں اسے تو پتا ہی نہیں تھی کہ دلہن بننے والی لڑکی کو وی آئی پی ٹریٹمنٹ بھی ملتا ہے

ویسے تو وہ عمر میں سنیہا سے چار ماہ چھوٹی تھی لیکن آج کل وہ اس سے بڑی بنی ہوئی تھی وہ اسے کو چھوٹی سے چھوٹی سے لے کر بڑی سے بڑی بات سمجھا رہی تھی کہ کس طرح سے اپنے شیر ادا کو لوٹنا ہے

وہ اسے بہت سارے چھوٹی بڑی باتیں سمجھا رہی تھی تا کہ سینہا کوئی بھی غلطی نہ کرے اور ان دونوں میں یہ ڈیل بھی ہو چکی تھی کی شادی کے بعد جتنے بھی پیسے ملیں گے وہ دونوں آدھا آدھا کریں گی

شروع میں تو سنیہا کو یہ شرط بالکل پسند نہیں آئی کیونکہ اسے لگتا تھا کے شیر ادا سے نکلوائے جانے والے سارے پیسوں پر صرف اس کا حق ہو گا اور اب یہ لالی بھی حق دار بن گئی تھی

لیکن لالی کی ٹپس اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہو رہی تھی وہ اسے بہت ساری رسم بتا رہی تھی جس میں بہت سارے پیسے ملنے کے بھی چانس تھے۔اس لئے آج کل وہ وہی کر رہی تھی جو لالی اسے کرنے کا کہہ رہی تھی

ویسے تو اس کی خواہش تھی کہ شیر کی شادی میں وہ بہت سارے پیسے جمع کرے گی اور ترکی جا کر وہ اپنے لیے دولہا ڈھونڈے گی جب کہ اب شیر خود اس کا دلہا بن گیا تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ ترکی نہیں جائے گی

یہ تو اس کا خواب تھا ترکی تو اسے ہر حال میں جانا تھا اور شیر سے اگلے پچھلے سارے بدلے لینے تھے اس نے سوچ لیا تھا جتنا شیر نے اسے ڈانٹا ہے وہ ایک ایک بات کا چن چن کر حساب لے گی

اور سب سے پہلے تو اس نے اپنی کتابیں جلانی تھی وہ بھی شیر کے سامنے بیٹھ کر تا کہ اسے پتہ چل جائے کہ لالی آگے پڑھائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

اور اب تو اس کے پاس بہانے بھی بہت تھے جیسے ایک شادی شدہ لڑکی کو بہت سارے کام ہوتے ہیں اس پر بہت ساری ذمہ داری ہوتی ہیں گھر بار سنبھالنا ہوتا ہے ایسے میں وہ اپنی پڑھائی پر دھیان نہیں دے سکتی

https://www.zubinovelszone.com

اسے یقین تھا کہ شیر اسے پڑھنے کے لئے ضرور فورس کرے گا لیکن وہ بھی ایک اچھی خاصی لمبی تقریر تیار کر چکی تھی جسے وہ شیر کے سامنے کرنے والی تھی زیادہ نہ بھی ہو تو بھی اس پے تھوڑا بہت ان اثر ہو ہی جاتا

اور اب تو اس نے سوچ لیا تھا کہ شیر نے آ کر اسے ذرا سا بھی ڈانٹ یا غصہ کیا تق وہ اپنے بابا کو بتائے گی نہیں تو وہ چاچو سے شکایت کرے گی اب وہ اپنی معصوم جان پر شیر کا ظلم بالکل بھی برداشت نہیں کرنے والی تھی

وہ شیر کی بیوی بن ضرور رہی تھی لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ زندگی اپنی مرضی سے گزارے گی اور شیر کی کوئی بھی ناجائز (پڑھائی والی) بات بالکل نہیں مانے گی

oooo

کہنے کو تو سب سیٹ ہو چکا تھا کل اس کا نکاح بھی تھا سب بہت خوش تھے لیکن جانے کیوں بار بار امی اور بابا کی آنکھیں بھیگ رہی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ کون سا وہ کہیں باہر جا رہی ہے جو سب رو رہے ہیں

ابھی ابھی وہ ان کے کمرے میں آئی تھی جہاں بابا اداس اور ماما کو آنسو بہاتے دیکھ کر وہ بھی اداس ہو گئی

پلیز بابا ماما سے کہں نا اس طرح سے روئیں نہیں میرا تو دلہا پسند کا بھی نہیں ہے لیکن دیکھیں میں پھر بھی کیسے مسکرا رہی ہوں

وہ بے حد معصومیت سے ان کو سمجھا رہی تھی صفیہ بیگم کا دل چاہا کہ اپنی رکھ کے کان کے نیچے لگا کر اس کی عقل ٹھکانے لگائے لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئیں کہ کل وہ دلہن بننے والی ہے

بیٹا آپ یہ باتیں نہیں سمجھ سکتی کل آپ ہم سے دور تو نہیں ہو گی کہ لیکن ہمارا نام آپ سے جدا ہو جائے گا کل سے آپ شیر کی ہو جاو گی اور پھر ایک اچھی بیوی بننے کے لیے آپ کو اس کی ساری باتیں ماننی ہو گی

ہمیں یقین ہے کہ ہماری بیٹی بہت سمجھدار ہے اور ہمیں شکایت کا موقع کم ہی دے گی تمہیں پتا ہے لائیں جب ایک میں اپنی بیٹی کی شادی کرتا ہے نہ تو صرف ایک شادی نہیں ہوتی

https://www.zubinovelszone.com

بلکہ وہ اپنی عزت کو بیٹی کے حوالے کر دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ جاؤ بیٹا میری عزت کی حفاظت تم کرو گے تاریخ حسن اخلاق سے اپنی تربیت سے جب ایک بیٹی اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر دوسرے گھر جاتی ہے صبح اپنے ساتھ اپنے پہلو میں اپنے باپ کی عزت باندھ کر جاتے ہیں

جس کی حفاظت کرنا اس پر فرض ہوتا ہے تم کہیں دور تو نہیں جا رہی لیکن میں پھر بھی اپنی عزت تمہارے پہلو میں ڈال رہا ہے تم ہی اس کی حفاظت کرنی ہوگی اپنے ماں کی اعلی تربیت سے اپنے باپ کا سر ہمیشہ بلند رکھنا ہوگا

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھا رہے تھے جبکہ لالی خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی آپ فکر نہ کریں بابا میں آپ کو شرمندہ نہیں ہونے دوں گی کافی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی تو سکندر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

مجھے یقین ہے میری لاڈلی بیٹی بہت سمجھدار ہے

بیگم آپ تو ایسے ہی کہتیں ہیں کے پتا نہیں اس بے وقوف اور کام چور کا کیا ہوگا بابا شرارتی نظروں سے اپنی بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا تو لالی شاکڈ کی کیفیت میں اپنی ماں کو دیکھنے لگی

بابا ماما نے مجھے کام چھوڑ اور بے وقوف کہا اسے کا کافی بڑا جھٹکا لگا تھا

نہیں نہیں میری لاڈوان سب باتوں کے لئے تھوڑی نہ کہا تھا آپ بھی کمال کرتے ہیں شاہ صاحب بیٹی کو حیران اور پریشان خود دیکھتے پاکر صفیہ بیگم ہر بڑا گئیں

بس بہت ہوا ہر کوئی مجھے کام چور اور بے وقوف سمجھتا ہے بس آپ میری رخصتی کریں مجھے واپس مائیکے آنا ہی نہیں ہے وہ جھوٹے آنسو بہاتے ہوئے بولی

ارے نہیں نہیں میری چندا تم تو بہت سمجھدار ہو ہماری ہر بات سمجھتی ہو تم کہاں بے وقوف ہو امی اسے پچکارتے ہوئے کہنے لگیں تو اس لالی نے بھی مسکرا کر ناراضگی ختم کر لی۔ جو بھی تھا وہ ان دونوں کی اداسی ختم کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی

ooooo

اس نے کچن میں قدم رکھا تو بریرہ کشن میں کچھ کر رہہ تھی

لیکن پازیب نے نوٹ کیا کہ وہ رو رہی ہے

کیا ہوا بریرہ بیگم آپ اس طرح سے رو کیوں رہی ہیں وہ بے حد پریشانی سے اس کے پاس آئی تھی

کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں بس ایسے ہی آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا خیر میں تمہیں بتا دوں کل سے اوپر والے کمرے میں سونے والی ہو۔

میں نے زایار کو سمجھا دیا ہے کہ جو بھی ہے جیسا بھی ہے اب تم ان کی بیوی اور ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ تمہارے سارے حقوق پورے کریں

اسی لیے کل صبح ملازمہ تمہارا سارا سامان اوپر والے کمرے میں شفٹ کر دے گی اور میں تمہارے کمرے میں آ رہی ہوں

وہ اسے دیکھ کر کہتی ہوئی اپنے آنسو چھپاتی کام میں مصروف ہو گئی
اس سب کی ضرورت نہیں ہے بریرہ بیگم آپ نے جیتے احسان کیے ہیں اتنا کافی ہیں مجھے اتنا بھی احسانوں کے بوجھ تلے نہ دبائیں کہ میں اٹھ بھی نہ سکوں

ہر چیز اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے لیکن میں آپ کے کمرے میں نہیں جانا چاہتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں
زایار صاحب نے مجھے عزت دی اپنا نام دیا میرے لئے اتنا ہی کافی ہے مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے

بس آپ زایار صاحب کو سمجھا دیں کہ میں ان سے کچھ نہیں مانگتی وہ اس رشتے کو بے شک نہ نبھائیں میرے لئے انہوں نے جو کیا ہے وہی بہت ہے

https://www.zubinovelszone.com

ایسے کسے بہت ہے تم ان کے نکاح میں ہو اور جوان کے فرائض ہیں وہ تو وہ ضرور پورے کریں گے۔ لیکن اگر فلحال تم ان کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتیں

تو خود ان سے کہہ دو

تم بس انہیں یہ کہہ دو کہ جن حالات میں تمہاری ان کے ساتھ شادی ہوئی ہے وہ تم قبول نہیں کر پا رہی اور ابھی تمہیں وقت کی ضرورت ہے

پرانے رشتوں کو بلا کر آگے بڑھنا اتنا آسان نہیں ہوتا لیکن جس شخص کے ساتھ تمہاری منگنی ہوئی تھی وہ بھی تمہارے لئے اہمیت رکھتا ہو گا اس کو ایسے دیکھ کر کہنے لگی جب کہ وہ اس کی چالا کی سمجھے بغیر بولی

نہیں بڑی ابیگم وہ شخص میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جس کی نظروں میں میری کوئی عزت ہی نہیں بلا تو میرے لئے اہم کیسے ہو سکتا ہے

لیکن آپ میرے لیے اہمیت رکھتی ہیں آپ نے میری عزت بچائی مجھے دنیا کے سامنے سر اٹھا کر جینے کا حق دیا اپ میں آپ کا حق نہیں چھین سکتی میں خود زایار صاحب سے بات کروں گی

زایار صاحب پر صرف آپ کا حق ہے صرف آپ ہی ان کی بیوی بن کر رہیں گی اور اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اپنے پلان کی کامیابی پر وہ اسے اپنے گلے سے لگا کر آنسو بہانے لگی

یہ تو وہ جانتی تھی کہ زایار کو اپنی عزت اپنی غیرت بے حد پیاری ہے اور زبردستی کا قائل نہیں اگر اس کی بیوی اس کے ساتھ رشتہ نہیں نبھانا چاہے گی تو اس کے ساتھ زبردستی ہرگز نہیں کرے گا

میرے لیے یہ سب کچھ بہت مشکل ہے پازیب میں یہ سب کچھ ہینڈل نہیں کر پا رہی میں تمہیں یہاں تو لے آئی اپنی جگہ اپنے مقام پر لیکن اب زایار کو تمہارے ساتھ بانٹنا میرے لئے بہت مشکل ہے

پلیز میری سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کرو مجھے غلط مت سمجھنا ہر عورت کی طرح میں بھی اپنے شوہر کو بے پناہ چاہتی ہوں اور انہیں کسی کے ساتھ باندھنا میرے بس کی بات نہیں ہے وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی

آپ نا روئیں بریرہ بیگم میں آپ کی کنڈیشن سمجھ سکتی ہوں آپ کو میری طرف سے شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا آپ نے جتنا بڑا دل دکھایا ہے اس کے بعد اگر میں آپ کے لئے کچھ کر سکوں تو یہ میرے لئے بہت خوشی کی بات ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

وہ بے حد نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی جب کہ دروازے کے باہر سینہا اور لالی نے ان کی ساری باتیں سن لی تھی لیکن اندر نہیں گئی شاید یہاں ان کے اندر جانے کا کوئی مطلب نہیں بنتا تھا

وہ جانتی تھی ان کی بھابھی بہت اچھی ہے لیکن ان کے بھائی کو بانٹنا تو ان کی بھابھی کے بس کی بات بھی نہیں تھی

وہ خاموشی سے پلٹ گئی۔

○○○○○

لالہ رخ بنت سکندر شاہ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے" وائٹ ڈریس میں سرخ رنگ کا گھونگھٹ میں گواہان کی موجودگی میں وہ اس نکاح کو قبول کر رہی تھی

وہ جو خود کو بہت مضبوط ظاہر کر رہی تھی سوچ رہی تھی کہ یہ سچویشن اتنی مشکل نہیں ہو گی یہاں آکر اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا ہر طرف شور شرابہ ہونے کے باوجود بھی اسے سناٹا ہی لگ رہا تھا آج اس کے باپ کا نام اس کے نام سے الگ کیا جا رہا تھا نہ جانے کیوں بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اس کے ہاتھوں بری طرح سے کانپ رہے تھے

https://www.zubinovelszone.com

بابا نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس کا دل چاہا کہ ان کے سینے سے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے

آنسو بے اختیار ہی پلکوں سے چھوٹ کر گالوں پہ آ گئے تھے

بابا نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے سر پر بوسہ دیا جبکہ دوسری طرف زایار نے اسی مولوی صاحب کی طرف دھیان دینے کا کہا۔

اس کا دل چاہا کہ وہ یہاں سے بھاگ جائے گا کون لڑکی اپنے باپ کا نام خود سے الگ کرنا چاہے گی

بابا کے محبت برے لمس اور بھائی کی ٹھنڈی چھاؤں میں اس نے نکاح نامہ پر دستخط کر دیے ہر طرف مبارک باد کی گونج شروع ہو چکی تھی۔

لالی سے نکاح قبول کروانے کے بعد سب لوگ باہر چلے گئے جبکہ لالی اپنی ماں کے سینے سے لگا کر رونے لگی اس کے اس طرح سے رونی پر سینہا کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے

ماما میں شادی نہیں کروں گی اور نکاح تو بالکل نہیں کروں گی سنیہا پاکیزہ بیگم کے سینے سے لگتے ہوئے بولی تو پاکیزہ بیگم پریشان ہو گئیں لیکن اس کی نصیب کے لیے دعائیں ضرور مانگیں

نہ جانے ان کی بیٹی کے نصیب میں کیا لکھا تھا

تھوڑی ہی دیر میں باہر سے بھی شور شرابے کی آواز آنے لگی نکاح کی رسم مکمل ادا ہو چکی تھی آج لالارخ سکندر شاہ سے لالہ رخ شیر زار شاہ بن چکی تھی

ooooo

تھوڑی دیر بعد ان دونوں کو باہر حال میں ایک ہی اسٹیج پر بٹھا دیا گیا

وہ شہزادوں کی ان بان رکھنے والا شخص آج بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا

وہ آہستہ سے آکر اس کے پہلو میں بیٹھا تو لالی نے بے اختیار ہی ذرا سا فاصلہ بنانے کی کوشش کی جو اس کا ہاتھ تھام کر ناکام کر گیا

بڑا شوق ہو رہا ہے مجھ سے دور بھاگنے کا مجھے یہ حرکت بالکل پسند نہیں اور اندر اتنا رونا دھونا کیوں مچا رکھا تھا انسان سے شادی ہوئی ہے کسی جن سے نہیں۔

اس کا لہجہ کافی سخت تھا شاید وہ ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا

لیکن لالی کو تو لگ رہا تھا کہ یہاں پر بھی وہی اس پر غصہ ہو رہا ہے اسے ڈانٹ رہا ہے

بس بہت ہوا اگر آپ نے مجھے ڈانٹا نہ تو میں سچ کہہ رہی ہوں میں سب کو بتادوں گی چلا چلا کر کون اپنی اتنی پیاری دلہن کو نکاح والے دن ڈانتا ہے

وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو شیر ایک نظر اس کے ناک پے رکھی بڑی نتھ کو دیکھا تھا

جب کہ اس کے نتھ کا موتی بار بار اس کے لبوں کو چھو کر اسے بے چین کر رہا تھا

بیوقوف لڑکی میں نے کب ڈانٹا میں تو صرف ایک بات بتا رہا ہوں اس کا لہجہ بھی سخت تھا وہ اس پر الزام لگا رہی تھی

ہائے اللہ آپ کیا کر رہے ہیں اسے ڈانٹ نہیں تو کیا پیار کرنا کہتے ہیں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

پیار کرنا تو نہیں کہتے خیر پیار کرنا تو میں تمہیں کمرے میں جا کر بتاؤں گا نہ کہ کسے کہتے ہیں سب کے سامنے تھوڑی نہ کر سکتا ہوں۔

آج رات آؤنگا اور تمہارے کمرے میں تمہیں ایک جھلک دکھانے کے لئے اسی لئے تو نکاح پہلے کیا ہے تاکہ شادی کی رسموں میں تمہارے ہر روپ کو پورے حق سے محسوس کر سکوں

وہ اس کی جانب جھکتے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو لالی کی تو کان کی لو کے ساتھ سارا چہرہ بھی سرخ ہو گیا

https://www.zubinovelszone.com

دیکھیں اب دور رہ کر بات کریں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولی۔
اس کے دل کے ساتھ ساتھ ہاتھ پیر بھی بری طرح سے کانپنے لگے تھے
ڈارلنگ اب تو ہم بہت قریب سے باتیں کریں گے اتنے قریب سے کہ تمہاری سانسیں بھی اٹکنے لگیں گی

وہ اس کی جان مزید مشکل میں ڈالتا ہوا ایک اور بے باک سرگوشی کر گیا لالی کی تو جان لبوں میں آ چکی تھی

جبکہ ان کی ان سرگوشیوں پر حویلی میں آئے مہمان دبی دبی سی ہنسی ہنستے ہوئے انہیں سدا خوش رہنے کی دعائیں دے رہے تھے
ہر کوئی ان کی جوڑی پر ماشاءاللہ کہے بنا نہ رہ سکا
oooo

سب مہمان آہستہ آہستہ اپنے گھر جا رہے تھے کچھ تھے جو انہیں کی حویلی میں رک گئے تھے

ہر کوئی کسی نہ کسی کام پر لگا ہوا تھا ایک طرف مردوں نے محفل سجا کے رکھی تھی تو دوسری طرف عورتوں کے ساتھ صفیہ بیگم اور پاکیزہ اپنی ہی باتیں کیے جا رہی تھی۔

آج بہت رونق لگی تھی صفیہ بیگم نے ہر عورت سے پازیب کو ان کی بہو کے طور پر متعارف کروایا تھا

پازیب کا سارا سامان اس کے کمرے سے اٹھا کر اوپر والے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا وہ کمرے میں آئی تو بریرہ اپنا سامان لگا رہی تھی

ارے تم یہاں آگئی تمہیں اوپر والے کمرے میں جانا ہے جاؤ زایار تمہارا انتظار کر رہے ہیں دیکھو تمہارے دل میں جو ہے ان کے سامنے صاف صاف کہہ دینا میں سمجھ سکتی ہوں

کہ اس رشتے کو قبول کرنا اتنا آسان نہیں ہے اور زایار بھی تمہاری بات کو سمجھیں گے بالکل مت گھبرانا

وہ اس کے پاس آتی اسے اوپر جانے کا مقصد سمجھ آ رہی تھی اور پازیب ے صرف ہاں میں سر ہلایا جبکہ کمرے کے باہر قدم رکھتے سیڑھیاں چڑھتے اس کے پسینے چھوٹ چکے تھے اس کے قدم من من بھاری ہو رہے تھے

https://www.zubinovelszone.com

پتا نہیں کیا ہونا تھا یہ دن اس کی زندگی کا سب سے مشکل ترین دن تھا کیا وہ زایار کو اس طرح سے اپنے قریب آنے سے روکے پائے گی کیا وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرے گا

وہ اپنے ہی سوچیں میں اس کے کمرے کے باہر آر کی جب دروازہ اچانک ہی کھل گیا

بہت زیادہ انتظار نہیں کروایا مجھے انتظار کرنا بالکل پسند نہیں

وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کا بازو تھامے اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا اور اگلے ہی پل دروازہ بند ہو گیا

oooo

زایار ایک ہی لمحے میں اسے اپنے بے حد قریب کر گیا۔وہ۔کسی کٹی ڈال کی طرح اس کی باہوں میں آسمائی تھی جبکہ زایار اس کی سانسوں کی خوش بو کو اپنے اندر جذب کر رہا تھا۔

اس کی مذاحمت پر غور کیے بغیر وہ اس پر اپنی محبت کی مہر لگا رہا تھا.وہ اس کی سانسوں کا مالک بن گیا تھا۔وہ کسی سوکھے پتے ہی طرح لرز رہی تھی

زایار بہت محبت سے اس کے وجود میں اپنی پناہ ڈھونڈ رہا تھا اس کے ہر انداز میں پازیب کے کیے چاہت تھی محبت تھی۔عزت تھی مان تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کے کسی بھی انداز سے یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ یہ رشتہ زبردستی یا مجبوری کا ہے

وہ بے حد محبت سے اسے چھو رہا تھا اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا۔

اس کا اندازہ کسی سمجھوتے کا محتاج نہیں تھا اس کے ایک ایک انداز میں پازیب کے لئے بے پناہ چاہت تھی اس کے چھونے سے وہ گل نار ہوئے جا رہی تھی

اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ کسمسا کر اس کی باہوں سے نکلی اور اس کی طرف سے چہرہ پھیر لیا
اس کی شدت برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا

وہ معصوم نازک سی لڑکی اس کی دیوانگی کے سامنے ہارتی چلی جا رہی تھی

زایار نے مسکراتے ہوئے اس کی گردن سے بال ہٹائے اور اسے اپنی بے حد قریب کرتے ہوئے اسکی گردن پر اپنے بھیگے لب رکھے

پازیب سمٹ کر اس سے دور ہونے ہی لگی تھی کہ زایار نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا اس کی تیز ہوتی سانس کو وہ اپنی مدھم پڑتی سانسوں کے ساتھ محسوس کر رہا تھا وہ نازک سی لڑکی اس کی پناہوں میں سمٹ چکی تھی

دل نے الگ زور پکڑ رکھا تھا جیسے آج سینے کی مضبوط دیوار توڑ کر باہر آ جائے گا اور ہاتھ پیر خود با خود ہی کانپنے لگے تھے

زایار صاحب میں ایسا نہیں چاہتی آپ بریرہ بیگم کے ساتھ بے وفائی نہ کریں وہ جی نہیں پائیں گی اس نے کانپتی ہوئی آواز میں اسے روکنا چاہا

لیکن میں تو ایسا چاہتا ہوں بلکہ میں اس سے بھی آگے بھرنا چاہتا ہوں۔اور بریرہ یا کسی کا بھی نام لے کر تم مجھے روک نہیں سکتی زایار اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے وہ اس کے لبوں پر جھکا

اس کے نازک پنکھڑیوں سے ہونٹوں اپنے لبوں میں لئے وہ مکمل مدہوش ہو چکا تھا پازیب کی سانسیں رکنے لگی تھی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن شاید اس شخص کو رحم کرنا آتا نہیں تھا کیا شاید وہ اس پر رحم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا ۔وہ اس کے لبوں پر جھکا اپنی تمام تر شدت اس کی سانسوں میں اترتا چلا جس رہا تھا

اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں وہ ناڈھال ہوتی اس کے کالر کو پکڑ کر اسے خود سے الگ کرنے کی کوشش کرنے لگی
لیکن اگلے ہی لمحے زایار اس سے الگ ہوتے ہوئے اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا

دیکھو لڑکی مجھے بہانے بازیاں نہیں پسند سب سے لڑ جھگڑ کر تمہیں پایا ہے میں تمہیں جتنا وقت دے سکتا تھا دے چکا ہوں
اس سے زیادہ نا تو تم مجھ سے وقت مانگ سکتی ہو اور نہ ہی مزید وقت کی امید رکھ سکتی ہو اب تمہارے پاس مجھے قبول کرنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں

اس لیے بہتر ہے کہ اب تم اپنے فرائض سرانجام دو اور تمہارا فرض یہ ہے کہ تم اس وقت اپنے شوہر کی خدمت کرو گی

تمہیں پتا ہے ایک شوہر کو اس کے حق سے روکنا کتنا بڑا گناہ ہے ایک شوہر کے حقوق پورے نہ کرنے والوں کو تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا

کیوں اللہ کی نظروں میں گنہگار ہو رہی ہو۔
اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ یہ شادی میں نے اپنی پہلی بیوی بریرہ کے کہنے پر کی ہے تو وہ تم سے جھوٹ بول رہی ہے

یہ شادی میں نے اپنی مرضی سے اپنے مکمل ہوش و حواس میں کی ہے تم پہلی ملاقات میں ہی پسند آگئی تھی اور آج میری وہی پسند بن کر بلکہ میری چاہت بن کر اس حویلی میں آئی ہو

تم سے شادی کرنے کے لئے مجھے بریرہ نے فورس نہیں کیا اور نہ ہی وہ کبھی ایسا کر سکتی ہے تم سے شادی کرنا سراسر میرا ذاتی فیصلہ ہے

وجہ میری تم سے محبت ہے جو میں پہلی ہی نظر میں تم سے کر بیٹھا تھا۔اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں جذبات میں آکر یا کیسی مجبوری میں تمہارے حقوق ادا کر رہا ہوں

https://www.zubinovelszone.com

تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے حقیقت صرف اتنی ہے کہ تم میری بیوی ہو میری من چاہی بیوی۔ جسے میں خود پسند کر کے اس حویلی میں اس کمرے میں اس بیڈ پر لایا ہوں

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تم سے کبھی بھی کچھ چھپاؤں گا نہیں ہم دونوں کا رشتہ سچائی پر مبنی ہو گا۔

میں پوری ایمانداری سے تمہاری طرف قدم بڑھا رہا ہوں میں صرف اور صرف تمہارا ہوں کسی بریرہ کا مجھ پر کوئی حق نہیں

سات سال پہلے میرا اور بریرہ کا جو رشتہ جوڑا تھا وہ صرف ایک سمجھوتا ہے جو میں نے اپنے بابا کے لیے کیا تھا۔

میرے بابا ڈپریشن کے مریض ہیں۔ وہ کسی بھی چیز کو بہت جلدی اپنے سر پر سوار کر لیتے ہیں ۔انہیں مائیگرین ہے۔ اگر ٹینشن حد سے زیادہ سوال ہو جائے تو ان کی جان بھی جاسکتی ہے ان کے دماغ کی نس پھٹ سکتی ہے

ایسی بہت ساری چیزیں جو سات سال پہلے میں بابا کے سامنے بیان نہیں کر سکا۔ اور نہ ہی آج کا سکتا ہوں

بابا کی نظروں میں بریرہ ان کے بھائی کی بیٹی ان کے گھر کی بہو ان کے لئے بہت عزیز ہے

جس کا رشتہ وہ بچپن میں ہی مانگ چکے تھے۔ان کی عزت بچانے کے لئے میں یہ شادی کرنے پر مجبور ہو گیا

لیکن میں نے بابا کو بتا دیا تھا کہ میں اس سے شادی کروں گا جس سے محبت کرتا ہوں۔اور آج تم میری باہوں میں میری محبت بن کر آئی ہو

اپنے دماغ سے تمام فضول سوچ سے نکال دو زایار شاہ صرف تمہارا ہے اوت تمہارا بن کر آیا ہے اور زندگی بھر صرف تمہارا بن کر رہے گا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں نے کسی تیسرے کو نہیں آنے دوں گا۔
اور یہی وعدہ تمہیں مجھ سے کرنا ہو گا وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامیں نے اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا

وعدہ کرو مجھ سے پازیب کے ہم دونوں میں کبھی کوئی تیسرا نہیں آئے گا۔وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے بولا پازیب نہیں جانتی تھی ان باتوں میں کتنی سچائی ہے

لیکن اس سے وعدہ کرنے کے لیے اس کا دل اسے اکسا رہا تھا۔
اس نے آہستہ سے اپنا نازک ملائم ہاتھ اس کی سخت چوڑی ہتھیلی پر رکھا۔ یہ عمل بالکل بے اختیارانہ تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اس نے ایسی حرکت کیوں کی

جب کہ وہ بریرہ سے وعدہ کر کے آئی تھی کہ وہ اس کے شوہر کو اس سے نہیں چھینے گی زایار نے مسکرا کر اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے لبوں سے لگایا

اور پھر اسی انداز میں اس کا ہاتھ بیڈ پر آرکھ کر اس کے چہرے پر جھکا وہ جا بجا اس کے چہرے پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑ رہا تھا

اس کی محبت کا یہ احساس یہ بالکل ننھے ننھے بارش کے قطروں کے جیسا تھا۔ جسے محسوس کرتے ہوئے پازیب کے دل میں ہلچل سی ہونے لگی

اس کی بے باکی پر وہ سر سے لے کر پاؤں تک سرخ ہو چکی تھی۔
اس کی رضامندی کے بعد اس کی زایار کی اور بے باکیاں اور جسارتیں بڑھتی چلی گئی

https://www.zubinovelszone.com

وہ اپنے لبوں سے اس کے ہونٹوں پر محبت کی داستان لکھتا اسے کسی اور دنیا میں لے گیا تھا

اس کی پاہنوں میں وہ مدہوش ہوچکی تھی وہ اس شخص کی محبت سے انکاری تھی وہ یہاں اس کے ساتھ کسی بھی رشتے کو نبھانے سے انکار کرنے آئی تھی

وہ یہاں اس سے وقت مانگنے آئی تھی اسے کہنے آئی تھی اسے زایار شاہ کی ضرورت نہیں ہے اس کے لیے زایار کا نام ہی کافی ہے

وہ ساری زندگی اس کے نام پر گزار لے گی لیکن بر برہ سے اس کی محبت کو نہیں چھینے گی نہیں لیکن اس شخص کی باہوں میں اس کی محبتوں کے درمیان وہ اپنا ہر وعدہ بھول کر صرف اور صرف اس کی محبت کو محسوس کر رہی تھی

جبکہ زایار شاہ۔ گزرتی رات کے ساتھ اس محبت کی میٹھی بوندا باندی بن کر برس رہا تھا اور وہ اس کی محبت میں بھیگتی چلی جارہی تھی

oooo

رات ایک بجے کا وقت تھا

https://www.zubinovelszone.com

اور پازیب ابھی تک نیچے نہیں آئی تھی بے چینی سے برے حال میں پاگلوں کی طرح چکر کاٹ رہی تھی

اب تک تو اسے آجانا چاہیے تھا نہ جانے کہاں رہ گئی اس کا دل بہت بے چین تھا اس کی پلاننگ کے تحت اب تک پازیب کو کمرے سے نکل جانا چاہیے تھا

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ زایار اور پازیب ایک ہی کمرے میں الگ الگ سو رہے ہوں۔
ہو سکتا ہے پازیب زمین پر یا صوفے پر ہو اور زایار بیڈ پر کیوں کہ یہ تو بریرہ بھی جانتی تھی کہ زایار کبھی کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا

وہ رشتوں کو خوبصورتی سے نبھاتا ہے وہ کبھی بھی پازیب کے ساتھ زور زبردستی سے کام نہیں چلے گا
وہ جانتا تھا پازیب بہت نرم جذبات رکھنے والی لڑکی ہے۔

اور زایار کبھی اپنی محبت کے جذباتوں کے ساتھ کھیل نہیں سکتا تھا۔
دو چار بار اس کا دل چاہا کہ وہ خود ہی اوپر کمرے میں چلی جائے لیکن اس وقت وہ پازیب کی نظروں میں کبھی غلط ثابت نہیں ہو سکتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

پازیب کو زیادہ زایار سے دور رکھنے کے لیے اسے زایار کے خلاف کرنا بے حد ضروری تھا

اور اس نے اس چیز کے لیے ساری پلاننگ کر رکھی تھی۔

جس پر وہ مکمل عمل کرنے کا ارادہ رکھتی تھی ابھی وہ انہیں ساری سوچو میں ٹینشن لے رہی تھی کہ جب اس کا فون بجا
دانی کا نمبر جگمگاتا دیکھ کر اس کے ماتھے پر غصہ چمک اٹھا

ایک تو اس کی اپنی زندگی عذاب بنی ہوئی تھی اور دوسری طرف دانی اور روحان نے اسے تنگ کر رہا تھا
دو کروڑ تو نہ سہی لیکن تیس لاکھ روپے وہ اسے بجھوا چکی تھی

اور اس نے یہی کہا تھا کہ وہ اسے تھوڑے تھوڑے کر کے ہی پیسے دے سکتی ہے۔
لیکن دانی کے ڈرامے بھرتے ہی جا رہے تھے اس لڑکی نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اگر وہ چاہتی تو اسے چٹکیوں میں مسل دیتی ایک ہی لمحے میں اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتی۔ لیکن فی الحال وہ کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ زایار ہر وقت اس پر نظر رکھے ہوئے تھا

اور فی الحال وہ پازیب اور زایار کی زندگی کا کانٹا بنی ہوئی تھی وہ منظر سے ہٹ نہیں سکتی تھی۔ وہ جانتی تھی اس کی چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی بہت بڑی ثابت ہو سکتی ہے

دانی کے بارے میں سب کو بس اتنا پتہ چل جانا کہ وہ ان کے دشمن کی بیٹی ہے اس کا قصہ تمام کر سکتی تھی۔

لیکن ایسا کرنا بھی اس وقت خطرے سے خالی نہیں تھا۔ کیونکہ ان سب چیزوں میں کہیں نہ کہیں اس کا نام شامل ہو رہا تھا روحان دانی کے لیے اتنا پاگل ہو چکا تھا کہ وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا یقیناً اس کا نام لینے سے بھی وہ پیچھے نہیں ہٹے گا

اس لئے سب سے ضروری یہ تھا کہ وہ روحان کو اس کے خلاف کر دے جو کہ بے حد مشکل تھا لیکن اس کے لیے بھی بریرہ ایک پلان تیار کر چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

زایار بالکل ٹھیک کہتا تھا اسے صرف اور صرف اپنی خوشی سے مطلب تھا خود پسندی اس کے سر پر سوار تھی

بریرہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی دوسرا جیتا ہے یا مرتا ہے اسے صرف اور صرف خود سے مطلب تھا وہ زایار کو بے پناہ چاہتی تھی مگر اس کی خواہش یہ بھی تھی کہ زایار ساری دنیا کو چھوڑ کر صرف اور صرف اس سے محبت کرے

کہتے ہیں کہ عورت ماں بننے کے بعد اپنی اولاد سے زیادہ کسی کو نہیں چاہتی لیکن یہاں ایسا بھی نہیں تھا

اسے ہادی سے کوئی لگاؤ نہیں بلکہ ہادی کو دنیا میں لانے کی وجہ بھی زایار تھا

وہ تو ہادی کو پیدا ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ جس کے لیے اس نے بہت ساری پلاننگ بھی کی تھی لیکن یہ اس کی قسمت تھی۔ کہ خود موت کے منہ تک پہنچ گئی لیکن ہادی کو دنیا میں آنا تھا اور وہ آیا

اور ہادی کے آنے کے بعد جب زایار نے اسے اس سے زیادہ اہمیت اور توجہ دی تو اس نے ہادی کو بھی بیچ سے ہٹانا چاہا اس نے دو بار خادی کو دودھ میں زہر دے کر مارنے کی کوشش بھی کی

لیکن زایار نے اسے بچالیا گیا وہ اسے سائیکو عورت کہتا تھا وہ اس کی محبت کو محبت مانتا ہی نہیں تھا ۔اس نے یہ ساری باتیں گھر والوں کو بتانے کی بہت کوشش کی لیکن سب کو یہ سب کچھ صرف اور صرف زایار کی ناپسندیدگی لگتی تھی

وہ دو چار آنسو بہا کر بہت آسانی سے سب کو اپنی طرف کر لیتی تھی سوائے اس کی ماں کے کوئی نہیں سمجھتا تھا زایار کو

سب کو یہی لگتا تھا کہ ساری غلطی زایار کی ہے وہ چاہے کتنا بھی سب کو سمجھانے کی کوشش کر لے لیکن اس کی بات کسی کو سمجھ نہیں آئی تھی

ہر طرف سے خود کو ناکام پا کر وہ خاموش ہو گیا۔ جبکہ وہ رونا دھونا مچا کر ہر لڑائی کے بعد اتنی معصوم بن جاتی کہ کوئی بھی اس پر رشک نہ کرتا

زایار اس پاگل عورت سے اس حد تک تنگ آ چکا تھا کہ وہ اپنا زیادہ تر وقت شہر میں گزارتا۔ پہلے پہلے تو وہ ہادی کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جاتا تھا لیکن پھر اس کی ماں۔ خود ہی ہادی کا خیال رکھنے لگیں۔

اس نے سب کو سختی سے منع کر رکھا تھا کہ ہادی کے پاس بریرہ کو نہ جانے دیا جائے اور امی اسے سنبھالتیں اس بات کا خاص خیال رکھتی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جو عورت اپنی اولاد کو مارنے کی کوشش کر سکتی ہے وہ نارمل نہیں ہو سکتی۔

○○○○○

لالی گہری نیند سو رہی تھی جب اسے اپنے چہرے پر کسی کا لمس محسوس ہوا وہ ہر بڑا کر اٹھی اس سے پہلے کے وہ چیخ مارتی کسی نے سختی سے اس کے منہ پر اپنا چوڑا ہاتھ دبا دیا

بے وقوف حسنا شور کیوں مچا یا رہی ہو کوئی جن۔ دیکھ لیا کیا
وہ اس کے چہرے پر جھکا اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھے آنکھوں میں شرارت لیے اس سے سوال کر رہا تھا

لالی کے بولتی تو ویسے بھی شیر نے اپنے ہاتھ سے بند کر رکھی تھی۔ اور اگر اس کا منہ بند نہیں ہوتا تو کون سا وہ اس کنڈیشن میں ایک بھی لفظ بول سکتی تھی
اس کا نازک سا دل پسلیاں توڑ کر باہر آنا چاہتا تھا۔ جب کہ آپنے اوپر اس شخص کو دیکھ کر اس کا دل چار سو بیس کی رفتار میں بھاگنے لگا تھا

کیا کہہ رہی تھی کہ تم دن میں کہ میں تم پر ہر وقت غصہ کرتا رہتا ہوں کبھی تم سے پیار نہیں کرتا تو جان من میں نے سوچا کیوں نہ تمہیں اپنا پیار دیکھا ہی دوں

تو کیا خیال ہے زوجہ محترمہ کیا آپ میری محبت کی چھوٹی سی جھلک برداشت کر پائیں اس کی مونچھوں کے نیچے عنابی لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی جب کہ لالی کو لگا کے اس کی ساری دھڑکنے آج نہیں پر تمام ہو جائیں گی

جب کہ اس کی سانسوں کی ڈوری سے صاف ظاہر تھا کہ اس کی سانسیں آج ختم ہونے والی ہیں جتنی بھی سانسیں اس کے نصیب میں لکھی ہیں وہ تو آج اس شخص کی قربت پر ہی ختم ہو جانے والی تھی۔

اسے یقین تھا اس کے بعد وہ دوسری سانس نہیں لے پائے گی۔ وہ اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹائے بغیر اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا

شیر اپنی ناک کو اس کے گال سے رگڑتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا اس کی مونچھوں کے چھبن پر لالی کی تیز تیز چلتی سانسیں تھمنے لگی۔

یہ شخص آج سچ میں اس کی جان لے لینا چاہتا تھا

شیر نے بے حد نرمی سے اسکی پلکوں کو اپنے لبوں سے چھوا اس کی مونچھوں کی چبھن میں لالی کا برا حال کر دیا تھا۔

وہ بے حال سی اس کے سامنے پڑی تھی اس کی دونوں آنکھیں بند تھی
شیر نے بے حد نرمی سے اس کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کی نازک لبوں کو اپنی گرفت میں لیا۔اور بے حد نرمی سے اس کے نازک لبوں کو محسوس کرنے لگا۔

وہ فرصت سے آیا تھا اس کے پاس وقت ہی وقت تھا اسی لئے تو پوری طرح سے اس کے نقوش کو محسوس کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کر رہا تھا

اس کا انداز بے حد نرم تھا۔ جیسے اس کی پناہوں میں کوئی نازک سی گڑیا ہو
اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس نے ایک بار پھر سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے لبوں سے اس کی پلکوں کو چھوا

https://www.zubinovelszone.com

لالی کے وجود کی لرزش پر حق سے ایک نظر ڈال کر اسے اپنے سینے میں سختی سے بھینچ لیا اس کے اچانک کھینچنے پر لالی اس کے سینے میں چھپ گئی تھی

تیار ہو جاؤ لالی۔ میری چاہتوں کو برداشت کرنے کے لیے میری شدتوں کو سہنے کے لیے بہت تڑپایا ہے تم نے۔اب اس۔تڑپ میں تم بھی تڑپو گی۔

اب سے تمہاری زندگی کا ایک ایک پل میری چاہتوں کے سائے میں گزرے گا میری محبتیں تمہیں دنیا کے اصلی رنگوں سے ملائیں گیں۔

میں کوشش کروں گا کہ زندگی کی کوئی بھی تکلیف تمہارے قریب سے نہ گزرے میرے زایار کا مان کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گا۔

میں تمہیں اپنی ساری محبتوں کا اکلوتا وارث بناتا ہوں بدلے میں تم نے مجھے بہت سارا اعتبار دینا ہے

میں تم سے محبت نہیں مانگوں گا کیونکہ میری محبت ہم دونوں کے لیے کافی ہو گی لیکن اگر تم پھر بھی مجھ سے محبت کرنا چاہو تو میں دل وجان سے حاضر ہوں

https://www.zubinovelszone.com

جتنی چاہے محبت کر لینا لیکن محبت سے زیادہ مجھے تمہارے اعتبار کی ضرورت ہے وہ اس کے ماتھے کو چومتا اسے اپنے سینے میں بھیجے آنکھیں بند کر چکا تھا وہ کتنی ہی اپنا آپ اس کی پناہ سے چھڑانے کی کوشش کرتی رہی

لیکن وہ نازک سے جان کتنی کوشش کرتی اس چٹان جیسے وجود کے سامنے وہ کچھ بھی نہیں تھی۔اسی لئے ہمت ہار کر اس کے سینے میں پناہ ڈھوڈتی آنکھیں موند گئی

OOOO

اس کی آنکھ کھلی تو پازیب اس کے سینے پر سر رکھے گہری نیند سو رہی تھی

اس کا معصوم سا چہرہ دیکھ کر وہ بے اختیار اس کے چہرے پر جھکا اور بس ایک ہی لمحے میں اسے اپنے مزید قریب کر گیا۔اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا

اس کی آنکھ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی لگی تھی کہ اس کی شدت سے بھرپور انداز پر اچانک کھل گئی

اسے دوبارہ کل رات والی ٹون میں واپس جاتے دیکھ کر وہ اسے خود سے دور کرنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

کوشش بیکار ہے جانے من مت کیا کرو. مجھے میری بیوی میری باہوں میں پسند ہے وہ بے حد محبت سے اس کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولا

پازیب شرما کر نظریں جھکا گئی

اس انداز پر کون نہ مر مٹے۔ مجھے لگتا ہے کہ تم نے مجھے پاگل بنانے کا کوئی کورس کرر کھا ہے۔

اس کے شرمانے پر وہ اس کی آنکھوں کو چومتا اس کے لبوں کے پاس آیا

مجھے نماز ادا کرنی ہے اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں پر جھکتا وہ اس کے ہونٹوں سے اپنا نازک مرمریں ہاتھ رکھتے ہوئے شرما کر بولی

ابھی نماز میں وقت ہے وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے بولا

نہیں نہیں بس تھوڑا ہی وقت رہ گیا ہے اذانیں ہونے والی ہیں اٹھیں آپ بھی فریش ہو کر نماز ادا کریں۔
وہ اس سے نظر چراتے ہوئے بولی

میں نے تو نماز پڑھنا سات سال پہلے ہی چھوڑ دیا تھا وہ کچھ مایوسی سے بولا تو پازیب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کیا مطلب آپ نے نماز پڑھنا چھوڑ دی اسے یقین نہیں آرہا تھا یہ شخص نماز سے غافل تھا اللہ سے غافل تھا

ہاں سات سال پہلے میں اللہ سے ناراض ہو گیا تھا تو میں نے بھی اس کی عبادت کرنا چھوڑ دی وہ کسی بچے کی طرح بولا

لیکن تم جانتی ہو پازیب میرا اللہ مجھ سے ناراض نہیں ہوا۔اگر وہ مجھ سے ناراض ہو جاتا تو آج تم میرے پاس نہیں ہوتی۔وہ مسکرا کر بولا جیسے خود سے شرمندہ ہو

تو پھر تو آپ کو اللہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے نہ کہ اس سے ناراض ہو کر منہ پھیر لینا چاہیے۔

اللہ نے آپ کو اتنا نوازا اتنا سب کچھ دیا تو آپ کو بھی بدلے میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

https://www.zubinovelszone.com

کیونکہ آپ کی ناراضگی کے باوجود بھی اس کی رحمتوں اور نوازشوں میں کوئی کمی نہ آئی اس کا مطلب جانتے ہیں آپ۔۔۔؟وہ تھوڑی دیر پہلے والی شرم وحیا بھول کر اسے بتانے لگی توزایار باغور اس کا چہرہ دیکھنے لگا

اس کی خواہش تھی کہ اس کے تمام الفاظ صرف زایار شاہ کے لئے ادا ہوں اور ایسا ہی تو ہو رہا تھا

کیا مطلب ہے تم بتاؤ مجھے۔۔۔وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا

اس کا مطلب ہے وہ پاک ذات آپ سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتی ہے۔وہ یکتا اور تنہا ذات آپ کو نوازنے کے لیے آپ کے ہاتھوں کا انتظار کر رہی ہے

اسے ہم بندوں سے کوئی لالچ نہیں کیونکہ ہماری کوئی اوقات ہی نہیں کہ ہم اسے کچھ دے سکے لیکن وہ نوازنے کے لئے ہمیشہ تیار ہے۔

اب آپ کو اٹھ کر اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔کہ سات سال سے آپ ان سے ناراض تھے

اور شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے کہ وہ آپ سے ناراض نہیں ہوا

https://www.zubinovelszone.com

آپ اس سے کس بات پر ناراض تھے میں وجہ نہیں پوچھوں گی کیونکہ یہ اللہ اور آپ کا معاملہ ہے میرا کوئی حق نہیں بنتا کہ میں بندے اور اللہ کے معاملے میں دخل اندازی کروں۔

لیکن میں اتنا ضرور کہوں گی کہ اب آپ کو اپنی ضد چھوڑ کر اپنے مالک کی طرف لوٹ جانا چاہیے
۔

وہ اس سے بے حد مدھم لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی کہ اذانوں کی آواز آنا شروع ہوئی

میری امامت میں نماز پڑھو گی۔وہ اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے محبت سے کہنے لگا

میری خوش قسمتی ہو گی پازیب نے نظریں جھکا کر خوشی سے جواب دیا
جب اگلے ہی لمحے زایار نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا

تم میرے لیے اللہ کا تحفہ ہو پازیب اُس نے مجھے میرے رب سے غافل کر دیا تھا مجھے میرے اللہ سے دور کر دیا تھا لیکن تمہیں میری زندگی میں لا کر اس نے مجھے خوشیوں سے نواز دیا۔اس نے مجھے اپنی رحمتوں سے محروم نہیں کیا

اسے اپنے سینے میں بھیجے وہ مدھم آواز میں بول رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کا مطلب ہے کہ اب سے آپ پانچوں نمازیں ادا کریں گے وہ اس کے سینے سے لگی دبی دبی آواز میں بولی

ہاں اگر اس نے پکارا اور توفیق دی تو کیوں نہیں وہ وعدہ نہیں کر رہا تھا بس اللہ کا معاملہ اللہ پر چھوڑ رہا تھا

دونوں نے فریش ہو کر نماز ادا کی۔

پازیب اس کے پیچھے جانماز بچھا کر نماز ادا کر رہی۔ تھی۔

نماز ادا کر کے وہ اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تو دیکھا زایار کی دعائیں بہت طویل ہو رہی تھی۔
شاید وہ اپنی غلطی کی معافی مانگ رہا تھا۔اسی جان کر حیرت ہوئی تھی وہ سات سال سے اللہ اور اس کی رحمت سے کٹ چکا تھا

لیکن یہ جان کر اسے بے حد خوشی ہوئی تھی کہ اللہ نے اس کی بے زرسی ذات کو اس کی رہنمائی کے لئے چنا ہے وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوا۔اور اس کے پاس آ کر بیٹھا

https://www.zubinovelszone.com

زایار نے مسکرا کر اسے دیکھا تو وہ۔ بھی۔ مسکرا کر سر جھکا گئی۔

لیکن پریشانی اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھی۔

کیا بات ہے جانِ زایار تم اداس کیوں ہو۔اس کی اداسی اسے پریشان کر رہی تھی

وہ شاہ۔۔۔۔۔جی وہ۔۔۔۔دراصل۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔ڈارلنگ یہ شاہ جی کیا ہوتا ہے۔۔۔وہ بھی اتنا ہکلاتے ہوئے۔۔وہ اس کی آدھی ادھوری بات کاٹ گیا۔ جبکہ اس کا قہقہ پازیب کو شرمندہ کر گیا

وہ۔۔۔میں۔۔

جان کہہ لو آسان لفظ ہے۔وہ بے حد شرارتی انداز سے بولا

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔ایسے کیسے۔۔۔وہ اس کی بات پر حیران ہوتے ہوئے بولی تو زایار کو ایک بار پھر سے قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی

میری جان تم بہت معصوم ہو بتاؤ مجھے اتنی اداس کیوں ہو بھلا بتاؤ مجھے اپنی پریشانی کی وجہ تمہاری اس حسین صورت پر شرم وحیا کے ساتھ ساتھ یہ اداسی مجھے پریشان کر رہی ہے

https://www.zubinovelszone.com

پازیب آج سارا دن میں تمہارے چہرے پر صرف اور صرف اپنے نام کی سرخی دیکھنا چاہتا ہوں
وہ اس کے معصوم سے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لے کر محبت کے بولا

بریرا بیگم ۔۔ وہ بس اتنا بول کر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ رونے لگی

زایار نے اس کے لرزتے ہوئے وجود کو اپنے سینے سے لگایا

میں نے تم سے کہا نا پازیب تم میری بیوی ہو تم کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہو کوئی تمہیں اس معاملے میں کچھ نہیں کہہ سکتا

اب صاف کرو یہ آنسو پہلی ہی صبح دے میری بیوی اس طرح سے رو کر میری زندگی کو خوبصورت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو بہت غلط بات ہے

میں اپنی نئی زندگی کی شروعات تمہارے ہنستے مسکراتے چہرے سے کرنا چاہتا ہوں

اور ایک اور بات جتنا ہو سکے بریرہ سے دور رہو تم مجھے اس کے پاس نظر نہیں آو۔

اب صاف کر و یہ آنسو ہمیں نیچے چلنا ہے اور آج مایوں ہے وہ بھی ایک ہی گھر میں دو دولوگوں کی بہت سارے تیاریاں کرنی ہیں اور پھر رات کو مہندی اس لیے کام بھی بہت ہے

اور میں یہاں اس کمرے میں رہا تمہارے ساتھ تو میں کچھ نہیں کر سکوں گا کیونکہ تمہارا چہرہ دیکھ کر میری نیت خراب ہونے لگتی ہے

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے آہستہ آہستہ پھر سے پٹڑی سے اتر رہا تھا

میرا خیال ہے آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں نیچے چلنا چاہیے وہ فوراً اس کا ہاتھ اپنے گالوں سے ہٹاتے ہوئے بولی روزا یار مسکرا دیا

oooo

اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں بالکل تنہا تھی

آہستہ آہستہ اسے رات کے سارے منظر یاد آنے لگے۔ شیر اس کا مونچھڑا اس کے اس حد تک قریب یاد آتے ہی اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے وہ رات کتنی بے باکی سے اسے چھو رہا تھا لیکن بیڈ تو بالکل بے شکن تھا

جیسے وہ خود سوتی تھی بناہاتھ پیر مارے یہاں پر تو نہیں لگ رہا تھا کہ رات اس کے کمرے میں کوئی آیا ہو لیکن اسے یاد تھا

رات وہ سوئی تھی جب شیر اس کے کمرے میں آیا اور وہ ساری بے شرمانہ حرکتیں کی
کیا وہ رات کو سچ میں اس کے کمرے میں آیا تھا کیا سچ میں اس نے وہ ساری بے باکی دکھائی تھی

نہیں شیر ایسا نہیں ہو سکتا
وہ بلا ایسے کیسے کر سکتا ہے اس کے ساتھ نہیں وہ یہ سب خواب دیکھ رہی تھی ہاں یہ خواب ہی ہو سکتا ہے یہ حقیقت نہیں ہو سکتی ایسا ممکن ہی نہیں ہے

یہ سب اسے غلط فہمی ہوئی تھی
پتا نہیں کون سا رومینٹک ناول پڑھ کے سوئی تھی میں۔ جس کے بعد میرے خواب میں یہ سب کچھ آنے لگا ہے

شیر ادا۔۔۔اپسس سوری اللہ جی
شیر جی۔۔۔بلکہ میرے ہونے والے وہ۔اس نے شرما کر بلینکیٹ منہ میں ڈالی۔ نکاح کے بعد یا پھر عابد کو دیکھنے کے بعد لالی کے دل میں شیر کے لیے گدگدی سی ہونے لگی تھی اور پھر کل ہی تو

https://www.zubinovelszone.com

امی نے ایک گھنٹہ لگا کر اسے سمجھایا تھا کہ شیر اس کا دا نہیں بلکہ شوہر ہے اور اسے کسی غلط رشتے سے پکارنے پر اللہ ناراض ہو جاتا ہے

اور اس نے رومینٹک ناول اور رومانٹک فلمیں بھی تو بہت دیکھ رکھی تھی وہ بہت سیانی تھی اسے سب پتا تھا

اور اسے یہ بھی پتا تھا کہ شیر ظالم ہو سکتا ہے کھڑوس ہو سکتا ہے لیکن رات جتنا رومانٹک بھی نہیں ہو سکتا

ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ شیر اتنی بے باکی دکھا کر اس کے کمرے میں آکر یوں اس طرح کی جسارت کرے

کہاں وہ معصوم سب کا سمجھ دار بچہ اور کہاں یہ رات والا شیطان بے شرم شیر۔ایسا تو اسے خواب میں سوچتے ہوئے بھی توبہ توبہ کرنی چاہیے اور کیسے وہ رات اس کی باہوں میں اس کے سامنے

اف اس سے آگے وہ سوچ بھی پائی۔چہرہ سرخ انار بن گیا۔

https://www.zubinovelszone.com

اور رات کا وہ سارا منظر اس کی نظر میں ایک کبھی نہ پورا ہونے والا خواب بن گیا

oooo

وہ ساری رات ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں سوئی تھی

پتہ نہیں کیا ہوا ہو گا کیا پازیب نے اس کی پلاننگ کے مطابق ہی سب کچھ کیا ہو گا

اسے یقین تھا وہ بے وقوف لڑکی خود سے کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن زایار بے وقوف نہیں تھا اگر وہ اس کی پلاننگ سمجھ گیا تو۔۔۔؟

تو بھی وہ پازیب کے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا۔

اور جس طرح سے وہ پازیب کے سامنے خود کو مظلوم اور بے بس ثابت کر چکی تھی اس کے بعد پازیب کا زایار کے قریب جانا تقریباً ناممکن تھا

وہ ایک بے حد بے وقوف لڑکی تھی بریرہ کافی آسانی سے اسے ہینڈل کر رہی تھی

وہ خود کو بریرہ کے احسانوں کے بوجھ تلے دبائے اپنی زندگی کے حسین ترین دن برباد کر رہی تھی

وہ جانتی تھی کہ وہ صبح سویرے نماز کے لئے اٹھتی ہے تو یقیناً اب وہ کسی بھی وقت وہ باہر آ سکتی تھی

ایک بے حد حسین لڑکی جو زایار کی بیوی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی محبت بھی تھی اس سوچ کی وجہ سے وہ ساری بات نہیں ہو سکی

وہ جانتی تھی کہ زایار کبھی بھی بہک سکتا ہے۔ مرد اپنی ضرورت نظرانداز کر سکتا ہے لیکن اس کی محبت نہیں ہے۔اور اگر محبت نے انگڑائی لے کر اس کی پلاننگ پر پانی پھیر دیا تو

وہ ایسا سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی وہ اپنی محبت کو کسی اور کے پہلو میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

وہ ایک چھوٹی سی مجبور بے بس لڑکی کے سامنے ہار نہیں سکتی تھی۔

زایار کو اپنی طرف لانے کے لیے اسے اب پازیب سے دور کرنا بہت مشکل تھا اس کی زندگی کے کسی باب میں پازیب کا کوئی نام نہیں تھا

وہ اپنی مکاری اور چالاکی سے گھر کے سب لوگوں کو اپنی طرف کئے ہوئے تھی لیکن زایار کی دوسری شادی کے شوشے نے سب کچھ بگاڑ دیا

زایار کی دوسری شادی سے سب لوگ اس کے خلاف تو ہو گئے تھے لیکن پازیب سب کی نظروں میں مظلوم بن گئی تھی

وہ پازیب کو سوتن تو بنا لائی تھی لیکن اسے سوتن بنانے میں کامیاب نہ ہو پائی۔ پازیب کی حقیقت سب کے سامنے تھی۔ وہ ایک بے حد معصوم اور سیدھی سادی لڑکی تھی۔

اسے سب کی نظروں میں غلط ثابت کرنا آسان نہیں تھا۔ جتنا سب نے پازیب کو جانا تھا وہ کسی کو بھی بری نہیں لگی تھی۔ گھر کے سب لوگ اسے اہمیت اور عزت دے رہے تھے جو بریرا کے لیے کافی زیادہ نقصان دہ تھا

اگر پازیب نے سب کے دل میں اپنی جگہ بنا لی تو اسے زایار کی زندگی سے نکالنا بے حد مشکل ہو جائے گا وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی جب اچانک زایار کے کمرے کا دروازہ کھلا اس کی نظریں بے اختیار سیڑھیوں کی جانب اٹھی تھی

جہاں زایار کے ہاتھوں میں پازیب کا ہاتھ تھا اور پازیب اس کے چہرے پر زایار کی بخشی ہوئی محبت کا مان

پازیب کی جھکی نظر اور چہرے پر پھیلی سرخی سے ہی وہ سمجھ گئی تھی۔ کہ اس کی ساری پلاننگ نہ کامیاب ہو چکی ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

زایار اسے اپنی محبت کا مان بخش چکا ہے۔اور اس سے جوڑے تمام حقوق پر اپنی مہر لگا چکا ہے۔

وہ بے یقینی سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی اسے دیکھتے ہی زایار نے اور مضبوطی سے پازیب کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا

جبکہ سامنے دیکھے بغیر وہ اس کے سینے سے لگتی مسکرا کر نظر جھکا کے شرما دی۔جس پر زایار نے جھک کر اس کے گال پر لب رکھے۔اس سے زیادہ برداشت کرنا پڑے گا بریرہ کے بس سے باہر تھا

وہ اچانک صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔جس پر پازیب کی نظر نیچے کی جانب بے یقینی سے انہیں دیکھتی بریرہ پر پڑی۔

اس کی نظروں سے گھبرا کر پازیب نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا جب زایار نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے مزید اپنی طرف کھینچا

یقیناً اسے پازیب کی حرکت نہ گوار گزری تھی۔اس نے ایک نظر زایار کو اور پھر بریرہ کو دیکھا ۔جو نفرت سے ان دونوں کو دیکھتی اپنے کمرے میں بند ہو گئی

https://www.zubinovelszone.com

شاہ جی انہیں بہت برا لگا ہو گا۔۔۔۔پل بھر میں ہی اس میں آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے

مجھے تمہاری یہ حرکت بہت بری لگ رہی ہے وہ اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش نا کام کرتے ہوئے بولا

اس کے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں اپنی ناکام کوشش کو ترک کر کے شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

جب کہ وہ اس کی ادا پر مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ گیا

ooooo

مایوں کی رسم شروع ہو چکی تھی۔

ہر کوئی لالی کو ہاتھ بھر بھر کر ہلدی لگا رہا تھا اور وہ خود بہت مزے سے ہلدی لگوا رہی تھی۔اگر کوئی کم لگا کر جاتا تو اسے خود کہتی کے زیادہ لگائیں اس سے میری سکن زیادہ گلونگ ہو گی۔

اور میں شادی پر اور زیادہ پیاری لگوں گی۔سب اس کی باتوں پر مسکراتے اسے بہت ساری دعائیں دیتے ہلدی کی رسم ادا کر رہے تھے۔

نہ جانے بریرا کہاں غائب تھی سنیہا تو دو چار بار اس کے کمرے میں گئی لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو پاکیزہ بیگم کو خود اس کے پاس جانا پڑا

انہوں نے بھی دو تین بار دروازہ کھٹکٹا یا جس پر بریرہ نے کہا کہ اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے وہ باہر نہیں آسکتی۔

پاکیزہ بیگم اسے اپنا خیال رکھنے کا کہتے ہوئے واپس چلیں گئیں۔

انہوں نے جب زایار کو بریرا کی طبیعت کے بارے میں بتایا تو زایار میں بس اتنا کہہ دیا کہ بریرا کی ساری رسم پازیب کرے گی۔

بریرہ کی غیر موجودگی میں پازیب کے رسم کرنے پر کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا کیونکہ وہ سب لوگ ہی اسے زایار کی بیوی کے روپ میں قبول کر چکے تھے

پازیب بھی یہ ساری رسمیں بہت خوشی سے کر رہی تھی اور ان تمام رسموں زایار بھی اس کے ساتھ تھا پازیب کو تنگ کرتے اس کے ساتھ شرارت کرتے سب ہی زایار کو پازیب کے ساتھ خوش و پُر سکون دیکھ سکتے تھے۔

یہ حویلی ایک عرصے سے اپنا اصل زایار کھو چکی تھی لیکن آج سب کو ہی وہ پرانا ہنستا کھلتا زایار مل گیا تھا

امی تو بار بار زایار کو خوش دیکھ پازیب کا چہرہ چومتی اپنے بیٹے کی نظر اتار رہی تھیں

سنکدر صاحب کو آج احساس ہو رہا تھا کہ ۔ان کے بیٹے کی خوشی بریرہ میں نہیں تھی۔

جبکہ سب کی محبتوں کے درمیان پازیب کی سوچ بار بار بھٹک کر بریرہ کی طرف جاتی جو زایار اور اس کو ایک ساتھ دیکھنے غائب ہو گئی تھی۔

اور پازیب نے بریرہ کی آنکھوں میں تکلیف دیکھی تھی۔وہ جانتی تھی کہ بریرہ اس کی وجہ سے اندر کمرے میں بند ہو گئی ہے

کوئی غلطی نہ ہونے کے باوجود بھی اس میں بریرہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی

○○○○○

کہاں کی تیاری ہے شہزادے۔۔۔۔؟عالم کمرے میں آیا تو تراب پیلا کُرتا پہنے کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا۔وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا

عالم مجھے یقین نہیں آتا کہ تم بند کمرے میں ایک لڑکی کی بہت ساری تصویریں بنا سکتے ہو لیکن تمہارے دل میں اس سے ملنے اسے دیکھنے کی خواہش نہیں جاگتی۔

اور یہاں چار دن سنیہا کو نہ دیکھوں تو حالت کسی نشائی جیسی ہو جاتی ہے۔اسی سے ملنے جا رہا ہوں وہ بٹن بند کرتے ہوئے بولا

۔تو اس کے انداز پر عالم نے قہقہ لگایا

میرا نکاح نہیں ہوا نا وہ شرارت سے بولا۔

اب تو ہو ہی جانا چاہیے۔ایک دل بھی یونی گرل سے لگایا ہے۔جلدی کر اب تو بھی اپنی تنہائیاں مٹا اور میری بھابھی لے آ۔۔۔اس نے مشورا دیا۔

میرے خیال میں تجھے دیر ہو رہی ہے۔سنیہا انتظار کر رہی ہو گی عالم نے شرارت سے کہا۔

انتظار۔۔۔۔خواب میں نہیں حقیقت میں جا رہا ہوں یار تراب نے معصوم سی شکل بنائی جس پر عالم نے قہقہ لگا کر اس کا کندھا تھپتھپایا۔

زایار کی نظروں کے حصار میں وہ بڑی مشکل سے اپنا کام کر رہی تھی زایار کی نظروں کے سامنے کوئی بھی کام کرنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا۔وہ بہت بے باک تھا

https://www.zubinovelszone.com

کبھی اس کا محبت پاش نظروں سے دیکھنا تو کبھی شرارتی انداز میں مسکرانا اسے رات کا کوئی نہ کوئی منظر یاد کروا کے شرمانے پر مجبور کر دیتا

اور پھر اس کے شرماتے روپ کو دیکھ محظوظ ہوتا وہ بار بار کسی نہ کسی بہانے اس کے پاس چلا آتا اور پھر خوب تنگ کرتا

زایار کی محبت کا یہ روپ تو پازیب نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

وہ اس پر اس حد تک سوار ہو چکا تھا کہ بریرا کا نام و نشان اس کے دماغ میں کہیں موجود ہی نہیں تھا

اور زایار کی بے پناہ چاہتوں کے حصار میں وہ بریرہ بیگم کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی بس یہ احساس ہی کافی تھا کہ اس کا شوہر اس سے محبت کرتا ہے

ooooo

لعنت ہے تم جیسے دوستوں پر تم جیسے دوستوں سے دشمنوں کا ہونا بہتر ہے جو کم از کم دشمنی تو پورے اصولوں کے ساتھ نبھاتے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

تم لوگوں سے دوستی تک نہیں نبھائی جارہی کیسادن ہے اپنی ہی شادی پر خود ملازموں کی طرح کام کررہاہوں

مجال ہے جو تم لوگ میری ذراسی مدد کردو یہ کون ساطریقہ ہے یار مجھے تم لوگوں کو بار بار یہ بتانا کیوں پھر رہاہے کہ دولہامیں ہوں تم لوگ نہیں کیسے بادشاہ بن کر بیٹھے ہواور مجھے غلام بنا کرر کھاہے

وہ بے حد غصے اور بے بسی سے ان دونوں کو سمجھارہاتھاجو صوفے پر بیٹھے پکوڑوں سے لطف اندوز ہورہے تھے

ابے ہٹ ہم ملازموں کے منہ نہیں لگتے زاہد نے ایک پکوڑہ اپنے منہ میں لیتے ہوئے اسے مزید چھیڑڈالا

اور ہاں باہر کی لائٹنگ چیک کروٹھیک توہے نہ آخر میرے دوست پلس کزن کی شادی ہے کم از کم لائٹنگ توٹھیک ہونی چاہیے زایار نے بھی زاہد کاخوف ساتھ دیتے ہوئے اسے ایک اور حکم دے ڈالا۔ جس پر اس کادل چاہاکہ ان دونوں کے منہ پر رکھ کرلگادے

کیسا بیچارہ دولہا تھا وہ جو اپنی ہی شادی پر پاگلوں کی طرح کام کئے جا رہا تھا چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز اس نے خود دیکھی تھی یہاں تک کہ مہمانوں کو انوائٹ بھی خود کیا تھا اور ایئرپورٹ سے لینے گیا بھی خود ہی تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ کون سا دلہا ہوتا ہے جو اپنی شادی پر اس طرح سے کام کرتا ہے

اور نہ جانے وہ کون سے خوش قسمت ترین دلہے ہوتے ہیں جن کے کزن اور دوست ان کی شادی پر پاگلوں کی طرح آگے آگے ہو کر کام کرتے ہیں۔ کہ کہیں کچھ رہ نہ جائے

اس کے تو دونوں دوست یہاں آرام سے بیٹھ کر ٹھوس رہے تھے جیسے کبھی کھانا دیکھا ہی نہ ہو یا زندگی کا آخری کھانا کھا رہے ہوں

مجال ہے جو اٹھ کر ذرا سا کام کر دے زاہد تو چلو پھر صرف اس کا دوست تھا لیکن زایار کی تو سگی بہن کی شادی تھی اور وہ کیسے مزے سے بیٹھا تھا اور اگر غلطی سے وہ آ کر ان کے بیچ چند پل آرام کے لیے بیٹھ جاتا تو وہ کسی نہ کسی کام کا بول کر اسے اٹھا دیتے

اس کی حالت کو وہ دونوں خوب انجوائے کر رہے تھے جب کہ وہ بیچارہ غصہ پیتا خود ہی اپنی شادی کے سارے کام کر رہا تھا

ایسا بے چارہ دلہا تھا کہ اس نے ابھی تک اپنی دلہن بھی نہیں دیکھی تھی وہ تو اس کے سونے کے بعد ہی اس کے کمرے سے نکل آیا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ اس کے اتنے قریب رہی تو یقیناً اپنی کوئی نہ کوئی حد توڑ دے گا اور وہ اپنے قیمتی جذبات کسی کمزور لمحے کی نظر نہیں ہونے دے سکتا تھا اسی لئے خود پر کنٹرول کرتا ہے وہاں سے اپنے کمرے میں چلا آیا

اس کے بعد سے لے کر اب تک اس نے ایک بار بھی لالی کو نہ دیکھا تھا نہ جانے وہ رات کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی

وہ اس کے چہرے پر اپنی محبت کے کہیں رنگ دیکھنا چاہتا تھا لیکن یہ اس کا لعنتی سالہ اور دوست اس کے دشمن بنے بیٹھے تھے ابھی تھوڑی ہی دیر میں اسے بھی وہیں پر جانا تھا پاکیزہ بیگم ابھی بتا کر گئیں تھیں کہ جاؤ کپڑے بدل کر آؤ تمہیں لالی کے ساتھ بیٹھنا ہو گا

لیکن مجال ہے کہ اس کے دونوں کمینے دوستوں نے اٹھ کر ذرا سا بھی ہاتھ پیر ہلائے ہوں اب جب تک یہاں کام ختم نہیں ہو جاتا وہ نہیں جا سکتا تھا اسے ان دونوں کمینوں پر بالکل یقین نہیں تھا اسے پتہ تھا کہ وہ کسی کام کو ہاتھ نہیں لگائیں گے

سب کچھ اسے خود ہی کرنا ہے پتا نہیں وہ کون سے حساب پورے رہے تھے اسے یاد تھا زایار کی شادی میں اس نے کتنے کام کیے تھے پرانی بات تو نہیں تھی ابھی تک تین ہفتے پہلے ہی تو اس کی شادی ہوئی تھی

تب بھی سارے انتظامات اس نے خود سنبھالے تھے کمینہ انہی کا حساب برابر کر لیتا لیکن نہیں اس نے تو ہل کر پانی بھی نہیں پیا تھا کیسے مزے سے اس کی شادی پر شہزادہ بن کر بیٹھا تھا

اور زاہد اس سے تو وہ بدلہ لینے والا تھا زیادہ دن تو اس کے بھی دور نہیں تھے اس کی امی بھی اس کی شادی کے پیچھے پڑیں ہوئیں تھیں آج نہیں تو کل اس کا بھی کٹا کھلنے والا تھا پھر اس نے بھی سارے حساب بے باک کرنے تھے

شیر تم ابھی تک انہی کپڑوں میں کھڑے ہو جاؤ جلدی سے دوسرے کپڑے پہن کر آؤ وہاں سب لوگ رسم کے لئے انتظار کر رہے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

تمہیں ہلدی لگانی ہے بیٹا پاکیزہ بیگم باہر نکلتے ہوئے اسے اسی حالت میں دیکھ کر کہنے لگیں تو اس نے مسکین سی شکل بنائی

بس چاچی جان یہ کام ختم کر کے آتا ہوں۔اس نے باہر کی پھولوں کی لڑیوں کی جانب اشارہ کیا

سارے چھوٹے بڑے کام تم نے سنبھال رکھے ہیں یہ تمہاری شادی ہے شیر اور یہاں تمہیں پاگلوں کی طرح لگے ہوئے ہو تم دولہا ہو اور دلہے سے کام نہیں کروایا جاتا شادی پر
چاچی اسے سمجھاتے ہوئے بولیں تو اس نے ایک نظر اپنے بے غیرت دوستوں پر ڈالی

جہاں ایک دروازے پر کھڑا پھولوں کی لڑیاں لگا رہا تھا تو دوسرا سیڑھیوں پر لائٹنگ

چاچی ہم بھی تو اسے کب سے یہی سمجھا رہے ہیں لیکن مجال ہے جو یہ ہماری بات مان جائے
جا میرے دوست جا یہاں کا سارا کام ہم سنبھال لیں گے ویسے بھی تو اتنا سب کچھ ہم کر چکے ہیں

باقی بھی ہم ہی کر لیں گے کونسا تو ہمارا ہاتھ بٹا رہا ہے بس آرڈر ہی تو جھاڑ رہا ہے یہ کام بھی ہم اچھے سے کر لیتے ہیں زاہد نے ہنستے ہوئے کہا

https://www.zubinovelszone.com

ہاں شیر تم جاؤ ویسے بھی تو ہم سارا کام نپٹا ہی چکے ہیں رہتا ہی کتنا ہے دروازے کی جانب سے زایار کی آواز آئی اس کی تو پیر سے لگی سر پر بجی تھی وہ سے انہیں گھورنے لگا

لیکن یہاں پرواکیسے تھی وہ دونوں بے حد مصروف تھے۔چاچی کے دوبارہ کہنے پر وہ سیڑھیاں طے کرنے لگا جب کہ اس کے جاتے ہی ہال میں ان دونوں کے ساتھ ساتھ سارے ملازموں کے قہقے گونجے تھے

ooooo

سب باری باری اسے ہلدی لگارہے تھے جب وہ اچانک ہی اس کے ساتھ آکر بیٹھا اس کے بیٹھتے ہی لالی کے ہاتھ پیر چہرہ بلکہ سارا وجود ایک بار پھر سے سرخ ہونے لگا

رات کا منظر یاد آتے ہی اس نے ذرا سا پیچھے ہٹنے کی کوشش کی تو شیر نے اگلے ہی لمحے اس کی نازک مرمریں کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کرلیا

کتنی بار بتاؤں کہ مجھے تمہارا دور جانا پسند نہیں وہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے کم آواز میں بولا

میں ک۔۔۔کہاں دور۔۔۔جارہی۔۔۔تھی میں تو۔۔۔۔۔ب۔۔۔بس آپ کے لئے ۔۔۔۔جگہ بنارہی۔۔۔تھی ہر براہٹ میں جو اس کے منہ میں جو آیا وہ بول گئ

اگر جگہ ہی بنانی ہے تو اپنے دل میں بناؤ یہاں پر جگہ تو میں خود ہی بنالوں گا یہاں اجیسٹ کرنا مشکل نہیں وہ سرگوشی نما آواز میں بولا جب کہ مونچھوں تلے عنابی لب مسکرا اٹھے تھے

لالی خاموش ہو کر نظر جھکا گئ جب کہ وہ اس کی جھکتی پلکوں کو دیکھ وہ اس کے حسین چہرے کے رنگ دیکھ رہا تھا جہاں اس کی محبت نے بے حد خوبصورت رنگ اتارے تھے

رات کو نیند اچھے سے آئی تھی وہ اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو ایک جھٹکے میں لالی نے سر اٹھایا

ہاں بہت اچھی نیند آئی تھی۔وہ ہر براتے ہوئے بولی اور اپنا کانپتا ہاتھ چہرے پر پھیرنے لگی کہ کہیں اس کی چوری پکڑی تو نہیں گئی

یہ تو بہت اچھی بات ہے مطلب کی میں روز آسکتا ہوں تم سے ملنے کے لیے وہ مسکرا کر سرگوشی کر گیا۔جبکہ لالی کی نازک جان مشکل میں آگئ

مطلب وہ سچ میں رات کو اس کے کمرے میں تھا اس کے بے حد قریب وہ ساری رات اس کے سینے پر سر رکھ کر سوتی رہی اور اس سے پہلے اس نے اس کے ہونٹوں کو۔۔۔۔۔اف۔

۔۔مطلب وہ سب کچھ خواب نہیں بلکہ حقیقت تھی

آپ سچ میں میرے کمرے میں آئے تھے وہ خواب نہیں تھا۔۔۔؟وہ گھبراہٹ کے مارے کیا بول رہی تھی اسے خود بھی پتا نہیں تھا

تمہیں کیا لگا کے وہ سب کچھ خواب ہے۔۔؟اسے حیرت ہوئی تھی مطلب اس کے لمس کو وہ خواب سمجھ کر نظر انداز کر رہی تھی

ڈارلنگ شکر کرو میں تمہارے خواب میں نہیں آیا اگر خواب میں آتا تو کوئی لمٹ باقی نہ بچتی ساری حدیں کراس کر کے تمہاری روح میں اتر چکا ہوتا یہ جو تمہاری بچی کچی چند سانسیں ہیں نا جیسے تم آزادی سے اس فضا کی نذر کر رہی ہو انہیں بھی قید کر لیتا

یہ تو تمہاری خوش قسمتی ہے کہ میں سچ میں آیا تھا اسی لئے اس وقت سہی سلامت میرے سامنے بیٹھی ہو ورنہ میری محبت کی شدت برداشت کر کے کہیں چہرہ چھپا چکی ہوتی۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ بے حد بے باکی سے کہتا اس کے ہوش مکمل طور پر اڑا چکا تھا
لالی کے پاس بولنے کے لیے الفاظ ختم ہو چکے تھے اس کے پہلے سے ہی کانپتے ہاتھ پیر مزید کانپنے لگے

جب شیر نے آہستہ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا
ڈارلنگ کل رات جو کچھ بھی ہوا وہ ہم دونوں کے بیچ کی بات ہے اس طرح سے ڈر کر کام کر پورے گھر میں اعلان کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم دونوں کی پرسنل باتیں اس کمرے سے باہر نہیں نکلنی چاہیے۔

یو نو میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ لوگ تمہارے بارے میں الٹا سیدھا کچھ بھی کہیں ویسے کیا کہیں گے لوگ کیا آدھی رات کو شوہر کو اپنے کمرے میں بلایا اور پھر ----

چ۔۔چچ۔۔۔چپ کر جائیں۔۔۔اب کیا پورے۔۔۔جہان میں خبر نشر کرنی ہے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی جبکہ اس کے بے حد بے باکی سے دیکھنے پر نظر جھکا گئی

https://www.zubinovelszone.com

میں بھی کہوں کہ تم رات بنا چلائے بنا کچھ بولے کیسے میرے اتنے پاس آرام سے لیٹی رہی

۔تمہاری نظر میں تو وہ سب کچھ خواب تھا۔

ویسے مجھے نہیں پتہ تھا تم اپنے خوابوں میں مجھے اس حد تک اپنے قریب دیکھتی ہو۔ویسے یہ تو میں اتفاقاً تم سے ملنے چلا آیا لیکن آپس کی بات ہے کہ اس سے پہلے تم مجھے اپنے کتنے کتنے قریب دیکھ چکی ہو۔۔۔۔؟

وہ بے حد شرارتی انداز میں اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا

لالی کی تو زبان تالو سے جا چپکی تھی اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔

ایک تو نا جانے زبان کو کیا کھجلی تھی جو اس کے سامنے بول پڑی اب وہ نا جانے کیا کیا سمجھ رہا ہو گا

کیا ضرورت تھی بیوقوفی کرنے کی اس نے خود ہی اسے بولنے کا موقع دے ڈالا تھا وہ سر سے پیر تک سرخ ہو چکی تھی اور نہ جانے ابھی وہ سے کتنا تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

نہ جانے وہ کب یہاں سے اٹھ کر جانے والا تھا سب لوگ رسم کر رہے تھے جبکہ ہر تھوڑی دیر کے بعد وہ اس کے کان میں کوئی نہ کوئی ایسی بے باک بات بولتا کہ لالی سے سر اٹھانا بھی مشکل ہو جاتا

تھوڑی دیر پہلے والی اس کی کینچی کی طرح چلتی زبان بالکل خاموش ہو چکی تھی سب نے اسے شرم و حیا کا نام دے ڈالا کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے کان میں ہونے والی سرگوشیاں اس کی حالت خراب کر چکی ہیں

رسم ہو رہی تھی اور لالی بے چاری بے تابی سے اس رسم کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی

ناجانے وہ ابھی کیا کیا بولنے والا تھا جب اس نے سنیہا کو کھینچ کر اپنے پاس بٹھا لیا اب وہ سنیہا کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے وہ پرسکون ہو چکی تھی لیکن زیادہ دیر کے لئے نہیں کیونکہ پاکیزہ بیگم نے سنیہا کو بھی اسٹور روم میں گجرے لانے کے لئے بھیج دیا

اب وہ تھی اور شیر کی بے باک جملے

ooooo

اس نے لائٹ آن کی ایک تو اسے یہاں آنے میں ڈر لگتا تھا لیکن پھر بھی ابھی اسے امی یہاں بھیج دیتیں

سنیہا جلدی جلدی سٹور روم سے گجرے اٹھا کر جانے ہی والی تھی اکہ اچانک کسی نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کھینچا
اور اس کے ساتھ ہی اسٹور روم کی لائٹ بھی بند ہو گئ

کو۔۔۔ کو۔۔۔ کون ہے یہاں وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اندھیرے میں اسے دیکھنے کی کوشش کرنے لگی

جب کہ گجرے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرے تھے

شہزادی ڈرو مت میں ہوں تمہارا شہزادہ وہ اس کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے بولا یہ وہی آواز تھی جو اس دن اس نے اس چھت پر سنی تھی مطلب کہ وہ جن اس کا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آ پہنچا تھا

اپنے سامنے اس انجان شخص کو پا کر جیسے وہ جن تصور کر رہی تھی اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے

https://www.zubinovelszone.com

کون ک کون ہو تم۔۔۔۔وہ اندھیرے میں اس کا چہرہ دیکھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ اس کی ڈر اور خوف کو بلائے اس کے چہرے پر جھک کر جابجا اپنے لبوں سے اس کے چہرے پر محبت کی مہر ثبت کرنے لگا

اس کے پیاسے لب نہ جانے کتنے دنوں سے اس لمس کو محسوس کرنے کے لئے ترس رہے تھے سنیہا سوکھے پتے کی طرح کانپ رہی تھی بری طرح سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

اسے پتہ تھا کہ کوئی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا اگر اس نے یہ کہا کہ اس نے حویلی میں کسی جن کو دیکھا ہے تو سب اس کا مذاق بنائیں گے
اگر جن کو عاشق ہونا تھا تو لالی پر ہوتا ہے وہ تو اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی تو یہ جن اسی کے پیچھے کیوں پڑ گیا تھا سنیہا کا جسم خوف سے کانپ رہا تھا

ابھی تو بتایا شہزادی میں تمہارا شہزادہ ہوں بہت جلد میں تمہیں لینے آؤں گا تمہیں چھونے کا تمہیں پانے کا تمہاری روح میں اتر جانے کا پل پل انتظار کر رہا ہے تمہارا یہ عاشق

میں آنے والا ہوں تمہیں لینے کے لیے خود کو میرے لیے تیار کر لو میں تمہیں ان سب سے دور لے جاؤ گا اپنی دنیا میں جہاں میں ہوں گا تم ہو گی اور کوئی تیسرا نہیں بس ہم دونوں کی محبت جو ہم دونوں کے لیے کافی ہو گی

چلو گی میرے ساتھ میری دنیا میں وہ اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لب رکھتا سوال کر رہا تھا یہ جانے بغیر کہ سنیہا کا لرزتا وجود کسی بھی لمحے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو سکتا ہے

سنیہا بیٹا گجرے ملے یا نہیں صفیہ بیگم سٹور روم کے قریب آتے ہوئے بولیں تو وہ جیسے ہوش کی دنیا میں آیا سنیہا نے چلانا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا وہ حیرت سے اندھیرے میں اس جن کو ڈھونڈنے لگی جب اگلے ہی لمحے صفیہ بیگم نے سٹور روم کی لائٹ آن کر دیں

سنیہا تم اندھیرے میں کہاں گجرے ڈھونڈ رہی ہو بیٹا لائٹ تو جلا لیتی صفیہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں جبکہ اس کے چہرے کی زرد رنگت دیکھ کر وہ پریشانی سے اس کے قریب آئیں تھیں

میری جان کیا ہوا تو میں اس طرح سے کانپ کیوں رہی ہو سب ٹھیک تو ہے وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولیں تو سنیہا روتی ہوئی ان کے سینے سے جا لگی

تائی امی اس حویلی میں کوئی جن ہے میں نے اسے دیکھا ہے وہ بتانے کی کوشش کرنے لگی جبکہ اس کی باتوں پر مسکرا کر صفیہ بیگم نے اسے تھاما اور اپنے ساتھ باہر لے آئیں

وہ جانتیں تھیں کہ سنیہا بہت بزدل ہے وہ ان سب چیزوں سے بہت ڈرتی ہے اور لالی تو اسے ڈارتی بھی بہت تھی کہ اسٹور وم میں چڑیل اور جن ہیں وہاں اکیلی نہیں جایا کرو یہ سب اسی کا اثر تھا

بیٹا تم بھی ناوہاں سب باہر گجروں کا انتظار کر رہے ہیں اور تم یہاں کہانیاں بنا رہی ہو چلو بہت تمہاری سہیلی تمہیں بلا بلا کر ہم سب کا دماغ کھا رہی ہے

نہیں تائی امی میں سچ کہہ رہی ہوں اس نے بتانا چاہا۔ جبکہ تائی امیں

اسے ان باتوں سے نکالتے ہوئے اسے لالی کی طرف متوجہ کرنے لگیں

جو بے چینی سے اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ شیر کے بے باک جملے اور سرگوشیاں اپنے عروج پر تھی۔ جس سے وہ صرف سنیہا کے آنے پر ہی بچ سکتی تھی

ooo

اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ بے وقوف سی لڑکی جو اس کے سامنے سیدھے طریقے سے بات نہیں کر سکتی وہ اس کی اتنی بڑی پلیننگ کو اتنی بری طرح سے فیل کر چکی تھی

زایار اس کا ہو چکا تھا وہ اسے اپنا بنا چکا تھا لیکن کیسے کیا زایار نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔۔۔۔؟لیکن اس نے اس کے شوہر کے قریب جا کر اس نے اسے بہت چوٹ پہنچائی تھی

زایار اس کے حقوق کسی اور کے حوالے کر چکا تھا تو معافی کے لائق تو وہ بھی نہیں تھا آخر ایسا کیا تھا اس لڑکی میں جو وہ اِس حد تک پاگل ہو گیا پازیب کی کھلکھلاتی ہنسی اور شرماہٹ صاف بتا رہی تھی

کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی گئی بلکہ جو بھی ہوا ہے وہ سب اس کی مرضی سے ہوا ہے تو کیا وہ اسے بے وقوف بنا رہی تھی

کیا وہ سچ میں اتنی معصوم تھی جتنی معصوم وہ سمجھتی تھی۔۔۔۔؟

یا وہ زایار کی باتوں میں آ گئی۔۔۔

کیوں زایار نے اس کے ساتھ ایسا کیا وہ اسے دھوکا کیسے دے سکتا ہے اس سے اتنی محبت کی اس نے اس کے لیے کیا کچھ نہیں کیا اور وہ یوں کسی لڑکی کے سامنے اپنے تمام اصول بھول بیٹھا

اس کی محبت بھول بیٹھا کتنی آسانی سے وہ اسے سارے حقوق دے گیا

اور وہ کچھ بھی نہ کر سکی وہ بے وقوف سی لڑکی کتنی آسانی سے اس سے جیت چکی تھی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکی وہ بری طرح سے اپنے بال نوچتی غصے سے پاگل ہوئے جا رہی تھی

یہ تم نے اچھا نہیں کیا پازیب تمہیں اس کی سزا بھگتنی ہو گی تم نے مجھے دھوکا دیا بہت غلط کیا تم نے اب تم دیکھو گی بریرہ شاہ کیا ہے

اور زایار شاہ اتنی آسانی سے تو میں تمہیں کسی اور کا ہونے نہیں دوں گی تم میرے ہو اور ہمیشہ میرے رہو گے

میں نے تمہارے لئے کیا کچھ نہیں کیا اور تم مجھے اس طرح سے چھوڑ رہے ہو نہیں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گی میں تمہیں پانے کے لیے میں نے بہت کچھ کیا ہے اور تمہیں میں پا کر رہوں گی

○○○○○

ابھی میں نے کہا نہ میرے پیپر ز ہو رہے ہیں میں نہیں آ سکتا شادی پر آپ بار بار مجھے فون کرنا بند کریں
اس شادی سے کہیں زیادہ ضروری میرے پیپر ز ہیں وہ بے زار لہجے میں بولا

لیکن میری جان یہاں شادی ہے گھر میں۔ گھر کے دو دو بچوں کی شادی ہے سنیہا تو سارے فنکشن میں حصہ لے رہی ہے بلکہ سب کچھ وہی سمبھال رہی ہے

سب لوگ تمہاری کمی محسوس کر رہے ہیں مہمان بھی تمہارے بارے میں پوچھتے ہیں پاکیزہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن روحان کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھا

امی وہاں کوئی بھی میری کمی محسوس نہیں کر رہا اور نہ ہی مجھے گاؤں کا ماحول پسند ہے اور نہ ہی وہ گاوں والی شادیاں میں یہاں خوش ہوں اور کچھ ہی دنوں میں میرے پیپر شروع ہونے والے ہیں
۔

میرا فی الحال وہاں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔اور نہ ہی میں یہ بورنگ سے شادی اٹینڈ کرنے والا ہوں آپ خود سنبھالیں یہ سب کچھ مجھے نہیں آنا وہاں وہ کہہ کر فون بند کر گیا جبکہ پاکیزہ بیگم کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

صفدر صاحب ابھی ابھی کپڑے بدلنے کے لیے کمرے میں آئے تو پاکیزہ بیگم کو پریشان کھڑے دیکھا

کیا بات ہے پاکیزہ آپ اتنی پریشان کیوں ہیں سب خیریت تو ہے آپ نے روحان سے بات کی کیا آپ نے بتایا اسے کہ شادی کی رسمیں شروع ہو چکی ہیں اور وہ اب تک گھر نہیں آیا صفدر صاحب ان کے سامنے آر کے

جی میں نے اسے بتایا لیکن وہ کہہ رہا ہے کہ کچھ ہی دنوں میں اس کے پیپر شروع ہونے والے ہیں جن کی تیاری میں وہ بہت بزی ہے پاکیزہ بیگم نظریں چراتے ہوئے بولیں

صاحبزادے پیپرز میں کیا کرنے والے ہیں یہ تو ہم سب ہی چار سال سے دیکھ رہے ہیں گھر کی شادی تو اٹینڈ کر لیتا

صفدر صاحب کو برا لگا تھا جبکہ ان کا آف موڈ دیکھ کر پاکیزہ بیگم بھی پریشان ہو گئیں

https://www.zubinovelszone.com

اس شخص نے ان دونوں بچوں کے لیے کیا کچھ نہیں کیا تھا اور روحان کی خوشی کے لئے ان کی بھتیجی اور بھتیجے کی شادی میں بھی شرکت نہ کر سکا

ooooo

آج رات مہندی تھی تو سب لوگ اسی کی تیاریوں میں مصروف ہو چکے تھے

لالی کو تیار کرنے کے لئے پالر والی گھر آ چکی تھی

اور لالی کو ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے وہ بری طرح سے اکتا چکی تھی ایک تو ہلدی میں جو شیر نے اس کا حال کیا تھا اس کے بعد تو وہ اسے نظر تک نہیں ملانا چاہتی تھی

لیکن افسوس مہندی کی رسم بھی دونوں کی ساتھ ہی ہونی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اب وہ اسے پھر سے تنگ کرنے والا تھا

اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ شیر ایسا ہو سکتا ہے
وہ تو شیر کو بہت سیدھا سادہ معصوم سمجھتی تھی لیکن وہ کتنا معصوم تھا اسے کل رات پتہ چلا تھا اور کل رات کو لالی خواب سمجھ کر بھول جاتی لیکن یہ شخص تو اسے کچھ بھی بھولنے ہی نہیں دے رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اوراب ہر تھوڑی دیر کے بعد اس کے فون پر میسج آتا

تو بتاؤرات خواب میں تم نے مجھے اپنے کتنے قریب دیکھا اور اب حقیقت میں مجھے اپنے کتنے قریب آنے کی اجازت دے دو گی

اس کے میسج پڑھتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا آج تو پالر والی کو لالی کو لالی لگانے کی ضرورت بھی پیش نہیں آرہی تھی

کیوں کہ اس کا چہرے پر کہیں رنگ کھلے ہوئے تھے چہرے کی سرخیاں صاف بیان کر رہی تھی کہ وہ اس شادی سے بے حد خوش ہے

ہاں یہ تو سچ تھا کہ وہ خوش تھی اسے دلہن بننا تھا اور وہ دلہن بننے جارہی تھی لیکن اسے شیر کی دلہن نہیں بننا تھا اور وہ پھر بھی شیر کی دلہن بننے جارہی تھی

اس نے تو سوچ لیا تھا کہ وہ شادی کی پہلی رات ہی شیر کو صاف صاف کہہ دے گی کہ اسے ترکی جانا ہے جانا ہے مطلب جانا ہے اور ہنی مون کے تو وہ ہر گز بھی کہیں آس پاس جانے کا ارادہ نہیں

https://www.zubinovelszone.com

رکھتی تھی یہ اس کی خواہش تھی کہ وہ ترکی جائے ایک تو ناولوں میں ترکی کو بے حد خوبصورت بیان کیا گیا تھا

اوت ڈرامے والوں نے ترکی کے جو ہیرو دکھائے تھے وہ تو انہیں میں سے ہی کسی کو اپنا ہمسفر بنانے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اس کے نصیب میں شیر ہی لکھا تھا اور اب وہ شیر کو اپنی قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر چکی تھی

اور ویسے بھی تو شیر کسی ترلی کے ہیرو سے کم نہیں تھا یہ بات اس کا دل کہتا تھا لیکن وہ ماننے کو تیار نہیں تھی

اپنی ہی سوچوں میں گم اس کا فون بجا اس نے مسکین سی شکل بنا کر پالر والی کو دیکھا
لگتا ہے آپ کے شوہر آپ سے بے حد محبت کرتے ہیں انہیں کا ہی فون ہو گا دیکھ لیجئے گا اس نے اندازہ لگایا اور لالی نے فون اٹھایا لگتا ہے پالر والی ایسے تو کے لگانے میں ماہر تھی

ہائے اللہ جی یہ کیوں فون کر رہے ہیں مجھے نہیں کرنی بات میں نے نہیں فون اٹھانا اس میں دل میں سوچتے ہوئے فون سائلینٹ پر لگا کر ٹیبل پر رکھ دیا

ارے فون اٹھا لیجئے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ کا میک اپ تقریبا کمپلیٹ ہے میں باہر جا رہی ہوں آپ ریلیکس ہو کر بات کر لیں پالر والی کو لگا کے وہ شاید وہ اس کی موجودگی میں انکفرٹیبل محسوس کر رہی ہے

اسی لئے خود وہاں سے اپنا کچھ ضروری سامان اٹھا کر زایار کے کمرے کی جانب چلی گئی جہاں پازیب کے انتظار میں تھی

جبکہ لالی اسی کشمکش میں تھی کہ اسے فون اٹھانا چاہیے یا نہیں دو بار فون بند کر بند بھی ہو چکا تھا جب کہ وہ مہندی کی دلہن کے روپ میں مکمل تیار اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتی نظریں چرا گئی

اسے پتہ تھا کہ وہ خوبصورت ہے لیکن شیر کی دلہن بن کر وہ اتنی حسین لگے گی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

-

فون بج کر بند ہو گیا ایک تو وہ اپنی شرم و حیا کی وجہ سے فون نہیں اٹھا سکی دوسری شیر کی بے باک باتیں اسے لرزا کر رکھ دیتی

وہ اپنے آپ کو آئینے میں دیکھنے دوپٹہ سیٹ کرنے لگی جب اس کا فون پھر سے بجا شکر ہے اس بار کال نہیں بلکہ میسج تھا جسے پڑھنے سے پہلے ہی اس کے کان کی لو سرخ ہونے لگی تھی

یا اللہ یا شخص اتنا بے شرم کیوں ہے میں نے آپ سے سیدھا سادہ رومانٹک سا بندہ مانگا تھا وہ آسمان کی جانب دیکھتی فون اٹھا کر دیکھنے لگی

ڈارلنگ فون نہیں اٹھایا تم نے غلط کیا اس کی سزا تمہیں ملے گی تیار رہو بس دو دن کے بعد تم میری دسترس میں آنے والی ہو پھر دیکھنا میں تمہاری ساری نادانیوں کا بدلہ کس طرح سے لیتا ہوں

میسج پڑھ کر اس کے لبوں پر ایک پیاری سی مسکراہٹ کھلی تھی لیکن پھر خود پر لعنت بھیجی۔اور خود کو ڈپٹا

توبہ ایسا میسج پر کر ہنسنے والی کون سی بات ہے اس نے فون دوبارہ وہیں پر رکھا اور خود کو بے شرم کا خطاب بھی دے ڈالا

ہاں لیکن شیر کے اس روپ کو دیکھ کر وہ اندر ہی اندر بہت خوش تھی کہ وہ سوچ رہی تھی کہ شیر ایک بہت ہی بورنگ قسم کا انسان ہو گا بات بات پر اسے ڈانٹے گا پیار تو بالکل نہیں کرے گا لیکن ایسا کچھ نہیں تھا وہ تو بہت پیار کرنے والا اور بہت خیال رکھنے والا انسان تھا

ہاں لیکن وہ بے بہت بے شرم تھا اور لالی کو اس بات کا یقین ہو چکا تھا
بورنگ انسان کے ساتھ زندگی گزارنا پھر آسان ہے لیکن بے شرم انسان کے ساتھ بے حد مشکل

oooo

ملازمہ نے اسے بتایا کہ پالر والی اس کے کمرے میں اس کا انتظار کر رہی ہے پہلا اس کا دھیان اپنے پہلے والے کمرے پر گیا جس کا دروازہ بند تھا بریرہ بیگم ابھی تک اپنے کمرے سے نہیں نکلی تھی

وہ کل سے اس کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی نجانے وہ اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی لیکن جو بھی ہو زایار تو خود اپنی مرضی سے اس کے پاس آیا تھا

آور اس نے اس سے کہا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے وہ کوئی فرائض پورے کرنے کے لیے اس کے پاس نہیں آیا بلکہ اس کی محبت اسے پازیب کی جانب کھینچتی ہے

https://www.zubinovelszone.com

اور اس بات کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ صرف بریرہ بیگم کے کہنے پر اس کے پاس نہیں آیا بلکہ وہ خود بھی اس کے لیے جذبات رکھتا ہے

اور پھر رات اس کا محبت سے بھرپور انداز اسے کیا ضرورت ہے اس سے اظہار محبت یا جھوٹے وعدے کرنے کی اگر وہ اپنے حق لینا چاہتا ہے تو وہ اسے کیسے روک سکتی تھی وہ اس کا شوہر ہے اگر وہ اس کے قریب آنا چاہتا ہے تو اسے روکنے کا کوئی حق نہیں رکھتی تھی

اسے بلا اس کے ساتھ محبت کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ اس کے نکاح میں ہے بھلا اسے اس کے ساتھ رشتہ بنانے کے لیے اس کے ترلے کرنے کی کیا ضرورت تھی اور وہ محبت بھرا لمس اسے کہیں سے بھی فرائض کی ادائیگی محسوس نہیں ہوا تھا

اور آج جس طرح اس نے اس کا خیال رکھا ہر رسم میں اس کے ساتھ رہا ان سب باتوں کا یہی مطلب تھا کہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ زایار شاہ کی محبت ہے

اور یہی حقیقت تھی اور اس حقیقت کو اس کا دل قبول کر چکا ی تھی بریرہ بیگم کے ساتھ اس کا رشتہ جڑا ضرور تھا لیکن پھر بھی وہ اُس رشتے سے خوش نہیں تھا وہ اس کے ساتھ خوش تھا جس سے وہ محبت کرتا تھا

اور کل رات وہ صاف الفاظ میں بتا چکا تھا کہ اس کے ساتھ جوڑا اس کا رشتہ محبت کا ہے اور بریرا کے ساتھ جوڑا شتہ مجبوری کا

وہ اس کے ساتھ رشتہ رکھنا چاہتا ہے۔اور بریرا کے ساتھ جوڑے رشتے کو نبھانا اس کی مجبوری ہے

وہ دونوں اس کی بیویاں تھیں اور اسے بریرہ کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا یہی حقیقت تھی کہ وہ کسی کی جواب دہ نہیں تھی اسے کسی کے سامنے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں تھی اس کا شوہر کے ساتھ تھا اسے اور کچھ نہیں چاہیے

ooooo

سنیہا بے حد خوفناک تھی وہ اس وقت زایار کے کمرے میں بیٹھی تھی جہاں پالر والی اسے تیار کر رہی تھی

لالی کی ضد تھی کہ اسے اپنے کمرے میں تیار ہونا ہے کیونکہ زارار کا کمرہ شیر کے کمرے کے بالکل سامنے تھا

https://www.zubinovelszone.com

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

لیکن پازیب اور سنیہا کو یہیں پر تیار ہونا تھا کیوں کہ یہاں سے وہ باآسانی اپنے کام بھی سر انجام دے سکتی تھی

اور ان کی مائیں بھی تو ہر تھوڑی دیر کے بعد انہیں آوازہی دے رہیں تھیں پالر والی بھی اچھا خاصہ تنگ آچکی تھی لیکن سچ یہی تھا سینہا کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا جا سکتا تھا ورنہ وہ اچھا خاصہ شور مچا دیتی تھی

وہ دونوں تیار ہوتے ہوئے پالر والی سے باتیں کر رہی تھی جب اچانک دروازہ کھولا اور بلیک کلر کی خوبصورت اور اسٹائلش ساڑھی میں بریرا نے اندر قدم رکھا اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی

جب کہ وہ مسکراتی نظروں سے اسے کو دیکھ رہی تھی لیکن پازیب کو اس کی نظروں سے عجیب سا خوف محسوس ہوا

OOOO

وہ اپنی خوبصورت ساڑھی سنبھالتی آئستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

واو بھابھی ماشاءاللہ آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں اور آخر کار آج آپ نے بھی بال کھل ہی دیئے سنیہا اس سے ملتے ہوئے خوشی سے بولی

کھولنے ہی تھے جانو تمہارے بھائی کی فرمائش تھی ورنہ تم نہیں جانتی کتنا ہنگامہ ہوتا منہ بنا کر بیٹھ جاتے اور پھر انہیں منانے میں شادی کے سارے دن ایسے ہی گزر جاتے۔ وہ ہنستے ہوئے بولی تو سنیہا کے ساتھ ساتھ پارلر والی لڑکی بھی مسکرانے لگی جب کہ پازیب خاموشی سے سر جھکا گئی

وہ نہیں جانتی تھی کیوں۔۔۔ لیکن اس کے دل میں بریرہ کو دیکھ کر کوئی خوشگوار احساس نہیں جاتا تھا۔اور بریرہ کا بار بار اپنی طرف دیکھنا بھی اسے عجیب لگ رہا تھا۔اس کے سر جھکانے پر وہ مسکرائی اور اس کے قریب چلی آئی

تب ہی سنیہا کو باہر سے آواز آئی پاکیزہ بیگم اسے پھر سے پکار رہیں تھیں وہ سر پہ ہاتھ مارتی باہر کے جانب بھاگی تھی۔ جبکہ بریرہ اب مکمل طور پر پازیب کے جانب متوجہ تھی

سنوا سے بہت اچھے سے تیار کرنا۔۔آج بہت سے لوگوں سے ملوانا ہے اسے بریرہ اس کے بالکل قریب آتی پالر والی سے کہنے لگی اور ہاتھ اس کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر چہرہ ذرا سا اونچا کر کے معائنہ کرنے لگی۔

یہ آج بہت خوبصورت لگنی چاہیے۔ویسے تو ماشاءاللہ سے یہ ہے ہی بہت خوبصورت۔لیکن میں چاہتی ہوں کہ آج زایار کا درمیان صرف اسی پر جائے۔وہ باتیں تو پالر والے سے کر رہی تھی لیکن دیکھ اس کے چہرے کی جانب رہی تھی۔نہ جانے کیوں اسے یہ ساری باتیں بہت عجیب لگ رہی تھی اس سے اپنا چہرہ تک نہ اٹھایا گیا

جی جی بریرہ بیگم آپ پریشان نہ ہوں آپ جیسا کہیں گی میں اسے ویسے ہی تیار کر دوں گی لیکن آپ برا نہ مانیں تو ایک بات پوچھوں۔۔۔؟ پالر والی کچھ ہچکچاتے ہوئے بولے

ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے وہ اپنے بال ایک طرف کرتی نہ جانے اس کے چہرے پر کیا کھوج رہے تھے۔پازیب نظریں جھکائے بس اس کی نظروں کا اپنے چہرے سے ہٹنے کا انتظار کر رہی تھی ۔جنہیں وہ ہٹانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

بریرہ بیگم آپ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟

میرا مطلب ہے اپنے ہی شوہر کی دوسری شادی کروانا مطلب اپنے ہی سر پر سوتن لے آنا اور پھر اس سوتن کا اتنا خیال بھی رکھنا میں نے تو سنا ہے کہ عورت یہ روگ برداشت نہیں کر سکتی اور آپ تو اتنی خوشی سے ان کا خیال بھی رکھ رہی ہیں۔ بھلا آپ کو کیا ضرورت پڑی تھی ایسا قدم اٹھانے کی پالر والی بہت ہی ہچکچاتی ہوئے پوچھ رہی تھی

پالر والی کی بات پر جہاں پازیب شرمندگی سے سر نہ اٹھا پائی وہیں بریرہ کھلکھلا کر ہنسی

شوہر کی خوشی کیلیئے کرنا پڑتا ہے میں اپنے شوہر سے بے حد محبت کرتی ہوں۔ انہیں پازیب پسند آگئی تو انہوں نے مجھ سے شادی کی اجازت مانگی۔ اور اگر اسلام انہیں دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے تو میں کون ہوتی ہوں روکنے والی

میں اپنے شوہر کی خوشی میں خوش ہوں۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے میں پازیب کو بیاہ کر اس حویلی میں لائی ہوں۔ اور ویسے بھی پازیب اور میرا رشتہ سوتنوں والا نہیں بلکہ سگی بہنوں والا ہے یہ مجھے میری چھوٹی بہن کی طرح عزیز ہے۔

وہ محبت سے پازیب کے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو اس بار وہ پہلی بار مسکرائی تھی۔

بریرہ بیگم اگر حقیقت بتانا چاہتی تو بتا سکتی تھی کہ وہ بدنامی کی وجہ سے ان کی سوتن بن گئی ہے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اس کی عزت رکھنے کے لئے انہوں نے یہ سب چھپا لیا

پازیب کے لیے تو یہ احساس ہی کافی تھا کہ زایار اس سے محبت کرتا ہے وہ اسے دیکھ کر پہلے ہی پسند کر چکا تھا یہ تو اتفاق تھا کہ اس کے نصیب بھی زایار کے ساتھ ہی جاڑے تھے

بریرہ بیگم آپ کا دل بہت بڑا ہے میں تو کبھی اتنی ہمت نہ کر سکوں بلا اپنے شوہر کی دوسری بیوی خود اپنے ہاتھوں سے بہا کر لانا آسان ہے۔اللہ نے آپ کو بہت بڑا دل دیا ہے پہلے اپنی سوتن کو خود لانا اور پھر اسے عزت دینا یہ چھوٹے دل والے لوگ نہیں کر سکتے

آپ واقع ہی اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہیں۔اللہ آپ کے شوہر اور آپ کی محبت کو ہمیشہ قائم رکھے۔پارلر والی نے مسکراتے ہوئے کہا

آمین ثم آمین اب تم باہر جاؤ باقی میں خود اسے تیار کر لوں گی وہ اس کے ہاتھ سے بلڈ ینگ برش لیتے ہوئے بولی

https://www.zubinovelszone.com

ٹھیک ہے آپ انہیں تیار کریں باہر کچھ لڑکیاں ہیں مجھے انہیں بھی تیار کرنا ہے پالر والی مسکرا کر اپنا سامان اٹھانے لگی جبکہ وہ ابھی تک پازیب کے چہرے کو دیکھ رہی تھی

اور خود اپنے ہاتھوں سے اسے تیار کرنے لگی

تم نے یہ ڈریس پہن لیا میں تمہارے لئے ایک ساڑھی لائی تھی بالکل میرے جیسی تمہیں آج کے فنکشن میں وہ ساڑھی پہنی تھی میں تمہیں تیار کرتی ہوں تم ایسے چینج کر لینا وہ اسے تیار کرتے ہوئے مصروف انداز میں بولی

نہیں بریرہ بیگم میں یہی ڈریس پہنوں گی یہ "وہ" لائے ہیں آج صبح ہی انہوں نے مجھے یہ ڈریس دی ہے اور کہا ہے کہ آج رات کے فنکشن میں مجھے یہی پہننی ہے

انکار کرتے ہوئے اس کے لبوں پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ تھی وہ اس کے سامنے چاہ کر بھی زایار کا نام نہ لے سکی جبکہ اس کے انداز پر بریرا کا دل چاہا کہ وہ اس کا چہرہ نوچ لے جہاں اس کے شوہر کی محبت کے کہیں رنگ سجے ہوئے تھے

اویہ ڈریس تمہیں زایار نے دی ہے۔مطلب کے وہ نہیں چاہتے کہ میرے جیسی ڈریس کوئی بھی اور پہنے کبھی کبھی نہ حد کرتے ہیں۔میں نے انہیں بتایا تھا کہ تمہارے لئے مہندی کی ڈریس میں خود لے کر آئی ہوں

وہ بھی بالکل اپنے جیسی لیکن وہ کہہ رہے تھے کہ تمہارے جیسے کوئی بھی ڈریس نہیں پہن سکتا لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ وہ تمہارے لئے الگ ڈریس لے آئیں گے۔یہ بھی بہت خوبصورت ہے اب تم ساڑھی نہیں پہننا یہ نہ ہو کہ وہ تم پر غصہ ہو جائیں

اور تمہاری کل رات کیسے گزری۔۔۔؟میں نے بہت سوچا کہ میں اپنے شوہر کو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی لیکن وہ سب کچھ میں مطلبی بن کر سوچ رہی تھی لیکن پھر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ تمہارا بھی زایار پر پورا حق ہے تم بھی ان کے نکاح میں ہو اس لئے مجھے اپنے دل پر تھوڑا بہت جبر کرنا ہو گا

زایار تو مان ہی نہیں رہے تھے لیکن میں نے ان کی منتیں کیں انہیں سمجھایا کہ اگر نکاح کر لیا ہے تو حقوق اور فرائض ادا کرنے ہوں گے۔

https://www.zubinovelszone.com

میں نے ان کو بہت سمجھایا کہ انہیں تمہیں اتنی ہی محبت دینی ہو گی جتنی وہ مجھے دیتے ہیں ایک لڑکی بہت سارے خواب سجاتی ہے اپنے شوہر کے حوالے سے میں جانتی ہوں تمہارے بھی کچھ خواب ہوئے ہوں گے

میں نے زایار کو اپنی قسم دی کہ وہ تمہیں بھی اتنی ہی محبت دیں جتنی وہ مجھے دیتے ہیں کیونکہ تم بھی اتنی ہی چاہت کی حقدار ہو پازیب۔زایار کو تھوڑا وقت دو پازیب اتنی جلدی ان کے لیے یہ سب کچھ قبول کرنا بہت مشکل ہے۔

یہ رشتہ نبھانا آسان نہیں ہے لیکن میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔وہ تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔

ایک شوہر اور بیوی کا رشتہ صرف جسمانی نہیں ہوتا روحانی بھی ہوتا ہے اور مجھے یقین ہے وہ تمہارے اور اپنے رشتے کو پرفیکٹ بنانے کے لیے تمہیں اپنے ساتھ کا اپنی محبت کا یقین ضرور دلائیں گے

تمہیں بھی انہیں وقت دینا ہو گا ہو سکتا ہے فی الحال ان کی ساری باتیں دل سے نہ ہو لیکن ایک وقت آئے گا جب وہ سچ مچ میں تم سے محبت کرنے لگیں گے

فی الحال تو وہ تم میں اور مجھ میں بہت فرق رکھ رہے ہیں کیونکہ وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں ابھی وہ میری جگہ پر تمہیں قبول نہیں کر پا رہے شاید اسی لیے تمہارے لیے یہ ڈریس لے آئے

لیکن سب ٹھیک ہو جائے گا رشتے نبھانے کے لیے تھوڑی بہت اجیسٹمیٹ تو کرنی پڑتی ہے اور باقی آج رات میں تمہیں خود تیار کروں گی دیکھنا تم اتنی پیاری لگو گی کہ زایار کا دل اپنے آپ تمہاری طرف کھنچا چلا جائے گا۔

وہ میٹھی زبان سے اس کے دل پر تیر چلا رہی تھی۔

کتنا مشکل تھا یہ قبول کرنا کی ساری باتیں جھوٹی تھی زایار کی محبت وہ لمس وہ وعدے سب جھوٹ تھا یہ سب کچھ تو وہ صرف بریرہ بیگم کی اس قسم کی وجہ سے کر رہا تھا

سچ تو یہ تھا جو بریرہ بیگم اسے بتا رہی تھی اور اگر یہ سب جھوٹ ہوتا تو کیا بریرا بیگم اتنی آسانی سے یہ سب کچھ قبول کر لیتی اگر یہ ساری باتیں بریرہ بیگم سے چھپی ہوئی ہوتی تو کیا بریرہ بیگم اتنی آسانی سے اس کے پاس آ کر اسے تیار کرتی

لیکن اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی محبت نہیں تو نہ سہی لیکن اس کے دل کے ساتھ کھیل کیوں رہا تھا اس کے نازک جذبات کا مذاق اڑا رہا تھا

وہ ساری رات اس کی باہوں میں اس کی محبت کو محسوس کرتی رہی اور حقیقت یہ تھی کہ وہ محبت اس کے لئے نہیں بلکہ اس کی پہلی بیوی کے لئے تھی جسے وہ صرف مجبوری میں ادا کر رہا تھا

لیکن زایار کی وہ ساری باتیں اس کے دل پر بری طرح سے اثر کر رہی تھی وہ کہیں سے بھی جھوٹا نہیں لگا تھا لیکن بریرہ بیگم جو بول رہی تھی تو بھی چوٹ نہیں ہو سکتا تھا وہ اپنے ہی شوہر کے بارے میں ایسا کیسے کہہ سکتی ہے۔اور وہ جانتی ہیں کہ اس کا شوہر اس کی دوسری بیوی کے ساتھ رات گزار کر آیا ہے تو وہ اتنی تیار ہو کر اتنی خوشی سے باہر کیسے آسکتی ہے

یقیناً زایار اسے منانے گیا ہو گا اپنی پہلی محبت کا یقین دلانے گیا ہو گا بلکہ پہلی نہیں آخری محبت اسی محبت کے لئے تو وہ یہ سب کچھ کر رہا تھا ایک ان چاہا سا رشتہ نبھا رہا تھا اتنا فریب کر رہا تھا۔یہ سب کچھ بریرہ بیگم کی بھی قسم کی وجہ سے کھڑا رہا تھا۔اس کے جذبات ہرٹ نہ ہو اسی لیے اس سے اپنی محبت کا جھوٹا دکھاوا کر رہا تھا

لیکن اس نے کہا تھا بریرا پر یقین نہ کرنا اگر وہ بریرہ بیگم سے اتنی محبت کرتا تھا تو وہ کیسے کہہ سکتا تھا کہ بریرہ کے قریب مت جانا۔ شاید اسے ڈر تھا کہ بریرہ اسے سچ بتادے گی

لیکن اسے ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ بریرہ بیگم سے محبت کرتا ہے تو اسے تو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ کون سا اس سے محبت مانگتی تھی۔ لیکن شاید انصاف کا تقاضا یہی تھا۔ اس کے نصیب میں شوہر کی محبت نہیں لکھی تھی۔ وہ صرف اور صرف اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتا تھا

وہ شخص اپنی بیوی کی جگہ کسی اور کو دینا ہی نہیں چاہتا تھا وہ بریرہ بیگم کے جیسا ڈریس نہ پہن سکے اسی لیے وہ اس کیلئے ایک نیا ڈریس لے آیا تھا

لیکن اسے بھلا یہ سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہاں اسے ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ اسے بریرہ سے محبت کرنے سے روکتی نہیں تھی نہ جانے کیوں اس کا دل بے چین ہو رہا تھا

۔

وہ زایار کی محبت کی تمنائی تھی لیکن وہ اس کا جھوٹا ڈرامہ برداشت نہیں کر سکتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

مجھے ساڑھی پہنی ہے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے ایسامت کرنا ورنہ زایار غصہ ہو جائیں گے تم نہیں جانتی ان کا غصہ بہت خطرناک ہے بریرہ نے انکار کرتے ہوئے کہا

نہیں بریرہ بیگم یہ ڈریس بہت زیادہ بھاری ہے میں اسے پہن کر چل نہیں سکوں گی وہ پھر سے کہنے لگی تو بریرہ مسکرادی

ٹھیک ہے تم ساری پہن لو لیکن ہو سکتا ہے زیادہ غصہ ہوں۔ وہ نہیں چاہتے کہ میرے جیسے ڈریس کوئی بھی اور پہنے یا کوئی بھی میرے جیسا لگے۔ لیکن میں تمہیں منع نہیں کروں گی آخر وہ میں تمہارے لئے ہی لائی تھی۔ تم یہیں رکو میں ڈریس لے کر آتی ہوں وہ جلدی سے اٹھی اس سے پہلے کہ وہ زایار کے غصے سے ڈر انکار ہی نہ کر دے

اگر وہ مجھ پر غصہ ہوئے یا ناراضگی ظاہر کی تو مطلب صاف ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ بریرہ جیسا ڈریس میں پہنوں یا کبھی بھی ان کے جیسے لگوں۔ اور اگر ایسا ہوا تو میں صاف کہہ دوں گی اگر وہ مجھے محبت نہیں دے سکتے تو نہ سہی میرے ساتھ محبت کی یہ جھوٹے ڈرامے بھی نہ کریں

اور اگر انہوں نے مجھے یہ ڈریس پہننے پر کچھ بھی نہ کہا تو مطلب بریرہ بیگم جھوٹ بول رہی ہیں اور زایار مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ اپنے چھوٹے سے دماغ پر جتنا زور ڈال رہی تھی اتنی ہی اس کی ٹینشن بڑھتی جا رہی تھی دل کہہ رہا تھا کہ زایار کی محبت پر یقین کرے لیکن بریرہ کی باتیں

oooo

وہ بالکل ایک جیسی ڈریسز میں باہر آئی تھی دونوں نے ہی بلیک کلر کی بے حد خوبصورت ساڑھی پہن رکھی تھی جو ان دونوں پر ہی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ہر دیکھنے والا ان کی تعریف کر رہا تھا

صفیہ بیگم نے ان دونوں کو دیکھا تو ان کے چہرے پر پریشانی سی چھا گئی۔

بیٹا تم نے یہ ڈریس کیوں پہن لی زایار جو ڈریس تمہارے لیے پسند کر کے لایا تھا وہ نہیں پہنی تم نے وہ بریرہ کی بجائے اس سے مخاطب ہوئیں

وہ بہت زیادہ بھاری تھی اس میں چلا نہیں جا رہا تھا اس لیے یہ پہنی اس نے بہانہ بنایا

لیکن بیٹا زایار آپ کو ساڑھی پسند۔۔۔۔

رہنے دیں آپ تائی امی اتنی پیاری لگ رہی ہے اور ویسے بھی لیڈیز فنکشن ہے یہاں کون سا کوئی مرد حضرات ہیں جو زایار کو مسئلہ ہوگا اور اس کا بہت دل چاہ رہا تھا یہ ڈریس پہننے کا تو میں نے دے دی

زایار والی ڈریس وہ پھر کبھی پہن لے کی ضروری تھوڑی ہے یہی پر پہننا وہ بے حد غصہ سے بولی تھی اس کا لہجہ پازیب نے بھی بڑی شدت سے نوٹ کیا تھا

تم اپنی پسند تک محدود رکھو بریرہ ضروری نہیں کہ ہر چیز تمہاری مرضی کے مطابق ہو۔ پازیب بیٹا مہندی کا فنکشن ہے ایسے میں ساڑھی پہننا کچھ عجیب لگتا ہے تم اس ڈریس کو چینج کر دو وہ سخت انداز میں بریرہ سے کہتی پازیب سے مخاطب ہوئیں

اب تم میں تیار ہو گئی ہوں بیگم صاحبہ۔ وہ ابھی کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی کہ ہال میں زایار کے ساتھ شیر اور زاہد نمودار ہوئے

زایار کی متلاشی نظر اسی کی تلاش میں ادھر ادھر بھٹک رہی تھی جب نظر سامنے ہی اس کے ساڑھی میں لپٹے وجود پر پڑی لمحے میں ہیماس کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔اس کامیابی پر بریرا کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

وہ لمحے کی دیر لگائے بغیر اس کے سر پر سوار ہوا

کس کی اجازت سے یہ گھٹیا اور بیہودہ لباس پہنا ہے تم نے۔۔وہ بریرہ کو سرے سے نظر انداز کرتا اس سے سوال کرنے لگا

مجھے۔۔۔اچھا لگا۔۔۔میں نے پہن۔۔لیا وہ ہکلاتے ہوئے بولی

کان کھول کر سن لو لڑکی تمہیں وہی چیز اچھی لگنی چاہیے جو تمہارے شوہر کو پسند ہو ایک منٹ کے اندر یہ یہ گھٹیا اور بے خدا ڈریس چینج کر کے آؤ ورنہ اس طرح کے ساتھ میں تمہیں بھی آگ لگا دوں گا۔وہ بے حد غصے سے دھارتے ہوئے بولا۔

اگر اسے مہمانوں کا احساس نہ ہوتا یقیناً اس کی آواز بھی ان کی ہو چکی ہوتی

زایار بیٹا رکو میں بتارہی ہوں اسے کہ تمہیں یہ لباس پسند نہیں تم اس طرح سے غصہ مت ہو میں سمجھاتی ہوں صفیہ بیگم نے بیچ میں آنا چاہا

میں نے کہا جاؤ یہ ڈریس چینج کر کے آو وہ ایک دفعہ پھر سے بے حد سے اس کی طرف بڑھا۔ لیکن پازیب کے تو پیر اس کا غصہ دیکھ کر جیسے زمین پر ہی جم گئے تھے۔

وہ بے حد غصے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کی کلائی تھامیں اسے تقریبا گھسیٹتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

جہاں گھر کے سب لوگ پریشان ہو چکے تھے وہی بریرہ کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی

ooooo

وہ اسے گھسٹتے ہوئے کمرے میں لایا۔ اور بنا اس کی پرواہ کیے اس کی ساڑھی کا پلو تھام کر کھینچا

نفرت ہے مجھے اس لباس سے جو بدن چھپانے کی بجائے نمایاں کرتی ہے

https://www.zubinovelszone.com

اس کے وجود سے لپٹے کپڑے کو الگ کرتے وہ الماری کے پاس آیا تھا پازیب کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرے گا

وہ بریرہ کا جیسا ڈریس پہننے پر اس پر غصہ ہو گا تو وہ اسے صاف کہہ دے گی کہ اس کی دکھاوے کی محبت کی ضرورت نہیں۔

لیکن وہ یوں کرے گا۔کتنا توہین آمیز لمحہ تھا۔اب کہاں تھا احساس کے نازک جذبات کا کیا آپ کو یہاں کوئی نازک جذبات نہیں رکھتی تھی۔کیا وہ اپنے شوہر سے کوئی عزت ڈیزرو نہیں کرتی تھی ۔

وہ الماری سے وہی شرارہ نکال کر اس کے پاس آیا جو آج صبح اس نے اس کے لئے آن لائن آرڈر منگوایا تھا کیونکہ وہ رات کو ہی یہ ڈریس دیکھ چکا تھا کہ بریرہ نے اسے غصہ دلانے کے لیے پازیب کے لیے اپنی ساڑھی منگوائی ہے

بریرہ اچھی سی جانتی تھی کہ وہ اس طرح کے گھٹیا ترین لباس بھی کتنی نفرت کرتا ہے۔اس نے اسے غصہ دلانے کے لیے ہی پازیب کو یہ ڈریس پہنے اس کے لئے دیا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن پازیب کا فرض بنتا ہے کہ وہ ڈریس پہنے جو اس کا شوہر سے لے کر گیا ہے۔اس کا شوہر اس کی ہر ضرورت کو پوری کر رہا ہے تو وہ کسی اور کی مرضی پر چل رہی تھی

ایک بات کان کھول کر سن لو پازیب تمہارا تعلق مجھ سے ہے مجھے نہیں پتا کہ بریرہ کے ساتھ اس کمرے میں دو گھنٹے تم نے کون سی میٹنگ کی ہے لیکن اگر تمہیں یاد ہو تو میں نے تمہیں بریرہ کے قریب جانے سے منع کیا تھا

وہ اس کے قریب آ کر اس کے بلاوز کی ڈوریاں کھولنے لگا پازیب نے اسے روکنے کیلئے ذرا سی مزاحمت کی جو اس کی آنکھوں میں تیرتے غصے کو دیکھ کر دم توڑ گئی۔

مجھے میری بیوی کو چھپا کر رکھنا پسند ہے اگر وہ اپنا آپ ظاہر کرنا چاہتی ہے تو میرے سامنے کرے ۔تمہارے وجود کی رعنائیاں دیکھنے کا حق صرف میرے پاس ہے۔خود کو چھپا کر رکھو سب کی نظروں سے تم صرف میری ہو اس کی شرٹ کی آستین کو اس کے بازو سے نکالتے بے حد محبت سے اس کی آنکھیں صاف کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

https://www.zubinovelszone.com

تمہیں یہ لباس پہننے کا شوق ہے میں ڈھیر لگا دوں گا۔ لیکن صرف اس کمرے کی حد تک وہ نرمی سے اس کی شرٹ کی ڈوریاں بند کرتا اسے سمجھا رہا تھا

بریرہ بیگم بھی تو آپ کی بیوی ہیں انہیں تو منع نہیں کیا آپ نے ساڑھی پہننے کے لئے اس کی محبت سے بھرپور انداز اور نرم و نازک لمس پر وہ ایک بار پھر سے اس کے لب و لہجے میں کھونے لگی تھی۔ لیکن پھر بھی وہ آنسو بہاتی شکایت کر گئی

میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا کے اس عورت سے میرا کوئی تعلق نہیں اور اگر میرا اس عورت سے کوئی تعلق ہی نہیں تو میں اسے کسی بھی چیز کے لئے منع کیوں کروں میرا تعلق تم سے ہے تم پر حق رکھتا ہوں۔ لیکن تمہیں منع کروں گا باقی اپنی ناراضگی رات کے لئے اٹھا رکھو بہت محبت سے مناؤں گا وہ اس کے لبوں کا بوسہ لیتا اس کا چہرہ صاف کرنے لگا

بریرہ پازیب کو اس کے خلاف کر رہی تھی یہ بات تو سمجھ گیا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ چھوٹی سی لڑکی اپنا دماغ ہرگز نہیں رکھتی

https://www.zubinovelszone.com

بریرااس کے دماغ کا استعمال کر رہی تھی اور اسے اپنی اس نازک سی جان کو بریرہ کے چلوں سے بچا کر رکھنا تھا

○○

نیچے مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی زایار اور پازیب اب تک واپس نہیں آئے تھے

بریرہ کو یقین تھا کہ اس کی پلاننگ کے مطابق ہی سب کچھ ہو رہا ہو گا یقیناً زایار نے اسے بہت زیادہ ڈانٹا ہو گا

یا ممکن ہے کہ ایک آدھ تھپڑ بھی اسے لگا ہی دے

اسے یاد تھا شادی کے دو ماہ بعد اس نے ایک فنکشن میں ساڑھی پہنی تھی جس پر زایار نے خوب ناپسندیدگی کا اظہار کر کے اسے منع کیا تھا لیکن اس وقت زایار سے ہوئی تازی تازی لڑائی کے باعث بریرہ نے اسے جتایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

کہ اگر وہ اسے اپنی بیوی ہونے کے حقوق نہیں دیتا تو بھول جائے کہ وہ بھی اسے شوہر ہونے کا رعب جمانے دے گی۔ اور وہاں پر ان دونوں کی لڑائی اتنی بھڑ گئی تھی کہ شادی کے دو ماہ بعد ہی زایار نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

وہ اسے نرمی سے سمجھانے کی بہت کوشش کر چکا تھا اور جب وہ نرمی سے نہیں مانی تو زایار نے اپنی عزت کی خاطر اس کے منہ پر تھپڑ تک لگا دیا تو شکایت سکندر شاہ تک جا پہنچی تھی

سکندر شاہ نے ابھی ابھی اپنا بھائی کھویا تھا انہیں اپنی بھتیجی حد درجہ عزیز تھی اس کے بعد سکندر شاہ نے زایار کی بہت زیادہ بے عزتی کی اور اسے بریرہ سے معافی مانگنے کے لیے بھی کہا لیکن زایار معافی مانگے بنا ہی گھر سے غائب ہو گیا

اور پھر ایک ماہ بعد واپس آیا تھا جب اسے پتہ چلا کہ بریرہ گر گئی ہے اور یہ ہادی کو مارنے کی پہلی کوشش تھی جس کے بعد اسے یہ سننے کو ملا تھا کہ وہ ایک غیر ذمہ دار شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک غیر ذمہ دار باپ بھی ہے جسے اپنی بیوی اور ہونے والے بچے کی کوئی پروا نہیں۔

کمرے میں آنے کے بعد بھی بریرہ اس سے خوب لڑی تھی ہاں لیکن اسے بالکل احساس نہیں تھا کہ اس کا شوہر کیا چاہتا ہے اور کیا نہیں اسی دن زایار نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے کسی چیز کے لئے کبھی منع نہیں کرے گا

اس نے خود ہی سوچ لیا تھا کہ وہ اس پر کوئی حق نہیں رکھتا۔اس نے بریرہ کو بہت موقع دیے کہ وہ اپنی غلطیاں سدھارے

لیکن جو بریرہ کو چاہیے تھا وہ زایار اسے نہیں دے سکتا تھا اپنے ماں باپ اپنے گھر بہن بھائی سے ہر تعلق ختم کر کے وہ چاہتی تھی کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ پیرس یا کسی اور ملک میں چلا جائے۔ورنہ اس کا نقصان اسے اس بچے کے روپ میں اٹھانا پڑے گا

زایار نے اسے سمجھانے کی کوشش کی وہ اس کی غلطی معاف کرنے کو تیار تھا اس نے کہا تھا کہ اس کے ساتھ اس رشتے کو نبھانا اس کے لئے مشکل ہے لیکن اپنے باپ اور اس کی کوکھ میں پلنے والے بچے کے لئے وہ یہ سمجھوتا کرے گا

وہ ہر ممکن طریقے سے اسے خوش رکھنے کی کوشش کرے گا یہاں تک کہ اس کے بچے کو اپنا نام بھی دے گا لیکن وہ اسے بار بار مارنے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن بریرہ پر تو تب بھی ایک ہی دھن سوار تھی۔

اس یہ خاندان نما ٹھر نہیں چاہے تھا اور نہ ہی اپنی کوکھ میں پلنے والا بچہ اسے چاہئے تھا لیکن زایار کو یہ بچہ چاہے تھا۔ کیوں کہ وہ اپنے سب سے عزیز دوست کی آخری نشانی کو مرنے نہیں دے سکتا تھا

ooooo

مہندی ہے رچنے والی۔۔۔

ہاتھوں میں گہری لالی۔۔۔

کہیں سکھلیاں اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

تیرے من کو جیون کو

نئی خوشیاں ملنے والی ہیں۔۔۔

اووو ہریالی بنو۔۔۔۔۔۔۔۔

لے جانے تجھ کو گڑیا....

آنے والے ہیں سیاں۔۔۔

تھامیں گے آ کے بیاں

جھومے کی شہنائی

انگنائی انگنائی۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

مہندی ہے رچنے والی۔۔۔

ہاتھوں میں گہری لالی۔۔۔

سیمنا بڑے مزے سے دلہن بنی لالی کے سامنے ڈانس کرتے ہوئے ساتھ ساتھ گانا بھی گنگنا رہی تھی جو کہ لالی خود بھی بہت انجوائے کر رہی تھی۔اور ساتھ ہی ساتھ بیٹھے ہوئے اس کا خوب ساتھ دے رہی تھی

کیونکہ اپنی شادی پر پوری طرح سے انجوائے کرنا تو اس کا خواب تھا جو اس نے پورا کرنا تھا۔شادی میں موجود ہر کسی کو یہ پیاری سی دلہن بہت اچھی لگ رہی تھی جو اپنی شادی کی ایک ایک رسم کو مکمل زندہ دلی سے انجوائے کر رہی تھی

ہاں لیکن سکندر صاحب کے آتے ہی اس کا منہ بن جاتا جس کی وجہ پوچھنے پر اس نے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ مجھے ڈانٹیں گے غصہ کریں گے اور آپ کہیں گے کہ میرے کام بھی ایسے ہی ہیں

https://www.zubinovelszone.com

اس کی باتوں پر پہلے تو سکندر صاحب بہت ہنسے لیکن بعد میں اسے یقین دلا یا کہ وہ شیر کو اسے کبھی بھی ڈانٹنے نہیں دیں گے ہاں اگر وہ حق بات پر اسے ڈانٹے غصہ کرے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا

لیکن لالی کو یہاں بھی سکون نہیں ملا تھا کیونکہ وہ اپنی کرتوتوں اور حرکتوں سے اچھی طرح سے واقف تھی اسلیئے سکندر شاہ کے سامنے اس کا منہ بن جاتا جس پر سکندر شاہ بھی اسے خوب نظر انداز کرتے

اس وقت سکندر شاہ یہاں تھے نہیں تو اس کا حق بنتا تھا کہ وہ مہندی کی اس رسم کو خوب انجوائے کرے۔ کیونکہ سکندر شاہ کے سامنے آتے ہی اس نے ایک بار پھر سے منہ بنا لینا تھا تاکہ وہ ان سے وعدہ لے سکے کہ شیر اس پر کبھی بھی غصہ نہیں ہو گا اسے کبھی بھی نہیں ڈانٹے گا اور اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اس کی خوب خبر لیں گے

لیکن یہ الگ بات ہے کہ سکندر شاہ کسی بھی طریقے سے اس کے ہاتھ نہیں لگ رہے تھے ویسے تو وہ منہ بنا کر ان سے ہر بات منوا لیتی تھی لیکن یہاں اس کا کہیں پر بھی کوئی ڈرامہ نہیں چل رہا تھا

ہر چیز اپنی جگہ ہاں لیکن شیر کی ڈانٹ سے اسے بہت ڈر لگتا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کا مونچھڑ غصے کا تیز ہے وہ تو کہتی تھی کہ غصہ کرنا اس کی ہوبی ہے اور اس کے ساتھ بھی وہ اپنا فیورٹ مشغلہ جاری رکھے گا

اسی لیے وہ پہلے پہلے ہی اپنا کوئی مضبوط انتظام کر لینا چاہتی تھی

ooooo

سب مرد حضرات باہر کی جانب تھے اور باہر بھی کافی آتشبازی کا سماں تھا۔وہاں باہر لڑکوں نے بھی اپنی دھوم مچا رکھی تھی۔

یہاں اندر لڑکیاں ناز و نزاکت سے ڈھولکی رکھے مہندی لگائے گانے گا رہی تھی اور وہاں باہر مرد لوگ اپنے کھیل اپنے شوق اپنے انداز میں پورے کر رہے تھے

یہاں اندر لڑکوں کا نہ بالکل منع تھا۔یہ وہ پہلی رسم تھی لڑکوں کے بغیر ہو رہی تھی پہلے تو ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا ساری رسم ایک ساتھ ہی ہونی تھی لیکن نہ جانے پاکیزہ بیگم کو کیا سوجی کہ انہوں نے صاف صاف کہہ دیا

کہ اب مہندی کی رسم ایک ساتھ نہیں ہو گی لڑکے الگ کریں گے اور لڑکی کی الگ ہے اور ویسے بھی یہ رسم الگ سے ہی ہوتی ہے ایک ہی گھر میں رہنے کی وجہ سے انہیں ساری رسم ایک ساتھ کرنی پڑ رہی تھی

لیکن مہندی کی رسم ایک ساتھ نہیں ہو گی کیونکہ پہلے ہی ہلدی کو لالی انجوائے نہیں کر پائی انہوں نے یہ بات بہت زیادہ نوٹ کی تھی کہ جب شیر لالی کے قریب آ کر بیٹھا تو لالی کے چہرے پر لالی تو آ گئی لیکن اس کا ہنستا مسکراتا چہرا سنجیدگی میں ڈھل گیا تھا

فطرتی شرم و حیا یا کچھ اور لیکن لالی اپنی ہلدی کو انجوائے نہیں کر پائی تھی اور یہ بات انہیں بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی کیونکہ ہر وقت ہنستی مسکراتی لالی نے کہا تھا کہ وہ اپنی ساری رسموں کو بہت انجوائے کرے گی

لیکن شیر کے ہوتے ہوئے ہر مشرقی لڑکی کی طرح اس کے چہرے پر بھی شرم و حیا کے گلاب سے کھلتے تھے

https://www.zubinovelszone.com

اس کے بعد ہی پاکیزہ بیگم نے فیصلہ کیا تھا کہ مہندی کی رسم الگ الگ ہو گی۔سب لوگ ماجود تھے لیکن پازیب نہیں تھی۔اور سب کو پتہ تھا کہ زایار اسے کمرے میں لے کر گیا ہے

پاکیزہ بیگم اور صفیہ بیگم بہت پریشان تھیں جبکہ بریرہ خوش تھی وہ کیونکہ ان دونوں میں پہلی درار وہ ڈال چکی تھی پازیب کو ساڑھی پہنا کر وہ جانتی تھی کہ اس وقت زایار کا غصہ سوانیزے پر ہو گا

oooo

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔۔۔

لکھ کے مہندی سے۔۔۔۔

سجنا کا نام۔۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

ان ہاتھوں میں۔۔۔

جیسے پڑھتی ہوں۔۔۔۔

میں صبح وشام۔۔۔۔۔

اس کی مہندی کے ساتھ شیر کا نام لکھا گیا تو سنیہا اسے چھڑاتے ہوئے گانے لگی وہ تھی تو صدا کی بے شرم لیکن یہاں اسے شرم آرہی تھی جبکہ سنیہا بھی اپنا خوف بھلائے خوب انجوائے کر رہی تھی لیکن بار بار کسی کی انجان نظروں کو محسوس کر کے دل کانپ جاتا

پھر پاکیزہ بیگم نے اسے آج خوب مستی کرنے کی اجازت دے دی تھی تو وہ اپنے ڈر کو خود پر حاوی نہیں کر سکتی تھی

یاد مجھے جب ان کی آئے۔۔۔۔

ہائے رے ہائے بڑا ستائے۔۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

یاد مجھے جب ان کی آئے۔۔۔۔

ہائے رے ہائے بڑا ستائے۔۔۔۔۔

دیکھوں صورت میں۔۔۔

ان کی صبح وشام۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔۔۔

لکھ کے مہندی سے۔۔۔۔

سجنا کا نام۔۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔

جیسے پڑھتی ہوں۔۔۔۔

میں صبح وشام۔۔۔۔۔

سنیہا آہستہ آہستہ لہراتی اس کے پاس آئی اور اس کی مہندی کی فوٹو بنائی۔۔لالی نے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ شیر کو فوٹو بھیج چکی تھی۔لالی نے ناراضگی کے اظہار کے طور پر اسے گھورا کیونکہ مہندی لگے ہاتھوں سے وہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی جبکہ سنیہا اسے شرارتی نظروں سے دیکھتی ایک بار پھر سے ڈانس کرنے لگی

اب اس کے بن۔۔۔۔۔۔

نہ لاگے من۔۔۔۔۔

وہ جوگی ہے۔۔۔۔

میں ہوں جوگن۔۔۔

سپنے دیکھوں میں۔۔۔

سجن کے صبح و شام۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

ان ہاتھوں میں۔۔۔۔۔

لکھ کے مہندی سے۔۔۔۔

سجنا کا نام۔۔۔۔۔۔

ہاتھوں میں۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

ان ہاتھوں میں۔۔۔

جیسے پڑھتی ہوں۔۔۔۔

میں صبح وشام۔۔۔۔۔

سنیہا مزے سے گنگناتے ہوئے ڈانس کر رہی تھی جبکہ لالی ناراضگی کا اظہار پر منہ بنائے ہوئے اسے گھور رہی تھی اس نے اپنی دوست کو منانے کی خاطر ڈانس کرتے ہوئے اپنے کان پکڑے تو نہ چاہتے ہوئے بھی لالی مسکرادی

ooooo

زایار کا ایک ہی دوست تھا جس سے وہ کبھی کچھ نہیں چھپاتا تھا۔اس کا جگری دوست حارث جس سے وہ بے حد محبت کرتا تھا زایار اور اس کی دوستی بچپن کی تھی۔ لیکن وہ پڑھائی کے سلسلے میں پیرس چلا گیا

جہاں کی ایک یونیورسٹی میں بریرا اور حارث پہلی بار ملے اسی دن اس نے زایار کو بتایا تھا کہ اس کی چچا کی بیٹی اور وہ ایک ہی یونی میں ہیں اور پھر حارث نے اس سے بات کی اس نے بتایا تھا وہ اس سے دوستی کر چکی ہے۔

آہستہ آہستہ بریرہ کو لے ہر حارث کے جذبات بدل گئے حارث اسے بے حد پسند کرتا تھا وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا بریرہ تھی بھی اتنی خوبصورت کے وہ کسی کی بھی پسند ہو سکتی تھی

حارث نے اسے بتایا کہ بریرہ بھی اسے پسند کرتی ہے اس نے بریرہ کو شادی کیلئے پرپوز کیا ہے اور بریرہ نے اس کا پرپوزل قبول بھی کر لیا ہے۔وہ ایک ایک بات اس سے شئیر کرتا تھا

یہ سب کچھ جان کر اسے بے حد خوشی ہوئی تھی کیونکہ حارث ایک بہترین انسان تھا اور اسے یقین تھا کہ اسے پانے والی لڑکی خوش قسمت ہو گی کیونکہ وہ ہر چیز کو شدت سے چاہتا تھا۔اور جس سے محبت کرتا تھا اس کے لیے جان بھی دے سکتا تھا

لیکن پھر اسے پتہ چلا کہ بریرہ پاکستان آرہی ہے اور بابا نے بریرہ کا رشتہ اس کے ساتھ طے کر رکھا ہے

یہ ساری باتیں اس کے لئے بہت عجیب تھی انہیں قبول کرنا بھی بے حد مشکل تھا لیکن زایار نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دو محبت کرنے والوں کو کبھی بچھڑنے نہیں دے گا۔

جب بریرا پاکستان آئی اس نے صاف الفاظ میں بریرہ کو جا کر کہہ دیا تھا کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اور حارث ایک دوسرے سے بے حد محبت کرتے ہیں۔اور اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ ان دونوں کو ملوائیے گا لیکن بریرہ تو اس کے نقوش میں کھو چکی تھی اسے تو کسی حارث سے کوئی لینا دینا نہ تھا۔بہت جلد اس نے اپنی محبت بدل لی تھی

بریرہ کے الفاظ سن کر اس کا دماغ گھوم گیا جب بریرہ نے یہ کہا حارث کے ساتھ اس کی دوستی کی وجہ صرف یہ تھی کہ اس کے بابا نے اس کا خرچا بند کر دیا تھا۔

اسے کوئی ایسا بندہ چاہیے تھا جو اس کے اخراجات اٹھا سکے ورنہ حارث سے اسے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی وہ اس سے کسی قسم کی کوئی محبت کرتی ہے اور نہ ہی وہ اس سے کوئی رشتہ رکھنا چاہتی ہے۔

پیرس میں دن میں دس لڑکے اسے پرپوز کرتے ہیں تو کیا وہ سب سے شادی کرے گی

https://www.zubinovelszone.com

یہ ساری باتیں جان کر زایار کو بھی بہت تکلیف پہنچی تھی کیونکہ اسے اچھے سے پتا تھا کہ حارث کے لیے بریرہ کیا ہے

وہ حارث کے جینے کی وجہ تھی وہ سے بے حد محبت کرتا تھا اور وہ زایار یہ بھی جانتا تھا کہ وہ دونوں اس رشتے میں کتنے آگے بھر چکے ہیں لیکن اس کی نظروں میں اس کی محبت کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔

وہ کبھی بریرہ جیسی لڑکی کو اپنے دوست کو دھوکا نہیں دینے دے سکتا تھا اسی لئے اس نے حارث کو یہ ساری باتیں بتادی تھی کہ وہ اس کے ساتھ صرف وقت گزار رہی تھی کیونکہ اسے پیسوں کی ضرورت تھی

حارث کو اس کی کسی بات پر یقین نہ آیا تو وہ خود بریرہ کے پاس چلا گیا جبکہ بریرہ زایار سے شادی کرنے کے لیے حامی بھر چکی تھی پر اس نے حارث کے سامنے بھی کھلے الفاظ میں کہہ دیا کہ اب وہ زایار سے شادی کرے گی

https://www.zubinovelszone.com

کیونکہ اسے زایار پسند آگیا ہے زایار ہی وہ انسان ہیں جو اس کے ساتھ سوٹ کرتا ہے جو خوبصورت ہونے کے ساتھ بے حد پرکشش شخصیت کا مالک ہے حارث جیسا عام شکل وصورت انسان پریوں جیسی خوب صورت لڑکی کے ہر گز قابل نہیں

اور زایار حارث سے کہیں زیادہ دولت مند اور امیر ہے تو وہ بلا ایسے لڑکے سے شادی کیوں کرتی جو اس کی خواہشات بھی پورا نہیں کر سکتا تھا اور اس کے ساتھ سوٹ بھی نہیں کرتا تھا۔

بریرہ کی حقیقت جاننے کے بعد حارث بُری طرح سے ٹوٹ گیا۔زایار نے ایک دوست ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے اس کی بہت مدد کی اس کا ساتھ نبھایا لیکن شاید اس کی زندگی ہی اتنی تھی۔

ڈپریشن کی وجہ سے وہ صرف ایک ماہ میں اس کی موت ہو گئی۔اس کی حالت بہت بگڑ گئی تھی اپنے آخری وقت میں وہ زایار کا نام بھی بھلا چکا تھا اگر کوئی یاد تھا تو صرف بریرہ۔ جس کا نام آج بھی اس کے کمرے کی پر دیوار پر لکھا تھا

۔اس کی موت نے زایار کو بھی بری طرح سے توڑ دیا تھا حارث کی موبائل ڈیٹیل میں پچھلا ایک ماہ مسلسل بریرہ کو کال کرتے ہوئے گزرا تھا جن میں سے کچھ کال بریرہ نے رسیو کی اور بے حساب کال ایسی تھی جو اس نے رسیو ہی نہیں کی

بہت سارے میسیجز میں بس یہی بات لکھی تھی کہ وہ بریرہ سے بے حد محبت کرتا ہے وہ دن رات محنت کر کے اس کی ہر خواہش کو پورا کرے گا اسے زندگی میں کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہونے دے گا

اس کے رونے تڑپنے پر بھی بریرہ کو رحم نہیں آیا تھا۔ایک ماہ وہ کس درد میں رہا یہ سوچتے ہوئے بھی زایار کا دل کانپ جاتا تھا لیکن بریرہ اسے ایسے بھلا چکی تھی جیسے حارث نام کا کسی شخص کو وہ جانتی ہی نہیں

جہاں حارث کی موت نے زایار سے اس کا بیسٹ فرینڈ چھین لیا تھا وہی

دوسری طرف اس نے خود اس رشتے سے صاف انکار کر دیا تھا وہ خود بھی بریرہ جیسی لڑکی کو کبھی اپنے جیون ساتھی کے روپ میں قبول نہیں کر سکتا تھا

ہاں اسے ایک پاک دامن پاکیزہ معصوم سی لڑکی چاہیے تھی وہ اپنی شریک حیات کے روپ میں ایک ایسی لڑکی کو دیکھتا تھا جو اپنے مکمل جذبات کے ساتھ اس کی زندگی میں شامل ہو اور وہ جانتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

کہ وہ خود بھی ایک ایسی ہی لڑکی کے قابل ہے اس نے اپنے جذبات اپنے خیالات اپنی محبتیں ایک انسان کے لیے محدود رکھی تھی

تو کیوں کرتا بریرہ سے شادی جو اپنے جذبات کو جگہ جگہ فروخت کر چکی تھی ہاں اسے بریرا قبول نہیں تھی۔اس کے انکار کرنے کے بعد بابا اس سے بہت ناراض ہو گئے جبکہ بریرہ نے اس سے شادی کرنے کے لیے حامی بھر لی تھی۔اور ہر وقت سکندر صاحب کے پے ساتھ گزارتی

وہ زایار کو اپنی پہلی نظر کی محبت کا قرار دے چکی تھی۔وہ اسے حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو گئی لیکن زایار کی نظروں میں بریرہ کو محبت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا

جو دوسری کی محبت کو استعمال کرتے ہیں بھلا انہیں بھی محبت کرنے کا حق ہوتا ہے۔۔۔؟ بریرہ محبت کا دعوی کیسے کر سکتی تھی جب کہ وہ اس لفظ کے معنی سے بھی بے خبر تھی

سب کو بہت سمجھانے کے بعد بھی بریرہ زبردستی اس کی زندگی میں شامل ہو گئی اس نے بریرہ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھا کیوں کہ اسے دیکھتے ہی اسے اپنے دوست حارث کی یاد آتی تھی۔جو آج اس کی وجہ سے اس دنیا میں نہیں تھا اور بریرہ کو اس بات کا کوئی افسوس بھی نہ تھا

شادی کے ایک ماہ کے بعد اسے پتہ چلا کہ بریرہ پریگننٹ ہے اس عورت پر اسے بھروسا نہیں تھا لیکن ڈی این اے رپورٹ کے بعد اسے پتہ چلا کہ وہ بچہ حارث کا ہے اور یہ حارث سے اس کی محبت ہی تھی کہ وہ اس کی آخری نشانی کو مرنے نہیں دے سکتا تھا

ہاں اس نے اپنے دوست کے لئے اس حقیقت کو سب سے چھپالیا وہ خود گھوٹ تا رہا مرتا رہا لیکن اس نے حارث کے بچے کو مرنے نہ دیا ہادی اس کے لیے بے حد عزیز تھا کیونکہ وہ اس کے جان سے عزیز دوست کی آخری نشانی تھا

اور وہ اسے ناجائز نہیں کہلوا سکتا تھا۔وہ حارث کی روح کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا اس لیے اس نے بریرا کو ایک نارمل زندگی گزارنے کی آفر کی جب ہادی پیدا ہوا تو وہ تمام تلخیاں بھلا کر اس کی طرف بڑھا تھا ہاں وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا

وہ اسے ہادی کے لئے اسے ایک موقع دینا چاہتا تھا لیکن جب بریرہ نے ہادی کو دودھ میں زہر دے کر مارنے کی کوشش کی تب وہ حد پار کر گئی اس کے بعد وہ کسی موقع کے لائق نہیں تھی

وہ ہادی کے معاملے میں بریرہ پر کبھی یقین نہیں کر سکتا تھا۔اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے بریرہ کی حقیقت سب کے سامنے رکھی تو بابا کا تو نہ جانے کیا حال ہو گا لیکن ہادی اس سے چھن جائے گا

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ نے اسے مارنے کی کوشش کی اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا یہاں تک کہ اس نے میڈیکل رپورٹ نارمل ڈیلیوری کیس کے ثبوت تیار کر چکی تھی

جب ہادی پیدا ہوا تو بے حد کمزور تھا لیکن اس نے رپورٹ میں ہادی کو ایک سات ماہ کا بچہ ثابت کر دیا۔اس وقت زایار کو صرف اور صرف ہادی کی جان بچانے کی فکر تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ساری رپورٹ کب تیار کروائی۔ہادی کے پیدا ہونے پر اس کی جان کو بہت خطرہ تھا اور زایار کو صرف اور صرف اس کی جان عزیز تھی اس وقت وہ کسی چیز پر دھیان نہیں دے رہا تھا

وہ بریرہ کے بارے میں کسی کو کچھ بھی نہ بتا پایا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر وہ بریرہ کو کچھ کرتا ہے یا اس کی حقیقت کسی پر ظاہر کرتا ہے تو قانونی طور پر الگ ہونے کے بعد ہادی کو بریرہ کے حوالے کر دیا جائے گا

کیوں کہ ڈی این اے رپورٹ سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ ہادی اس کا نہیں بلکہ حارث کا بچہ ہے اور وہ اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا

ہادی کے لیے اس نے خاموشی اختیار کر لی تھی

https://www.zubinovelszone.com

نکاح سے ایک ہفتے بعد ہی بریرہ کے بارے میں ساری حقیقت چاچو جان چکے تھے اسی وجہ سے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا چاچو نے آخری وقت میں زایار سے بریرہ کے لئے ایک موقع مانگا تھا اور اس سے کہا تھا

کہ میری بیٹی کو طلاق دے کر مجھے شرمندہ مت کرنا چاہے تم اس کے ساتھ کوئی تعلق مت رکھو لیکن اسے آزاد مت کرنا ورنہ وہ سہی غلط کا فرق ختم کر دے گی میری بیٹی غلط ہے تمہارے قابل نہیں ہے لیکن میں باپ ہوں اپنی بیٹی کو بددعا نہیں دے سکتا اسے خود سے الگ مت کرنا زایار کہ میں یہ سوچ کر سکون سے مر سکوں گا کہ میری بیٹی محفوظ ہے

اس نے اپنے مرتے ہوئے چاچا سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ بریرہ کو طلاق نہیں دے گا لیکن اگر بریرہ خود اس سے الگ ہونا چاہیے اس سے طلاق مانگے تو وہ انکار بھی نہیں کرے گا

اسے لگا تھا کہ کبھی نہ کبھی بریرہ سدھر جائے گی لیکن نہیں وہ ایک الگ گھر چاہتی تھی وہ کسی اور ملک میں رہنا چاہتی تھی اسے پیسہ دولت ہر چیز چاہیے تھی لیکن روک ٹوک نہیں وہ ہادی کے لیے یہ سب کرنے کو بھی تیار ہو گیا لیکن اسے ہادی کے وجود سے نفرت تھی

https://www.zubinovelszone.com

اور وہ زایار سے محبت کا دعوی کرتی تھی اور زایار سے محبت ہی تھی کہ سب کے بغیر رہ سکتی تھی لیکن زایار کے بغیر نہیں اگر زایار کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ کب کی طلاق مانگ کر یہاں سے جا چکی ہوتی لیکن زایار کو حاصل کرنے کا جنون ایسا تھا کہ وہ دن رات اس کے طعنے برداشت کر سکتی تھی

اس کے خاندان کی غلامی برداشت کر سکتی تھی یہاں تک کہ سوتن برداشت کر سکتی تھی لیکن زایار سے علیحدگی نہیں۔

لیکن اب اسے پازیب سے خوف آ رہا تھا اتنی آسانی سے پازیب اس کی زندگی میں آئی زایار کو اس سے محبت ہوئی وہ اس سے نکاح کر کے اسے حویلی میں اسی کے بل بوتے پر لے آیا اور وہ کچھ نہ کر سکی تھی زایار نے اس کا کھیل اسی پر الٹا کر ایک نئی زندگی کی شروعات کر لی تھی

لیکن ان سات سالوں میں وہ زایار کی رگ رگ سے واقف ہو گئی تھی اسے کیا پسند تھا کیا نہیں وہ سب کو جانتی تھی اور وہ بہت آسانی سے پازیب کو زایار کی زندگی سے نکال سکتی تھی اور وہ ایسا ہی کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اسے اپنی وہ لڑائی اچھے سے یاد تھی اور وہ جانتی تھی کہ زایار بے حیائی نفرت کرتا ہے اسے اس طرح لباس سے بے حد نفرت کرتا ہے اور وہ پازیب کو ایسا لباس ہر گز نہیں پہننے دے گا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب سامنے سیڑھیوں سے اسے پازیب کا ہاتھ تھامے وہ نیچے اترتا نظر آیا

اس وقت وہ اسی لباس میں تھی جو صبح زایار اس کے لئے لے کر آیا تھا اس کے چہرے پر کوئی غصہ کوئی ناراضگی نہیں تھی

جب کے ساتھ اترتی وہ اٹھاتی جھکاتی نگاہیں بار بار اس کے چہرے پر ڈالتی اس کے لب مسکراتے اور نگاہیں جھک جاتیں

مطلب وہ اس سے ناراض نہیں تھی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جیسا وہ سوچ رہی تھی یعنی اب اگلا وار اور خطرناک کرنا تھا وہ پازیب کو نفرت بھری نظروں سے دیکھ لالی کی جانب متوجہ ہو گئی جو سبز رنگ کے خوبصورت لہنگے میں مہندی کی دلہن بنی بے حد پیاری لگ رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

زایار نے پازیب کو لالی کے پاس چھوڑ کر سخت نگاہوں سے اشارہ کیا کہ وہ بریرہ کے قریب نہ جائے اور نہ ہی وہ بریرہ سے بات کرے۔

جب کہ پازیب سوچ رہی تھی کہ اگر بریرہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ اسے نظر انداز کیسے کرے گی جبکہ زایار کی نگاہیں ہر وقت اسی پر تھی۔ وہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس سے غافل نہیں تھا اب وہ بریرہ کو اپنی زندگی سے کھیلنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا

ooo

سنیہا نے اس کے فون پر دو ناز ک مہندی سے سجے ہاتھوں کے بیچ اس کا نام لکھے تصویر بھیجیں تو بے ساختہ ہی اس کے لبوں کو ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے چھوا ایک خوشگوار احساس اس کے چاروں سو پھیل گیا

اور اگلے ہی لمحے اس نے سنیہا کے نمبر کو پیچھے کرتے لالی کے نمبر پر کال کر ڈالی۔ دوسری طرف وہ جو آرام سے بیٹھی اپنی مہندی کے سوکھنے کا انتظار کرتے ہوئے سنیہا کے ڈانس کو انجوائے کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

موبائل کی سکرین پر اس کا نام جگمگاتا دیکھتے ہی اچھل پڑی۔ یہ بلا کیوں فون کر رہا ہے یہاں نہیں آ سکتا تو کیا اب فون پر جان نکالے گا

کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں۔۔؟

خیریت تو ہے۔۔۔!

پالر والی جو اس کے بالکل ساتھ بیٹھی اس کے پیروں پر مہندی لگا رہی تھی اس کے اس طرح اچانک گھبرانے پر سوال کرنے لگی اس نے نفی میں سر ہلایا

آپ کا فون بج رہا ہے ساتھ ہی بیٹھی دوسری لڑکی نے کہا۔ سکرین پر مونچھڑ لکھا صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی

جب کہ پالر والی نے بنایا اس کے کسی اشارے کو سمجھے فون کو یس کرتے ہوئے اس کے کان کے ساتھ لگا دیا

ہیل۔۔۔ہیلو۔۔۔۔اس کے منہ سے الفاظ توٹوٹ کر نکلے تو دوسری طرف لبوں پر جاندار تبسم آیا تھا۔مطلب اس کے پسنے چھوٹنے کے لیے شہر کا نام ہی کافی تھی۔

ہیلو کی بچی اس مہندی کو اپنے بے حد قریب دیکھنا چاہتا ہوں اس کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہتا ہوں آج رات آؤں گا تم سے ملنے کے لیے تو پہلے ہی بتا رہا ہوں کسی قسم کی کوئی ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ پچھتاؤ گی

فیوچر قریب میں بالکل بھی اچھا شوہر ثابت نہیں ہو گا۔چہرے پر دلکش مسکراہٹ لئے وہ اسے دھمکا رہا تھا
جبکہ دوسری طرف لالی خاموشی سے بیٹھی اس کو سن رہی تھی کیونکہ اتنے لوگوں کے بیچ میں اور کچھ نہیں کر سکتی تھی

میں کچھ کہہ رہا ہوں تم سن رہی ہو نہ۔۔۔؟دوسری طرف سے تھوڑی روعب دار آواز میں کہا گیا
ج۔۔۔۔جی سن رہی ہوں۔۔وہ گھبرا کر بولی یہ نہ ہو کہ جواب نہ پا کر وہ اپنی مونچھوں سمیت یہاں پہنچ جائے۔اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی۔اب تو وہ پہلے جیسا نہیں تھا جو تھوڑا بہت ڈانٹ کر چھوڑ دیتا

https://www.zubinovelszone.com

اب تو اس کی سزا بھی بدل چکی تھی۔ پہلے تو ڈانٹ کر جان نکلتا تھا اور اب اپنی قربت اور بے باک باتوں سے

مطلب کے تمہیں کوئی اعتراض نہیں میرے آنے پر۔۔۔؟ شاید وہ اس کی کنڈیشن سمجھ گیا تھا تبھی مزید شوخ ہوا

میں۔۔۔بعد میں۔۔ بات کروں۔۔۔گی فی الحال۔۔۔۔۔۔

بعد میں نہیں ابھی میرے سوال کا جواب دو۔ کیا آج رات میرے تمہارے کمرے میں آنے پر تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔؟ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

میں نے۔۔۔ کہا نہ ہم۔۔۔۔۔۔بعد میں۔۔۔ بات کریں۔۔۔گے فی الحال۔۔۔۔ میں مہندی۔۔۔۔لگا رہی ہوں۔۔۔۔وہ مدھم آواز میں بولی۔ اس کے لفظ لفظ میں گھبراہٹ تھی

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو ہاں یا ناوہ ایک بار پھر سے اس کی بات کاٹ گیا۔۔

https://www.zubinovelszone.com

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔وہ لبوں پر زبان پھرتے ہوئے بڑی مشکل سے بھول پائی

مطلب کہ اب تم مجھے انکار کرو گی۔۔اور تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے ایسا کرنے سے میں نہیں آؤں گا وہ رعبدار آواز میں بولا وہ اسے مزید مشکل میں ڈالتا اس کا امتحان لے رہا تھا

نہیں میں۔۔۔۔

گڈ تمہیں مجھے انکار کرنا بھی نہیں چاہیے۔کیونکہ تمہارے اقرار یا انکار سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ان سب چیزوں کا حق تم نکاح سے پہلے رکھتی تھی اب تو تم اپنے آپ پر بھی اپنا کوئی حق نہیں رکھتی وہ ایک بار پھر سے اس کی بات کاٹ گیا

ٹھیک ہے اب مہندی لگاؤ۔۔اور خوبصورت سی لگاؤ مجھے مہندی سے بھرے ہوئے ہاتھ بہت پسند ہیں۔مہندی سے بڑے ہوئے ہاتھوں کا مطلب ہوتا ہے خوشیوں سے بھری زندگی اسی لیے تم اپنے ہاتھوں میں کوئی بھی جگہ خالی مت رہنے دینا اور باقی میں خود آ کر کمرے میں چیک کر لونگا کہ تم نے میری بات مانی ہے یا نہیں

چلو شاباش اب تم انجوائے کرو آخر تمہاری انجوائمنٹ کی خاطر ہی تو میں یہاں باہر ان فضول لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوں کرنا تو مجھے یہ چاہیے تھا کہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر تم سے پیار بڑی میٹھی باتیں کرنی چاہیے تھی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن نہیں ایسا کرنے سے تمہاری انجوائمیٹ خراب ہو جاتی ہے۔۔سچ سچ بتاؤ کیا پاکیزہ چاچی کو تم نے میری شکایت لگائی ہے نہ۔۔۔۔؟وہ شاکی انداز میں پوچھ رہا تھا

۔ن۔۔نی۔۔۔نہیں بالکل بھی۔۔۔۔نہیں میں بھلا ایسا۔۔۔۔۔کیوں کروں گی اس الزام پر وہ فوراً اپنی صفائی دینے لگی

تم ایسا کیوں کرو گی یہ بات مجھ سے زیادہ بہتر تم جانتی ہو۔۔خیر ان سب باتوں کو بھی ہم بعد میں دیکھ لیں گے۔۔ابھی کے لیے تم آزاد ہو خوب انجوائے کرو وہ کہتے ہوئے آہستہ سے فون بند کر گیا۔

اس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ آئی تھی لیکن سامنے سنیہا کو اس کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھتے ہی وہ اسے گھورنے لگی

اس کے انداز سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ بعد میں اس کی خوب بینڈ بجانے والی ہے اب اچانک ہی وہ اسے اچھا لگنے لگا تو اس میں اس بے چاری کا کیا قصور تھا

اب نکاح کے بعد محبت تو ہو ہی جاتی ہے اس نے اپنے دل کو سمجھانے کے لیے ایک مضبوط وجہ تلاش کر لی تھی

لیکن محبت۔۔۔۔۔۔ کیا وہ شخص اس کے اتنے قریب آچکا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگی تھی ۔کیا یوں ہی محبت ہو جاتی ہے بے وجہ ہی۔وہ اسے ناپسند تو کبھی بھی نہیں تھا۔

لیکن اسے پسند کرنے کی بھی تو کوئی وجہ نہیں تھی اس کے پاس۔ مگر وہ سب کو پسند تھا زارا یار نے کہا تھا کہ وہ اس کے لیے ایک بہترین ساتھی ہے اور وہ ہمیشہ سے اس کے لئے اس کی پہلی پسند تھا

بابا کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں تھا بلکہ انہیں تو یہ ان کی بیٹی کی خوش قسمتی لگی تھی امی اپنی بے وقوف بیٹی کے لئے اتنے ہونہار بھتیجے کا رشتہ پا کر بے حد خوش تھیں

اور وہ بھی اس رشتے سے خوش تھی کیونکہ اس رشتے میں سب کی خوشی تھی۔اور اب تو اس کے اپنے دل میں بھی گدگدی ہونا شروع ہو چکی تھی۔

اس کے دل نے چپکے سے سرگوشی کر کے کہا تھا کہ تمہیں محبت ہو رہی ہے یا شاید ہو چکی ہے۔

لیکن فی الحال وہ اس بات کو قبول نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔وہ تو اس کے منہ سے سننا چاہتی تھی ۔ہاں نکاح کے فورا بعد ہی اس کے دل میں ایک ننھی سی خواہش نے جگہ بنائی تھی اور وہ خواہش یہی تھی کہ اس کا مونچھر خود اس سے اظہار محبت کرے

اور وہ جانتی تھی کہ ایسا ضرور ہو گا۔وہ شخص کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کرنے والا ہے اسے جو چیز اچھی یا بری لگتی ہے وہ کھلے دل سے اعتراف کرتا ہے۔تو کیا اپنی محبت کا نہیں کرے گا۔

لالی نے سوچ لیا تھا جس دن اظہارِ محبت کرے گا اس دن وہ بھی اپنے دل کی ان سرگوشیوں کو سن کر اپنا دل کھول کر اپنے مونچھر کے سامنے رکھ دے گی

OOOOOO

وہیں رک جاؤ بریرہ کہاں جا رہی ہو تم صفیہ بیگم نے اسے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ کر روک لیا اوپر جا رہی ہوں اپنے کمرے میں وہ انہیں دیکھ کر جواب دینے لگی انداز کافی نرم اور میٹھا تھا لیکن سامنے کھڑی عورت اس کے رکھ سے واقف ہو چکیں تھیں

اب اوپر تمہارا کوئی کمرہ نہیں ہے تمہارا کمرہ نیچے ہے اس لیے بہتر ہو گا کہ اب تم نیچے ہی رہو وہ سختی سے کہہ رہیں تھیں بریرہ نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر دو سیڑھیاں اتر کر نیچے اور ان کے روبرو آ کر رکی

میں تھوڑی دیر کے لئے اوپر جارہی ہوں مجھے پازیب سے کچھ بات کرنی ہے وہ بہت نارمل انداز میں بات کررہی تھی

میرا نہیں خیال کہ تمہیں اس سے کوئی بھی بات کرنی چاہیے جاؤ تھک گئی ہوگی جاکر آرام کرو پازیب بھی آرام کررہی ہے۔وہ سختی سے کہتی مڑ کر جانے لگیں

آپ کے بیٹے نے کیا آپ کو باڈی گارڈ رکھ لیا ہے پہلے میرے بیٹے کا اور اب میری سوتن کا اس کے الفاظ نے ان کے قدم روکے تھے

تم جو مرضی سمجھ لو لیکن نہ تو اب تم میرے بیٹے سے کسی قسم کا کوئی کھیل کھیل سکتی ہو نہ ہی تم ہادی کو کوئی نقصان پہنچا سکتی ہو اور نہ ہی پازیب کے قریب جاسکتی ہو۔اس لیے بہتر ہوگا کہ اپنے کھیل بند کرلو

ورنہ وہ دن دور نہیں جب تمہاری حقیقت سب کے سامنے آئے گی اور تم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی

کونسی حقیقت کی بات کر رہی ہیں تائی امی میں ایک جیتی جاگتی حقیقت ہوں آپ کے بیٹے کی بیوی اور آپ کی بہو۔ ہوں اور آپ کی یہ بہو آپ کے بیٹے سے بے حد محبت کرتی ہے

بس کرو بریرہ دیکھ چکی ہوں میں تمہاری محبت تمہیں محبت میرے بیٹے سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے ہے۔ تمہیں صرف اور صرف خود سے مطلب ہے اپنی ذات تک مفاد پرست ہو تم

اگر تمہیں میرے بیٹے سے محبت ہوتی تو اب تک سدھر چکی ہوتی اگر تمہیں میرے بیٹے سے محبت ہوتی تو یہ چالبازیاں بند کر کے اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرتی خود کو اس کی پسند میں ڈالنے کی کوشش کرتی۔ ارے تمہیں تو اپنے باپ کی موت پر بھی شرم نہ آئی

اور تم بات کرتی ہو محبت کی۔۔ محبت تو پازیب کرے گی اور وہ تمہیں بتائے گی کہ محبت کسے کہتے ہیں۔ جس خود پسندی کو محبت کا نام دیتی ہو نہ تم وہ محبت نہیں ہے۔ تم تو جانتی بھی نہیں ہو محبت کسے کہتے ہیں

اور میرے پاس تمہیں بتانے کا وقت بھی نہیں ہے یہ کام میں اپنی بہو پر چھوڑ دوں گی فی الحال تم یہاں سے جاسکتی ہو وہ اپنے قدم اوپر کی جانب مت لے کر جانا کیوں کہ زایار تمہیں پازیب سے دور رکھنے کے لیے کہا ہے

۔اور تمہیں اس سے دور ہی رہنا چاہیے۔وہ سختی سے بولیں۔بریرہ کا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا اب اس کا بھی اوپر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ وہیں سے انہیں غصے سے گھورتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

oooo

تمہیں نہیں لگتا روز اس کی تصویریں بنانے سے بہتر ہے کہ تم اس سے مل آو۔۔۔وہ چھت پر کھڑا آرام سے سگریٹ پیتے فضا میں کچھ تلاش کر رہا تھا جب سیڑھیوں سے تراب کی آواز آئی

میرے پاس ایسا کوئی حق نہیں کہ رات میں روز اس سے بے خوف ہو کر ملنے جاؤں یا اسے دیکھوں۔میں اس پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں رکھتا تب تک جب تک وہ میرے نکاح میں نہیں آتی۔وہ دھواں فضا میں چھوڑتا ایک نظر اسے دیکھ کر چہرہ پھیر گیا

میرے دوست اس کے لئے ایکشن لینا پڑتا ہے اس حق کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑی سے ہمت دکھانی پڑتی ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تم بنا درخت پر چڑھے یا بنا پتھر مار کے پھل کو توڑنے کی کوشش کرے اسے حاصل کر پاؤ گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

تمہیں اس پھل کو توڑنے کے لئے یا تو درخت کے اوپر چڑھنا ہو گا ورنہ پتھر مار کر توڑنا ہو گا تبھی وہ تمہاری گود میں آکر گرے گا

میں کوئی مالی نہیں ہوں تراب اور نہ ہی یہاں بات کسی پھل کی ہو رہی ہے۔یہاں بات تیری بھابھی کی ہو رہی ہے۔اور یہ بات میں خود بھی بہت اچھے سے سمجھتا ہوں کہ اسے حاصل کرنے کے لئے مجھے سب گھر والوں سے بات کرنی ہو۔اور تو یہ باغیچے والی مثالیں نہ دیا کر کیونکہ ابھی یہ صحیح وقت نہیں ہے

تو کب آئے گا صحیح وقت۔۔۔؟ابھی بات نہیں کرے گا تو کب کرے گا اول ریڈی تو لیٹ ہے یار کب کرے گا تو شادی وہ تیرے مقابلے میں کھڑا آدمی میرا سالا زایار شاہ دوسری شادی کر کے دونوں بیویوں کے ساتھ خوش باش لائف گزار رہا ہے اور ایک تو ہے جس کی پہلی ہی نہیں ہو رہی تجھے پتا ہے نہ تیری شادی ہو گی تبھی میری باری آئے گی تراب جذبات میں آکر بولا

https://www.zubinovelszone.com

اور یہ بات تو عالم پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ آخر اس کی شادی کے پیچھے کیوں پڑا ہے ایک دفعہ باتوں ہی باتوں میں اماں نے کہہ دیا تھا کہ عالم کی شادی کے بعد ے رات اور سنیہا کے بارے میں سوچا جائے گا

اور تراب اب جلد سے جلد سنیہا کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا اور اس میں کچھ غلط بھی نہ تھا وہ اس کی بچپن کی محبت تھی
وہ جب دس ماہ کی عمر میں پہلی بار لندن سے پاکستان ان کی حویلی میں آئی تھی تو سنیہا وہ پہلی انسان تھی جس نے ترات کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا

اپنی ماں کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھ وہ چھوٹا سا بچہ ٹوٹ چکا تھا اسے دنیا کی ہر چیز سے نفرت ہو چکی تھی اور پھر بیوی کی موت کے چھٹے ہی دن جب وہ اپنی دوسری بیوی کو گھر لے آئے تراب نے خود کو ایک کمرے تک محدود کر لیا

اسے نفرت ہو گئی تھی اپنے ہی باپ سے۔ماں کے علاوہ سب رشتے ایسے جھوٹے لگتے تھے اور ماں کے چلے جانے کے بعد سب سے تعلق ختم کر دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جب اس دس ماہ کی چھوٹی سی بچی نے پہلی بار قدم اٹھائے۔وہ تو کبھی کسی کی پرواہ نہیں کرتا تھا سنیہا کے پہلے قدم پر گرنے پر وہ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

اور سنیہا کی طرف اس کی توجہ سب کو یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ سنیہا تراب کے لئے ایک بہترین ہمسفر ثابت ہو گی اور تب ہی بنا ان دونوں کی مرضی جانے بنا ان دونوں کو اس رشتے کا مطلب سمجھنے کا موقع دیئے شاہ حویلی کے لوگوں نے انہیں ہمیشہ کے لئے ایک کر دیا۔

دونوں ہی نا سمجھ تھے۔بعد میں وہ ان دونوں کا نکاح ان کے خوش میں کروانے والے تھے۔اس وقت صرف ان کو ایک مضبوط رشتے میں باندھا گیا تھا تاکہ وہ بعد میں اس رشتے کو ختم نہ کر سکیں

اور پھر واصف شاہ کی طلاق کے بعد یہ رشتہ بھی بس نام کا رشتہ ہی رہ گیا کیونکہ پاکیزہ بیگم نے کیس جیتتے ہی اپنے دونوں بچوں کو کہ لوگوں سے ہمیشہ کے لئے الگ کر دیا

وہ ان سے ہر رشتہ توڑ چکیں تھیں لیکن تراب اور سنیہا کا رشتہ کبھی نہیں ٹوٹ سکتا تھا اور عالم جانتا تھا کہ اپنی زندگی کی ہر سانس کے ساتھ تراب نے سنیہا سے پیار نہیں عشق کیا ہے۔وہ کبھی بھی اس سے دور نہیں رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا کی زندگی کا لمحہ لمحہ اس کی آنکھوں کے سامنے گزرا تھا سنیہا اس سے جڑے رشتے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی لیکن وہ دن دور نہیں تھا جب وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس لے کر آنے والا تھا

حیدر صاحب تو کتنی بار کہہ چکے تھے کہ وہ پاکیزہ بیگم اور ان کی اولاد سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتے بہتر یہی ہے کہ تراب سنیہا کو طلاق دے کر اس رشتے کو بھی ختم کر دے

لیکن تراب جانتا تھا کہ اس کا باپ کس کی زبان بولتا ہے اور اس عورت کی وہ کبھی نہیں سن سکتا ۔اسے اگر دنیا میں کسی سے نفرت تھی تو وہ تھی اور اس کی ماں کی جگہ لینے والی نرجس پیگم سے

ہاں وہ عورت جس کی وجہ سے اس کی ماں مر گئی جس کی وجہ سے اس نے اپنا واحد رشتہ کھو دیا۔وہ نرجس بیگم سے کتنی نفرت کرتا تھا یہ گھر کے سب لوگ ہی جانتے تھے
اس لئے کبھی بھی تراب کو کسی نے نرجس بیگم کو سمجھنے یا ان کے قریب جانے پر مجبور نہیں کیا تھا
۔

اور یہ اس کی نفرت ہی تھی کہ نرجس بیگم چاہ کر بھی کبھی اس کے قریب نہ آ سکی
وہ اپنی شخصیت میں قید رہنے والا شخص تھا عالم کے علاوہ اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ایک عالم ہی تھا جو اس کی رگ رگ سے واقف تھا۔اس کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس سے دوستی کرنے کے لیے عالم نے بہت محنت کی تھی۔اور یہ اس کی کوششوں کا ہی صلہ تھا کہ تراب خود سے نکل کر اور اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

اور سچ تھا وہ جس چیز سے محبت کرتا تھا اسے ٹوٹ کر چاہتا تھا اور اس کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اس نے اپنی زندگی میں دو ہی لوگوں کو اتنی اہمیت دی تھی ایک عالم اور دوسری سنیہا اس کی زندگی جیسے انہیں دو لوگوں پر ختم ہوتی تھی۔باقی دنیا کے لیے وہ ایک پزل گیم تھا جیسے سمجھانا آسان نہیں

ooooo

یہ آخری رات تھی۔کل وہ ہمیشہ کے لئے اپنے مونچھڑ کے کمرے میں شفٹ ہونے والی تھی کل سے زندگی بدلنے والی تھی پتہ نہیں آگے کیا ہونے والا تھا اپنی آنے والی زندگی کو سوچ کر وہ بہت زیادہ نروس ہو رہی تھی

اس وقت بالکل تیار بیٹھی تھی سبز دلہن کے لباس میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی جب اسی کمرے میں لے آیا گیا تو اس کے موبائل پر پہلے ہی میسج آیا ہوا تھا

https://www.zubinovelszone.com

میرے آنے تک چینج مت کرنا اس نے سوچا کہ وہ اس کی بات کیوں مانے اسے چینج کر لینا چاہیے

لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی وہ ایسا نہیں کر پائی وہ شیر کے جذبات کو نظرانداز نہیں کر سکتی تھی شاید وہ خود بھی چاہتی تھی کہ شیر اس کے کمرے میں آکر اس کی تعریف کرے تبھی تو کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

کبھی آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا خوبصورت روپ دیکھتی تو کبھی کھڑکی کے پاس آکر اس کی راہ دیکھتی جب اچانک دروازہ بجا

اسی بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ دروازے کے راستے آئے گا اس نے فوراً آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ہی تکیہ سینے سے لگائے آدھی سوئی آدھی جاگی کیفیت میں اس کے سامنے سنیہا کھڑی تھی

مجھے اکیلے کمرے میں ڈر لگ رہا ہے لالی میں تمہارے ساتھ سونے والی ہوں وہ کہہ کر بنا اس کا جواب سنے آگے بھری اور اس کے بیڈ پر اپنا تکیہ رکھ کر لیٹ گئی
پھر اس کی طرف دھیان گیا تو حیرت سے اٹھ بیٹھی

یہ کیا لالی تم نے اب تک چینج نہیں کیا بے وقوف لڑکی سارے دن کی تھکی ہوئی ہو اور صبح بھی تو ایک ہی پوزیشن میں سارا دن بیٹھنا ہے

جاؤ جا کر فورا سے چینج کرو اور آرام کرو وہ اسے سمجھاتے ہوئے فکر مندی سے بولی تو لالی کے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا اس لئے وہ بھی سر ہلاتی اپنا فون اٹھا کر واش روم میں گھس گئی

سب سے پہلا کام اس نے شیر کو میسج کرنے کا کیا تھا اور کہا تھا کمرے میں مت نہ سنیہا یہی سو رہی ہے وہ جو اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا پتا نہیں کون سی گفتگو میں مصروف تھا اس کے میسج پر قہقہ لگا کر ہنسا

کیا ہوا کیوں ہنس رہے ہو کوئی تازہ تازہ جوک ہے تو مجھے بھی سناو وزاہد نے اس کے موبائل پر تانک جھانک کرنے کی کوشش کی تو اس نے اپنا فون چھپا لیا

اوہ اچھا بھابھی جی نے جوک بھیجا ہے پھر بھلا ہمیں کون سنائے گا پرائیویٹ والا جوک خود ہی پڑھ کے ہنس لے وہ شرارتی انداز میں بولا

اس نے گھور کر اسے دیکھا شکر ہے زایار یہاں سے جا چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اور اس کا بھی یہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ وہ زاہد اور باقی دوستوں کے اٹھنے کا انتظار کر رہا تھا کہ ان کے جانے کے بعد وہ لالی سے مل جائے۔اب لالی سے ملنے تو جا نہیں سکتا تھا تو ان کبوتروں کی بکواس کیوں سنتا

اسی لیے انہیں گڈ نائٹ کہتا خود بھی سونے کے لئے چلا گیا

ooooo

اپنی گردن پر چُبھن سی محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھ کھل گئی۔زایار اس کی گردن پر جھکا بے حد نرمی سے اپنا لمس چھوڑ رہا تھا۔اس کے بے باک بوسوں میں شدت تھی

جب کہ اس کا ہاتھ اس کی کمر کے گرد لپٹا اسے خود میں سمیٹ رہا تھا اس نے اس کے کالر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خود سے ذرا دور کرنے کی ناکام کوشش کی جب زایار نے اس کے دونوں بازو تھام کر بیڈ پر تکیے سے لگا دیے

میں نے تم سے کیا کہا تھا تم مجھے بریرا کے قریب یا اس سے بات کرتی نظر نہ آؤ۔میری بات تمہیں سمجھ میں نہیں آئی تھی وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر ضرور سخت لہجے میں بولا

جبکہ اپنے بے باک لمس سے وہ اس کی سانسیں بند کر دینا چاہتا تھا۔پازیب کی آواز جیسے حلق میں دب گئی تھی

وہ خود مجھ۔۔۔۔۔۔سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔میں نے ان سے۔۔۔کوئی بات نہیں کی ۔۔۔۔۔پازیب نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگی جب زایار اس کے لبوں پر جھکا آہستہ سے اس کے لبوں کو چومتے وہ پیچھے ہٹا تو پازیب کی نظر خود بخود جھک گئی دل کانپنے لگا تھا

جب کہ اب وہ اس کی بھیگے لبوں پر اپنی انگلی پھیرتا۔پوری طرح سے اس کے نقوش میں کھویا ہوا تھا۔اس کے چھونے میں نرمی تھی۔اس کی انگی پازیب کے ماتھے سے اس کے لبوں تک سفر کر رہی تھی

لیکن میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم اس کے آس پاس نظر نہیں آؤ گی اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتا وہ اسے خود میں سمیٹ رہا تھا

میں دور۔۔۔۔چلی گئی تھی۔۔۔ان سے۔۔۔۔۔۔اس کے مزید قریب کرنے پر وہ گھبرا کر بولی

https://www.zubinovelszone.com

تم دور نہیں گئی تھی پازیب امی نے تمہیں دور بھیجا تھااور اب میں تمہیں آخری بار کہہ رہاہوں کہ تم مجھے بریرہ کیااس پاس نظر نہیں آنی چاہیے نااس سے بات کرتے ہوئے نہ اس کی بات سنتے ہوئے آئی بات سمجھ میں۔۔۔؟

جہاں اس کالمس بے حد نرم تھا

وہی اس کا لہجہ سختی لیے ہوئے تھاپازیب نے صرف ہاں میں سر ہلایااس کے علاوہ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا

جبکہ زایار نے اس کی فرمبداری پر ایک ہی لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اسے خود میں قید کر لیا۔جب کہ وہ بنامزاحمت اپنے آپ کو اس کے حوالے کر چکی تھی

اس کا انداز محبت سے بھرپور تھاوہ اسے اس کی نادانی کی سزا نہیں دے رہا تھا

پازیب نے بھی سوچ لیا تھاوہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کرے گی۔بلکہ اپنے دل کی سنے گی جیسے صفیہ بیگم نے اسے سمجھایا ہے۔اب سے وہ صرف اپنے دل کی بات مانے گی اور اس کا دل کہتا تھاسب غلط ہیں لیکن زایار نہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

اسے شرماتے گھبراتے دیکھ زایار نے آہستہ سے ہاتھ بھرا کر لائٹ آف کر دی اور اب وہ صرف اسے محسوس کر رہی تھی۔

ooo

مجھے یقین نہیں آرہا کیا آپ نے سچ میں مجھے پچاس لاکھ روپے سینڈ کیے ہیں وہ پریشانی سے فون کر بیٹھی تھی۔اسے بریرہ سے یہ امید نہیں تھی۔دو دن پہلے تو ان میں اس بات پر تلخ کالمی ہوئی تھی اور آج۔۔۔۔

دانی بے یقینی کی کیفیت میں تھی

جبکہ دوسری طرف چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ سجائے وہ اس کی ایکسائٹمنٹ سے بھری ہوئی آواز سن رہی تھی

ہاں دانی ایم ریلی سوری میں تمہیں ابھی تک دو کروڑوں روپے نہیں دے سکی دراصل تم سمجھ سکتی ہو اتنی بڑی رقم اتنی آسانی سے دینا میرے لئے بہت مشکل ہے

اس کے لئے تمہیں صبر کرنا ہو گا تقریباً ایک مہینہ تو مجھے آسانی سے لگ جائے گا ہاں میں جانتی ہوں یہ سب کچھ تمہارے لیے بہت مشکل ہے لیکن ایک مہینے سے پہلے شاید میں یہ پیسے نہ دے سکوں وہ بے حد عاجزی سے بول رہی تھی

کوئی بات نہیں کوئی مسئلہ نہیں آپ ایک مہینے کے بعد دے دیجئے گا تھینک یو سو مچ مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ میرے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ روپے ہیں وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی

یقین آجائے گا ڈارلنگ تم بس اتنا کرو کہ اپنے بوائے فرینڈ کو فون کر کے بتاؤ کہ بریرہ تمہارے اور تمہارے بوائے فرینڈ کی زندگی سدھارنے کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی آخر تم نے بھی تو میرے لیے کتنا کچھ کیا ہے

اچھا اب میں فون رکھتی ہوں تمہیں بتایا ہے نا گھر میں شادی ہے روحان تو آ نہیں سکتا کیونکہ وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن اب اسے رہنا ہو گا کیونکہ آخر تم بھی کب تک یہ سب ناٹک جاری رکھو گی

https://www.zubinovelszone.com

تمہیں بھی تو اپنی زندگی میں آگے بھرنا ہے اس لیے تمہیں روحان کو چھوڑنا ہوگا ہاں بعد میں روحان کو سمجھانا بہت مشکل ہو جائے گا لیکن سمجھنا تو پڑے گا کیوں کہ تم ساری زندگی تو اس کے ساتھ گزار نہیں سکتی

تمہاری بھی زندگی ہے میں نے تم سے اس سب ناٹک کے لیے بہت وقت لے لیا پر اب یہ ناٹک ختم ہو جائے گا لیکن اتنی محبت کرنے والے کی قدر کرنی چاہیے۔ہو سکتا ہے آنے والے وقت میں تم اس محبت کرنے والے شخص کے لیے تڑپو

نہ جانے وہ کیا کہنا چاہتی تھی لیکن اس وقت تو دانی کے دماغ پر صرف ایک ہی چیز سوار تھی کہ اس کے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ہے۔اس وقت اسے بریرہ کی کوئی بات بری نہیں لگ نہیں تھی

اچھا ٹھیک ہے اب میں تم سے بعد میں بات کروں گی میں کوشش کروں گی کہ میں صبح تک تمہیں اور پیسے سینڈ کر دوں لیکن اس کے لیے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا

ہاں ہاں بتائیں نا کون سا کام ہے جو آپ کہیں گیں میں کروں گی۔اس کے لہجے میں پیسہ دیکھ کر اپنے آپ ہی عزت واحترام سمٹ آیا تھا ورنہ پچھلے کچھ وقت سے وہ اسے بلیک میل کرتے ہوئے ہر طرح کا لحاظ بھلا چکی تھی۔

وہ کیا ہے نادانی ڈارلنگ کافی وقت سے گھر میں کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہیں ہوا زایار کو اپنی دوسری بیوی سے رومانس کرنے سے فرصت نہیں مل رہی اور میری ساس بھی ضرورت سے زیادہ ہی اپنی نئی بہو کی چمچہ گیری کر رہی ہے

گھر میں کسی کو میرا احساس ہی نہیں ہر کوئی اپنی اپنی زندگی میں مصروف ہو گیا ہے
اور یہ سب کچھ ہضم کرنا میرے لیے مشکل ہے تمہیں میرا ایک کام کرنا ہو گا وہ اسے سمجھانے لگی جبکہ دانی خاموشی سے سن رہی تھی کیوں کہ اتنے پیسے ملنے کے بعد تو اگر وہ کسی کا قتل کرنے کو بھی کہتی تو بھی وہ انکار نہ کرتی
OOOO

ہر طرف گہما گہمی مچی ہوئی تھی آج بارات تھی یعنی کہ آج لالی کی آزادی کا آخری دن تھا ہر کوئی مصروف تھا کسی کو ائیر رنگز نہیں مل رہے تھے تو کسی کا ہیر سٹائل نہیں بن رہا تھا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

لڑکے بیچارے تو کام کر کر کے تھک گئے تھے اور ان سب میں جس کی سب سے زیادہ درگت بن رہی تھی وہ تھا خود شیر

ایک تو بچارے کو ساری رات لالی کی وجہ سے نیند نہیں آئی تھی کیونکہ وہ سچ میں اس کی مہندی دیکھنے اور محسوس کرنے کا خواہش مند تھا اور یہاں صبح اٹھتے ہی اس کے بے شمار کاموں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

خیر لالی کو اس نے منع بھی کیا تھا کہ وہ کوئی بہانہ برداشت نہیں کرے گا لیکن پھر بھی لالی کو سنیہا کے نام کا بہانہ مل گیا

جو اسے بالکل بھی برا نہیں لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بہانہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے وہ خود بھی سنیہا کو تکیہ سینے سے لگائے لالی کے کمرے کی طرف جاتا دیکھ چکا تھا

ہاں لیکن یہ اب اس کی اپنی مرضی تھی کہ وہ اس بات کو کس انداز میں لیتا ہے اور یہ فیصلہ اس نے خود ہی کیا تھا کہ وہ اس بات کا لالی کو الزام دے گا کہ یہ اس نے بہانہ بنایا ہے
بدلے کی صورت میں وہ اپنے مطلب نکالے گا کیونکہ آج کل لالی کو تنگ کرنا اس کا پسندیدہ کام تھا

کتنا آسان تھا نہ یہ سب کچھ وہ محبت جو چار سالوں سے وہ اپنے دل میں بسائے بیٹھا تھا آج اس کی ملکیت میں شامل ہو چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ہاں اس نے اپنی محبت کو اپنے دل میں چھپایا ہوا تھا لالی کبھی بھی اس کی پسند نہیں ہو سکتی تھی وہ ایک بہت میچور اور سیریس انسان تھا وہ اپنی لائف کو پریکٹیکل طریقے سے گزارنے والا تھا خوابوں کی دنیا کیسے کہتے ہیں وہ جانتا تک نہیں تھا

لیکن چار سال پہلے جب اسے بتایا گیا کہ وہ پاگل سی لڑکی اس کی زندگی میں شامل ہو سکتی ہے اس کے دل میں خود بخود ہی اس کی خواہش پیدا ہو گئی

لالی کی مستیاں اس کی شرارتیں اس کا بچپنا ہر ایک انداز اس کے دل کی سخت دیواروں پر اثر کرنے لگا

وہ اس سے دامن چھڑانا چاہتا تھا اور اس نے بہت کوشش بھی کی لیکن وہ کب اس کے دل و دماغ پر سوار ہوئی وہ خود بھی نہیں جان پایا لالی کی خواہش اس کے دل میں پیدا ضرور ہو گئی تھی لیکن اس نے کھل کر اظہار نہیں کیا

اسے لگا تھا کہ اگر اس نے لالی کی خواہش کا اظہار گھر میں کسی کے سامنے کیا تو شاید یہ رشتہ مشکل راستے اختیار کریں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا سب نے اس کے دل کی بات کو سمجھا تھا بہت آسانی سے لالی اس کی ہو گئی تھی

صحیح کہتے ہیں کہ اللہ دل میں محبت بھی اسی شخص کے لئے ڈالتا ہے جو آپ کے نصیب کا ستارہ ہو ۔وہ کسی غیر کو دل میں اترنے بھی نہیں دیتا اور یہ لوگ جو محبت کر کے بچھڑنے کے دعوے کرتے ہیں وہ انہیں تسلیم نہیں کرتا تھا

کیونکہ وہ مانتا تھا کہ اگر محبت سچی ہو تو تقدیریں بھی بدل سکتی ہیں بس لگن سچی ہونی چاہیے محبت میں اتنی شدت ہونی چاہیے کی تقدیر لکھنے والا بھی آپ کے نصیب میں آپ کی محبت لکھ دے ۔

اور اس کی محبت جیت گئی تھی اللہ نے اس کے نصیب میں اس کی محبت لکھ دی تھی اور کچھ نہیں چاہیے تھا

OOOOOO

کیا بات ہے دانی تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی ہو مجھ سے بھاگ کیوں رہی ہو۔۔۔؟ میں کہہ رہا ہوں کہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا میں نے عالم ادا سے بات کر لی ہے وہ جلد ہی ہماری شادی کے لئے کوئی نہ کوئی اسٹیپ لیں گے

https://www.zubinovelszone.com

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے تقریباً اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا جبکہ دانی تیز قدم اٹھاتے اپنی کلاس کی طرف جا رہی تھی کہ روحان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی کچھ نہیں کرے گا روحان سمجھ رہے ہو تم ہماری شادی کبھی نہیں ہو سکتی اور میں اس حقیقت کو قبول کر چکی ہوں سچ یہ ہے کہ تم اور میں کبھی ایک نہیں ہو سکتے ہمارے نصیب میں ایک دوسرے کا ساتھ لکھا ہی نہیں ہے ہمارے اس طرح سے ایک دوسرے کے ساتھ ٹائم پاس کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں

ہماری شادی کبھی نہیں ہو سکتی اگر میرے بابا مان بھی گئے تب بھی تمہاری ماں کبھی نہیں مانے گی اور تمہارے بابا میرے بابا سے کبھی بھی میرا ہاتھ مانگنے نہیں آئیں گے کیونکہ میرے بابا تمہارے بابا اور تمہاری ماما کے افیئر کے گواہ ہے۔ دانی نے بے خوف ہو کر کہا۔ لیکن روحان کو آگ لگ گئی

دانی زبان سنبھال کر بات کرو تم میرے ماں باپ کے بارے میں بات کر رہی ہو اس کے گستاخ لہجے پر وہ چیخ اٹھا

ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو تم مجھے زبان سنبھال ہی لینی چاہیے اور تمہیں تمہارے جذبات کیوں کہ حقیقت سننے کی تم میں ہمت نہیں ہے

اور میں تمہارے جذبات ہرٹ نہیں کر سکتی اس لیے بہتر ہو گا کہ ہم ایک دوسرے کے راستے کو چھوڑ دیں وہ کلاس روم میں جانے کی بجائے آگے بڑھ گئی جب کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا

دانی مجھے موقع تو دو اپنی محبت کو ثابت کرنے کا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں
مجھ سے کوئی وعدہ مت کرو روحان کیوں کے تم کوئی بھی وعدہ نبھا نہیں سکتے نہ تم اپنی ماں کے سامنے سوال اٹھا سکتے ہو اور نہ ہی اپنے باپ کو میرے گھر بھیج سکتے ہو وہ اس کی بات کاٹ کر بولی

میں کروں گا دانی تم جو کہو گی میں کروں گا مجھے موقع تو دو بتاؤ تو مجھے آخر ایسی کونسی بات ہے جو تم جانتی ہو اور میں نہیں میں تمہارے لیے ہر حد پار کر جاؤں گا پلیز اس طرح سے مجھے چھوڑنے کی بات نہ کرو وہ اس کے دونوں ہی بازو تھامیں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

دانی آنسو بہاتے اس کے سینے سے آ لگی وہ کمال کی اداکاری کر رہی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اگر وہ بریرہ کے ہاتھ کی کٹھ پتلی نہ ہوتی تو اداکار ہوتی

کیا تم میں سچائی سننے کی ہمت ہے روحان کیا تم سن سکتے ہو وہ حقیقت جو میرے بابا نے مجھے بتائی وہ آنسو بہاتے ہوئے بولی تو روحان نے ہاں میں سے ہلاتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما

بتاؤ مجھے کون سی بات ہے جو تم نے مجھ سے چھپا کر رکھی ہے تم نے اپنے بابا سے ہم دونوں کے بارے میں بات کر لی ہے کیا وہ ہم دونوں کے بارے میں سب جان چکے ہیں کیا انہوں نے انکار کر دیا ہے وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے سوال کر رہا تھا دانی نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا

ہاں میں نے بابا کو ہم دونوں کے رشتے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا لیکن جب انہیں پتا چلا کہ تم ایڈوکیٹ صفدر کے بیٹے ہو تو انہوں نے کہا کہ انہیں شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ایڈوکیٹ صفدر اور پاکیزہ بیگم کبھی بھی اس رشتے کے لیے تیار نہیں ہوں گے

لیکن کیوں دانی ایسا کیوں ایسا کیا ہے میرے ماں باپ نے کہ وہ اس رشتے کے لئے تیار نہیں ہوں گے آخر کون سا راز چھپا کے رکھا ہے تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم میرے ماں باپ کے بارے میں کچھ ایسا جانتی ہو جو میں نہیں جانتا۔

https://www.zubinovelszone.com

بتاؤ مجھے میرے ماں باپ میرا تمہارے ساتھ رشتہ کیوں نہیں جوڑیں گے آخر ایسا کیا کیا ہے تمہارے بابا نے جو میرے بابا اور ماما تمہارے بابا سے اتنی نفرت کرتے ہیں کہ وہ تمہیں بہو کے روپ میں قبول نہیں کر سکتے اس پر ضبط کا جواب دے چکا تھا آج وہ اس سے جواب مانگ رہا تھا

اور آج بھی اسے ہر جواب دینے آئی تھی آخر اس کام کی بھی تو اچھی خاصی قیمت لے چکی تھی وہ میرے بابا تمہاری ماما اور بابا کے ناجائز رشتے کے گواہ ہے

یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم دانی روحان نے سخت آواز میں کہا لیکن دانی رکی نہیں میرے بابا کوئی غیر نہیں روحان بلکہ صفدر شاہ کی سگی بہن سعدیہ شاہ کے شوہر ہیں۔اور روحان یہ بھی سچ ہے میری ماما تمہاری پھوپو ہیں

آج سے 17 سال پہلے تمہارے ماں باپ نے اپنی بہن کا گھر توڑ دیا زبردستی انہیں میرے بابا سے الگ کر دیا لیکن میری ماما بھی جی نہیں پائی طلاق کے دو سال بعد بھی ان کا انتقال ہو گیا تب میں پانچ سال کی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

خلع کے بعد میرے بابا مجھے اپنے ساتھ لے آئے تھے میرے بابا میری ماما سے بے حد محبت کرتے تھے اور تمہاری حویلی میں بھی ان کی بہت عزت تھی لیکن میرے بابا نے صفدر شاہ کو کسی عورت سے چھپ کر ملتے ہوئے دیکھا تو انہیں سمجھانے چلے گئے

لیکن وہاں میرے بابا پر الزام لگایا گیا صفدر شاہ نے اپنا گناہ میرے بابا کے سر پر لگا کر چھپانے کی کوشش کی لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا واصف شاہ نے تمہاری ماں کو طلاق دے دی

اور پھر ان دونوں نے شادی کر لی میرے بابا کو تمہاری ماں اور سوتیلے باپ اس کی وجہ سے بہت کچھ کہنا پڑا اس واقعے کے تین دن بعد بھی صفدر شاہ نے زبردستی میرے بابا کو میری ماما کو طلاق دینے پر مجبور کر دیا

میں جانتی ہوں تم شوکڈ میں ہو یہ سب کچھ قبول کرنا تمہارے لئے ممکن نہیں لیکن حقیقت یہی ہے اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو مجھے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتے ہو تو جا کر لڑو اپنے باپ سے جا کر پوچھو اس عورت سے کیا وہ مجھے اپنی بہو کے روپ میں قبول کرے گی کیا وہ اس لڑکی کو اپنی بہو کے روپ میں قبول کرے گی جس کی ماں کا گھر اسی کی وجہ سے ٹوٹ گیا

نہیں روحان تم میں ہمت نہیں ہے تم کچھ نہیں کر سکتے تم اپنی محبت کے لیے نہیں لڑ سکتے میں تمہیں مجبور نہیں کروں گی اس پتھر کو یہیں ختم کر دو میں سستے کو آگے نہیں بنانا چاہتی اور نہ ہی اب مزید اس رشتے کو لے کر آگے چل سکتی ہو

میں یہاں سے ہمیشہ کے لئے پیرس جارہی ہوں اب میرا یہاں رہنے کا کوئی مطلب نہیں میں نے تم سے محبت کی ہم سوری میں نے تم سے کچھ زیادہ امیدیں باندھ لی تھی وہ آنسو بہاتی وہاں سے جانے ہی والی تھی جب روحان کی آواز سنائی دی

تم نے غلط انسان سے محبت نہیں کی دانی میں لڑوں گا تمہارے لیے ہر کسی سے میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں اگر میرے باپ ماں باپ نے تمہیں قبول نہیں کیا تو کیا ہوا شاہ خاندان کے لوگ کریں گے اور عالم ادا تو ویسے بھی کہتے ہیں میرا اصل خاندان وہ ہے میرا اصل گھر وہ ہے۔

اگر ان لوگوں نے تمہیں قبول نہ کیا تو میں تم سے نکاح کر کے تمہیں اپنے اصل گھر لے جاؤں گا میں تمہیں اور اپنے بچے کو اپنا نام ضرور دوں گا وہ فاصلہ مٹاتے ہوئے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ بالکل ٹھیک کہتی تھی روحان بے حد بے وقوف انسان تھے یقیناً اس سے زیادہ ہوشیار تو وہ دودھ پیتے بچے ہوتے ہیں۔ جو کم از کم سہی غلط کی پہچان ہوتی ہے جو یہ تو جانتے ہیں کہ دنیا میں ماں باپ سے بڑھ کر اور کوئی ہم درد نہیں

○○○○○○

وہ ایک بے حد خوبصورت سی ڈریس اپنے ساتھ لگائے دیکھ رہی تھی جب اچانک پیچھے سے زایار نے اسے اپنی باہوں میں بڑا

لڑکی تم شوہر والی ہو خبر دار جو یہ رنگ پہن کر اپنے آپ کو بیوا ثابت کرنے کی کوشش کی وہ اس کے ہاتھ میں موجود خوبصورت کالی فراک دیکھتے ہوئے بولا

استغفر اللہ زایار آپ کیسی باتیں کرتے ہیں اس کے ایسا کہنے پر وہ ناراضگی سے بولی تو زایار قہقہ لگا کر ہنسا

کیا کہا تم نے زایار کہیں میرے کان غلط تو نہیں سن رہے مجھے تو لگا تھا کہ محترمہ منے کے ابا کہہ کر پکارے گی وہ شرارت سے اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا اسے سمیٹنے پر مجبور کر گیا

جب کہ اس بار اس کی جسارت کے بعد وہ کچھ بول بھی نہ سکی۔اس کی باہوں میں قید وہ پوری طرح اس کی محبت میں رنگی ہوئی تھی

جبکہ اس کے شرمانے پر زایار نے مسکرا کر ایک پیکٹ آئینہ کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا یہ والا ڈریس پہنو تاکہ ہر انداز میں سہاگن لگو وہ اس کے مہندی سے سجے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بے حد محبت سے بولا

مزاحمت احتجاج کرنے کی وہ ہمت تو پہلے بھی نہیں رکھتی تھی آج بھی نہیں تھی جب کہ وہ بے باکی سے اس سین شرمائے چہرے پر اپنے بوسوں کی برسات کر چکا تھا

اچانک ہی اس سے الگ ہو کر کچھ فاصلے پر ہو پااور اسے سخت نگاہوں سے گھورنے لگا پازیب کو لگا کہ اس سے کوئی غلطی ہو گئی ہے شاید زایار اس سے ناراض ہو گیا ہے۔جبکہ اس کی شرارتی نظریں کچھ اور کہہ رہی تھی

لڑکی ہر وقت تم سے پیار نہیں کر سکتا اور بھی بہت کام ہے مجھے آج کے بعد اتنا پیارا لگنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں لیکن جب میں فری ہوں تب لگ سکتی ہو ویسے تو تم تب مجھے ماسی والے روپ میں بھی پسند ہوتی ہو

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس وقت مجھے بہت کام ہے اس لیے میں تمہیں مزید نہیں دیکھ سکتا ویسے مجھے سمجھ آگیا ہے اللہ نے تمہیں میری زندگی میں بھیجا ہے اسی لئے تاکہ وہ جو مسٹر پرفیکٹ کا ٹیگ ہے میرے پاس وہ ختم ہو جائے۔

وہ شرارتی انداز کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے قریب آیا اور شدت سے بھرپور بوس اس کے لبوں پر دے کر بولا

چلو ڈارلنگ اب تم شرماو میں کام ختم کر لوں

اسے اسی حالت میں چھوٹ کر باہر چلا گیا تھا جب کہ کتنی دیر پازیب اپنی نظر تک نہ اٹھا پائی

ooo

oooo

وہ کافی دنوں کے بعد روحان سے ملنے یونی ایا تھا پچھلے کچھ دنوں میں وہ گاؤں میں ہی تھا کیونکہ اس بار الیکشن میں حصہ لینے کی وجہ سے گاؤں کے بہت سارے کام ایسے تھے جو اسے خود کرنے پڑ رہے تھے۔

https://www.zubinovelszone.com

اور حقیقت یہی تھی کہ گاؤں والوں کے کام آنا اسے اچھا لگتا تھا یہ اس کے نزدیک بہت اہمیت کی بات تھی کہ وہ لوگوں کے کام آرہا ہے۔

لیکن بہت دنوں سے وہ روحان سے بھی ملنا چاہتا تھا اس کے پیپرز شروع ہو چکے تھے بس دو ہی ٹیسٹ باقی تھے۔

پچھلے دنوں ریحان اسے فون پر بھی بہت زیادہ پریشان کر رہا تھا لیکن اس نے روحان کو یقین دلایا تھا کہ وہ دانی اور اس کی شادی ضرور کروائے گا اور ان کی زندگی میں آنے والی ہر مصیبت کا سامنا کرے گا۔

وہ بس ایک بار دانی سے ملنا چاہتا تھا لیکن روحان کا کہنا تھا کہ اب وہ دانی سے اسے اسی دن ملائے گا جس دن وہ اس کے اور دانی کے نکاح کا سارا انتظام کر لے گا اسے روحان کی ضد پر غصہ تو بہت آیا تھا لیکن شاید انسان محبت میں سمجھ بوجھ کھو دیتا ہے

وہ بھی ہر طرح کی سمجھ سے آگے نکل چکا تھا۔
لیکن یہ تو عالم کا دعویٰ تھا کہ وہ اسے کسی بھی مصیبت میں پھنسنے نہیں دے گا۔

https://www.zubinovelszone.com

اسی لئے آج وہ یونیورسٹی اس سے ملنے آیا تھا تا کہ وہ اسے یقین دلا سکے کہ وہ دانی اور اس کے نکاح کا کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا

لیکن یہاں آکر اسے پتہ چلا کہ وہ تو یہاں ہے ہی نہیں بلکہ آج صبح ہی گاؤں کے لئے نکل چکا ہے اس کے دوستوں کا کہنا تھا کہ اپنے بھائی کی شادی کی وجہ سے روحان گاوں جا چکا ہے لیکن پیپر کے دوران اس طرح سے جانے کا مطلب یہی تھا کہ گاؤں میں کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو گیا ہے

یا پھر روحان کے دماغ نے پھر سے الٹا چلنا شروع کر دیا ہے وہ روحان سے کسی بھی قسم کی بے وقوفی کی امید رکھ سکتا تھا

کہیں روحان اپنے گھر والوں کو دانی کے بارے میں نہ بتانے گیا ہوا اگر ایسا تھا تو پھر ٹھیک ہی تھا کیوں کہ اس کی گرل فرینڈ پریگنینٹ تھی اور یہ چیز آگے جا کر ان کے لیے بڑا مسئلہ کھڑا کر سکتی تھی

شاید وہ عالم کی طرف سے ناامید ہو گیا تھا پچھلے دنوں گاؤں کے کاموں میں بہت زیادہ مصروف ہونے کی وجہ سے وہ اس کو بالکل وقت نہیں دے رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جس کی وجہ سے ممکن ہے روحان بہت زیادہ ٹینشن میں ہو اور اپنے گھر والوں سے اس بارے میں بات کرنے کا سوچا ہو اگر ایسا تھا تو بہت اچھا تھا۔ وہ خود بھی یہی چاہتا تھا کہ روحان کی گرل فرینڈ کے بارے میں اس کے گھر والوں کو سب کچھ پتہ ہو۔ اس کا اب یہاں رکنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسی لیے واپس جانے کے لیے اس نے یونیورسٹی گیٹ کی طرف قدم بڑھائے

ooooo

یونیورسٹی کے گیٹ سے نکلتے ہوئے کسی احساس کے تحت اس نے مڑ کر پیچھے شور آمیز ماحول کو دیکھا بہت سارے لڑکے اور لڑکیاں تیزی سے سیڑھیاں اتر رہے تھے

اس کے چہرے پر دل کش مسکراہٹ آئی کیونکہ سامنے اس کی خواہش اپنے پیروں پر چلتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے اترتی اپنی سہیلی کے ساتھ قہقہ لگا رہی تھی

نہ جانے وہ کس بات پر ہنس رہی تھی لیکن اس کا ہنستا مسکراتا چہرہ عالم کی پینٹنگ کو ایک اور خوبصورت عکس دے گیا تھا

اپنی سوچ کے مطابق اس نے ایک پینٹنگ میں اس کا مسکراتا ہوا چہرہ بنایا تھا۔اس کے نرمی سے مسکراتے لبوں کو بہت خوبصورتی سے اس نے اپنی پینٹنگ میں قید کر لیا تھا لیکن اس وقت جس انداز میں وہ ہنستے ہوئے اپنی سہیلی سے بات کر رہی تھی یہ عالم کے لئے ایک الگ اندازہ تھا

اس کی انگلیاں اپنے آپ بے چین ہونے لگی اور اس کا دل بھی اس کی تصویر بنانے کو بے قرار ہونے لگا تھا لیکن وہ قریب سے دیکھنے کا موقع کیسے ہاتھ سے جانے دیتا

ہاں وہ اس کی قربت کے لئے بے قرار نہیں تھا کیوں کہ اسے محبت پر یقین تھا اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے نصیب میں ضرور لکھی جائے گی کیونکہ اس کے دل نے اپنے دروازے اس کے لئے کھول لیے ہیں وہ اس سے محبت کر بیٹھا تھا

یہ اس کا یقین کہتا تھا کہ جس نے اس کے دل کی سخت دیواروں کو کسی کے لیے نرم کر دیا ہے وہ اسے اس کی زندگی کا حصہ بھی ضرور بنائے گا ہاں عالم اس کے لئے یہ سوچ کر بھی بے قرار نہیں تھا کہ نجانے وہ اس کے نصیب میں بھی ہو گی یا نہیں

کیوں کہ اس کا یقین کہتا تھا آپ کے دل میں محبت ڈالنے والا اس محبت کو نصیب میں بھی لکھ دے گا

وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا قریب سے تراب اس سے کہتا تھا کہ تم گھر والوں سے بات کیوں نہیں کرتے جبکہ اس دن وہ اس کے گلے میں پہنے کارڈ بیچ کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ ہے

اور یہ حقیقت تھی کہ ڈبل ماسٹر کرنے کے بعد وہ ایک سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ کو دلہن بنا کر گھر لے کر نہیں جا سکتا تھا اس کی بیوی بننے کے لیے اسے بہت محنت کرنی تھی

ویسے بھی وہ عمر کے لحاظ سے بھی اس سے بہت کم تھی۔اور وہ جانتا تھا کہ ان کی شادی کے بعد اس بات کو لے کر بھی گاؤں میں اچھا خاصا ہنگامہ ہونا تھا لوگوں نے طرح طرح کی باتیں کرنی تھی لیکن وہ کیا کرتا جب وہ اس کے دل میں بس چکی تھی

دلوں میں محبت انسان نہیں خدا ڈالتا ہے۔اور جب محبت ہو جائے تو ہر طرح کا فرق مٹ جاتا ہے محبت میں عمر کا فرق بھی میٹر نہیں کرتا۔

ہاں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ عمر میں اس سے کتنی چھوٹی ہے بس وہ اسے پسند تھی اور وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا تھا اور ضرور کرے گا چاہے اس کے لئے اسے دو سال اور انتظار ہی کیوں نہ کرنا پڑے

اپنی سوچوں میں مصروف باغور اسے دیکھ رہا تھا

جب نین کی اچانک نظر دروازے کی جانب گئی جہاں اسے دیکھتے ہی وہ لڑکھڑا گئی جس کی وجہ سے ساتھ والے سٹوڈنٹ کا دھکا اسے لگا وہ نیچے جا گری

اچانک ایسا ہونے کی وجہ سے عالم نے تیزی سے قدم اٹھاتا

ooooo

وہ تیزی سے اس کے پاس آیا اور اسے سہارا دینے لگا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کرنے لگا کیوں کہ اس کے ہاتھ پر اچھا خاصہ زخم آیا تھا۔عالم نے اس کا زخم تو نہیں دیکھا تھا لیکن اس کے گرنے کے انداز سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اسے یقیناً چوٹ آئی ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

نہ جانے کیوں ایسا ہوتا تھا وہ جب اسے پہلی بار ملا تو اس کی گاڑی سے ٹکرائی دوسری بار ملا تو اسے دیکھتے ہی مرچی کا گولا اسکے گلے میں پھنس گیا۔اور آج اسے دیکھتے ہی وہ لڑکھڑا کر گر گئی

پتا نہیں کیوں جب بھی وہ اس سے ملتا تھا تب اس کی تکلیف کی وجہ بن جاتا تھا کیوں اس کی ہر نگاہ اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی تھی۔

وہ ایسی باتوں پر بالکل یقین نہیں کرتا تھا لیکن دوبارہ ایسا ہونے کی وجہ سے عالم کو یہ لگنے لگا تھا کہ شاید وہ جب اس سے ملے اس کی تکلیف کی وجہ بن جائے گا یہی وجہ تھی کہ وہ آج بھی بنا اس کی جانب دیکھے وہاں سے جانے والا تھا کہ اس کا دل بے قرار ہوتا اس کے دیدار کے لیے وہیں رک گیا

لیکن اسے دیکھتے ہی پھر ویسا ہی ہوا ایسی باتوں پر یقین نہ کرنے والا بھی اس بات پر یقین کر بیٹھا تھا کہ شاید اسے اپنی ہی محبت کی نظر لگ جاتی ہے۔

شاید اس کی محبت کی نظر میں اتنی شدت ہے کہ وہ اس معصوم کی تکلیف کی وجہ بن جاتا ہے پر اب عالم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ کبھی اس سے ملنے نہیں آئے گا کم از کم نکاح سے پہلے تو ہر گز نہیں

https://www.zubinovelszone.com

اس کا بازو تھام کر وہ اسے سہارا دے کر کھڑا کرنے لگا۔اس کی نگاہیں نین کی نگاہوں سے ٹکرائی اس کی چھوٹی سی ناک پر یہ غصہ بے حد بلا لگا جب جھٹکے سے دانین نے بازو اس کے ہاتھ سے چھڑا کر دو قدم کا فاصلہ طے کیا

انتہائی کوئی بے شرم اور ڈھیٹ انسان ہیں آپ شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے دیکھنے میں کتنے شریف اور عزت دار گھرانے کے معلوم ہوتے ہیں لیکن حرکتوں پر غور کریں اپنی۔اسے جھٹک کر وہ انتہائی نفرت سے دیکھتے ہوئے بولی عالم تو اس کے انداز پر حیران تھا ایسا بھی کیا ہو گیا کہ وہ اسے اس طرح سے سب سٹوڈنٹ کے سامنے سنا رہی تھی

وہ تو اس کی مدد کرنے کے لئے یہاں چلا آیا تھا۔

اس کے انداز نے عالم کو غصہ دلا دیا تھا۔آج تک کس میں اتنی ہمت ہوئی تھی کہ عالم سلطان شاہ سے اس لب و لہجے میں بات کرے
کیا فضول بولے جا رہی ہو لڑکی۔۔۔میں یہاں تمہاری ہیلپ کرنے آیا تھا تمہیں گرا دیکھ کر مجھے لگا تمہیں چوٹ لگی ہو گی وہ کسی کو صفائی دینے کا عادی نہیں تھا لیکن نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں میں نفرت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

جب کہ اس کے ہاتھ کی چوٹ کا سوچتے ہوئے بے ساختہ ہی اس کا دھیان اس کے ہاتھ پر چلا گیا جہاں سے خون بہہ رہا تھا

اور اس کا کمینہ دل اس کی اتنی بے عزتی کروا کر بھی اس کے لئے تڑپ اٹھا

نین تمہارے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے دکھاؤ مجھے دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے اس کا انداز اپنے اپ نرم ہو گیا تھا سختی سے بھنیچے ہوئے لب اس کی فکر کے گن گانے لگے تھے

میرے ہاتھ کی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایک کان کے نیچے لگائی تو ساری فکر کر نکل جائے گی

کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے تمہاری یہ بڑی گاڑیاں اور یہ اسٹائل دیکھ کر میں انپریس ہو جاؤں گی ۔یا تمہارے آوارہ عاشقوں کی طرح دیکھنے پر تم پر فدا ہو جاؤں گی اچھے سے سمجھتی ہوں تم جیسے جھوٹے مردوں کی جھوٹی فطرت کو

وہاں دیکھ کر آنکھوں کی ہوس پوری نہیں ہوئی یہاں چلے۔۔۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

چٹاخ۔۔۔۔۔اس کی تیزی سے چلتی زبان عالم کے زناٹے دار تھپڑ سے بند ہو چکی تھی۔عالم نے اپنا ہاتھ بہت ہلکا رکھا تھا ورنہ اب تک وہ بے ہوش ہو چکی ہوتی ہاں لیکن بے یقینی سے اسے دیکھ ضرور رہی تھی

بند ایک دم بند خبر دار جو اس زبان سے ایک لفظ بھی نکالا زبان حلق سے کھینچ کر باہر نکال لاؤں گا ۔کیا لگتا ہے تمہیں میں کوئی آوارا اسٹرک چھاپ ہوس پرست عاشق ہوں جو تمہیں دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ہوس بجھا رہا ہوں۔

ایسے کون سے سرخاب کے پر لگے ہیں تمہارے ساتھ جو میں تمہارے پیچھے پڑا رہوں گا۔بہت حسین ہو یا آسماں سے اتری کوئی پری ہو

ہو کیا تم۔۔۔؟اوقات کیا ہے تمہاری۔۔۔؟

عالم سلطان شاہ۔۔۔۔میرا نام سن کر ہزار لڑکیوں کھینچی چلی آتی ہیں خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اپنا حسن میرے قدموں میں بچھاتی ہے

میں عالم سلطان شاہ تمہیں دیکھ کر اپنی آنکھوں کی ہوس مٹاؤں گا وہ تمسخرانہ انداز میں ہنسا جبکہ اس کے انداز پر دانین کی نگاہیں اپنے آپ جھک گئی تھی۔تھوڑی دیر پہلے پڑنے والا تھپڑ تو اسے بالکل یاد بھی نہ رہا تھا اسٹوڈنٹ کا بہت سارا مجمع وہاں جمع ہو چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

شاید وہ پہلی بار کا غصہ اس پر نکالنے کے لئے کچھ زیادہ ہی بکواس کر گئی۔شاید پہلی بار بھی اسے سمجھنے میں غلطی ہو گئی تھی لیکن اس بار تو وہ حد ہی کر گئی تھی

وہ پچھلی بار بھی تو اسے بتا کر گیا تھا کہ وہ کون ہے اب اتنا بڑا آدمی بلا اس کے پیچھے کیوں پڑے گا اسے کون سا کسی چیز کی کمی تھی جو وہ اسے دیکھ کر آہیں بھرتا۔

وی آر ریلی سوری سر میری دوست کچھ زیادہ ہی بول گئی ہم شرمندہ ہیں اقصیٰ جو کب سے اسے سن رہی تھی عالم کے غصہ پر وہ اس سے معذرت کرنے لگی

معذرت کرنے کی ضرورت آپ کو نہیں ان محترمہ کو ہے کہ ان کا دماغ ضرورت سے زیادہ چلتا ہے وہ بے حد غصہ سے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جبکہ شرمندگی سے وہ کچھ نہ بول پائی عالم اپنا رومال نکال کر اس کے ہاتھ پر باندھنے لگا

اس دنیا میں ہر انسان تمہارے حسن کا دیوانہ ہو ایسا ضروری تو نہیں۔ضروری نہیں کہ ہر نگاہ ہوس پرست ہو۔لیکن کچھ لوگوں کے فطرت بھی ایسی ہوتی ہے۔

بنا بات کو پوری طرح سمجھے ری ایکشن دینا تو تم لوگوں کا فیورٹ کام ہے۔ بر حال آئی ڈونٹ کیئر ۔سنو اسے کسی کلینک لے جانا ہاتھ میں کافی گہری چوٹ آئی ہے وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا

یہ تم نے کیا کیا دانین ضروری تو نہیں کہ ہر انسان ویسا ہی ہو جیسا ہم سوچتے ہیں۔

پاس کھڑی ایک لڑکی نے سمجھاتے ہوئے کہا جبکہ باقی سب سٹوڈنٹ بھی اس سے اتفاق رکھتے تھے

ہاں وہ عالم سلطان شاہ ہے اتنا بڑا آدمی بلا اسے کیا ضرورت ہے کسی لڑکی کو چھیڑنے کی دوسری لڑکی نے کہا

میرے خیال میں اس دن بھی تو نے اس کی بات کا غلط مطلب نکالا تھا شاید اسکی بات کو ہم نے غلط سمجھا تھا یار وہ بہت ڈیسنٹ اور شریف انسان ہے

میرے خیال میں تمہیں اس سے معافی مانگنی چاہیے اقصیٰ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو دانی نے ایک نظر اس کے چہرے کو اور پھر عالم کی پیٹھ کو دیکھا جو گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا

یہاں موجود سب لوگوں کو یہی لگتا تھا کہ اس نے عالم کی انسلٹ کر کے غلطی کی ہے اور اسے معافی مانگنی چاہیے جبکہ تھپڑ اس نے اسے مارا تھا لیکن پھر بھی غلطی اسے اپنی ہی لگ رہی تھی

یہی تو عادت تھی اس کی وہ اپنی غلطی کو فورا مان جاتی تھی اور وہ جانتی تھی کہ وہ عالم کو ضرورت سے زیادہ سنا چکی ہے وہ بھی سب سٹوڈنٹ کے سامنے ہر کوئی اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے اتنے بڑے بزنس ٹائیکون کی بہت انسلٹ کر دی تھی اس نے فورا ہی معافی مانگنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس کے پیچھے گئی

ooooo

ایکسکیوز می میری بات سنیں مسٹر سلطان شاہ

عالم۔۔۔عالم سلطان شاہ۔۔اس کی پکار اور اپنے ادھورے نام پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا جہاں اس کی پکار پر اس کا دل میں ہلچل پیدا ہونے لگی تھی وہی اپنے ادھورا نام پر اس کے منہ کے زاویے بگڑ گئے

جب کہ اس کے اس طرح غصے سے کہنے پر وہ پھر سے نگاہیں جھکا گئی

جی مسٹر عالم سلطان شاہ میں آپ سے معذرت کرنا چاہتی ہوں شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں کچھ زیادہ ہی بول گئی۔مجھے اتنی فضول بکواس نہیں کرنی چاہیے تھی مجھے معاف کردیں میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں وہ نگاہیں جھکا کر بولی

اس کا یہ انداز بھی معصومیت سے بھرپور تھا وہ اس کے کس کس انداز پر فدا ہوتا۔وہ نگاہیں اٹھا کر غضب ڈھاتی تھی اور نگاہیں جھکا کر دل میں ہلچل پیدا کر دیتی تھی یہ اس کی ذات پر ایک اور الزام تھا جو عالم کی محبت نے اسے دیا تھا

آج کے بعد یہ بات یاد رکھنا کہ ہمارے خاندان کی بیوی اپنے شوہر سے اتنی اونچی آواز میں بات نہیں کرتی۔کچھ مینرز سیکھ لو نکاح سے پہلے مجھے بدزبان بیوی پسند نہیں

وہ جو اس کے جواب میں نگاہیں جھکائے ہوئے اس کا معافی نامہ سننے کے منتظر تھی اس کے الفاظ سن کر غصے سے آگ بگولا ہو گئی ایک تو پہلے ہی اس کا گال تپ رہا تھا اس کے تھپڑ کی وجہ سے اور اب مزید بکواس کر رہا تھا

اس کی پہلی سوچ ہی اس کے بارے میں صحیح تھی اس نے جو اس کے بارے میں پہلے سوچا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا وہ ایک آوارہ اور ڈھیٹ انسان تھا

اس کا دل چاہا کے جیسا تھپڑ اس نے اس کے چہرے پر لگایا ہے ایک ویسا ہی تھپڑ اس کے منہ پر لگا کر اس کی بے لگام زبان کو لگام دے ڈالے لیکن سامنے والے کی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا کہ نہ تو اس کا ہاتھ اٹھ سکا اور نہ ہی وہ اس سے زیادہ دیر نگاہیں ملا سکی

اس کی نگاہیں چرانے پر عالم کے چہرے پر ایک خوبصورت دلکش مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

یہ چادر لے کر آتی ہو تم یونیورسٹی وہ اس کے ہاتھ میں موجود چادر کو دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا لگے ہاتھ اس کے ہاتھ سے چادر لے کر دیکھنے لگا

دانین کو تو اس کا یہ انداز آگ لگا گیا تھا لیکن نہ جانے اس کی نگاہوں میں ایسا کیا تھا کہ وہ کچھ بول ہی نہیں پائی وہ اپنے دوستوں کو بتا کے آئی تھی کہ وہ اس سے معافی مانگنے والی ہے لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ کسی بھی معافی کے لائق ہی نہیں تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ آہستہ سے چادر کھول کر اس کے گرد پھیلانے لگا۔اس کے انداز پر دانین نے دو قدم پیچھے کی طرف اٹھائے لیکن وہ دیر کر چکی تھی عالم چادر اس کے گرد پھیلا چکا تھا

اور اب متاثر ہونے والے انداز میں س کی چادر کو دیکھ رہا تھا

اچھی بات ہے چھپا کر رکھو اپنے آپ کو تم پر صرف میرا حق ہے تم پر بہت جلد عالم سلطان شاہ کی مہر لگنے والی ہے اپنے آپ کو تیار کر لو وہ انگلیوں کے پوروں سے اس کا گال چھوتا۔مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل چکا تھا جب کہ دانین کا صدمے اور غصے سے برا حال تھا

oooo

بارات بہت دھوم دھام سے آئی اب مزید کوئی رسم نہیں بچی تھی لیکن نہ جانے سنیہا نے کون کون سی رسمیں نکالی تھی۔ایک تو لالی اسے تنگ کر رہی تھی اور پتہ نہیں کون کون سے رسم بتا رہی تھی اس کا رسم جس میں پیسے ملنے تھے

یہ تو ان دونوں کی ڈیل تھی کے جتنے بھی پیسے ملیں گے وہ دونوں آدھا آدھا کریں گی جس کے بعد سے لے کر ابھی تک رسموں کا لمبا سلسلہ شروع ہو چکا تھا زریار تو اسے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ اچھی خاصی رقم تیار کر لو تمہاری خیر نہیں

اس کی وجہ سے صبح صبح اپنے نوکر کو اس نے بینک بھیجا تھا لیکن اس کے پاس موجود سارے پیسے ختم ہو چکے تھے اور اب دلہن کے ساتھ بیٹھنے کے لئے اسے الگ سے پیمنٹ کرنی پڑ رہی تھی

اس نے کہا بیٹا بہت ہو گیا میرے پاس جو تھا میں دے چکا ہوں اب بس کر و وہ ذرا سختی سے بولا جبکہ اس کے انداز پر دلہن بیگم اپنی ساری شرم و حیا بلائے گھونگھٹ اتار چکی تھی

پہلے پیسے دے ورنہ سنیہا نہیں اٹھے گی اس سیٹ کی قیمت ہے اس کی بات پر صفیہ بیگم سر تھام کر بیٹھ گئی جبکہ سکندر شاہ کو یہ ساری رسمیں بہت مزہ دے رہی تھی

آخر وہ ان کی بیٹی تھی کہیں پر بھی کیوں شرماتی وہ تو شکر تھا اس رسم کو ادا کرنے کے لیے صرف گھر والے ہی موجود تھے باقی سب لوگ اسٹیج سے نیچے تھے ورنہ دلہن کا یہ انداز دیکھ کر غش کھا کر بے ہوش ہو چکے ہوتے

اس کے انداز پر شیر نے اسے گھور کر زاہد سے ادھار لیا تھا اور پیسے ملنے کے بعد اسے سیٹ ملتے ہی یہ سننے کو ملا ایک بار پھر سے کسی کو بھیج کر بینک سے پیسے نکلوا کر لائیں کیونکہ ابھی بہت ساری رسمیں باقی ہیں

یار تم سنیہا سے اتنا پیار تو نہیں کرتی شیر اسے گھورتے ہوئے بولا

سنیہا سے بہت پیار کرتی ہوں لیکن اس بار نہ جو پیسے آپ دیں گے تو ہم آدھے آدھے لینے والے ہیں اسی لئے ساری رسمیں ہوں گی اور آپ کو بہت سارے پیسے دینے ہوں گے

کم از کم اتنے پیسے تو ہونے چاہیے کہ میرا ترکی کا ٹکٹ بن جائے وہ اس کے ساتھ بیٹھی دوبارہ گھونگھٹ کو اوڑتے ہوئے اسے جھٹکے دے رہی تھی

ترکی کیوں جا رہی ہو اس نے حیرت سے پوچھا

ظاہر سی بات ہے اب دولہا ڈھونڈنے تو جا نہیں سکتی تو ہنی مون منانے ہی جاؤں گی نا وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کم آواز میں بولی

تو وہاں ہنی مون کس کے ساتھ منانے جا رہی ہوں کیونکہ میں تو سنگاپور لے کر جا رہا ہوں ہنی مون کے لیے اس کے انداز پر وہ ہنستے ہوئے بولا

سنگاپور وہاں جا کر کیا کرنا ہے وہاں کے لوگ بھی کالے ہوتے ہیں کسی کو پتانے میں بھی مزا نہیں آئے گا ہم ترکی جائیں گے وہاں کے لوگ بہت ہی نرم ہوتے ہیں میں تو پہلے بتا رہی ہوں میں تو ترکی ہی جاؤں گی اگر آپ نہیں چل سکے تو نہ چلیں میں اپنا ہنی مون اکیلے منا لوں گی وہ اسے کہتی ہوئی اسے دیکھ کر سامنے دیکھنے لگی جہاں صفیہ بیگم اسے کب سے خاموش ہونے کا اشارہ کر رہی تھی

لیکن ان کی یہ ڈھیٹ اولاد اس کی سنتی کہاں تھی وہ سٹیج پر چلی آئی اور بے حد سخت آواز میں اس سے کہا دلہن بن گئی ہو اب خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ لوگ طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں اگر اب تم نے ذرا سی بھی آواز نکالی تو رکھ کر دو تھپڑ لگاؤں گی ان کی دھمکی پر جہاں شیر کو بہت مزہ دے گئی تھی وہی اس کی معصوم سی بیوی کا منہ کھل گیا تھا

اسی لئے کہتے ہیں خاموشی ہر بیماری کا علاج ہے۔ وہ اپنے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا جب کہ اس کی بے چین نظر اپنے بابا کو ڈھونڈ رہی تھی

لڑکی اس وقت وہ بھی تمہیں خاموش رہنے کے لئے ہی کہیں گے وہ ہنستے ہوئے بولا

ٹھیک ہے اب میں کچھ بولوں گی نہیں خاموش رہو گی چاہے جو بھی ہو جائے منہ سے آواز بھی نہیں نکالوں گی جب تک منتے نہیں کرتے تب تک نہیں بولوں گی وہ منہ میں بڑبراتی صفیہ بیگم کی ڈانٹ کو دل پر لے چکی تھی جب کہ شیر کی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

ڈرالنگ میرے حالات اتنے بھی خراب نہیں ہوئے کہ میں تم سے بات کرنے کے لیے تمہاری منتیں کروں مجھے خود بھی خاموش بیوی بہت پسند ہے۔ وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کر گیا جبکہ بدلے میں لالی نے صرف گھور کر دیکھا تھا مطلب کے وہ اپنے ارادے پر عمل کرنے کا سوچ رہی تھی

○○○○○○

روحان کو یہاں دیکھ کر جہاں صفدر شاہ کو خوشی ہوئی تھی وہی اس کا انداز انہیں پریشان بھی کر گیا تھا اس نے بہت تلخ لہجے میں کہا تھا کہ مجھے آپ دونوں سے بات کرنی ہے گھر میں شادی ہونے کی وجہ سے وہ بے حد مصروف تھے مہمانوں سے گھر بھرا ہوا تھا اسی لئے انہوں نے روحان سے کہہ دیا کہ وہ شام کو اس سے بات کریں گے لیکن روحان کا گستاخ لہجہ انہیں غصہ دلا گیا اس نے بے حد

https://www.zubinovelszone.com

بد تمیزی سے کہا کہ اسے ابھی بات کرنی ہے اگر مہمان نہ ہوتے تو شاید وہ اسی وقت اس کی بات سن لیتے لیکن مہمانوں کے بیچ انہوں نے بس اتنا کہہ دیا کہ وہ بعد میں بات کریں گے

انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس حد تک بد تمیزی کا مظاہرہ کیوں کر رہا ہے کیوں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو بد تمیزی ہرگز نہیں سکھائی تھی آخر ایسی کونسی بات ہے جس سے وہ ہر لحاظ بھلا چکا ہے ۔وہ خود بھی جاننا چاہتے تھے لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں تھا وہ اسکو شام اپنے کمرے میں آنے کا کہہ چکے تھے۔روحان نے بس ہاں میں سر ہلا دیا اس کے بعد صفدر شاہ اپنے کاموں میں مصروف ہوں گے لیکن تھوڑی دیر پہلے اس کا یہ لیا دیا انداز پاکیزہ بیگم کو بھی پریشان کر گیا

وہ تو اسی وقت اس کی بات سننے کو تیار تھی لیکن اس نے کہا تھا کہ وہ دونوں سے بات کرنا چاہتا ہے پاکیزہ بیگم کو تو کچھ سمجھ نہ آیا آج اس کی گستاخ لہجے میں اس کے باپ کا لہجہ بول رہا تھا۔

ooooo

رُخصتی بے حد رنجیدہ ماحول میں ہوئی تھی اس کے اتنے زیادہ رونے پر زریار اور سکندر شاہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئیں صفیہ بیگم کو تو آجکل رونے کا بس بہانہ چاہیے تھا

بس کر دیں بھابھی وہ کون سا کسی اور گھر میں جا رہی ہے صفیہ بیگم کے رونے پر پاکیزہ نے انہیں سمجھایا

لیکن شاید یہ رسم ہی ایسی تھی یہاں پر کوئی بھی اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں پا سکتا تھا

سکندر شاہ کی بیٹی آج رخصت ہو رہی تھی کیسا عجیب احساس تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو جائے گی اور وہ کبھی اسے دیکھ نہیں پائیں گے

زریار یہ سوچ کر پریشان تھا کہ اب وہ اپنی بہن پر پہلے جیسا حق نہیں رکھ سکتا اب اس پر بہت ساری ذمیداریاں آنی تھی۔

اس کی چھوٹی سی گڑیا اب اپنا گھر سنبھالے گی شیر نے سب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ لالی کا بہت خیال رکھے گا

اس کا بھی یہی کہنا تھا کہ وہ کونسا سے لے کر کسی دوسرے شہر جا رہا ہے رہنا تو اسی حویلی میں ہے لیکن اس رسم کے پیش نظر سب لوگ ہی پریشان تھے قرآن پاک کے سائے میں اسے رخصت کیا گیا۔ایک آج افسردہ شام اپنے اختتام کو پہنچی۔

ان میں سے کسی کو بھی پسند نہیں آئی تھی۔

ooooo

باہر شادی کی رسم اپنے عروج پر تھی

پاکیزہ بیگم اور صفدر شاہ اس کے انداز سے تنگ آ کر اسے کمرے میں بلا چکے تھے تقریباً ایک گھنٹے سے اس کمرے میں بحث و مباحثہ چل رہا تھا

وہ مسلسل بدتمیزی کر رہا تھا

اس کے ہر انداز میں آج واصف شاہ بول رہا تھا

وہ پچھلے ایک گھنٹے سے مسلسل اس کی بدتمیزی اور گستاخانہ لہجہ برداشت کر رہے تھے یہ سب کچھ ہو رہا تھا معارج کی بیٹی کے لیے۔ جو کوئی غیر نہیں بلکہ ان کی بھانجی تھی۔ اس لڑکی کے لیے وہ

https://www.zubinovelszone.com

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

آج ہر حد پار کر گیا تھا اس کی باتیں اور انداز سننے کے بعد پاکیزہ بیگم کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی ٹانگوں میں جان ہی نہیں ہے

منہ سنبھال کر بات کرو تم اپنی ماں سے بات کر رہے ہو صفدر شاہ کا دل چاہا کہ وہ اس کے منہ پر تھپڑ لگا دیں

نہیں صفدر شاہ میں ایسی عورت سے بات کر رہا ہوں جو اپنے شوہر اور بچے ہونے کے باوجود غیر مرد سے ملتی رہی ایک ایسی عورت کی بات کر رہا ہوں رنگے ہاتھ پکڑے جانے پر اس کے شوہر نے موقع پر اسے طلاق دے دی

میں ایک بد کردار۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا وہ ان کے منہ سے پاکیزہ کے لئے ایسی باتیں سن کر اپنے ہاتھ کو روک نہیں پائے اور ایک کے بعد ایک تھپڑ سے اس کا منہ لال کر دیا

گستاخ۔۔بے غیرت اپنی ماں کے لیے ایسے لفظ استعمال کرتے ہوئے شرم نہ آئی۔ کونسی پٹی پڑھ کر آیا ہے ماں باپ کو غلط اور دنیا کو سہی ثابت کر رہی ہے

https://www.zubinovelszone.com

معارج جیسے گھٹیا شخص کی بیٹی کے لیے تو اپنی ماں پر الزام لگا رہا ہے کیا جانتا ہے تو اس شخص کے بارے میں وہ تیرا اہم درد ہے

میں نے خود اپنی بہن کا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے توڑا تھا کیونکہ وہ بے غیرت انسان میری بہن کے لائق نہیں تھا میری بہن کی موت اس شخص سے بچھڑ کر نہیں بلکہ اس شخص کے ظلم کو سہہ کر ہوئی تھی۔

لیکن میں تجھے صفائیاں کیوں دے رہا ہوں تو حویلی والوں کے زہر اثر بول رہا ہے نہ۔ میں نے کہا تھا اس عورت سے واصف شاہ کی اولاد اسے کبھی سکون نہیں دے گی لیکن اس نے کہا کہ اس نے تجھے جنم دیا ہے کونسی صفائی چاہتا ہے تو بتاؤ مجھے اپنی ماں کے پاک دامن ہونے کا ثبوت مانگ رہا ہے تو مجھ سے مانگ میں دیتا ہوں ثبوت وہ بے حد غصے سے اسے دھکا دیتے ہوئے بولے لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ پاکیزہ بیگم زمین پر گر چکی ہیں

وہ بے چینی سے اپنی جان سے عزیز بیوی کی طرف بڑھے روحان نے قدم آگے بڑھانے چاہے تو انہوں نے اسے دھکا دے کر روک دیا

https://www.zubinovelszone.com

جس دن میری بیوی کی پاکدامنی کا ثبوت مل جائے گا اس دن سے پہلے اپنی شکل مت دکھانا نکل جا تم اس گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہو آج تم نے ثابت کر دیا کہ تم واصف شاہ کے بیٹے ہوا گر میرے ہوتے نہ تو میں قاتل کر دیتا وہ انتہائی بے رحمی سے کہتے پاکیزہ بیگم کو اپنی باہوں میں اٹھائے باہر کی جانب بھاگ گئے تھے

انہیں گاڑی میں بیٹھ آتے ہیں انہوں نے مختیار شاہ کو فون کیا تھا اور کہا تھا کہ پاکیزہ کی طبیعت تھوڑی خراب ہو گئی ہے گھر میں کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں وہ سب کچھ ہینڈل کر لیں گے اتنا کہہ کر فون بند کر چکے تھے گھر میں شادی کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتے تھے

ooooo

پاکیزہ بیگم آج بھی اپنی غلطی یاد کر کے پچھتاتی تھی واصف شاہ ان کی زندگی میں آنے والا پہلا شخص تھا اس کے ساتھ ان کے نصیب کی نہیں لیکن محبت کی ڈور بندھی تھی

ان دونوں کی ملاقات لندن کی ایک یونیورسٹی میں ہوئی تھی پاکیزہ بیگم لندن میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھی ان کا گھرانہ کافی زیادہ مذہبی تھا

واصف شاہ ان کے خاندان میں سے کسی کو بھی پسند نہیں تھے ان کا مغرورانہ انداز اور اکڑ دیکھ کر ان کے والد نے رشتے سے انکار کر دیا تھا لیکن ان کی آنکھوں پر محبت کی ایسی پٹی بندھی تھی کہ وہ اس شخص کے لیے اپنے گھر والوں کی عزت کو خطرے میں ڈالنے کے لیے بھی تیار ہو گی

وہ اس شخص کی کسی بات کو نہیں ٹال سکتی تھی اس نے بس ایک بار کہا تھا کہ تمہارے گھر والے رشتہ کے لیے کبھی تیار نہیں ہوں گے اگر مجھ سے محبت کرتی ہو تو میرے ساتھ چلو

اور پھر نہ جانے اس نام نہاد محبت میں کیا طاقت تھی کہ انہوں نے اپنے خاندان کی عزت کا نہ سوچا اور ہمیشہ کے لئے اس شخص کے ساتھ بھاگ آئی۔واصف شاہ نے اسی دن ان سے نکاح کر لیا ۔اور نکاح کے بعد اسے اپنے گھر والوں سے ملنے سے منع کر دیا لیکن وہ نہیں مانی وہ اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی تھی

اسی لئے نکاح کے بعد آخری بار اپنے والدین سے معافی مانگنے آئیں تو انہوں نے انہیں اپنی اولاد ماننے سے صاف انکار کر دیا ان کا کہنا تھا کہ اس لڑکی سے ان کا کوئی تعلق نہیں جو ان کی عزت کا جنازہ نکال کر اپنا گھر بسا چکی ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

واصف شاہ نے ان لوگوں سے معافی مانگنے کی بجائے انہیں اپنے سٹیٹس اور سٹینڈر کا حوالہ دیا لیکن حقیقت یہی تھی کہ ان کی دولت پاکیزہ کے والدین کی عزت واپس نہیں لاسکتی تھی

انہوں نے ان کی ہر بات کو نظر انداز کرتے ہوئے گھر سے نکل جانے کے لیے کہہ دیا۔ واصف شاہ کا وہاں رکنا اب ان کے لیے توہین تھا انہوں نے پاکیزہ کو صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر وہ ان لوگوں سے کوئی رشتہ رکھیں تو وہ ان سے اپنا رشتہ ختم کر دیں گے۔

اپنے گھر والوں کے بغیر رہنا بے حد مشکل تھا لیکن فی الحال ان کی آنکھوں پر محبت کی پٹی بندھی تھی انہیں اور کچھ نظر نہیں آتا تھا سوائے واصف شاہ کے۔

واصف شاہ کے والدین ہر روز انہیں پاکستان بلاتے تھے لیکن انہیں پاکستان کچھ خاص پسند نہیں تھا۔

جبکہ پاکیزہ کو وہ بس اتنا کہہ دیتے تھے کہ ان کی حویلی کے اصول بہت خطرناک ہیں وہاں پر زندگی بہت مشکل ہو جائے گی وہ حویلی عورتوں کے لئے قید خانہ ہے اور وہاں عورتوں کی زندگی کے فیصلے اس انداز میں کیے جاتے ہیں کے سہی اور غلط کا فرق مٹ جاتا ہے اس وقت ان سے باتوں کا

مطلب پاکیزہ ہر گز نہیں سمجھتی تھی لیکن ان کے انداز سے دوبارہ پاکستان چلنے کے لئے وہ ان سے کبھی نہ کہہ سکی۔

اپنی محبت کے رشتے کو واصف شاہ نے بھی بہت ایمانداری سے نبھایا تھا وہ مغرور تھے ان میں اپنی دولت کا بے حد گھمنڈ تھا لیکن پاکیزہ سے محبت میں کوئی کھوٹ نہیں تھی

انہوں نے پاکیزہ کی محبت میں کبھی کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنے دی۔ روحان کی پیدائش پر ان دونوں کی خوشی کی کوئی حد نہ تھی

لیکن اس کی پیدائش کے فوراً بعد ہی ان کے خاندان کی طرف سے یہ دباؤ شروع ہو گیا کہ روحان ان کو پاکستان لے آیا جائے۔

ہر روز فون پر پاکیزہ بیگم اپنی ساس سے سنتی کے آج روحان کے نام کے بکرے صدقے کیے گئے ہیں کبھی اس کے نام کے جانور صدقہ دیے گئے ہیں انہیں روحان کے لیے خاندان والوں کی محبت بہت اچھی لگتی تھی بس یہی وجہ تھی کہ وہ اکثر ہی واصف کو پاکستان چلنے کے لئے کہتی

لیکن وہ کسی نہ کسی انداز میں انہیں منع کر دیتے اور پھر وہ دن بھی آیا جب انہوں نے سختی سے کہہ دیا کہ ایسا ممکن نہیں ہے ان کا سارا کام لندن میں ہے اور وہ اس طرح سے وہاں نہیں جا سکتے

ان کا یہ انداز پاکیزہ کو اچھا تو نہ لگا تھا لیکن اپنے شوہر کی خوشی کیلئے وہ خاموش ہو گئی تھی

پھر آہستہ آہستہ ان کے جیٹھ اور دیور اپنی فیملی کے ساتھ روحان سے ملنے آتے رہے لیکن ان کی جیٹھانی اکثر کہا کرتی تھی تم حویلی میں مت آنا جہاں ہو وہی خوش رہو حویلی کے اصول تم نہیں جانتی

وہاں کے مردوں کے لیے صرف زنا ہی ایک گناہ ہے باقی کسی گناہ کو خاطر میں نہیں لاتے حویلی کے مرد زنا نہیں کرتے اور کسی گناہ سے انکار نہیں ان کے باتیں سن کر وہ اپنے آپ کو روک نہیں پائی اور ان کے جاتے ہی انہوں نے یہ بات واصف شاہ کے سامنے رکھ دی تھی

ان کی باتیں سن کر وہ ہنسے اور کہا کہ بھابھی کو یہ خوشی برداشت نہیں ہو رہی کہ تم حویلی کے باہر آزاد زندگی گزار رہی ہوں اور دوسری بات زنا سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں۔ان کا انداز سمجھانے والا تھا لیکن پاکیزہ بیگم متجسس ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

کیا کرتے تھے حویلی کے مرد مجھے جاننے کا شوق ہونے لگا۔

ایک دن خبر آئی کہ ان کے تیسرے جیٹھ حیدر شاہ نے اپنی بیوی کا قتل کر دیا ہے۔واصف شاہ نے کہہ دیا کہ یہ جھوٹ ہے۔ان کی بھابھی اپنی غلطیوں کی وجہ سے ماری گئی ہے۔

لیکن پاکیزہ کے لیے یہ صدمہ چھوٹا نہ تھا ان کی حویلی کے ایک عورت مر چکی تھی جس کا سات سال کا معصوم بچہ تھا اور ان سات سالہ آنکھوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے باپ کو اپنی ماں کا قتل کرتے دیکھا تھا۔

یہ بات بھی انہیں بڑی بھابھی نے بتائی تھی ورنہ ان کا شوہر تو ان سے یہ ساری باتیں چھپا کر ہی رکھتا تھا وہ تراب سے ملنا چاہتی تھی نہ جانے کیوں انہیں ہر انسان سے زیادہ وہ قابل رحم محسوس ہوتا تھا

روحان کے پیدائش کے ساڑھے پانچ سال کے بعد ان کے گھر میں ایک ننھی سی پری نے جنم لیا جس میں واصف شاہ کی جان بسی تھی انہوں نے بہت مان سے اس کا نام سنیہا رکھا۔جب ایک دن انہیں پتہ چلا کہ ان کی بیٹی کی پیدائش سے پہلے ہی بلکہ بہت پہلے ہی یہ بات ہو چکی ہے کہ واصف کہ گھر میں پیدا ہونے والی پہلی بچی حیدر شاہ کے بیٹے تراب کی دلہن بنے گی۔اس بات نے

انہیں اندر سے ہلا دیا تھا۔ایک دس سال کا لڑکا اور ایک ڈیڑھ ماہ کی بچی وہ لوگ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے تھے

انہوں نے صاف انکار کر دیا تھا وہ کبھی بھی ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی انہوں نے کہا تھا سینہا اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرے گی۔

وہ کبھی بھی اپنی بیٹی کو کسی کے بے حسی کی نظر نہیں ہونے دیگی۔

انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ پاکستان کبھی نہیں جائیں گی لیکن اس کے بعد واصف شاہ بہت پریشان رہنے لگے وجہ پوچھنے پر پتہ چلا کے باباجان کا حکم آچکا ہے انہیں پاکستان حویلی جانا ہو گا۔

ان کی پریشانی کی وجہ انہیں ہر گز سمجھ نہ آئی تھی ہاں لیکن اپنے چھ سالہ بیٹے اور دس ماہ کی معصوم بچی کو لے کر وہ حویلی آگئی تھی

حویلی میں ان کا ویلکم بہت دھوم دھام سے کیا گیا تھا ایک ہفتہ تو ان کا بہت خوشی سے گزر گیا تھا روحان تو انہیں دیکھنے کے لئے کم کم ہی نصیب ہوتا کیوں کہ اسے کوئی نہ کوئی اپنے ساتھ لے جاتا تھا ہر کسی کی اس کے لیے محبت دیکھ کر وہ بہت خوش تھی۔

ان کے سامنے وہ تیرا سالہ لڑکا عالم جو سب کچھ سنبھال لیتا تھا انہیں بہت اچھا لگا۔

وہ خود سے چھوٹے تمام بچوں کا لیڈر تھا کسی کو کوئی بھی مسئلہ ہوتا تو سب اسی کے پاس جاتے تھے ۔اور عالم نے ان سے بھی وعدہ کیا تھا کہ وہ روحان اور سیینہا کی زندگی میں آنے والے ہر مسئلے کو حل کرے گا کیونکہ وہ ان کا بڑا بھائی ہے اور اس کی یہی باتیں پاکیزہ بیگم کو بہت اچھی لگتی تھی

جب کہ وہ دوسرا لڑکا تراب محبت لفظ سے بھی بے خبر تھا اس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت تھی وہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا اسے زبردستی شام کو کھانے پر بلایا جاتا صبح اور دوپہر کا کھانا وہ اپنے کمرے میں کھاتا تھا۔اس کا انداز بہت الگ تھا اگر کوئی اس سے مخاطب کر کے بات کرتا تھا تب بھی وہ جواب نہیں دیتا تھا۔اور یہ آج سے نہیں بلکہ ساڑھے پانچ سالوں سے ایسا ہی تھا

اس کا یہ انداز پاکیزہ بیگم کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا دو تین بار انہوں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ نظر انداز کرتا آگے بڑھ گیا یا تو وہ اپنے کمرے سے نکلتا نہیں تھا اگر نکلتا تب بھی ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا

اس کی نظروں میں نرجس بیگم کے لیے اتنی نفرت تھی کہ وہ تو اس کی طرف جاتی ہی نہیں تھی ایک بار حیدر صاحب نے نرجس بیگم کو کافی سختی سے کہا کہ ان کے بیٹے کا خیال رکھنا اور نرجس بیگم بھی فرض نبھانے کے لیے وہ تراب کے کمرے میں چلی گئی جہاں پر اس نے واز ان کے سر پر دے مارا ان کا سارا چہرہ خون سے لت پت تھا حیدر شاہ نے تراب کی غلطی کا احساس دلانے کے لیے اسے تھپڑ تک دے مارے لیکن وہاں کوئی اثر نہیں تھا

شاید وہ ہر کسی سے نفرت کرتا تھا اگر کسی سے بات کرتا تو صرف عالم سے انہیں وہ پیارا سے لڑکا اچھا تو بہت لگا لیکن کاش اس کی آسانی کے لیے کچھ کر پاتی۔

پھر ایک صبح ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے دیکھا کہ بے بی کاٹ کے بالکل قریب کھڑا وہ مسکرا کر سینہا سے باتیں کر رہا ہے جبکہ سینہا بھی اس کی موجودگی کو محسوس کر کے خوشی سے چہک رہی تھی

ابھی کل کی ہی تو بات تھی جب اس نے چلنا شروع کیا وہ سیڑھیوں سے گرنے والی تھی اگر تراب نہ ہوتا تو وہ گر جاتی

https://www.zubinovelszone.com

"پاکیزہ کو دیکھ کر تھوڑا شرمندہ ہو کر اس سے دور ہوا لیکن پھر تھوڑی دیر زمین کو دیکھ کر انھیں مخاطب کیا چاچی کیا میں بے بی کو اپنے ساتھ لے جاؤ میں باہر اس کے ساتھ کھیلوں گا پھر واپس دے جاؤں گا اس کے پہلی بار مخاطب کرنے پر پاکیزہ کو بے حد خوشی ہوئی انہوں نے بہت خوشی سے اسے سنیہا کو لے جانے کی اجازت دی تھی۔

لیکن اس سے اگلے دن ہی گھر میں کسی کی شادی کی تیاریاں ہونے لگی پوچھنے پر انہیں یہ پتہ چلا تراب کا نکاح کروایا جارہا ہے

انہیں یہ بات بہت عجیب لگی تھی کہ گیارہ بارہ سالہ بچے کا نکاح بھلا کیسے ہو سکتا ہے وہ تو کسی بھی طرح اس رشتے کو سمجھ ہی نہیں سکتا تھا

لیکن انہیں بس اتنا کہہ دیا گیا کہ نکاح ہر صورت میں جائز ہے۔

ان کے لہجے میں اتنی گرماہٹ تھی کہ وہ آگے سے کچھ بھی نہ بول سکیں۔اور ویسے بھی انہیں کوئی مطلب بھی نہ تھا ان سب چیزوں سے۔ لیکن جھٹکا تو انہیں تب لگا تھا جب انہیں پتہ چلا کہ ان کی بیٹی کا بھی نکاح ہے

https://www.zubinovelszone.com

اس بات پر وہ واصف شاہ سے بولی ایک سال کی بچی کا نکاح کیسے ہو سکتا ہے

لیکن واصف شاہ نے کہا کہ ابا کی خواہش ہے اس وقت خاموش ہو جاؤ بعد میں ہم خود نکاح کروا دیں گے ان کا اندازا انہیں بہت برا لگا وہ اپنی بیٹی کی زندگی اپنے بابا کی خواہش پر قربان کرنے جا رہے تھے وہ ایسا ہر گز نہیں ہونے دے سکتی تھی

لیکن ان کی کس نے نہ سنی تھی انہوں نے بہت شور مچایا ہر ممکن طریقے سے نکاح رکوانے کی کوشش کی لیکن وہ واصف تو یہاں آکر بالکل بدل چکے تھے انہیں کمرے میں بند کر کے باہر نکاح کی رسم ادا کی گئی

وہ چلاتی رہی روتی رہی کہ وہ اپنے بیٹی کے ساتھ ایسا نہیں ہونے دیگی لیکن ان کی سننے والا کوئی بھی نہیں تھا نکاح کی رسم ادا ہونے کے بعد واصف شاہ انہیں منانے آئے تھے

ooooo

السلام علیکم دوستو میں ماضی بہت تفصیل سے لکھنا چاہتی تھی لیکن اور بہت زیادہ لونگ ہوتا جا رہا تھا اور ناول آدھا بھی نہیں پہنچا سچ کہوں تو ماضی لکھنے کا مجھے بھی کوئی مزا نہیں آتا۔

نہیں میں نہیں مانتی سنیہا کا کوئی نکاح نہیں ہوا میری بیٹی کا کوئی نکاح نہیں ہوا سنا آپ نے ۔۔۔۔؟

اور نہ ہی میں اسے زبردستی کسی رشتے میں بندھنے دوں گی خبردار جو آپ نے یہ سوچا کہ وہ ساری زندگی اس ان چاہے رشتے کو نبھانے گی

جس کو سمجھنے کی اس کی عمر بھی نہیں ہے مجھے یہاں نہیں رہنا میں ایک پل بھی یہاں نہیں رہوں گی

مجھے واپس لندن جانا ہے بس وہ بے حد غصے سے کہتے ہوئے اپنا سامان پیک کرنے لگی

پاکیزہ یہ کیا بچپنا ہے تو اس طرح کی حرکتیں کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔؟

کیا تم نے بچپن کے نکاح کے بارے میں نہیں سنا
واصف شاہ اسے نرمی سے سمجھانے لگے
سنا ہے بے شک سنا ہے لیکن میں نے کہیں پر بھی نہیں سنا کہ ایک سالہ بچی کا نکاح ہو سکتا ہے

https://www.zubinovelszone.com

وہ بے حد غصے سے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنا سامان پیک کرنے لگی

ہوتا ہے ہمارے ہاں ہوتا ہے اسے شاعی نکاح کہتے ہیں جو والدین کی مرضی سے ہوتا ہے

اور میری بیٹی کا نکاح میری مرضی مطلب اپنے والد کی مرضی سے ہوا ہے

والدین کو اپنی بچی کا نکاح کرنے کا پورا حق ہے جہاں وہ چاہے جہاں وہ بہتر سمجھے اور یہ حق ہمیں اللہ نے دیا ہے مجھے بابا جان کا یہ فیصلہ بالکل ٹھیک لگا ہماری بیٹی کا فیوچر بن جائے گا تمہیں اندازہ بھی ہے اس گھر اور جائیداد کا ایک مکمل حصہ تراب کے نام ہے۔ جو کل کو ہماری بیٹی کا ہو گا میں نے اپنی بیٹی کی خوشحال زندگی کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے اور ایک باپ ہونے کے ناطے میں اپنی بیٹی کی بھلائی کا حق رکھتا ہوں وہ اسے سمجھا رہے تھے

کس فیوچر کی بات کر رہے ہیں آپ ویسا فیوچر جیسا اس حویلی کی عورتوں کا ہے معاف کیجیے گا میں اسے خوشحالی تسلیم نہیں کرتی یہاں کی عورتیں تو باندیوں سے بدتر ہیں اپنی عورتوں کو حویلی کی چار دیواریوں میں قید رکھنا شوہر کے علاوہ کسی کے ساتھ باہر نہیں جا سکتی کسی کے سامنے نہیں آ سکتی میں نہیں مانتی اس رسم کو اور نا ہی میری بیٹی کا کوئی نکاح ہوا ہے

ارے میری بیٹی تو ان الفاظ کا مطلب بھی نہیں سمجھتی جو آپ نے اس کے ہاتھ میں چاکلیٹ تھاما کر زبردستی بلوائے ہیں نکاح نامہ پر سائن کے بجائے انگوٹھا لگایا گیا ہے کون اسے نکاح کہتا ہے میں اسے نکاح نہیں مانتی اور نہ ہی میں اپنی بیٹی کو زبردستی کے رشتے میں کبھی بندھنے دوں گی وہ اب بھی اسی انداز میں بول رہی تھی ان کا یہاں مزید رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

ابھی ان کی بیٹی کی عمر ہی کیا تھی کہ ان کی بیٹی کو زبردستی کسی کے ساتھ باندھ دیا گیا

ٹھیک ہے پاکیزہ اگر تم اس نکاح کو نہیں مانتی تو کوئی بات نہیں جب ہماری بیٹی سمجھنے کے قابل ہو جائے گی ہم اس کا دوبارہ نکاح کر دیں گے تم یہی سمجھو کہ ہماری بیٹی کی بات پکی ہو گئی ہے بس اس کا رشتہ ہو گیا ہے اگر تم اس نکاح کو تسلیم نہیں کرتی تو کوئی بات نہیں بس تھوڑا عرصہ گزر جانے دو میں اپنی بیٹی کے ہوش و حواس میں پھر سے تراب کے ساتھ اس کا نکاح کرواؤں گا

وہ اب بھی اپنی بات پر قائم تھے جب کے پاکیزہ بیگم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ تراب اور سنیہا کا نکاح کرنے پر بضد کیوں ہیں

میں اپنی بیٹی کا نکاح اس حویلی میں نہیں کروں گی نہ آج نہ پھر کبھی سمجھے آپ میں یہاں نہیں رکوں گی میں لندن واپس جاؤں گی وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے بے خوفی سے بولی

https://www.zubinovelszone.com

تمہارا وہاں اکیلے رہنا مشکل ہو جائے گا پاکیزہ کیوں کہ بابا جان اب اپنے پوتے اور پوتی کے بغیر نہیں رہیں گے اور میں اس بڑھاپے میں اپنے باپ کو کوئی تکلیف نہیں دے سکتا میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا اور نہ ہی میرے بچے تمہارے ساتھ جائیں گے تم پر نا میں نے پہلے کبھی زور ڈالا ہے نہ آگے ڈالوں گا اگر تم واپس جانا چاہتی ہو تو تمہیں اکیلے جانا ہو گا بچوں اور میرے بغیر

کل رات کی بات تھی کہ بابا جان نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اس سے وعدہ لیا تھا کہ اب وہ انہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ اب وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جائے گا بلکہ اسی حویلی میں رہے گا اور اس کے بچے اور بیوی بھی یہی رہے گی

واصف شاہ جانتے تھے کہ وہ کبھی بھی اپنے شوہر کے بغیر اپنے بچوں کے بغیر کہیں نہیں جائے گی اس لیے فی الحال ان کے لئے اتنا کہنا ہی کافی تھا اس کے بعد پاکیزہ بیگم نے خاموشی طاری کر لی وہ اس نکاح کو نہیں مانتی تھی اور نہ ہی آگے کبھی ماننے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اب اس حویلی میں رہنا ان کی مجبوری بن چکی تھی کیونکہ واصف اور اپنے بچوں کے بغیر رہنا ان کے لیے بے حد مشکل تھا

○○○○○

اسے اس حویلی میں رہتے ایک ماہ ہو چکا تھا اس حویلی کے اصول بہت عجیب تھے یہاں کے مرد ایک ہی عورت سے تعلق رکھتے تھے کسی اور عورت کا خیال بھی اپنے دماغ میں لانا ان کے لیے گناہ تھا

https://www.zubinovelszone.com

اسی لئے وہ شادی بھی اپنی پسند سے کرتے تھے ان کے خاندان میں صرف حیدر شاہ کی شادی بابا جان کی مرضی سے ہوئی تھی کیونکہ تب وہ کسی کو پسند نہیں کرتے تھے

لیکن بعد میں جب وہ اپنے بزنس میں مصروف ہو گئے تو انہیں اپنی ہی سیکرٹری نرجس سے محبت ہو گئی۔ حویلی والوں کا تو کہنا تھا کہ زمرا اپنی موت خود مری ہے۔ لیکن تراب کے بارے میں اسے یہ پتا تھا کہ اس نے خود اپنے باپ کو اپنی ماں کو جان سے مار دیتے ہوئے دیکھا ہے

ان تراب کا انداز بدل چکا تھا نکاح کے بعد سے لے کر اب تک سنیہا کے ساتھ وہ زیادہ وقت گزارتا تھا وہ بنا کسی کی اجازت کے اسے اپنے ساتھ لے جاتا کبھی لان میں اس کے ساتھ کھیلتا تو کبھی اسے جھولے پر بٹھا کر تب تک جھولا جھلاتے رہتا جب تک وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگتی

اس کے معاملے میں وہ بہت عجیب تھا وہ روحان کو بھی اس کے قریب نہ بھٹکنے دیتا حویلی کے سب لوگ یہ سوچ کر خوش ہو گئے تھے کہ سنیہا کے ساتھ تراب ایک تلخ حقیقت کو بھلانے لگا ہے

اس کا سنیہا کے ساتھ وقت گزارنا کسی کو برا نہیں لگتا تھا سوائے پاکیزہ کے سنیہا اس کے پاس نہیں جاتی تھی کیونکہ وہ اکثر اسے ڈانٹ دیتا تھا اور اس کی ڈانٹ کے خوف کی وجہ سے اس کے پاس آنے پر وہ رونے لگتی لیکن پاکیزہ بیگم کو اتنا بھی حق نہ تھا کہ وہ تراب کو روک پاتی اور وہ اسے سنیہا کو لے جانے پر روکتی تو تراب کے پاس ہر سوال کا ایک جواب تھا اب تو یہ میری ہے میں چاہے جو بھی کروں۔ دادو کہتے ہیں کہ یہ صرف میری ہے

اسے جیسے جیتا جاگتا کھلونا مل گیا تھا اس کا دل چاہتا تو وہ آدھی رات کو اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں لے جاتا۔ واصف شاہ کو بھی ان سب باتوں سے کوئی اعتراض نہ تھا۔ لیکن پاکیزہ کو اعتراض تھا وہ نہ تو اپنی بیٹی کو روتے دیکھ سکتی تھی اور نہ ہی اس طرح سے خوفزدہ ہوتے۔

وہ چلنا شروع کر چکی تھی لیکن تراب اسے ہمیشہ اٹھائے رکھتا تھا وہ کہتا تھا کہ اس کی شہزادی کی پیر گندے ہو جائیں گے اس کی مصروفیات بڑھ چکی تھی سکول سے آتے ہوئے وہ اس کے لئے ڈھیروں چیزیں لے کر آتا اگر شاپنگ پر جاتا تو ساری شاپنگ ایسی کی کرتا۔ اس کی ہر چیز پر تراب اپنی مرضی سے کام چلتا

وہ جیسے اپنے ہوش وحواس ہی بھلا چکا تھا اسے کسی اور سے کوئی مطلب نہیں تھا جبکہ حویلی کے لوگ اسے مصروف دیکھ کر بے فکر ہو گئے تھے اپنی بیٹی سنیہا کے لئے تراب کا جنون دیکھ کر پاکیزہ بیگم کو بھی یقین ہونے لگا تھا کہ اور اب آگے بھی وہ اس کا بہت خیال رکھیے گا

اسی سوچ کو سوچتے ہوئے ایک بار انہوں نے ترات کو اپنے سامنے بیٹھا کر اس سے کہا تھا کہ اگر وہ کبھی سنیہا کے ساتھ نہ رہی تو تراب اس کا خیال رکھے گا
اور تراب نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ اپنی شہزادی پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔ تراب سے لے کر اتنا ٹچی اور پوزسسو تھا۔ کہ آہستہ آہستہ پاکیزہ بیگم بھی اس رشتے کو قبول کرنے لگی تھی

oooo

روحان کہا جاتا تھا اسے کچھ علم نہیں تھا یہاں آکر اس اسکول میں داخل تو کروا دیا گیا لیکن وہ سکول میں بہت کم ہی جاتا تھا زیادہ تر وقت اس کا اس کے چچا کے ساتھ گزرتا

جب کہ اس معاملے میں بھی واصف شاہ کو کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ کہہ رہے تھے کہ پاس ہو جائے گا نہیں ہوا تع ہم کروالیں گے چھوڑو اسے اپنی موج مستی میں رہنے دو

یہاں آکر واصف شاہ بہت بدل چکے تھے ان کے سر پر بہت ساری ذمہ داریاں آگئی تھی جہیں نبھاتے نبھاتے وہ پاکیزہ کو نظر انداز کرنے لگے

لیکن پاکیزہ جانتی تھی کہ وہ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں۔اور انہیں ان سے کسی قسم کا کوئی شکوہ نہیں تھاہاں وہ اپنی اولاد کو لے کر ضرور سے زیادہ بے خبر ہو گئے تھے اور یہ چیز پاکیزہ بیگم کو پسند نہیں تھی

وہ اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں جانے والی تھی تا کہ ملازمہ کو اپنی پسند کا کچھ کھانے کیلیئے بنانے کا کہے جب اچانک گولی چلنے کی آواز آئی حویلی میں ایک آواز پیدا ہوئی اور پھر سناٹا چھا گیا ایسی آوازیں اکثر آتی تھی گاؤں کے ساتھ جنگل ہونے کی وجہ سے اکثر وہ لوگ شکار پر جاتے تھے

لیکن اس بار یہ آواز بالکل قریب سے آئی ہے شاید چھت کی طرف سے انہیں روحان کا خیال آیا کہ تھوڑی دیر پہلے حیدر کے ساتھ روحان چھت کی جانب سے آیا تھا

انہیں یقین تھا کہ یہ گولی حیدر شاہ نے چلائی ہے اور نہ جانے وہاں ان کے بیٹے کا کیا حال ہوا ہو گا جو ذرا سی آواز سے خوفزدہ ہو جاتا ہے وہ پریشانی سے تیزی سے حویلی کے اندر ماجود سیڑھیاں طے

https://www.zubinovelszone.com

کرنے لگی انہیں اوپر سے اپنے بیٹے کے رونے کی آواز نہیں آرہی تھی ان کے قدموں میں مزید تیزی آگئی

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر تو جیسے اس کے پیروں سے زمین ہی نکل گئی

رعحان میری جان شیر بن بیٹا ہی لے گولی چلا تیرا چاچا تیرے ساتھ ہے کچھ نہیں ہو گا وہ سامنے ہم آسمان پہ اڑتے کبوتر کا نشانہ لیتے ہوئے اس معصوم بچے کے ہاتھ میں پستول دیے اس کے پیچھے بیٹھا اس کا ڈر ختم کر رہا تھا جب کہ وہ روحان بری طرح سے کانپتا روئے جا رہا تھا۔

پاکیزہ کی تو جیسے روح کانپ گئی وہ شخص چھ سال کے بچے کو گولی چلانا سکھا رہا تھا اسے اس وقت اپنے بیٹے سے زیادہ ترس آسمان پر اڑتے اس معصوم پرندے پر آیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی گولی چل چکی تھی وہ کبوتر زمین پر جا گرا تھا۔ پستول سے دھواں نکل رہا تھا۔ گولی چلاتے ہوئے کہیں شعلے اس پستول سے نکل کر حیدر شاہ کے ہاتھوں میں جذب ہو گئے تھے جبکہ روحان کے ننھے سے ہاتھ ان کے ہاتھوں میں تھے

حیدر بھائی یہ کیا بیہودہ حرکت کر رہے ہیں آپ شرم نہیں آرہی آپ کو ایک معصوم بچے کے ہاتھ میں بندوق تھامتے۔ کیا آپ کو نظر نہیں آرہا کہ کس طرح سے رو رہا ہے کس طرح سے خوفزدہ ہے یہ وہ ہر لحاظ بول کر ان کے سامنے رکی تھیں

https://www.zubinovelszone.com

ارے بھابھی کون سی دنیا میں رہتی ہیں آپ آج کل تو بچہ بچہ یہ کھلونا چلانا جانتا ہے آپ نے شاید میرے بیٹے تراب کو نہیں دیکھا اور عالم کا نشانہ تو کبھی چُکتا ہی نہیں۔ ہمارے خاندان کے بچوں کو یہ کھیل آنا چاہیے اور یہ تو ہاتھ کا کھلونا ہے اس سے کیا خوفزدہ ہونا وہ بنا شرمندہ ہوئے بولے تھے

آپ کے ہاتھ کے کھلونے ہی نے ہی آپ کے ہاتھ پر زخم کیا ہے حیدر بھائی اور اگر تراب اور عالم کو پستول چلانا آتی ہے تو یہ کوئی فخر کی بات نہیں بچوں کے دل سے ہر قسم کا خوف ختم کر دینا مطلب انہیں برائی کی طرف دھکیل دینا ہے

اور میں اپنے بیٹے کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی سمجھے آپ اور خبردار جو آج کے بعد میرے بیٹے کے قریب بھی آئے ورنہ آپ کے لیے بہتر نہیں ہو گا وہ بے حد غصے سے کہتی اپنے روتے بلکتے روحان کو اٹھا کر نیچے جا چکی تھی

حویلی کی آج تک کسی عورت میں اتنی ہمت نہ ہوئی تھی کہ وہ حیدر شاہ سے زبان چلاتے" وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود بندوق سے ایک بار پھر سے آسمان پر اڑتے پرندوں کا نشانہ لے چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ooooo

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا ذرا زرا سی بات کے بعد گھر چھوڑنے کی بات کرتی ہو آخر ایسا بھی کیا ہو گیا۔ کیا اس سے پہلے روحان کو کبھی بخار نہیں ہوا کیا وہ کبھی رویا نہیں ہے

وہ بے حد غصے سے بول رہے تھے جبکہ پاکیزہ بیگم کے پاس ہر سوال کا ایک ہی جواب تھا ان کا بیٹا خوف کے زیر اثر اس کنڈیشن میں پہنچا ہے اور اب وہ اس حویلی میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی

تمہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ بابا کی طبیعت خراب ہے میں کسی بھی حال میں سنیہا اور روحان کو ان سے دور نہیں ہونے دوں گا

گاؤں کی ساری ذمہ داری مجھ پر سر پر پڑی ہیں میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جا سکتا مجھے یہی پر رہنا ہے

اگر ابمیں نے پاکستان چھوڑا شاید بابا مجھے کبھی معاف نہیں کریں گے

توٹھیک ہے اگر آپ پاکستان نہیں چھوڑ سکتے تو میں آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کروں گی لیکن میرے بچے اس حویلی میں نہیں رہیں گے آپ کے بابا کو میرے بچوں سے ملاقات کرنے کا شوق ہے

تو آپ ہفتے میں ایک دو بار بابا سے ملوانے انہیں لے آئے گا لیکن میں اس ماحول میں اپنے بچوں کی پرورش نہیں کر سکتی مجھے الگ مکان چاہیے وہ بی اس حویلی سے بہت دور جہاں میں سکون سے اپنے بچوں کی پرورش کر سکوں وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی

واصف شاہ پاکیزہ کی کنڈیشن کو سمجھتے تھے حویلی کا ماحول ان کی بھی نظروں میں بھی واضح تھا وہ پہلے ہی جانتے تھے کہ پاکیزہ یہاں آج نہیں رہ پائے گی

اس کے لئے آج ان کے صاف الفاظ میں کہنے پر انہوں نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا مطلب ان کے الگ رہنے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا

ooooo

وہ نہیں جانتے تھے کہ گھر میں سب لوگوں نے کس طرح سے اجازت دی تھی سب کچھ واصف شاہ نے خود کیا تھا اور اب وہ اپنا نیا گھر دیکھنے شہر جا رہے تھے

https://www.zubinovelszone.com

سب کو انہوں نے یہی کہا تھا کہ پاکیزہ گاؤں کے ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی پر زیادہ لوگوں نے اعتراض بھی نہیں اٹھایا تھا بس وہ لوگ چاہتے تھے کہ بچے ان کے پاس رہے اور بچے ان کے ساتھ ہی تھے ایسا کوئی مسئلہ نہیں تھا

یہ کوئی چھوٹا سا نہیں بلکہ بہت بڑا گھر تھا اور شہر کے بیچوں بیچ تھا یہاں ہر چیز کی آسانی تھی سنیہا اور روحان یہاں آکر خوش تھے جب کہ اب پاکیزہ بھی بے فکر ہو چکی تھی انہیں لگا نہیں تھا کہ سب کچھ اتنی آسانی سے ہو جائے گا

واصف شاہ زیادہ گاؤں میں ہی رہتے تھے ہفتے میں ایک دو دن ان کے ساتھ اور باقی گاؤں میں ہی رہتے تھے کیونکہ گاؤں کی بہت ساری ذمہ داری ان کے سر پر آچکی تھی اور بہت ساری دشمنیاں بھی وہ خود بھی اپنے بچوں کو ایک محفوظ جگہ پر چھوڑنا چاہتے تھے

اور اب وہ بے فکر ہو کر اپنے کام انجام دینے لگے

○○○○○

وہ بیڈ پر لیٹی کب سے اپنی ماضی کو سوچے جا رہی تھیں جب صفدر شاہ نے کمرے میں قدم رکھا

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ پی پی بہت زیادہ ہائی ہو گیا ہے کچھ دیر میں ڈسچارج کر دیں گے وہ ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جو صفدر شاہ نے دیکھتے ہی بے حد نرمی سے صاف کیے تھے

تم کیوں رو رہی ہو پاکیزہ میں جانتا ہوں کہ تم اپنے نام کی طرح پاکیزہ ہو کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں کسی کو صفائی دینے کی یا کسی کے لیے آنسو بہانے کی روحان کسی اور کی زبان بول رہا ہے جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گا تمہارے پیر پکڑ کر معافی مانگے گا
وہ ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم نہ چاہتے ہوئے بھی پھوٹ کر رونے لگیں
۔

نہیں مجھے افسوس اس بات کا نہیں کہ میرے بیٹے نے میرے کردار پر شک کیا میرے دامن پر انگلیاں اٹھائی صفدر مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ روحان نے آج اپنے باپ کے زبان بولی اس نے ثابت کر دیا کہ وہ شاہ حویلی کا خون ہے

کاش میں آپ کے سامنے یہ شرط نہ رکھتی کہ مجھے اپنے بچوں کے علاوہ اور اولاد کی خواہش نہیں تو یقین کریں آج مجھ پر انگلیاں اٹھانے والا واصف شاہ کا بیٹے
کو دوسری سانس لینے کی اجازت نہیں دیتا آپ کا غیرت مند بیٹا۔

میں نے آپ کو باپ بننے کا حق نہیں دیا اور آج میں اس بات پر پچھتا رہی ہوں کہ میں کیوں میں نے یہ شرط رکھی تھی اس اولاد کے لیے تاکہ جب وہ کچھ بولنے کے قابل ہوں تو مجھ پر ہی انگلیاں اٹھائیں صفدر اس کے منہ سے یہ سننے سے پہلے مجھے موت کیوں نہیں آگئی۔۔۔۔۔؟ کون سی ماں اپنے بیٹے کے منہ سے ایسے الفاظ سننے کے بعد زندہ رہتی ہے

وہ آنسو بہاتے ہوئے سوال کر رہیں تھیں جب کہ صفدر شاہ نے نرمی سے ان کے ہاتھ چومتے ہوئے انہیں کچھ بھی نہ بولنے کے لئے کہا

کیونکہ اس وقت ان کے دماغ پر ڈپریشن اس حد تک سوار تھا کی حالت بگڑ سکتی تھی وہ انہیں مزید ٹینشن لینے کی اجازت نہیں دے سکتے تھے

مت سوچو پاکیزہ یہ ساری باتیں اپنے دماغ سے نکال دو۔ تمہاری پاکیزگی کا گواہ تمارا شوہر ہے ۔اگر وہ واصف شاہ کی زبان بول سکتا ہے تو یہاں مقابلہ کرنے کے لیے تمہارا شوہر ہی کافی ہے۔

لیکن ابھی ہمیں گھر چلنا ہوگا اب تک تو ساری رسم ادا ہو چکی ہو گی صبح ولیمہ ہے اس کے لیے میں نے تمہیں ڈسچارج کروایا ہے ورنہ میں تمہیں ہسپتال میں کچھ دن رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ

تمہاری طبیعت مزید خراب نہ ہو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے وہ انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور کرنا چاہتے تھے

پاکیزہ بیگم جتنا اللہ تعالی کا شکریہ ادا کرتیں اتنا کم تھا جس نے اسے اتنے اچھے شوہر سے نوازا تھا جس نے زندگی کے ہر موڑ پر آنکھیں بند کر کے ان پر اعتبار کیا تھا کسی میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ پاکیزہ بیگم پر انگلی اٹھاتا اور آج ان پر انگلی اٹھانے والا نہیں اپنا بیٹا

سنیہا انتہا ہو چکی ہے یار نہیں ہیں میرے پاس پیسے کہاں سے لا کر دوں اب بس کر دو بیٹا۔ وہ سمجھا رہا تھا

مجھے نہیں پتا میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ یہ سب سے اہم رسم ہے اگر آپ نے اس میں پیسے نہیں دیے تو آپ کمرے کے اندر نہیں جا سکتے۔

اور میں آپ کو جانے بھی نہیں دوں گی وہ پوری طرح دروازے پر پھیلنے کی کوشش کر رہی تھی جب نہیں پھیل سکی تو دروازے کو لک لگا کر چابی اپنے پاس رکھ لی

اچھا بابا ٹھیک ہے ادھار کر لو ایسا کرو کسی پیپر پر لکھوا لو کہ مجھے تمہیں پیسے دینے ہیں یا چیک سے کام چلا لو وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا ڈیل اچھی تھی اس کے بارے میں سوچا جا سکتا تھا

ٹھیک ہے آپ چیک سائن کر دیں اور صرف میرے نام کا سائن کرنا لالی کے نام کا نہیں ویسے بھی جتنے بھی پیسے تھے سارے لے چکی ہے مجھ سے کہتی ہے کہ وہ شادی شدہ اور بڑی ہو چکی ہے میں اس کے سامنے بچی ہوں میں پیسے گم کر دوں گی

اس لیے اس نے سارے پیسے مجھ سے لے لیے اب میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے اسی لئے آپ کو میرا نام لکھ کر دینا ہو گا کہ سارے پیسے میرے ہوں گے وہ سوچتے ہوئے بولی اس کی ڈیل پر زایار اور زاہد دونوں میں نے ہاں میں سر ہلایا

شیر نے اپنی جیب سے چیک بک نکالتے ہوئے اس پر سائن کر دیا

اب راستے سے ہٹا دروازہ کھولو تو ہی یہ چیک تمہارے ہاتھ میں جائے گا وہ شرط رکھتے ہوئے بولا تو سنیہا نے فوراً دروازہ کھولا اور دروازے سے ہٹ کر اسے راستہ دیا اس کے انداز پر شیر نے مسکرا کر چیک اس کے حوالے کرتے ہوئے اس کے گال کھینچے

https://www.zubinovelszone.com

اور کمرے میں غائب ہو گیا جب سنیہا سارا دھیان اپنے چیک پہ تھا جس پر ایک ہزار روپے کی اماؤنٹ لکھی تھی

زایار ادا یہ ہزار پی کے آر کا کیا مطلب ہے۔۔۔؟ سنیہا سوچتے ہوئے بولی اس کے بہت بار غور کرنے کے بعد بھی اس پر ہزار روپے ہی لکھے تھے

پیاری بہنا ہزار پا کر کا مطلب ہزار ہی ہے تمہارا دولہا بھائی تمہیں بے وقوف بنا گیا ہے اور تمہاری دلہن بہن تمہارے پاس موجود ساری رقم لوٹ چکی ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا پاٹنرز تم دونوں تھی یا دلہا اور دلہن اس اس کے کھلے منہ کو بند کرتے ہوئے زایار سمجھاتے ہوئے ہنسا جبکہ سنیہا کا تو دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے

مطلب وہ اتنی بے وقوف تھی کہ اس کے ساتھ اتنی بڑی بیمانی کر دی گئی وہ تو اس رقم کو یا ہزار ڈالر سمجھ رہی تھی۔ جس کو سمجھ کر وہ خوش بھی بہت تھی لیکن صرف ہزار روپے لالی کو سب کچھ دینے کے بعد بھی اس کے ہاتھ میں صرف ہزار روپے ہی آئے تھے وہ اس غم اور صدمے کے ساتھ صفیہ بیگم کے کمرے میں گئی تھی تاکہ ان کی لاڈلی کی شکایت لگا سکے۔

جب کہ اس کے بے وقوف بن جانے پر گھر کا ہر فرد قہقے کر ہنس رہا تھا۔ لیکن پھر زایار کو اس پر ترس آہی گیا جس پر اس نے اپنی جیب سے سنہا کو اپنا کارڈ دے کر کھل کر شاپنگ کرنے کی اجازت دے ڈالی۔ چلو شیر ادانہ سہی زایار ادا کو تو اس معصوم پر ترس آیا تھا وہ اس میں ہی شکر گزار تھی

ooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ پر اپنا لہنگا بچھائے فل گھوگھٹ لیے شاید اسی کی منتظر تھی وہ اسے ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تھا کیونکہ سارا دن ہی وہ گھونگھٹ میں رہی تھی بس ایک ذرا سی جھلک دیکھی تھی اس کی جس کی اس نے سینہا کے ساتھ مل کر اچھی خاصی پیمنٹ وصول کی تھی

لیکن اب کوئی روک ٹوک نہیں تھی آج وہ سکون سے اپنی دلہن سے ملنے آیا تھا مہندی کی رات جو خواہش ادھوری رہ گئی تھی وہ اسے آج پورا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بالکل پاس آیا اور بنا اس کا گھونگھٹ اٹھائے آہستہ سے اس کی گود میں اپنا سر رکھا

میرا دل تو چاہ رہا ہے میں تمہارا گھونگھٹ اٹھاؤں لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ نہ ہو کے تمہارا حسین روپ دیکھ کر میں اپنے جذبات کو قابو نہ کر سکوں

پھر تمہیں ہی دکھ ہو گا کہ میں نے تو میں شادی کا گفٹ کیوں نہیں دیا اس لیے پہلے ساری رسم بعد میں پیار کیونکہ تمہیں شکایت ہے نا کہ سب تم سے پیار کرتے ہیں میں نہیں کرتا تو آج کی رات تمہاری ساری شکایت بھی دور کر دوں گا

چیر مدہوش کن انداز میں کہتا اس کی مہندی سے سجے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگائے آنکھیں بند کیے ان کی خوشبو کو اپنے سینے میں اتار رہا تھا

اور پھر اس نے اس کے نازک سے ہاتھ کھول کر اپنا نام دیکھا اس کے چہرے پر بے حد دلکش مسکراہٹ آئی تھی

آج سے پہلے مجھے اپنا نام اتنا پیارا کبھی نہیں لگا وہ اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا تو لالی نے بے اختیار ہی اپنے ہاتھ اس سے کے ہاتھوں سے چھڑوا لیے شاید وہ شرما رہی تھی بلکہ یقیناً وہ شرما رہی تھی اس کی لالی آج لال پیلی ہو رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس نے اپنے اس کی گود سے سر اٹھاتے ہوئے سائٹ دراز سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا۔ لالی دیکھنے کے لئے بے چین تھی کہ وہ اسے کیا دینے والا ہے لیکن یہ نو گز کا گھونگھٹ پتا نہیں کیوں ڈال دیا گیا تھا

اسے اپنے ہاتھ پر کچھ محسوس ہوا وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اس کے لئے بریسلیٹ آیا ہے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ اس پر گفٹ کا دیدار کرنے کے لئے دل میں لڈو پھوٹنے لگے تھے۔

اور پھر وہ جس چیز کے انتظار میں تھی شیر نے وہ کر ہی دیا اس کا گھونگھٹ نہ صرف اوپر کیا تھا بلکہ مکمل اتار کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا اس کے اچانک حرکت پر لالی گھبرا سے گئی وہ بنا دوپٹے کے اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔ جبکہ وہ اندازہ بھی نہ لگا پائی کہ اس کے دوپٹے میں بہت ساری پنز گئی تھی وہ ساری کہاں غائب ہو گئی اگر شیر نے اتاری بھی تو کب اتاریں اسے احساس تک نہ ہوا

جبکہ اس کے گھبرانے پر شیر کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی وہ اس کی آنکھوں کو نہیں مگر ذرا سی پلکیں اٹھا کر گھنی مونچھوں کے نیچے مسکراتے عنابی لبوں کو دیکھ چکی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

ایسے مت شر ماؤ لالی آج تو یہ شیر واقعی اپنے کام سے گیا وہ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈالتا ایک لمحے میں ہی سارے بال کھول گیا تھا۔جب کہ اس کے ناک سے ہونٹوں کو چھوتی بڑی سی نتھ نے تو اس کے دل میں قیامت برپا کر دی تھی وہ مکمل ہوش گنوا چکا تھا

وہ بے اختیار ہی اس کے لبوں پر جھکا اپنے دانتوں سے اس کی نتھ کو ہونٹوں سے ہٹتے ہوئے اس نے شدت سے بھرپور انداز میں اس کے لبوں کو چوما لالی کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن سامنے والے کی گرفت مضبوط تھی

اس کے لبوں کو آزاد کرتے وہ ذرا سا پیچھے ہٹا تو لالی نے موقع غنیمت جان کر اگلے ہی لمحے فرار ہ اختیار کی لیکن اس سے پہلے ہی وہ اسے کھینچ کر دوبارہ اپنے قریب کر چکا تھا۔بے اختیار ہی وہ اس کے سینے سے آلگی تھی

جبکہ اگلے ہی لمحے وہ اسے بیڈ پر گراتا ہوا اس کے اوپر آ چکا تھا لالی کی سانسیں تھمنے لگی یہ لمحہ اس کی سوچ سے زیادہ مشکل تھا

پہلے بتایا تھا نا جب گھونگھٹ اٹھاؤں گا تو اپنے قابو میں نہیں رہوں گا پھر کیوں بھاگ رہی ہو مجھ سے جانتی نہیں ہو کیا تمہارا شیر کتنا بے قرار ہے تم سے ملاقات کے لیے اور میں جانتا ہوں انتظار تو

https://www.zubinovelszone.com

تمہیں بھی تھا وہ اس کے بھیگے لبوں پر انگلی پھیرتا انگھوٹھے کی مدد سے اس کے لبوں کی سرخی مٹانے لگا جو اسے مدہوش کر رہی تھی۔ کہیں اس کی نازک سی جان کی جان مشکل میں نا آجائے اس لیے وہ اس کی لپسٹک زرا ہلکی کرنے لگا۔

لیکن شاید یہ کام انگلی کی مدد سے اتنا آسان نہیں تھا اس لیے بہتر تھا کہ وہ اپنے لبوں کی بے قراری بجھالیتا اس کے لبوں پر جھکتا وہ اس کے لئے مشکل کی ایک نئ دیوار قائم کر چکا تھا۔

اب ٹھیک ہے۔ وہ اپنے کام سے خوش ہوا جبکہ لالی کی سانسیں تیز ہو چکی تھی اور ہر وقت جلدی زبان بالکل بند

کیا قسم کھار کھی ہے کہ آج بات نہیں کرنی اس کے ناک سے نتھ اتارتے ہوئے وہ اس کے جھمکے اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتا وہ اپنی انگلی سے اسکی شہ رگ سہلا رہا تھا۔

لیکن سامنے سے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ اسے گھور کر دیکھنے لگا۔

وہ آئستہ آئستہ سانسیں لے رہی تھی شیر اس کے لبوں سے خارج ہوتی سانسیں گن بھی سکتا تھا اس کی تھوڑی کو چومتے ہوئے وہ اس کی خاموشی کو شدت سے محسوس کرنے لگا

تم بات کیوں نہیں کر رہی ہو۔۔۔؟اس بار وہ ذرا سخت لہجے میں بولا تو وہ منہ پھیل گئی جب اچانک اسے دوپہر والی بات یاد آئی اس کے ساتھ ہی اس کا قہقہ بلند ہوا

او میری دلہن مجھ سے ناراض ہے وہ ہنستے ہوئے اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے بولا اس کا یہ انداز اسے بہت بھلا لگتا تھا تھوڑی دیر پہلے وہ غصہ تھا کہ وہ اسے نخرے دکھا رہی ہے اس سے بات نہیں کر رہی لیکن ایسا نہیں تھا

بلکہ اس نے قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک وہ اس کی منتیں نہیں کرتا تب تک وہ بات نہیں کرے گی لیکن شیر کو تو کسی کی منتیں کرنا آتی نہیں تھی لیکن ہاں یہ بات الگ تھی کہ وہ آج اس کی بہت ساری باتیں سننا چاہتا تھا

ہاں تو کیا کہا تھا تم نے کہ جب تک میں منت نہیں کرتا تب تک تم بات نہیں کرو گی لیکن مجھے منت کرنی نہیں آتی تو کیا پیار سے کام چل جائے گا۔وہ بے حد نرمی سے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا تو لالی نے اپنا گال سہلایا

https://www.zubinovelszone.com

پیار سے کام نہیں چلے گا آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں وہ منہ بنا کر اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو شیر کا قہقہ بے ساختہ تھا

ہاں تو اب یہ تو برداشت کرنا پڑے گا چلو کوئی بات نہیں تم کوئی اور شرط رکھ لو تم جو کہو گی وہ کروں گا اس کا انداز ایسا تھا کہ ابھی لالی جو حکم دے گی وہ فورا اس کی تکمیل کر دے گا

لالی کو اس کا یہ انداز بڑے مزے کا لگ رہا تھا کہ وہ ہر وقت غصہ کرنے والا مونچھڑ اور کہا یہ پیار سے بات کرنے والا شیر .اب تو لالی کے نخرے بنتے تھے

وہ اس کے بالکل قریب بیٹھا کبھی وہ اپنے لبوں سے اس کے گالوں کو چھو رہا تھا تو کبھی اس کے چہرے پہ آتے بالوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے کرتا کبھی اس کے ہاتھ میں موجود بریسلٹ پر انگلیاں پھیر کر چھیڑ چھاڑ کرتا۔اس کا ایک ایک انداز اسحقاق سے بھرپور تھا۔وہ بے فکری سے اپنا حق بتا رہا تھا۔اس کی شرمانے گھبرانے کو وہ کسی کھاتے میں نہ لا رہا تھا

اس کا یہ انداز لالی کے دل میں ہلچل سے پیدا کر رہا تھا لیکن وہ اتنا جلدی اسے خود سے فری نہیں ہونے دے سکتی تھی

۔اور وہ بھی تب جب وہ اس سے کھلی اجازت دے رہا تھا کسی بھی فرمائش کی وہ بے حد نرمی سے اس کے لبوں کو انگلیوں سے چھوتا اس کے ہونٹوں پر جھکنے ہی والا تھا کہ اچانک لالی نے اپنا ہاتھ اس کا رقیب بنا کر اس کے لبوں پر رکھ کر فاصلہ قائم کیا اس کی حرکت پر شیر کو بُری لگی تھی وہ اس قسم کی مزاحمت ہر گز برداشت نہیں کرنے والا تھا

پہلے آپ میری تعریف کریں ورنہ زیادہ عمران ہاشمی بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔وہ بڑے ناز سے کہتی اپنا ستاروں سے جگمگاتا دوپٹہ گھونگھٹ کی صورت میں دوبارہ اپنے اوپر ڈال چکی تھی

اب اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی کی تعریفیں کرنے لگ جاؤں۔

شیر شرارت سے کہتا اس کا دوپٹا ایک بار پھر سے اچھال چکا تھا۔

کیا کہا آپ نے میں پیاری نہیں لگ رہی امی میری نظر اتار اتار کے میرے صدقے دے رہی ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں پیاری نہیں لگ رہی۔

میں پیاری نہیں لگ رہی تو آپ زکوٹا جن لگ رہے ہیں مونچھڑ کہیں کے خبردار جو اب میرے پاس آئے جا رہی ہوں میں امی کے کمرے میں نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ۔وہ کہتے ہوئے دوپٹہ دوبارہ لیتی باہر جانے والی تھی جب اگلے ہی لمحے شیر نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

تمہیں پتہ ہے آج تک میں نے کسی کی تعریف نہیں کی۔کیونکہ مجھ سے یہ کام ہوتا ہی نہیں ہے بہت مشکل کام ہے مجھے نہیں پتہ محبوب کی آنکھوں کو شاعر کیسے بیان کرتا ہے

کیسے اس کے ہونٹوں کو گلاب کی پنکھڑی کہتا ہے کیسے اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیتا ہے

میری نظر میں ایسے لوگ ذرا بیوقوف اور پاگل سے ہوتے ہیں جو میلوں دور چاند میں اپنے محبوب کے کو دیکھتے ہیں اتنی دوری میں بلا محبوب کیسے نظر آتا ہے مجھے تو کبھی سمجھ نہیں آتا۔ میرے خیال میں اتنے دور سے رومینس محسوس کرنے کے بجائے قریب آ کر رومینس کرنے پر یقین رکھتا ہوں

آپ کا محبوب تو آپ کے پاس ہوتا ہے جیسے آپ دیکھ سکتے ہو جیسے آپ محسوس کر سکتے ہیں اس کی آنکھوں میں اپنا آپ ڈھونڈ سکتے ہو مجھے سمجھ نہیں آتا کہ محبوب کو ان بے جان چیزوں سے کمپیر کر کے کی شاعر لوگ ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں

انسان ہے اسے انسان رہنے دو بس اسے محسوس کرو محبت لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تمہارے نزدیک وہ شخص کیا ہے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھو کر اس کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر اس یقین دلاؤ گے کہ تم اس کی حفاظت کے لیے ہمیشہ اس کے ساتھ ہو اس کے محرم بن کر کچھ رشتے لفظوں کے محتاج نہیں ہوتے

کچھ رشتے ایسے ہوتے ہیں جنہیں تا عمر نبھانا ان کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہوتا ہے محبوب کو پھولوں پتیوں سے مشابہت دے کر ہر چیز میں اس کی خوبصورتی کو بیان کر کے ہم الفاظ کی خوبصورتی سے اپنے محبوب کو خوبصورت تو بنا سکتے ہیں لیکن خوبصورتی تا عمر نہیں رہتی

اسی لیے اپنے محبوب کو ان سب چیزوں سے خوش کرنے سے بہتر ہے کہ اسے تحفظ کا احساس دلاؤ اسے بتاؤ کہ زندگی کے ہر موڑ پر تم اس کے ساتھ رہو گے اس کے ہمسفر بن کر اگر اس کی خوبصورتی ڈھل بھی جائے تب بھی ان کے رشتے کی خوبصورتی کم نہیں ہو گی

اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تا عمر تمہاری حفاظت کروں گا لیکن یہ جھوٹے وعدے مجھ سے نہیں ہوتے میرے لیے تم کوئی چاند یا پھول نہیں ہو اور نہ ہی یہ تعریف مجھ سے نہیں ہوتی

تم میرے لیے انسان ہو لالی میری ذمہ داری ہو جس کے ساتھ میں ساری عمر گزارنا چاہتا ہوں وہ بے حد نرمی سے کہتا ہے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور شدت سے اس کے لبوں کو چومتا اگلے ہی لمحے اسے پوری طرح خود میں قید کر گیا تھا لیکن اس کی بنی ہوئی صورت دیکھ کر بہت مشکل سے اپنی ہنسی کو کنڑول کرتے ہوئے سیریس انداز میں اسے دیکھا۔

یقیناً اس جواب کی امید نہیں رکھتی تھی

مطلب کے آپ میری تعریف نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔؟وہ شرم وحیا کو ایک طرف رکھ کر اس کی حفاظت کا کوئی اور ہی مطلب نکال چکی تھی

تو ایک گھنٹے سے یہی بکواس تو کر رہا ہوں کہ مجھے تعریف کرنا نہیں آتی یار چھوڑو نہ تعریف کا کیا اچار ڈالنا ہے ہم آگے بڑھتے ہیں جو کام آتا ہے وہ کرتے ہیں وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتا بیڈ سے لگائے اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھ دیتے ہوئے بولا

جبکہ اس کا موڈ آف دیکھ کر کچھ سوچنے لگا

اچھا ٹھیک ہے یار ترکی جا کر دو چار لائنیں یاد کر کے تمہیں سنا دوں گا بلکہ رٹ لونگا تم جب کہو گی بول دیا کروں گا وہ ہار مانتے ہوئے اس کے دوپٹے کو تھامیں اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگا

ترکی۔۔۔۔؟وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی یقین کرنا مشکل تھا لیکن اس نے ترکی کا ہی نام لیا تھا

اس کے حیرت سے آنکھیں پھاڑ ترکی کہنے پر شیر کی لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی

ہاں تو اب کیا میں سنگاپور دیواروں کے ساتھ ہنی مون مناؤں گا وہ شرارت سے کہتا اسے اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا بلکہ اسے مزید بولنے کا موقع دیئے بغیر اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

اب تم ترکی کے بارے میں سوچو کہ ہم وہاں کہاں کہاں گھومنے جائیں گے لیکن مجھے ڈسٹرب مت کرنا وہ پوری طرح اسے اپنی باہوں میں سمیٹتے ہوئے بولا جبکہ اس کی انداز پر وہ شرم وحیا سے سمٹتی اس کے سینے میں اپنا سر چھپانے لگی جب اچانک شیر نے اسے دور کیا

صرف ترکی کے بارے میں سوچنا وہاں کے لڑکوں کے بارے میں نہیں وہ سختی سے بولا تو لالی کھلا کر ہنسی

جب کہ وہ لائٹ بجھاتا اسے اپنے قریب کرتا سارے فاصلے سمٹ گیا لالی خاموشی سے اس کا لمس محسوس کرتی خود کو اس کے حوالے کر چکی تھی

ےoo

https://www.zubinovelszone.com

وہ کمرے میں آیا تو پازیب کمرے میں نہیں تھی جب کہ وہ پہلے ہی پازیب کو کہہ چکا تھا کہ وہ کمرے میں جائے وہ اس کے پیچھے ہی آرہا ہے

لیکن اب اسے یہاں نہ پا کر وہ اچھا خاصہ بدمزہ ہوا تھا۔ آج تو اس کے دوستوں نے اسے چھیڑتے ہوئے کہہ دیا تھا کے تمھیں من پسند بیوی کیا ملی ہے تم تو اس کے غلام ہی بن گئے ہو

اپنی معصوم سی بیوی کے حیا کے بے شمار رنگ دیکھ اسے یہ باتیں بہت مزے دینے لگی تھی لیکن جب اس کے دوستوں نے پازیب سے مل کر اسے شادی کی مبارکباد بھی تو بعد میں ان سب کے ساتھ ان کی بیویوں کا یہی کہنا تھا

یار وہ عمر میں تو اسے بہت چھوٹی ہے اس کے جذبات کو سمجھنا تمہارے لئے مشکل ہو گا عمر کا فرق اچھے رشتوں کو بگاڑ دیتا ہے

تمہیں یقیناً اسے اسی کے طریقے سے ہینڈل کرنا ہو گا اس کے سارے دوست اور ان کی بیویاں تو بریرہ کی ہمت کی داد دے رہیں تھیں اس میں پھا زیب جیسی خوبصورت اور کم عمر سوتن کو برداشت کر لیا تھا

لیکن ان سب کو پازیب کافی دبی دبی لگی وہ نہ تو زیادہ پڑھی لکھی تھی اور نہ ہی کبھی کھل کر کسی انجان سے بات کر سکتی تھی جبکہ بریرہ تو ان سب کو جانتی تھی وہ بہت سکون واطمینان سے سب کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی جبکہ پازیب کتنی دیر خاموشی سے ان لوگوں کو اپنی ہی ذات پے تذکرے کرتے سنتی رہی

جب اچانک ہی زایار اس کے پاس آیا اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے قریب کیا۔اور محفل میں سب لوگوں کو سے اپنی من پسند بیوی کے طور پر متعارف کروایا۔
بے حدمان سے اس نے کہا کہ بریرہ تو اس کے بابا کی پسند تھی

لیکن پازیب اس کی اپنی پسند ہے جہاں پہلے سب پازیب کو حقارت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے زایار کے ان الفاظ کے بعد سب کی نظروں میں اس کے لئے بھی الگ عزت تھی یہاں تک کہ مہمان جاتے ہوئے بھی اس سے اسپیشل مل کر گئے۔

محفل میں بار بار وہ اسے بتا تا رہا کہ بریرہ سے دور رہو ویسے تو پازیب نے خود بھی نوٹ کیا تھا کہ بریرہ اس سے کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن زایار نے اسے سے دور رہنے کے لیے کہا تھا اور اپنے شوہر کا حکم نہ مان کر وہ گناہ نہیں کما سکتی تھی

زایار کے جانے کے بعد جب وہ اپنے کمرے میں آئی تو بریرہ اس کے پیچھے آئی تھی اس سے کوئی ضروری بات کرنے کے لیے لیکن اس نے کہہ دیا کہ اسے نیچے بہت ضروری کام ہے اور وہاں سے بھاگ گئی

بریرہ کافی دیر کمرے میں اس کا انتظار کرتی رہی لیکن جب وہ نہ آئی تو بریرہ واپس نیچے چلی گئی اور اب زایار کو بھی اس کی بیوی دستیاب نہیں تھی

ooooo

پتا نہیں یہ کہاں چلی گئی تھی یار نے نیچے آکر کچن میں دیکھا وہاں پر بھی نہیں تھی اور رات کے ایک بجے باہر لان کی جانب جانے کی اس کی ہمت نہیں تھی تو پھر وہ کہاں جاسکتی ہے تقریبا سبھی لوگ سو چکے تھے۔اس نے بریرہ کو سامنے والے کمرے سے نکلتے دیکھا تھا لیکن فی الحال وہ اس سے بات کرنے کے بالکل موڈ میں نہیں تھا

وہ پریشانی سے دوبارہ کمرے میں جانے لگا جب پلیر کے پیچھے سے اسے گلابی آنچل اڑتا نظر آیا پہچاننا مشکل نہیں تھا وہ واپسی سیڑیوں سے اترتا سیدھا اس کے سر پر جا پہنچا

https://www.zubinovelszone.com

چھپنے کی کوئی خاص وجہ اس کے اچانک کہنے پر وہ اچھل کر پیچھے ہوئی تھی

کیازایار آپ نے توڈرا ہی دیا مجھے ہائے اللہ میرا دل کتنی تیزی سے دھڑک رہا ہے وہ سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

کیا بات کر رہی ہو سچ میں میں چیک کروں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے شرارتی انداز میں بولا لیکن اس سے پہلے ہی پازیب پیچھے ہو چکی تھی

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ منہ بنا کر دوبارہ بھی پلیر پیچھے چھپی اور اسے بھی خاموش رہنے کا اشارہ کر کے دوبارہ باہر کی جانب دیکھنے لگی

بیوی یہ جاسوسی کس کی ہو رہی ہے یہ بھی بتا دو زایار نرمی سے اس کے گالوں کو چومتا بے حد محبت سے بولا جب اس نے سامنے کھڑی بریرہ کی طرف اشارہ کیا جو ہر طرف شاید اسی کی تلاش میں تھی

تم بریرہ سے چھپ کیوں رہی ہو۔۔کیا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے بتاؤ مجھے کیا بات ہے وہ اس کا بازو تھامیں جانچنے والے انداز میں بولا۔۔

ارے وہ تو تب مجھے کچھ کہیں گی نہ جب میں ان سے ملوں گی وہ مجھے ڈھونڈ رہی ہیں اور میں ان سے چھپی ہوئی ہوں آپ نے ہی تو منع کیا تھا کہ ان سے بات نہیں کرنی نہ ہی ان کی کوئی بات سنی ہے وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بتانے لگی

اس کے انداز پر زایار کا دل چاہا کہ وہ رکھ کے دو اس کے کان کے پیچھے لگائے اس نے اس سے کیا کہا تھا وہ اس کی بات کا کیا مطلب بنائے ہوئے تھی۔

مطلب تم یہ چاہتی ہو کہ بریرہ تمہاری جان چھوڑ دے وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا تو پازیب نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

اور پھر بے حد معصومیت سے بولی آپ نے ہی تو منع کیا ہے۔

بس یار کوئی اس کے انداز پر بے حد پیار آیا اور کی معصومیت سے بھرپور فرمانبرداری پر وہ اسے خراج تقسیم پیش کرنا چاہتا تھا

وہ اگلے ہی لمحے پلیر کی اوٹ سے باہر ہوا اور اس کے ساتھ ہی بریرا کی نگاہ اس پر گئی وہ تیزی سے چلتی سی کی طرف آ رہی تھی جب اگلے ہی لمحے زایار نے پازیب کا بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

اوراس کے پلیر کے ساتھ لگاتااس کے لبوں کواپنے لبوں کی دسترس میں لے لیا
بریرہ کے تو قدم وہیں پر رک گئے۔ جبکہ زایار اسے اپنی قید میں لیے مکمل مدہوش ہو چکا تھا

اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے بوسوں کی برسات کرنے لگا جب کہ اس کی باہوں میں بے قرار سی مچلتی پازیب کی نظروں نے بریرہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا جہاں غم اور غصے کا الگ جہاں آباد تھا۔

زایار اسے اپنی باہوں سے آزاد کر رہا تھا اور نہ ہی بریرہ اس کی سمت سے نظریں پھیر رہی تھی ۔جس کی وجہ سے پازیب کو مزید گھبراہٹ ہو رہی تھی زایار کی پناہوں میں جہاں اس کا پورا وجود کانپنے لگا تھا وہی بریرہ کی آنکھوں میں جھلکتی نفرت اس کی روح کو جھنجوڑ کر رہی تھی۔

زایار وہ۔۔۔۔دیکھ۔۔۔۔رہی ہیں۔وہ بے حد مشکل سے اٹکتی سانسوں سے یہ الفاظ ادا کر پائی

تو تم مت دیکھو اس کی جانب اپنی آنکھیں بند کر لو زایار اسے مشورہ دیتا ایک بار پھر سے اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا اس کی شدت میں تڑپتی وہ بریرہ کی نگاہوں کو دیکھ کر

https://www.zubinovelszone.com

اگلے ہی لمحے وہ زور سے اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔ جبکہ زایار پوری طرح بے قابو اپنے جذبات اس پر لٹا رہا تھا۔

ایک لمحہ کیا گزرا وہ اسے اپنی باہوں میں قید کیے سیڑھیاں چڑھنے لگا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ پیچھے مڑ کر دیکھتی وہ جا چکی ہے یا ابھی وہیں کھڑی ہے اس سے بالکل اندازہ نہیں تھا۔

زایار نے اسے لا کر بیڈ پر رکھا اس کا دھیان پوری طرح بریرہ کی نگاہوں میں کھویا ہوا تھا جب کے زایار اسے خود میں سمیٹتا ایک بار پھر سے اس پر اپنی شدتیں لٹانے لگا۔ کافی دیر بریرہ کے بارے میں سوچتے وہ زایار کی پناہوں میں کھونے لگی زایار کا دہکتا لمس اسے بریرہ کی نفرت سے بھرپور آنکھوں سے دور لے آیا تھا۔

وہ خاموشی سے اسے محسوس کرنے لگی یہ احساس بریرہ کو بھلانے لگا تھا۔ کبھی وہ اس کے لبوں کو چومتا تو کبھی سے خود میں قید کر لیتا جذبات کا ایک طوفان اس کے چاروں سو تھا۔ جب کہ وہ شخص اسے اپنی پناہوں میں قید کیے ہر سوچ سے دور لے آیا تھا

OOOOOO

مطلب تم بھابھی سے مل کے آرہے ہیں اور تم نے مجھے نہیں بتایا

https://www.zubinovelszone.com

بتاؤنہ کیا بات ہوئی یار شادی کب کر رہے ہو تم دونوں گھر والوں سے بات کروں بلکہ چھوڑو گھر والوں کو سادگی سے نکاح پڑھوا کر لے آؤ لمبے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ اسے مفت مشورے دیتے ہوئے بولا تو عالم نے اسے گھور کر دیکھا

اس کا نام دانین یوسف ہے 10 اگست 2002 کی پیدائش ہے وہ
یونیورسٹی میں سیکنڈ ایئر میں پڑھتی ہے۔
میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہے اور اپنی کلاس میں اس کا پرسنٹیج 94% ہے۔
کچھ اور کہنا چاہے گا تو وہ اسے اس کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے بولا۔

مطلب کے مشکل سے انیس سال کی ہے وہ خوب بدمزہ ہو کر بولا۔
عالم نے صرف ہاں میں سر ہلایا
واو مطلب صرف انیس سال کی ہے اور اس نے سے تجھے اپنی اتنی انفو دے ڈالی مطلب کے اس کے دل میں بھی تیرے لئے کچھ ہے وہ اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑتا اس کے پاس آ بیٹھا تھا

یہ ساری انفارمیشن اس کے کارڈ پر لکھی تھی اس کا کلاس کا کارڈ تھا ناں اس کے اوپر سے پڑھا ہے میں نے۔اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا اس نے مجھے جو کچھ بتایا ہے وہ تمہیں بتادوں تو تم گولی مار دو اسے وہ دعوے سے کہنے لگا

ایسا کیا کہا ہے اس نے بتاؤ ذرا مجھے اس کے کہنے پر وہ غصے سے سیدھا ہوا

ڈونٹ وری میں اس کی عقل ٹھکانے لگا آیا ہوں بس دماغ ضرورت سے زیادہ چل رہا تھا ٹھیک کر دیا ہے میں نے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

ابھی بچی ہے شادی ہو گئی تو سمجھ آئے گی۔وہ بے فکری سے کہتا صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موند لی گیا

مطلب کے اس نے تم سے اتنا کچھ کہا اور تم بدلے میں اس سے شادی کرو گے

وہ خیرت کا مظاہرہ کرنے لگا عالم کو کوئی کچھ کہے تو وہ اس کی نسلیں یاد کروا دیتا تھا اور یہاں وہ اس لڑکی سے شادی کی بات کر رہا تھا جس نے اسی کے خلاف کوئی بات کی تھی

بدلے میں نہیں محبت میں شادی کر رہا ہوں اور ابھی تو کہا بچی ہے ہو گئی غلطی ان کیا اس غلطی کو لے کر بیٹھ جاؤں غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے یار اور اگر زندگی میں آگے کبھی اس نے ایسی غلطی کی تو لے لیں گے بدلہ

لیکن ہم محبت کرنے والے لوگ ہیں ہمیں محبت ہی کرنی چاہیے یہ بدلے بدلے سائیڈ رکھ دینے چاہیے ویسے بھی اس پری چہرہ سے انتقام کون کم بخت لینا چاہیے تھا وہ تو بنی ہی محبت کے لیے ہے ۔عالم گہری سوچ میں مسکرا کر بولا

توجناب کو اتنا پیار ہو گیا ہے اس سے کے اس کی کی ہوئی غلطیاں بھی معاف کر دیں وہ شرارت سے سوالیہ انداز میں بولا اور ساتھ ہی پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے لبوں سے لگا یا

تو عالم نے نہ میں سر ہلا یا
تھپڑ لگا کر آیا ہوں عالم کے کہنے کی دیر تھی کہ تراب کا لبوں سے لگا یا پانی فوارے کی صورت باہر نکلا

کیا تم نے اسے تھپڑ مارا اس کا منہ کھل چکا تھا
اتنی فضول باتیں کرے گی تو تھپڑ ہی کھائے گی نا خیر چل بہت دیر ہو گئی ہے اب مجھے نیند آ رہی ہے

عالم نے اٹھتے ہوئے کہا آج پہلی بار ایسا ہو رہا تھا کہ اس سے پہلے عالم سونے کے لئے اٹھ گیا تھا وہ اسے شکی نظروں سے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے انداز پر عالم کا بے ساختہ قہقہ چھوٹا

ڈونٹ وری میں خوابوں میں اس سے ملنے نہیں جارہا عالم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نہیں اگر تم اس سے خوابوں میں ملاقات کرنے جاؤ تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ خوابوں کو اعتراض ہو گا

کون سا خوابوں کو پتا ہے کہ وہ تمہاری محرم ہے یا نہیں تھی جیسے مرضی ملاقات کرو گا پاس سے کرو دور سے کرو کیا فرق پڑتا ہے

تراب کی فصول سی بات پر عالام نے اسے گھورا

تم نا ایک کام کرنا اس کو خوابوں میں اس انداز میں دیکھنا اس کے ساتھ تمہاری شادی ہو گئی ہے پھر تو ٹینشن ہی نہیں بندہ اپنی بیوی کو جیسے مرضی دیکھ سکتا ہے وہ ایک ہی سانس میں بے حد شرارت سے بولتے ہوئے عالم کی گھوری برداشت کر رہا تھا

اچھا یار ٹھیک ہے نہیں دیکھنا تم مت دیکھو مجھے کیوں گھور رہے ہو خیر میں تو جا رہا ہوں میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہو گی

"خوابوں میں" وہ خوابوں کو لمبا کھینچتے ہوئے بولا تو عالم نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا

ooooo

وہ واش روم سے نہا کر نکلا تو لالی کو گہری نیند میں پایا اس کی شرٹ پہنے وہ دنیا جہان سے بیگانہ خوابوں کی میٹھی نیند میں گم تھی۔

وہ بے حد آہستہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوا۔ جب کہ ایسا کرنے پر وہ منہ بناتی کروٹ لے کر پھر سے سو چکی تھی جب اگلے ہی لمحے شیر نے اس کا بازو تھام اور ایک جھٹکے سے سیدھا کر دیا
اس بار نشانہ اس کے لب تھے

مونچھڑ کہیں کہ مونچھیں چھبتی ہیں آپ کی وہ اسے دور کرتے ہوئے خاصی جھنجھلا کر بولی اس کا انداز شیر کو برا لگا تھا

اسی لئے تو اگلے ہی لمحے شیر نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں کا اپنی دسترس میں لے لیا اس بار انداز میں شدت تھی۔ شاید وہ اپنی محبت کے بدلے اس سے محبت چاہتا تھا نہ کہ اس کی جھنجھلاہٹ

اگر چھبتی ہے تو برداشت کرو۔ دور جانے کی کوشش مت کرنا ہر چیز اپنی جگہ لالی تمہارا مجھے جھٹکنا بہت ناگوار گزرتا ہے وہ سرد نگاہوں سے اسے دیکھتا سخت انداز میں سمجھا رہا تھا

ہائے اللہ جھوٹا الزام کیوں لگا رہے ہیں میں نے کب جھٹکا آپ کو میں تو صرف بتا رہی تھی کیا آپ کی دوسری بیوی آپ کی پہلی بیوی کو چبھتی ہے وہ بڑی معصومیت سے بات بدل گئی

اپنی مونچھوں کو دوسری بیوی کہلانا اسے برا نہیں لگا تھا
تو انہیں میرے پہلی بیوی بھی کہہ سکتی ہو آخر یہ پہلے آئی ہیں میری زندگی میں مونچھوں کو بل دیتا ہوا ایک بار پھر سے اس کے ساتھ بچہ بن چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

نہیں پہلے میں آئی ہوں جب میں پیدا ہوئی تھی تب آپ آٹھ نو سال کے تھے تب کہاں تھی آپ کی مونچھیں بتائیں مجھے لالی کے پاس لوجک تھا

تب تو میری بیوی بھی تو نہیں تھی اس کی میٹھی میٹھی باتوں پر شیر بھی دوبارہ موڈ میں آچکا تھا

ہاں تو تب یہ بھی آپ کی بیوی نہیں تھی میں پہلی ہوں میرا زیادہ حق ہے وہ بے حد لاڈ سے کہتی تھی اس کے کرتے کے بٹن سے کھیلتی اس کے سینے سے لگ چکی تھی جیسے کوئی شیر کو اس سے چھین لے گا

لالی اگر تم اتنا زیادہ اداس ہو جاؤ گی تو میں طلاق دے دوں گا انہیں وہ بے حد شرارت سے بولا تو لالی نے نظر اٹھا کر دیکھا

نہیں طلاق مت دینا بچاری کہاں جائیں گی اور ویسے بھی آپ ان کے بغیر بہت کوجے لگو گے ۔وہ ان مونچھوں پر رحم کرتے ہوئے بولی تو شیر نے اسے گھورا جب کہ اس کے گھورنے پر وہ کھلکھلائی تھی

اچھا اب میں کوجا ہوں اور تم کہیں کی شہزادی ہو وہ مصنوعی غصے سے پوچھنے لگا تو لالی نے کھکھلاتے ہوئے نا میں سر ہلایا۔

نہیں آپ کو جے نہیں بلکہ زکوٹا جن ہو وہ بے حد شرارت سے بولی جو کہ اگلے ہی لمحے وہ سے آپنے بے حد قریب کرتا اس کے اوپر جھکا تھا

ہاں میں تمہارا زکوٹا جن اور تم میری زکوٹی جنی۔۔۔اس کی کھلکھلاہٹ کو محبت سے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پر جابجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑ رہا تھا

جبکہ لالی بار بار زکوٹی لفظ دوہراتی ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی۔

OOOOOO

وہ کمرے میں آکر بے حد غصے سے ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی آنکھوں کے سامنے بار بار پازیب کا معوم سا چہرہ گھوم جاتا وہ اسے بے وقوف اور گوار سمجھے ہوئے تھی کتنی آسانی سے وہ اس کا شوہر اسے چھین کر لے گئی تھی

کس طرح سے زایار اسے پوری طرح اسے خود میں چھپائے اس کے چہرے کی نرماہٹ کو اپنے لبوں سے محسوس کر رہا تھا یہ جاننے کے باوجود بھی کے بریرہ وہیں کھڑی ہے زایار نہ تو اس سے دور ہٹا تھا اور نہ ہی پازیب کو خود سے دور جانے دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

شاید وہ اس پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ پازیب کے لیے کیا ہے وہ کہیں بار بتا چکا تھا کہ اس کے خود غرض جذبات زایار کی نظر میں کسی اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا جبکہ موبائل پر بار بار دانی کے میسجز آ رہے تھے روحان صفدر شاہ اور پاکیزہ کے بیچ کیا بات ہوئی تھی وہ اسے آ کر بتا چکا تھا صفدر شاہ نے روحان کو کہا تھا کہ پاکیزی اس سے نہیں ملنا چاہتی

اور نہ وہ اس کی شکل دیکھنے کے خواہش مند ہیں اسی لیے ان کے لوٹنے سے پہلے ہی وہاں سے چلا جائے جس پر بریرہ نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سب کچھ سنبھال لے گی فی الحال وہ یہاں سے چلا جائے وہ دانی اور اس کی شادی کیلئے اس کے ماں باپ کو بھی منا لے گی اس نے زبردستی روحان کو بھیج دیا تھا

اور شہر پہنچتے ہی دانی کے میسجز شروع ہو چکے تھے روحان کے چلے جانے کی وجہ سے دانی بے فکر ہو کر راحیل سے ملنے اس کے فلیٹ پر جا چکی تھی۔

یقیناً راحیل ہی اسے بار بار فورس کر رہا ہو گا بریرہ سے بات کرنے پر کیونکہ دانی کے پاس اتنا دماغ ہر گز نہیں تھا کہ وہ خود اس سے بار بار اسے پیسے مانگتی ہے وہ تو پچاس لاکھ پر بھی اتنی خوش ہو گئی

تھی کہ اسے جیسے اور پیسوں کی ضرورت ہی نہیں لیکن اگلے ہی دن راحیل سے ملنے کے بعد وہ اور پیسوں کی ڈیمانڈ کرنے لگی

اوراس وقت بھی وہ بار بار اسی مقصد کے لئے سے میسیجز کر رہی تھی

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب اس کے فون پر روحان کی کال آرہی تھی
اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کال اٹھائی
بھابھی امی کیسی ہے میں بہت فضول بول گیا میں بہت شرمندہ ہوں پلیز انہیں کہیں کہ مجھے معاف کردیں مجھ سے غلطی ہوگئی میرا دماغ خراب ہوگیا تھا جو اتنی بکواس کر گیا اپنی ماں کے بارے میں ایسی بات کرتے ہوئے شرم سے مر کیوں نہیں گیا۔

پلیز بھابھی ان سے کہیں کہ مجھے معاف کردیں وہ تو آپ کی ساری باتیں سمجھتی ہیں نا اپنی ماں کی حالت دیکھ وہ تڑپتے ہوئے بولا

صفدر شاہ نے سے ملنے کے لیے بالکل منع کردیا تھا اور وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ حویلی میں اپنی ماں کے سامنے رہے

روحان ریلیکس میں نے کہا تھا میں سب کچھ سنبھال لوں گی میں نے سب کچھ سنبھال لیا ہے تمہیں یقین نہیں آئے گا لیکن یہ سچ ہے میں نے تمہاری امی کو منا لیا ہے تمہارے بابا ماما کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں جاؤ جا کر دانی کو یہ خوشخبری سنادو کہ اب بہت جلد ہم نکاح کی رسم ادا کریں گے

کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں بھابھی مجھے یقین نہیں آرہا بھابھی میں ابھی اسے فون کرتا ہوں روحانکی خوشی کی کوئی حد نہ تھی

ارے بے وقوف یہ بات فون کر کے بتانے والی نہیں ہے تم چلے جاؤ اس سے ملنے کے لیے بریرہ نے اسے فون کرنے سے منع کرتے ہوئے کہا

لیکن وہ تو ہوسٹل میں نہیں ہے اپنی کسی دوست کے پاس گئی ہوئی ہے اس کا ادھر ہی رکھنے کا ارادہ ہے روحان کچھ سوچتے ہوئے بولا

کوئی بات نہیں روحان اگر کہیں رکنے کا ارادہ ہے تو کیا ہوا تم وہاں چلے جاؤ بس لوکیشن ہی ٹریس کرنی ہے بس وہاں چلے جاؤ اور اپنی دانی کو یہ خوشخبری سناؤ کہ بہت جلدی وہ ہمارے خاندان کی بہو بننے والی ہے وہ بہت چالاکی سے اپنا جال بچھا رہی تھی جبکہ روحان اس کی کسی بات کو سمجھے بغیر ہاں میں سر ہلاتا دانی سے ملنے جا رہا

بریرہ کے کہنے پر وہ سیدھا وہی آگیا تھا اس کی لوکیشن دیکھ کر کے اسے پتہ تھا کہ یہ اس کی دوست کائنات کا گھر ہے

جہاں وہ اکثر اس سے ملنے کے لیے آتی رہتی ہے
اور وہ خود بھی کائنات کو بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا وہ اس کی بھی دوست تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کائنات اس گھر میں بالکل اکیلی رہتی ہے لیکن اس سے پہلے اس کا اتفاق نہ ہوا یہاں آنے کا

آج وہ آیا تو دیکھا کہ کائنات کے گھر کا دروزہ کھلا ہوا ہے دو اکیلی لڑکیاں یہاں تھی دروازہ بند نہ کرنا اس سے بالکل ٹھیک نہیں لگا تھا
اور یہ بات وہ دانی اور کائنات کو سمجھانا بھی چاہتا تھا

وہ اپنے اندر ایک عجیب قیامت محسوس کر رہا تھا اپنی ماں کے لیے ایسے الفاظ بول کر اسے بے حد تکلیف ہوئی تھی اور اب وہ اپنی ماں سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔ساری دنیا ایک طرف لیکن اپنی ماں کے لیے وہ ایسے الفاظ کیسے بول سکتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اسے یقین تھا کہ دانی کے بابا کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اور وہ دانی کو بھی یہی کہنا چاہتا تھا اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی اس کے ماں باپ اس رشتے کے لئے مان گئے تھے۔

کیونکہ وہ اس کی خوشی چاہتے تھے یہ سوچ اسے شرمندگی کی مزید گہرائیوں میں لے گئی
اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب پیپر ختم ہوتے ہی حویلی جا کر سب سے پہلے اپنے ماں باپ سے معافی مانگے گا۔ جو غلطی اس نے کی تھی اس کا کفارہ تو وہ ادا نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ اپنی ماں کے دامن پر داغ لگانے کی کوئی معافی نہیں تھی

ہاں لیکن وہ معافی مانگے گا ضرور وہ یہی سب کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا جب اچانک اس کے کانوں میں آواز گونجی اسے لگا کے اس کے پیر کے نیچے زمین نہیں رہی

پہلے تو اس کے لیے یہ سمجھنا ممکن نہیں تھا کہ راحیل کی آواز کائنات کے گھر سے کیوں آرہی ہے ۔ لیکن پھر سامنے دیوار پر لگی تصویر سے اسے احساس ہوا کہ یہ گھر کائنات کا نہیں بلکہ راحیل کا ہی ہے

وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتا وہی کھڑے ہو کر یہ آواز سننے لگا کیونکہ وہ لوگ اسی کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ جہاں راحیل کے ساتھ اس کی دانی کی بھی آواز تھی

OOOO

مجھے یقین نہیں آرہا کوئی اتنا بے وقوف بھی ہو سکتا ہے روحان کے پاس اپنی سمجھ نہیں ہے۔اس طرح دوسروں کی باتوں میں آکر اس نے اپنی ماں پر بھی الزام لگا دیا

میں نے تو بس اتنا ہی کہا تھا کہ پاکیزہ اور صفدر کی محبت کے گواہ میرے بابا ہیں اور وہ پاگل جا کر اپنی ماں سے سوال کرنے لگا دانی نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ راحیل بھی ہنسنے لگا

فون آیا تھا اس کا اس کی ماں ہسپتال میں ہے۔اور اب یقیناً جب تک اس کی ماں ٹھیک نہیں ہو جاتی تب تک وہ واپس نہیں آئے گا اور میری جان چھٹی رہے گی اور تب تک ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ رہیں گے کتنا مس کیا میں نے تمہیں راحیل اب مجھ سے یہ مزید ڈرامہ نہیں ہوتا بس اب ہم یہ سب کچھ ختم کرتے ہیں

میں نے بریرہ کو بھی صاف جواب دے دیا ہے وہ بھی یہی کہہ رہی تھی کہ اب یہ کھیل ختم ہو جائے گا۔اور مجھے مزید یہ سارا ڈرامہ کرنے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔

بس بریرہ میرے پیسے مجھے دے دے وہ اس کی باہوں میں نازیبا حالت میں پڑی بے فکری سے بات کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

جب کہ راحیل اس کی باتوں پر کم اور اس کے حسن پر زیادہ دھیان دے رہا تھا

کم آن ڈارلنگ روحان کا نام لے کر موڈ خراب کر رہی ہو اور جہاں تک پیسوں کا سوال ہے تو تم بریرہ محترمہ کو اتنی آسانی سے چھوڑ نا مت اسے یاد کرواتی رہنا یہ نہ ہو کہ وہ تمہارے پیسے تمہیں دیئے بغیر ہی اس کھیل کو ختم کر دے

یہ پچاس لاکھ جو اس نے دیے ہیں وہ اتنے بھی زیادہ نہیں ہے کہ ہماری زندگی سکون سے گزر سکے جہاں تم 2 کروڑ مانگ رہی ہو وہی اب 5 کروڑوں کی ڈیمانڈ کرو وہ اپنے راستے بنانے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جائے گی راحیل اسے سمجھا رہا تھا

میرا نہیں خیال کہ اتنے پیسے وہ دے سکے گی راحیل نہ جانے وہ یہ سارے پیسے کہاں سے کر کے دے رہی ہے اور میرا نہیں خیال کہ ہمیں مزید اسے بلیک میل کرنا چاہیے یہ نہ ہو کہ وہ میرے ہی خلاف ہو جائے وہ بہت ھی چلاک عورت ھے ایسے گیم کھیلتی ہے کہ سامنے والا بھی پاگل ہو جاتا ہے مجھے یقین ہے وہ مجھے بری طرح سے پھسادے گی اسی لئے جتنا ہے اسی پر خوش رہتے ہیں اور پچاس لاکھ بھی کم نہیں ہوتے

تم ان پچاس لاکھ سے کوئی اچھا سا بزنس شروع کر دو جس سے ہمارا فیوچر سیکیور ہو جائے کیونکہ میرے بابا ہم دونوں کی شادی کے لیے کبھی تیار نہیں ہوں گے لیکن میں تمہارے بغیر نہیں رہ

سکتی اور میرے بابا کے سامنے آنے کے لیے تمہیں اپنا کوئی نہ کوئی اسٹینڈرڈ بنانا ہو گا۔ وہ اسے سمجھا رہی تھی جب کہ وہ اس کی باتوں سے سخت بیزار ہو چکا تھا

ہاں ہاں ٹھیک ہے ڈارلنگ اسٹینڈرڈ بھی بنا لیں گے فی الحال تو مجھے بور مت کرو کیا فضول باتیں کر رہی ہو روحان نہیں ہے یہاں یہی تو وقت ہے ایک دوسرے کی باہوں میں گزارنے کا اور تم بار بار اس کا نام لے کر موڈ خراب کر رہی ہو

وہ بدمزہ ہوتا اس کے چہرے پر جھک چکا تھا۔ جب کے دروازے کے باہر کھڑا روحان ان کی ایک ایک بات سنتا ضبط سے کھڑا تھا

ویسے مجھے ایک بات پوچھنی تھی تم سے یہ تم نے پریگنینسی والا ڈرامہ کس کے کہنے پر کیا راحیل اچانک یاد آنے پر پوچھا روحان جو اپنے قدموں کمرے کی طرف بڑھاتا اس کا راز اس کے منہ پر کھولنے والا تھا دوبارہ رک گیا

بریرہ کے کہنے پر اسی نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے یہ ڈراما کرنا ہے کیونکہ وہ جاننا چاہتی تھی کہ روحان مجھ سے کتنا پیار کرتا ہے اور میرے لیے کیا کر سکتا ہے اگر تو وہ اس ریلیشن شپ میں سیریس ہوا تو

شادی کی بات کرے گا اگر نہیں ہوا تو مجھے چھوڑ کر بھاگ جائے گا لیکن وہ سیریس تھا اس لیے اس نے شادی کی آفر کی اور اس بریرہ نے مجھے پھسا دیا

اب وہاں ان کی فیملی میں اچھا خاصہ دھمال مچا ہوا ہے بریرہ جو چاہتی تھی وہ تو ہو گیا اب پتا نہیں وہ ڈرامہ ختم کرنے کے لیے کب کہے گی۔ وہ سوچتے ہوئے بولی جب اچانک دروازہ کھلا۔

ooooo

اپنے سامنے روحان کو دیکھ دانی کے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے جبکہ راحیل اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔ کیونکہ روحان اسے خون خار نظروں سے دیکھ رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتا ایک زوردار تھپڑ دانی کے منہ پر لگا کر روحان نے اس کا گریبان تھام کر اسے زمین پر ٹکا۔

تو تم دونوں مجھے مل کر دھوکا دے رہے تھے اور میں بے وقوف اس لڑکی پر اندھا یقین کرتا۔

اس سے شادی کرنے جا رہا تھا کیوں کیا تم نے یہ سب کچھ کہا ایک زوردار مکا راحیل کے چہرے پہ مارتا ہوا وہ دوبارہ اس کی جانب ایسے دونوں بازوں سے تھامتا جھنجوڑ کر بولا

https://www.zubinovelszone.com

روحان۔۔۔۔۔مجھے معاف۔۔۔کردو۔۔وہ جس حالت میں تھی اس حالت میں روحان کے سامنے مزید کوئی ڈرامہ نہیں کرسکتی تھی اس لئے اس سے معافی مانگنے لگی جب اگلے ہی لمحے روحان نے ایک اور زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا

میں نے پوچھا مجھے دھوکہ کیوں دیا وہ انتہائی غصے سے اس کے منہ پر دھارا تھا

تمھاری۔۔۔بھابھی کے کہنے۔۔۔۔۔پر یہ سب کچھ۔۔۔۔۔مجھ سے بریرہ۔۔۔۔نے کروایا ہے مجھے اس بارے۔۔۔۔میں کچھ بھی پتا نہیں۔۔۔۔۔ہے روحان میں اور راحیل ایک۔۔۔۔۔دوسرے سے بہت۔۔۔۔پیار کرتے تھے وہ خود ہی آئی۔۔۔تھی میرے۔۔۔۔پاس مجھے یہ ۔۔۔بس کرنے کے۔۔۔۔۔۔لئے کہا۔۔۔تمہیں جو بھی پوچھنا ہے اس سے پوچھو ۔۔۔۔۔۔میرا اور راحیل کا سب۔۔۔۔۔۔۔سے کوئی لینا۔۔۔۔۔دینا نہیں ہے۔۔۔۔وہ گھبراتے ہوئے اسے پوری بات بتانے لگی

اس کے انداز پر اچھی خاصی بوکھلا چکی تھی۔جب کہ وہ روحان یہ سوچ رہا تھا کہ بریرہ نے آخر یہ سب کچھ کیوں کروایا تو اس کے ساتھ کیا دشمنی ہے جو وہ اس کے خلاف اتنی بڑی سازش کررہی ہے۔

اس کی محبت نے اسے دھوکا دیا تھا اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی دانی اس کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے یہ سب کچھ دھوکا تھا سب کچھ فریب تھا صرف ایک چال تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم میں جان ہی نہیں ہے دانی کا دھوکا اسے بری طرح سے توڑ چکا تھا

لیکن وہ اس بے وفا عورت کے سامنے ٹوٹ کر اپنی محبت کی توہین نہیں کر سکتا تھا اس کے سامنے رو کر آنسو بہا کر وہ اپنی محبت اس کے سامنے بے مول کرنے کی بجائے اسے اس کے انجام تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہ سب کچھ بریرہ بھابھی نے کروایا ہے تو سب سے پہلے سوال بھی انہیں سے کروں گا تم دونوں کو تو میں واپس آکر دیکھوں گا دھوکا داری کے الزام میں جیل میں نہ پہنچایا تو میرا نام بھی روحان صفدر شاہ نہیں

تمہیں یاد ہے دانی تم نے ڈیڑھ سال پہلے گاڑی چلاتے ہوئے ایک بچے کا ایکسیڈنٹ کیا تھا اور وہ بچہ مر گیا تھا وہ کیس تو میں نے وہیں پر بند کروا دیا تھا لیکن اب وہ کیسے واپس کھلے گا مجھے دھوکہ دے کر تم نے خود ہی اپنی موت بلائی ہے وہ کیس تو بند ہو گیا تھا لیکن اب وہ دوبارہ کھلے گا جیل جانے کے لیے تیار رہو

اور راحیل صاحب تمہاری مہنگی ترین بائیک سے آج تک تم نے جتنے بھی لوگوں کو زخمی کیا ہے نہ سب کی تفصیل میرے پاس موجود ہے جیل میں تو تم بھی سڑو گے۔ تم لوگ اس قابل ہی نہیں ہو کہ باہر رہو جیل میں رہ کر ایک دوسرے کو دھوکہ دینا

اس کے باتیں سن کر دانی بری طرح رونے لگی واقعی سے بہت بری جگہ پھسانے والا تھا

ڈونٹ دانی میرے سامنے اب یہ مزید ڈرامہ مت کرو میرے سامنے معصومیت کے ڈرامے کرتی تم مجھے لوٹ رہی تھی اور میں پاگل تمہاری محبت میں دیوانہ ہو کر تم سے شادی کے چکر میں اپنی ہی ماں پر الزام لگا آیا۔

یہ مت سوچنا کہ تم دونوں یہاں آزاد گھوم ہوں گے تم لوگوں کا تو میں وہ حشر کروں گا جو تا قیامت یاد رکھو گے۔

یہ مت سوچنا تمہارے عشق میں پاگل ہو کر روگی بن جاؤں گا تمہیں تمہارے انجام تک پہنچاؤں گا تمہارے دھوکے پر رونے والوں میں سے نہیں ہوں میں

وہ بے حد غصے سے کہتا اپنا فون جیب سے نکال کر باہر نکل گیا

https://www.zubinovelszone.com

راحیل کچھ کرو یہ پتہ نہیں کیا کرنے والا ہے یہ ہمیں بری طرح سے پھسادے گا۔راجیل اس کا باپ وکیل ہے ہم بہت بری طرح سے پھس جائیں گے اور بریرہ جو پیسے ہمیں دینے والی ہے یقیناً یہ سب کچھ جان کر ہر گز نہیں دے گی

وہ بری طرح سے گھبرائی ہوئی راحیل کے پاس آئی تھی

جب کہ راحیل صرف ہاں میں سر ہلاتا اس کے پیچھے جانے لگا

oooooo

وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا باہر لان کی طرف آگیا تھا

جبکہ دو بار کال کرنے کے باوجود بھی عالم نے کال نہیں اٹھائی تھی اور پھر اس کی نیند سے بھرپور آواز آئی وہ جو کب سے خود پر ضبط کئے ہوئے تھا اس کی آواز سنتے ہی ٹوٹ گیا

ادادانی دھوکے باز ہے اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے یہ سب کچھ دھوکا تھا کسی بات میں کوئی سچائی نہیں تھی وہ میری نہیں بلکہ راحیل کی تھی۔

وہ بری طرح سے روتے ہوئے بتارہا تھا جبکہ عالم جو ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوا تھا۔سیدھا ہو کر بیٹھا یعنی کے عمر کی باتیں سچ تھی اسے روحان کی بکھری ہوئی آواز سنائی دے رہی تھی

روحان میری جان میری بات سنو پریشان مت ہو تم اس وقت ہوسٹل میں جاؤ میں سب سنبھال لوں گا میں صبح تم سے ملنے آتا ہوں کچھ نہیں ہو گا سب کچھ ٹھیک ہے وہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ دوسری طرف سے روحان کے رونے کی آواز بھی وہ صاف سن رہا تھا

آپ ابھی آئیں ادا اس نے مجھے دھوکہ دیا ہے میں اسے اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا اس نے میرے دل کے ساتھ کھیلا ہے میرے رشتوں کے ساتھ کھلا ہے میرے جذبات کے ساتھ کھیلا ہے وہ راحیل کے ساتھ مل کر مجھے دھوکہ دے رہی تھی اور اس سب میں بریر۔۔۔۔وہ ابھی بتا ہی رہا تھا جب اچانک اسے اپنے سر پر کچھ لگتا ہوا محسوس ہوا

اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار چیخ بلند ہوئی اس کا فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا تھا کال بند ہو چکی تھی جبکہ عالم بے چینی سے دوبارہ کال کرنے لگا بار بار کال کرنے کے باوجود بھی دوسری طرف سے کسی نے نہیں اٹھایا

oooooo

روحان کے موت کی خبر بڑی حویلی پر قہر بن کر ٹوٹی تھی کسی کو یقین نہیں آیا تھا کہ یہ ہو چکا ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

روحان کیسے مر سکتا تھا کل تک تو وہ ان کی شادی میں شریک تھا بڑی حویلی کے لوگ روحان کی لاشیں انہیں دینے کو تیار نہیں تھے۔

بس یہ خبر پہنچا دی تھی یہی کافی تھا سنیہا نے تو رو رو کر اپنا برا حال کر رکھا تھا یہ سچ تھا کہ وہ روحان کے کبھی بھی قریب نہیں رہی تھی اور نہ ہی روحان نے کبھی سے بڑے بھائی ہونے کا احساس دلایا تھا لیکن وہ خون کا رشتہ تھا جو کبھی بھی بدل نہیں سکتا تھا اس کا درد وہ دل سے محسوس کر رہی تھی پاکیزہ بیگم تو ہوش حواس سے بیگانہ ہو چکیں تھیں

بریرا اپنے خوف میں مبتلا تھی کہیں اس کا راز نہ کھل جائے

زایار اور شیر پاگلوں کی طرح عالم اور تراب سے ملنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ لوگ ان سے ملنے پر راضی ہی نہیں تھے معلومات کے مطابق بس اتنا پتہ چلا تھا کراچی کے ہسپتال میں اس کی موت ہوئی ہے جب کہ وہ اس کی لاش کو اسلام آباد لے گئے ہیں جہاں ان کا آبائی قبرستان ہے

شیر اور زایار دو بار اسلام آباد سے بھی ہو کر آئے تھے لیکن ان کے کسی بھی آبائی قبرستان کی کوئی شناخت موجود نہیں تھی

ہر کوئی اس جوان موت پر تڑپ رہا تھا صفدر شاہ کے لیے یہ غم بھلانا آسان نہیں تھا کیونکہ روحان کا بیٹا ہی نہیں بلکہ ان کی جان تھا

اس کی آخری جھلک دیکھنا بھی انہیں نصیب نہ ہوئی۔شاہ حویلی کے لوگ اتنے بے درد ہوں گے وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ان لوگو کو تو اس کی ماں پر بھی ترس نہ آیا کہ ایک بار ہی سہی اس کے بیٹے کی لاش ہی دکھا دیتے

لیکن یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ جتنا قہر اس وقت اس حویلی پر ٹوٹا ہے اتنا ہی قیامت زدہ ماحول وہاں بھی ہو گا

ooooo

اسے لگا تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے اسی لیے اس نے پولیس کو فون کر کے لوکیشن سینڈ کر دی تقریبا ایک گھنٹے کے بعد اسے پولیس کی کال آئی تھی ان لوگوں نے اسے یہ بتایا کہ وہ روحان کے سینے میں تین گولیاں لگی ہیں اور وہ مردہ حالت میں اس گھر میں پایا گیا ہے

یہ خبر اس کے لیے قیامت سے کم نہیں تھی وہ فوری طور پر حویلی سے نکلا
لیکن تب تک روحان ختم ہو چکا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اس نے تراب بلا کر سب کچھ اکیلے ہی کیا تھا وہ روحان کی لاش کو حویلی کی بجائے وہ اسلام آباد لے گئے تھے اور وہیں پر اس کی آخری رسومات ادا کی

اس کی اس حرکت نے حویلی والوں کو بڑکا دیا تھا ہر کوئی اس سے بد ظن ہو چکا تھا آخر کیا وجہ تھی کہ عالم نے کہ روحان کی آخری رسومات میں بھی کسی کو شامل نہ کیا یہ تو صرف عالم جانتا تھا لیکن اس کی اس حرکت نے سب کو تکلیف دی تھی

○○○○○

حویلی پر سناٹا چھایا ہوا تھا آج روحان کو گزرے 25 دن ہو چکے تھے پاکیزہ بیگم نے تو کسی سے بات چیت ہی چھوڑ دی تھی بس سنیہا کو اپنے سینے سے لگائے روتی رہتیں کہ کہیں وہ بھی ان سے دور نہ ہو جائے

انہوں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ان کا بیٹا یوں اچانک چھوڑ کر چلا جائے گا صفدر شاہ ان کا بہت خیال رکھتے تھے لیکن پھر بھی بیٹے کا دکھ وہ کم نہیں کر سکتے تھے۔

پازیب سے جتنا ہو سکے وہ سب گھر والوں کا خیال رکھ رہی تھی جبکہ بریرہ کی تو ساری پلاننگ پر ہی پانی پھیر گیا تھا۔اس کا نام کہیں پر نہ آئے اسی لیے اس نے دانی کو اگلے ہی دن امریکا بھجوا دیا تھا۔

وہ اسے اچھی خاصی رقم بھیج کر کہہ دیا تھا کہ اس کا نام کہیں پر نہیں آنا چاہیے وہ خود اس سب سے اتنی زیادہ خوفزدہ تھی کہ جو کچھ بریرہ نے کہا وہ فورا کرتی گئی

لیکن راحیل کہاں غائب ہو گیا یہ کوئی نہیں جانتا تھا اسے نے روحان کو کیوں مارا تھا یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا دانی خود بھی نہیں لیکن راحیل نے اس کے سامنے ہی روحان کا قتل کیا تھا۔اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر بھاگ گیا۔راحیل کے اس دھوکے کا اسے بہت غم تھا وہ اس کے لیے کیا کچھ نہیں کر رہی تھی اور وہ مصیبت کے وقت اسے چھوڑ کر بھاگ گیا اور یہ بات اس نے بریرہ کو بتا دی تھی

دانی نے جتنی انفارمیشن دی تھی اسے یہی پتہ چلا تھا کہ روحان کا کوئی دشمن تھا جو اسے جان سے مارنا چاہتا تھا

جو کہ بہت زیادہ امیر بھی ہے۔کیوں کہ راحیل کو اس کام کے اچھے خاصے پیسے مل رہے تھے بلا روحان کے ساتھ اس طرح کی دشمنی کس کی ہو سکتی تھی بریرپ خود بھی اسی سوچ میں تھی

جبکہ دانی کو امریکا بھجوا کر وہ کافی بے فکر ہو چکی تھی کہ اب اس کا نام کہیں پر نہیں آئے گا۔

لیکن اس کے شوہر نے تو جیسے پھنسانے کی قسم کھا رکھی تھی وہ اس کیس کو دوبارہ کھول رہا تھا وہ اس کے سارے دوستوں سے بھی مل رہا تھا

بریرہ کو کچھ نہ کچھ ایسا تو کرنا تھا کہ زایار اور شیر کا دھیان اس کیس سے ہٹ جائے۔ شیر اور زایار مسلسل روحان کے قتل کیس کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ وہ قاتل تو نہیں تھی لیکن اگر اس کیس میں کہیں پر بھی بریرہ کا نام آ جاتا تو وہ اسے طلاق دینے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتا اور بریرہ زایار کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی

oooooo

عالم میرے حساب سے یہ سب کچھ فضول باتیں ہیں اس لڑکے راحیل کا کوئی اتا پتا نہیں ہے اور روحان اور دانی ریلیشن شپ میں تھے یہ بات بہت کم لوگ جانتے ہیں راحیل کے ساتھ جتنے بھی

https://www.zubinovelszone.com

اس کے دوست اور ساتھی تھے سب لوگ ہی یونیورسٹی چھوڑ کر بھاگ چکے ہیں کہ کہیں اس کیس میں ان کا نام نہ آجائے

اور وہ روحان کے دوست بھی اس پر بالکل منہ نہیں کھول رہے۔اور سب سے اہم بات یونیورسٹی کے پرنسپل نے کہا ہے کہ اب مزید وہ اس کیس میں مدد نہیں کرنا چاہتے اس سے یونی کی بدنامی ہو رہی ہے

مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تم اس لڑکی کو ڈھونڈ ہی کیوں رہے ہو دفع کرواسے کیا ہمارے لئے یہ دکھ کافی نہیں ہے کہ ہمارا بھائی ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے تراب اسے سمجھا رہا تھا پچھلے 25 دن سے اس کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

چھوڑ دوں اتنی آسانی سے چھوڑ دوں اس لڑکی کو جس کی وجہ سے روحان سب کچھ چھوڑ کر چلا گیا کیوں چھوڑ دوں۔۔تاکہ وہ کسی اور معصوم کو اس کے موڑ تک پہنچا دے بالکل نہیں وہ کسی اور معصوم کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گا تراب میں اس لڑکی کو اس کے انجام تک پہنچاؤں گا

https://www.zubinovelszone.com

اس نے میرے بھائی کو مارا ہے اسے ساری زندگی سزا بگھتنی ہو گی۔ میں اسے معاف نہیں کروں گا تراب بلکہ اسے سزا ملے گی۔ اور میں کیوں چھوڑ دوں اسے روحان اس کی وجہ سے نہیں مرا تراب روحان کو مارا گیا ہے روحان کا قتل ہوا ہے اور میں اپنے بھائی کے قتل کا انتقام لوں گا

وہ بے حد غصے سے بولا تھا

جبکہ روحان کے موبائل پر آنے والی کال کی لسٹ چیک کرتے ہوئے اسے بریرہ کا کال ریکارڈ ملا تھا جسے سن کر کو یہ اندازہ لگا چکا تھا کہ دانی اور روحان کے بارے میں بریرہ بہت کچھ جانتی ہے۔

جبکہ دانی نام کے نمبر پر اسے جو انفارمیشن ملی تھی وہ راحیل کی تھی وہ نمبر بھی راحیل کے نام پر تھا ۔راحیل نے اپنا نمبر دانی کو یوز کرنے کے لیے دیا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اب تک وہ دانی تک نہیں پہنچ پایا تھا

OOOOOO

بریرہ تم کیا کہنا چاہتی ہو صاف صاف بات کرو

اس طرح سے بات کو الجھا کیوں رہی ہو سکندر صاحب کے سامنے بیٹھی وہ شہر اور زایار کو کہیں دور بھیجنے کا کہہ رہی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ سکندر صاحب اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ رہے تھے گھر میں موت ہوئی تھی جوان جہان بیٹا دنیا چھوڑ گیا تھا اور وہ انہیں زایار اور شیر کو یہاں سے بھیجنے کا کہہ رہی تھی

انہیں پہلی بار بریرا کی کوئی بات اتنی بُری لگی تھی اسی لئے تو آج پہلی بار وہ اس سے ذرا سختی سے مخاطب ہوئے تھے

تایا ابو میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں غلط نہیں کہہ رہی۔
آپ خود ذرا اس بات کو سوچیں تو سہی آج روحان کو اس دنیا سے گئے ایک ماہ سے اوپر ہو چکا ہے۔ لیکن زایار اور پازیب ی زندگی رک گئی ہے

پازیب کو اس گھر میں آئے وقت ہی کتنا ہوا ہے وہ بیچاری تو روحان سے ملی تک نہیں کبھی جس کی وجہ سے اسے اتنا کچھ سہنا پڑ رہا ہے۔

پازیب ایک لڑکی ہے تایا ابو اس کے بھی کچھ خواب ہیں وہ بھی اپنے شوہر کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہے۔ جب سے روحان کی موت ہوئی ہے زایار اور شیر صرف ایک رات گھر پر رکھے ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ بھی چاچو کی طبیعت خراب ہو جانے کی وجہ سے پازیب اور لالی تو اپنے شوہر کی شکل دیکھنے کو بھی ترس چکی ہیں تایا ابو کیا آپ کو اپنی بیٹی کی خوشیاں نظر نہیں آ رہی

شیر پاگلوں کی طرح روحان کے قاتلوں کو ڈھونڈنے کے پیچھے لگا ہوا ہے میں بس یہ جاننا چاہتی ہوں کہ اگر روحان کا قاتل مل بھی گیا تو کیا ہمیں روحان واپس مل جائے گا

یا وہاں زندہ ہو جائے گا نہیں نہ روحان مر چکا ہے تایا ابو اور مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا

کیا آپ نے اپنی بیٹی کے چہرے پر اداسی نہیں دیکھی

اس کی شادی کے اگلے ہی دن روحان مر گیا ان کا ولیمہ تک نہیں ہوا ان کی شادی کی رسومات ٹھیک سے نہیں ہوئی میں یہ نہیں کہتی کہ مجھے روحان کی موت کا کوئی غم نہیں ہے وہ میرے لئے میرے بھائی جیسا تھا

لیکن حقیقت یہ بھی ہے کہ وہ روحان کا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں تھا وہ پاکیزہ چاچی کے پہلے شوہر کا بیٹا تھا جس نے ہم لوگوں کو کبھی بھی اپنا نہیں سمجھا آپ بیشک مجھے خود غرض کہہ لیں

لیکن آج میں کیا بات کہنے جا رہی ہو روحان غیر تھا اور غیروں کے لیے اپنوں کی خوشیاں نہیں لوٹی جاتی

ایک بار اپنی بیٹی کو تو دیکھیں۔ جس نے شادی کے بعد صرف چند پل اپنے شوہر کے ساتھ گزارے ہیں میں اور کچھ نہیں جانتی لیکن لالی کے چہرے کی اداسی میں نہیں دیکھ سکتی

پاکیزہ چاچی کو سنبھلتے وقت لگے گا میں سمجھ سکتی ہوں صفدر چاچو کا بھی دکھ بہت بڑا ہے انہوں نے اپنا بیٹا کھویا ہے سگا نہ سہی لیکن ہے تو ان کا بیٹا ہی

میں نے سنیہا کو بھی یہ ساری باتیں سمجھائی ہیں اس کی یونیورسٹی سٹارٹ ہو چکی ہے اور میں نے اسے سمجھایا ہے کہ کچھ ہی دنوں میں اسے اپنی یونیورسٹی جوائن کرنی ہو گی تاکہ اس کی پڑھائی ضائع نہ ہو۔

روحان کی موت سے پازیب اور لالی کی زندگی بہت بری طرح سے ڈسٹرب ہو رہی ہے میں آپ کو بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ اگلے دو دنوں میں روحان کے کل مکمل ہونے کے بعد پازیب اور لالی کو ان کے شوہر واپس کر دیئے جائیں

اس گھر میں صرف روحان نہیں رہا لیکن اس گھر میں اور بھی لوگ ہیں جن کی زندگیاں ڈسٹرب ہو رہی رہی کیا ان لوگوں کو خوشیوں کا کوئی حق نہیں اگر وہ مر گیا ہے تو کیا وہ لوگ بھی اس کے ساتھ مر جائیں۔

میں نہیں جانتی کہ آپ کے نزدیک میری ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے لیکن مجھے معاف کر دیجیے میں اپنے گھر کو اس طرح کے ماحول میں نہیں دیکھ سکتی۔

میں آپ سے یہی چند باتیں کرنے آئی تھی اب چلتی ہوں ہادی کو تو پازیب ہی سنبھالتی ہے میرا کام تو صرف روحان کی طرف سے کسی خبر کے آنے کا انتظار کرنا ہے

وہ انہیں جتلاتی ہوئی ان کے قریب سے اٹھی ابھی وہ دروازے تک پہنچی ہی تھی سکندر صاحب کی آواز اس کے کانوں میں گونجی

باہر رؤف ہو گا اسے اندر بھیجو انہوں نے خاص نوکر کا لیتے ہوئے کہا جبکہ بریرہ ہاں میں سر ہلاتی باہر چلی گئی وہ جانتی تھی اس کی باتوں کا اثر ضرور ہو گا پازیب کا نام لینا تو وہ پسند بھی نہیں کرتی تھی ہاں لیکن پازیب اور لالی کے نام نے اس کا کام کو اوت آسان کر رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

زایار تو اس کیس کے پیچھے اس طرح سے لگ گیا تھا جیسے اس کے علاوہ زندگی میں اور کوئی کام ہی نہیں اب تو پچھلے 18 دن سے وہ گھر بھی نہیں آیا تھا

وہ مسلسل شہر کی سڑکیں چھان رہے تھے پولیس ہر ممکن کوشش سے روحان کے قاتلوں کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔

جب کہ پولیس کو روحان کی طرف سے کوئی انفارمیشن نہیں مل رہی تھی بریرہ یہ سوچ کر پریشان تھی کہ روحان کے فون سے اس کا نمبر کیوں نہیں ملا

۔اگر اس کے موبائل سے اس کا نمبر مل جاتا تو بری طرح پھنس جاتی لیکن ایسا نہیں ہوا کیونکہ روحان کی ساری چیزیں شاہ حویلی والوں کو دے دی گئی تھی

اور وہ لوگ روحان کی کوئی بھی چیز انہیں دینے پر راضی نہیں تھے یہ جنگ اس کے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہوئی تھی

فی الحال اس کا نام کہیں پر نہیں آیا تھا اور باقی ثبوت وہ مٹا دینا چاہتی تھی لیکن وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتی تھی شیر اور زایار اس کیس کی ایک ایک چیز پر نظر رکھے ہوئے تھے وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتی تھی

اس لئے ان لوگوں کو یہاں سے بھیج کر ہی اس نے ان ثبوتوں کو ختم کرنا تھا جو اسے پھنسا سکتے تھے

ooooo

تایا ابو کے اچانک گھر بلانے پر شیر تو آیا ہی لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی زایار کو واپس آنا پڑا۔ جب سے روحان کی موت ہوئی تھی وہ لوگ صرف ایک ہی رات گھر واپس آئے اور چاچو کی حالت پتہ لگنے پر

روحان کی موت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا ان کی طبیعت بھی اکثر خراب ہی رہتی تھی۔ اور اس دن اچانک ان کی طبیعت خراب ہونے پر وہ دونوں واپس آئے تھے

چاچو کو چند دن شہر کے ہسپتال میں ہی رکھا گیا اور پھر انہیں واپس گھر بھیج کر وہ ایک بار پھر وہ ان کے قاتلوں کے پیچھے پڑ گئے۔

وہ دونوں روحان کے دوستوں کا پتہ لگا چکے تھے اور انہیں یہی پتا تھا کہ دانی نام کی ایک لڑکی تھی جس سے روحان بے حد محبت کرتا تھا اور اس سے شادی بھی کرنے والا تھا اور اسے مہنگے تحفے بھی دیتا تھا۔اس کے علاوہ اس کے دوستوں سے اور کوئی انفارمیشن نہیں ملی وہ اس لڑکی کو ڈھونڈنا چاہتے تھے

لیکن انہیں یہی پتہ چلا کہ وہ لڑکی بھی یہ ملک چھوڑ کر جا چکی ہے۔زایار کو شک تھا کہ روحان کی موت میں کہیں نہ کہیں اس لڑکی کا ہاتھ لازمی ہے۔اور آج پولیس ایسی چیز کی انویسٹیگیشن کرنے کے لئے دانی کے گھر جا رہی تھی

جب ان دونوں کو گھر بلا لیا گیا
وہ دونوں آگے پیچھے گھر کے اندر داخل ہوئے تو زایار اپنی باہیں کھولتے ہوئے زمین پر بیٹھ گیا کیونکہ ہادی اسی کی طرف دوڑا چلا آرہا تھا۔اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا حویلی کے اندر داخل ہو چکا تھا

جب کہ دروازے کے پیچھے شیر کو بھی اڑتا آنچل نظر آیا تھا لیکن فی الحال وہ اسے وقت نہیں دے پا رہا تھا یہ اس کی مجبوری تھی

https://www.zubinovelszone.com

وہ فی الحال روحان کے بارے میں سب کچھ پتہ کرنا چاہتا تھا۔اسے دیکھتے ہی دل میں کہیں خواہشش آئی تھی وہ اسے اپنے سینے میں بھیج کر اپنی تشنگی مٹا لینا چاہتا تھا۔لیکن فی الحال وہ اپنے جذبات کو آزاد نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے بہت سارے کام کرنے تھے

اسے پتہ تھا کہ اگر وہ لالی کے قریب چلا گیا۔پھر اس سے دور ہونا مشکل ہو جائے گا ان کا ولیمہ اب تک نہیں کیا گیا تھا کیونکہ ولیمے کے دن ہی ان کے گھر ماتم بچھ گیا تھا
اور اس کے بعد لالی کو اس کا شیر دیکھنے کو بھی نہ ملا۔

وہ لالی کی نظروں کو نظر انداز کرتا تایا ابو کے کمرے کی جانب چلا گیا جبکہ لالی اداس نظروں سے اس کی پیٹھ کو دیکھ رہی تھی
موچھڑ کہیں کے مونچھوں کے ساتھ داڑی بھی اتنی بڑھا لی وہ ناک سیکڑتی جیسے خاموشی سے آئی تھی ویسے ہی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔صفیہ بیگم نے اس کی اداسی کو بے حد محسوس کیا تھا جبکہ لانج میں بیٹھی پاکیزہ بیگم نے بھی اسک بے قراری سے آنا اور اداسی سے جانا شدت سے نوٹ کیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ پازیب تو کچن کے دروازے پر ہی اسے کھڑی اداس نظروں سے دیکھتی رہی جب اس نے اس کی جانب نہیں دیکھا تو وہ بھی خاموشی سے پلٹ گئی

صفیہ بیگم اور پاکیزہ بیگم کتنی دیر سے خاموش بیٹھیں تھیں۔ان کے پاس جیسے ایک دوسرے سے کرنے کیلئے بات بھی ختم ہو چکی تھی صفیہ بیگم نے انہیں بہت سمجھایا بہت سنبھالنے کی کوشش کی لیکن پاکیزہ بیگم کی خاموشی کو توڑنا شاید ان کے بس میں نہیں تھا

ooooo

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں تایا ابو روحان کا قتل ہو گیا ہے اور آپ ہمیں ہنی مون پر بھیج رہے ہیں شیر توان کی بات پر بڑک کر اٹھ کھڑا ہوا آج تک اس نے اتنی اونچی آواز میں کبھی سکندر شاہ سے بات نہیں کی تھی

اس کے لہجے کی تیزی پر شاہ زار شاہ نے اسے گھورتے ہوئے سختی سے کام لیا

بیٹھ جاو شیر پہلے بات کی گہرائی کو سمجھو پھر بات کرو ابھی اتنے برے نہیں ہوئے ہو کہ ہمیں سمجھاؤ۔فی الحال ہم یہاں ہیں تم لوگوں کا بھلا برا سوچنے والے۔ان کے سختی سے کہنے پر شیر واپس بیٹھ گیا جب کہ زایار خاموشی سے ان لوگوں کو سن رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ اس وقت صفدر شاہ کے کمرے میں موجود تھے جو بیڈ پر لیٹے پوری طرح سے سکندر شاہ کی بات سے اتفاق کر رہے تھے

دو دن کے بعد روحان کی کلؑ مکمل ہو جائیں گے یہ دن ہوتے ہیں کسی بھی انسان پر صبر کرنے کے لئے اس کے بعد زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے نہ کہ مرنے والوں کے ساتھ اپنی زندگی کو بے رنگ کر لینا چاہیے سکندر صاحب کی بات پر زایار کو غصہ تو آیا لیکن بولا کچھ نہیں جب کہ شیر بولا تھا

تو بتائیں آپ لوگ کیا چاہتے ہیں ہم بھول جائے وہ روحان کو بھول جائیں کہ اس کا قتل ہوا ہے بھول جائیں کہ کسی نے بے دردی سے اس کی جان لے لی ہے۔

اس کے سینے پر تین گولیاں مارتے ہوئے کسی کو رحم نہ آیا بھول جائے اس شخص کو اجس نے کہیں گناہ کیا ہیں شیر کے لہجے میں کہیں نہ کہیں بدتمیزی کا عنصر شامل تھا۔

گناہ کی سزا دینے والے تم کوئی نہیں ہوتے شیر گناہ کی سزا دینے والا وہ اوپر بیٹھا ہے تم لوگ کیا کرو گے اس قاتل کو ڈھونڈ لاؤ گے اور پھانسی کے پھندے پر چڑھا دو گے کیا ہو گا کسی اور کی ماں کا بیٹا مر جائے گا۔

https://www.zubinovelszone.com

پاکیزہ کی طرح کوئی اور ماں تڑپ تڑپ کر مرے گی تڑپ تڑپ کر روئے گی۔ لیکن کیا تم لوگوں کے اسے ڈھونڈ لینے سے یا اسے پھانسی کے پھندے پر چڑھا لینے سے روحان واپس آجائے گا نہیں میرا بیٹا تو کبھی واپس نہیں آئے گا وہ ہمیشہ کے لئے جا چکا ہے

اس کی ماں ہو کر وہ عورت صبر کر رہی ہے تم لوگ بھی صبر کر جاؤ کچھ حاصل نہیں ہے میں مانتا ہوں اس شخص نے گناہ کیا ہے لیکن اس شخص کو اس گناہ کی سزا اللہ تعالی دے گا وہی رحیم و غفور ہے

بس کرو تم لوگ اپنی اپنی زندگی کے بارے میں سوچو ہادی ساری رات روتا رہتا ہے بس ایک ہی رٹ کے اسے اپنے بابا کے پاس جانا ہے۔ پازیب بیچاری تو کچھ بولتی ہی نہیں ہے بس چپ چاپ کسی ربورٹ کی طرح ادھر سے ادھر گھومتی رہتی ہے

اور لالی۔۔۔ شیر کونسا شوہر اپنی ایک دن کی بیوی کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے میں مانتا ہوں اس گھر میں سب اس کے اپنے ہیں۔ لیکن اب لالی کا نام تمہارے نام کے ساتھ جوڑ چکا ہے اس کی خوشیاں اس کے غم اس کی مسکراہٹ اس کے آنسو سب تمہارے نام کے ہیں۔

اس کے بارے میں سوچوں میں یہ نہیں کہہ رہا کی روحان کو بھلا دو لیکن روحان کے لیے اپنی زندگی مت بھلاؤ۔

روحان کے قاتل کا پتہ چل جائے گا پولیس اپنا کام کر رہی ہے لیکن روحان کے لیے تم لوگ اپنی زندگی یہ خوبصورت دن برباد نہ کرو وہ بے حد مناسب الفاظ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے وہ دونوں غصے کے تیز تھے کس بات پر ان کا دماغ گھوم جائے وہ خود بھی نہیں جانتے تھے

اور سکندر شاہ جانتے تھے کہ ان کے انداز اور سخت الفاظ پر یقیناً وہ دونوں بڑک اٹھیں گے اسی لئے تو انہوں نے صفدر شاہ سے یہ ساری باتیں کہی تھی اور اب صفدر شاہ انہیں سمجھا رہے تھے۔

دو دن کے بعد روحان کا کل تھا مطلب صبر کے دن مکمل ہونے تھے اور وہ یہی چاہتے تھے کہ اب وہ لوگ روحان کو چھوڑ کر اپنی زندگی کے بارے میں سوچیں۔اس میں ان کا کوئی مطلب نہیں بلکہ وہ اپنے بچوں کی خوشیاں شامل تھیں

آپنے ایک بچے کے غم میں اپنے باقی بچوں کی زندگی اداسی کی نظر نہیں کر سکتے تھے۔چاچو کے سمجھانے پر وہ لوگ خاموشی سے اٹھ کر باہر جانے لگے جب زایار کو پولیس انسپکٹر کا فون آیا

اس سے پہلے کہ زایار فون اٹھاتا اس کے ہاتھ سے سکندر صاحب نے فون لے لیا۔

ہاں بولو انسپکٹر کوئی خبر ملی۔۔۔؟ وہ زایار کو دیکھتے ہوئے بولے

نہیں جناب کوئی خبر نہیں ملی۔۔ وہ لڑکی جس کا روحان کے ساتھ افیئر چل رہا تھا اس کی کوئی خبر نہیں ہے جس گھر کا ایڈریس ہمیں دیا گیا ہے یہاں پر کوئی بھی موجود نہیں ہے۔

آس پاس کے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ گھر تقریباً دس سال سے بند ہے اور یہاں کبھی بھی کوئی بھی نہیں رہا اور دس سال پہلے بھی یہ گھر کسی کا نہیں تھا بلکہ یہاں لوگ کرائے پر رہتے تھے میرے خیال میں اس لڑکی نے اپنی غلط انفرمیشن دے رکھی تھی انسپکٹر نے تفصیل سے بتایا

ٹھیک ہے تم لوگ اس کیس پر کام کرتے رہو اور چھوٹی سے چھوٹی خبر مجھے وقت پر بتاتے رہنا کسی قسم کی غیر زمہ داری سے کام نہیں لینا۔

اور اب اس کیس کی چھوٹی سے چھوٹی خبر حویلی والوں کو ملنی چاہیے نہ کہ زایار شاہ کو زایار شاہ کچھ عرصے کے لیے ملک سے باہر جا رہا ہے وہ زایار کو دیکھتے ہوئے بولے جب کہ ان کے انداز پر زایار مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا

ٹھیک ہے جناب جیسا آپ کا حکم ہم اس کیس کو پورا وقت دے رہے ہیں جلد ہی ہم قاتلوں تک پہنچ جائیں گے آپ کو ہماری طرف سے شکایت کا موقع نہیں ملے گا انسپکٹر نے کہتے ہوئے الوداعی کلمات ادا کیے اور سکندر شاہ نے فون زایار کے حوالے کر دیا۔

شیر کمرے میں جاؤ اور تم بھی اب تم لوگ نہیں بلکہ ہم لوگ روحان کے قاتل کو ڈھونڈیں گے ۔تم لوگ اپنی اپنی زندگی پر دھیان دو پولیس اپنا کام بہترین طریقے سے کر رہی ہے۔

اور قاتلوں کا پتا تب ہی چلے گا جب چلنا ہو گا لیکن میں تم لوگوں کی پرسنل زندگی میں کسی قسم کی کوئی غلطی معاف نہیں کروں گا

وہ بے حد سرد لہجے میں بولے شیر ہاں میں سر ہلاتا جبکہ زایار خاموشی سے کمرے سے نکل گیا

۔ooooo

کیا زکو ٹا جن کیا آپ کو میری یاد بھی نہیں آتی۔۔۔ آپ مجھے بھول ہی گئے ہو۔۔ کیا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کی ایک پیاری سی بیوی بھی ہے جو آپ کا انتظار کرتی ہے

آپ نے تو ایک دفعہ بھی پلٹ کر نہیں دیکھا کیا آپ کو اپنے پیچھے محبت کا احساس بھی نہ ہوا اس کی تصویر کو ہاتھوں میں لیے۔ آنسو بہاتی اس کی تصویر سے شکایتیں کر رہی تھی جب اچانک سے اپنی پیچھے کسی کا مضبوط حصار محسوس ہوا۔

ہوئی تھی کسی کی محبت محسوس۔ لیکن اس محبت کے کھنچاؤ سے اگر تمہاری طرف لوٹ آتا۔ تو بیٹا ہونے کا حق نہ ادا کر پاتا۔

لالی مجھ سے پاکیزہ چاچی کی حالت دیکھی نہیں جاتی ان کے آنسو مجھے میری ماں کی یاد دلاتے ہیں ۔بس میں انہیں اس درد سے نکالنا چاہتا تھا لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ انہیں اس درد سے نکالتے ہوئے میں تمہیں کون سا درد دے رہا ہوں۔

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی لگتا ہے دس دن سے کپڑے نہیں بدلے نہ ہی بالوں میں کنگھی کی ہے بالوں کی حالت دیکھو لگتا ہے تین چار دن سے منہ بھی نہیں دھویا برش بھی کرتی ہو یا نہیں وہ اس کے منہ کو ناک سے قریب کرتے بے حد شرارت سے بولا وہ جو اتنے دنوں کے بعد اس کا لمس محسوس کر رہی تھی اس کی بات پر اچھل کر ایک مکا اس کے سینے پر مارا

اتنی بھی گندی نہیں ہوں روز برش کرتی ہوں۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی

https://www.zubinovelszone.com

تو میری زکوٹی جنی مجھے یقین کیسے آئے گا ر کو مجھے چیک کرنے دو وہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے پیچھے ہٹا جب کہ اس کی بے ساختہ حرکت پر لالی تو نگاہیں ہی جھکا گئی اسے اس طرح کی امید ہر گز نہیں تھی۔

شکر ہے بر ش کرتی رہی ہو وہ اب بھی شرارت سے کہتا اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔
جب کہ وہ خاموشی سے اس کی سینے پر سر رکھتی اپنے اتنے دنوں کا غم مناتے اس کی شرٹ کو اپنے آنسوؤں سے بھیگونے لگی

پاگل لڑکی رو کیوں رہی ہو۔۔۔؟ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بے حد محبت سے بولا
میں نے آپ کو بہت مس کیا مو مچھڑ۔اب پلیز جہاں بھی جائیں مجھے اپنے ساتھ لے کر جائے گا مجھے اکیلا نہیں چھوڑنا وہ اس کے سینے سے لگی آنسو بہاتے ہوئے بولی تو شیر کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا

یہ تو قدرت کا دستور تھا ایک رشتہ نبھاتے ہوئے دوسرے رشتے کو اکثر انسان نہ چاہتے ہوئے بھی تکلیف دیتا تھا جس طرح سے آج اس نے لالی کو تکلیف دی تھی اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے اس نے خود سے وعدہ کیا تھا وہ جہاں بھی جائے گا اپنی لالی کو ساتھ لے کر جائے گا

○○○○○

تھکن پورے جسم پر حاوی تھی وہ کمرے میں آتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا جب کہ ایک ہاتھ سے اپنے سر کو دبانے لگا اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی روحان کے قاتل کا کوئی سراغ نہ لگا تھا۔

جس کی اسے بے حد ٹینشن تھی اس لگا تھا کہ پاکیزہ کو ان کے واپس آنے پر تکلیف ہو گی لیکن انہیں دیکھتے ہی اٹھ کر ان کے پاس آئیں

ان دونوں کا صدقہ اتارتا اور ان کے سینے سے لگی روتے ہوئے بس اتنا ہی کہا کہ تم دونوں نے بیٹے ہونے کا فرض نبھا دیا اب تم لوگ اپنی زندگی جیو میرا روحان اب واپس نہیں آئے گا۔

چاچی کے آنسو اس کی آنکھیں بھی نم کر گئے تھے۔ شیر تو بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلا گیا جب کہ وہ پاکیزہ بیگم کو کمرے میں چھوڑ کر انہیں میڈیسن دیکھ کر اپنے کمرے میں آیا تھا بس تھوڑے سے فاصلے پر ہادی گہری نیند میں جا چکا تھا

جب کہ وہ آہستہ آہستہ اپنا سر دبا رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے ہاتھ پر نازک سی گرفت محسوس ہوئی اسے پہچاننے کے لیے آنکھیں کھولنے کی ضرورت ہر گز نہیں تھی اس نے اپنا ہاتھ نیچے کر دیا۔

جب کی پازیب اس کا سر اپنی گود میں رکھتے آہستہ آہستہ دبانے لگی۔

اس کے ساتھ ہی اس کے اعصاب پر چھائی تھکن آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی۔

اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر پازیب کی جانب دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر ہلکا سا مسکرائی

ناراض ہو مجھ سے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا۔تو پازیب نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

جبکہ اس کے مسکرانے پر وہ بھی نرمی سے مسکرا دیا۔اور اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس کے گرد بازو کا حصار باندھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

oooooooo

اس وقت وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی کیونکہ اس کیس میں اس کے پھنسنے کے چانسز بن چکے تھے

وہ تو اپنی طرف سے سارے ثبوت مٹا رہی تھی لیکن روحان کے موبائل میں نہ صرف اس کا نمبر مل گیا بلکہ اس کی کال کی ریکارڈنگ بھی موجود تھی

اور اسی وجہ سے وہ بے حد پریشان تھی روحان نے زندہ رہ کر نہ اسے سکون کا سانس لینے دیا تھا اور نہ ہی مر کر اس کی جان چھوڑی تھی

وہ سب سے چھپ چھپا کر یہاں تک پہنچی تھی وہ تو خدا کا شکر تھا کہ زایار کی آنکھ ابھی تک کھلی نہیں تھی۔اور اگر اس کی آنکھ کھل بھی جاتی تو وہ صبح صبح اس کا چہرہ دیکھنے کی خواہش کبھی نہ کرتا

لیکن وہ اس طرح صبح سویرے اس کے کہیں جانے پر سوال ضرور اٹھاتا وہ بھی بنا کسی ڈرائیور کے اس طرح یہاں آنا اسے شک میں مبتلا بھی کر سکتا تھا

لیکن اب سوال بریرہ کی زندگی کا تھا کل رات اسے الگ نمبر سے فون کال آئی تھی اور اس شخص نے بس اتنا ہی کہا تھا اگر تم نہیں چاہتی کہ اس کیس میں کہیں پر بھی تمہارا نام شامل ہو تو صبح چھوٹی ندی کی پچھلی سائیڈ پے آجانا

تمہارا نام کہیں نہیں آئے گا ہمیں بس کچھ انفارمیشن چاہیے جو تمہارے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا

اور اگر تم خود نہیں آئی تو ہم حویلی آئیں گے اور پھر ہمیں جو پوچھنا ہوا وہ ہم زایار شاہ کے سامنے پوچھیں گے اس کے بعد حقیقت جان کر وہ تمہیں طلاق دیتا ہے یا جان سے مار ڈالتا ہے یہ ہم زایار شاہ پر چھوڑ دیں گے

بس یہی وجہ تھی کہ اسے صبح صبح یہاں آنا پڑا پاکیزہ بیگم کے سامنے تو اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی کسی سہیلی سے ملنے جا رہی ہے جس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے

وہ اپنے سے چھوٹے لوگوں کو منہ لگانا پسند نہیں کرتی تھی لیکن حویلی والوں کے سامنے ہر ذات ہر بلادری کی لڑکی اس کی دوست بنی ہوئی تھی۔

سکندر شاہ تو اس کی عادت کو بے حد پسند کرتے تھے کہ وہ کسی میں فرق نہیں کرتی کیا امیر کیا غریب ہو سب کو ایک ہی پلڑے میں تولتی ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ایسا بھی صرف اور صرف اپنے مطلب کے لئے کرتی ہے

روحان اور سنیہا کے قریب جانے کا مقصد صرف اور صرف انہیں اس حویلی سے نکال باہر کرنا تھا سنیہا کی تو اسے زیادہ ٹینشن نہیں تھی کیونکہ وہ چپ چاپ اپنی ہی مستی میں مگن رہنے والی انتہائی پڑھا کو لڑکی تھی۔

اور پاکیزہ بیگم کے ساتھ زیادہ رہنے کی وجہ سے اسے پتہ چلا تھا کہ سنیہا کا نکاح بچپن میں ہی اس کے کزن تراب سے ہو چکا ہے اور وہ اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا جلد ہی وہ اسے لے جائے گا اسے سینہا کی جو ٹینشن تھی وہ بھی ختم ہو چکی تھی

جبکہ روحان کے لئے اسے ایک پورا گیم کھیلنا پڑا ایک لڑکی کا انتظام کرنا پڑا جو بے حد خوبصورت اور روحان کی پسند کے مطابق بھی ہو اس نے دانی کو بڑی رقم دے کر روحان کے پیچھے لگا دیا روحان کو اس کے بارے میں بتا بتا کر روحان کو اس سے محبت پر مجبور کر دیا

وہ دانی کو اس انداز میں روحان کے سامنے پیش کرتی تھی کہ روحان اس کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو جاتا وہ روحان اور دانی کی دوستی کو محبت کے رنگ دینے لگی تھی اور وہ اس کی چالیں سمجھے بغیر وہ اس سے محبت ہی سمجھ بیٹھا

لیکن یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ دانی کس کی بیٹی ہے اور جب اسے دانی کے بارے میں پتہ چلا تو ایک دن سکندر شاہ کے سامنے بیٹھ کر اس نے پھوپو کے بارے میں پوچھا جس سے اسے یہ پتہ چلا تھا کہ انہیں کینسر تھا

جس کی وجہ سے اس کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تھی لیکن طلاق تقریباً دو سال کے بعد اس کی موت ہو گئی علاج کرانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن شاید اس کے نصیب میں زندگی نہیں لکھی تھی

اور اس کے شوہر نے اس بیماری سے پیچھا چھڑانے کے لیے ہی اسے طلاق دے دی تھی اور اس کے شوہر کے مزاج بھی کچھ ایسے تھے کہ اپنی بہن کی علیحدگی سکندر شاہ کو بالکل ٹھیک لگی لیکن اس وقت دانی اپنے باپ کے بے حد قریب تھی اسی لیے باپ سے الگ ہونے پر اس کی طبیعت بہت خراب ہو گئی

کیس کرنے پر دانی نے اپنا فیصلہ خود سنایا اور اپنے باپ کے ساتھ چلی گئی اس کے بعد سے لے کر وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ لوگ کہاں ہیں اور نہ ہی سکندر شاہ جاننے کے خواہش رکھتے تھے

دانی کے دل میں اس کے باپ نے اس خاندان کی اچھی امیج نہیں بنا رکھی تھی وہ اس خاندان اور ان لوگوں سے بے حد نفرت کرتی تھی اسے لگتا تھا کہ اس کی ماں اس کے باپ سے بچھڑنے کی وجہ سے مر گئی ہے

https://www.zubinovelszone.com

اس کے پیچھے بھی ایک بہت بڑی وجہ تھی جو نادانی جانتی تھی اور نہ ہی بریرا۔ لیکن دانی کو اپنے جال میں پھنسا کر بریرہ نے بہت آسانی سے اپنا کام کروالیا تھا اور اب خود اس کو یہاں سے بھیج کر اس کیس کو ہی ختم کر چکی تھی

اب ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس سے وہ چھٹی لیکن وہ ان کے موبائل میں موجود ریکارڈنگ عالم شاہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کے اس میں کہیں نہیں دے رہا شامل ہے اسی لئے تو کل رات اسے فون کر کے اس نے یہاں بلایا تھا

اسے دور ندی کے قریب کھڑی گاڑی نظر آگئی تھی اس گاڑی کے باہر کھڑے دو آدمی کالے لباس میں کندھے پر اجرک ڈالے تھے۔ دور سے ہی وہ کسی ریاست کے شہزادے لگتے تھے

اور کچھ فاصلے پر کھڑے کچھ گارڈز تھے

وہ چادر کو اپنے چہرے کے آگے کرتی تیزی سے آگے بڑھی اسے جلدی سے جلدی حویلی واپس پہنچنا تھا وہ کسی کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی تھی

OOOO

https://www.zubinovelszone.com

وہ خوشی سے اپنا سامان پیک کر رہی تھی جب کہ شیت ہر تھوڑی دیر کے بعد نگاہ اٹھا کر اس کے چہرے کی خوشی دیکھ سکتا

آج رات کی فلائٹ سے وہ لوگ ترکی کے لئے نکل رہے تھے جس کی وجہ سے لالی بے حد خوش تھی

خوش تو وہ بھی تھا کہ وہ لالی کے ساتھ تھوڑا کھل کر وقت گزارے گا لیکن روحان کو نظر انداز کرنا اس کے لیے آسان نہیں تھا

یہ سچ تھا کہ روحان کے اس کی ساتھ کبھی بھی کوئی دوستی نہیں رہی تھی کچھ عمر کا فرق اور کچھ روحان کا کھیچاؤ اسے کبھی بھی روحان کی طرف متوجہ نہ کر سکا

روحان کے ساتھ اس کی کوئی بھی اچھی یاد نہیں تھی وہ پہلے بھی ان سے زیادہ گھلتا ملتا نہیں تھا اور بعد میں اس کے شہر چلے جانے کے بعد حویلی میں واپسی اس کی بہت دیر سے ہوتی تھی اور تب بھی وہ اپنے کمرے میں ہی بند رہنا زیادہ پسند کرتا

شیر جی۔۔

۔شیر زار جی۔

آ جی سنتے ہو۔۔؟

مجھے غصہ نہ دلائے مونچھڑ کہیں کے

حد ہو گئی کب سے بلا رہی ہوں زکوٹا جن وہ بے حد غصے سے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا دوپٹہ اس کے چہرے پر پھینکتے ہوئے بولی تو جیسے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا

جبکہ لالی اس کی اس انداز پر اچھی خاصی ہرٹ ہو کر بیٹھ کر اونچی اونچی آواز میں رونے لگی

لالی کیا ہو گیا ہے میری جان اس طرح سے کیوں رو رہی ہو۔۔۔؟ شیر جلدی سے اس کے قریب آتے ہوئے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولا اس کے اس طرح سے رونے پر وہ سچ میں پریشان ہو گیا تھا

آپ مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتے آپ مجھے نظرانداز کرتے ہیں میرے بلانے پر آ گے سے بولتے بھی نہیں وہ سوں سوں کرتی سچ مچ میں رو رہی تھی

نہیں میری جان ایسا کچھ نہیں ہے بس میں کچھ سوچ رہا تھا تمہاری آواز سن نہیں پایا سوری۔۔۔

اس کے رونے کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہو گیا تھا اس کے آنسو اپنے لبوں سے چنتے ہوئے وہ اسے بار بار سوری کہہ رہا تھا اور خود پر لعنت بھیج رہا تھا کہ وہ اتنا بے خبر کیسے ہو گیا

میں بول رہی ہوں آئندہ مجھے اس طرح سے نظرانداز کیا نہ تو میں نہیں رہوں گی آپ کے پاس چلی جاؤں گی یہ مت بھولیں کہ اس حویلی میں ایک کمرا اب بھی میری ملکیت ہے

وہ تو میں آپ کے کمرے کے لیے رونق بخشنے کے لیے یہاں آئی ورنہ میرا اپنا کمرہ بہت خوبصورت ہے وہ ایک بار پھر سے اپنے ساتھ کام میں مصروف ہوتی اسے جتا رہی تھی کہ وہ کبھی بھی اس کا کمرہ چھوڑ کر جا سکتی ہے وہ زیادہ کسی خوش فہمی میں نہ رہے

ہاں نہ میری جان تو میں کب کہہ رہا ہوں تم یہاں سے کہیں بھی جاؤں یہ کمرہ تو تمہاری وجہ سے ہی اتنا روشن ہے یہ رونق تمہارے ہونے سے ہے۔ ورنہ اس کمرے کو پوچھتا کون ہے وہ ایسے خوش کرنے کے لئے اپنے اچھے خاصے کمرے کا بیڑا غرق کر رہا تھا

ہاں میں بھی یہی کہہ رہی ہوں اس کمرے کو کوئی نہیں پوچھتا ہم جب واپس آئیں گے نہ تو اس کا کلر چینج کروائیں گے مجھے یہ کلر بالکل پسند نہیں ہے وہ سوں سوں کرتی اب بالکل سر پر چڑتی جا رہی تھی لیکن شیر اس وقت اسے کچھ سے بالکل روٹھنے نہیں دے سکتا تھا اس لئے ہاں میں سر ہلا گیا

اور ہاں یہ بیڈ بھی چینج کروائیں گے میرے والا لائیں گے اس کو کچرے کے ڈبے میں پھینک دیں گے وہ پھر کچھ سوچتے ہوئے بولی شیر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا شکر ہے اس کا دماغ تو ناراضگی سے نکل آیا تھا

شیر آپ کا یہ جیم کا سامان ہم نیچے بیسمنٹ میں۔۔۔۔

لالی اب بہت زیادہ ہو رہا ہے آخر وہ ٹوک گیا اور اسکے ساتھ ہی لالی کے خوبصورت نازک سے ہونٹ ایک بار پھر سے بچوں کی طرح باہر آتے ہوئے رونے کی تیاری کرنے لگے

اوکے اوکے فائن جیسا تم کہو ویسا ہی ہو گا جیم کا سامان ہے کمرے میں تو کیا ہم حویلی سے بھی باہر نکلوا دیں گے بس اب خوش بالکل مت رونا وہ اس کے قریب آتے ہوئے سے تھام کر اپنے سینے سے لگائے بے حد پیار سے بولا

جبکہ لالی تو اس کھڑوس پلس ہٹلر کا یہ پیار بھرا انداز دیکھ کر بہت خوش تھی اور جتنا ہو سکے سے تنگ بھی کرنا چاہتی تھی آخر وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اس صبر کتنا ہے ہر وقت منہ پر غصہ سجا کر سب کو ڈانٹنے والا اس کے کتنے ناز اٹھاتا ہے

شیرو مجھے ایک اور بات بھی پوچھنی ہے اس کے گلے میں بانہیں ڈالے وہ اس کے بالکل قریب آتے ہوئے بولی شیر کو اس کا یہ شیرو کہنا بہت اچھا لگ رہا تھا

ہاں پوچھو وہ اس کے گال چومتے ہوئے بے حد پیار سے بولا۔

آپ کو پتہ ہے وہ جو اننیا پانڈے نے بلو ڈریس پہن کر استنبول برج پر تصویریں بنوائی تھی۔ مجھے سیم ٹو سیم ایسی تصویریں بنوانی ہے آپ بنائیں گے نہ۔۔؟

لالی اب یہ اننیا پانڈے کون ہے۔۔۔؟وہ سوچتے ہوئے پوچھنے لگا تو لالی کو یاد آیا کہ یہ شخص جو ایکشن موویز نہیں دیکھتا وہ بلا رومینٹک موویز پر اپنا ٹائم ویسٹ کر کے اس کی ہیروئین کو یاد کیوں رکھے گا

انڈین فلم ایکٹریس ہے وہ بنا بُرا منائے بولی۔

مطلب کے اب تم ایک انڈین ایکٹریس کی طرح کوئی ڈریس پہن کر اس کی طرح ماڈلنگ کرنا چاہتی ہو۔۔۔اور پھر تم یقیناوہ تصویریں سب کو دکھاؤ گی اور۔۔۔۔۔۔

سب کو نہیں دکھانی صرف سنیہا کو دکھانی ہے کیونکہ اس نے کو وہ ڈریس پسند ہے اس بیچارہ کی تو شادی نہیں ہو رہی تو وہ کیسے جائے ترکی اس لیے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اسے خوش کرنے کے لئے اس کی پسند جگہ پر تصویر ضرور بناؤں گی وہ تصویر اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی شیر نے ایک نظر اس تصویر میں موجود حسین دوشیزہ اور اس کے ڈریس پر ڈالی تھی ڈریس کافی اچھا تھا بے ہودگی کہیں نہیں تھی

لیکن اس کے پیچھے موجود استنبول کے خوبصورت برتج کو ایک الگ ہی انداز میں پیش کیا گیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تصویر کا تو مجھے نہیں پتہ کہ لڑکی بہت خوبصورت ہے وہ بے حد شرارت سے بولا تو لالی نے اسے گھور کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں نم ہونے لگی

مونچھڑ کہیں کے میں آپ کی مونچھوں کو برداشت کر رہی ہو کیا یہ کافی نہیں ہے کہ آپ میری سوتنوں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں اس کے بات پر شیر کا بے ساختہ قہقہ بلند ہوا

اس کی چھوٹی سی بات نے اس کی فیورٹ ترن ایکٹریس کو اس کی سوتن بنا دیا تھا

اس نے ہنستے ہوئے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے لالی کو اپنے ساتھ لگایا اس مختصر سے عرصے میں وہ سمجھ چکا تھا

کہ لالی سے لے کر بے حد پوزیسیو ہے اور وہ اس پر کسی اور کی نظر ہر گز برداشت نہیں کرے گی اور اس کی نظر اگر کسی اور پر گئی تو یقیناً اس کی آنکھیں ہی پھوڑ دے گی

oooo

کیوں بلایا آپ نے مجھے یہاں دیکھیں میرا ان سب چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے میں روحان کی بھابھی ہوں وہ جب چاہے مجھے فون کر سکتا ہے

اس کے موبائل میں موجود ریکارڈنگ یا کال سے آپ لوگ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے۔یہ مت سوچیے گا کہ آپ لوگوں کے بلیک میل کرنے سے میں یہاں آئی ہوں ایسا کچھ نہیں ہے اور نہ ہی ان کال ریکارڈنگ کے لیک ہونے کا مجھے کوئی ڈر ہے

وہ خود کو بہادر ظاہر کر رہی تھی جبکہ اس کے بوکھلائے ہوئے انداز پر تراب اور عالم کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

بریرہ بھابھی اگر آپ کو کوئی ڈر نہیں تو آپ یہاں کیوں آئیں اور آپ کے ماتھے پہ پسینہ کیوں ہے ۔اور سب سے خاص بات آپ کے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں

کہیں نہ کہیں کوئی ڈر تو ہے۔کہیں آپ کو یہ ڈر تو نہیں کہ روحان کے قتل کا الزام آپ کے سر آ جائے گا تراب کا انداز مذاق اڑانے والا تھا بریرہ نے فوراً اپنے سر سے پسینہ صاف کیا تھا

وہ ڈرنے والی ہر گز نہیں تھی لیکن یہ سچویشن اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ویسے بریرہ بھابھی ہم جانتے ہیں کہ آپ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ آپ روحان کے کیس میں پھنسے گیں بلکہ آپ کو تو یہ ڈر ہے کہ کہیں زایار سچ جان کر آپ کو طلاق نہ دے دے کیوں بھابھی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا عالم کا انداز بھی تراب جیسا ہی تھا

دیکھئے عالم ادا آپ کو زیب نہیں دیتا کہ آپ مجھے اس طرح یہاں پر بلائیں کم از کم ہم دونوں میں موجود اس رشتے کا احترام کریں اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ میں یہاں صبح آپ کے ساتھ ہوں تو مجھ سے ہزار قسم کے سوال کیے جائیں گے۔

یار مجھے سمجھ نہیں آتا تم شاہ حویلی والوں کا جب کچھ نہیں ہوتا تب تم لوگوں کو رشتے یاد آجاتے ہیں اور وہ بھی وہ رشتہ جو رشتہ آپ کے شوہر نے کبھی نہیں نبھایا ہم تو پھر بھی احترام کر رہے ہیں ۔کیونکہ اگر احترام نہیں ہوتا تو آپ کو اس وقت ہم تھانے بلاتے

وہ ویسے بھی یہ رشتے تو کہیں سال پہلے ہی توڑ دیے گئے ہیں اور ہم یہاں رشتے نبھانے یا بنانے نہیں آئے ہم تو بس یہ جاننے آئے ہیں

کہ یہ محترمہ دانی کون ہے اس کی کوئی تصویر یا کوئی نمبر اگر آپ کے پاس موجود ہے تو وہ ہمیں دے دیں ہمیں آپ سے کوئی مطلب ہے اور نہ ہی آپ کے شوہر یا آپ کے ارادوں سے

عالم کے اشارے پر تراب اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اپنے مقصد کی جانب آیا تھا

دیکھیے میں کچھ نہیں جانتی آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں میں کسی دانی کو نہیں جانتی روحان کے ساتھ میری بات ہوتی تھی اور مجھے بس اتنا ہی پتہ تھا کہ وہ کسی لڑکی سے محبت کرتا ہے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتی وہ اپنے لہجے کو مضبوط کرتے ہوئے بولی

جو مرضی کر لیں بریرہ بھابھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ دانی کو جانتی تھی اور اس سے آپ رابطہ بھی تھا روحان کے موبائل میں ریکارڈنگز موجود ہیں اس میں آپ نے کئی بار کہا ہے کہ آپ خود دانی سے بات کریں گی

ہم آپ کا نام بیچ میں کہیں نہیں آنے دیں گے بریرہ بھابھی صرف ہمیں اس لڑکی کا نمبر دے دیں کیونکہ جو نمبر ہمیں روحان کے موبائل سے ملا ہے وہ کسی راحیل بھٹ کے نام پر ہے جو کہیں غائب ہو چکا ہے اور پولیس اس تک پہنچنے میں ناکام رہی ہے

عالم معاملے کو بگاڑنے کر بجائے نارمل انداز میں اس سے بات کرنے لگا اگر وہ چاہتا تو سختی سے بھی اس سے دانی کا نمبر نکلوا سکتا تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ رشتے کا احترام کر رہا تھا

آپ لوگوں کو سمجھ نہیں آ رہی ہے میں نے کہا میرے پاس کوئی نمبر نہیں ہے وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ اچانک تراب نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا

وہ ہم خود دیکھ لیں گے محترمہ آپ کو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

تراب اس کے موبائل میں سرچ کرتے ہوئے کہنے لگا جب کہ وہ طرح کی بوکھلاہٹ زیادہ سوار تھی

عالم تمہارا شک سہی تھا اس موبائل میں دانی کے نام پر دو نمبر محفوظ ہے ایک نمبر وہی ہے جو ہمارے پاس ہے اور دوسرے نمبر کوئی اور ہے یہ دیکھو تراب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا تو عالم نے ایک نظر اس کے موبائل کو دیکھتے ہوئے وہ نمبر اپنے موبائل میں سیف کیا

دیکھو تم لوگ غلط سمجھ رہے ہو یہ وہ لڑکی نہیں ہے یہ کوئی اور دانی ہے بریرہ نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اسے سمجھا یا سن کر رہا تھا

ہاں بالکل محترمہ نے دانی نامی فوج تیار کر رکھی ہے۔تراب نے اس کی بات پر عالم سے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

اچھا اگر ایسی بات ہے تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہم خود ہی اس کے بارے میں ساری انفارمیشن نکال لیں گے وہ نمبر پولیس انسپکٹر کو سینڈ کرتے ہوئے بولا تو بریرہ کو ہسپتال میں وہ معصوم سی لڑکی یاد آئی تھی جس کا نمبر آج بھی اس کے موبائل میں سیو تھا

لیکن پھر اسے خیال آیا جنگل کا شیر بھی اپنی جان بچانے کے لئے ہرن اور ایسے کہیں جانوروں کا شکار کرتا ہے جس میں کہیں جانور بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں۔فلحال اپنی جان بچانے کے لئے اسے اس لڑکی کی جان مشکل میں ڈالنی پڑ رہی تھی جس سے اسے کوئی مطلب نہیں تھا

وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب عالم کا موبائل بجائے اس کے موبائل پر ایک تصویر آئی تھی جسے دیکھتے ہوئے عالم کے ہاتھ سے موبائل چھوٹتے ہوئے بچا

https://www.zubinovelszone.com

اس کا دل الگ انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔ایک بے چینی سی اس کے سارے اعصاب پر سوار ہو چکی تھی یہ سچ نہیں ہو سکتا اس نے اپنے ہاتھوں کی کپکپاہٹ پر کنٹرول کرتے ہوئے موبائل بریرہ کی جانب کیا

سامنے ہی دانین یوسف کی تصویر کے ساتھ ساری انفارمیشن تھی۔یہ نمبر کسی کے نام تھا

بریرہ کو اس معصوم پر ترس تو آیا لیکن اس وقت اس کی اپنی جان سے زیادہ اہم تھی اس نے بس ہاں میں سر ہلا دیا

تراب نے اس تصویر کو دیکھا تھا لیکن عالم کے چہرے پر چھائی ویرانی اسے پریشان کر گئی تھی اسی لیے اس نے ایک بار پھر بریرہ سے کنفرم کرنا چاہا

کیا یہی لڑکی ہے جو روحان کی گرل فرینڈ تھی اس کے پوچھنے پر بریرا نے ہاں میں سر ہلا یا

ش

کل سے کتنی معصوم لگتی ہے تراب نے تبصرہ کیااور موبائل عالم کے ہاتھ میں پکڑایا لیکن عالم تو جیسے اپنے حواس میں ہی نہیں تھاموبائل بے جان ہاتھوں سے نیچے گراچکا تھا

میں نے لڑکی کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے روحان کے ساتھ ایسانہ کرے لیکن اسے تو دولت کے علاوہ کسی اور چیز سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا کہ وہ مجھ سے بہت سارے پیسے لیتی تھی اور روحان کے دل نہ ٹوٹے میں اسے پیسے بھیج دیتی تھی

روحان سے بھی یہ مہنگے تحفے لیتی تھی اسے سوائے پیسوں کے اور کسی چیز سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ لیکن یہ روحان کی خوشی بن گئی تھی

ریرہ اپنی ہی بولے جارہی تھی چہرے پر ایسی مسکینی طاری تھی کو کوئی بھی اس پر یقین کر لیتا وہ اپنی جان بچانے کے لئے جو منہ میں آیا بولے جارہی تھی یہ سوچے بغیر کہ وہ کسی معصوم کی زندگی مشکل میں ڈال رہی ہے۔

○○

○○○○

تراب اس کے کمرے میں آیا تو وہ وہاں نہیں تھا

کچھ سوچ کر وہ اس کے پینٹنگ روم کی جانب آیا۔ لیکن یہاں بھی اندھیرہ ہی تھا

اس نے روم کی لائٹ آن کی تو خیرانگی سے سامنے دیوار کے ساتھ رکھی بڑے سائیز پذ کی نامکمل تصویر دیکھی

اسے عالم کی بے چینی کی وجہ پتا چل چکی تھی

ہر پینٹنگ پر عالم کی نین لکھا تھا۔ وہ خاموشی سے لائٹ آف کرتا روم سے نکل گیا

oooooo

میں تو پہلے ہی کہتی تھی کہ یہ لڑکی کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائے گی مت بھیجو اسے یونیورسٹیوں میں لیکن اس گھر میں میری سنتا ہی کون ہے۔

اب مل گیا سکون۔۔۔؟

https://www.zubinovelszone.com

پڑ گئی ٹھنڈک سینے میں۔۔۔؟

کر دیا تمہاری بھتیجی نے کارنامہ۔۔۔۔؟

۔اب ہو نا سکون میں 'میں کہتی تھی شادی کرو کہیں ہاتھ پیلے کرو لیکن نہیں تمہیں تو اسے ڈاکٹر بنانا تھا بن گئی تمہاری لاڈلی ڈاکٹر۔

توبہ توبہ کیا دن آ گیا ہے نا اسی دن کے لئے تو زندہ تھی میں اب لوگ سوال تو میری پرورش پر انگلی اٹھائیں گے۔ہائے میں کہاں جاؤں کہاں جا کر اپنا منہ چھپاؤں وہ سینہ پیٹتی اونچی اونچی آواز میں رو رہیں تھیں جس سے عالم خاصا بے زار ہو چکا تھا

سنیں محترمہ یہ ڈرامے آپ بعد میں کر لیجئے گا پہلے میری بات کان کھول کر سنیں آپ بھیتجی کی وجہ سے میرا بھائی جان سے گیا ہے اور اب میں اسے تھانے پہنچاؤں اور اسے پھانسی دلواؤں گا۔تا کہ یہ گھٹیا لڑکی دوبارہ کسی کے ساتھ ایسا کرتے ہوئے ہزار بار سوچے اور

https://www.zubinovelszone.com

معاف کیجئے گا جناب میں آپ کی بات کے بیچ میں بول رہا ہوں لیکن بہتر ہو گا کہ عزت سے بات کریں۔آپ بڑے لوگ ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہماری کوئی عزت نہیں ہے آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ میری بھتیجی کی وجہ سے آپ کا بھائی مرا ہے عالم نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے اس ایک بازو کٹے شخص کو دیکھا تھا

جو معذور ضرور تھا لیکن اس کی غیرت نے عالم کے سامنے بھی جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔

ثبوت آپ کو میں نہیں بلکہ پولیس دکھائے گی وہ بھی یہاں نہیں عدالت میں اور پھر یقیناً سب کے سامنے جب آپ کو ثبوت دکھائے جائیں گے تب آپ کی یہ غیرت بے عزتی میں بدل جائے گی۔

روحان نے آپ کی بھتیجی کو 45 لاکھ کی ایک انگوٹھی دی تھی۔جس کی رسید اب بھی میرے پاس موجود ہے اور روحان نے وہ انگوٹھی دیتے ہوئے اسے شادی کیلئے پرپوز کیا تھا۔اور اس انگوٹھی کے ڈیزائن پر دانی لکھا تھا

اس کے بعد بھی لاکھوں روپے میرے اکاؤنٹ سے ٹرانسفر کر کے دانی کو دیتا رہا ہے اور ان سب چیزوں کی تفصیل عدالت میں بیان ہو گی

آپ اب بس عدالت کے چکر کاٹنے کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ بریرہ کے موبائل میں اس کا نمبر بھی ملا ہے۔عالم نے تفصیل سے بتایا تو چاچی بول اٹھیں

ہاں یہ بریرہ وہی ہے نا جس نے تمہارے علاج کے لئے اپنے فون سے پیسے دیے تھے میں بھی کہوں کوئی اتنی نیک پروین عورت دنیا میں کیسے پیدا ہو گئیں کہ راہ چلتی کسی کو بھی پیسے دے ڈالے

مجھے تو تمہاری بھتیجی پر اسی دن شک ہو گیا تھا اور آج دیکھ لو اپنی بھتیجی کا کارنامہ سامنے کھڑا ہے ۔بھئی اب یہ دن باقی رہ گئے تھے کہ عدالتوں کے چکر کاٹو ہائے تمہاری لاڈلی خوبصورت ترین بھتیجی کے عشق میں کوئی مر گیا

اور تم اب بھی اسی بھتیجی کے گن گا رہے ہو۔میں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو کہاں لے کر جاؤں گی

ہائے کیسے پالوں گی اس لڑکی نے تو مجھے بدنام کر کے رکھ دیا۔ہائے پہلے ہی مجھے دنیا کہتی تھی کہ بھتیجی والے سے شادی نہ کرو لیکن میں نے پھر بھی سب کی بات نظر انداز کر کے تم سے نکاح کیا

https://www.zubinovelszone.com

تمہاری بھتیجی کو پالا پوسا بڑا کیا اور تمہاری لاڈلی مجھے یہ دن دکھا رہی ہے وہ اپنا سر پیٹتی وقت اور موقع کی نزاکت دیکھے بنا بولے جا رہی تھیں

وہ شخص بے بسی سے اپنی بیوی اور کبھی سامنے بیٹھے اس شخص کو دیکھ رہا تھا جو شاندار پرسنیلٹی کے ساتھ خوبصورتی میں بھی اپنی مثال آپ تھا

ooooo

وہ یونیورسٹی سے گھر کی جانب آئی تو اپنے گھر کے باہر بہت ساری گاڑیاں اور گارڈز کھڑے دیکھے

وہ حیران ہو گئی اتنے لوگ اور بڑی بڑی گاڑیاں یہاں کیسے آ گئیں کہیں چاچو کی حکومت کی جانب سے لوگ نہ آئے ہوں تین مہینے پہلے ہی تو ان کی رقم کے لئے درخواست دی گئی تھی

اس کے چاچو کا بازو سات سال پہلے ایک حادثے کے میں کٹ گیا تھا جس کی وجہ سے اب وہ کام نہیں کر سکتے تھے بچے چھوٹے تھے اور حکومتی پیسوں کا مسئلہ چل رہا تھا گورنمنٹ نے سات سال پہلے انہیں پانچ لاکھ دینے کا اعلان کیا تھا جو انہیں ابھی تک نہیں ملے تھے

https://www.zubinovelszone.com

اتنی گاڑیاں دیکھ کر دانی کو یہی لگا کہ ان کا مسئلہ حل ہو گیا ہے وہ خوشی سے گھر کے اندر داخل ہوئی

دور سے ہی اسے کرسی پر بیٹھا کالے لباس میں پیروں میں سندھی چپل اور کندھے پر اجرک ڈالے اس شخص کی پیٹھ میں نظر آئی

وہ کسی بھی اینگل سے کوئی افسر تو لگتا نہیں تھا لیکن ایک شخص سے ضرور ملتا تھا اور اس سے پہلے اس شخص کو اس نے برینڈڈ فور پیس میں دیکھا تھا۔

اور اسے پہچاننے میں زیادہ دیر نہ لگی یہ وہی تھا مطلب اس کے سامنے بکواس کرنے کے بعد اب یہ اس کے گھر میں بھی آ پہنچا تھا غصے سے دانی کا چہرہ سرخ ہونے لگا وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھی تاکہ اس کی عقل کو ٹھکانے لگا سکے

لیکن اپنے چاچا کو اس کے سامنے عاجزی سے پریشان بیٹھے دیکھا تو اسے لگا کچھ برا ہوا ہے جبکہ چاچی تو اسے دیکھتے ہی تیزی سے اس کی جانب بڑھ رہی تھیں

چٹاخ۔چٹاخ۔چٹاخ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھتی چاچی تھپڑ سے اس کا چہرہ سوجا چکی تھیں

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

بے غیرت بدذات کر دی نا اپنی ماں والی حرکتیں بھاگی ہوئی عورت کی اولاد بھی ایسی ہی ہوتی ہے ذرا شرم نہ آئی تجھے باپ جیسے چچا کی عزت اچھالتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کرتے ہوئے بولیں

بس بہت ہوا۔۔۔بند کرو یہ ڈرامے

میرے سامنے یہ دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ کی بھتیجی تو پھانسی پر چڑے گی وہ سخت لہجے میں کہتا جانے لگا جب چاچا بے حد پریشانی سے بولے

رک جاؤ بیٹا میری بات سنو تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میری بھتیجی ایسی نہیں ہے ضرور تم کسی غلط فہمی کا شکار ہو میری بھتیجی نے کچھ نہیں کیا یہ بہت معصوم ہے

تم اس کی جگہ مجھے اپنے بھائی کے قتل کا الزام دے دو میں اس جرم کو قبول کر لوں گا اس کی سزا بھی لے لوں گا لیکن میری بھتیجی کو اس کیس میں مت پھساؤ وہ ان سب چیزوں کو سمجھتی بھی نہیں ہے

https://www.zubinovelszone.com

چاچی اس کے سامنے روتے ہوئے عاجزی سے بول رہے تھے جبکہ دانی جس نے آج تک اپنے چاچو کو کسی کے سامنے جھکنے نہیں دیکھا تھا ان کی حالت پر پریشان ہو گئی

چاچو ہوا کیا ہے کوئی مجھے بھی تو بتاؤ۔۔،چاچی کے ہاتھ کے بے شمار تھپڑ کھا کر بھی دانی نے ان کی کسی بات کا اثر نہ لیا تھا جیسے یہ اس کا معمول ہو لیکن اپنے چاچو کو کسی کے سامنے جھکتے دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا

کوئی تمہیں کیا بتائیں گا دانین یوسف تمہیں خود پتہ ہونا چاہیئے کہ تم نے کیا کیا ہے پچھلے پونے دو ماہ سے روحان شاہ تمہارا بوائے فرینڈ یونیورسٹی سے غائب ہے کیونکہ اس کا قتل ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ایسا کروانے والی تم ہو

اس کا قاتل تو غائب ہو چکا ہے لیکن اب اس قتل کی سزا اسے ملے گی جو اس کے قتل کی وجہ ہے یعنی کہ تم وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو اپنی طرف موڑ کر اس کے منہ پر دھارا تھا

دانین تو حیرانگی سے خود پر لگنے والے اس الزام کو سن رہی تھی

آپ کا دماغ خراب۔۔۔۔۔

بیٹامیری بھتیجی کو معاف کردو اس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ تو کچھ جانتی بھی نہیں ہے ہم عدالت ور کچہریوں کے چکر نہیں کاٹ سکتے ہم نہیں ہے اتنے ہمت والے میں تو سات سال سے اپنے ایک بازو کی مقرر رقم مانگتے ہوئے کھجل ہو چکا ہوں

کہاں سے لاؤں گا ان کیسوں کے پیسے دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ نہیں جوڑ سکتا لیکن پھر بھی تم سے مینت کرتا ہوں میری بچی کو اس کیس سے نکال دو اسے جیل مت بھیجو مجھ مزور کی عزت دو کوڑی کی بھی نہ رہے گی چاچو روتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ دانی بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی تھی

اسے اب تک پوری بات سمجھ ہی نہیں آئی تھی یہ سب کچھ کیا ہو رہا تھا چاچو کیوں کر رہے تھے یہ سب کچھ اور روحان شاہ کون تھا

کس کے بارے میں ہو رہی تھی یہ ساری باتیں

اور اگر روحان شاہ مر گیا اس کا قتل ہو گیا تو اس کا کیا قصور یہ شخص اسے قاتل کیوں کہہ رہا تھا

ٹھیک ہے میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں لیکن اس کے لیے میری ایک شرط ہے وہ حکمرانی انداز میں بولا

ہمیں تمہاری ہر شرط منظور ہے تم جو کہو گے ہم کریں گے چاچو کو امید کی ایک چھوٹی سی کرن نظر آئی

ٹھیک ہے تو میری شرط یہ ہے کہ میں آپ کی بھتیجی دانین یوسف سے نکاح کروں گا جس کے بعد اس لڑکی کو میرے ساتھ حویلی چلنا ہوگا حویلی میں۔ میں اسے اپنی بیوی بنا کر نہیں لے جارہا تھا بلکہ وہاں روحان کی قاتل بن کر جائے گی اور وہاں

یہ اپنے گناہ کا کفارہ کرے گی

اور جس دن مجھے لگے گا کہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو گیا میں اسے طلاق دے دوں گا۔ مطلب آسان لفظوں میں جو قید وہ جیل میں کاٹے گی وہ قید میں اسے اس حویلی میں کاٹنے پر مجبور کر دوں گا

یہاں جہاں آپ ہزاروں لوگوں کے سامنے بدنام ہو گے وہیں یہ حویلی میں جانے سے آپ کی عزت بچ جائے گی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن تم یہ مت سوچنا کہ وہاں پر تمہیں کسی بھی قسم کی کوئی رعایت دی جائے گی وہاں تمہارے زندگی کا ایک ایک پل مشکل سے گزرے گا لیکن عزت اور ذلت کا فرق ہو گا

اگر تم جیل جانا چاہو تو ذلت سے جاؤ گی اور اگر حویلی جانا چاہو تو عالم سلطان شاہ تمہیں عزت سے بیاہ کر لے کر جائے گا اب تم فیصلہ کرو کہ تم اپنے چچا کی عزت چاہتی ہو یا ذلت

میں تمہیں کل تک کا وقت دیتا ہوں جیل جانا چاہو گی یا حویلی فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا اپنے قدم دروازے کی جانب بڑھا گیا جبکہ پیچھے سے اس کی چلانے کی آوازیں آ رہی تھیں

چاچو میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔

چاچو یہ آدمی جھوٹ بول رہا ہے میں نے کچھ نہیں کیا میں کسی روحان کو نہیں جانتی

میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے میرا کوئی تعلق نہیں ہے چاچو آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ چاچو آپ کو پتہ ہے میں ایسی نہیں ہوں

https://www.zubinovelszone.com

ان آوازوں کے ساتھ وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا ہے

یہ اس نے کیوں کیا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔ لیکن اب قسمت نے کیا فیصلہ کیا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا

○○○○○

کمرے میں آنے کے بعد بھی تراب کے دماغ میں وہی ادھوری تصویر گھومتی رہی جو عالم کے کمرے میں دیکھ کر آیا تھا۔

وہ کافی دفعہ عالم سے کہہ چکا تھا کہ وہ اپنی ہونے والی بھابھی کی پینٹنگ دیکھنا چاہتا ہے لیکن عالم نے کہا کہ وہ اس کے ایک نئی پینٹنگ بنا رہا ہے

اور وہ پینٹنگ صرف اسے نہیں بلکہ پوری فیملی کو دکھائے گا اور اپنی پسند سب کو بتائے گا اس نے کہا تھا کہ یہ پینٹنگ اس کی زندگی کی سب سے خوبصورت پینٹنگ ہوگی

کیوں کہ اس تصویر میں صرف اس کی محنت نہیں بلکہ اس کی محبت شامل ہے۔اور وہ اس تصویر کو بہت سارا وقت دینا چاہتا ہے تا کہ اس تصویر میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہے اس کا کہنا تھا کہ وہ اس تصویر کو صرف رنگوں سے نہیں بلکہ اپنی خوشیوں سے بھرے گا

اور یہ تصویر اپنی نین کو اس دن تحفے میں دیکھا جس دن وہ اس کی زندگی میں شامل ہو گی

اور تب تک وہ اس تصویر کو صرف تیار کرے گا کیونکہ وہ اس تصویر ہر کسی قسم کی کوئی کمی سے پور کردے گا وہ اس تصویر کو اپنی اب تک کی سب سے خوبصورت تخلیق بنانا چاہتا تھا

لیکن اب تراب کو یقین تھا کہ وہ تصویر ادھوری ہی رہے گی۔کیونکہ اسے بنانے والا عالم سلطان شاہ تھا۔اور وہ کبھی بھی کسی کی غلطی کو معاف نہیں کرتا حقیقت یہ تھی کہ اس لڑکی نے کوئی غلطی نہیں کی تھی بلکہ گناہ کیا تھا

عالم سلطان شاہ نہ کسی کی اترن پہنتا ہے۔اور نہ ہی کسی کی نظر میں آئی ہوئی چیز کو پسند کرتا ہے اور یہاں وہ جس لڑکی سے محبت کر بیٹھا تھا روحان کی محبت ہی نہیں بلکہ اس کے بے لگام جذبات کے ساتھی بھی تھی

اسے یقین تھا کہ اب وہ عالم کے دل سے اتر چکی ہو گی

اب عالم کے دل میں اس کے لئے کوئی محبت نہیں بلکہ صرف اور صرف نفرت ہو گی کیونکہ وہ لڑکی نہ صرف روحان کی محبت تھی بلکہ اس کی قاتل بھی تھی اس کی موت کی وجہ بن گئی تھی

شاید وہ اسے اپنی محبت کے صدقے میں معاف کر دیتا یا خود اپنے ہاتھوں سے روحان کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا اس کی ہر غلطی کو معاف کرنے کے لئے تیار ہو جاتا لیکن اب نہیں وہ شکل سے جتنی معصوم تھی اندر سے اتنی ہی چالاک اور لالچی تھی

اس نے عالم کو کہا تھا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائے گا لیکن کچھ دنوں سے روحان کے کیس کی وجہ سے وہ ٹھیک سے آرام نہیں کر سکا اسی لئے عالم جو بھی کر رہا تھا اکیلا ہی کر رہا تھا

کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ تراب کچھ دیر آرام کر لے اسی لئے عالم صبح بنا اسے جگائے اکیلے ہی چلا گیا۔ لیکن تب تراب کو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی ہو گی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا آیا کہ وہ عالم کی ادھوری پینٹنگ دیکھنے کے لئے پلٹا ورنہ شاید وہ کبھی یہ راز جان ہی نہ پاتا کہ عالم کے دل میں رہنے والی لڑکی روحان کی محبت تھی

اسے اب عالم کی فکر ہو رہی تھی یہ بات سچ تھی کی وہ روگ پالنے کا عادی نہیں تھا وہ صبر کرنے والوں میں سے تھا جو چیز مل جائے اس پر شکر الحمدللہ جو نہ ملے اس پر صبر کر لو ہمارا دین بھی یہی سکھاتا ہے اور عالم نے بھی یہی سیکھا تھا

لیکن حقیقت یہ تھی کہ اس بار جو اسے نہیں ملی تھی وہ اس کی محبت تھی یقیناً وہ صبر کر لے گا لیکن اس وقت صبر مشکل ہو گا

وہ اس وقت عالم کے ساتھ نہیں تھا اسے اس بات کا افسوس تھا وہ اس مشکل میں اپنے دوست کے ساتھ رہنا چاہتا تھا

بار بار عالم کے موبائل پر فون کرنے کے بعد بھی کال نہ لگی تو اسے مزید پریشانی ہونے لگی

لیکن تھوڑی دیر کے بعد عالم نے خود ہی فون کر کے بتادیا کہ وہ قریبی مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا اور اب تھوڑی ہی دیر میں گھر کی طرف نکلنے والا ہے

اس کے فکر کرنے پر تو اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔بس تھوڑا وقت اکیلے گزارنا چاہتا ہے

عالم نے اسے دانی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔اور نہ ہی اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے بارے میں سب کوئی جان جو کا ہے

تراب نے بہت پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ اس وقت کہاں ہے لیکن عالم بات ٹال گیا جس کی وجہ سے تراب کو خاموش ہونا پڑا

OOOOOO

یہ کیسے ممکن ہے چاچو میں یہ شادی نہیں کر سکتی لیکن میں آپ کو بدنام ہوتے بھی نہیں دیکھ سکتی میں کیا کروں چاچو۔۔۔۔؟

آپ کو مجھ پے یقین ہے نا میں ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی میں قسم کھاتی ہوں چاچو میں کسی روحان کو جانتی بھی نہیں ہوں

یہ آدمی مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے۔اس کی ایک ایک بات جھوٹی ہے پتا نہیں یہ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے میں نے بلا کسی کا کیا بگاڑا ہے وہ بری طرح سے روتی ان کے سینے سے لگی اپنے دل کا حال بیان کر رہی تھی

اب یہ بہانہ بند کر لڑکی کتنی پاکدامن ہے ہمیں پتہ چل گیا ہے یونیوسٹی میں تو یہاں پاکزہ بنی پھرتی ہے اور وہاں یونیورسٹیوں میں عشق رہتی ہے۔

نہ تجھے ذرا شرم نہیں آئی باپ جیسے چچا کی عزت اچھالتے ہوئے ذرا خیال نہ آیا کہ ایک بازو سے پہلے ہی معذور ہے تیری ان حرکتوں سے دنیا کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہے گا ذرا عقل کرتی ذرا شرم کرتی اب کیا اس عمر میں اس کے سر پہ خال ڈالے گی تو

چاچی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کی جان ہی لے لے اور اگر آج چاچو یہاں نہ ہوتے تو وہ ایسا کرنے سے باز بھی نہ رہتیں

چاچی اللہ کے واسطے میرا یقین کریں میں نے کچھ نہیں کیا وہ آدمی مجھ پر جھوٹے الزام لگا رہا ہے میں کیسے یقین دلاؤں آپ لوگوں کو کیا میں آپ کو ایسی لگتی ہوں

آپ نے میری پرورش کی ہے مجھے پالا ہے بڑا کیا ہے اس مقام تک لائی ہیں آپ بتائیں کیا میں ایسا کوئی کام کر سکتی ہو وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ان سے سوال کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

بس کر لڑکی میرے سامنے یہ جھوٹ ہے ناٹک بند کر تو کتنی پانی میں ہے سب پتہ چل گیا ہے مجھے ۔مجھے تو بس یہ سوچ سوچ کر خول اٹھ رہے ہیں کہ اب دنیا بھر میں بدنامی ہوگی ہماری یہ جو آیا تھا کوئی عام آدمی نہیں بڑے بڑے ٹی وی چینل پر آتا ہے

اور حب اب تو ہر ٹی وی چینل پر تیرے چاچے تصویر بھی لگی ہوگی اور لکھا ہوگا کہ اس بندے کی بھتیجی نے اس کے بھائی سے چکر چلا کر اپنے کسی دوسرے عشق سے اس کا قتل کروا دیا ہے

تجھے تو پھانسی ہو جائے گی اور تیرے مرنے کے بعد بھی ہمیں سکون نہیں آئے گا ہائے پل پل موت مریں گے ہم میری بات مان تو اس حویلی والے سے نکاح کر لے کم از کم عزت سے رخصت تو کریں گے۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔۔۔۔اگر منہ سے کچھ اچھا نہیں نکال سکتی تو برا بولنے کی بھی ضرورت نہیں ہے دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے میں تمہاری منحوس شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا چاچا غصے سے غر آئے تھے

آواز کم رکھو اور اپنی یہ تڑیاں مجھ پر نہیں اس عالم شاہ پر دکھانا اب جبکہ عدالتوں کے چکر لگے نہ تب پتہ چلے گا آئے دن خبروں میں آؤ گے اس بھتیجی کی وجہ سے تو پتہ چلے گا

https://www.zubinovelszone.com

میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا مت پالو اس مصیبت کو دفع کرو کسی یتیم خانے میں ڈال آؤ لیکن تب تو تم نے میری بات سنی نہیں ساری زندگی کا عذاب ماں باپ کے مرنے کے بعد ہمارے سر پر لگا دیا گیا ارے میں پوچھتی ہوں اس دن کے لیے پالا تھا تم نے اسے کہ بڑی ہو کر تمہارے منہ پر کالک تھوپے

وہ تو شکر ہے کہ وہ آج ہی پولیس لے کر نہیں آیا ورنہ سوچو محلے میں کیا عزت رہ جاتی ہماری ذرا ہوش کے ناخن لو صرف یہ بیٹی نہیں ہے تمہاری تین اپنی بیٹیاں اور بھی ہیں آج چھوٹی ہیں تو کیا کبھی بڑی نہیں ہوں گی کل ان کی بھی شادی کرنی ہے

اس کو تو پھانسی ہو جائے گی اور اس کے بعد ہمارا کیا ہم سب خودکشی کر کے مر جائیں گے دنیا پوچھے گی تو کہہ دینا میری بھتیجی نے گل کھلائے تھے اس کی سزا بھگت رہے ہیں چاچی کی بے لگام زبان بولے جا رہی تھی جب کہ وہ وہیں بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو تی رہی

اسے کس چیز کی سزا مل رہی تھی وہ تو سکون سے اپنی زندگی گزار رہی تھیں چاچی کے طنے اور تھپڑ تو زندگی کا حصہ تھے اس نے کبھی ان چیزوں کا برا نہیں منایا تھا۔ لیکن اس نے نہیں سوچا تھا کہ کبھی یہ وقت بھی آئے گا وہ اپنے باپ جیسے چاچا کے لئے عذاب بن جائے گی

یہ حقیقت تھی کہ اس سب میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا وہ آدمی یا تو کسی غلط فہمی کا شکار تھا یا اسے کسی جال میں پھنسا رہا تھا لیکن اب اس کے پاس نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اگر وہ خود پر اس الزام کو قبول کر کے جیل چلی جاتی ہے تو اس کا چاچا سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے گا

اور اگر وہ اس سے نکاح کر کے اس کے گھر چلی جاتی ہے تو نہ جانے وہاں اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے گا ہاں لیکن وہاں جاتے ہوئے کم از کم اس کے چچا کی عزت پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور اپنے چاچا کے لئے تو وہ اپنی جان بھی دے سکتی تھی یہاں تو صرف ایک نکاح کی بات ہو رہی تھی

اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا اپنے چچا کی عزت کے لئے وہ کوئی بھی قدم اٹھانے کو تیار تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہاں کے لوگ اس کے ساتھ کیسا سلوک کریں گے

لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے وہ لوگ اسے زندہ جلا ہی کیوں نہ دیں لیکن آپنے چاچا کو مزید یہ عذاب بھگتنے نہیں دے گی۔

وہ لوگوں کو بتانے کی کوشش کرے گی کہ ان کا بیٹا اس کی وجہ سے نہیں مارا بلکہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہے

ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس کی بات مان لیں۔اور جہاں تک نکاح کے بعد تھی تو وہ تو عالم سلطان شاہ صاف کہہ چکا تھا کہ وہ اسے اپنی بیوی بنا کر نہیں لے کے جارہا وہ صرف اسے اس گناہ کے کفارے کے لیے لے کے جارہا ہے جو اس نے کیا ہے لیکن اس نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں تھا

شاید یہ اس کے لیے امتحان کی گھڑی تھی اور بے شک اللہ ہمت سے زیادہ نہیں آزماتا اس نے خاموشی سے اپنی زندگی کا فیصلہ کر لیا تھا اب جو اللہ کو بہتر لگے

ooooo

گاڑی بڑی پہاڑی کے اوپر کھڑی کرتے ہوئے وہ گاڑی سے اتر کر پہاڑی کی چوٹی پر کھڑے اس روشن شہر کو دیکھ رہا تھا۔جہاں آسمان پر اندھیرا چھایا ہوا تھا وہی زمین ستاروں سے بھری تھی وہ اپنے دن کی روٹین پر ایک نظر دہرانے لگا

حویلی سے نکلتے ہی وہ سب سے پہلے یونیورسٹی گیا تھا۔ایک امید کے سہارے کے ہو سکتا ہے اس کی دانین وہ لڑکی نہ ہو۔لیکن یونیورسٹی والوں نے اس کی پوری پروفائل ہی نکال کر سامنے رکھ دیتی

وہ اکثر روحان کے ساتھ پائی جاتی۔اس کا سارا وقت روحان کے ساتھ گزرتا تھا وہ یونیورسٹی آتی جاتی بھی اسی کے ساتھ ہی تھی۔

یونیورسٹی کے کچھ اسٹوڈنٹس نے بھی یہ بتایا تھا کے دانین یوسف اور روحان شاہ کا افیئر چل رہا تھا اور روحان نے سب کے سامنے اسے شادی کیلئے پرپوز کیا تھا اپنی برتھ ڈے پارٹی پر

لیکن روحان اس کو لے کر بہت زیادہ پوزیسسو تھا وہ کسی کو بھی اس کی تصویر نہیں بنانے دیتا تھا اور نہ خود بناتا تھا

جس کی وجہ سے عالم کو روحان کے موبائل میں اس کی کوئی فوٹو بھی نہیں ملی تھی روحان کے دوست عمر کی امی کا انتقال ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے گاؤں جا چکا تھا۔

لیکن فون پر روتے ہوئے اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے دوست کو انصاف ضرور دلایا جائے وہ ہر قدم پر عالم کے ساتھ رہے گا لیکن یہ کہا تھا کہ دانی کو نہ چھوڑیں دانی ہی اصل گناہ گار ہے اسی لڑکی کی وجہ سے آج کا دوست اس دنیا میں نہیں رہا

عمر اپنے دو دو دکھ سمبھل رہا تھا ایک طرف اس نے اپنی ماں کو کھو دیا تو دوسری طرف اس کا جان سے عزیز دوست دنیا چھوڑ کر چلا گیا عالم اس سے زیادہ دیر بات نہیں کر سکا۔

وہی یہاں آکر اب شہر کی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ دنیا کتنی مکار ہے معصوم سے دیکھنے والے چہرے اندر سے کتنے شیطان ہیں اس کی آنکھوں میں بار بار دانی کا چہرہ گھوم رہا تھا

یونیورسٹی میں ایک ہی لڑکی تھی جسکا نام دانین تھا اور اسی کو دانی کہا جاتا تھا۔اس کے علاوہ اور کوئی دانی یونیورسٹی میں موجود نہیں تھی۔یونیورسٹی کی انتظامیہ نے کچھ اسٹوڈنٹس کو بلا کر دانی کی نشاندہی بھی کر دی تھی سب نے یہی کہا تھا کہ دانین یوسف ہی وہ لڑکی ہے جس کا روحان شاہ سے افئیر تھا

اس کی آخری امید بھی ٹوٹ چکی تھی۔ایک ذرا سی امید جو اس کے اندر بچی تھی کہ ہو سکتا ہے اس کی نین وہ لڑکی نہ ہو۔لیکن اب کچھ نہیں بچا تھا اس نے یونی کے آفس میں بلائے ان سب لڑکوں سے پوچھا تھا ان سب کو تصویر دکھائی تھی سب کا یہی کہنا تھا کہ یہی وہ لڑکی ہے جس سے روحان محبت کرتا ہے

اور سب سے خاص بات بریرہ اس کے فون پر پیسے بھیجتی تھی۔ جو روحان اسے بیچنے کے لئے کہتا تھا

زمین کی جگمگاتی روشنیوں کو دیکھتے ہوئے اس نے اچانک آسمان کی جانب دیکھا تو اپنے آپ کو آسمان کی طرح ویران پایا

جیسی اندر کوئی جذبات نہ ہوں بالکل خالی پن اس کے اعصاب پر سوار ہو چکا تھا۔اس کی کیفیت بہت عجیب سی ہو رہی تھی

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر آسمان کو دیکھتے ہوئے اپنے جسم کا سارا زور لگا کر چلایا۔اور پھر چلاتا چلا گیا۔

نین عالم کی نہیں ہے

سنا تم نے تم عالم کی نین نہیں ہو۔۔

نہیں ہو تم میری

میں سلطان عالم شاہ تمہیں اپنی محبت سے برخاست کرتا ہوں۔

میں تمہیں یک طرفہ محبت سے آزاد کرتا ہوں

اس کی چلانے میں شدت پیدا ہو رہی تھی۔ وہ جتنی بار چلاتا اس کی آواز پچھلی بار سے زیادہ بلند ہوتی

https://www.zubinovelszone.com

نہیں ہے مجھے تم سے محبت

مجھے تم سے نفرت ہے دانین یوسف

مجھے نفرت ہے تم سے تم نہیں ہو میری محبت کے قابل تم صرف اور صرف نفرت کے قابل ہو

اور اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ عالم سلطان شاہ کی نفرت کیسی ہے

اب تمہیں پتہ چلے گا کہ کسی کے جذبات کے ساتھ کھیل کر اس کے دل توڑ کر اسے موت کے منہ میں پہنچا کر کیسا محسوس ہوتا ہے میں تمہارا جینا حرام کر دوں گا تم ایک ایک سانس کے لیے تڑپ ہو گی تم مجھ سے موت کی بھیک مانگو گی لیکن میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا

وہ اونچی اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہا تھا وہ جانتا تھا دانی کا فیصلہ کیا ہو گا کوئی بھی لڑکی خود اپنی مرضی سے موت کے منہ میں نہیں جائے گی لیکن زندگی تو یہاں بھی نہیں تھی

بس چند سانسوں کی امید تھی اس کے نکاح میں کر شاید وہ جی سکتی تھی لیکن یہاں بھی اس کے لیے زندگی نہیں بلکہ پل پل کی موت بھی اور یہ وہ اسے آنے والے وقت میں بتانے والا تھا

ooooo

وہ اپنے کمرے میں آ کر کافی پر سکون ہو چکی تھی

۔اس نے کافی آسانی سی یونیورسٹی کے ایک ٹیچر کو خرید لیا تھا۔اسے پانچ لاکھ کے اماؤنٹ سینڈ کر کے اس نے اپنا کام بہت آسانی سے نکلوالیا تھا

چند سٹوڈنٹس کو بیس بیس ہزار روپے دے کر عالم کے سامنے یہ جھوٹ بلوایا کے دانی ہی وہ لڑکی ہے جس سے روحا کے ساتھ دیکھا جاتا تھااور روحان نے اسی لڑکی کو شادی کیلیئے پرپوز کرتے ہوئے ایک بہت مہنگی انگوٹھی بھی پہنائی تھی

اور اسی لڑکی کو وہ مہنگے تحائف بھی دیتا تھا۔

یہاں تک کہ اکثر اسے شاپنگ پر لے کر جاتااور اس پوری یونیورسٹی میں دانین یوسف واحد لڑکی تھی جیسے دانی کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

اسے اس لڑکی پر ترس تو آرہا تھا لیکن وہ کیا کرتی اپنی جان بچانے کے لئے اسے کسی نہ کسی کے سر تو ڈالنا ہی تھااور ویسے بھی وہ کون سا اس کی سگی بہن تھی جو وہ اسے بچانے کی کوشش کرتی اور یہاں تو اگر اس کی سگی بہن ہوتی تو اس کو بھی پھسانے سے پیچھے ہٹتی یہ تو پھر ایک راہ چلتی مسافر تھی

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ لڑکی اس طرح اس کے کام آ جائے گی اگر اس لڑکی کا نمبر اس کے فون سے نہ ملتا تو اسے دانی کا نمبر دینا پڑتا اور اگر دانی کا نمبر ان لوگوں کے ہاتھ لگ جاتا تو سب کچھ باہر آ جاتا

اور پھر سب سے پہلے زایار اسے طلاق دے کر ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی سے نکال دیتا اور بریرہ ایسا نہیں کر سکتی تھی

اسی لئے تو اس وقت اس کے دماغ میں جو آیا اس نے بول دیا لیکن یہ لڑکی سچ میں اس کے لئے کافی فائدہ مند ثابت ہو رہی تھی اس کا نمبر آج اپنے فون میں رکھنے پر بے حد خوش تھی۔

ہاں اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کے اس قدم سے کسی کی زندگی برباد ہو رہی ہے۔ کسی کی آنکھوں سے خواب چھین رہے ہیں

کسی کو بے موت مارا جا رہا ہے

بنا کسی گناہ کے کسی کو سولی پر لٹکایا جا رہا ہے

ooooo

یہ تم کیا کہہ رہے ہو عالم۔۔۔؟

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا تم اپنی زندگی برباد کرنا چاہتے ہو۔ میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں۔

تراب نے جب سے اس کی بات سنی تھی تب سے اس کا دماغ آوٹ ہو رہا تھا۔

عالم اس لڑکی سے شادی کر رہا تھا۔ جس کے ساتھ سوائے نفرت کے اب اور کوئی رشتہ نہیں جڑ سکتا تھا۔

عالم کسی کی اترن نہیں لیتا تھا۔ بلکہ . وہ تو مارکیٹ سے کسی کا چھوا ہوا لباس اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا تھا

اور یہاں وہ دانین یوسف کو اپنانے کی بات کر رہا تھا۔ اس سے شادی کی بات کر رہا تھا

اور نہ صرف یہ بلکہ وہ گھر والوں کو بھی اپنا فیصلہ سنا آیا تھا کہ وہ روحان کی قاتل کو یہاں حویلی میں لا رہا ہے اور وہ لوگ خود اس سے اپنے بچے کی موت کا حساب لیں گے۔

اس نے کہا تھا کہ دانین کو سزا قانون نہیں بلکہ وہ لوگ دیں گے۔ جن کا بچہ جان سے گیا ہے اسے اس کے گناہ کی سزا ملے گی۔ دانین خود ان کو روحان کے اصل قاتل تک پہنچائے گی وہ اس کے ساتھ نکاح کر کے اسے یہاں لا رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اور حویلی والوں کو اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کی اجازت تھی سب نے اس کے فیصلے کو سراہا تھا لیکن تراب کو یہ سب قبول نہیں تھا وہ ایک اسی لڑکی کو عالم کی زندگی میں شامل نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

وہ اس لڑکی کو عالم کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔ یقیناً عالم کا محبت سے اعتبار اٹھ چکا تھا وہ انجانے میں ایک غلط لڑکی سے محبت کر بیٹھا تھا اور اب اس کو زندگی سے نکالنے کی بجائے وہ اسے اپنے زخموں کا نسور بنانا چاہتا تھا اور تراب ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا.

لیکن عالم نے اسے سمجھایا کہ یہ فیصلہ اس نے سوچ سمجھ کر کیا ہے اور اب وہ روحان کو انصاف دلانے کے لیے کچھ بھی کرے گا۔ صبح اس کا نکاح تھا اور اس کام میں حویلی کا کوئی انسان نہ تو خوش تھا اور نہ ہی شامل۔

وہ اس حویلی میں کس مقصد کے لیے لائی جا رہی تھی یہ سب نے یاد رکھنا تھا عالم نے بھی

○○○○○○

اسے نیند نہیں آ رہی تھی اور نہ ہی زایار ابھی تک کمرے میں آیا تھا کچھ ہی دنوں میں یہ شخص اس کے لیے اتنا اہم ہو گیا تھا کہ اس کے علاوہ اب وہ کچھ سوچتی ہی نہیں تھی

اس کا انتظار کرتے ہوئے وہ تھک گئی۔ جب کہ اسے کمرے میں جاتے دیکھ زایار نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی سونا مت میں ابھی آتا ہوں

اور وہ تب سے جاگتے ہوئے اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن اب تک اس کے آنے کے کہیں کوئی چانس نظر نہیں آرہے تھے

اس کے نہ آنے کی وجہ سے وہ منہ بناتی اس کی تلاش میں باہر نکلی

کیا دن آگئے ہیں شاہ جی اب بیوی کو اپنے میاں کو تلاش کرنے کے لیے جانا پڑتا ہے دوپٹہ ہاتھوں میں مروتی سیڑھیاں اترتی سامنے سے آتے زایار کو دیکھ چکی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوئی

اور حیا سے پلکیں جھکنے لگی کتنا بھرپور مرد تھا وہ

اس کے نصیب کا ستارا پورے آب وتاب کے ساتھ چمکتا تھا وہ کسی بھی لڑکی کی آنکھوں کا خواب ہو سکتا تھا

لیکن اللہ نے اسے اس کا نصیب بنایا تھا جس کے لیے وہ اس کی بہت شکر گزار تھی

وہ خود کو کبھی اتنا خوش قسمت نہیں سمجھتی تھی کے اپنے لیے زایار جیسے شخص کا خواب سجاتی۔

لیکن وہ سچ میں خوابوں کی حقیقت بن کر اس کی زندگی میں شامل ہوا تھا جیسے کسی کہانی میں کوئی پری اپنے خوابوں کا شہزادہ دیکھتی ہے اور پھر کہانی کے اینڈ پر وہ اس کا ہو جاتا ہے

ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اچانک بریرا دوسرے کمرے سے نکلتے ہوئے اس کی جانب آئی اس کی پکار پر وہ رک گیا تھا
اور بنا اس کی طرف دیکھے بریرہ کے ساتھ اس کے کمرے کی جانب چلا گیا۔

نہ جانے کیوں یہ منظر اس کی آنکھوں میں بہت زیادہ چبھنے لگا تھا وہ تنگ دل نہیں لیکن زایار کی محبتوں نے اسے ایسا بنا دیا تھا وہ بریرہ کی ذات اور اس سے جڑا اپنا رشتہ بھلا چکی تھی

زایار اسے اپنے علاوہ کسی اور کو یاد رکھنے کی اجازت ہی کہاں دیتا تھا
کتنی دیر تک وہ وہیں کھڑی اس بند کمرے کے دروازے کو دیکھتی رہی۔اس کے دل میں ویرانی چھا گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

۔وقت بڑھتا چلا جا رہا تھا اور زایار کمرے سے نکلا نہیں تھا۔اس کے دل پر اوس گرنے لگی تھی وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی

وہ کمرے میں آکر اپنے دل کو سمجھانے لگی کہ اس کی سوچ غلط ہے وہ اس کا ہونے سے پہلے کسی اور کا ہے بریرہ کے ساتھ اس کا وہی رشتہ ہے جو اس کا ہے وہ بریرا کا بھی شوہر ہے وہ بھی اس پر اتنا ہی حق رکھتی ہے جتنا کہ پازیب

لیکن اس کا دل اس بات کو قبول کیوں نہیں کر رہا تھا
وہ اپنے دل کو سمجھا رہی تھی کہ وہ اس گھر میں زایار کی بیوی بعد میں بریرا کی سوتن بن کر پہلے آئی ہے۔اور یہ حقیقت کبھی بدل نہیں سکتی

اگر بریرہ سات سال کے رشتے کے بعد بھی اسے سوتن کے طور پر قبول کرنے کو تیار ہے تو اس کا دل اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے تیار کیوں نہیں ہو رہا۔کیوں اس کی ویرانیاں بھرنے لگی تھی اس کا دل تڑپ رہا تھا

اس کا دل جیسے رکنے لگا تھا بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر آجاتا جب وہ اس کے سامنے سے اس کے شوہر کو لے گئی

https://www.zubinovelszone.com

وہ بھی اپنے دل کو بڑا کرنا چاہتی تھی اب میں آپ کو بریرہ کی طرح مضبوط ثابت کرنا چاہتی تھی لیکن وہ نہیں کر پا رہی تھی وہ خود غرض نہیں بننا چاہتی تھی

لیکن اس شخص کی محبت اسے خود غرض کر رہی تھی۔اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس شخص کو کہیں خود میں چھپا لے جہاں بریرہ کبھی بھی پہنچ نہ پائے

آج پہلی بار وہ پازیب نہیں بلکہ بریرہ کی سوتن کر سوچ رہی تھی لیکن وہ یہ سب کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی اپنے دل کو سمجھاتے سمجھاتے اس کے سر میں درد ہونے لگا

اسے لگا جیسے اندر کہیں اس کی روح بے چینی سے تڑپ رہی ہو وہ گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگی۔ جیسے اس کے علاوہ اب اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہو۔

ooooo

وہ کمرے میں آیا تو پازیب کو سوتے ہوئے دیکھا۔

اس کے بال اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے تھے وہ مسکراتے ہوئے اس کے بالکل پاس آیا اور اس کے چہرے پر پھونک مارتے ہوئے اس کے بال پیچھے کیے

https://www.zubinovelszone.com

اس کی اس حرکت پر پازیب نے آنکھیں میچ لی لیکن کھولی نہیں زایار کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔

زایار نے اسے کمرے میں یہ بول کر بھیجا تھا کہ سونا نہیں میں تھوڑی دیر میں آرہا ہوں لیکن کمرے میں ہوئے بریرہ نے اسے بھلا لیا وہ چاہتی تھی کہ جب تک وہ لوگ ہنی مون سے واپس آتے ہیں ہادی کو اپنے پاس رکھ لے

لیکن زایار نے صاف الفاظ میں اسے منع کر دیا
وہ شادی پر کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا تھا اسی لئے وہ ہادی کو پہلے ہی ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن امی نے منع کر دیا

اور کہا کہ وہ ہادی کا خیال رکھیں گیں لیکن اسے ہادی کو ساتھ لے کر نہیں جانا چاہیے کیونکہ زایار کے اس وقت پر صرف اور صرف پازیب کا حق ہے ان کی بات کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا

اسی لیے وہ ہادی اپنی ماں کے پاس چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا

اس عورت پر تو اسے رتی برابر بھروسہ نہیں تھا اسی لیے اسے صاف لفظوں میں بتادیا کہ ہادی کہاں اور کس کے ساتھ رہے گا

اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتادیا تھا کہ وہ اپنی امی کو منع کر چکا ہے یہ سوچ اپنے دماغ سے نکال دے کہ وہ ہادی کے پاس بھی جاسکتی ہے۔اور اگر وہ ہادی کے پاس جائے گی یا اس سے بات کرے گی تو سب کے سامنے وہ اسے اکیلے میں ہادی سے ملنے کی اجازت نہیں دیتا تھا

بریرہ نے کافی دیر اس سے بحث کی لیکن نتیجہ وہی نکلا جو زقیار نکالنا چاہتا تھا اور پھر اسے چھوڑ کر وہ صفدر چاچو کے کمرے میں آگیا صفدر چاچو کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی انکا شوگر چیک کرنے کے بعد وہ کتنی ہی دیر ہی کے پاس بیٹھا باتیں کرتا رہا۔

اور اب انہیں آرام کرنے کا کہتے ہوئے اپنے کمرے میں آیا تو یہ اس کی بیوی اس کی نیندیں حرام کر کے آرام فرمارہی تھی

اور اب اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا وہ جاگنے کے باوجود بھی وہ آنکھیں نہیں کھول رہی تھی زایار کے سامنے کسی کی اس طرح کی حرکت کرنے کی اوقات تو نہ تھی لیکن اس کے معاملے میں نہ جانے قسے کیا ہو گیا تھا

وہ جو ہر انسان کو لمٹ میں رکھتا تھا پازیب کے معاملے میں سب کچھ الگ ہو گیا تھا وہ اس کے معاملے میں ایک الگ انسان بن چکا تھا

اسے پازیب کی کسی حرکت پر غصہ نہیں آتا تھا۔ وہ اتنے وقت میں سمجھ گیا تھا کہ پازیب فی الحال زندگی کے داؤ پیچ سمجھ نہیں پا رہی اس کے ساتھ کون مخلص ہے اور کون اس کے ساتھ کھیل رہا ہے یہ سب کچھ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

لیکن ان سب چیزوں کو سمجھنے کے لئے زایار تھا وہ پازیب پر کسی بھی قسم کا بوجھ نہیں ڈال سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ پازیب پر آنے والی ہر مصیبت کا سامنا وہ خود کرے گا جب تک وہ خود اپنے اوپر آنے والی مشکلوں کا سامنا کرنے کے قابل نہیں ہوتی

اس نے پازیب کو دو تین بار جگانے کی کوشش کی لیکن وہ شاید آج اس سے ضد بندھے ہوئے تھی

تنگ آ کر وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنی دسترس میں لے کر اس پر ظلم ڈھانے لگا

اسے لگا تھا کہ اس کی پکار پر اگر وہ جاگے گی نہیں تو وہ خود ہی پیچھے ہٹ جائے گا۔ لیکن نہیں اس معاملے میں زایار شاید کسی کی نہیں سنتا تھا سوائے اپنے دل کے

پازیب کو مجبور ہو کر اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے اسے پیچھے کرنا پڑا لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر بیڈ سے لگا کر اس کی کوشش کو ناکام بنا چکا تھا

اور اب وہ اس پر پوری طرح قابض ہوتے ہوئے اسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا
اس کے لبوں کو آزاد چھوڑ کر وہ اس کی گردن کی طرف جھکا جب اچانک کچھ یاد آنے پر اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

اس نے ہادی کے بارے میں بات کرنے کے لئے مجھے کمرے میں بلایا تھا۔ بحث لمبی ہو گئی اسی لیے کمرے میں وقت لگ گیا میں ہادی کو اس کے پاس چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا لیکن مجھے پتا ہے تمہارے اس دماغ نے اس بات پر بھی اپنی کہانی بنا لی ہو گی

خیر زیادہ سوچا مت کرو وہ بے حد آسان لفظوں میں اسے سمجھاتا اسے خود میں سمیٹ چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

پازیب بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس کی پناہوں میں اس کے سارے الفاظ بے بس ہو گئے کل صبح دس بجے کے ان کی فلائٹ تھی اور اس وقت زایار کسی ظالم دیو کی طرح اس پر جھکا اس کی نیند کا دشمن بنا ہوا تھا

وہ جانتی تھی کہ وہ مزاحمت نہیں کر سکتی اور نہ ہی وہ شخص اسے کسی بھی قسم کے احتجاج کی اجازت دیتا ہے۔اسی لئے تو اس کے حصار میں پڑی وہ خاموشی سے اس کی من مانیاں برداشت کر رہی تھی

oooo

oooo

چاچا کی آنکھیں نم ہو رہی تھی وہ بے آواز کتنی دیر سے روئے جا رہے تھے جبکہ چاچی کا تو منہ اب بھی بند نہ ہوا تھا انہیں جب بھی موقع ملتا وہ دانین کو سنانے لگتی

ارے منحوس اتنے عاشقوں کو لائن پہ لگا کر اب بیٹھی روئے جا رہی ہے چاچی کی تیز زبان پھر چلی چاچا کا بس نہیں چل رہا تھا کچھ کر دیں اسے

یہ کیسی مصیبت ان پر ٹوٹی تھی یہ کیا ہو رہا تھا ان کے ساتھ انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا تھا جو وہ آدمی ان کا دشمن بن گیا تھا

ارے اب بس کرو کیوں منحوسیت پھیلا رہے ہو کوئی ظلم نہیں ہو رہا تمہاری بھتیجی کے ساتھ شکر کرو کہ پھانسی نہیں چڑایا ان لوگوں نے اپنے ہی کارناموں کا کاٹے گی چاچی باہر آتے ہوئے اتنے بے رحمانہ انداز میں بولی کی دانی کا دل چاہا کے پوچھے ان سے کہ ایسی کون سے اس کی حرکت دیکھ لی کہ وہ اس کے کردار پر یوں کیچڑ اچھال رہی ہیں لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اب اس میں کوئی سوال کرنے کی ہمت بھی نہ رہی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں اندھیرے میں ڈھلتی اس رات کا حصہ بنے ہوئی تھی کہ جب کسی نے دروازہ بجایا اور اگلے ہی لمحے وہی شخص اندر داخل ہوا دانین کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔اس نے ایک نظر اس شخص کے چہرے کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں کچھ عجیب سا تھا۔یہ نظر وہ تو نہ تھی جو اس نے یونی میں دیکھی تھی۔

فیصلہ تو فون پر سنا ہی دیا تھا اب تو صرف سزا ہونی تھی چاچو نے تو کہا تھا کہ وہ الزام اپنے سر پر لے لیں گے لیکن اس طرح کسی خاندان کے حوالے نہیں کریں گے

چاہے جو بھی ہو جائے وہ دانین کی زندگی برباد نہیں ہونے دیں گے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی وہ خود غرض نہیں بن سکتی تھی اگر وہ اپنی زندگی کا سوچتی تو چاچی کی تین بیٹیوں کی زندگی کا کیا ہوتا

وہ جان بوجھ کر ان کی ہنستی کھیلتی زندگی اندھیرے میں نہیں دھکیل سکتی تھی اسی لئے تو عالم جو نمبر ٹیبل پر رکھ کر گیا تھا اسی پر فون کر کے چاچی نے کہہ دیا تھا کہ نکاح کی رسم ادا کرنے آ جائیں

چاچو اسے دیکھتے ہی ایک بار پھر سے بے بسی سے رونے لگے وہ چاہ کر بھی دانی کے لیے کچھ نہیں کر پا رہے تھے ان میں اتنی ہمت تھی ہی نہیں کہ وہ عالم سلطان شاہ کا مقابلہ کر پاتے۔

چاچی نے تو بس یہ کہا تھا کہ شکر کرو نکاح کر کے لے کے جا رہا ہے اگر اٹھا کر بھی لے جاتا تو ہم کیا کر سکتے تھے اس کے ساتھ ایک آدمی اسی کے نقوش سے میل کھاتا تھا جبکہ باقی سب لوگ اس کے آفس کے شاید ور کر تھے

مولوی وہ ساتھ لے کر آیا تھا۔بس ان کے آتے ہی نکاح کی رسم شروع ہو گئی تھی وہ سادہ سے سوٹ میں خاموشی سے نکاح نامے پر سائن کرتی اس نکاح کو قبول کر چکی تھی اس نکاح کو قبول کرنا اس کی مجبوری تھی

نکاح کی عظمت وہ اچھے سے سمجھتی تھی۔یہ وہ رشتہ تھا جس کو مکمل مندی سے قبول نہ کرنے پر اللہ اور اس کے رسول ناراض ہوتے تھے اور اگر اس رشتے کو دل سے قبول نہ کیا جائے تو نکاح جائز نہیں ہوتا

https://www.zubinovelszone.com

اور وہ خود کو کسی ناجائز بندھن میں نہیں باندھ سکتی تھی اس نے اپنے دل کی تمام تر رضامندی سے نکاح نامے پر سائن کیے اور مولوی کے ہر بار پوچھنے پر پر سکون ہو کر قبول ہے بول دیا رسم ختم ہوئی وہ چاچا کے سینے سے لگا کر ایک بار پھر سے رونے لگی۔

نکاح کے بعد اس نے مولوی اور باقی سب لوگوں کو اشارہ کیا وہ آہستہ آہستہ وہاں سے نکلتے چلے گئے جب اسے عالم کی آواز سنائی دی

رولو جتنا رونا ہے رولو کیوں کہ آج کے بعد تمہیں رونے کے لئے یہ کندھا میسر نہیں ہو گا بلکہ تمہیں وہاں کچھ بھی میسر نہیں ہو گا نہ کوئی کندھا اور نہ ہی کوئی آنسو پونچنے والا

اسی لیے جتنے بھی آنسو بہانے ہیں یہاں بہالو کیوں کہ حویلی میں تمہیں اتنے آنسو ملیں گے کہ تمہاری آنکھیں بھی آنسو بہانے سے انکاری ہو جائیں گیں
وہ بے حد سفاکی سے بول رہا تھا۔تراب نے ایک نظر اس کے لہجے پر غور کی تھی اس نے پہلے بار عالم کو کسی کے ساتھ اس طرح سے پیش آتے دیکھا تھا

وہ تو دشمنوں کا دل بھی مسکرا کر جلاتا تھا اور وہ یہاں اپنی ہی محبت کے ساتھ اس طرح سے کر رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

بھلا اپنی محبت کے ساتھ کوئی یوں کر سکتا ہے اس کا دل سوال کر رہا تھا۔

لیکن پھر جواب ملتا کہ وہ اس کی محبت نہیں ہے بلکہ روحان کی زندگی کا اندھیرا ہے

میں نہیں جانتی کہ میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے کہ آپ میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہیں لیکن مجھے پتہ ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور میرا خدا آپ کی آنکھوں پر باندھا ہوا یہ پردہ ضرور ہٹائے گا اس کے اشارے پر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی عالم کوئی لمبا سین نہیں چاہتا تھا اسی لئے وہ بھی تراب کو اشارہ کرتا چلنے کے لئے تیار تھا لیکن وہ خاموش نہیں ہوئی

آپ نے۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ ظلم کیا۔۔۔ ہے لیکن۔۔۔ آپ خود بھی۔۔۔۔

مکافات عمل کے۔۔۔ لیے بھی تیار۔۔۔ رہیے گا آج آپ۔۔۔ کسی کی بیٹی کی

۔۔۔۔ مجبوری کا فائدہ اٹھا رہے۔۔۔ ہیں کل کوئی۔۔۔ آپ کی بیٹی کی مجبوری۔۔۔۔۔

۔۔۔ چٹاخ۔۔۔۔۔ تم میری بیٹی کو بد دعا دو گی تمہاری یہ ہمت کہ خود کو میری بیٹی کے ساتھ جوڑو گی میری بیٹی کم از کم تمہارے طرح جگہ جگہ منہ نہیں مارے گی۔ میری بیٹی تمہاری طرح کسی کے بستر کی زینت نہیں بنے گی وہ اس پر ہاتھ اٹھا تھا اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ ایک ہی پل میں دانین دور زمین پر جا گری تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس کا یہ تھپڑ پچھلے تھپڑ کی طرح ہلکا ہر گز نہیں تھا اس کے معصوم چہرے پر عالم کے ہاتھ کے نشان بن چکے تھے

چاچا تو اس کی حالت دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف بڑھتے چاچی نے انہیں پیچھے کر لیا۔
دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔اب وہ اس کی بیوی ہے مارے یا قتل کر دے تمہیں کوئی حق نہیں بیچ میں بولنے کا پیچھے ہٹو

شاہ صاحب آپ اپنی بیوی کو لے جائیں محلے والے تماشا بنائیں گے ہم نے تو بس لوگوں کو بتا دیا تھا کہ آج سادگی سے نکاح ہو رہا ہے باقی ہم نے یہ قصہ بدنامی کے ڈر سے دبا دیا اور کسی کو بھی نکاح میں نہیں بلایا بس اب آپ ہماری بھی تھوڑی عزت کا خیال کریں اور اس بدذات ماں کی بدذات بیٹی کو لے جائیں یہاں سے

ہائے میرے تو نصیب ہی پھوٹ گئے ہیں اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ ایسی نکلے گی تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی جان لے لیتی اللہ جنت نصیب کرے اس معصوم کو جس کی یہ جان لے بیٹھی ہے چاچی نفرت اور حقارت سے کہتی ایک ہی لمحے میں دانین کا بازو پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے عالم کی طرف پھینک چکی تھیں جیسے وہ کوئی ان کی گھر کا فالتو چیز ہو غیروں سے کیا گلہ جب اپنے ہی ایسے تھے

https://www.zubinovelszone.com

اسے پتہ تھا چاچی اسے ناپسند کرتیں ہیں لیکن وہ اس سے اتنی نفرت کرتیں ہیں یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

میں نے۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔۔کیا چاچی۔۔۔۔۔یہ آدمی۔۔۔۔مجھ پر جھوٹا۔۔۔الزام لگا رہا ہے۔۔۔۔وہ کسی کو اپنی صفائی نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ اس کا خدا جانتا تھا کہ وہ بے گناہ ہے لیکن اس عورت کو اس کی نفرتوں کے ساتھ قبول کر کے اسے اپنی ماں مانا تھا وہ اس پر اس طرح کے الزام لگا رہی تھی تو وہ کیسے برداشت کرتی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتے تھے اچانک لوہے کا وہ چھوٹا سا دروازہ کھلا اور اقصی اس کی جان سے زیادہ عزیز سہیلی آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھ رہی تھی اسے رونے کے لئے کندھا مل گیا وہ تیزی سے اس کے پاس آئی اور اس کے گلے سے لگ کر رونے لگی اقصیٰ خاموشی سے اس کے روتے ہوئے وجود کو سنبھال رہی تھی عالم یہ سب دیکھ کافی زیادہ بے زار ہو چکا تھا وہ تو اس کا ہاتھ تھام کر اسے لے کر جانے والا تھا لیکن تراب نے اسے روک دیا

تراب میں کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ اب وہ کبھی واپس نہ آ سکے چند پل ہی سہی لیکن اسے اپنی فیملی کے ساتھ وقت گزارنے دو عالم کو تراب پر حیرت ہوئی تھی اسے تو کسی بے گناہ پر ترس نہیں آتا

تھااور یہاں وہ اس لڑکی کی ہمدردی کر رہا تھا نہ جانے کیوں لیکن تراب اپنے دل کو بہت سمجھانے کے باوجود بھی اس لڑکی کو گناہگار ماننے کو تیار نہیں تھا

اقصی تم ت۔۔۔۔۔تو جانتی ہو۔۔۔۔۔نا میں بے۔۔۔گ گناہ ہوں۔۔۔۔۔میں نے ۔۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔کیا تم نے۔۔۔۔تو زندگی کے کہیں۔۔۔۔سال میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔ساتھ۔ گزارے ہیں تم۔۔۔۔۔۔چاچی کو بتاؤ میں۔۔۔۔۔۔بے گناہ ۔۔۔۔ہوں بتاؤ اس۔۔۔۔۔آدمی کو کہ میں نے۔۔۔۔۔۔کچھ نہیں کیا۔۔۔۔تم میری گواہ ہو یہ لوگ جس۔۔۔۔۔۔پر یقین نہیں۔۔۔۔کرتے لیکن۔۔۔۔۔۔قرآن پر تو یقین کریں۔۔۔۔۔۔گے تم قرآن پہ ہاتھ رکھ۔۔۔۔۔۔کے قسم کھاؤ۔۔۔۔۔کہ میں۔۔۔۔بے گناہ۔۔۔ہوں۔۔وہ زبردستی اس کمرے میں لے جارہے تھے جہاں انہوں نے قرآن رکھا ہوا تھا

میں اتنی بڑی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتی دانی اپنے گناہ کو قبول کر لو اس کے کمرے کی جانب بڑھتے قدم اقصی کی آواز پر بے جان ہو گئے تھے
یہ۔۔۔یہ۔۔۔۔کیا بببب بک۔۔۔بکواس کر۔۔۔۔۔۔رہی ہو تم۔۔۔؟ وی اقصیٰ کو پیچھے دھکیلتی چلاتے ہوئے بولی تھی

تو کیا اس شخص نے اس کی واحد گواہ کو بھی خرید لیا تھا۔ کیا اس کی دوست بھی چھین لی

دانی تمہارا نکاح ہو چکا ہے یہ شخص تمہارا شوہر ہے میں تمہارے لیے دعا کروں گی کہ تمہاری زندگی میں کوئی مشکل نہ آئے لیکن تم نے جو روحان کے ساتھ کیا وہ غلط تھا اب روحان زندہ نہیں ہے تو تمہاری وجہ سے وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ انداز ایسا تھا کہ اس کا مقصد صرف عالم کو سنانا ہو۔جب کہ اس کی باتیں سنتے ہوئے عالم غصے سے مٹھیاں بھینچے ہوئے تھا جیسے اب یہ سب کچھ اس کی برداشت سے بھی باہر ہو

تم کیوں۔۔۔۔۔۔کیوں بول رہی۔۔۔ہو۔۔۔۔ج۔۔۔جھو۔۔۔۔۔۔جھوٹ۔۔۔۔تم میرے۔۔۔۔۔۔ساتھ ایسا۔۔۔۔۔کیوں کر۔۔۔۔۔۔تم تو میری بچپن۔۔۔۔۔۔کی سہیلی ۔۔۔۔می۔۔۔میر۔۔۔ی۔۔۔دوست۔۔۔۔ہو تم کیوں سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔۔میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔تم تو میری زندگی۔۔۔۔۔کی ایک ایک بات سے و۔۔۔۔۔واقف ہو میرے۔۔۔۔۔ایک لمحے۔۔۔۔۔۔۔سے واقف ہو۔۔۔۔۔تم کیوں لگا رہی۔۔۔۔۔۔۔۔رہی۔ ہو مجھ۔۔۔۔۔ایسا غلیظ الزام اقصیٰ۔۔۔۔میں تمہارے سامنے ہ۔۔۔ہاتھ جوڑ۔ت۔۔تی ہوں ۔۔۔۔۔۔سچ بیان کردو

مجھے صرف تمہارا۔۔۔۔۔ہی سہارا ہے۔۔۔تم بس ایک بار۔۔۔۔۔قرآن پہ ہاتھ۔۔۔۔۔۔رکھ کر کہہ دو کہ میں۔۔۔۔۔۔بے گناہ ہوں۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔نہیں پرواکہ۔۔۔۔۔یہ۔مجھے بے گناہ مانتا

ہے یا نہیں مانتا لیک۔۔۔ لیکن تم میرے۔۔۔۔۔۔ ساتھ ایسا۔۔۔۔ مت کرو۔۔! ت۔ ۔۔۔ کرو۔۔۔ پلیز۔۔ مت۔۔۔ کرو۔ وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بول رہی تھی جب اچانک اقصیٰ نے اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔

مجھے معاف کر دینا دانی میں بہت مجبور ہوں میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں تھا اور اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولی جب اچانک کسی نے اسے کھینچا۔
وہ بے یقینی سے اپنی جان سے عزیز سہیلی کو دیکھ رہی تھی جبکہ عالم اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا عجیب رخصتی کا منظر تھا چاچا وہیں زمین پر بیٹھ کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے ان کے ساتھ ہی ان کی تینوں بچیوں بھی ان کے آگے پیچھے جمع رو رہی تھی جب کہ اقصیٰ سے تو اپنے ہی پیروں پر کھڑے رہنا مشکل ہو گیا

وہی چاچو کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر گھٹنوں میں منہ دیے رونے بیشک کوئی دشمنوں کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا جو اس نے اپنی سہیلی کے ساتھ کیا تھا۔

گاڑی میں مسلسل سسکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی۔ وہ بے حسی سے بیٹھا گاڑی چلا رہا تھا۔ جبکہ تراب کو بھی ان آوازوں سے کافی زیادہ ڈسٹربنس ہو رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

تراب اسے سنبھالنا چاہتا تھا اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔لیکن وہ تو اس وقت اتنا ظالم بنا ہوا تھا کہ اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔اپنی بھی نہیں

اسے اس چیز سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا کہ ان دونوں کے علاوہ گاڑی میں تیسرا وجود بھی ہے کیونکہ یہ وجود اب اس کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا وہ روئے تڑپے یا مر جائے عالم سلطان شاہ کے دل میں اب اس کے لئے کچھ نہیں تھا

جبکہ پیچھے بیٹھی لڑکی تو اپنی قسمت کا رونا رو رہی تھی۔ساری زندگی صرف ایک دوست پر بھروسہ کیا اور مشکل پڑنے پر اس نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا تھا

۔اس کے دماغ میں صرف اور صرف اقصی کی باتیں گونج رہی تھی۔اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کی جان سے عزیز سہیلی اس کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے

اس نے تو کبھی بھی اس کا برا نہیں چاہا تھا ہر برے وقت میں اس کا ساتھ دیا تھا پھر ایسا کیا ہو گیا کہ وہ اسی کی دشمن بن گئی۔کیوں کیا اس نے ایسا۔۔۔؟

کتنے کم لوگ تھے اس کی زندگی میں جن پر وہ بھروسا کر سکتی تھی اقصیٰ ان میں سے ایک تھی اور اسی نے اسے اتنا بڑا دھوکا دیا

اسے تکلیف اُسکے جھوٹ بولنے پر نہیں بلکہ اس کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی وجہ سے ہوئی تھی

اسے یقین تھا وہ مجبور ہو گی ضرور وہ بھی اسی کی طرح کسی مصبت میں ہو گی ورنہ وہ اس کے ساتھ ایسا کبھی نہ کرتی لیکن جو داغ اس کی دامن پر اس کی وجہ سے لگا تھا اسے بھلانا اب دانی کے لیے آسان نہیں تھا

شاید اب وہ اسے کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی۔اقصی کے لیے اس کے دل میں جو محبت تھی وہ کبھی ختم تو نہیں ہو سکتی تھی ہاں لیکن دوستی پر اعتبار اٹھ چکا تھا۔اب شاید زندگی میں وہ کسی دوست پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی

آج اس کی دوست نے اسے اس انداز میں توڑا تھا کہ اس کے پاس بے داغ دامن تک نہیں تھا جس سے وہ اپنے آنسو صاف کر پاتی۔وہ اب رونا نہیں چاہتی تھی کہ قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا اب نہ

جانے اس کی زندگی میں کیا کیا ہونے والا تھا لیکن شاید اب بھی اس کے جذبات زندہ تھے تبھی تو آنسو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے

اسے اس شخص سے عجیب سی نفرت ہو رہی تھی۔ تو کیا یہ سب کچھ وہ اس بے عزتی کے لئے کر رہا ہے جو اس نے پوری یونیورسٹی کے سامنے کی تھی

کیا روحان کی ذات کے ساتھ جوڑی یہ کہانی سچی تھی۔ اگر سچ میں اس کے بھائی کا قتل ہوا تھا تو ہر کوئی اس کے خلاف کیوں گواہی دے رہا تھا آخر اس نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔

آخر کس نے اس کے خلاف یہ کھیل کھیلا تھا کیوں اسے اس روحان نامی شخص کے ساتھ جوڑا جا رہا تھا کتنے ہی سوال اس کے دماغ میں گھوم رہے تھے۔ رات کے اندھیرے سے اب صبح کا اجالا آہستہ آہستہ پھیلنے لگا تھا

۔گاڑی کچی سڑکوں کی طرف رواں دواں تھی۔ یقیناً یہ کوئی گاؤں تھا جہاں اس کے ناکردہ گناہ کی سزا اسے ملنے والی تھی۔

گاڑی کے شیشے سے سر ٹکا کر وہ آہستہ سے اپنی آنکھیں موند گئی جب اچانک دھکا لگنے پر گاڑی رکی

تراب تو خاموشی سے گاڑی سے نکل کر اندر چلا گیا۔ جبکہ عالم وہیں بیٹھا ہوا تھا۔

آؤ لڑکی تمہاری سزا کا وقت شروع ہوا ہے۔اس کی سائیڈ سے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ سرد انداز میں بولا۔

دانین نے بس ایک نظر اس شخص کو دیکھا تھا۔جو گاڑی کا دروازہ کھلے اسی کا منتظر تھا دانین نے ایک نظر سامنے عالیشان حویلی کو دیکھا اور پھر سر جھکا گئی۔

جب کہ اس کے حکم کے باوجود بھی گاڑی سے نہ نکلنے پر عالم نے ایک ہی پل میں اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسیٹ کر باہر کھینچا۔اگلے ہی لمحے وہ زمین پر پڑی تھی

اس کے دونوں ہاتھوں پر انتہا کی چوٹ لگی تھی یہاں تک کہ بازو کی کنیوں سے اس کی آستین پھٹ گئی۔

https://www.zubinovelszone.com

اپنے ہاتھوں کی تکلیف کو محسوس کرتے اس نے اپنے کنی پر اپنا ہاتھ رکھا لیکن اس سے پہلے ہی عالم اسے بازو سے پکڑتا بنا اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے ایک ہاتھ سے سیدھا کرتا گھسٹتے ہوئے حویلی کے اندر لے جانے لگا۔

ماربل کے فرش پر وہ بے جان سی شے کی طرح اس کے ساتھ گھسیٹتی چلی جا رہی تھی۔ حویلی کی چوکھٹ پر موجود تین سیڑھیوں پر لگنے والے جھٹکوں نے اس کے پورے جسم پر درد کی لہر دوڑا دی تھی۔

وہ درد سے کراہ اٹھی۔ لیکن یہاں پرواکیسے تھی۔ وہ عالم جو اس سے محبت کرتا تھا جو اس کے لیے کل تک کچھ بھی کرنے کو تیار تھا آج اس سے کہیں زیادہ نفرت کرتا تھا اور اس کی نفرت اس بات کی گواہ تھی۔ کہ وہ اسے یہاں صرف اور صرف تکلیف دینے کے لیے لایا تھا

اسے کوئی پروا نہیں تھی کہ یوں گھسیٹتے ہوئے اسے کتنی تکلیف ہو رہی ہے اس کے بازو سے بہتا خون اسے کس اذیت سے دوچار کر رہا ہے۔ اس کے بازو کو تھامتے ہوئے وہ اس کا بخار میں دہکتا بدن محسوس کر چکا تھا

لیکن وہ اس کی پرواہ کیوں کرتا وہ اس کی محبت نہیں تھی

وہ اس کی نفرت تھی اس کے بھائی کی قاتل تھی ان کے خاندان کی وارث کی قاتل۔ آج اس کی وجہ سے وہ شخص مر گیا تھا

۔ جیسے اس حویلی میں لا کر وہ اپنے دادا کو ان کے تیسرے وارث کی خوشی دینا چاہتا تھا۔ جنہیں وہ اس خوشی سے ملانا چاہتا تھا جس کا انتظار وہ 18 سال سے کر رہے تھے

اس نے اسے لا کر حویلی کے بیچوں بیچ پھینکا تھا۔ وہ دوسرا آدمی جوان کے ساتھ یہاں تک آیا تھا اس کے علاوہ یہاں بہت سارے لوگ موجود تھے۔

کسی ایک کی نظر میں بھی وہ اپنے لئے ترس یا ہمدردی محسوس نہیں کر رہی تھی۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ ان سب لوگوں کو بتائے گی کہ وہ بے گناہ ہے شاید کوئی اس پر یقین کر لے جب اسے عالم کی آواز سنائی دی

یہ رہی آپ لوگوں کی گناہ گار۔ لے لیں بدلہ اپنے بیٹے کی موت کا۔ یہ اپنی آخری سانس تک اسی حویلی میں رہے گی۔ اور مر گئی تو اسے اس کے چچا کے در پر پھینک آؤنگا۔ وہ ایک نفرت سے بھرپور نظر اس پر ڈالتا خاموشی سیڑھیاں چڑھ گیا

وہ ویران نظروں سے اسے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب اچانک کسی نے اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔

اس کا بے جان وجود لمحے میں زمین پر ڈھیر ہو گیا تھا۔وہ خالی خالی نظروں سے سب کو دیکھتے ہوئے اپنی طرف بھرتی عورت کو دیکھ رہی تھی

○○○○○

اپنے کمرے کی لائٹ آن کیے بغیر وہ اپنے بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔بیڈ پر سگریٹ ٹٹول کر اس نے شولا سلگایا۔اور اپنے دل کا وہ غبار وہ دھواں میں کی صورت باہر نکالنے لگا

عجیب سی وحشت چھائی ہوئی تھی وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو بار بار اسے بے چین کر رہے تھے

اس کا دل یہ بات سمجھنے کو راضی نہیں تھا کہ وہ شکل سے بے حد معصوم سی دیکھنے والی لڑکی اصل میں ایک مکار فریبی اور دھکے باز ہے۔

اس نے آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی تو اس کا دل قرب سے چلا اٹھا۔اس کا دل چیخ چیخ کر گواہیاں دے رہا تھا کے دانین یوسف عالم سلطان شاہ کے دل کی گہرائی تک جا چکی ہے اور اب اسے یہاں سے نکالنا ناممکن ہے

اس کا دل اس کی محبت کی ناکامی پر خون کے آنسو رو رہا تھا۔اور اس دل کی خالی دیواریں دانین یوسف کے نام پر محبت کا اعلان کر رہی تھی۔وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کے سلطان عالم شاہ تمہیں محبت ہے

تمہیں محبت ہے اس سے چاہے انکار کر لو یا چاہے اس دل کو نکال کر پھینک دو اب یہ محبت کم نہیں ہو گی دانین یوسف اس دل سے کبھی نہیں نکل سکتی بے شک اس دل کو نکال کر چیڑ کر پھینک دو۔تب بھی آخری سانس تک اب یہ صرف اور صرف دانین یوسف کے نام پر دھڑکے گا

نہیں۔۔۔نہیں ہے مجھے اس سے محبت۔۔۔میں نہیں کرتا محبت اس سے۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔اس کا دل بغاوت پر اتر آیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ چلا چلا کر خود کو یقین دلانے لگا۔ لیکن اس کا دل اس کے حال سے باخبر تھا۔ وہ اپنے اندر کا حال خود میں چھپے عالم سلطان شاہ سے چھپا نہیں سکتا تھا۔

اسی لیے تو خود سے لڑنے لگا تھا۔ وہ آئینے کے سامنے رک کر اپنی آنکھوں میں دیکھنے لگا اسے اپنی ہی نظروں میں دانین کے لیے بے پناہ محبت نظر آئی۔ اس نے غصے سے ڈریسنگ ٹیبل پر موجود ہر چیز کر زمین پر پھینک دیا

اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے دل سے کس طرح لڑے اس پاگل کو کیسے یقین دلائے کہ وہ اس کی محبت کے قابل نہیں ہے۔ وہ صرف نفرت کے لائق ہے۔ وہ خود سے لڑتے لڑتے آخر تھک کر خاموشی سے اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گیا

جب اسے اپنے کندھے پر بھاری ہاتھ محسوس ہوا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا اسے خیرانگی ہوئی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس نے دروازہ لاک کیا تھا۔ وہ اپنی ٹوٹی بکھری حالت لسی کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا

تم اندر کیسے آئے۔۔۔؟ وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتا خود کو نارمل کر رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تراب اس کی خود سے کی باتوں کو سن چکا ہے

https://www.zubinovelszone.com

میں تمہارے پینٹنگ روم میں تھا عالم۔دیکھ رہا تھا کہ تم اس لڑکی سے کتنی محبت کرتے ہو۔۔۔

میں نفرت کرتا ہوں اس سے۔۔۔اس بار وہ چلا اٹھا۔

عالم وہ انسان ہے۔۔۔غلطیاں انسانوں سے ہی ہوتی ہیں۔۔۔روحان کے ساتھ جو ہوا قسمت کا لکھا تھا۔دانین کو معاف کردو۔کیونکہ اسے سزا دیتے دیتے خود مر جاوگے۔وہ محبت ہے تمہاری اور بے پناہ محبت نفرت میں نہیں بدل سکتی

وہ نکاح میں ہے تمہارے معاف کردو اسے اور اس کے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کروا گر ایسا نہیں کر سکتے تو اسے اپنے سامنے مت رکھو۔ورنہ خود مر جاوگے۔عالم محبتیں نبھانا آسان نہیں ہوتا۔انسان یقین دلاتے دلاتے ختم ہو جاتا ہے۔وہ محبت ہے تمہاری۔۔۔

وہ نفرت ہے تراب۔۔۔۔سر تا پیر نفرت ہے۔۔۔وہ میرے بھائی کی ہی نہیں اس کے ہونے والے بچے کی بھی قاتل ہے۔کل صبح میرے آفس میں ایک فائل آئی جو اس لڑکی کی تھی اس نے آج سے بائیس دن پہلے ابورشن کروایا تھا۔

اس نے روحان کے بچے کو دنیا میں آنے سے پہلے مار دیا۔اور تم کہتے ہو میں اسے معاف کر دوں ۔اس کے لیے میرے پاس کوئی معافی نہیں ہے تراب یہ اپنی زندگی کی آخری سانس بھی اسی حویلی میں لے گی۔

میں اسے معاف نہیں کروں گا۔اس کی موت کے بعد بھی نہیں۔

اور جہاں تک میری محبت کی بات ہے۔تو وہ ایک غلطی تھی۔اور یقین کرو یہ غلطی کبھی بھی روحان کے بدلے کے بیچ نہیں آئے گی۔

میرے جذبات مجھ تک محدود ہیں تراب اور مجھ تک ہی رہیں گے۔عالم سلطان شاہ اتنا کچا نہیں کہ یوں خود کو کسی پر ظاہر ہونے دے۔وہ اپنے دل کی دنیا اور حقیت کو الگ الگ رکھنا جانتا ہے۔

عالم سلطان شاہ کا دل دانین یوسف کے معاملے میں بہت معصوم ہے۔لیکن اسے سمجھنا ہو گا۔کہ وہ اس کے قابل نہیں ہے اور میں اسے سمجھاوں گا۔وہ خود کو مضبوط ظاہر کر رہا تھا۔تراب بنا کچھ بولے اس کے سینے سے لگ گیا۔عالم بھی خاموش تھا

OOOO

اس عورت کو اپنی طرف آتے دیکھ دانین کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا۔اسے ان سب لوگوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

کیونکہ یہ سب بھی عالم جیسے تھے شاید۔۔اس عورت نے اسے کھینچ کر سیدھا کیا۔ابھی وہ اٹھاتے ہوئے سمبھل بھی نہیں پائی تھی کہ اس نے ایک اور تھپڑ اسکے منہ پر مارا۔اب شاید یہ سلسلہ رکنا نہیں تھا۔

وہ ایک کے بعد ایک تھپڑ مارتے اس کا نازک چہرہ سوجا چکیں تھیں

کیا بگاڑا تھا روحان نے تیرا۔۔۔؟

کیا قصور تھا اس کا۔۔؟

کیوں کیا اس کے ساتھ ایسا۔۔۔

بدذات لڑکی جواب دے۔

کیوں جان لی اس معصوم کی تو نے محبت کی تھی نا اس نے تجھ سے۔۔۔کیا محبت کی یہ سزا دی جاتی ہے۔۔۔وہ اسے تھپڑ پر تھپڑ مارتی اسے جواب دینے کا موقع دیے بغیر بول رہی تھی۔

پتہ نہیں یہ امتحان کتنا لمبا تھا شاید وہ تھکتی نہیں تھیں اس عورت کے ہاتھ سرخ ہو چکے تھے لیکن اس کے ہاتھوں رکے نہیں تھے۔یہ اس عورت کی ہمت نہیں بلکہ اس سے نفرت تھی جس کا اظہار وہ اس کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر کے کر رہی تھیں

اس اذیت کو سہتی وہ آدھ موئی ہو چکی تھی۔جب اچانک کوئی حال میں کوئی داخل ہوا سب کی چلتی زبان اور نفرت سے ادا ہونے والے جملے خاموشی میں بدل گئے انسان کو نہیں شاید اللہ کو اس پر رحم آ گیا تھا اسی لئے کسی کو بھیج دیا۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔؟اور تم سب لوگ یہاں کیوں جمع ہو۔۔۔؟بے حد درود دار آواز میں سوال کیا گیا

دادو عالم روحان ادا کی قاتلہ کو لے آئے ہیں۔اور کہا ہے کہ یہ یہاں قید رہ کر اپنے جرم کا کفارہ ادا کرے گی۔اسی لئے بڑی امی اسے سزا دے رہیں ہیں۔صنم ان کے پاس آتے ہوئے بولی

بڑی بہو صبح صبح اس غلیظ ذات کے منہ لگ کر اپنا وقت برباد مت کرو اور تم سب لوگ میرے کمرے میں آجاؤ اور سارے بچے اپنے اپنے کمرے میں جاؤ وہ حکم دیتے ہوئے بولے۔ خود کو غلیظ ذات کہنا شاید وہ محسوس نہ کر سکی تھی۔ شاید اس کے محسوس کرنے کی ہمت ہی ختم ہو چکی تھی۔

دادو مگر اس کا کیا کروں۔ صنم نے پوچھا

انہوں ایک نے نظر دانین کے چہرے کی جانب دیکھا۔ اور پھر چہرہ نفرت سے پھیر گئے۔

اسے عالم کے کمرے میں چھوڑ آو۔۔۔۔ وہ حکم دیتے ہوئے بولے لیکن صنم کو تو جیسے آگ لگ گئی۔

عالم کے کمرے میں کیوں۔۔۔؟ یہ یہاں ہی پڑی رہے بلا عالم کے کمرے میں کیوں جائے گی ۔اس کے لہجے میں کچھ عجیب تھا جو سب گھر والے محسوس کر چکے تھے اور اس کے رویے کی وجہ بھی کسی سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

کیونکہ یہ عالم کی بیوی ہے۔۔۔اور اب اُسی کے ساتھ رہے گی۔وہ کافی بلند آواز میں بولے۔ان کی دھاڑ پر دانیں اچھل پڑی جبکہ پوری حال میں خاموشی چھا گئی۔

جبکہ انعم فوراً آگے بڑھتی دانین کو تھامتی اسے کہیں چلنے کا کہنے لگی۔یہ واحد ہاتھ تھا جس کا لمس باقیوں کی طرح بے رحمانہ نہیں تھا۔وہ اس کے رحم و کرم پر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی

انعم حیدر شاہ اور صنم حیدر شاہ۔نرجس اور حیدر شاہ کی بیٹیاں تھیں۔انعم بہت سادہ طبیعت تھی ۔جبکہ صنم اس کے بر عکس بہت فیشن ایبل اور موڈی تھی۔

صنم بچپن سے عالم کو پسند کرتی تھی اور یہ بات اس گھر کے ہر فرد کو پتہ تھی عالم نے صنم کے جذبات کو کبھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی وہ اسے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح سمجھتا تھا۔

لیکن گھر والے جلد ہی ان کو ایک کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے ابھی تک عالم کو اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔اور نہ ہی وہ ایسا کچھ سوچتا تھا۔جبکہ صنم کے دل و دماغ میں بچپن سے ہی عالم بسا ہوا تھا دانین سے ایک نفرت کی وجہ روحان تھا اور دوسری وجہ عالم کیونکہ وہ اس گھر میں عالم کی بیوی بن کر آئی تھی۔

انعم نے راستے میں اس سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی تھی۔وہ اسے عالم کی کمرے کے باہر چھوڑتی اندر جانے کا کہہ کر وہیں سے پلٹ گئی۔

اس میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس دروازے کو کھول پاتی لیکن اب مزید یہاں کھڑے رہنے کی ہمت بھی نہیں تھی اس کا بے جان وجود اب جواب دے چکا تھا ٹانگوں میں بالکل جان نہیں تھی۔

وہ بے جان ہاتھوں سے دروازے کو دھکلتی اس قبر جیسے اندھیرے میں داخل ہوئی۔اس کمرے میں ایک لائٹ بلب تک روشن نہیں تھا۔ہاں لیکن اپنے جوتے کے نیچے اس نرم قالین کو محسوس کرتے اس نے اپنے پیروں کو جوتوں سے آزاد کیا۔

جب اگلے ہی لمحے اس کے وجود سے کوئی نرم چیز کر آئی تھی۔وہ ایک لمحے میں محسوس کر چکی تھی کہ وہ ایک تکیہ تھا جسے اس پر پھینکا گیا تھا۔

جہاں جگہ ملتی ہے سو جاؤ لڑکی۔۔۔ہم لوگوں سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا ہم بہت ظالم لوگ ہیں اور جو ہمارے ساتھ ظلم کرتا ہے اس کے ساتھ ظلم نہیں کیا جاتا ہے۔اس گھر میں

تمہاری حیثیت کیا ہے وہ نیچے موجود لوگ تمھیں بتا ہی چکے ہوں گے اور اس کمرے میں تمہاری حیثیت کیا ہے وہ میں تمہیں آہستہ آہستہ بتاؤں گا

لیکن فی الحال میرا تمہاری شکل دیکھنے کا بھی کوئی موڈ نہیں ہے۔ کمرے میں کسی قسم کی کوئی آواز پیدا مت کرنا نا چوڑیوں کی اور نہ ہی اپنے رونے کی ورنہ جس انداز میں تمہاری چوڑیاں توڑوں گا تمہارے پاس سوائے رونے کے اور کوئی چارہ نہیں ہو گا اس کی سرد نفرت سے بھرپور آواز اور اس کے بات کا مطلب سمجھ کر دانین کانپ کر رہ گئی۔

اس نے اگلے ہی پل اپنی چوڑیوں کو اتنی تیزی سے اپنے بازوؤں سے الگ کیا تھا جیسے ایسا نہ کرنے کی صورت میں وہ اس کے پاس آ جائے گا۔ جتنی اذیت وہ سہہ کر آئی تھی اس کے بعد اس میں مزید کچھ بھی سہنے کی ہمت نہیں تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کمرے کی کس جگہ پر کھڑی ہے اس کے پاؤں میں تکیہ پڑا تھا اور اس کے پاؤں نرم و نازک قالین پر تھے۔ وہ خاموشی سے وہی بیٹھتی چلی گئی تکیہ سیدھا کرتے ہوئے اس نے اپنی سسکیوں پر قابو کرنے کے لیے اپنے لبوں پر ہاتھ دبا لیا۔

وہ تکیے پہ سر رکھ سکتی آنکھیں میچے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

کمرے میں دوسرا وجود بھی جاگ رہا تھا وہ دونوں غم منا رہے تھے۔بس فرق اتنا تھا کہ

دانین یوسف اپنی قسمت کا

اور عالم سلطان شاہ اپنی محبت کا

○○○○○

یہ کیا ہو رہا ہے اسے صبح صبح کچن میں دیکھ امی خوشی سے ماں صدقے کر رہی تھی جبکہ لالی شرماتی ہوئی اپنے شیر وجی کے لیے ناشتہ بنانے میں مگن تھی کہ سنیہا آئی۔لالی کو اتنی فرمبداری سے کام دیکھ اسے جھٹکا سا لگا تھا۔

اپنے شیر کے لیے ناشتہ بنا رہی ہوں۔۔۔اس نے مسکرا کر سنیہا کی جانب دیکھا جو آج یونی جانے کے لیے بلکل تیار تھی آج اس کا پہلا تھا یونی میں

لالی شوہر کا نام نہیں لیتے۔اور یوں منہ پھاڑ کر میرا ابھی نہیں کہتے امی نے ٹوکا۔

https://www.zubinovelszone.com

ہائے کیوں نہیں کہتے مطلب اب بندہ اپنی چیز کو اپنا نہیں کہہ سکتا یہ تو حد ہی ہو گئی لالی لو یہ رول پسند نہیں آیا تھا

شرم وحیا بھی کوئی چیز ہوتی ہے لالی تم سنیہا کو یہ بھی کہہ سکتی ہو کہ میں تمہارے ادا کے لیے ناشتہ بنا رہی ہوں امی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

بھئی یہ کیا بات ہوئے اس کے ادا بول سکتی ہوں اپنے میاں نہیں بول سکتی۔اس کا موڈ سخت خراب ہو گیا تھا۔ جبکہ سینہا اور پازیب دونوں کو اس کی حالت مزا دے رہی تھی

ہاں جی نہیں بول سکتی امی نے اب زرا سختی سے کہا۔لالی کا منہ بن گیا ٹرے اٹھا کر کچن سے نکلتے اس نے امی کو دیکھا تھا

دیکھیں مسز سکندر شاہ۔وہ "میرے "مطلب کہ صرف "میرے "میاں ہیں اور میں اس گھر میں تو کیا پوری دنیا کے سامنے اُن کو "میرا" کہہ کر پکاروں گی۔اس کے بعد دنیا مجھے بے شرم کہے یا کچھ اور جو "میرا" ہے اسے "میرا" کہتے ہوئے مجھے شرم نہیں آتی۔

وہ بے حد سیریس انداز میں بولی تو نا چاہتے ہوئے بھی صفیہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی ۔جبکہ لالی اپنی بات کہہ کر روکی نہیں تھی سنیہا اور پازیب کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔

لالی کا انداز ایسا تھا جیسے امی شیر کو اس سے چھیننے کی بات کر رہیں ہوں۔
پاگل لڑکی۔۔وہ بڑابڑتے ہوئے اپنا کام کرنے لگیں۔لیکن دل سے دعا نکلتی تھی کہ ان کی لاڈلی کے نصیب میں کوئی دکھ نہ آئے۔

ڈیئر بھابھی جان میرے ادادے دیں تھوڑی دیر کے لیے وہ مجھے یونی چھوڑ کر ہوسٹل چیک کریں گے سینہا اب پازیب کے گلے میں باہیں ڈالے بولی تو صفیہ بیگم کے چہرے پر خوبصورت سے مسکان آئی۔

اس معصوم سی لڑکی کے روشن چہرے پر ان کے بیٹے کی محبت کے پھول کھلے ہوئے تھے۔
وہ کمرے میں ہیں جا کر کہو ناان سے وہ جھینپ کر بولی۔

ارے ایسے کیسے کہوں۔۔۔؟پہلے اجازت مانگنی چاہے اب کیا پتا آپ بھی اپنے میاں کو لالی کی طرح صرف اپنا ہی سمجھتی ہوں ویسے آپ بھی ان کو "میرا" کہتی ہیں کہ نہیں وہ اس کے کندھا

سے کندھا ٹچ کرتی شرارت سے بولی تو پازیب حیا سے چہرا جھکا گئی۔انداز ایسا تھا کہ صفیہ بیگم کے لبوں سے بے ساختہ ماشااللہ نکلا تھا

ان کے دونوں بچے اپنی اپنی زندگی سے مطمئن تھے۔اب انہیں کوئی پریشانی نہیں تھی یہ معصوم سی لڑکی انہیں اپنے بیٹے کیلئے بے حد پسند تھی جو کھل کر اپنی بات بھی نہیں کر پاتی تھی

لیکن انہیں یقین تھا انکا بیٹا اس کی حفاظت کرے گا وہ اس معصوم سے پھول کو مرجھانے نہیں دے گا وہ کڑی دھوپ میں اس کا سایہ بنے گا۔اس کے مقابلے میں موجود عورت بہت چالاک اور مکار تھی۔اور سب سے بڑی پریشانی یہ تھی کہ وہ معصوم اس کی چالاکی اور مکاری سمجھ بھی نہیں سکتی تھی

انہوں نے ایک نظر پازیب کی جانب دیکھا جو سنیہا کی نہ جانے کون سی بات پر شرما رہی تھی کہ بریرہ خوشبو میں بسی کچن میں داخل ہوئی۔

ارے امی آپ یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہیں لائیں مجھے دیں وہ ان کے ہاتھ سے پلیٹ لیتے ہوئے کہنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

جب انہوں نے ایک سخت نظر سے اسے گھورا جیسے کہہ رہیں ہوں کہ اپنے ڈرامے اپنے پاس رکھو بریرہ منہ بناتی پازیب کی جانب ہوئی۔

تم کیا کر رہی ہو پازیب آج تم لوگوں کو نکلنا ہے۔دس بجے کی فلائٹ ہے اور تم یہاں ناشتہ بنا رہی ہو جاؤ کمرے میں جا کر تیاری کرو بریرہ جلد بازی سے بولی جیسے اسے بھیجنا ہی اس کا مقصد ہو اور یہی تو حقیقت تھی

بریرہ بیگم فلائٹ کا ٹائم دوپہر تین بجے کا ہے دس بجے تو ہم گھر سے نکلیں گے۔لیکن انھیں ابھی جانا ہے وہ سنیہا کو یونیورسٹی چھوڑ کر اپنے کسی کام کے لئے جائیں گے وہ کہتے ہوئے پھر سے اپنے سابقہ کام کی طرف متوجہ ہوئی

پازیب کا زایار کا نام نہ لیتے ہوئے اپنی بات مکمل کرنا صفیہ بیگم کو بہت اچھا لگا تھا چلو ان کی بیٹی نہ سہی لیکن بہو ان کی بات کو سمجھ گئی تھی

پازیب بیٹا تم جاؤ کمرے میں جا کر تیاری کرو زایار کو ناشتہ دو اور اسے بھی کہو کہ سنیہا یونیورسٹی کے لیے لیٹ نہ ہو جائے اس کا ہوسٹل دیکھنے بھی جانا ہے ابھی اس نے صفیہ بیگم نہیں چاہتیں

https://www.zubinovelszone.com

تھیں کہ بریرہ کی چبتی نظر پازیب کے اس حسین روپ کو لگے۔اسی لیے اسے منظر سے ہٹاتے ہوئے بولیں۔

جب کہ بریرہ یہ بات تو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی کہ زایار اور صفیہ بیگم دونوں ہی نہیں چاہتے کہ پازیب اس کے ساتھ وقت گزارے لیکن اسے کون سا ان باتوں سے فرق پڑتا تھا۔وہ تو بس یہ چاہتی تھی کہ زایار فلحال کیلیئے یہاں سے چلا جائے اور اس کا دھیان اس کے اوپر سے ہٹ جائے

وہ جانتی تھی ایسا کر کے وہ زایار اور پازیب کا رشتہ مضبوط کر رہی ہے لیکن بعد میں وہ پازیب کو اس کی زندگی سے نکال ہی دے گی تو چار دن وہ اپنی محبت کے ساتھ گزار لے کیا فرق پڑتا تھا۔وہ نظر انداز کرتے ہوئے ملازمہ کو اپنے ناشتے کا حکم دیتی باہر نکل گئی

ooooo

وہ ناشتہ لیے کمرے میں داخل ہوئی تو شیر اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا شاید ابھی نہا کر نکلا تھا وہ مسکرا کر ناشتہ ٹیبل پر رکھتی اس کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ ہٹا کر خود بٹن بند کرنے لگی۔اس کی ناراضگی بھی تو دور کرنی تھی

https://www.zubinovelszone.com

شیر نے ایک نظر اپنی شرٹ پر موجود اس کے نازک ہاتھ دیکھیں اور ایک ہی لمحے میں نیچے کر دیے۔

شیر و جی۔۔۔ سوری نا مجھے سچی میں پتا نہیں چلا میں سو گئی آپ کا انتظار کیے بنا۔ پلیز ناراض نہ ہوں نا آپ کی معصوم سی بیوی سے غلطی ہو گئی اور کہا جاتا ہے کہ غلطی بیوی کی ہو اور بیوی خوبصورت پیاری اور میری طرح معصوم سی ہو تو فوراً دوستی کر لینی چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اور یہ یقیناً تمہاری لکھی گئی کسی کتاب میں کہا جاتا ہو گا وہ آف موڈ کے ساتھ ناشتہ کرنے لگا۔

شیر و مان جائیں نہ آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی میں وعدہ کرتی ہوں میں دوبارہ ایسا نہیں ہونے دوں گی وہ آنکھوں میں آنسو لیے اپنا ہتھیار استعمال کرنے لگی تھی۔

شٹ اپ اور یہ آنسو صاف کرو فوراً صاف کرو اپنی آنکھیں وہ سختی سے بولا

شیر و۔۔۔۔

میں نے کہا اپنی آنکھیں صاف کروا گر یہ آنسو تمہاری آنکھوں سے باہر نکلا نا تو اتنے تھپڑ لگاؤں گا کے سارے آنسو ایک ہی بار نکل جائیں گے اس کے سختی سے کہنے پر لالی نے فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے آنکھیں رگڑ ڈالیں

جب کہ وہ اسے دیکھے بنا اب ناشتہ کرنے لگا تھا۔ مطلب وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے منائے لیکن روئے بغیر

مونچھڑ کہیں کے مجھے بھی منانا اچھے سے آتا ہے بہت سارے ناول پڑھے ہیں بہت ساری فلمیں بھی دیکھی ہیں وہ سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ ٹیبل سے ہٹاتے اگلے ہی لمحے اس کی گود میں بیٹھی تھی

اس کے انداز پر شیر بھی حیران ہی رہ گیا تھا ہاں وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے رومینٹک انداز میں منائیں لیکن لالی تو اسے حیران ہی کر گئی تھی۔ اس کی لالی اتنی بولڈ کیسے ہو گئی۔

مسٹر شیر و تو بتائیں کیسے منایا جائے آپ کی کیسے آپ کی خدمت کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی آپ کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروائے وہ نوالہ بناتے اس کے ہونٹوں پر رکھ دیں ایک ادا سے بولی۔

https://www.zubinovelszone.com

شیر تو حیرانگی سے حرکتیں دیکھ رہا تھا اور اس کی اداؤں پر شیر کا منہ تو پہلے ہی کھل چکا تھا لالی کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔ وہ آہستہ آہستہ نوالے بناتی اس کے منہ میں ڈالتی ہر نوالے کے ساتھ اس کا ماتھا چوم رہی تھی۔

جب کہ شیر اس اس کے نازک لمس کو محسوس کرتا اس کی نازک کمر اپنے بازو میں جکڑے اس کے ہوش ربا حسن میں کھوتا چلا جا رہا تھا

ناشتہ کروا کر لالی نے برتن سمیٹتے ہوئے اس کی گود سے اٹھنے کی کوشش کی۔ جب شیر نے اسے پکڑ لیا

کہاں۔۔۔؟ اس کے اٹھنے پر جیسے وہ ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔

نیچے جا رہی ہو برتن رکھنے میرے ہینڈ سم شے مونچھڑ اس کے گال کھینچتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھنے لگی۔ جب اگلے ہی لمحے شیر نے اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ دیئے

وہ مکمل مدہوشی سے اس کے لبوں کو اپنے دسترس میں لیے ہوش وحواس کی دنیا سے بیگانہ ہو چکا تھا۔ جبکہ لالی اپنے منہ میں آگ جیسی تیز مرچی کا ٹیسٹ محسوس کرتے ہوئے اس سے دور ہوتی چلا اٹھی

ہائے مرچ۔۔۔ مونچھڑ کہیں کے میرا منہ جلا دیا۔۔۔ وہ چلاتے ہوئے تیز تیز ہاتھ ہلاتی اپنے چہرے پر پنکھا کرنے لگی جبکہ شیر مسکراتا ہوا پانی کا گلاس بھرتا اس کے لبوں سے لگانے لگا

کیا ہوا میری مرچی کو مرچی لگ گئی۔ وہ اس کے دونوں گالوں کو شدت سے چومتے ہوئے بولا جو تیز مرچی کی وجہ سے سرخ ہو چکے تھے۔

شیرو آپ نے بتایا کیوں نہیں اس میں مرچیں تیز ہیں کیسے آرام سے کھا رہے تھے جس بہت مزے کا بنا ہو وہ مسلسل پانی پیتے ہوئے بولی ابھی تک اس کے منہ سے مرچی کا ٹیسٹ کم نہیں ہوا تھا۔

میں نے محسوس نہیں کیا میں تو اس لمس کو محسوس کر رہا تھا جو میرے ماتھے سے ٹکرا رہا تھا یہ انگلیاں جو بار بار میرے لبوں کو چھو رہی تھی اس کے علاوہ اور کچھ محسوس ہی نہیں ہوا وہ اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اس کی انگلیوں پر لب رکھتا اسے اپنے بے حد قریب کر گیا۔

https://www.zubinovelszone.com

ہاں اتنے ہی معصوم ہیں نہ آپ۔۔۔۔ شیر و آپ کو مرچیں نہیں لگ رہیں۔ وہ پانی کا گلاس بھرتے ہوئے اس کی طرف کرنے لگی اب اسے سچ میں اس کی فکر ستانے لگی تھی

نہیں مجھے پانی کی طلب نہیں ہے مجھے کسی اور چیز کی طلب ہے وہ اس کے سرخ ہوتے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے بولا تو اس کا مطلب سمجھ کر لالی جھٹکے سے دور ہوئی

خبردار مجھ سے نہیں میری برداشت ہوتی وہ بھاگنے کی تیاری کرتے ہوئے بولی لیکن اس سے پہلے ہی شیر اسے اپنی باہوں میں بھرتا بیڈ پر اٹھا لایا تھا

اب اتنی تیز مرچ اپنے ہاتھوں سے کھلائی ہے تو برداشت تو کرنا پڑے گا وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کرتا اس کا چہرہ جو وہ اس سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اسے تھام کر اس کے لبوں پر اپنے لبوں کی گرفت مضبوط کر گیا

آپ کو پتہ ہے آپ کتنے ظالم ہو معشوم شی بیوی پر ظلم کرتے ہو۔۔۔ وہ الجھتی سانسوں میں بڑی مشکل سے سانس لے کر بولی

https://www.zubinovelszone.com

ابھی تمہیں کہاں پتا کہ میں کتنا ظالم ہوں۔وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپا تھا ہوا اپنی مونچھوں کی چھبن سے اس کا حال بگاڑ گیا تھا۔جب لالی کو اپنی شرٹ کندھے سے سڑکتی محسوس ہوئی

شیرو نہیں مجھے ابھی نیچے جانا ہے وہ اپنے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی

شٹ اپ فلحال مجھے رات کا حساب برابر کرنا ہے۔خاموشی سے پڑی رہو۔اور آئندہ ایک بات یاد رکھنا میری بات نہ ماننے کی سزا ضرور ملے گی وہ اسے سخت نگاہ سے گھورتا پل میں بے بس کر گیا تھا

۔

آپ بہت گندے بچے ہو۔۔اپنی گردن پر اس کی مونچھوں کی چبھن محسوس کر کے وہ بولی

اور میں بہت بگرا ہوا بھی ہو اس نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔اور اب وہ اپنے انداز سے اس پر ظاہر بھی کر رہا تھا کہ وہ سچ میں بہت بگڑا ہوا ہے

OOOOO

https://www.zubinovelszone.com

عالم کی آنکھ کھلی ابھی کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا وہ زیادہ اندھیرے میں رہنا پسند کرتا تھا اس کے کمرے میں بس ایک ہی کھڑکی تھی جس پر بلیک شیشے لگے تھے تاکہ باہر سے آنے والی دھوپ بھی اس کی اجازت کے بغیر اس اندھیرے کو روشنی میں نہ بدل سکے

وہ بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کی جانب آیا اور ایک ہی لمحے میں پورے کمرے میں روشنی کر ڈالی۔اس کا ارادہ فریش ہونے کا تھا جب نظر زمین پر پڑی۔

اے سی کی تیز کولنگ میں اس کا وجود زمین پر گٹھری بنا ہوا تھا وہ تکیہ جو اس نے اسے سر کے نیچے رکھنے کے لئے دیا تھا وہ اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھی شاید خود کو سردی سے بچانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔

عالم اس پر ترس نہیں کھانا چاہتا تھا پھر بھی بے ساختہ اس کا ہاتھ بیڈ پر پڑے اپنے کمبل کی جانب گیا۔

وہ کمبل اٹھا کر اس پر ڈالنے ہی والا تھا کہ ایک بار پھر سے نفرت کا احساس انگڑائی لے کر بیدار ہوا

https://www.zubinovelszone.com

کمبل کو دوبارہ بیڈ پر پھینکتا سگریٹ کو لبوں سے لگائے وہ اپنے دل کی بے چینی کو جلانے کی کوشش کر رہا تھا

وہ نہ تو اس پر ترس کھانا چاہتا تھا اور نہ ہی اپنی محبت کو یاد کرنا چاہتا تھا اس کے نازک وجود سے نظر آتا وہ واش روم میں گھس گیا

oooooo

وہ کسی کے پیروں کی چال اپنے ارد گرد محسوس کر چکی تھی لیکن اس میں اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھ پاتی اس کے آس پاس ہونے کے احساس نے اس کے وجود میں ایک کپکپاہٹ سی تاری کر دی تھی

واش روم کا دروازہ بند ہونے پر اس نے اپنی سوجی ہوئی آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی۔ سر میں اٹھتی ٹھیسوں کے ساتھ جسم میں درد ایک بار سے بیدار ہونے لگا تھا۔

سارے ی کی ہائی کولنگ کی وجہ سے اس کا وجود پوری طرح سے اکڑ گیا تھا۔ وہ چند گھنٹوں میں ہی سمجھ گئی تھی ہاں اس پر ترس کھانے والا یہ ہمدردی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

وہ خاموشی سے اپنی قسمت پر آنسو بہا رہی تھی جب اچانک دروازہ کھولا اس نے تیزی سے اپنے آنسو صاف کر کے سامنے کھڑے اس جلاد کو دیکھا تھا

جو سیاہ ٹروزر میں کندھے پر ٹاول ڈالے ایک نگاہ اس کی جانب دیکھتا آئینے کے سامنے آرو کا۔ لیکن اس سے نظریں ہٹانے کے باوجود بھی وہ ہٹا نہیں پایا تھا

اس کے معصوم چہرے پر لگے زخم اسے بے چین کر رہے تھے اسے خود پر غصہ آرہا تھا وہ اس پر ترس نہیں کھا سکتا تھا

کام کاج کرنے آتے ہیں۔۔۔۔ یا پھر عاشقوں کی ریس کروانے میں ماہر ہو اس کی چھبتی ہوئی آواز پر دانین نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اس نے سختی سے اپنے گال رگڑے تھے ایسا کرتے ہوئے کم تکلیف ہوتی تھی اس تکلیف سے کم جو اس نے ساری رات سہی تھی۔ لیکن اس کی اس حرکت پر عالم نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی نجانے کیوں اس کی تکلیف کو محسوس کرتے وہ تڑپ اٹھا تھا

آتے ہیں۔۔۔۔اس کی مدھم سی آواز آئی

تو پھر دفع ہو جاؤ یہاں سے جا کر میرے لئے ناشتہ بناؤ یہاں کوئی نہیں ہے جو تمہارے آنسوؤں سے پگھل کر ان آنسو کو صاف کرنے بیٹھے گا۔ وہ جتلاتے ہوئے بولا تھا کہ اس کے سامنے رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

یہاں ایسی کوئی امید بھی نہیں ہے۔۔۔جہاں لوگ کسی بے گناہ کو ناکردہ گناہ کی سزا دینے کے لیے سولی پر چڑھا دیتے ہیں وہاں اس کے آنسوؤں کی بھلا کیا اوقات ہے۔

آپ اپنا مشن جاری رکھیں آنسوؤں کا کیا ہے ایک دن سوکھ جائیں گے۔۔۔ّوہ بے حد کم آواز میں بولی جو عالم نے سارا دھیان اس کی جانب ہونے کی وجہ سے سنی تھی

وہ زمین سے اٹھتی اپنا دوپٹہ اپنے بازو پر ڈالتے ہوئے یقیناً اس نے اپنے پھٹے بازو کو کور کرنے کی کوشش کی تھی

زیادہ فضول بولنے کی ضرورت نہیں ہے ایک لسٹ بنادو جو سامان چاہیے میں لے آؤں گا گھر میں تم میری ذمہ داری ہو۔بدلہ اپنی جگہ لیکن بیوی بنا کر آیا ہوں سارے حق دوں گا اور تم سے اپنے حق وصولوں گا کسی خوش فہمی میں مبتلا مت رہنا۔

وہ ایک نظر اس کا چہرہ دیکھتا اپنے شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

مجھے اس کرم نوازی کی ضرورت نہیں میں اپنی ضرورت کا سامان ساتھ لے کر آئی ہوں۔اور شکل سے آپ بھی اتنے کم ظرف تو نہیں لگتے کے مجھ جیسی لڑکی جو بقول آپ کے آپ کی ایک نظر کے بھی قابل نہیں ہے اسے چھو کر آپ خود کو گندا کرنا چاہیں گے۔کہیں آپ بدلے کی آڑ میں اپنی نفس کی تسکین تو نہیں چاہتے۔۔۔؟اس کے بات تھی یا پگھلتا ہوا سیسہ عالم کے سارے جسم پر جیسے بیچھو رینگنے لگے۔

اسے ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا تھا اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے۔

https://www.zubinovelszone.com

تم قابل نہیں ہو۔۔عالم سلطان شاہ تمہیں اپنی قربت کا ایک لمحہ بھی بخشے لیکن اپنی عزت پیاری ہے مجھے کیونکہ تمہیں عادت ہے ناطرح طرح کے مردوں کے ساتھ سونے کی تو تمہاری نفس کی تسکین میں کرونگا تاکہ میری عزت پہ حرف نہ آئے

وہ لمحے میں اس کے الفاظ اسی کو لٹا چکا تھا وہ اسے گھٹیا پنچ گری ہوئی لڑکی کہتا تھا۔وہ اسے طوائف کہتا ہی نہیں بلکہ طوائف سمجھتا بھی تھا۔اس کے الفاظ پر ایک بار پھر سے دانین کے آنسو اس کے گال پہ آگرے لیکن اس بار عالم کو اس کے آنسو دیکھ کر تکلیف نہیں بلکہ سکون ملا تھا۔

کیونکہ اپنی محبت کو چھپا کر وہ اسے اسی کا آئینہ دکھا چکا تھا۔

اس نے ایک لمحے میں اسے پیچھے کی جانب پھینکا

تمہارے پاس صرف 10 منٹ ہیں ایک پل کی بھی دیر ہوئی تو ٹانگیں توڑ دوں گا وہ گھڑی میں وقت دیکھتا چٹکی بجاتا اسے کمرے سے دفع ہو جانے کے لیے کہہ رہا تھا

جبکہ دانین کے پاس بھی اب اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس شخص کے سامنے رک کر اپنی ذات کی مزید دھجیاں

رکو پازیب کہاں جا رہی ہو۔۔۔اوپر کمرے میں زایار کو ناشتہ دینے کے لیے لاؤ یہ ٹرے مجھے دو تم تو ویسے بھی ان کے ساتھ جا رہی ہو تو کچھ پر مجھے ان کے ساتھ وقت گزارنے دو۔

وہ اس کے ہاتھ سے ٹرے لینے ہی والی تھی کہ پازیب نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔۔اس کی اس حرکت نے بریرہ کو خیران ہی تو کر دیا تھا

سوری بریرا بیگم وہ کیا ہے نہ انہوں نے کہا تھا تم جلدی واپس آنا۔اب اگر میں کمرے میں نہیں گئی تو آپ ان کے غصے سے واقف ہیں۔وہ کچھ شرمندگی سے بولی

بریرہ کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ اسے کچھ کر بیٹھے اس کی یہ اوقات کہ وہ بریرہ کا راستہ روکے گی ۔شاید بھول گئی تھی کہ اسے اس گھر میں لانے والی وہی ہے

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہوں غصے کے تو وہ بہت تیز ہے خیر کوئی بات نہیں تم چلی جاؤ ویسے بھی زایار کے ساتھ تو میں رات کو وقت گزار ہی چکی ہوں۔ویسے تمہیں رات کو برا تو نہیں لگا زایار کا

https://www.zubinovelszone.com

میرے کمرے میں آنا دیکھو پازیب میں سمجھ سکتی ہوں تمہارے اندر فلحال کے اس طرح کے جذبات ہیں

ابھی شاید تم قبول نہیں کر پاؤ گی لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ زایار مجھ سے محب۔۔۔۔۔

آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں بریرہ بیگم زایار کا آپ کے کمرے میں جانا مجھے برا کیوں لگے گا۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

کیوں کہ زایار کو کمرے سے آتے بہت زیادہ دیر ہو گئی تھی نا۔اس نے جیسے یاد دلایا تھا

اتنی بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی۔اور ویسے بھی میں جانتی ہوں وہ بہت ذمہ دار باپ ہیں۔ہادی کو وہ ایسے ہی تو چھوڑ کر نہیں جا سکتے نا ہر چیز کا دھیان رکھنا ہو گا جب تک وہ مطمئن نہیں ہوں گے ۔تب تک سکون سے نہیں بیٹھیں گے اولاد تو اولاد ہے نا اور ہادی کے معاملے میں وہ بہت زیادہ ٹچی ہیں

https://www.zubinovelszone.com

وہ اس کے معاملے میں کسی بھی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کرتے۔ کل تو ملازمہ کو بھی اتنے زور سے ڈانٹا سچی کہو تو میں خود ڈر گئی تھی۔ کہ کہیں مجھ سے ہادی کے معاملے میں کوئی غلطی نہ ہو جائے

لیکن پھر انہوں نے بہت پیار سے سمجھایا۔ کے ملازمہ اور ماں میں بہت فرق ہوتا ہے۔ میں اس کی ماں ہوں اگر اس کے معاملے میں مجھ سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ قابل قبول ہے۔

کیونکہ مجھے وہ ہادی کے لیے نہیں بلکہ اپنے لیے لائے ہیں۔ میری ساری ذمہ داری ان سے جڑی ہوئی ہیں ہادی سے نہیں اور اگر میں ہادی کو وقت دیتی ہوں اس سے پیار کرتی ہوں یا اس کا خیال رکھتی ہوں تو یہ میری محبت ہے جیسے وہ بہت زیادہ پسند کرتے ہیں

لیکن ملازمہ سے کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ اسے یہاں اسی کام کے لئے رکھا گیا ہے اگر وہ ہادی کے معاملے میں ذرا سی بھی لاپرواہی کرے گی تو ان کو غصہ تو آئے گا نا

اور وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ہادی آپ کی ذمہ داری ہے اس کا خیال رکھنا آپ کا کام ہے لیکن شاید گھریلو مصروفیات کے وجہ سے آپ ہادی پر زیادہ دھیان نہیں دے پا رہی اسی لئے تو میرے یہاں آنے کے بعد یہ ہادی کی تیسری نئی ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

آپ پلیز ہادی پر تھوڑا دھیان دیا کریں میں اس کے ساتھ وقت گزارنے کی بہت کوشش کرتی ہوں لیکن زایار کی بیوی ہونے کے ناطے بڑی بیگم میرا مطلب ہے امی نے زایار کی ساری ذمہ داریاں مجھ پر ڈال دی ہیں۔

جینے میں اچھے سے نبھار ہی ہوں اور آگے بھی ان شاءاللہ انہیں شکایت کا موقع نہیں دوں گی آپ زایار کے معاملے میں پریشان نہ ہوں اب آپ اپنا تھوڑا وقت ہادی کو دیں۔

انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ ہادی کو اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی۔ لیکن ہادی یہاں رہے گا تو وہ آپ کے پاس ہی ہو گا نا۔24 گھنٹے آپ کے سامنے ہو گا تو آپ پھر اسے کس طرح سے اپنے پاس رکھنا چاہتی تھی شاید اب رات کی بات کر رہی تھی۔

لیکن رات کو تو وہ صرف امی کے ساتھ سوتا ہے ایک دو بار تو میں نے زبردستی اسے اپنے ساتھ سلا لیا لیکن آدھی رات کو جاگتے ہی اس کی ضد شروع ہو گئی کہ اسے اپنی دادی کے پاس جانا ہے۔

مجھے آدھی رات کو اسے امی کے کمرے میں چھوڑ کر آنا پڑا بہت ضدی ہے ایک بار کوئی بات کر دے تو جب تک پوری نہ ہو تب تک اس چیز کی جان نہیں چھوڑتا

خیر آج میں چلی جاؤں گی نہ تو آپ یاد سے اسے رات دودھ میں۔۔۔۔۔۔۔۔

بس پازیب وہ میرا بیٹا ہے میں تم سے بہتر جانتی ہوں کہ اسے کیا دینا ہے کیا نہیں اس کی ماں میں ہوں تمہیں زیادہ ماں بننے کی ضرورت نہیں اس کی باتوں نے بریرہ کو اندر تک جلا کر رکھ دیا تھا زایار اسے کمرے میں جا کر اس کے اور اپنے درمیان ہوئی گفتگو کی ایک ایک بات بتا دے گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا

اسی لئے تو اس کی باتوں سے تنگ آ کر اسے خاموش کرواتے ہوئے بولی لیکن پازیب اس کی بات کا برا مت منائیے بغیر مسکرائی۔شاید وہ اس کے لہجے کی تلخی کو نوٹ نہیں کر پائی تھی

جی بالکل اس کی ماں آپ ہی ہیں اور آپ کو اندازہ تو ہوگا ہی وہ رات کو دودھ پینے میں کتنی منتیں کرواتا ہے۔

اسی لیے بتا رہی تھی کہ میں نے اوپر والی دوسری ڈرو میں چاکلیٹ پاؤڈر رکھا ہے اسے دودھ میں ملا کر دیجئے گا تو خوشی خوشی پی لے گا کافی ہلتھی ہے وہ۔اب میں اپنے کمرے میں جاتی ہوں ان کا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

وہ مسکرا کر آگے بھر گئی۔جب کہ بریرہ خیرات سے اس کا پر اعتماد لہجہ دیکھ رہی تھی زایار پر اتنا حق تو کبھی بریرہ نے نہیں جتایا تھا جتنا اس کے انداز سے جھلک رہا تھا۔

اس کے اندر جیسے کانچ سے چبنے لگے۔

آج دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی۔کاش کی وہ زایار کا بھرا ہوا ہاتھ تھام لیتی۔کاش وہ اس کی نئی شروعات کی آفر کی حامی بھر لیتی۔تو آج وہ اسے اپنا چکا ہوتا

پازیب کبھی ان کی زندگی میں نہ اتی۔یہ حق جتاتا لہجہ اس کا ہوتا زایار پر وہ اپنا حق رکھتی۔لیکن نہیں وہ کیوں پریشان ہو رہی تھی وہ کیوں یہ سب کچھ سوچ رہی تھی جب کہ بہت جلد زایار اس کا ہونے والا تھا۔

اور وہ زایار کو حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے یہاں سے جانے والی تھی۔اپنے زایار کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کرنے والی تھی سات سال سزا کاٹی تھی اس نے اب تو اسے صبر کا پھل ملنا ہی تھا

اڑلو ازیب جتنا ہواؤں میں اڑنا ہے اڑلو بہت جلد میں تمہیں آسمان کی بلندیوں سے کھینچ کر زمین پر پٹخوں گی۔تب تک جتنی اوڑنے بھرنی ہیں بھر لو وہ اپنے شاطرانہ دماغ میں کچھ سوچتی مسکرا کر اپنے کمرے کی جانب چلی گئ

○○○○○

اس نے کچن میں قدم رکھا تو رات والی عورت تیزی سے کام کرنے میں مصروف تھیں۔اس میں ہمت نہ ہوئی آگے جانے کی جبکہ اس کی آہٹ محسوس کر کے انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

سکینہ اسے ناشتہ دو انہوں نے بے حد سخت آواز میں ملازمہ کو مخاطب کیا

میں ناشتہ کرنے نہیں آئی آنٹی وہ کہہ رہے ہیں کہ دس منٹ میں ناشتہ بنا کر لاؤ وہ ان کے انداپر حوصلہ پکڑتی تھوڑی آگے آئی تھی

انہوں نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ملازمہ کو اشارہ کیا جب کہ ملازمہ اس کے سامنے ناشتہ بنانے کا سامان رکھنے لگیں

https://www.zubinovelszone.com

صاحب جی تازہ پھلوں کا جوس پیتے ہیں۔اور یہ ان کے انگریزی ناشتے کا سامان بناؤ اور لے جاؤ ۔۔۔۔ملازمہ کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی حقارت آلود چیز کو دیکھ رہی ہے

اسے فوراً ہی احساس تو ہو گیا تھا اس حویلی کے مکین تو اس سے نفرت کرتے ہی تھے اس حویلی کے ملازم بھی اسے نفرت کی نگاہ سے ہی دیکھتے تھے

اب شکل کیا دیکھ رہی ہوں بناؤ ناشتہ وہ بے حد سختی سے بولی جبکہ پاس کھڑی عورت خاموشی سے اپنا کام کرتیں اسے پوری طرح سے نظر انداز کیے ہوئے تھیں

وہ جلدی جلدی ناشتہ بنانے لگی

سنو لڑکی ۔۔۔وہ ناشتہ بنا کر ٹرے اٹھا کر لے جانے لگی کی آواز آئی اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے اب کیا وہ اسے اور تھپڑ مارنے والی تھیں۔

ج۔۔۔جی ۔۔وہ پلٹ کر انہیں دیکھتے ہوئے بولی

عالم تمہارا شوہر ہے۔اس کی ساری ذمہ داریاں تمہارے سر ہیں۔اس کے کپڑے دھونا یا جوتے پالش کرنا یہاں تک کہ اس کا ناشتہ کھانا سب تمہاری ذمہ داری ہیں اور صفائی کے معاملے میں وہ بے حد سخت ہے کسی قسم کی گندگی وہ برداشت نہیں کرتا لیکن یہ اس کی مجبوری ہے کہ تمہیں برداشت کر رہا ہے ان کے کہنے پر دانی نے بے ساختہ نظر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا

کتنے صاف الفاظ میں وہ اسے ایک گندگی کہہ گئی تھیں۔دانی کے گلے میں آنسوؤں کا گولہ ایک پر پھر سے پھسنے لگا

اس کے جانے کے بعد اس کا کمرہ صاف کر دینا۔جاؤ اسے دیر ہو رہی ہے وہ اسے جانے کا اشارہ کر کے پلٹ گئی۔جب کہ دانی آہستہ آہستہ وہاں سے نکلتی ایک بار پھر سے اسی جلاد کے کمرے کی جانب جا رہی تھی

اے لڑکی کہاں جا رہی ہے۔۔۔ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا کہ پیچھے سے صنم کی آواز سنائی دی۔اس کا پہلے والا لہجہ یاد کر کے دانی سمجھ چکی تھی کہ عالم کے ساتھ اس کا کیا رشتہ ہے

یہ ناشتہ۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

دیکھ مہرانی ایک بات یاد رکھ یہ مت سوچنا کہ یہ ساری حرکتیں کر کے تو عالم کے دل میں اپنے لیے جگہ بنالے گی ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ عالم کے دل میں میری جگہ بہت سال پہلے ہی بن گئی تھی۔

عالم پر صرف میرا حق ہے کسی خوش فہمی میں مبتلا مت رہنا اگر وہ صرف مرے ہیں تو عالم پر نظر رکھنے کی غلطی نہیں کرنا کیونکہ میں صنم حیدر شاہ اپنا حق کسی کو چھینے نہیں دوں گی

یہ ہمارے خاندان کا رواج ہے یہاں ایک وقت پر دو نکاح نہیں کیے جا سکتے۔اسی لئے عالم نے مجھ سے کہا ہے کہ جب تک تم یہاں سے دفع نہیں ہو جاتی طلاق لے کر تب تک میں ان کی زندگی میں شامل نہیں ہو سکتی

لیکن سوچا کہ تجھے بتا دوں اپنی سوچوں کو لگام ڈال وہ شخص میرا ہے اگر اس پر نظر رکھی نہ تو آنکھیں نکال دوں گی۔یہ مت سوچنا تیری ان معصوم اداؤں سے وہ بدل جائے گا۔وہ عالم سلطان شاہ ہے اس کے سینے میں دل نہیں پتھر دھڑکتا ہے۔

وہ جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن شاید وہ جانتی نہیں تھی اس بات کا اندازہ تو وہ بھی کل سے اب تک لگا چکی ہے۔ اگر اس کے سینے میں دل ہوتا تو ایک بار تو اس کی پوری بات سنتا۔

ایک بار تو اسے اپنے حق میں بولنے دیتا۔ اس کا دل ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی پتھر کا ہی بنا تھا

مٹی کے انسان تو دانین جیسے ہوتے ہیں۔ جنہیں اپنے حق میں آواز اٹھانے پر بھی تھپڑ ہی ملتے ہیں۔

میں جاؤں۔۔۔۔ اس کی باتوں سے اکتا کر اس نے پوچھا

لیکن نا جانے سامنے کھڑی اس لڑکی کو کیا سوجھی کہ ایک ہی لمحے میں اس نے دانین چہرے پر موجود انگوٹھی کے زخم پر سختی سے اپنی انگلی جمادی درد کی شدت سے دانی سسک اٹھی تھی

لیکن شاید اس لڑکی کو اس حرکت سے سکون ملا تھا

چہرے پر زخم ہونے کے باوجود بھی وہ بے حد خوبصورت تھی اور اس کی خوبصورتی ہی تو صنم سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

اس کا ہونٹ کٹا ہوا تھا کل رات تو اس کے ہونٹ کے کناروں سے خون بہہ رہا تھا گال کی دائیں سائیڈ بے حد سوجی ہوئی تھی جبکہ بائیں سائیڈ پر سوجن کے ساتھ تائی امی کی انگوٹھی کا نشان بھی تھا۔

اور اسی نشان کو وہ اپنے ہاتھ سے کریدتی بڑا کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ اس زخم کے داغ میں اس کی خوبصورتی چھپ جائے۔

صنم یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔بے حد سرد لیکن غصے سے بھری آواز پر صنم نے ہڑبڑا کر ہاتھ ہٹا کر پیچھے مڑ کر دیکھا

وہ۔۔۔وہ۔۔۔می۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔ادا۔۔۔وہ۔۔۔میں دیکھ ر۔۔۔رہی تھی اس۔۔۔۔۔کے گال۔۔۔پر۔۔۔رنشان

بوکھلاہٹ سے اس سے کچھ بولا ہی نہ گیا

دیکھ رہی تھی یا اسے تکلیف پہنچا رہی تھی۔وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے بولا۔دانین نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا یہ وہی تھا جو کل اس کے نکاح میں بھی شامل تھا اور پھر اس کے ساتھ ہی یہاں تک بھی آیا تھا۔

میں۔۔۔می۔۔۔۔تو۔۔۔۔بس۔۔۔

میری بات کان کھول کر سنو صنم اس لڑکی کے ساتھ جتنے بھی معاملات ہیں اس گھر کے بڑوں کے ہیں۔تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ تم اسے تکلیف پہنچاو۔یا اسے ازیت دینے کی کوشش کرو۔

یہ جو بھی ہے جیسی بھی ہے اس گھر میں عالم کی بیوی بن کر آئی ہے اور تمہارا فرض ہے کہ تم اس کے ساتھ ویسا سلوک کرو جیسے عالم کی بیوی کے ساتھ کرنا چاہیے۔اگر میں نے تمہیں اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی بے ادبی یا بد سلوکی کرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا

لیکن۔۔۔ادا۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں اگر تم اس کے لیے اچھا نہیں سوچ سکتی اس کے راستے میں آنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔اس کے لہجے میں بلا کے سختی تھی

یہ۔۔لڑکی۔۔۔

یہ لڑکی میری تمہاری اورانعم کی بھابھی لگتی ہےاور یہ بات تمہیں بار بار بتانے کی ضرورت نہ پڑے جاؤ یہاں سے اس کا لہجہ بے حد سخت تھا لیکن یہ پہلا شخص تھا جس نے دانی کو باقیوں سے ذرا لگا۔

جبکہ دانی کے سامنے اپنی بے عزتی کو محسوس کرتی وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی یہ تراب کی دہشت ہی تھی۔کہ انعم اور صنم اس کے سامنے آواز اٹھانے کی ہمت پیدا نہیں کرتی تھی

آپ کمرے میں جائیں بھابھی مجھے عالم کو ابھی نکلنا ہو گا اسے ناشتہ دیں آج آفس میں بہت کام ہے

۔

آپ بھی ان کے رشتہ دار ہیں۔وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی جب کہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر تراب کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی

جی اتفاق سے۔۔

https://www.zubinovelszone.com

توپھر آپ میں اور ان میں اتنا فرق کیوں ہے۔۔۔؟وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی

فرق نہیں ہے بھابھی بس میں چہرے دیکھ کر انسان کی شخصیت پہچان سکتا ہوں یہ خوبی عالم میں بھی ہے لیکن وہ اس کو قبول نہیں کرنا چاہتا۔

عالم سلطان شاہ بیچارہ محبت میں ہارا ہے۔ابھی درد تو ہو گا نہ۔

لیکن گرنٹی دے کر کہتا ہوں ایک دن آپ کے پیر پکڑ کر معافی مانگے گا۔وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا

اس کی بات دانی کو بالکل سمجھ نہیں آئی تھی ہاں لیکن کوئی تو تھا جو اسے صحیح سمجھتا تھا۔

○○○○

https://www.zubinovelszone.com

وہ نہیں جانتا تھا کہ دانی صحیح ہے یا غلط لیکن اس کے چہرے کی معصومیت اسے کہیں سے بھی روحان کا گناہ گار نہیں بناتی تھی عالم یہ بات جاننے کے باوجود بھی قبول نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ روحان سے یوں منہ نہیں پھیر سکتا تھا

ان کے خاندان کا وارث مارا گیا تھا وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا اپنی محبت کی خاطر وہ ان سب کی محبتوں کو بے مول نہیں کر سکتا تھا انہیں اپنے بیٹے کے قتل کا انتقام چاہیے تھا

انہیں اپنے آنسوؤں کا حساب چاہیے تھا۔

اور جو ثبوت عالم کے سامنے آئے تھے وہ دانین کو گناہ گار ثابت کرتے تھے

تراب کو اس خاندان کے کسی فرد سے کوئی مطلب نہیں تھا کوئی جئے یا مرے اس سے فرق نہیں پڑتا تھا۔اور شاید یہی وجہ تھی کہ روحان کی موت کا بھی اس نے کوئی اثر نہیں لیا تھا

کسی کے رونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔شاید یہی وجہ تھی کہ وہ دانی کی معصومیت پر یقین کرنے لگا تھا۔اسے یہ لڑکی بے گناہ لگتی تھی۔ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی کے سازش کی شکار ہوئی ہے

اور اگر عالم اسے اس کی نگاہوں سے دیکھتا تو مطلب صاف تھا کہ وہ اس کی محبت کے آگے گھٹنے ٹیک کر اپنے رشتوں سے بے ایمانی کر رہا ہے

اور عالم ایسا نہیں کر سکتا تھا اسے اپنے خاندان کا انتقام پورا کرنا تھا لیکن اب تو کر سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس لڑکی کی ساری معلومات حاصل کرے گا۔اس کے بارے میں سب کچھ جانے گا کچھ بھی کر کے اس کی حقیقت سامنے لائے گا اور اگر وہ دانی ہوئی جس کی وجہ سے روحان مرا ہے۔

تو بھی وہ عالم کو اسے معاف کرنے کے لیے کہے گا تا کہ عالم جی سکے وہ جانتا تھا اس لڑکی کو تکلیف پہنچا کر اس کا دوست پل پل مر رہا ہے۔

وہ بس اس لڑکی کے لیے عالم سے ایک موقع مانگنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ عالم کی خوشی ہے
۔

اس نے آج تک عالم کی دیوانگی نہیں دیکھی تھی لیکن ان پینٹنگز میں عجیب سا دیوانہ پن تھا۔ان پینٹنگز میں اس کی محبت نظر آتی تھی اس کا جنون نظر آتا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ عالم کا عشق تھی۔اور عشق کبھی مرتا نہیں یہ تو امر ہو جاتا ہے۔عالم اپنے عشق کو مارنا چاہتا تھا ۔لیکن ایسا کرنے سے شاید وہ خود بھی مر جائے گا

ابھی وہ یہی سب سوچتے اپنے کمرے میں آیا ہی تھا کہ اس کا فون بج نے لگا

فون پر اس کے ایک آدمی نے اسے بتایا تھا کہ آج سنیہا یونیورسٹی جوائن کرنے والی ہے۔

اور یہ جان کر اسے بے حد سکون ملا تھا

مطلب اب وہ اپنی جان سے بنا کسی رکاوٹ ملے گا ہاسٹل کے کون سے کمرے میں وہ رہنے والی تھی یہاں کون کون سے ٹیچر اسے پڑھانے والے تھے یہاں تک کہ اس کے بیچ پر بیٹھنے والی دوسری لڑکی کون تھی وہ ساری انفارمیشن نکال چکا تھا

اور اب وہ بے چینی سے اس کے یہاں کا انتظار کر رہا تھا آخر اسے کچھ باتیں بھی تو بتانی تھی۔اگر اس نے یونیورسٹی میں قدم رکھا ہے تو بہت کچھ ایسا تھا جو اس کے لیے جان لینا بہت ضروری تھا

اور سب سے ضروری تھا تراب حیدر کے بتائے ہوئے رولز کو فالو کرنا۔

oooo

اس نے ناشتہ لا کر ٹیبل پر رکھا تو وہ کھڑکی کے قریب کھڑا سگریٹ سلگا رہا تھا ساری رات کمرے میں سگریٹ کی اسمیل کی وجہ سے اس کی سانس رکتی رہی

اسے مردوں کی اس واحد عادت سے نفرت تھی

اسے کمرے میں محسوس کرنے کے باوجود اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا جبکہ دانی ناشتہ ٹیبل پر رکھتی خاموشی سے دیوار کے ساتھ رک گئی

میں نے تمہیں کہا تھا۔ تمہیں دس منٹ کے اندر کھانا لانا ہے۔ لیکن شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی تھی

بیٹھو یہاں وہ اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا دانی آہستہ سے چلتی صوفے پر آبیٹھی

ناشتہ کرو۔۔۔اس نے حکم دیا

میں یہ سب نہیں کھاتی اپنے سامنے پر ٹوسٹ اور جوس کو دیکھ اس نے فوراً انکار کیا تھا۔اسے انگریزوں کا ناشتہ ہر گز پسند نہیں تھا۔وہ تو صبح سویرے اٹھ کر خود اپنے لیے پراٹھا بناتی تھی اور اپنی تینوں بہنوں کو بھی بنا کر دیتی تھی

کیا میں نے تم سے پوچھا۔۔کہ تم کھاتی ہو یا نہیں میں نے کہا کھاو وہ سختی سے اپنی بات دہراتے ہوئے بولا

اس کے منہ سے اپنے لیے اتنے گندے الفاظ سن چکی تھی کہ اب وہ مزید اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی تھی وہ خاموشی سے یہ بے ذائقہ کھانا کھانے لگی۔

جب اچانک اس نے شیشے کی میز پر ایک ٹیبلٹ کا ڈبہ پھینکا اور ساتھ میں ایک ٹیوب بھی تھی

یہ ٹیوب اپنے چہرے پر لگا لینا۔اور یہ میڈیسن اندرونی چوٹوں کے لیے

اب یہ سب دیکھ کسی خوش فہمی کا شکار مت ہو جانا تمہیں آگے بہت زخم اور چوٹ لگنے والی ہیں ۔پرانے زخم اگر بھرے نہیں تو ناسور بن جائیں گے

https://www.zubinovelszone.com

اسی لیے ان کا استعمال کرو اور نئے زخموں کی تیاری کرو۔اور ہاں اس حویلی سے باہر قدم نکالنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ اگر تم نے اس حویلی سے باہر قدم نکالا تو میں تمہیں زندہ دفنا دوں گا۔

یہ مت سوچنا کہ یہاں تمہیں کسی قسم کی عیاشی کرنے کی اجازت دی جائے گی پھر وہی سرد تپتا ہوا لہجہ

الفاظ وہ استعمال کریں عالم سلطان شاہ صاحب جن کا بعد میں ازالہ کر سکیں۔اس کی باتوں پر تنگ آ کر وہ چلا اٹھی۔لیکن شاید سامنے کھڑا انسان اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا اسی لئے تو اس کا ہاتھ پھر سے اٹھا دانیں کے چہرے پر موجود زخم ایک بار پھر سے خون رسنے لگا اس کا ہونٹ بھی دوبارہ پھٹ چکا تھا۔

اپنی آواز نیچی رکھو مجھے ٹکے ٹکے کی عورتوں کی آواز سننے کی عادت نہیں ہے

اور تم اپنے کرتوتوں کا کفارہ ادا کرو میں اپنے الفاظ کا ازالہ خو فکر لوں گا وہ سختی سے کہتا کمرے سے نکل گیا۔

جب کہ درد کی شدت اور دہکتے گال نے اسے ٹیبل پر رکھی اس دوائی کی طرف متوجہ کر گیا تھا ۔اس نے میڈیسن کو ہاتھ میں لیا۔ لیکن کیا یہ دوائی اس کے دل پر لگے زخم کو بھر سکتی تھی اس نے اگلے ہی لمحے اس دوائی کو خود سے دور پھینکا اور چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

○○○○○

تمہارا کیا اس گھر میں موجود لوگوں سے پردہ ہے کہ اس کمرے سے باہر نہیں نکل رہی یا اپنی خوبصورتی پر ضرورت سے زیادہ غرور ہے

نرگس چاچی کمرے میں داخل ہوتی غراتے ہوئے انداز میں بولیں تو دانی لمحے میں زمین سے اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی

تم کہیں کی مہارانی نہیں ہو یہاں جو تمہاری خدمتیں کی جائیں گی باہر نکلو اس کمرے سے شاید تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اس کمرے میں عالم کے علاوہ دوسرا حق میری بیٹی کا ہے وہ اس کا ہاتھ پکڑتی گھسیٹتے ہوئے باہر لے آئیں

https://www.zubinovelszone.com

چار دن کی چاندنی ہے لڑکی عالم خاندانی لڑکی بیاہ کر اس اس کمرے میں لائے گا تم جیسی چھچھوڑی اور آوارہ نہیں۔

خبر دار جو آئندہ اس کمرے میں بند رہنے کی کوشش کی تم یہاں صرف عالم کی موجودگی میں رہ سکتی ہو

اس کے علاوہ تمہارا اٹھکانا یہ کمرہ ہے وہ تیزی سے اسے سیڑھیوں سے اتارتیں ایک کمرے کے دروازے تک لے کر آئیں تھیں ان کی اس حرکت کی وجہ سے دانیں کے پیر میں بے حد تکلیف ہو رہی تھی

لیکن وہ کسی سے بھی اچھی امید نہیں رکھتی تھی سب آہستہ آہستہ کھل کر اس کے سامنے آ رہے تھے وہ ان کے رویوں کو نوٹ کرنے لگی تھی یہ گھر تقریباً اٹھارہ سے انیس لوگوں پر مشتمل تھا جس میں تراب کے علاوہ اس کی بہن انعم اسے بہتر لگے تھے

باقی سب تو عالم کے جیسے ہی تھے ہاتھ اٹھانے والے الزام لگانے والے ابھی اس کی ملاقات باقیوں سے نہیں ہوئی تھی کچھ لوگ ہی تھے جو اس کے سامنے آئے تھے صبح عالم کی ماں نسرین

بیگم کی باتوں سے اسے اندازہ ہوا تھا کہ سکینہ صرف ملازمہ نہیں بلکہ عالم اور تراب کی دائی ماں بھی ہیں

اور عالم انہیں بالکل اپنی ماں ہی سمجھتا ہے فی الحال جتنے لوگوں کے بیچ اس کی حاضری ہوئی تھی اسے یہی سمجھ میں آیا تھا کہ تراب کی بات اس گھر میں کم ہی کی جاتی ہے صبح انعم آئی تھی اس کے لئے کپڑے لے کر لیکن اس نے کہا کہ اس کے پاس پہلے ہی کپڑے موجود ہیں وہ اپنی ضرورت کا سارا سامان لے کر آئی ہے

جس پر اس نے بتایا اس کی ضرورت کا سارا سامان عالم ملازم کے ہاتھوں بھجوا چکا ہے اور جب تک وہ یہاں رہے گی وہ اسی کی لائی ہوئی چیزیں استعمال کرے گی

انعم نے اسے بتایا تھا کہ عالم اداغصے کے بہت تیز ہیں اسی لیے بہتر ہے کہ وہ کسی بھی قسم کی ضد نہ کرے اور اس کی بات مان لے اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے گھر والوں سے کوئی اچھی امید نہیں رکھتی یہاں اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا وہ خواب میں بھی نہ سوچے لیکن وہ اس کے لئے دعا کرے گی یہ وقت جلدی گزر جائے

https://www.zubinovelszone.com

یقیناانعم کو بھی یہ پیاری سی لڑکی بہت پسند آئی تھی اس کی معصومیت دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ لڑکی اتنی ظالم ہو سکتی ہے کہ کسی کا قتل کروادے۔

انعم زیادہ دیر اس کے پاس نہیں بیٹھی تھی اس وقت نرجس بیگم نے اسے غصے سے بلالیا اور اب نرجس بیگم خود اس کے سر پر سوار اسے اس کی اوقات یاد کرواتے ہوئے اسے عالم کے کمرے سے گھسیٹ کر یہاں لے آئی تھیں

تمہاری شکل دیکھنے کا کسی کو کوئی شوق نہیں ہے اگر تم کمرے میں بند رہنا چاہتی ہو تو اس کمرے میں رہو لیکن عالم کے کمرے کو گندا کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کمرے کو کھولتے ہوئے اس کے سامنے کر چکی تھیں یہ ایک اسٹور روم تھا۔

لیکن وہ شکر گزار تھی وہ اس کی سوچ سے زیادہ برا نہیں تھا۔
لیکن سامان سے پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ وہ ان کو بنا مخاطب کیے اس کمرے میں چلی آئی تھی اسے یہاں آپنے بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈنے کے لیے بھی کافی مشقت کرنی پڑی۔

سامان پر پڑی ایک چادر کو اس نے زمین پر بچھالیا

آنٹی کیا آپ مجھے ایک جانماز دے سکتی ہیں۔۔۔؟ وہ اسے اس کی اوقات دلاتی تمسخرانہ انداز میں ہنستی وہاں سے جانے ہی والیں تھیں کہ اس کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی

کیوں نہیں۔۔۔ضرور دیں گے لڑکی آخر تمہیں اپنے گناہ کی معافی بھی تو مانگنی ہے مانگو ہو سکتا ہے اس خدا کو تم پر رحم آجائے۔وہ ملازمہ کو اسے جانماز دینے کا اشارہ کرتیں آگے بڑھ گئیں جبکہ دانی اسی بات پر اللہ کا شکر ادا کر رہی تھی کہ کم از کم اسے اتنا تو نصیب ہوا

ooooo

کیا ہوا روحان کو مس کر رہی ہو۔وہ قسے یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر جانے کا کہنے لگا کہ سنیہا اس کے سینے سے لگ گئی

نہیں ادا مس تو انہیں کیا جاتا ہے جن کے ساتھ اچھی یادیں جڑی ہوں روحان ادا کے ساتھ میری کون سی یادیں جڑی تھی انہوں نے تو کبھی مجھے اس بات کا احساس بھی نہیں بلایا تھا کہ میرا کوئی بڑا بھائی ہے

اب میں شاید گھر تب ہی واپس آؤں گی جب آپ گھر واپس آچکے ہوں گے سچی آپ لوگوں کے بغیر بالکل دل نہیں لگے گا وہ منہ بناتے ہوئے معصومیات سے بولی تو زایار نے اس کا ماتھا چوما۔

https://www.zubinovelszone.com

لگ جائے گا دل یہاں بہت لوگ ہیں بہت جلد تمہاری کوئی نہ کوئی دوست بن جائے گی اور ہوسٹل میں اپنا بہت خیال رکھنا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو زاہد یہی پر ہوتا ہے اس کا نمبر میں نے تمہارے موبائل میں سیو کر دیا ہے اور ہم بھی بیس دن میں تو ہم بھی واپس آجائیں گے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔
وہ کہنے کو اس کا بھائی تھا لیکن سگا نہیں یہ صرف ایک منہ بولا رشتہ تھا اور تراب ایک منہ بولے رشتے کو اتنی اہمیت دیتے نہیں دیکھ سکتا تھا وہ تو اپنی سوتیلی بہنوں کو منہ نہیں لگاتا تھا اور سنیہا یہاں کیسے منہ بولے بھائی کے سینے سے لگ کر اس حد تک بے تکلف ہو رہی تھی۔ اتنا قریب تو شاید اس کے روحان کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

شہزادی مجھے تمہاری یہی حرکتیں پسند نہیں ہیں۔ روحان کو تو عالم نے صرف حویلی والوں کے خلاف کیا تھا لیکن میں تمہیں بڑی حویلی والوں سے دور کر دوں گا۔

میرے علاوہ تم کسی کے اتنے قریب نہیں جا سکتی تم پر صرف میرا حق ہے اور یہ بات میں تمہیں اچھی طرح سے باور کرواؤں گا۔

https://www.zubinovelszone.com

یونیورسٹی کے سامنے پار گاڑی پر کالے شیشے چڑائے تراب حیدر شاہ سرد نگاہوں سے یونیورسٹی کے گیٹ پر یہ منظر دیکھ رہا تھا جو اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔

○○○○○

لالی تم اب تک منہ بنائے بیٹھی ہو یار جلدی کرو ڈرائیور سامان گاڑی میں رکھ چکا ہے وہ کمرے میں داخل ہوا تو لالی ناراضگی کا اظہار کرتی چہرہ پھیر گئی

لالی یار حد کرتی ہوں پہلے وہاں پہنچنے تو دو پھر دیکھیں گے کہاں جانا ہے اس کے ہاتھ میں ترکی کی خوبصورت جھیلوں اور ندیوں کی کتاب دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ اس کا موڈ اب تک صبح والی بات پر ہی آف ہے

ابھی تو وہ جس چیز کو دیکھ رہی تھی اسی کی ضد کر لیتی کہ اس جگہ جانا ہے جبکہ وہ اسے بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ لوگ صرف اٹھارہ سے بیس دن کے لیے جا رہے ہیں اور ان دنوں میں وہ لوگ پورا ترکی تو نہیں گھوم سکتے لیکن لالی تو لالی تھی اس نے کہہ دیا کہ ان جھیلوں میں سے دس جھیلوں پر ہم جائیں گے

اور اتفاق سے ان جھیلوں کا ان کے ہوٹل سے اتنا زیادہ فاصلہ تھا کہ ایک دن میں پہنچنا ناممکن تھا۔

اور وہ اپنے ہنیمون کے دن کم از کم سفر میں تو برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا اسی لئے اس نے انکار کر دیا اور لالی ک موڈ خراب ہو گیا

اچھا میری جان ہم جائیں گے تم جہاں کہو گی ہم جائیں گے وہ اسے مناتے ہوئے بولا بس یہاں سے تو نکلے آگے وہ خود سمبھال لے گا

اور یہاں بھی جائیں گے وہ اپنی کتاب اس کے سامنے کرتے ہوئے ایک بے حد خوبصورت نظارہ دکھانے لگی

ڈارلنگ یہ ہمارے ہوٹل سے اتنا دور ہے کہ ہمیں یہاں پہنچتے ہوئے تین سے چار دن لگ جائیں گے وہ اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا

مطلب کے نہیں جائیں گے۔۔۔۔؟لالی نے پھر سے منہ بنایا تو اس بار شیر نے صاف ستھرے انداز میں نہ میں سر ہلا دیا تھا وہ اسے ضرورت سے زیادہ نخرے دکھا رہی تھی اتنا اس کی برداشت سے باہر تھا

شیر وہاں بول دیں ورنہ۔۔۔۔۔اس کے نہ میں سر ہلانے پر وہ غصے سے منہ بناتی ہوئی بیڈ پر چڑھ گئی تھی

وتنہ کیا۔۔۔اس کا دھمکی دیتا انداز شیر کو ہرگز پسند نہیں آیا تھا اسی لئے تو چڑ کر اس سے جواب مانگنے لگا

ورنہ۔۔۔ورنہ۔۔۔ورنہ۔۔اس سے کوئی جواب نہ بن پایا

ہاں بولو ورنہ کیا کر لو گی۔۔۔۔؟ نہیں بتاو تم کر کیا لو گی بتاؤ مجھے میں جواب چاہتا ہوں۔اس کے اٹکنے پر شیر مزید پوچھنے لگا

ورنہ میں بیڈ سے کود کر خودکشی کر لوں گی۔آخر اس نے جواب ڈھونڈ ہی لیا۔جس پر شیر نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے پہلے تو اپنا قہقہ دبایا اور پھر زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

خوشی سے کرو۔۔۔لیکن میں تمہیں یہاں لے کر نہیں جاؤں گا وہ اپنے انکار پر قائم تھا

جب اگلے ہی لمحے لالی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیڈ سے نیچے کودی اس سے پہلے کہ وہ زمین پر پہنچتی اس کا پیر بیڈ کی چادر میں پھنس گیا

الٹا خود کو بچانے کی خاطر اسے شیر کا سہارا لینا پڑا اور شیر کا سہارا لینے کے چکر میں وہ اسے بھی کھینچ کر گرا چکی تھی اور اب وہ دونوں ہی بیڈ پر پڑے تھے۔

شیر و یہ کیا ہوا۔۔۔؟اچانک ہونے والی کاروائی پر گھبرا کر اس نے شیر کا مٹھی میں بھیجا ہوا کالر دبوچتے ہوئے پوچھا

تمہاری خودکشی کی کوشش ناکام ہوگئی لیکن تمہاری ورنہ کا مطلب یہ تھا یہ تو مجھے سمجھ ہی نہیں آیا وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس انداز میں بولا کی لالی اس کی بات کی گہرائی کا مطلب سمجھ کر سرخ ٹماٹر ہوگئی

میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا مونچھڑ پلس زکوٹا جن کہیں کے ہم لیٹ ہو رہے ہیں اس کی باہوں کے حصار میں وہ مچلتی اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی لیکن شیر کا حصار بہت مضبوط تھا

لیکن اب تو میرا یہی مطلب ہے میری زکوٹی۔وہ اس کے لبوں کو چومتا اس کی شہ رگ پر اپنے لب رکھنے ہی والا تھا۔کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور ساتھ ہی باہر سے آواز آئی

شیر بیٹا گاڑی تیار ہے لالی کو لے کر جلدی سے آجاؤ وقت بہت کم رہ گیا ہے پاکیزہ بیگم کی آواز پر شیر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا جب کہ وہ اپنی سانسیں سنبھالتی اب بھی بیڈ پر ہی پڑی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

ڈارلنگ لگتا ہے تمہارا ہنی مون پر جانے کا کوئی ارادہ نہیں بلکہ یہی پر ہنی مون منانا چاہتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ شرارتی انداز میں سرگوشی کرنے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس پر جھکالالی لمحے میں اسے دھکا دیتی باہر بھاگ چکی تھی جب کہ وہ ہنستا ہوا اس کے پیچھے ہی باہر نکل آیا تھا

OOOOOO

اٹھو لڑکی باہر آؤ دادا جان کا حکم ہے دروازے پر کھڑی صنم نے اسے حکم سنایا تھا
لیکن نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ اسے جواب نہیں دے پائی جس پر صنم کو اسٹور روم کے اندر آنا پڑا۔

اس نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا تھا اس کی خوبصورتی اسے اندر تک جلا رہی تھی۔اس کے چہرے پر عجیب سا نور تھا جو صنم سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اگر عالم کا دل اس پر آگیا تو اگر عالم بہک گیا تو

وہ خوبصورتی کی جیتی جاگتی مثال تھی اور اوپر سے اس کی معصومیت کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی جس طرح سے آج صبح تراب ادا کا۔۔اس نے نوٹ کیا تھا تراب کا انداز اور اسے یہی لگا تھا کے تراب پر اس کی خوبصورتی کا جادو چل گیا ہے

وہ عالم کے ساتھ اتنی فری نہیں تھی کہ اسے یہ بات بتا پاتی۔ ورنہ وہ اسے ضرور بتا دیتی کہ اس کے جانے کے بعد وہ اس کے بھائی پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں

کتنی چالاک لڑکی تھی پہلے روحان ادا کو پھنسا کر مروا دیا پھر عالم سے نکاح کر لیا اور اب تراب ادا پر بھی اس کی نظر تھی۔ اس کا دل چاہا کہ وہ اس کے چہرے پر تیزاب پھینک دے یا اس کا چہرہ نوچ کر اس کی خوبصورتی مٹا دے۔

وہ نماز سے فارغ ہوئی تو اسے خود کو گھورتے ہوئے پایا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ حکم سنانے کے بعد بھی یہاں رکے گی

اسے دعا مانگنے بغیر ہی اٹھنا پڑا۔

دعا مانگ لو۔ بلکہ ایسا کرو کہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ تاکہ تمہیں معافی مل جائے اور تم جلدی سے جلدی یہاں سے دفع ہو سکو۔ وہ اپنے دل کا غبار اس پر ظاہر کرنے لگی

بلکہ ایسا کرو کہ عالم سے معافی مانگو یا دادا جان کی پکڑ کر ان سے معافی مانگو تاکہ وہ تمہیں جلدی سے جلدی یہاں سے فارغ کر دیں۔ وہ بے حد غصے سے بولی تھی وہ چاہتی تھی یا تو یہ لڑکی مر جائے یا پھر یہاں سے دفع ہو جائے کیوں کہ اس کا حسن برداشت کرنا اب صنم کے بس سے باہر تھا

اگر میں گناہ گار ہوں۔ تو مجھے معاف میرا اللہ کرے گا کوئی انسان مجھے کچھ نہیں دے سکتا۔ اور جہاں تک اس حویلی کے لوگوں کی بات ہے تو ان لوگوں نے تو آنکھیں بند کر رکھی ہے ان سے معافی مانگنے کا بھلا کیا فائدہ اس کے الفاظ نے تیل کا کام کیا تھا۔ تو سیدھا سامنے والے کے دل پر لگا تھا

لیکن ہار برداشت کرنا ہے اس حویلی کے لوگوں کے بس میں نہیں تھا۔ تبھی تو اگلے ہی لمحے وہ اسے اس بات کا جواب تھپڑ کی صورت میں دے چکی تھی جس سے اس کے سر پہ باندھے نماز کے انداز میں دوپٹہ کھل چکا تھا

مجھ سے زبان لگاؤ گی۔۔۔۔؟ وہ تھپڑ مارتے ہوئے سوال کر رہی تھی
تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم اس طرح اس گھر کے لوگوں کو اندھا کہہ رہی ہو زلیل لڑکی اپنے کرتوت نظر نہیں آئے نہ جانے کتنے عاشقوں کو پیچھے لگا رکھا ہے اور تم ہم سے مقابلہ کرتی ہو

وہ دربدر تھپیر مارتی اس کا چہرہ سوجا چکی تھی۔
کیا ہو رہا ہے یہاں صنم یہ تم کیا کر رہی ہو نرجس بیگم تیزی سے آواز سنتی یہاں تک آئیں تھیں جبکہ پیچھے ہی نسرین بیگم بھی تھیں

https://www.zubinovelszone.com

امی یہ لڑکی میرا مقابلہ کر رہی ہے یہ اپنے آپ کو مجھ سے بہتر کہہ رہی تھی۔امی یہ مجھے اپنی طرح سمجھتی ہے اپنی طرح پنچ اور چھوٹی ذات۔یہ مجھے گالی دے رہی تھی امی یہ لڑکی مجھ پر الزام لگا رہی تھی۔میرے گھروالوں کو گالی دے رہی تھی یہ کہہ رہی تھی کے دادا جان کا حکم نہیں مانتی

آپ کیا کہہ رہی ہیں شرم آنی چاہیے آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے۔۔۔دانین اس لڑکی کے جھوٹ در جھوٹ پر صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھتے ہوئے بولی لیکن سامنے کون تھا جو اس کی سچائی پر یقین کرتا

چٹاخ۔۔۔۔۔تیری یہ اوقات کی تو میری بیٹی کو گالی دے۔تیری یہ اوقات کے تو میری بیٹی پر الزام لگائے میری بیٹی تیری طرح عاشق لے کر نہیں گھومتی اور نہ ہی در پر اپنے محبوب بیٹھا رکھے ہیں۔

سامنے کھڑی عورت اس کی روح کو گھائل کرتیں اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر رہی تھیں لیکن اسے درد تھپڑوں سے نہیں ان الفاظ سے ہو رہا تھا جو اس کی ذات پر اٹھائے جا رہے تھے

https://www.zubinovelszone.com

اللہ اگر امتحان رکھا ہی تھا تو عزت کو تو محفوظ رکھتا۔ کیوں ان لوگوں کے در پر آ پٹخا جو بات بات پر روح تک کو بے آبرو کر دیتے ہیں۔

○○○○○○

اس کی کلاس شروع ہو چکی تھی وہ پورے دھیان سے سامنے ٹیچر کو دیکھ رہی تھی۔ اس کا تقریباً ایک سے زیادہ مہینہ ضائع ہو چکا تھا۔

جس کی وجہ ان لوگوں نے روحان کی موت بتائی تھی جس کے بعد ٹیچر ز اس پر زیادہ دھیان دے رہے تھے سندس نامی لڑکی کو اس کے ساتھ بٹھایا گیا تھا جو کافی زیادہ لائق فائق تھی۔

اور صبح سے ہی اس کے ساتھ اس کی کافی مدد کر رہی تھی وہ چلبلی سی لڑکی تھوڑی ہی دیر میں اس کی دوست بن چکی تھی ہاں لیکن لالی جتنی اچھی نہیں لالی کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا۔

لیکن یہ بھی اچھی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اور اب وہ جب سے آئی تھی خود کو کسی کے حصار میں محسوس کر رہی تھی لگ رہا تھا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے لیکن جب بھی وہ نظر دوڑتی دور دور تک کوئی بھی نہ ہوتا۔

سوائے ایک انجانے سے احساس کے۔

جبکہ اس کا بار بار اس کا سندس سے یہ کہنا ایسے لگتا ہے کہ کوئی اس کے آس پاس ہے جو اسے دیکھ رہا ہے اسے سن رہا ہے اپنے آفس میں بیٹھے تراب کے چہرے پر مسکراہٹ گہری کر دیتا

آج کا دن اس کے لیے بے حد خوش گوار گزرا تھا اسی کی کلاس کے ایک لڑکی نے بہت ہوشیاری سے اس کی یونیورسٹی کارڈ کے پیچھے ایک پیپر چیپ لگا دی تھی اور اب وہ جب بھی کوئی بات کرتی تراب حیدر اپنے آفس میں بیٹھے بے حد سکون سے اپنی سماعتوں سے سنتا

سر یہ آپ نے عمر کا نمبر منگوایا تھا۔اس کا سیکرٹری اجازت مانگتے ہوئے کمرے میں آیا اور ایک کارڈ اس کے سامنے رکھا

ہاں اور کیا انفارمیشن ہے وہ کارڈ ہاتھوں میں لیتا نمبر ملانے لگا

سر یہ نمبر بند ہے کیونکہ عمر تقریبا چار دن پہلے ہی امریکا جا چکا ہے تب سے یہ نمبر بند ہے اور عمر کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئی۔اس کا چلتا ہوا ہاتھ رک گیا

عمر یوں اچانک کیسے جا سکتا ہے میرا مطلب ہے یوں اچانک کیسے گیا اس کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ وہ امریکا جا پاتا۔ کسی نے اس کی مدد کی ہے یا کچھ اور۔۔۔ وہ بے چینی سے سوال کر رہا تھا

سوری سر کوئی انفارمیشن نہیں ملی بہت ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن جہاں تک پتہ چلا ہے عمر کی فیملی میں صرف ایک ماں ہی تھیں جس کے انتقال کے بعد عمر بہت اکیلا ہو چکا تھا اس نے گاؤں میں موجود اپنی ساری زمین بیچ کر پاکستان چھوڑ دیا اور یہ بات عالم صاحب جانتے ہیں

پچھلے دنوں انہوں نے بھی عمر کے بارے میں بہت زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور ان کی تو عمر سے بات بھی ہوئی تھی انہوں نے عمر کو کوئی تصویر سینڈ کی تھی جس کے بعد عمر کا جواب سن کر عالم صاحب کو بے حد غصہ آیا انہوں نے تو اپنی آفس کی ایک ایک چیز توڑ دی تھی۔

سیکرٹری نے تفصیل سے بتایا تو تراب نے صرف ہاں میں سر ہلا کر اسے بھیج دیا

مطلب صاف تھا کہ عمر نے بھی یہی کہا تھا کہ دانین ہی وہ لڑکی ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

اب مزید ثبوت تو یہ گواہوں کی ضرورت نہیں تھی اسے لگا تھا کہ شاید عمر اس کی امید پر پورا اتر کر کہہ دے کہ یہ وہ دانی نہیں ہے لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا

شاید وہ بہت زیادہ سوچنے لگا تھا۔ لیکن وہ بھی کیا کرتا ہے وہ معصوم سی لڑکی اسے کہیں سے بھی بدکردار یا آوارہ نہیں لگتی تھی

OOOOOO

دیکھو لڑکی جیسا کہ تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہیں موت سے بچایا ہے لیکن اس گھر میں بھی تمہاری زندگی اچھی گزرے کی یہ سوچ مت رکھنا

ہم نے عالم کو فورس کیا بلکہ اسے اپنی قسم دی کہ وہ تم سے نکاح کرے کیونکہ اس کا ارادہ تمہیں پھانسی دلوانے کا تھا ہم نے تمہاری موت روک کر تمہیں عمر قید دے دی۔ کیونکہ ہم اپنے پوتے کے قاتل کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرتا دیکھنا چاہتے ہیں

یہ مت سوچنا کہ اس گھر میں تم پر کسی قسم کا رحم کیا جائے گا تم یہاں عمر بھر کی قیدی ہو جب مر جاؤ گی تبھی یہاں سے نکل پاؤ گی اور یہی تمہاری اوقات ہے تم اپنے لیے موت لی دعا مانگو اب

یہاں سے آزادی تمہیں اسی قیمت پر ملے کی سامنے بیٹھے بزرگ شخص جن کی دہشت سے آج بھی پورا گاؤں کانپتا تھا۔

اسے دیکھتے ہوئے جیسے خدائی کا دعویٰ کر رہے تھے دانین کو تو کم از کم ایسا ہی لگا اسی لیے خاموش نہ رہ سکی

میری موت روکنے والے آپ نہیں ہیں جناب میری موت روکنے والا وہ ہے زندگی اور موت کا حق صرف اس کے پاس ہے آپ نے تو فقط اس کے اشارے پر الفاظ ادا کیے ہیں

اور میں جانتی ہوں کہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ کوئی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ میں بے گناہ ہوں آج نہیں تو کل آپ کو بھی یقین آجائے گا اور پھر یہ جو آپ کے خدائی کے دعوے ہی نہ دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اب بھی وقت ہے اپنے دعوے واپس لیں لیں اتنی مار کھانے کے باوجود بھی دانین کی زبان اپنے حق میں بولنے کے لئے تیار تھی

اور بے گناہ تھی تو کیوں منہ بند کر کے یہ ستم سہتی رہتی۔ لیکن اس کی چلتی زبان نے نرجس بیگم کو جیسے پر پھر سے ہاتھ کھولنے مواقعہ دے گئی تھی

بدذات لڑکی تیری یہ ہمت کے تو شاہ صاحب کے سامنے زبان چلائے۔وہ اس کے بال کھینچتیں اگلے ہی لمحے اسے زمین پر پھینک چکیں تھیں۔سیکنہ ان کے ایک اشارہ ملتے ہی ایک لمبی سی چھری لے کر آئیں

جس کو لانے کا مطلب وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی یقیناً مار مار کر ان کے ہاتھ دکھنے لگے ہوں گے۔انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ایک خوف کی سنسنی سی اس کے پورے جسم میں لہر بن کر دوڑی۔

اور پھر ان کی حویلی کی دیواریں دانین کی چیخوں سے گونج

کاش تم اپنے روم کی بجائے اس روم میں شفٹ ہو جاو۔سندس نے مسکرا کر کہا

یارا گر ایسا ہو جائے تو مزا آ جائے میں اپنے ادا سے بات کروں گی اگر میرا روم چینج کروا دیا گیا تو ہم دونوں ایک ساتھ رہیں گیں

https://www.zubinovelszone.com

ویسے بھی وہ لڑکی مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے عجیب طریقہ سے گھورتی ہے جیسے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہو۔اور میری چیزوں کو بھی بنا اجازت چھوتی ہے سندس کے کمرے میں آکر سنیہا منہ بنائے اسے بتا رہی تھی

ارے یار تم نے گناہ ہی تو کیا ہے بچاری اکیلے کمرے میں عیش کر رہی تھی جب چاہتی بوائے فرینڈ کو بلا لیتی اب تم اس کے ساتھ رہو گی ہو تو اس کی ملاقاتوں کا سلسلہ بند ہو گیا ہے سندس نے اسے تفصیل سے بتایا

کیا مطلب ہوسٹل میں یہ سب کچھ بھی ہوتا ہے اس کی تو آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھی

ڈارلنگ یہ تو کچھ بھی نہیں ہوسٹل میں بہت کچھ ہوتا ہے یہاں کچھ لڑکیوں نے پورا ہوسٹل بدنام کر رکھا ہے تم بس ایک بات یاد رکھنا ہر کسی کو اپنے ساتھ فری نہیں ہونے دینا خاص کر یہ لڑکی بہت چالاک ہے یہاں ہر کوئی اپنے مطلب کے لئے جیتا ہے

تم بس اپنے ادا سے بات کر کے اپنا کمرہ چینج کروالو وہ لڑکی بالکل بھی اچھی نہیں ہے اس نے پہلے بھی اپنی روم میٹ پر غلط الزام لگا کر اسے ہوسٹل سے نکلوا دیا تھا تم نہیں جانتی وہ بہت چالاک لڑکی ہے اپنے بوائے فرینڈ سے ملنے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جاتی ہے

آدھی آدھی رات کو ہوسپٹل سے غائب ہو جاتی ہے کبھی کبھی تو دو دو دن واپس بھی نہیں آتی تھی واڈن بھی اس کی وجہ سے بہت پریشان تھی

ایک بار تو اس کی فیملی کو شکایت بھی لگا دی لیکن اس کی فیملی میں صرف اس کا باپ ہے جو یہاں نہیں بلکہ اپنی دوسری بیوی اور بچوں کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے پاس اپنی بیٹی کے لیے اتنا ٹائم بھی نہیں ہے کہ وہ اس کی ٹھیک سے تربیت ہی کر دیتا

ہوسٹلز کے اسروں پر پڑی اولادیں ایسی ہی ہوتی ہیں۔اب تو یونی کی کوئی بھی لڑکی اس سے پنگا نہیں لیتی کیونکہ یہ اسے اسے الزام لگاتی ہے کہ توبہ توبہ اس کے سامنے ڈرنے یاد بنے کی ضرورت نہیں ہے سندس اسے بات کی گہرائی سمجھا رہی تھی

کیوں کہ ایک بات تو وہ سمجھ چکی تھی کہ سنیہا جس ماحول میں پلی بڑی ہے وہاں ان سب باتوں کا مطلب سمجھنا اتنا آسان ہر گز نہیں تھا
اسے کوئی بھی بات سمجھانے میں اچھا خاصہ وقت لگ جاتا تھا۔

اس وقت بھی وہ ہوسٹل میں اپنا کمرہ چھوڑ کر اس کے کمرے میں آگئی تھی کیونکہ وہاں موجود عروسہ نامی لڑکی اسے عجیب نظروں سے گھورتی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

ایک دو بار مخاطب کرتے ہوئے بھی اس کا لہجہ اتنا سرد اور تلخ تھا کہ سنیہا سے بات بھی نہ ہو سکی

لیکن پانچ کمرے چھوڑ کر آگے ہی سندس اور اس کی دوسری کلاس فیلو کا روم تھا وہ بھی یہاں
ہوسٹل میں ہی رہ رہی تھی
ہوسٹل کے ہر روم میں دو لڑکیاں تھیں یا کسی میں تین

اسے جو روم دیا گیا تھا اس میں اس کے ساتھ ایک عروسہ نام کی لڑکی تھی یونیورسٹی کے فورتھ ایئر میں تھی
لیکن یہ لڑکی بہت عجیب تھی سنیہا اس کی نظروں سے ہی اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کا اس روم میں آنا اسے ہرگز پسند نہیں آیا ہے

اور اب جو انکشاف سندس نے اس کے بارے میں کئے تھے اس کے بعد تو وہ اس سے اور بھی زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔
اور اب اسے سندس کی باتیں بھی ٹھیک لگ رہی تھی۔

تھوڑی دیر مزید سندس کے پاس گزار کر وہ کمرے میں آئی تو وہ لڑکی اس کے سامان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

یہ آپ کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوتی اس کے سر پر آ پہنچی تھی

تمہارا بیگ بہت خوبصورت ہے دیکھ رہی تھی۔کہاں سے لیا میں بھی ایسا لوں گی۔وہ اس کے بیگ کو بڑی چاہت سے دیکھتے ہوئے بولی

یہ میرے بابا اٹلی سے لائے تھے میرے لئے وہ اپنا بیگ اس کے ہاتھوں سے لیتی اپنا سامان جو بیڈ پر بکھرا ہوا تھا بیچ میں ڈالتے ہوئے کافی سختی سے بولی تھی

شاید اس لڑکی نے اسے ضرورت سے زیادہ کمزور سمجھ لیا تھا اگر وہ اس طرح کسی سے بات نہیں کرتی تھی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ وہ کوئی دبو سی لڑکی ہے
انٹرسٹنگ۔۔اور یہ موبائل کا کور وہ اس کے موبائل سے کور ہٹاتے ہوئے اپنے موبائل میں لگاتے ہوئے بولی

یہیں سے لیا ہے کسی بھی شاپ سے مل جائے گا خیر میں اپنی چیزیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتی سنیہا نے لمحے میں اس کے ہاتھ سے اس کا موبائل لیتے ہوئے اپنا کور الگ کیا اور موبائل اس کے ہاتھ میں تھما دیا

https://www.zubinovelszone.com

صبح تک سے یہ لڑکی بہت ڈری اور دبی ہوئی لگی تھی۔اور اس لڑکی نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ کافی بڑی فیملی سے تعلق رکھتی ہے اسی لئے تو اسے ڈرا دھمکا کر اپنا فائدہ کرنا چاہتی تھی

ہوسٹل کی لڑکیوں سے وہ فائدہ تو اٹھاتی ہی رہتی تھی بس کوئی ایک بات مل جائے پھر اس کی بلیک میلنگ شروع ہو جاتی تھی۔لیکن اب اس کے ہاتھ بڑی مچھلی لگ رہی تھی

اور اسے یہی لگا تھا کہ وہ سنیہا کو بھی دبا کر رکھے گی لیکن یہاں سنیہا نے اسے کچھ اور ہی ثابت کر دیا

آئندہ احتیاط کرنا میری کسی چیز کو ہاتھ مت لگانا کیونکہ مجھے یہ بات ہرگز پسند نہیں ہے میں اپنی چیزیں کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرتی۔اور جو میری چیزیں بنا اجازت چھوتا ہے اس کی شکایت میں وارڈن سے بھی کرتی ہوں اور خود بھی ایکشن لے سکتی ہوں

وہ اپنا بیگ اٹھائے اپنے بیڈ پر رکھنے والی تھی کہ کارڈ عروسہ کے بیڈ پر ہی رہ گیا

تم بیکار میں غصہ ہو رہی ہو میں تو صرف چیک کر رہی تھی یہ تمہارے کارڈ کے ساتھ کیا لگا ہوا ہے عروسہ اسے مطمئن کرتی اس کا کارڈ دیکھنے لگی

جس کے پیچھے ایک عجیب چیز تھی دیکھنے میں تو کاغذ ہی تھا لیکن لگ کچھ ہو رہا تھا

شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آئی کوئی انسان میری چیز کو چھوئے مجھے ہر گز پسند نہیں وہ تیزی سے اپنا کارڈ اس کے ہاتھ سے نکالتی ہوئی اپنے بیگ میں پھینک چکی تھی

میں صرف دیکھ رہی تھی لڑکی اتنا ایٹیٹیوڈ کیوں ہے تم میں میں کونسا کھانے والی ہوں تمہاری چیزیں تمہارے کارڈ پر کچھ لگا ہے

میرا کارڈ ہے میری چیز ہے میں جب چاہوں گی دیکھ لوں گی تم اپنے کام سے مطلب رکھو سنیہا اسے سختی سے کہتی بیڈ پر لیٹ کر اپنا موبائل یوز کرنے لگی

عروسہ کافی دیر اسے دیکھتے رہی جب سنیہا نے اس کی طرف نہ دیکھا اور نہ ہی بات کرنے کی کوشش کی تو پیر پٹکتی اٹھ کر باہر نکل گئی

گڈ جاب سنیہا ایسی ہی سب سے مقابلہ کرو تم کسی سے نہیں ڈرتی تم بہت بہادر ہو اس نے اپنے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو شاباشی دی تھی۔

اب جو ہے جیسا ہے رہنا تو یہیں پر تھا اور یہیں سے ہی کچھ بن کر نکلنا تھا تو اپنے لیے آواز تو اٹھانی تھی اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ کسی سے نہیں ڈرے گی۔

سنیہا تم بہت بہادر ہو۔۔ کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ خود کو سمجھا رہی تھی جبکہ دوسری بیڈ کروان سے ٹیک لگائے کان سے بلو توتھ لگائے وہ اس کی باتوں پر صرف مسکرائے جا رہا تھا

اس لڑکی عروسہ نے تو آج سچ میں اس کے کام کی بربادی نکال دینی تھی

شہزادی تم بہت عقلمند ہو۔اس نے مسکرا کر لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کی

ooooooo

وہ کمرے میں داخل ہوا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے ایک لمحے میں ہی لائٹ جلائی پہلی نظر زمین پر پڑی تھی لیکن فرش بالکل خالی تھا وہاں کوئی نہیں تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ خود سے لڑ لڑ کر آیا تھا چاہے جو بھی ہو جائے وہ ترس نہیں کھائے گا ہاں لیکن پھر بھی نگاہ اسے دیکھنے کے منتظر تھی

وہ ہر طرف نظر گھماتا کمرے سے باہر نکل آیا

سارا گھر خالی تھا سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں تھے جب کہ سکینہ بی سارے دروازے چیک کرتیں۔ سرونٹ کوارٹر جا رہی تھیں جب عالم نے پکار لیا

اماں وہ لڑکی کہاں ہے۔۔اس نے انہیں روکتے ہوئے سوال کیا

عالم بابا وہ لڑکی سٹور روم میں ہے نرجس بی بی نے اسے آپ کے کمرے سے نکال کر سٹور روم میں لایا تھا اور کہا تھا کہ وہ آئندہ وہی رہے دن میں بھی کافی ہنگامہ ہوا اس نے شاہ صاحب کے سامنے زبان چلائی تو نرجس بی بی نے اس پر ہاتھ اٹھایا

بے ہوش ہو گئی تھی تو ان کے حکم پر ہم سٹور روم میں چھوڑ آئے انہوں نے بنا کسی تمہید کے سچائی بیان کی تھی

اور اب وہ گہری نظروں سے عالم کے چہرے پر دیکھ رہی تھی جہاں پریشانی نظر آ رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

خیریت تو ہے عالم بابا اگر آپ کہیں تو آپ کے لئے چائے بنا دوں اس کی پریشانی کا مطلب انہوں نے چائے کی طلب نکالا تھا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں اس لڑکی کو لے کر اپنے کمرے میں جا رہا ہوں اور سب کو بتا دیجئے گا دادا جان کا حکم ہے کہ جب تک وہ اس گھر میں ہی میرے کمرے میں ہی رہے گی کسی کو کوئی حق نہیں بنتا اسے میرے کمرے سے نکالے جب تک میں خود نہ کہوں۔

اس کا لہجہ سخت تھا سکینہ بیگم نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا

OOOOOOO

لالی تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو میرا ہاتھ پکڑ سکتی ہو وہ اپنا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے بولا جب لالی نے اس کے ہاتھ پر تالی بجائی اور نہ میں سر ہلایا

اگر میں ناول پڑھتی ہوں اور اس میں ہیروئین کو ڈرتے سہمتے دیکھتی ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان کی روح کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہوں

اور آپ کو بھی نہ زیادہ ناول کا ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بالکل بھی ڈر نہیں لگ رہا میں بہت خوش ہوں خبردار جو آپ نے زبردستی مجھے ڈرانے کی کوشش کی ہائے اللہ کتنا خوبصورت

نظارہ ہے ہم بادلوں کو چیر کر آسمانوں میں اڑ رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ مجھے ڈر لگے گا سو فنی زکوٹا

اب اتنی بھی نازک مزاج نہیں ہے لالی۔ لالی بڑے مزے سے بول رہی تھی جب اچانک ہی جہاز کو جھٹکا لگا۔

اور بہادر لالی اگلے ہی لمحے اس کے سینے میں چھپ چکی تھی

شیرو یہ کیا ہوا۔۔۔؟ وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے دبی دبی آواز میں بولی جب کہ اپنی ہنسی دبانے شیر اس کے گرد حصار باندھ گیا

یہ جہاز نہ بہادر لالی کی بہادری چیک کر رہا ہے وہ مسکراہٹ دباتا ہوا بولا

کیا مطلب۔۔۔۔ وہ غصہ ہوئی

کچھ نہیں ہوا ڈالنگ۔۔۔ وہ نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا جبکہ مائک میں گونجتی پائلٹ کی آواز معذرت کے الفاظ استعمال کر رہی تھی

ooooooooooo

پازیب یار اس طرح سے کون ڈرتا ہے تم زایار شاہ کی بیوی ہو ڈارلنگ تھوڑا حوصلہ رکھو اس کے کانپتے وجود کو تھامے وہ اچھا خاصا پریشان ہو چکا تھا

نہیں مجھے بہت ڈر لگتا ہے زایار مجھے لگتا ہے کہ جب تک ہم نیچے پہنچیں گے نہ تب تک میری روح اوپر پہنچ چکی ہو گی

وہ اس کے کالر کو مٹھیوں میں دبوچتی پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔پہلے تو اس نے پھر اسے کسی نہ کسی طریقے سے سمجھا لیا تھا لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے لگنے والے جھٹکے نے اسے مزید ڈرا دیا تھا

اور بہت کوشش کے باوجود بھی اب وہ اسے کنڑول نہیں کر پا رہا تھا
رات کا وقت تھا سارے پیسنجر تقریبا سو رہے تھے۔
اس نے اسے شیشے والی سیٹ دی تھی تا کہ وہ کنفرم ٹیبل رہے لیکن وہ کیا کنفرم ٹیبل ہوتی اسے تو کانپنے سے ہی فرصت نہیں تھی

https://www.zubinovelszone.com

اوراس کے یوں لرزتے وجود کو دیکھ کر زایار نے ایک فیصلہ کیا اس نے اس کا سر اپنے سینے سے نکالتے ہوئے اونچا کیا اور آہستہ سے اس کے لبوں پہ اپنے لب جما دیئے۔اس کی گرفت سخت تھی وہ مذاحمت نہیں کر پا رہی تھی

جو پہلے ہی خوف سے زرد پڑ چکی تھی اس کا لمس محسوس کرتے شرم سے سرخ ہو گئی

ایک تو اتنے سارے لوگوں سے بھرا ہوا جہاز اور اوپر سے زایار کا یہ بے باک انداز اسے پوری طرح سے ہلا کر رکھ گیا تھا وہ کس خوف سے کانپ رہی تھی یہ تو بھول ہی چکی تھی

اگر تم نے کانپنا بند نہیں کیا نا تو میں سارا راستہ ایسے ہی کروں گا پھر تمہیں شکایت ہو گی وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتے ہوئے بے حد نرمی سے بولا

اس نے نظریں چراتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا دل اب بھی تیزی سے دھڑک رہا تھا اور ہاتھ اب بھی کانپ رہے تھے۔یہ الگ بات تھی کہ اب یہ حالت جہاز میں بیٹھنے کے خوف سے نہیں بلکہ زایار کی قربت کی وجہ سے ہوئی تھی

OOOOOOOO

https://www.zubinovelszone.com

اس نے سٹور روم میں قدم رکھا تو وہ چادر بچھائے زمین پر لیٹی ہوئی تھی۔ وہ کیوں اس کے معاملے میں بے بس ہوتا جا رہا تھا اس پر تو ظلم کی انتہا کرنی تھی دادا جان کے وعدے کے مطابق اسے بدلہ لینا تھا

اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ بدلہ لے گا وہ اس لڑکی پر کسی قسم کا کوئی ترس نہیں کھائے گا۔

اس نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی تھی وہ ایسی نہیں لگتی اس نے کہا تھا کہ وہ بہت معصوم سی دکھتی ہے لیکن دادا جان کا کہنا تھا کہ مکار لوگ اصل میں معصوم ہی دکھتے ہیں

لیکن تم رحم نہیں کھاؤ گے جب تک میں اپنے پوتے کی قاتلہ کو آخری سانس نہ لیتے ہوئے دیکھوں مجھے سکون نہیں آئے گا

اور تمہارا فرض ہے کہ تم اپنے دادا اس کو سکون دو تمہیں میرے پوتے کا انتقام لینا ہو گا۔ دادا جان کی قسم یاد کرتے ہوئے اسے خود پر غصہ آنے لگا ہوا اس نے قسم کھائی تھی کہ چاہے جو بھی ہو جائے وہ اس پر ترس نہیں کھائے گا

اگراس کی جگہ کوئی اور ہوتی تو شاید وہ کبھی رحم نہ کرتا۔ لیکن یہ وہ لڑکی تھی جسے اس نے اپنی روح کی گہرائیوں سے چاہا تھا جسے اپنی زندگی میں شامل کر کے وہ اپنی بیوی بنا کر اسے زندگی کی ہر خوشی دینا چاہتا تھا

اس کا پر نور معصوم سا چہرہ اسے اپنی طرف مائل کرتا تھا اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی جو اسے بے گناہ ثابت کر سکتی تھی

اس کی سہیلی نے کہا تھا کہ وہ گناہگار ہے عمر نے کہا تھا کہ وہ گناہگار ہے یہاں تک کہ آفس میں 20 لوگوں نے کہا تھا کہ وہ گناہگار ہے لیکن پھر بھی اس کا دل کیوں نہیں مانتا تھا

اس کا نام دانی تھا اور اس لڑکی کا نام بھی دانی تھا اتنے سارے اتفاق بھلا ایک ساتھ تو نہیں ہو سکتے

بریرہ نے اپنے فون سے اسے پیسے ٹرانسفر کیے تھے اور اس بات کی گواہی اس کی چاچی نے دی تھی

بریرہ کے موبائل سے اس کا نمبر ملا تھا اب اس کے بعد اور کونسے ثبوت چاہیے تھے اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ یہی وہ لڑکی ہے جس نے روحان دھوکہ دیا ہے

اور پھر اس کی ابورشن رپورٹ جس پر صاف صاف لکھا تھا کہ اس نے روحان کے بچے کو مروا دیا ہے۔

اب کونسا ثبوت مانگتا تھا اس کا دل کیوں یقین نہیں کر لیتا تھا کہ یہی وہ لڑکی ہے جس نے اسے محبت سے نفرت کرنا سکھایا ہے۔

اسے خود سے نفرت ہونے لگی تھی کیوں اسے اس سے محبت ہوئی

اس کے بس میں ہوتا تو وہ اپنے دل کو سینے سے نکال کر پھینک دیتا جس میں یہ لڑکی اس طرح سے بسنے لگی تھی کہ اب نکلنے کا نام نہیں لے رہی تھی

وہ آگے بڑھتے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے سے جگانے لگا لیکن وہ جاگتی تو تب جب وہ ہوش میں ہوتی

سنو لڑکی یہ ڈرامے کسی اور کے سامنے کرنا یہ ڈرامے مجھ پر نہیں چلیں گے وہ اس کے بازو کو ہلاتا زبردستی اٹھانے لگا جب اس کے جسم کی حدت محسوس کر کے پریشانی سے اس کا ماتھا چھوا تھا۔

بخار کی شدت سے اس کا چہرہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا اور چہروں پر موجود تماچوں کے نشان الگ ہی کہانی پیش کر رہے تھے عالم نے لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا

اس وقت وہ بھول چکا تھا کہ وہ کون ہے بھول چکا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرنا چاہتا ہے اسے بس اتنا پتا تھا۔

کہ اس کی حالت بے حد خراب ہے وہ اس کے نازک وجود کو اٹھائے کمرے میں لایا اور اسے اپنے بیڈ پر لٹایا اس کا ٹمپریچر چیک کرتے ہوئے اس نے کچن سے ٹھنڈا پانی لایا اور اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھنے لگا

اس کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے یقیناً اس نے اس ٹیوب کو استعمال نہیں کیا تھا جو عالم نے اسے لا کر دی تھی۔

آگے پیچھے دھیان دیکھتے ہوئے اس نے سامنے ٹیبل کے نیچے پڑی ٹیوب کو اٹھا کر اس کے زخموں پر لگانا شروع کیا

اس کے بازو پر لکیروں جیسا نشان دیکھ کر اس نے اس کی آستین سے کپڑا اٹھایا

جہاں نیل کے نشان بنے ہوئے تھے

اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا عالم نے اس کا نماز اسٹائل میں لپٹا دوپٹہ کھول کر سائیڈ پر رکھا اس کے کندھے پر بھی ایسا ہی ایک نشان تھا۔اس نے آہستہ سے اس کی پشت پر موجود ڈوریاں کھولنا چاہی تا کہ وہ اس کے زخموں پر مرہم لگا سکے لیکن اس کے الفاظ ایک بار پھر سے اس کے کان میں گونج اٹھے تھے

کہیں آپ بدلے کے آر میں اپنے نفس کی تسکین تو نہیں چاہتے۔اس نے لمحے میں اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا تھا

تم مر کر بھی اگر عالم سلطان شاہ کی قربت مانگو گی تو تمہیں اس کی قربت کا ایک لمحہ بھی نہیں ملے گا ۔عالم شاہ کے جذبات اتنے گرے پڑے نہیں دانین یوسف کہ وہ تم جیسی لڑکی پر ہار دے۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میری قربت میں ایک لمحہ بھی بِتاؤ

اور تم اس قابل بھی نہیں ہو کہ تمہارے ساتھ انسانیت دکھائی جائے یہی سزا ہے تمہاری کہ تم اس درد میں تڑپ تڑپ کر مرو

https://www.zubinovelszone.com

اس کے وجود پر کمبل ڈالتا وہ خود صوفے پر آ کر لیٹ گیا۔

○○○○○

کمرے کا دروازہ مسلسل بج رہا تھا

اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو نرم و ملائم بستر پایا۔ یہ احساس کی خواب جیسا تھا

اس نے بے ساختہ نظر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا اور پھر سامنے صوفے پر جہاں وہ گہری نیند سو رہا تھا اس کی ٹانگیں صوفے سے نیچے تھی وہ کافی انکفرٹیبل تھا اس کے چہرے پر بے زاری چھائی تھی

پتا نہیں دروازے پر کون تھا جو اتنی بے چینی سے دروازہ بجا رہا تھا

جب اچانک عالم کی آنکھ کھل گئی وہ بنا بیڈ کی جانب دیکھے دروازے کی طرف بڑھا تھا جب کہ اسے جاگتے پا کر دانی نے اپنی آنکھیں بند کر لیں

کیا ہو گیا چاچی کیوں صبح صبح دروازہ بجا رہی ہیں وہ اپنی نیند خراب ہونے پر کافی جھنجھلایا ہوا تھا

عالم بیٹا وہ لڑکی بھاگ گئی وہ لڑکی غائب ہے میں اسے دیکھنے سٹور روم میں گئی تو وہاں پر موجود نہیں تھی کہیں کسی کے ساتھ بھاگ تو نہیں گئی ان کا لہجہ اتنا عجیب تھا کہ عالم کی آنکھیں سرخ ہونے لگی

اس نے لمحے کہ ہزارئیں حصے میں پورا دروازہ کھول کر ان کے سامنے کیا تھا سب کچھ سننے اور جاننے کے باوجود بھی دانین نے کسی قسم کا کوئی رسپانس نہ دیا

یہ لوگ اسے کیا سمجھتے تھے وہ اچھی طرح سے جان گئی تھی
آپ کو کیا لگتا ہے عالم سلطان شاہ کی بیوی بھاگے گی تو وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے گا نکاح کر کے لایا ہوں بے خبر نہیں ہوں اس سے اس کا لہجہ سخت تھا

اچھا یہ مہارانی یہاں آرام فرما رہی ہے اوپر سے آج سکینہ بی بی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے کہو اسسے آ کر ناشتہ بنائے چاچی بے حد غصے سے بولی تھیں انہیں سب سے زیادہ غصہ تو اس کا عالم کے بیڈ پر ہونا تھا

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے چاچی جب طبیعت ٹھیک ہو گی تب کروالیجئے گیا سب کچھ رات سے بخار میں تپتی رہی ہے فی الحال یہ سب کچھ کروانے کی ضرورت نہیں ہے جب تک دادا جان واپس نہیں آجاتے

کل رات کو ہی دادا جان اپنے کسی خاص دوست سے ملنے شہر گئے تھے جس کی طبیعت بے حد خراب تھی

اچھا تو مطلب یہ سب کچھ صرف ابا کے سامنے کرنا ہے مجھے تو لگتا تھا کہ تم روحان کا بدلہ لے رہے ہو لیکن اب سمجھ میں آیا کہ یہ سارا کام تو صرف ابا جان کو خوش کرنے کے لئے کر رہے ہو تمہارے اپنے دل میں تو روحان کے لیے کوئی محبت تھی تبھی تو اس لڑکی کو دیکھ کر نیت بدل گئی چاچی کا لہجہ سخت ہو گیا

میں روحان سے کتنی محبت کرتا ہوں یہ سب جانتے ہیں مجھے کسی کو ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے چاچی اور باقی جہاں تک بات اس لڑکی سے بدلہ لینے کی ہے تو کیا آپ لوگ اس کی لاش تے بدلہ لیں گے

https://www.zubinovelszone.com

مجھے اس پر کوئی ترس نہیں آرہا اور ناہی مجھے اس سے کوئی دلچسپی ہے لیکن اگر یہ یہاں پر اس بخار میں مر گئی ناتو آپ کا بدلہ دھرا کا دھرا رہ جائے گا

اس سے بدلہ لینے کے لیے پہلے اسے مقابلے کے قابل تو بننے دیں مجھے اس میں صرف اتنی ہی دلچسپی ہے جتنی دادا جان کا حکم ہے
باقی کوئی کیا سوچتا ہے مجھے فرق نہیں پڑتا اس کا لہجہ اتنا صاف تھا کہ چاچی ہر بھڑا سی گئی
ارے بیٹا میں بھی تو وہی کہہ رہی تھی۔ خیر چھوڑو تم تو نیچے آؤ ناشتہ کر لو کتنا وقت ہو گیا ہے سات بجنے والے ہیں
چاچی نے مسکرا کر بات ختم کرنی چاہی

میں سونا چاہتا ہوں رات کو کافی لیٹ آیا تھا وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو چاچی ہاں میں سر ہلاتیں وہاں سے نکل گئی اور وہ اپنے ہونے والے دماد کی نظروں میں مزید برا نہیں بننا چاہتی تھی پہلے ہی دانین کو اس کے بیڈ پر دیکھ کر وہ اپنا غصہ دبا نہیں پائیں

اور یہ سب صرف صنم کی باتوں کی وجہ سے ہوا تھا جس کا کہنا تھا کہ تراب کی نیت اس لڑکی پر بدل گئی ہے اور نا بھولیں کہ وہ عالم کی محرم ہے

https://www.zubinovelszone.com

دروازہ بند کر کے عالم نے ایک نظر بیڈ پر دیکھا تھا تو وہ آنکھیں بند کئے ویسے ہی پڑی تھی اس نے آہستہ سے قریب آکر اس کے ماتھے کو چھوا تو دانین نے اپنی آنکھیں کھول دیں

فکر نہ کریں بہت سخت جان ہوں میں جب تک آپ کا بدلہ پورا نہ ہو جائے تب تک ماروں گی نہیں اس کا ہاتھ پیچھے ہٹنے پر وہ فوراً ہی اٹھ بیٹھی تھی

جب تک میرا بدلہ پورا نہ ہو جائے تب تک میں تمہیں مرنے دوں گا بھی نہیں اس کے بدتمیز انداز پر اس کا جواب بھی کچھ ایسا ہی تھا

جب کے دانی بنا اسے دیکھے اٹھ کر جانے والی تھی لیکن اس کا نظر انداز کا انداز عالم کو آگ ہی تو لگا گیا تھا اس نے ایک جھٹکے میں اس کے بازو کو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا

کس بات کا اتنا غرور ہے کون سے آسمان سے اتری ہوئی پری ہو تم جو مجھے اتنے نخرے دکھا رہی ہو حد میں رہو میرے لیے اتنی اہم نہیں ہو جتنی خود کو سمجھ رہی ہو

-

نہ جانے کیوں وہ اس پر جتا رہا تھا جب کہ یہ ساری باتیں تو وہ پہلے سے جانتی تھی اور نہ ہی وہ عالم کی نظروں میں اہم ہونا چاہتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

آپ یہ بات مجھے پہلے بھی بتا چکے ہیں نہ جانے کیوں بار بار بتانا چاہتے ہیں لیکن میں بھی آپ کو بتا دوں کہ آپ میری زندگی میں اتنے ہی نا اہم ہے جتنی کی میں آپ کی زندگی میں

بلکہ یہ کہنا بہتر رہے گا کہ آپ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے شاید اپنی زندگی میں اہمیت دے بھی فیں لیکن تب بھی میری زندگی میں آپ کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی میرے لئے آپ کبھی اہم نہیں ہوں گے بے شک ہے میری موت کی وجہ ہی کیوں نہ بن جائیں کبھی آپ میری زندگی میں ایک ناپسندیدہ اور غیر اہم انسان کا کردار نبھائیں گے

اگر میں مر بھی جاؤں نا تب بھی آپ کا ہونا نہ ہونا میرے لیے ایک برابر ہے وہ ابھی نجانے کیا کیا کہتی جب عالم نے اس کے بال پکڑ کر مٹھی میں بھیجے

میں تمہارے لئے اہم نہ سہی لیکن تمہاری زندگی کی ایک ایک سانس پر اپنا نقش چھوڑ دونگا دانین یوسف بلکہ نہیں آج سے تمہاری پہچان بھی میرے نام سے ہوگئی
اس گھر میں اس دنیا میں تم صرف اور صرف دانین عالم شاہ بن کر رہو گی

اور ایک اہم بات ہمارے گھر کی بہویں شوہر کے نام کی نتھ پہنتی ہیں ہمارے خاندان کا رواج ہے اپنے آپ کو تیار کر وہ اس کی چھوٹی سی ناک کو چھوتا نہ جانے کیوں اپنے دل میں دبی چھوٹی سی خواہش کا اظہار کر گیا

میں نے کبھی نہیں پہنی اور نہ ہی میرے ناک میں کسی قسم کا کوئی چھید ہے
دانین نے گھبرا کر بتایا تھا

اب ہو جائے گا۔۔۔اور اس کی چھوٹہ سی ناک فیکھتا وہاں سے نکل گیا جب کہ دانی پریشان ہو چکی تھی کہ اتنے عذابوں کے ساتھ ایک اور درد بھی سہنا ہو گا

اسے مسئلہ درد سہنے سے نہیں تھا وہ تو ویسے بھی سہتی تھی لیکن اس شخص کے نام کی کوئی بھی چیز وہ اپنے بدن پر کیوں سجاتی

ooooo

عالم کے جانے میں ابھی تھوڑا وقت باقی تھا لیکن وہ اسے ناشتے کرنے کا کہہ کر باہر نکل گیا تھا جب ایک عورت کمرے میں آئیں

شکل سے ہی کوئی بنجارن سی لگتی تھی

ماشاءاللہ ماشاءاللہ شاہ صاحب کی بیوی تو بہت خوبصورت ہے وہ اس کے صدقے واری اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولیں ہاتھوں میں موٹے موٹے کڑے اور گلے میں سجا موتیوں کا ہار سر پہ پورا ماتھا کور کئے ہوئے جھومر تھا

اور اس کے ہاتھ میں خطرناک سے کوئی چیز تھی اس کے اچانک کمرے میں آ جانے پر دانین گھبرا سی گئی تھوڑی دیر پہلے ملازمہ عالم کے آرڈر پر کھانا کمرے میں ہی دی گئی تھی
عالم کی وجہ سے آج اسے کمرے میں آرام کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی کیونکہ بقول عالم کے وہ کسی مردہ وجود سے بدلہ نہیں لینا چاہتا تھا اس سے بدلہ لینے کے لیے اس کا بالکل صحت یاب ہونا ضروری ہے

آپ کون ہیں میں آپ کو نہیں جانتی آپ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا
ارے بی بی جی میں بنگا یاری ہوں یہی کچی زمین پر جوگیوں میں رہتی ہوں عالم صاحب کا بڑا کرم ہے ہم پر چودھریوں نے تو بڑا ظلم ڈھایا ہم پر ہماری زمین پر قبضہ کر لیا لیکن شاہ صاحب نے نہ صرف ہماری زمین واپس دلوائی بلکہ چوہدریوں پر کیس بھی کروا دیا جس کے بعد ہمیں ہماری زمین مل گئی ہماری تو جان بھی قربان شاہ صاحب پر

اب شاہ صاحب نے ہمیں بتایا کہ ان کی بیوی کی ناک میں چھد نہیں ہے۔ ہم تو بس بھاگتے چلے آئے یہاں لیکن پھر بی بی نے بتایا کہ آپ سیڑھیوں سے گر گئی تھی جس کی وجہ سے بہت چوٹ بھی آئیں اور بخار بھی چڑھ گیا بس پھر ہم آپ کے کمرے میں ہی آ گئے آپ کا کام کرنے کے لئے

ویسے بہت سوہنی ہے آپ نتھ پہن کر بہت خوبصورت لگے گی وہ ہاتھوں میں موجود نوک نما چیز کو سامنے کرتے ہوئے بولی دانین کو اس کی پوری بات سمجھ میں آ گئی

مجھے کوئی چھد نہیں کروانا وہ تیزی سے کہتی بیٹھ سے اٹھنے ہی والی تھی کہ عالم کمرے میں داخل ہوا

ارے بی بی جی شاہ صاحب نے بتایا مجھے کہ آپ شہری لڑکی ہو آپ ان رسموں رواجوں کو زیادہ نہیں مانتی لیکن یہ تو شاہ صاحب کے گھر کا رواج ہے ان کے گھر کی ہر لڑکی اپنے شوہر کے نام کی نتھ ضرور پہنتی ہے۔

اب آپ کو رواج تو پورا کرنا ہی ہو گا اس کا ہاتھ ذرا سختی سے تھامتے ہوئے بولی جو نجانے کیا سوچ کر عالم نے اس کا ہاتھ کھینچ لیا

میں سے تھامتا ہوں آپ اپنا کام کریں وہ اس سے اس کے دونوں بازو تھامے ہوئے بولا تو دانین کو لگا کے وہ کسی شکنجے میں پھنس چکی ہے اس نے ایک نظر اسے امید سے دیکھتے ہوئے نہ میں سر ہلایا تھا جب عالم کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نمایاں ہوئی

نین جان اتنا تو کرنا پڑے گا وہ بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا اسے حیران ہی تو کر گیا تھا اس کا دہکتا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کر کے دانین نے اپنے دھڑکتے دل کو بے لگام چھوڑا

عالم اسے نرمی سے اپنے قریب کیے محسوس کر رہا تھا وہ بھول گیا تھا کہ وہ کون ہے یاد تھا تو صرف اتنا کہ وہ اپنے دل کی خواہش پوری کر رہا ہے۔اس کا دل دماغ ہر سوچ سے دور تھا وہ صرف اسے محسوس کر رہا تھا

جبکہ اس کی قربت میں دانین کو پل بھر میں پسینے میں شرابور کر دیا تھا اس کا دل الگ ترنگ میں دھڑکنے لگا تھا۔اس کی سانس بے حد تیز ہونے لگی تھی۔اس کا اتنا قریب ہونا دانین کو بے چین کر گیا تھا

وہ کس چیز کے لیے انکار کر رہی تھی کس چیز کا احتجاج کر رہی تھی وہ بالکل بھول چکی تھی احساس تب ہوا جب کانٹے نما چیز اس کے ناک کے آر پار ہوئی

درد سے "سی" کی آواز نکلی اور بے ساختہ ہی آنسو آنکھوں سے چھلک پڑے لیکن اگلا منظر اس سے بھی زیادہ حیران کر دینے والا تھا جب عالم نے اسے اپنے سینے میں لگا لیا جیسے وہ اس کی متاعِ جان ہو اس کی زندگی کو اتنی سی تکلیف ہونے پر تڑپ ہوا تھا

یہ اتنا سحر انگیز لمحہ کیوں تھا وہ کیوں اس کے اتنے قریب آیا تھا

اسے خود سے لگائے وہ اس کی تکلیف کو کم کر رہا تھا اسے جیسے وہ دینا کی ہر تلیف سے بچا رہا ہو اسے خود میں چھپا رہا ہو

اب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تکلیف بھی کوئی تکلیف ہے عورت تو اور بھی نہ جانے کتنے درد سہتی ہے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں اور اوپر سے اتنی کمزور ہیں آپ تو بچہ کیسے پیدا کریں گی سامنے کھڑی بے لگام عورت نے اپنی زبان کے ایسے جوہر دکھائے تھے دانین کا چہرہ اٹھانا ہی ناممکن ہو گیا

شکریہ اب آپ جائیں وہ چند نوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا

نہیں نہیں شاہ صاحب اس کی کیا ضرورت ہے یہ تو میری خواہش تھی کہ آپ کی بیوی کو میں اپنے ہاتھوں سے ناک کا چھد کر کے نتھ پہناوں۔ وہ پیسے لینے سے انکار کرتے ہوئے بولی

نہیں نتھ تو میں خود بنالوں گا آپ نے جتنا کام کر دیا ہے اتنا ہی بہت ہے۔ نین جان ان کو ٹھیکو یو بولو کیوں کہ ان کے ماہر ہاتھ اگر آج دستیاب نہ ہوتے تو یہ کام میں اپنے ہاتھوں سے سرانجام دیتا انہوں نے تمہیں تکلیف سے بچالیا۔ وہ بے حد نرمی سے اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا

دانین نے سر کے اشارے سے انہیں شکریہ کہا
جیتی رہیں سدا سہاگن رہیں شوہر کا سایہ ہمیشہ سر پر بنا رہے وہ اسے دعائیں دیتے ہوئے بولیں جبکہ اس کی دعاؤں کے بدلے وہ آمین بھی نہ کہہ سکی۔

○○○○○

اس عورت کے جانے کے بعد عالم نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا تھا
لڑکی اتنی بھی اچھی نہیں لگ رہی ہو ناک چھد کر کے میں تمہیں اپنی باہوں میں بھر کر رکھ لوں

حد میں رہو یہ بات مجھے آئندہ بولنے کی ضرورت نہیں پڑے وہ اس سے دور ہوتا دروازہ اندر سے بند کرتے ہوئے بولا وہ احساسِ شرمندگی سے نگاہیں جھکا گئی اس کو کیا ضرورت تھی اس کے اتنے قریب کھڑے ہونے کی

کیا ضرورت تھی اپنی تکلیف میں اس کا سہارا لینے کی کیوں بھول گئی تھی کہ وہ اس کا ہمدرد نہیں بلکہ ستمگر ہے۔

وہ سے نظریں چرا گھر واش روم جانے لگی جب عالم کی آواز آئی
رکو یہی پر ابھی میں نے تمہیں کہیں جانے کی اجازت نہیں تھی عالم کہتے ہوئی الماری کی طرف آیا تھا

جب کہ دانین یہ سوچ رہی تھی کہ یہ بندہ اسے اور کتنا ذلیل کرے گا
وہ اس پر ایک گہری نظر ڈالتا وہ الماری کھول کر ایک چھوٹی سی سرخ ڈبی نکالتا ہوا پلٹا اس نے اس میں سے ایک خوبصورت چھوٹی سی نتھ نکال کر اس کے سامنے کی دانین نے بے ساختہ ہاتھ اپنی ناک پر رکھا تھا

یہ فورا سے نہیں پہنائی جاتی وہ عورت جو پہنا کر گئی ہے کچھ دن یہی رہنے دیجئے اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ بے چینی سے بولی تھی ابھی اس تکلیف کو سہے وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ یہ اور تکلیف دینے کی کوشش میں تھا

اگر اس کے نام پر یہ انچاہا کام کر ہی لیا تھا تو ابھی تھوڑا سا تو رحم کرے

میں نے تم سے پوچھا۔۔۔؟

نہیں نہ تو پھر زبان کیوں چلا رہی ہو۔۔۔میں بہتر جانتا ہوں مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں وہ اس کے سامنے رکتا بے رحمانہ انداز میں بولا

پلیز مت کریں مجھے پہلے ہی درد ہے یہ بہت ہرٹ کرتا ہے وہ اپنے ناک پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

ہاتھ ہٹاؤ ورنہ جس انداز میں میں کروں گا زیادہ ہرٹ ہو گا وہ جیسے چانس دے رہا تھا

اس کا ہرٹ لفظ سن کر دانین نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ ناک سے ہٹایا

عالم نے مسکراتے ہوئے بے حد احتیاط سے اس کی ناک سے وہ چھوٹی سی لونگ نکالیں جو وہ عورت پہنا کر گئی تھی

وہ پوری کوشش کر رہا تھا کہ اس کام میں اسے بالکل تکلیف نہ ہو لیکن یہ درد تو درد تھا اتنی جلدی تو جان چھوڑنے والا نہیں تھا عالم نے بے حد نرمی سے اس کے ناک میں وہ نتھ پہنانا چاہئی۔

سی۔کی آواز کے ساتھ ہی اس نے اس کی شرٹ کو تھام لیا تھا

ہو بھی گیا بے کار میں اتنا ڈر رہی تھی تم وہ طرح پیچھے ہٹتے ہوئے بھرپور استحقاق سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

دانین نے اپنی نظریں جھکائی تو اگلے ہی لمحے علم نے اس کی تھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کے اس کا چہرہ دوبارہ اوپر کیا

گڈ یہ میں اتری ہوئی نہ دیکھوں اگر مجھے تمہارے چہرے پر یہ نظر نہ آئی تو میں تمہارا چہرہ ہی بگاڑ دوں گا۔۔۔ جاؤاب آرام کرو مجھے بھی آفس جانا ہے

وہ اس سے کہتا آئینے کے سامنے جا رکا اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اس نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی تھی

وہ بہت تھوڑی آواز سی میں رو رہی تھی۔

OOOOOO

جبکہ عالم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ہاں یہ تکلیف دے کر اسے بالکل برا نہیں لگا تھا یہ تو وہ تکلیف تھی جو اس نے تب بھی دینی تھی جب وہ روحان کی دانی نہ ہوتی

عالم کے نکاح میں آنے کے بعد اسے یہ تکلیف سہنی ہی تھی

مطلب کہ یہ تکلیف تو اس نے اپنی دانی کے لئے بھی رکھی ہوئی تھی تو پھر افسوس کیسا

رونا دھونا تو ایسے مچار کھا ہے جیسے خدانخواستہ کوئی بہت بڑا ظلم کر دیا ہو۔ اتنی ذراسی تکلیف پر یوں رو رہی ہو ابھی تو بہت ساری تکلیفیں سہنی ہے

اور خیر سے تمہاری خوبصورتی پر کوئی داغ نہیں لگا یا بلکہ تمہاری خوبصورتی کو چار چاند لگائے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

آکر شیشے میں دیکھو اپنی شکل پہلے سے بہتر لگ رہی ہو۔۔یہ نہیں کہہ پایا تھا کہ وہ بے حد
خوبصورت لگ رہی ہے

ہاں وہ کیوں اپنے جذبے اس پر لٹاتا کیوں اظہار کرتا اس سے اپنی باتوں کا بس حقیقت تھی اس کی
تصویروں میں چھپی تھی اس نے اب تک اس کی کوئی بھی پینٹنگ نتھ کے بغیر نہیں بنائی تھی
لیکن اصل تصویر اس تصویر سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی اس کی سوچوں سے زیادہ پیاری لگی
تھی۔

اس کے ہاتھ بے چین ہو رہے تھے وہ اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کی خوبصورت سی تصویر بنانا
چاہتا تھا

اس کی خوبصورتی جو اتنی محنت کے بعد بھی اپنی تصویر میں بیان نہیں کر پایا تھا اسے سامنے بیٹھا کر
وہ کمی پوری کرنا چاہتا تھا۔

لیکن وہ تو تب ہوتا جب وہ اس کی دانی ہوتی یہ تو کوئی اور ہی تھی مکار فریبی دھوکے باز لالچی قاتلہ
اس کے ذہن میں اس کے کتنے ہی نام درج تھے

لیکن دل میں بس ایک ہی نام تھا

عالم کی نین

اور یہ تحفہ وہ اسے اپنی شادی کی رات دینے والا تھا اسے دیکھ کر وہ یہ خرید کے آیا تھا جس دن اس
سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی جس دن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ یہی اس کی زندگی میں شامل ہوگی

ہاں اب اسے وہ اس تحفے کے قابل نہیں سمجھتا تھا اب اس کے دل میں کسی لڑکی کے لئے کوئی جگہ نہ تھی

جسے چاہا دعاؤں میں مانگا وہ ملی بھی تو اس انداز میں کہ ملنے کی چاہت ختم ہو گی

اب وہ کیا کرتا وہ ان چیزوں کا۔ وہ جانتا تھا کہ اب یہ قصہ ختم نہیں ہو سکتا اب یہ کہانی دانی کی موت کے ساتھ ہی ختم ہوئی تھی

بہت سال پہلے کی بات ہے جب حیدر چاچو نے دادا جان کے سامنے یہ شرط رکھی کہ وہ دوسری شادی کریں گے دادا جان کے الفاظ یہ تھے کہ جب تک زلیخا مر نہیں جاتی تب تک تمہاری زندگی میں اور کوئی عورت نہیں آئے گی۔

اور یہی تو ان کی حویلی میں صدیوں سے ہوتا آیا تھا ان کے خاندان کا مرد دوسری شادی صرف اسی کنڈیشن پر کر سکتا تھا جب اس کی پہلی بیوی مر جائے ورنہ اس خاندان میں کسی بھی مرد کو دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں تھی

لیکن کوئی نہیں جانتا تھا اس واقعہ کے دو ماہ کے بعد زلیخا چاچی کی لاش ان ہی کے کمرے سے ملے گی

ان کی موت کے تقریباً پندرہ دن بعد حیدر چاچو نے دوسری شادی کر لی تھی اس کے بعد تراب ہر انسان سے کٹ گیا اس نے سب کو بتانے کی کوشش کی تھی کہ اس کی ماں مری نہیں ہے اسے مارا گیا ہے۔

لیکن سب نے اس سے بچہ سمجھا کسی نے اس کی بات پر غور نہیں کیا بلکہ اسے بورڈنگ میں بھیج کر قصہ تمام کر ڈالا

اور یہ رواج آج بھی چل رہا تھا عالم جانتا تھا کہ اگر اسے زندگی میں کبھی بھی دوسری شادی کے لیے فورس کیا گیا تو دانی کو مار دیا جائے گا۔

بے شک آج وہ اس سے نفرت کرتا تھا وہ اس کے ساتھ زندگی کا ایک لمحہ بھی نہیں گزارنا چاہتا تھا لیکن اس کی لاش دیکھنے کی ہمت وہ خود میں نہیں پاتا تھا

وہ اس سے نفرت کا دعویٰ کرتا تھا لیکن اسے اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھ نہیں سکتا تھا صبح وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے اسی لئے تو اسے سنانے کے لیے اس نے کہا تھا کہ وہ مردہ وجود سے انتقام نہیں لیتا

جب کہ حقیقت یہ تھی کے رات اس کا بخار میں تپتا وجود دیکھ کر وہ خود تڑپ اُٹھا تھا اسکی محبت کی روح اسے جنجھوڑ رہی تھی وہ ظالم بننا چاہتا تھا اور وہ ظالم بنے گا وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اپنی محبت کو دبا نہیں پا رہا تھا لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ کبھی بھی اس لڑکی پر اپنی محبت ظاہر نہیں ہونے دے گا

oooooo

بس للی اب میں تھک چکا ہوں اب مزید تصویریں مجھ سے نہیں بنتی موبائل نیچے کرتے ہوئے وہ بولا تو وہ جو نیو سٹائل میں کھڑے ہو کر تصویر بنانے والی تھی منہ بنا گی

مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ سے کچھ نہیں ہو گا ایک تصویر تو بنتی نہیں ہے آپ سے اپنی کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے بالکل لڑاکا عورتوں کی طرح بولی تھی

خدا کا خوف کرو لالی ایک تصویر صبح سے ڈیڑھ سو تصویریں بنا چکا ہوں اور اور یہ تعداد تو ان کی ہے جو تمہیں پسند آئی ہے جو تمہیں پسند نہیں آئی وہ تو تقریباً سات سو تھی اب میں تھک چکا ہوں اور مجھے بہت زیادہ بھوک بھی لگی ہے اب مجھ سے اور تصویریں نہیں بنتی چلو کھانا کھاتے ہیں

شیر واب مینتوں پر اتر آیا تھا کیونکہ اس وقت دوپہر کے ساڑھے تین بج رہے تھے وہ صبح ہلکا پھلکا ناشتہ کر کے ہوٹل سے نکلے تھے

پہلے تو گھومنے میں نے بالکل بھی اندازہ نہ ہوا لیکن اب بھوک سے شیر کی جان نکل رہی تھی اور لالی کو بالکل پرواہ نہیں تھی اس کو تو صرف اپنی تصویریں بنانے کی فکر تھی

اور ساتھ ساتھ اپنی بے شمار تصویریں سنہا کو بھی سینڈ کر رہی تھی

یا اللہ مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ کو اتنی بھوک لگی ہے پہلے آپ کو کچھ کھلاتے ہیں میرے کیمرہ مین پھر آپ میری بہت ساری تصویریں بنائے گا

وہ اس کا ہاتھ تھامتے فائنلی اس پر ترس کھاتے ہوئے بولی شیر و نے شکرانہ انداز میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے

ooooo

زایار ہم دونوں لالی اور شیر ادا کے ساتھ کیوں نہیں گئے ہمیں بھی تو ان کے ساتھ چلنا تھا وہ دونوں اس وقت ترکی کے ایک بہت ہی خوبصورت پہاڑ پر بنے چھوٹے سے ہوٹل میں موجود تھے

کیوں تم ان لوگوں کے ساتھ جانا چاہتی تھی مجھے تو لگا کے تم میرے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہو ۔وہ آئس کریم اس کی جانب کرتے ہوئے بولا

کیا کر رہے ہیں لوگ دیکھ رہے ہیں۔وہ چہرہ جھکائے اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی بہت سارے لوگ تو انکی جانب متوجہ تھے

تم کیوں شرما رہی ہو شرم تو مجھے آنی چاہیے جو اکتیس سالہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سات سال کے بچے کا باپ بھی ہے۔وہ اس کی حالت سے مزے لیتے ہوئے بولا

زایار ایسا نہ کریں۔دیکھنے والے کیا سوچ رہے ہوں گے ہمارے بارے میں وہ نظر جھکائے پھر سے اسے سمجھانے لگی

ماشااللہ ویری بیوٹی فل کپل۔۔۔سامنے بیٹھی عورت نے جیسے اس کی مشکل آسان کر دی تھی

تھینک یو سو مچ۔۔زایار اسے جواب دیتے ہوئے واپس اس کی طرف پلٹا

دیکھ لیا سب کیا سوچ رہے ہیں

Güzel kız, kocanın elinden dondurma ye

دوسری ٹیبل پر موجود لڑکی اسے دیکھتے ہوئے پھر سے بولی جب کہ اس کے ہاتھ میں کیمرہ تھا

زایار یہ کیا کہہ رہی ہے پازیب نے گھبرا کر زایار کا ہاتھ پکڑا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ کہہ رہی ہے

"خوبصورت لڑکی اپنے شوہر کے ہاتھ سے آئسکریم کھالو"

زایار نے سر جھکا کر ہنستے ہوئے بتایا

زایار کیا کر رہے ہیں آپ کیوں مجھے سب کے سامنے شرمندہ کر رہے ہیں چلیں یہاں سے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی یہ سب کچھ اسے بہت عجیب لگ رہا تھا ہوٹل میں جتنے بھی ٹیبل تھے سب لوگ انہی کی طرف متوجہ تھے

کتنی خراب بات ہے پازیب دیکھو ہر کوئی تمہاری طرف متوجہ ہے سب تم کو دیکھ رہے ہیں کہ ایک مسکین سا شوہر اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے آئسکریم کھلانا چاہتا ہے اور بیوی اتنے نخرے دکھا رہی ہے

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے چلو آئسکریم کھالو وہ لڑکی تمہاری تصویر بنانا چاہتی ہے اس نے اسے اس لڑکی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا

پازیب نے ایک نظر سامنے اس لڑکی کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ تصویر بنانے کے لیے اس کا انتظار کر رہی تھی

وہ شرمندہ سی سر جھکا کر آہستہ سے زایار کے بھڑے ہوئے ہاتھ سے آئسکریم کھانے لگی

آپ بہت برے ہیں میں کبھی بھی آپ کے ساتھ واپس یہاں نہیں آؤں گی اس کے ہاتھ سے آئس کریم کھانے کے بعد وہ روٹھے ہوئے انداز میں بولیں تو زایار نے بے ساختہ مسکرا کر اس کا

ہاتھ اپنے لبوں سے لگایا اور اس کی یہ حرکت اسے مزید شرمندہ کر گئی جبکہ اس کے شرمائے ہوئے روپ کو دیکھ کر ہوٹل میں موجود سب لوگ بھی ہنسنے لگے

شی از سو پریٹی۔۔۔ سامنے ٹیبل پر موجود ایک بزرگ آدمی نے تبصرہ کیا

تمہیں ایک بات بتاؤ پازیب یہاں پر زیادہ تر عمر رسیدہ لوگ آتے ہیں تاکہ وہ اپنے جیون ساتھی کے ساتھ ان لمحات کو خوبصورت بنا سکے اور یہی لمحات شوہر اور بیوی کے اصل لمحات ہوتے ہیں جو انہیں اس رشتے کا مطلب سمجھاتے ہیں

اور میں بھی اس ایج میں تمہارے ساتھ یہاں آنا چاہتا ہوں اور تمہیں ہر سال میرے ساتھ یہاں آنا ہو گا

اس نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا یہ بات تو پازیب نے بھی نوٹ کی تھی کہ یہاں زیادہ تر زیادہ عمر کے لوگ تھے اور وہ بھی کپلز کی صورت میں اس ہوٹل کو

Her zaman genç olan çiftler

کا نام دیا گیا تھا مطلب وہ جوڑے جو ہمیشہ جوان رہتے ہیں

اسے ہوٹل کے بارے میں جان کر بہت خوشی ہوئی تھی۔

اور یہاں موجود لوگوں کی نظروں میں اپنے ساتھی کے لیے اصل محبت تھی جو وہ اس عمر تک نبھا رہے تھے

پازیب کا دھیان ہوٹل کے جانب تھا جب کہ زایار اب اس لڑکی سے انگلش میں بات کر رہا تھا

پازیب ان پڑھ گوار تو نہیں لیکن اتنی پڑھی لکھی بھی نہیں تھی کہ ان کی باتوں کو آسانی سے سمجھ جاتی

اس لڑکی نے تصویر اس کی طرف بڑھادی

جس میں زایار بے حد محبت سے آئسکریم کھلا رہا تھا زایار میں اس لڑکی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے چلنے کے لیے کہا

زایار اس لڑکی نے ایک تصویر بنائی وہ بھی آپ کو دے ڈالی کیا اس نے یہ تصویر آپ کے لیے بنائی تھی وہ اس کے ساتھ باہر آتے ہوئے بولی

نہیں ڈرالنگ تصویر تو اس نے اپنے لیے بنائی تھی لیکن میں اپنی بیوی کی تصویر کسی اور کو کیوں دوں اسی لیے میں نے یہ تصویر اس سے لے لی میری بیوی کی تصویر صرف میرے پاس رہنی چاہیے وہ اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے ساتھ لگا کر بولا

ایک تصویر ہی تھی کیا فرق پڑ جاتا۔۔۔اس نے کتنے دل سے بنائی تھی اور آپ نے لے لی اس کو بھلا کیا فائدہ ہوا اس تصویر کا۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ ہی ہوٹل سے باہر آ گئے تھے سڑک بھیگی ہوئی تھی جب وہ اندر ہوٹل میں بیٹھی تھی تو باہر کا موسم با آسانی دیکھ سکتے تھے

وہ ہوٹل سے زیادہ دور نہیں تھے پر چلتے ہوئے ہی ہاں آئے تھے اس لیے واپس چلتے ہوئے ہی جانا تھا

اس لڑکی کو تصویر کا کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ اس نے میری بیوی کی تصویر بنائی تھی اور میں اپنی بیوی کی تصویر کسی کو بھی نہیں دوں گا جو چیز میری ہے وہ صرف میرے پاس رہنی چاہیے

تم آسانی سے چل پاؤں گی یا پھر میں تمہارے لئے سواری کا انتظام کروں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

یہاں آپ کو سواری کہاں سے ملے گی یہاں پر تو کوئی ٹیکسی وغیرہ بھی نہیں ہے یہاں سب لوگ میرے خیال میں چلتے ہوئے ہی آتے ہیں آپ نے دیکھا نہیں تھا پہاڑی کے نیچے کی جانب گاڑیاں کھڑی تھی زایار میرے خیال میں یہ بات ان کے رولز کے خلاف ہے۔ کہ گاڑیوں پے آیا جائے اور ویسے بھی اتنی خوبصورت جگہ کو دیکھنے کے لئے گاڑی میں آنے میں کیا مزا گاڑی میں ٹھیک سے نظر بھی نہیں آتی ہو گی

گاڑی تو یہاں نہیں آسکتی لیکن تمہارے لئے سواری کا انتظام میں کر سکتا ہوں وہ اپنے بازو کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا

نہیں نہیں بالکل نہیں میں اپنے پیروں پر چل لو گئی مجھے سواری کی بالکل ضرورت نہیں ہے وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے بولی کیوں کے زایار کا بلکل بھی بھروسہ نہیں تھا

جبکہ اس کے ڈرے ہوئے انداز پر زایار نے ہنستے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا

بالکل بھی نہیں اگر تم پیدل جاؤ گی تو تھک جاؤ گی پھر میرا کام کیسے ہو گا تمہاری تھکاوٹ افورڈ نہیں کر سکتا میں وہ اس قدر بے باک انداز میں بولا کہ پازیب اپنا چہرہ اس کے سینے میں ہی چھپا گئی

https://www.zubinovelszone.com

پتہ نہیں کتنی بے شرم روحیں آپ کے اندر قابض ہیں وہ اس کے سینے میں سر دیئے بہت مدھم آواز میں بولی

انہیں بے شرم روح بول کر توہین نہ کرو رومنٹک روحیں ہیں زایار اس کی بات کا مزا لیتے ہوئے بولا

جب کہ اس کے جواب میں پازیب نے کچھ نہیں کہا تھا کچھ کہنے کا فائدہ ہی نہیں تھا

○○○○○○

عاصم سر کہہ رہے تھے کہ آپ کے پاس کچھ نوٹس ہیں وہ آپ مجھے دے دیں پلیز میں کاپی کروا کے آپ کو واپس کردوں گی اس نے اپنے کلاس فیلو سے کہا

جی سر نے مجھے کہا تھا یہ لیں میں نے پہلے ہی الگ کرکے رکھ دیے تھے آپ کو پی کروا کے مجھے کلاس روم میں واپس کردیجیئے گا

وہ مسکرا کر کہتا اس کلاس کی جانب چلا گیا جب سنیہا نوٹس کو کاپی کروانے کے لیے کینٹین کی جانب جانے والی تھی کہ جیسے ہی پلٹی پہاڑ جیسے وجود سے ٹکرا گی

اس سے پہلے کہ وہ گرتی کسی نے سختی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کر لیا

اس کا بے باک انداز اور اس کا اس قدر اپنے قریب کھڑے ہونا سنیہا کے تو حواس مفلوج کر گیا اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو پا رہی تھی کہ وہ سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھ پاتی وہ مسلسل اپنی کمر سے اس کا ہاتھ ہٹانے میں ہلکان ہو رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

پلیز چھوڑیں مجھے مسٹر یہ کیا بد تمیزی ہے وہ اسے دھکا دیتے ہوئے سے دور کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

بد تمیزی وہ ہے جو تم تھوڑی دیر پہلے کر رہی تھی کیوں بات کر رہی تھی اس سے تراب غصے سے بولا

اور اگلے ہی لمحے اسے خود سے دور کیا وہ گرتے گرتے بچی

کون ہیں آپ اور ہوتے کون ہیں آپ مجھ سے اس طرح سے بات کرنے سے منع کرنے والے

اور اس طرح سے مجھے ٹیچ کیسے کیا آپ نے اس کی آواز سن کر سنیہا کو کچھ یاد آیا تھا لیکن فی الحال وہ اس بد تمیز شخص کا منہ توڑ دینا چاہتی تھی

میں کون ہوں بہت جلد بتاؤں گا لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو اور اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں ڈالو اس یونیورسٹی میں تم پڑھنے کے لئے آئی ہو تو اپنا سارا دھیان پڑھائی کی طرف دو میں تمہیں فضول کاموں میں الجھتے ہوئے نہ دیکھوں

تمہیں یہاں تک آنے کی اجازت دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اپنی حدود کراس کرنے کی کوشش کرو

میں بہت برا شخص ہوں۔ اگر قید کرنے پر آیا نہ تو سانسیں بھی تنگ کر دوں گا۔ جہاں تک بات ہے تمہیں ٹچ کرنے کی تو اس کا بھرپور استحقاق رکھتا ہوں میں حد میں رہو خوش رہو گی اگر اپنی حدود کراس کرنے کی کوشش کی تو سانس لینے کے لئے بھی ترس جاؤ گی شہزادی تراب نرمی سے اس کے گال کو دو انگلیوں سے چھوتا پیچھے ہٹا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ سنیہا اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی عجیب آدمی تھا اس کی آنکھوں میں سنیہا کو عجیب سی وحشت نظر آئی

اور اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ یہ گھبرا گئی تھی

تم دور رہا کرو اس سے اس کی دوست ہو تو دوست بن کر رہو بہت قریب جانے کی ضرورت نہیں ہے اسکے قریب جانے کا حق صرف میرا ہے

اور تم خیال رکھنا آئندہ غلطی نہیں ہونی چاہیے ورنہ اس یونیورسٹی کا دروازہ دیکھنے کے لئے بھی ترس جاؤ گی وہ اسے ایک بار پھر سے وارن کرتا وہاں سے نکل گیا

کون تھا یہ آدمی اور تم سے اس طرح سے بات کیوں کر رہا تھا سندس اس کے پاس آتے ہوئے بولی

مجھے نہیں پتا کون تھا یار میں تو خود اسے پہلی بار دیکھ رہی ہوں لیکن اس کی آواز کہیں سنی سنی سی لگ رہی ہے وہ خود سے الجھتے ہوئے بولی

چلو اس کو چھوڑو یار پہلے کلاس میں چلو تمہیں پتا ہے سر احمد کتنے سخت ٹیچر ہیں ان کی کلاس میں لیٹ ہو جائیں تو بہت ڈانٹ پڑتی ہے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

لیکن بہت چاہنے کے باوجود بھی اس شخص کو اپنے دماغ سے ہٹا نہیں پائی تھی

oooo

عالم کے جانے کے بعد وہ ابھی بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ اچانک کمرہ کھولتے ہوئے صنم اندر داخل ہوئی

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتی صنم نے اس کے منہ پر مارنا شروع کر دیا

تمہاری اتنی ہمت کے تم میرے عالم کے بیڈ پر میں سو رہی ہے کس کی اجازت سے تم نے یہاں بیٹھنے کی جرت کی۔۔۔۔۔۔

جواب دو خود کو سمجھتی کیا ہو اگر اس کمرے میں آگئی ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم یہاں کی مالک بن جاؤ گی میں تمہیں جان سے مار ڈالو گی اگر تم نے میرے عالم پر گندی نظر رکھنے کی کوشش کی وہ اس کے بال پکڑتے ہوئے بولی

پہلے بھی اس لڑکی کی وجہ سے اسے اتنا مارا گیا تھا یہ لڑکی کتنی جھوٹی تھی یہ تو دانین اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی اور اس کے منہ لگنا بھی وہ اپنی انسلٹ ہی سمجھتی تھی وہ اب بھی نا کچھ بھی بولی صرف خاموشی سے اس کی سن رہی تھی

چل اٹھ جلدی سے نکل بہت ہو گیا ڈرامہ آج میں تجھے تیری اوقات بتاتی ہوں صنم اسے دھکا دیتے ہوئے باہر کی جانب لے جانے لگی

صنم یہ کیا کر رہی ہو تم عالم نے اسے کمرے سے نکلنے سے منع کیا تھا نسرین بیگم جو باہر لان میں بیٹھیں تھیں شور سن کر اندر آگئیں

یہ آرام کرنے کے لئے اس حویلی میں نہیں آئی تائی امی آج میں اسے اس کی اوقات بتانے جا رہی ہوں آج میں اسے بتاؤں گی کہ یہ ہماری حویلی میں کیا ہے ہڈ حرام اپنے آپ کو شہزادی سمجھنے لگی ہے وہ زبردستی گھسیٹتی ہوئی کچن میں لے کر آئی تھی

آج سے کیچن کے سارے کام تو کرے گی اور اتنا ہی نہیں بلکہ پورے گھر کی صفائی بھی تو نے کرنی ہے۔رضیہ وہ جو کپڑے میں نے صبح دھونے کے لیے دیے تھے وہ بھی اسے دو واب سے یہی دھویا کرے گی

آج سے سارے کام یہی کرے گی کسی کو کوئی کام بھی ہو گا تو وہ اسی بولے گا اور اگر اس نے کسی کے سامنے آواز اٹھانے کی کوشش کی تو وہ اس کے ساتھ کسی بھی قسم کا سلوک کرنے کا حق رکھتا ہے

اور ایک اور بات اس پر ترس کھانے سے پہلے یاد رکھنا کہ یہ اس گھر کے بیٹے کی قاتل ہے اور تو میری شکل کیا دیکھ رہی ہے چل جا کر کھانا بنا بلکہ اس سے پہلے برتن صاف کر لڑکی راجکماری نہیں ہے تو بلکہ تیری تو اتنی اوقات نہیں ہے کہ تجھے حویلی میں نوکر بنایا جاسکے تو اس حویلی کے نوکروں کی بھی نوکر ہے یاد رکھنا

https://www.zubinovelszone.com

اور ایک اور بات عالم سلطان شاہ پر صنم حیدر شاہ کا حق ہے اس پر نظر رکھنے سے پہلے ہزار بار سوچ لیناوہ اسے سخت نگاہوں سے گھورتی تیزی سے اپنے کمرے میں جا گھسی نرجس بیگم فخریاانداز میں اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھیں جیسے وہ کوئی بہت نیک کام کر رہی ہے

نسرین بیگم نے ایک نظر نرجس بیگم کو دیکھا جن کی شکل سے صاف لگ رہا تھا کہ ان کو اپنی بیٹی کی یہ حرکت بہت پسند آئی ہے

میں نے کہا تھا نہ بھابھی آپ بے کار میں پریشان ہو رہی ہیں اسے تو میری بیٹی ہی سنبھال لے گی لڑکی چائے کے دو کپ بنا کر باہر لان میں بھیج دینا رضیہ ایسے کام سمجھاؤ نرجس بیگم نسیرین بیگم کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ملازمہ کو کہتیں اسے چائے کا حکم دیتی باہر نکل گئیں

جبکہ رضیہ جن کو دانی بہت معصوم لگی تھی بہت نرمی سے کام سمجھانے لگی

رضیہ بھول گئی ہو کیا۔۔۔؟ صنم بیگم کیا کہہ کر گئی ہیں کہ یہ اس خاندان کے وارث کی قاتل ہے تم اس ناگن سے اتنی محبت سے بات کر رہی ہو اگر حویلی میں کسی بڑے نے دیکھ لیا تو تمہاری نوکری جاتے ایک لمحہ نہیں لگے گا

دوسری ملازمہ نے اسے سمجھاتے ہوئے ڈرایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

کیا بتاؤں انیسہ یہ شکل سے تو ایسے نہیں لگتی ایسا لگتا ہے جیسے معصومیت کی تصویر اس حویلی میں اتر آئی ہو بڑا ظلم ہو رہا ہے بچی کے ساتھ اس نے اداسی سے کہا

رضیہ قاتلوں کے ماتھے پر نہیں لکھا ہوتا کہ وہ قاتل ہیں یہ بھی سے مشکل سے ہی معصوم لگتی ہے آہستہ آہستہ پر کھولے گی تو پتہ چلے گا کہ کتنی اونچی اڑانیں ہیں خیر تم ایسے کام سمجھاؤ اور سن لڑکی یہاں کام ختم کر کے باہر آ جانا کپڑوں کا ڈھیر لگا ہے وہ بھی دھونا ہے تو نے

جہاں رضیہ کا انداز نرمی میں لپٹا ہوا تھا وہیں آنیسہ تلوار کا کام کر رہی تھی دانین نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا

ooooo

یار مجھے یہ ایکٹنگ نہیں آتی اور نہ ہی مجھ سے ہو گا یہ کافی مشکل کام ہے یار مجھ سے شاید نہ ہو پائے میرا نام کٹوا دو یہاں سے وہ سندس کی منتیں کر رہی تھی جس نے کسی ڈرامے میں اس کا نام بھی لکھوا دیا تھا

کیونکہ کچھ ہی دن پہلے وہ جب کلاس میں گانے گاتے ہوئے ایکٹنگ کر رہی تھی سندس نے محسوس ہوا تھا کہ وہ ایک بہت اچھی ایکٹر ہے اور بہت اچھی طرح سے ایکٹنگ کرے گی اسی لئے تو جیسے ہی اسے پتہ چلا کہ یونیورسٹی میں ڈراما ہو رہا ہے اس نے فوراً ڈرامے میں اس کا نام لکھوا دیا

سب پتا ہے مجھے تم ایسا اس لئے بول رہی ہو کیونکہ تم نے گھر والوں سے اجازت نہیں مانگی لیکن پریشان ہونے کی ضرورت بھی نہیں ہے یہ ایسا کوئی بڑا ایشو نہیں ہے اور نہ ہی یونیورسٹی سے باہر کے لوگ ہیں

بس کچھ ہی لوگ ہیں تمہاری فیملی میں کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا بے فکر رہو اور ویسے بھی تو تم وکیل بننے والی ہو میں نے یہ تمہیں کھل کر سب کے سامنے بات کرنے کا حوصلہ دینے کے لئے کیا ہے وہ بے حد پیار سے بولی تو سنیہا اسے دیکھ کر مسکرائی

مجھ میں بہت حوصلہ ہے دیکھا نہیں کس طرح کی بولتی کیسے بند کی اس عروسہ کی اس دن کے بعد مجھ سے پنگا نہیں لیا اس نے سنیہا نے اپنی ہمت ظاہر کی تھی۔

جس پر سندس مسکرائی

تمہارا کارڈ کہاں ہے سنیہا اس کے گلے سے کارڈ غائب دیکھ کر پوچھنے لگی

کلاس میں اپنے بیگ کے ساتھ رکھا تھا وہیں رہ گیا اٹھانے کی یاد نہیں رہی کوئی بات نہیں یہاں سے سیدھے کلاس میں ہی جائیں گے

اس نے بے فکری سے کہا تو سندس نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا

ooooo

یہ والی تصویر دیکھو کتنی پیاری آئی ہے ہائے ماشاءاللہ اتنی پیاری لگ رہی ہوں میں۔وہ چاروں ریسٹورنٹ میں ڈنر کر رہے تھے

لالی تواسے آج کے سارے دن کی مصروفیات بتا رہی تھی انہیں یہاں آئے چوتھا دن تھا

لالی تو اپنی پسند کی ہر جگہ پر جا کر بہت ساری تصویریں بنوا رہی تھی۔جبکہ زایار اور پازیب کی جگہیں الگ تھی

۔زایار بزنس کے سلسلے میں اکثر ترکی آتا رہتا تھا اس کے لیے وہ اسے ایسی جگہوں پر لے کر جا رہا تھا جو وہ خود پسند کرتا تھا

کیونکہ پازیب کی تو اپنی کوئی مرضی نہیں تھی نہ تو وہ ترکی کے بارے میں کچھ جانتی تھی اور نہ ہی پہلے کبھی آئی ہوئی تھی

اسی لئے تو زایار جہاں کہتا وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑتی اور اب تک وہ اسے جہاں جہاں لے کر گیا تھا وہ ساری ہی جگہیں اسے بے حد پسند آئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

کیوں کہ لالی کی پسند الگ تھی وہ انٹرنیٹ سے اپنے ہی ہوٹل کے آس پاس کی ساری جگہ سرچ کرتی جو سب سے خوبصورت ہوتی وہاں جانے کی ضد کر لیتی اور پھر شیر کو اس سے کسی بھی حال میں وہاں لے کر جانا پڑتا

اور کل تو اس نے حد ہی کر دی تھی انٹرنیٹ سے اس نے ہوٹل کے کافی زیادہ فاصلے پر ایک جگہ دیکھ لی اور پھر ضد پکڑ لی کے کسی بھی حال میں وہاں جانا ہے

جاتے ہوئے ہی وہ لوگ اتنا زیادہ تھک چکے تھے کہ ان کی واپسی ناممکن ہو گئی اسی لئے رات کو وہی رکنا پڑا
زایار اور پازیب تو پریشان ہو گئے تھے کہ وہ لوگ کسی مصیبت میں نہ پھنس گئے ہوں اور اوپر سے یہاں صرف شیر کا نمبر ہی چل رہا تھا جو اس وقت مسلسل بزی آ رہا تھا

ان کے واپس آنے کے بعد زایار نے سختی سے لالی کو کہا تھا کہ اب وہ فضول کی کوئی ضد نہیں کرے گی اور اگر وہ کرے گی تو شیر ہرگز کی بات نہیں مانے گا

شیر نے تو اس کے حکم پر ایسے سر جھکایا تھا جیسے اس سے فرمانبردار انسان دنیا میں پایا ہی نہیں جاتا

کمرے میں آنے کے بعد لالی نے خوب ناراضگی کا اظہار کیا اور یہ بھی کہہ دیا کے آپ کی اس مسکین صورت کو دیکھ کر ادا نے مجھے اتنا ڈانٹا ہے آپنے ہنی مون پر آکر بلا کون ڈانٹ کھاتا ہے

آپ کی وجہ سے مجھے ڈانٹ پڑی اب میں آپ سے بات نہیں کروں گی

اور اس کے بعد شیر نے بہت مشکل سے اسے منایا تھا بہت منتوں کے بعد وہ مانی تھی شیر نے تو قسم کھالی تھی کہ اب اسے کچھ نہیں کہے گا

کیونکہ وہ اس کی کیوٹ سی ناراضگی کے لیے اپنا ہنی مون خراب نہیں کر سکتا تھا

اور اسے منانے کے بعد ہی اب یہ ہوا تھا کہ اب وہ چاروں ایک ساتھ مل کر ڈنر کر رہے تھے

لالی اتنی زیادہ تصویریں دکھا رہی تھی کہ ایک بات تو گرنٹی تھی. کہ لالی یہاں آئی ہی صرف فوٹو بنانے کے لیے تھی

شیر شکل سے جتنا سخت مزاج لگتا تھا اندر سے اتنا ہی مجبور شوہر تھا یہ زایار کا کہنا تھا اور شیر ہنس کر اس بات قبول کر چکا تھا

ڈنر کے بعد زایار نے انہیں چہل قدمی کی آفر کی تو لالی نے صاف انکار کر دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ پازیب بھی اس کے ساتھ ہی رکے گی کیونکہ وہ اسے اپنی ساری تصویریں دکھائے گی

https://www.zubinovelszone.com

اوراسی خوشی میں پازیب نے بھی زایار کا فون لے لیا تھا کیونکہ اس میں بھی بہت ساری تصویریں تھیں جو زایار نے اس کی بنائی تھی۔

اوراب وہ بے حد سکون سے اپنی مستی میں مگن تھی جب کہ شیر اور زایار دونوں ہی ہوٹل سے باہر نکل چکے تھے

ooooo

زایارایک بات پوچھوں برا نہیں مناؤ گے۔۔۔۔۔!

میرا مطلب ہے یہ مت سوچنا کہ میں تمہاری پرسنل لائف میں انٹرفیر کر رہا ہوں بس ایک سوال تھا میرے ذہن میں جو تم سے پوچھنا چاہتا ہوں

تم کب سے اتنی لمبی تمہید باندھنے لگے شیر وجو بھی ہے کھل کر کہو اس نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا

یار میں پچھلے کچھ وقت سے نوٹ کر رہا ہوں کہ تم بے حد خوش رہنے لگے ہو جب سے پازیب تمہاری زندگی میں آئی ہے تمہاری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے

https://www.zubinovelszone.com

میں تمہیں مکمل محسوس کرنے لگا ہوں سات سال سے جو کمی تمہاری زندگی میں تھی ایسا لگتا ہے جیسے پازیب کے آنے سے پوری ہو گئی تو کیا بریرہ نے کبھی اس رشتے کو نبھانے کی کوشش نہیں کی یا تم نے ہی اس کے جذبات کی قدر نہیں کی

مجھے سمجھ نہیں آرہا پلیز برا مت ماننا شاید میں بہت زیادہ پرسنل ہو رہا ہوں لیکن سات سال میں مجھے بریرہ کی محبت میں سے کوئی کمی نظر نہیں آئی کہ تم کسی اور کی محبت تلاش کرو

وہ کتنے دنوں سے خود پر کنٹرول کر رہا تھا آج اس سوال کو پوچھ ڈالا
نہیں شیر تم پورا حق رکھتے ہو مجھ سے کچھ بھی پوچھنے کا تم صرف میرے کزن نہیں میرے دوست میرے بھائی ہو میں تم سے اپنی ہر بات شیئر کر سکتا ہوں لیکن کچھ باتیں ایسی بھی تھی جو میں نہیں بتا پایا

کیونکہ سوال میرے چاچو کی تربیت پر آجاتا تھا۔زایار آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا تو شیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

اگر تم مجھے اس قابل نہیں سمجھتے کہ اپنا راز مجھے بتاؤ تو اٹس اوکے میں فورس نہیں کروں گا شیر نے مسکرا کر بات ختم کرنی چاہی

ہادی میرا بچا نہیں ہے شیر وہ کوئی سات ماہ کا بچہ نہیں ہے وہ بھی ایک مکمل صحت یاب بچہ ہے

۔اس کے کہنے پر وہ بول اٹھا

مطلب ہادی۔۔۔۔۔۔ تمہارا۔۔۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔؟

ہادی تمہارا بچہ نہیں۔۔۔۔؟ یہ تم۔۔۔۔! مجھے سمجھ نہیں آرہا ہادی سات ماہ کا بچہ تھا تبھی تو اتنا

زیادہ بیمار تھا مرتے مرتے بچا۔۔۔۔

وہ مرتے مرتے اس لیے بچا کیوں کہ بریرہ نے اسے اپنی پریگنسی کے دوران چھ بار مارنے کی

کوشش کی تھی

وہ اسے اپنے وجود کے اندر ہی ختم کر دینا چاہتی تھی

تم شاید یقین نہیں کرو گے وہ میرے دوست حارث کا بچہ ہے میرا دوست میرا بچپن کا یار

حارث اور بریرہ یونی میں ملے تھے چاچو نے اس دوران بریرہ کا خرچہ بند کر دیا تھا کیونکہ وہ ڈر گز

لینے لگی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

چاچو کو لگا کے وہ اس کا خرچہ بند کر دیں گے تو شاید وہ یہ کام چھوڑ دے گی اسی لیے چاچو نے ایسا کیا لیکن انہیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ بریرہ اس حد تک گر جائے گی کہ وہ یونیورسٹی کے لڑکوں کو خود کو استعمال کرنے کے لئے دے دے گی

اس نے اپنا آپ اس نشے کے لیے بیچ دیا

تب حارث یہ سب کچھ نہیں جانتا تھا وہ بریرہ سے محبت کرنے لگا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا اس نے بریرا کو پرپوز کیا تو اس نے بھی شادی کے لیے ہاں کر دی

لیکن پھر چاچو کو جب پاکستان آنا پڑا تو بریرہ ان کے ساتھ ہی یہ آ گئی تب اس نے حارث کو یہ کہہ کر بریک اپ کر لیا کہ وہ اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی اور اس ریلیشن شپ کو لے کر سیریس نہیں تھی

تم تو جانتے ہو نا وہ کس طرح کا انسان تھا وہ جس کو بہت چاہتا تھا اس کے لیے ہر حد پار کر جاتا تھا بریرہ کے لیے بھی اس نے ہر حد پار کر دی

میں نے اسے تڑپتے دیکھا ہے میں نے اسے بریرہ کے لئے آنسو بہاتے دیکھا ہے اس کے لیے اسے مرتے دیکھا ہے

وہ اس کی منت کرتا تھا صرف ایک بار ملاقات کرنے کے لیے لیکن بریرہ بے حس بنی رہی اس سے ایک بار حارث کی آخری سانسوں کی خاطر بھی ملاقات نہ کی
حارث مر گیا میرے سامنے وہ دم توڑ گیا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ جس کمرے میں حارث رہتا تھا اس کمرے کی دیواروں پر آج بھی بریرہ کا نام لکھا ہے

میں نے اس رشتے کو نبھانے کی بہت کوشش کی اور خاص کر تب جب مجھے یہ پتہ چلا کہ بریرا حارث کے بچے کی ماں بننے والی ہے
میں حارث کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا بس مجھے میرے دوست کی آخری نشانی چاہیے تھی
لیکن وہ اسے مجھ سے چھین لینا چاہتی تھی

اس نے چھ بار سے مارنے کی کوشش کی زہر پیا یہاں تک کہ ایسی دوائی کھاتی رہی کہ ہادی مر جائے
لیکن وہ خدا کا تحفہ تھا اسے دنیا میں آنا تھا اسے میرے لئے دنیا میں آنا تھا حارث کی آخری نشانی بن کر آنا تھا

مجھے لگا تھا کہ میں بریرہ کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہوں میں اس کے ساتھ اس رشتے کو نبھا سکتا ہوں اور میں نے کوشش بھی کی تھی میں نے بریرہ کو کہا کہ ہم ہادی کے ساتھ مل کر زندگی کی

شروعات کریں گے جس میں اور کوئی نہیں ہو گا میں نے اس سے وعدہ کیا کہ میں اسے بہت خوش رکھوں گا اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دوں گا لیکن تم جانتے ہو اس نے کیا کہا۔۔۔!

اس نے کہا کہ ہادی کے ساتھ ہوتے ہوئے وہ میرے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی کہ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ ہادی کو یا تو مار دو یا کسی یتیم خانے میں پھینک آؤ کیونکہ اب اسے وہ نہیں چاہے لیکن وہ میرا بیٹا ہے

میں اسے خود سے دور نہیں کر سکتا وہ میری جان میں نے بریرہ کے ساتھ ہر ممکن طریقے سے یہ رشتہ نبھانے کی کوشش کی لیکن اس نے ہادی کو دودھ میں زہر دیکر مارنے کی کوشش کی اس دن میں ہمت ہار گیا

میں ہمت ہار گیا میں سب جانتا ہوں وہ کیسی ہے وہ کون ہے وہ ایسے ڈرامے کر کے سب کو میرے خلاف کرتی ہے مجھے سب پتا ہے اس نے پازیب اور میرے رشتے کو خراب کرنے کی کوشش کی لیکن میں چپ ہوں میں چپ ہوں کیوں کہ میں نے چاچو سے مرتے ہوئے وعدہ کیا تھا چاہے جو بھی ہو جائے میں اسے چھوڑو گا نہیں

چاچو نے اپنے آخری وقت میں مجھے قسم دی تھی انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میری بیٹی کا ساتھ نبھانا۔

وہ بگڑ چکی ہے اپنا اصل کھو بیٹھی ہے لیکن وہ ہمارے خاندان کی عزت ہے اگر وہ تمہارے نکاح میں رہے گی تو ایسا کوئی کام نہیں کرے گی جو ہمارے خاندان کی عزت پر حرف آنے دے

لیکن اگر تم نے اسے چھوڑ دیا تو وہ ہر حد پار کر جائے گی ایک یہی وجہ ہے کہ میں اسے طلاق نہیں دے پا رہا میں نے چاچو سے وعدہ کیا تھا چاہے جو بھی ہو جائے میں خود اسے طلاق نہیں دوں گا
لیکن اگر بریرہ اس رشتے کو ختم کرنا چاہے تو میں اسے اپنے ساتھ باندھوں گا بھی نہیں

لیکن اس کا جنون دیکھ کر وہ پہلے ہی سمجھ چکے تھے چاہے جو بھی ہو جائے وہ مجھ سے طلاق نہیں مانگے گی

وہ ہمیشہ لا حاصل چیزوں کی طرف بھاگتی ہے جیسے حاصل نہیں کر پاتی اس کے لیے پاگل ہو جاتی ہے اس کے لیے ہر حد پار کر جاتی ہے

اور میں اس کا حاصل نہیں ہوں میں جانتا ہوں جس دن اس نے مجھے حاصل کر لیا اس دن اس کو بے زار ہونے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

یہ انسانی فطرت ہے اور انسان اس چیز کے پیچھے بھاگتا ہے اس کی قدر کرتا ہے جسے وہ حاصل نہیں کر پاتا اور اگر اسی چیز کو حاصل کر لے تو اس کی قدر کھو دیتا ہے

اور اس بات کو میں شادی کے بعد سمجھ گیا تھا

اگر بریرہ میرے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرتی اگر وہ میرے ساتھ ایک پر سکون زندگی گزارنے کی خامی برھتی مجھے کبھی بھی دوسری شادی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی

میں نے جب جب بریرہ کے لیے ایک پر سکون زندگی کا فیصلہ کیا اس نے میری امیدوں پر پانی پھیر دیا

اسے سوائے میرے اور کچھ نہیں چاہیے

اسے نہ گھر والوں سے مطلب ہے نہ اپنے بچے سے مطلب ہے اور نہ ہی کسی اور چیز سے جس دن اس نے مجھے حاصل کر لیا وہ مجھ سے میرے ہر رشتے کو الگ کر دے گی اور زاویار سکندر شاہ اپنے رشتوں کے لیے جیتا ہے

جہاں تک پازیب کی بات ہے تو اسے دیکھتے ہی میرے دل نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس لڑکی کو میں اپنی زندگی میں شامل کروں گا

سات سال سے بریرہ مجھے استعمال کرتی آئی تھی اس کے لئے میں نے اسے استعمال کر لیا لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کرے گی اس نے پازیب کو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیا ہے شیرو

کیا کوئی لڑکی اتنی گر سکتی ہے کہ کسی کی پاکدامنی پر ایسا گھٹیا الزام لگا کر اسے خودکشی جیسی حرام موت کا رستہ دکھا دے

پازیب میری محبت ہے میں اس کے ساتھ بہت خوش ہوں۔ بریرہ کے حصے میں بس انتظار ہی لکھا ہے شیرو وہ کبھی میری محبت نہیں بن سکتی
میرے اس کے رشتے کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ اگر میں نے بریرا کو چھوڑ دیا تو وہ ہادی کو مجھ سے دور کر دے گی کیونکہ قانونی طور پر ہادی کا مجھ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور بریرا کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ ہادی میرا نہیں بلکہ حارث کا بیٹا ہے

اور میں جانتا ہوں کہ وہ مجھے حاصل نہ کر پانے کا انتقام میرے بیٹے سے لے گی اس کے ساتھ یہ رشتہ نبھانا میری چاہت نہیں بلکہ میری مجبوری ہے

وہ صرف سکندر شاہ کی بہو ہے میرا اور بریرہ کا تعلق کاغذی ہے ایک سمجھوتا ہے لیکن میرا اور پازیب کا تعلق محبت ہے وہ میرا عشق ہے جنون ہے

وہ میری زندگی کی ہر خوشی ہے اسے پا کر ایسا لگتا ہے جیسے الگ دنیا میں ہوں جیسے ایک الگ محبتوں کا جہان آباد کر لیا ہے

اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔شیر نے مسکراتے ہوئے اپنے گلے سے لگایا
اسے نہیں پتا تھا بریرہ کیسی ہے لیکن یہ جانتا تھا کہ زایار کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا
زایار کی باتوں میں اس کے انداز میں حقیقت تھی
اس حقیقت پر شیر کو یقین تھا
oooo

تایا ابو کیا میں کمرے میں آ جاؤں۔۔ بریرہ کمرے کے باہر کھڑی ان سے اجازت مانگ رہی تھی
سکندر شاہ اسے دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتے اسے اندر آنے کی اجازت دی تو وہ کمرے میں داخل ہوتی ان کے سامنے آ بیٹھی

تم سے کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں بریرہ مجھے بالکل ٹھیک جواب چاہیے ان کا لہجہ تھوڑا سخت تھا

میں نے آپ کو کوئی غلط جواب دیا ہے جو آپ ٹھیک جواب کی امید کر رہے ہیں اس نے ہنستے ہوئے ان کا سخت انداز دیکھا اسے کچھ گڑ بڑ کا احساس ہوا

مجھے یہ بتاؤ بریرہ کے تم نے پرانی حویلی کے پیچھے جو جگہ تھی اسے کیوں بیچا اور کس کی اجازت سے بیچا تمہیں اندازہ ہے اس جگہ کی کیا قیمت تھی اگر اندازہ نہیں ہے تو میں بتا دیتا ہوں وہ جگہ کم از کم 45 کروڑ کی تھی

اب تم میرا وقت ضائع کئے بغیر بتاؤ کہ تم نے وہ زمین کس کو اور کب بیچی ہے اور تم نے ایسا کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے مجھ سے یا صفدر یازار سے بات کیوں نہیں کی۔۔۔؟

تمہیں یہ حق کس نے دیا کہ تم بنا ہم سے پوچھے کوئی بھی زمین اٹھا کر بیچ دو ان کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ بریرا بُری طرح سے گھبرا گئی

لیکن پھر گہری سانس لیتے ہوئے بولی
تایا ابو شاید آپ کو یاد نہیں ہے لیکن وہ زمین میرے بابا کی تھی یہ بھی آپ کے ہی الفاظ تھے کہ بابا کی ہر چیز پر ان کے جانے کے بعد میرا حق ہے آپ مجھ سے اس طرح سے سوال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے

وہ میری چیز تھی تایا ابو اگر میں نے بیچ دی تو کیا ہو گیا کیا میں اپنی چیزوں کو اپنی مرضی سے بیچنے کا حق بھی نہیں رکھتی۔۔۔؟

یا آپ لوگ بابا کی کسی چیز پر میرا کوئی حق نہیں سمجھتے وہ تلخ لہجے میں بولی تھی لیکن آخر میں اپنا لہجہ افسردہ کرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں نمی لے آئی

میرا یہ مطلب نہیں تھا بریرہ میں تمہیں بس یہ بتا رہا ہوں کہ تم نے جو کام کیا ہے بالکل غلط ہے تم نے یہ زمین 17 کروڑ میں وہ زمین بیچ دی جبکہ اس زمین کی قیمت کم از کم 45 کروڑ تھی

کہاں گئے ہیں تم نے وہ سارے پیسے تمہیں ایسی بھی کیا ضرورت پڑ گئی کہ تم ہمیں کہنے کی بجائے اپنی زمین بیچنے پر آ گئی ہو۔۔۔؟

تم نے ہماری خاندانی زمین بیچ دی تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے کہ ہم اپنی خاندانی زمین کبھی بھی نہیں بیچتے یہ ہمارے بزرگوں کا سرمایہ ہیں

اگر تمہیں پیسوں کی ضرورت تھی تو تم ہم سے کہتی زایار سے کہتی اور تمہارے اپنے بینک اکاؤنٹ میں سات آٹھ ماہ پہلے میں نے 20 کروڑ کی اماؤنٹ رکھی تھی

جو کام ہم نے تمہارے بابا کے نام پر شروع کیا تھا دبئی میں اس کی کامیابی کے بعد اب وہ پیسے بھی تمہارے اکاؤنٹ میں نہیں ہیں اگر تم نے وہ پیسے خرچ نہیں کیے تو کہاں گئے
تمہارا سارا خرچہ تو زایار اٹھاتا ہے پھر تمہارے پیسے کہاں گئے کہ تمہیں زمین بیچنے کی ضرورت پڑ رہی ہے

اس کا روتا دھوتا انداز بھی سکندر شاہ کو نرم نہیں کر پایا تھا یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی جسے وہ یوں نظر انداز کر دیتے

ایم سوری تایا ابو مجھے آپ کو بتا دینا چاہیے تھا کہ میری ایک دوست نے اپنا کاروبار شروع کیا ہے اس کو انویسٹمینٹ کے لئے پیسے چاہیے تھے وہ کافی ٹائم سے میری منتیں کر رہی تھی ویسے بھی میرے پیسے بیکار پڑے ہوئے تھے کسی کے استعمال میں نہیں تھے تو میں نے سوچا اس کی مدد کر دیتی ہوں

https://www.zubinovelszone.com

لگتا ہے میں نے غلط کیا مجھے آپ سے پوچھے بغیر ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا آئی ایم سوری تایا ابو مجھے پہلے آپ کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا مجھے ایسا قدم بالکل نہیں اٹھانا چاہیے تھا

پلیز مجھے معاف کر دیں میں اس سے پیسے واپس لینے کا کہتی ہوں۔ میں اس سے کہہ دوں گی کہ میرے تایا ابو کو یہ سب کچھ قبول نہیں تم اپنا انتظام خود کر لو آپ لوگ بزنس کرتے ہیں تو میں نے سوچا کہ میں بھی بزنس کر لیتی ہوں

ویسے بھی مجھے ان پیسوں کی ضرورت نہیں تھی تو بزنس کرنے کا شوق پورا کرنے لگی بس یہی سوچا کہ جیسے آپ لوگوں کو آپ کی لگائی ہوئی اماؤنٹ ڈبل ہو کر ملتی ہے مجھے بھی مل جائے گی زایار کو تھوڑا فائدہ ہو جائے گا

اس کا الجھا ہوا انداز اپنے آپ ہی سیدھا ہونے لگا تھا
وہ اداکاری میں ماہر تھی اور یہاں بھی اس نے اپنی اداکاری دکھالی تھی

اس کی ضرورت نہیں ہے اب تم نے نے پیسے لگا دیے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن آئندہ خیال رکھنا دنیا دھوکے باز لوگوں سے بھری پڑی ہے وہ تمہاری رقم ہے تو اسے جہاں چاہو لگا سکتی ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے

مگر آئندہ ایسا کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے تم ہم سے پوچھو گی کیونکہ یہ حرکت کر کے تم نے کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے اگر تم نے زایار سے مشورہ کیا ہوتا تو شاید تمہیں ایسا نہیں کرنے دیتا

ہمیں نہ سہی لیکن آئندہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے زایار سے بات ضرور کرنا
فلحال جاؤ اور وہ پیپرز لے کر آؤ جو تم نے پراپرٹی بیچی ہے ہمیں وہ واپس چاہیے وہ ہماری خاندانی زمین ہے

ہم اسے غلط ہاتھوں میں جاتے نہیں دیکھ سکتے تو وہ پیپرز لا کر ہمیں دو تا کہ ہم اپنی زمین واپس لے سکیں ان کا انداز اب بھی سخت تھا وہ صرف ہاں میں سر ہلاتی باہر نکل گئی

ooooooo

اب تک اس زمین کا کسی کو خیال نہیں آیا اب میں نے بیچی تو سب کو یاد آگیا کہ خاندانی زمین تھی وہ بڑبڑاتی تیزی سے فائل ڈھونڈ رہی تھی

وہ تو شکر ہے کہ اس کے پیسے مکمل ہو گئے اور وقت رہتے اس نے جھوٹ بول دیا ورنہ دانی نے تو اسے اچھا خاصا بلیک میل کر رکھا تھا اب دانی کا بلیک میلنگ کا اندازہ بھی چینج ہو چکا تھا

اس کے پاس اس کے بہت سارے وائس میسجز تھے جس میں اس نے کہا تھا کہ روحان کو بے وقوف بناتی رہو۔۔۔۔۔اپنی محبت کا گیم کھیلتی رہو۔۔۔اسے آسانی سے اس جال سے باہر مت نکلنے دینا

دانی کے پاس ریکارڈنگ موجود تھی اور بہت سارے میسجز اور اس نے دھمکی دی تھی کی اگر اسے مزید پیسے نہ دیے تو وہ یہ سارے میسجز زایار کو بھیج دے گی اور اسی کے لیے اس نے وہ زمین بیچی تھی تاکہ وہ سارے پیسے اس کو دے سکے لیکن ابھی اسے زمین بیچے ہفتہ بھی نہیں ہوا تھا کہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا

وہ تو شکر ہے کہ اس نے جھوٹ بول دیا کہ اس نے اپنی کسی سہیلی کے ساتھ بزنس میں لگائے ہیں پیسے اور تایا ابو کے سامنے اس کا کام بن گیا اگر زایار ہوتا تو وہ اس بات کی تفصیل تک جاتا

یہ آخری بار تھا جب وہ دانی کو پیسے بھیج رہی تھی اس کے بعد اس کی جان چھوٹ جاتی۔
اور اس کے بعد اس نے پازیب کا قصہ بھی تمام کر دینا تھا اب وہ پازیب کو لے کر ریلیکس نہیں رہ سکتی تھی پازیب کے بدلے ہوئے انداز اس پر بہت کچھ ظاہر کر چکے تھے

ooooo

وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی صبح سے وہ سکون کا سانس تک نہیں لے پا رہی تھی ایک کام ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا

وہ بے کار بیٹھنے والوں میں سے تو ہرگز نہیں تھی لیکن اتنا زیادہ کام بھی اس نے کبھی نہیں کیا تھا

وہ ابھی بھی اپنے کام میں مصروف تھی جب اچانک چاچی اس کے پیچھے آ کر بولیں
لڑکی کام ہوا یا نہیں ان کا اتنا کہنا تھا کہ وہ ڈر کر پیچھے مڑی جب اس کے ہاتھ میں موجود گرم پانی کا بول چاچی کے پیر پر جا گرا

ہائے جلا ڈالا ہائے مار ڈالا روحان کے ساتھ ساتھ کیا مجھے بھی قتل کرنا چاہتی ہے
لڑکی یہی سکھایا ہے تجھے تیرے ماں باپ نے
یا صرف لڑکوں کو اپنے پیچھے لگانا ہی آتا ہے تجھے

مجھے معاف کر دیجیے آنٹی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا وہ ان کے قریب بیٹھی ہوئی زمین پر کہنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

آپ فکر نہ کریں یہ ٹھیک ہو جائے گا پانی اتنا بھی گرم نہیں تھا زیادہ نہیں لگا ہو گا وہ تو ملازمہ نے سالن میں زیادہ پانی ڈال دیا تھا میں نے کم کرنے کے لیے نکال دیا یہ پانی تو بہت ٹائم سے یہاں پر رکھا ہوا تھا اب تو کھانا بھی تقریباً تیار ہو چکا ہے

اب تک تو یہ پانی ٹھنڈا بھی ہو گیا تھا وہ اپنی صفائی پیش کرتی ہوئی بولی جب اگلے ہی لمحے چاچی نے ایک زوردار چانٹا اس کے منہ پر دے مارا

تو میں جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔!

۔تو سچی ہے۔۔۔ میرا سارا پیر جلا دیا اور اب جھوٹی کہانیاں بنا رہی ہے مکار

چاچی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے جان سے مار ڈالے

بی بی جی دانین ٹھیک کہہ رہی ہیں اب تو کھانا بھی تیار ہو گیا ہے یہ پانی تو اس نے تب نکال کر رکھا تھا رضیہ نے تھوڑی سی حمایت کرنے کی کوشش کی

رضیہ لگتا ہے تجھے تیری نوکری پیاری نہیں ہے اور اس کا علاج تو عالم آ کر کرے گا وہ بتائے گا تجھے کہ میرا پیر جلایا ہے یا نہیں۔۔۔ وہ غصے سے پیر پھٹکتی وہاں سے اندر چلی گئیں

جبکہ دانین کو اس بات کی ہی پریشانی ہونے لگی تھی کہ شاید سچ میں ان کا پیر زیادہ جل گیا تھا لیکن ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

دانین بیٹا سارا کام ختم ہو گیا ہے اب جاؤ تم بھی کمر سیدھی کر لو صبح سے ایک لمحہ بھی آرام سے نہیں بیٹھی ہو تم رضیہ اس معصوم پر ترس کھاتے ہوئے بولی

پریشان مت ہوں انہیں تو ڈرامے کرنے کی عادت ہے یہ ماں بیٹی بس ایک انسان سے ضد لگا لیں تو اسے قبر میں جانے تک معاف نہیں کرتیں

پتا نہیں انعم بیٹا کس پر چلی گئی ہے وہ تو ان کی اولاد لگتی ہی نہیں بلکل الگ طبیعت ہے اس کی وہ انعم کا ذکر کرتے ہوئے بولی تو اسے بھی وہ پیاری سی لڑکی یاد آئی تھی یہاں آنے کے بعد وہ پہلی لڑکی تھی جس نے گھر میں اس سے اچھے سے بات کی تھی لیکن آج اسے پتہ چلا تھا کہ وہ یہاں پر نہیں رہتی بلکہ وہ اپنے ہوسٹل میں رہتی ہے اور صرف اتوار کو ہی یہاں آتی ہے

آنعم کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسے بھی اچھا لگا تھا جب رضیہ نے اسے بتایا کہ بچپن میں جب اس کا نام اب رکھا گیا تو اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی۔

لوگوں نے بیماری اس کے نام پر ڈال دی کہ اس کے نام کی وجہ سے اس کی طبیعت خراب ہوئی ہے اور یہ لوگ اس بات کو ماننے والے تھے تو انہوں نے اس کا نام بدل کر انعم رکھ دیا یہ الگ بات ہے کہ یونیورسٹی کالجز میں اس کا دوسرا نام چلتا رہا ہے

کیوں کہ جب اس کا نام بدل گیا وہ چار سال کی ہو چکی تھی اور برتھ سرٹیفکیٹ اور سکول کے داخلہ فارم پر اس کا نام اصل ہی تھا عالم اس بات کو مانتا نہیں تھا اس لیے نام بدلنے نہ دیا

اسی لئے اس کے اس کے سکول کالج یہاں تک کہ یونیورسٹی کی لڑکیاں بھی اسے اس کے اصل نام سے ہی جانتی تھی

اور اس بات سے وہ خود بھی بہت چڑتی تھی کہ اس کے دو نام ہیں رضیہ یہ بتاتے ہوئے ہنس رہی تھی اور یہاں آنے کے بعد یہ پہلی بات تھی جو اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی

لیکن اسے ہرگز پتا نہیں تھا کہ اس کی مسکراہٹ کسی کے دل میں کانٹے کی طرح چبھ رہی ہے صنم نے آکر اسے خوب ساری باتیں سنائیں

https://www.zubinovelszone.com

یہاں تک کہ رضیہ سے بھی کہہ دیا کہ لگتا ہے تمہیں روحان کی موت کی بہت زیادہ خوشی ہو رہی ہے

اسی لئے تو اس کی قاتلہ کے ساتھ مل کر ہنس رہی ہو

اس کے بعد رضیہ نہ نہ کرتی رہی اور صنم کے منہ میں جو کچھ آیا وہ بولتی چلی گئی۔ اس نے تو اتنا بھی سوچا کہ سامنے کھڑی عورت نے اس کی کتنی خدمت کی ہے اور اب کہیں جا کر اسے آرام کرنے کا موقع ملا تو چاچی کا پیر جل گیا وہ یہی سوچتی کمرے میں آئی تھی کہ اب پتا نہیں اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے

ooooo

بی بی پیر تو آپ کا تھا کافی زیادہ جل گیا ہے ڈاکٹر انہیں دوائی لگاتے ہوئے بتا رہا تھا جبکہ چاچی اپنے چہرے پر دوپٹہ رکھے روئے جا رہی تھیں

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ ان کی خیریت معلوم کرنے کمرے میں آیا تو چاچی نے اسے اور ہی کہانی سنا ڈالی

آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ دانین نے جان بوجھ کر آپ کے پیروں پر گرم پانی گرا کر آپ کا پیر جلایا ہے عالم یقین تو نہیں چاہتا تھا لیکن چاچی کا پیر بہت زیادہ جلا ہوا تھا

https://www.zubinovelszone.com

آپ کو کیسے یقین آئے گا عالم وہ لڑکی جتنی معصوم دیکھتی ہے اتنی ہے نہیں ہر انسان کے سامنے اس نے الگ چہرہ لگا رکھا ہے اس نے مجھ پے اتنے بے بنیاد سوالات اٹھائے اس نے اتنی گندی باتیں کی میرے اور انعم کے بارے میں لیکن آپ کو یقین نہیں آیا

دادا جان کے سامنے اس نے اتنی زیادہ بدتمیزی کی لیکن آپ نے یقین نہیں کیا
اب امی کا پیر جلا دیا آپ نے کون سا یقین کرنا ہے سچ تو یہ ہے کہ اس کی خوبصورتی نے آپ پر اثر کر دیا ہے آپ کو اپنے ہی گھر والے دکھائی نہیں دیتے

اور نا ہی آپ کو اس بات سے فرق پڑ رہا ہے کہ وہ لڑکی روحان کی قاتل ہے صنم تیزی سے کہتی آواز بلند کر گئی تھی

زبان کو لگام دو صنم تمہارا انداز مجھے ہر گز پسند نہیں ہے اور تمہیں بہت بار کہہ چکا ہوں کہ میرے نام کے ساتھ بھائی کا لفظ استعمال کیا کرو تمہاری یہ بے ادبی میں آئندہ برداشت نہیں کروں گا

اور جہاں تک سوال ہے اس لڑکی کا اگر تو اس نے یہ کیا ہے تو اسے اس کی سزا ضرور ملے گی اس نے ملازمہ کو اشارہ کیا کہ دانین کو کمرے سے بلا کر لائے اور خود گھر کی پچھلی جانب چلا گیا

○○○○○○

اسے یہاں کیوں بلایا گیا تھا بالکل اندازہ نہیں تھا لیکن عالم نے بلایا تھا تو یقیناً شکایت اس تک پہنچ چکی ہو گی

وہ اس جانب آئی یہاں ایک برامدہ سا بنا ہوا تھا جہاں سفید ماربل کے پتھر لگے تھے اس میں صرف ایک ہی کرسی تھی جس پر عالم شان بے نیازی سے بیٹھا ہوا تھا

تھوڑے فاصلے پر دو ملازمائیں کھڑی تھی جب کے صنم بھی وہیں پر تھی عالم نے ملازمہ کی طرف دیکھا تو وہ کسی طوطے کی طرح بولنے لگی

جی صاحب جی ہمارے سامنے ہی اس نے بی بی جی کے پیر پر گرم پانی گرا دیا وہ پانی بہت گرم تھا کھولتا ہوا پتہ نہیں اس نے کس نیت سے نکال کے رکھا تھا کہ جیسے بی بی جی آئیں اس نے پانی ان کے پیروں میں گرا دیا۔انیسہ نے اس کے آتے ہی بولنا شروع کر دیا تھا وہ تو حیران سی کھڑی انیسہ کو دیکھ رہی تھی

آج سارا دن اس عورت نے اسے بے حد ستایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ابھی وہ اپنی بات ختم نہیں کر پائی تھی کہ دوسری ملازمہ جس کو سارا دن اس نے صرف ایک بار دیکھا تھا وہ بھی بولنے لگی

صاحب جی بی بی جی کا پیر جلا کر ان کے وہاں سے جانے کے بعد یہ ہنس رہی تھی پتہ نہیں کونسی خوشی ملی تھی اسے ہم سے تو بی بی جی کی تکلیف دیکھی بھی نہیں جا رہی تھی

دوسری لڑکی نے بھی طوطے کی طرح زبان چلائی دانین صنم کو مسکراتا دیکھ کر بات کی تہ تک پہنچ چکی تھی جب مالکن ہی جھوٹی تھی تو نوکروں کو جھوٹ بولنے میں کتنا وقت لگنا تھا

یہ جو بول رہی ہیں کیا یہ سچ ہے عالم کا لجہ بے حد نرم تھا

جی بالکل سچ ہے۔۔۔۔اس نے بس اتنا سا ہی جواب دیا

اسے کوئی ضرورت نہیں تھی کسی کے سامنے گڑگڑانے کی انکار بھی کرتی تو کون سا اس شخص نے اس پر یقین کر لینا تھا جب کہ اس کے ہاں کرنے پر ہو تینوں حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

جس پر دانین کے چہرے پر اس صورت میں بھی مسکراہٹ آگئی

کیا ہوا آپ سب لوگ حیران کیوں ہو رہے ہیں جیسے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں ہاں میں نے ہی کیا ہے یہ میرے ہاتھ سے پانی گر گیا آنٹی کے پیر پر جس کی وجہ سے ان کا پیر جل گیا

کیا تم نے یہ حرکت جان بوجھ کر کی ہے دانین وہ بے حد غصے سے بولتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ اپنی سزا سنائیں اس کے انداز میں اس کے جیسا ہی سلگتا ہوا جواب آیا تھا جس نے عالم کو مزید غصہ جلا دیا

یہاں کھڑی ہو جاؤ وہ بنا کسی جوابی کارروائی کے حکم دینے لگا دانین نے ایک نظر ان تینوں کی طرف دیکھا اور پھر عالم کی بتائی ہوئی جگہ پر کھڑی ہو گئی

اوپر کافی فاصلے پر عجیب سا پائپ لگا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس کو سمجھ پاتی عالم کی آواز سنائی دی

جب تک اس ٹینکی کا پانی ختم نہیں ہو جاتا تم یہاں سے ہل نہیں سکتی جب تک وہاں سے آخری قطرہ بھی نہ بہہ جائے تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتی اور یہی تمہاری سزا ہے

ملازمہ کو اشارہ کرتا ہوا وہ وہاں سے نکل گیا جب کہ دانین نے ایک نظر اس ٹینکی کی طرف دیکھا تھا جو ضرورت سے زیادہ بری تھی یہ تو پانچ دن تک ختم نہیں ہونے والی تھی

ملازمہ نے آگے بڑھتے ہوئے نل کو کھول دیا پانی بجلی کی تیزی سے اس کی طرف آ گرا تھا پانی ضرورت سے زیادہ گرم تھا

کم از کم اس سے تو زیادہ گرم جو چاچی کے پیر پر گرا تھا
صنم نے ایک نظر مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ملازمہ کو اشارہ کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی

○○○○○○○

اس عذاب کو سہنے کے لیے وہ یہاں اکیلی کھڑی تھی دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آ رہی تھیں

حویلی کی چار دیواریاں بہت اونچی تھی لیکن عجیب جانوروں کے غرانے کی آواز اس تک پہنچ رہی تھی

آسے ڈر لگ رہا تھا دانین نے اپنے گرد بازو لپٹے ہوئے تھے وہ اس ستمگر کے اس فیصلے کو جھیل رہی تھی کہ دور سے کتے کی طرح بھونکنے کی آواز آتی تو بہت خوف سے اچھل پڑتی
ایک چیز تو اسے پتہ چل گئی تھی کہ یہ حویلی جنگل کے بے حد قریب ہے

اسے لگ رہا تھا یہ جانور اس کے بے حد قریب ہیں
اسے یہاں رکے کتنا وقت ہو چکا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن پانی آگ کی طرح اس پر برس رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اس کی ہمت جواب دینے لگی اس نے ایک نظر سامنے دیکھا اسے خوف آ رہا تھا ان آوازوں سے وہ بڑی طرح تھک گئی تھی

اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہونے لگی اس کے حواس جواب دے چکے تھے اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی

پیچھے کھڑے شخص نے اسے جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا آنکھیں بند کرنے سے پہلے اس کا چہرہ اس کے سامنے تھا

OOOO

وہ اسے آہستہ سے اپنی باہوں میں اٹھاتا سیڑھیاں چڑھ گیا کمرے کے دروازے پر کھڑی صنم نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا

اس کی آنکھیں آگ سے جل اٹھی تھی یہ منظر اسے تپتے صحرا میں لے آیا تھا اسے دانین کے وجود سے مزید نفرت ہونے لگی

صبح جب امی اس کے کمرے میں آئیں اور یہ بتایا کہ دانین کے ہاتھوں ان کے پیر پر پانی گر گیا ہے

جس کی وجہ سے امی نے خوب ولولا مچایا ہے اب عالم اسے ضرور ڈانٹے گا اور وہ دانین کو مزید عالم کی نظروں میں گرادیں گے

لیکن جب صنم نے اپنی ماں کا پیر دیکھا وہ کہیں سے بھی جلا ہوا نہ لگا

اس نے بے حد خاموشی سے کچن میں جا کر خوب پانی ابالا اور کمرے میں لے آئی امی کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ کیا کرنے والی ہے

اس نے ایک جھٹکے سے پانی کا برتن ان کے پیر پر چھوڑ دیا اور ان کا جھوٹ حقیقت میں بدل گیا انہوں نے تو خوب گالیاں دی باتیں سنائیں لیکن وہ خاموشی سے سنتی رہی

اور ان کی بات ختم ہونے کے بعد کہہ دیا صرف ڈانٹ کر چھوڑ دینے کا کوئی فائدہ نہیں وہ کتنی بار عالم کو بدگمان کرنے کی کوشش کر چکی ہیں لیکن عالم ان کی کسی بات پر یقین نہیں کرتا دانین کی بدتمیزی یا صنم کو اس کی سنائی گئی باتیں عالم نے ان کی غلط فہمی کہہ کر ٹال دی تھی

لیکن وہ اس معاملے کو ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی اس لیے یہ کام اس نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے کر دیا

پھر باہر آ کے دو ملازماؤں کو بھی اپنے ساتھ ملا دیا جو جھوٹ بولنے کو تیار ہو گی صرف ایک نیلے نوٹ پر۔۔۔۔۔

اسے یقین تھا کہ اب عالم اسے سزا ضرور دے گا اسے خود ان کی باتوں پر یقین ہو یا نہ ہو لیکن روحان سے اپنی محبت ظاہر کرنے کے لئے وہ ایسا ضرور کرے گا صنم جانتی تھی کہ وہ روحان کو کتنا زیادہ چاہتا ہے وہ روحان کی ناجائز خواہشات کو وہ اپنی جیب سے پورا کر رہا تھا

صرف اس لئے کہ روحان اپنے باپ اور دادا سے ملے تو اس کے دل میں ان دونوں کے لیے بے حد چاہت ہو وہ یہ نہیں جانتا تھا کے بڑی حویلی والوں نے روحان کے سامنے ان لوگوں کو کیسے پیش کیا ہے لیکن وہ روحان کو اپنی طرف کر لینا چاہتا تھا

جب واصف چاچو کو روحان کی موت کی خبر لگی اور بالکل ہی بستر پر لگ چکے تھے ایسے میں اس نے عائزہ کو واپس بھیج دیا تھا کہ وہ اپنے بابا کے پاس رہ کر ان کی تکلیف کو بانٹ سکے

ورنہ عائزہ تو جانتی تھی کہ وہ کس سے محبت کرتا ہے اور یقیناً اب تک تو یہ راز بھی کھل چکا ہوتا عائزہ میں اتنا دماغ نہیں تھا کہ وہ کوئی راز دماغ میں رکھ پاتی ایک چھوٹی بچی کو یہ ساری باتیں بتانا اسے

بھی بہت غلط لگ رہا تھا اگر وہ اس کی پینٹنگ نہ دیکھتی تو اسے بھی کبھی پتہ نہیں چلتا لیکن عائزہ اور تراب واحد انسان تھے جو اس کے کمرے میں بنا اجازت کبھی بھی آ جا سکتے تھے

اور جب سے عائزہ یہاں آئی تھی وہ تو زیادہ تر اسی کے کمرے میں پائی جاتی تھی عالم اس کا ہیرو تھا دانین کو وہ بھابھی کہنا کتنے وقت سے شروع کر چکی تھی

عالم کی جب فون پر اس سے بات ہوئی تو اس نے کہا تھا اللہ کرے یہ قصہ جلدی ختم اور آپ میری اصلی بھابھی کو گھر لے آؤ تب ہی میں واپس پاکستان آؤں گی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم کے نکاح میں جو لڑکی ان کی حویلی میں آئی ہے وہی لڑکی ہے لیکن عالم اسے بتانا بھی نہیں چاہتا تھا

کیونکہ اب سب کچھ پہلے جیسا نہیں تھا
لیکن یہ ساری باتیں صنم یا گھر میں کسی اور کو معلوم نہ تھی دانین کے لیے صنم کی نفرت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

ooooo

https://www.zubinovelszone.com

اس نے آہستہ سے لا کر اسے بیڈ پر رکھا اس کے ہاتھ پیر نیلے پر چکے تھے پانی زیادہ گرم نہیں تھا یہ بات تو وہ جانتا تھا لیکن اس کے اتنی دیر وہاں کھڑے رہنے اور ڈرنے کی وجہ سے اس کی کنڈیشن خراب ہو گئی تھی

اس نے جیسے ہی اسے بیڈ پر رکھا اس کا دھیان اس کی ناک میں الجھ گیا اس پر چمکتی چھوٹی سی نتھ اسے بے ایمان کرنے لگی تھی

اس کی نفرت سو رہی تھی اور محبت جاگ کر اسے بہکانے لگی تھی۔پہلوں میں اگر جائز رشتہ ہو تو بڑے سے بڑا تیر مار خان بھی بھکنے میں وقت نہیں لگاتا

عالم نے اس سے نظر بچا کر بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی جب اس کی گھڑی دانین کے کپڑوں کے موتیوں سے بری طرح سے الجھ گئی

اگر وہ ہوش و حواس میں ہوتی تو نہ جانے وہ اس بات کا کیا مطلب نکالتی۔اس وقت تک وہ اس کے وجود پر نگاہ تک نہیں ڈالنا چاہتا تھا لیکن شاید آج اس کے امتحان کا دن تھا۔

اس نے چہرہ پھیر کر گھڑی نکالنی چاہی لیکن ایسا کرنے سے دانین کے گلے سے اس کا ہاتھ

ٹچ ہو رہا تھا۔ وہ کافی دیر آہستہ آہستہ نکالنے کی کوشش کرتا رہا اور پھر اس کا ضبط جواب دے گیا

اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی اس حرکت سے دانین کی قمیض پھٹ جائے گی

اس نے ایک نظر اپنی گھڑی میں اٹکے کپڑے کو دیکھا تھا دانین کی طرف نگاہ اٹھانے کی ہمت بھی نہ کر پایا

دانین جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی نہ جانے کیسے خود پر اس مصیبت کو محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھ کھل گئی

اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کی جانب دیکھا۔ آج جیسے اس کا حوصلہ جواب دے گیا تھا عالم نے اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے اسے کچھ کہنے کے لئے چہرا پھیرا ہی تھا کے دانین کا ہاتھ پوری قوت سے اٹھا اور اگلے ہی لمحے عالم کا چہرہ دوسری طرف کر گیا تھا

میں یہ تو جانتی تھی کہ آپ ایک انتہائی گھٹیا انسان ہیں لیکن آپ اتنا گر جائیں گے یہاں تک میری سوچ کبھی نہیں جا سکتی تھی وہ اپنا دوپٹہ اپنے سینے پر پھیلاتی بے حد نفرت سے بولی

دیکھو تم غلط۔۔۔۔۔۔

میں آپ کو بالکل بھی غلط نہیں سمجھ رہی عالم سلطان شاہ آپ کے گندی ذہاہت یہاں ظاہر ہو گئی ہے کیا کرنا چاہتے تھے آپ میرے ساتھ کیا تھا آپ کے دماغ میں کہ آپ مجھ سے اپنی حوس پوری کریں گے

آپ کی نیت تو میں اپنی یونیورسٹی میں ہی سمجھ گئی تھی تب بھی آپ کی سوچ گھٹیا تھی آج بھی آپ کی سوچ گھٹیا ہے

بدلے کی آر میں آپ اپنے نفس کی تسکین چاہتے ہیں۔ لیکن کچھ چیزیں لاحاصل ہوتی ہے عالم صاحب اگر آپ مجھے مجبور کر کے مجھ پر جھوٹے الزام لگا کے میری ذات کو کچھ توڑ کر یہاں لے آئے ہیں اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ کسی بھیریے کی طرح مجھے لوٹتے رہیں گے اور میں خاموشی سے برداشت کرتی رہوں گی

اپنی گندی ذہانت کو اپنے پاس رکھے اگر آپ نے میرے پاس آنے کی کوشش کی ہے مجھے چھونے کی کوشش کی میں آپ پر کیس کر دوں گی
اور ریپ کیس کے بارے میں آپ کو اچھی خاصی معلومات ہو گی وہ بے حد غصے سے کہتی اپنی بھڑاس اس پر نکال چکی تھی

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اس بار اس نے نہ تو اپنا سر جھکایا تھا نہ ہی نظر پھیری تھی

تم ریپ کیس کرو گی مجھ پر وہ طنزیہ انداز میں ہنسا

مجھ پر کیس کرو گی کہ میں نے تمہاری عزت لوٹی تو کیوں نہ ایک بار میں اپنا تعارف کروا دوں مجھ پر کیس کرنے کے لیے شاید تمہیں اس تعارف کی ضرورت پڑے

رپورٹ درج کرانی ہو گی تمہیں جس پر لکھا ہو گا کہ سید عالم سلطان شاہ نے اپنی بیوی دانین عالم سلطان شاہ کا ریپ کیا پھر کیا ہو گا کیس ہو گا مجھے جیل میں بند کر دیا جائے گا میں جیل میں سڑوں گا

نو۔۔۔ نو دنین عالم شاہ نو ایسا کچھ نہیں ہو گا کیونکہ تم میری بیوی ہو۔۔ میرے ساتھ تمہارا ایک جائز تعلق ہے دنیا کا کوئی قانون تمہارے ساتھ رشتہ جوڑنے کے لیے مجھے منع نہیں کر سکتا لیکن اگر تم پھر بھی آزمانہ چاہو تو بے شک آزمالینا یقیناً یہ ایکسپیرینس میرے لیے بھی کافی اچھا رہے گا

لیکن اس سے پہلے تمہاری کیس کو مضبوط کرنے کے لیے تمہارا ریپ کرنا ہو گا تو پھر کیا خیال ہے

وہ ایک جھٹکے میں اس کا بازو تھام تھا اسے اپنی جانب کھینچتے ہوئے بولا اس کی سخت انگلیوں دانین کی کمر پر سنسنا رہی تھی دانین کے بھیگے کپڑے اس کے ساتھ چپکے ہوئے تھے

https://www.zubinovelszone.com

اسے اپنی حالت پر رونا آنے لگا

چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔میں کہتی ہوں چھوڑ دو مجھے ورنہ

ورنہ کیا کرو گی۔۔۔ہاں بولو جاننا چاہتا ہوں میں تم کیس کرو گی وہ ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر پھینکتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

اس کی اس حرکت نے دانین کو بوکھلا کر رکھ دیا تھا اس نے فوراً ہی بیڈ سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اگلے ہی لمحے عالم اسے پکڑتا ایک بار پھر سے بیڈ پر گرا چکا تھا

کیا ہوا کیس کرنا ہے نہ تمہیں تو کیس کرنے کے لیے پہلے کوئی کیس بنانا بھی تو پڑے گا وہ اپنی شرٹ پھینکتا ایک لمحے میں اس کا دوپٹہ اتار کر ہوا میں اچھال چکا تھا

دانین نے اپنے سینے پہ ہاتھ باندھے ہوئے ایک اور ناکام کوشش کی اس کی پناہ سے نکلنے کی لیکن اس سے پہلے ہی عالم اس کے دونوں بازو پکڑ چکا تھا اس کے دونوں بازو سختی سے تھام کر اس نے بیڈ کے ساتھ لگا دیئے وہ پوری طرح اس کے حصار میں قید ہو چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس نے اس کی گردن اپنی مونچھوں کور گرتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر دیا وہ بری طرح سے مچلتے ہوئے خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن عالم پر تو جیسے کوئی جنون سوار تھا وہ ہر حد پار کر جانا چاہتا تھا

اپنے لئے کوئی راہ فرار نہ پا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہ اس بھیریے نما انسان کی قید میں اپنے آپ کو بالکل بے بس محسوس کر رہی تھی کتنا مشکل تھا اس سے لڑنا وہ لمحوں میں اس کے سامنے ہار گئی تھی

اس کی اونچی اونچی آواز میں رونے پر عالم نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا
تم تو ابھی سے رونے لگی ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں۔اس کا انداز مزاق اڑانے والا تھا دانین نے آنسوؤں سے بھری نظروں سے اسے دیکھا
عالم سلطان شاہ گر سکتا ہے لیکن اتنا نہیں کہ اپنی محبت کی توہین کر دے۔

ایک وقت تھا دانین جب تمہیں پانے کے لیے یہ دل تڑپ اٹھا تھا۔ تمہیں حاصل کرنا میری زندگی کا مقصد بن چکا تھا تمہارے کارڈ پر میں نے دیکھا تھا کہ تم کون سی کلاس میں پڑھتی ہو

اور اس کے بعد میں تمہیں دو تین سال کا وقت دینے والا تھا کیونکہ مجھے لگا کہ شاید اپنا اور میرا رشتہ سمجھنے کے لئے ابھی بچی ہو لیکن میں غلط تھا تم بچی نہیں بلکہ ایک دھوکے باز ہو ایک فریبی ایک مکار عورت ہو اور ایسی عورت کو عالم شاہ اپنے دل میں تو کیا بستر پر بھی جگہ نہیں دیتا

وہ ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر بیڈ سے نیچے پھینک چکا تھا
جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔عالم سلطان شاہ نے محبت کی تھی تمہارے ایک فریبی چہرے سے اس کی اذیت لمحہ لمحہ سہہ رہا ہے۔

میں تمہیں معاف کر بھی دوں تو خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا مجھے خود سے نفرت ہوتی ہے جب یہ سوچتا ہوں کہ میں نے تم سے محبت کی

نہیں ہے ضرورت مجھے تمہاری نہ میں تمہارے جسم کو پانے کے لئے مرا جا رہا ہوں تمہاری جیسی کہیں عورتیں عالم شاہ کی ایک نگاہ کے لیے ترستی ہیں تم تو بازار میں بکنے والی عورتوں سے بھی گئی گزری ہو

تم جیسی عورت پر ایک نگاہ بھی ڈالنا عالم سلطان شاہ اپنی توہین سمجھتا ہے اور تمہاری قربت کی خواہش۔۔۔۔۔۔اتنا گیا گزرا لیول نہیں ہے میرا۔

اٹھو یہاں سے جا کر کپڑے چینج کروا گر تمہیں یہ لگتا ہے کہ تمہارے پھٹے ہوئے کپڑوں سے تمہارے بدن کی کوئی جھلک دیکھ کر میں بہک جاؤں گا تو بھول ہے تمہاری

وہ بے حد نفرت سے بولا تھا اپنے سینے پہ ہاتھ رکھے دانین نے ایک نظر اس کی گھڑی کی جانب دیکھا تھا اس کی قمیض کا چھوٹا سا ٹکڑا اس کی گھڑی میں اٹکا ہوا تھا

وہ یہ تو محسوس کر چکی تھی کہ عالم ہی اسی نیچے سے اٹھا کر اوپر لایا ہے اور یقیناً وہ اسے بیڈ پر رکھ رہا تھا جب یہ کپڑا اس کی گھڑی میں پھنس گیا

اور دانین نے اسے بے حد بے بنیاد باتیں سنا دی سنا تا تو وہ بھی تھا بات بات پر ذلیل کرتا تھا لیکن وہ تو پتھر دل تھا اس کی حقیقت سے ناواقف تھا ظالم تھا جابر تھا ستمگر تھا لیکن دانین ایسی نہیں تھی

وہ ایک نرم دل سے لڑکی تھی جو اپنے ہی الفاظ ادا کر کے پچھتا رہی تھی اس کا دل چاہا وہ اس سے سوری بول دے کسی کے کردار کو اچھالنا اللہ کی نظروں میں سب سے بڑا گناہ ہے

لیکن یہ گناہ تو بھی کر رہا تھا اس کی ذات کو روز روز ذلیل کر رہا تھا تو کیا اللہ کی نظروں میں وہ گناہگار نہیں تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کے دل نے بغاوت کی اگر اس کی نظروں میں وہ بد کردار تھی۔ تو عالم کو نیک کیوں سمجھتی

اور بنا کچھ بولے آہستہ سے اپنے کپڑے اٹھاتی باتھ روم میں بند ہو گئی

○○○○○

اس کا دل اسے ملامت کر رہا تھا

وہ ظالم تھا جابر تھا لیکن کردار کا غلط نہیں تھا اور جب سے یہاں آئی تھی اس نے عالم کی کردار میں کسی قسم کا کوئی کھوٹ نہیں دیکھا تھا

وہ باہر آئی تو عالم آج بھی صوفے پر سو رہا تھا۔ تو کیا وہ اسے بیڈ پر سونے کی اجازت دے رہا تھا اسے سمجھ نا آیا

اس کے آنے پر عالم نے اسے بیڈ پر جانے کا اشارہ کیا لیکن عالم کی ٹانگیں زمین پر دیکھ کر وہ بول پڑی

آپ بہت بڑے ہیں صوفے پے آسانی سے نہیں سو سکتے آپ بیڈ پر جائیں میں یہاں صوفے پر سو جاؤں گی وہ نظر جھکائے ہوئے مدھم آواز میں بولی

https://www.zubinovelszone.com

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور اپنا تکیہ بیڈ پر پھینکتا خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا اس نے کمبل نہیں اٹھایا تھا شاید کے لئے چھوڑ گیا تھا

لیٹے لیٹے بہت سا وقت گزر گیا وہ اللہ کے ناپسندیدہ لوگوں میں شامل نہیں ہو سکتی تھی

سنیں۔۔۔اسکی آواز کمرے میں گونجی عالم نے جواب نہ دیا لیکن وہ رکی نہیں بولتی رہی میں نے بہت غلط الفاظ کا استعمال کیا مجھے معاف کر دیجیے کہتے ہیں کہ کسی کے کردار پر انگلی اٹھانے پر اللہ بہت ناراض ہوتا ہے۔مجھے غلط فہمی ہوئی تھی اس نے مدہم آواز میں کہا ارادہ اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا بھی تھا

لیکن مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں تمہارے بارے میں جو سوچتا ہوں تم اس سے بھی زیادہ گھٹیا اور گری ہوئی لڑکی ہو اور خود کو میرے سامنے زیادہ پارسا ثابت کرنے کی کوشش مت کرو تم کیا ہو تمہارا اصل بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں میں

وہ غراتے ہوئے لہجے میں بولا اسے خود پر غصہ تھا کہ وہ اپنے جذبات اس پر ظاہر کیوں کر گیا

جبکہ جانین نے تو جیسے اس کے الفاظ سنے ہی نہیں تھے وہ اس کی محبت کو اس طرح سے نظر انداز کر گئی تھی اسے کوئی فرق ہی نہ پڑھا ہو اس کے لفظوں سے

اور سچ بھی یہی تھا عالم سے اپنے الفاظ سے اتنا گھائل کر چکا تھا کہ اب اس کے محبت سے چور الفاظ بھی اپنے لیے نفرت محسوس ہوئے تھے

عالم کے الفاظ پر اس نے کسی آنکھیں میچ کر اپنی معافی مانگنے خود کو ملامت کیا تھا یہ شخص اس قابل ہی نہیں تھا کہ اس سے معافی مانگی جا سکے ہاں لیکن اب اس کے پاس پوری رات پڑی تھی عالم کی باتوں پر غور کرنے کے لئے

ooooo

سندس کلاس کے باہر تھی جب اسے وہ آتا نظر آیا وہ تیزی سے کلاس میں داخل ہوئی

سنیہا وہ اسی طرف آرہا ہے میں ابھی اسے دیکھ کر آئی ہوں۔

قسم سے چہرے پر اتنا غصہ تھا کہ حد نہیں مجھے تو کچھ عجیب لگ رہا ہے یہ نہ ہو کہیں وہ تمہارے پاس بھی نہ آرہا ہو سندس کافی زیادہ پریشان تھی

اسے یاد تھا پچھلی دفعہ اس نے اسے سنیہا کے قریب آنے سے منع کیا تھا لیکن وہ سنیہا کی بیسٹ فرینڈ تھی وہ اس سے دور نہیں رہ سکتی تھی اور ویسے بھی ایک انجان شخص کے کہنے پر سنیہا اپنی بیسٹ فرینڈ کو کیوں چھوڑتی

جبکہ اس نے سندس کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات دیکھ لیے تھے ویسے تو وہ بہت ہمت سے کہتی تھی کہ اسے اس سے ڈر نہیں لگتا ایک انجان شخص اس پر بے وجہ کی پابندیاں نہیں لگا سکتا لیکن اندر ہی اندر اس کی آنکھوں سے اسے خوف آتا تھا اور اس کا حق جتاتا لہجہ

ابھی وہ دونوں باتوں مصروف یہاں سے بھاگ جانے کا سوچ رہی تھیں کہ کلاس روم کے دروازے پر کھڑا وہ سرخ نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا
سندس اس کی سرخ آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر فوراً سنیہا کی بینچ سے اٹھ کر پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی تھی

جب کہ سندس کی حرکت پر اسے بالکل غصہ نہیں آیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس بے چاری کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے اس کا دل بھی ویسے ہی دھڑک رہا ہے جس طرح سے اس کا اپنا دل

https://www.zubinovelszone.com

وہ سرخ آنکھیں لئے آہستہ آہستہ چلتا اس کے بالکل پاس آیا اور اس کے بینچ کی دونوں سائیڈ پر اپنے ہاتھ رکھتا اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

میں نے کیا کہا تھا کہ تم اس یونی میں آئی ہو تو مجھے تمہاری کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے کس کی اجازت سے ڈرامے میں پارٹیسپیٹ کیا تم نے... ! وہ اسے گھورتے ہوئے دھاڑا تھا

سنیہا کا معصوم ننھا سا دل اچھل کر باہر آنے کو تھا نہ جانے کیوں وہ اس شخص سے اتنی خوفزدہ تھی جب کہ وہ تو اس کا نام تک نہیں جانتی تھی ابھی اس یونی میں آئے ہوئے اسے دس دن ہی تو ہوئے تھے۔اور یہ انجان شخص اس کی زندگی کا مالک بن گیا
دیکھیں مسٹر میں آپ کو جانتی بھی نہیں ہوں کیوں بیکار میں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں آپ۔۔۔؟

اگر آپ مجھے کوئی تنہا اکیلی سمجھ کر فضول کا روعب جمانے کی کوشش کر رہے ہیں تو میں بتا دوں آپ کو کہ ایڈوکیٹ صفدر شاہ کی بیٹی ہوں میں اور میرے بھائی آپ جیسے ٹائم پاس کرنے والوں کو چیڑ کر رکھنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگائیں گے میں خاموش ہوں صرف اس لیے کہ میری ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو لیکن اب آپ حد سے زیادہ بڑھ رہے ہیں وہ اپنی تمام تر بزدلی ایک سائیڈ پر رکھتی اٹھ کر بولی

وہ کوئی بے آسرا بے سہارا نہیں تھی

زایار شاہ اور شیر زار شاہ اپنی بہن بیٹیوں پر اٹھنے والی ہر نگاہ کو زندہ زمین میں درگور کرنے کی طاقت رکھتے تھے

اس کا اپنا باپ ملک کا جانا مانا وکیل تھا وہ اس طرح کسی کے دبدبے میں آتی یہ تو بات ہی غلط تھی بس یہ اس کی ماں کی ڈرپوک طبیعت کا اثر تھا کہ وہ خوفزدہ ہو جاتی ورنہ خون تو اس کے رگوں میں بھی شاہی بہتا تھا

ایک تو اسے یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہی بہت مشکل سے ملا تھا
اس کے بھائیوں کا تو کہنا تھا کہ گھر بیٹھ کر پڑھو جتنا پڑھنا ہے لیکن اسے اپنے بابا کی طرح وکیل بننا تھا اور اس کے لیے اسے یونیورسٹی میں تو آنا ہی تھا

وہ جو پچھلے 10 دن سے اس سے خوفزدہ کسی چڑیا کی طرح اپنا آپ چھپایا جا رہی تھی۔اس دن کے بعد بھی وہ تین دفعہ اسے یونی کے پاس دیکھ چکی تھی آج اس کے بولے چند الفاظ تراب حیدر شاہ کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ بکھیر گئے اس نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس کے سامنے کیا

https://www.zubinovelszone.com

تمہارے بھائی پاور رکھتے ہوں گے۔ لیکن جو طاقت میرے ہاتھ میں ہے نا اسے دیکھ کر تمہارے بھائی پر تک نہیں پھڑپڑا سکتے۔

تم اس یونیورسٹی میں پڑھنے کے لئے آئی ہو اپنی پڑھائی مکمل کرو فضول ایکٹیویٹیز میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے جس معصومیت کے ساتھ تم بڑی حویلی سے یہاں آئی ہو اسی معصومیت کے ساتھ میں تمہیں رخصت کروانا چاہتا ہوں۔

اس یونیورسٹی کے رنگ میں رنگنے کا خیال بھی اپنے دل و دماغ سے نکال دو
کیونکہ تم میری ملکیت ہو اور تراب حیدر شاہ اپنی ملکیت کو سات نہیں بلکہ ستر پردوں میں قید رکھنا بھی جانتا ہے

اور اگر تراب حیدر شاہ اپنی ملکیت کی حفاظت خود کرنے لگا نا تو دنیا دیکھنے کو ترستی رہو گی اس کے کندھے پر لٹکتا دوپٹہ ایک جھٹکے سے اتار کر اس کے سر پر اوڑھ کر وہ سخت لہجے میں بولا۔اور جس راستے سے آیا اسی سے چلا بھی گیا

سنیہا کو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا آخر کس چیز کے کاغذات تھے وہ اور وہ بلا اس کی ملکیت کیسے ہو سکتی تھی وہ تو اسے جانتی تک نہیں تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

اس نے ایک نظر سندس کی طرف دیکھا جو خیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی یقیناًاس کے دماغ میں بھی وہی سب سوال تھے جو اس وقت اس کے اپنے دماغ میں چل رہے تھے

○○○○○

آخر کون ہو سکتا ہے وہ آدمی اور وہ اس طرح سے بات کیسے کر سکتا ہے سنیہا جب سے واپس آئی تھی مسلسل ٹہلتے ہوئے سندس کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی

یار یہی بات تو میں سوچ رہی ہوں تم اسے جانتی نہیں ہو تو وہ کیسے حکم جتا رہا تھا تم پر کیسے تمہیں اپنی ملکیت کہہ رہا تھا اور وہ کاغذ کیا تھا۔۔۔۔! کہیں نکاح نامہ تو نہیں۔۔۔۔! سندس نے اپنے دل میں مچلتے سوال کو زبان دی

استغفر اللہ فضول لڑکی جا کر کلی کر کے آؤ ایسی بات بولتے ہوئے شرم نہیں آئی ایسی سوچ بھی تمہارے دماغ میں کیسے آئی تمہیں کیا میں شادی شدہ آنٹی لگتی ہوں۔وہ بھڑک کر بولی

محترمہ کون سی کتاب میں لکھا ہے کہ شادی شدہ لڑکیاں آنٹیاں ہوتی ہیں ابھی تم کہہ رہی تھی کہ تمہاری بیسٹ فرینڈ پلس کزن لالی کی عمر بھی نہیں تھی کہ اس کی شادی کروادی تو کیا تمہارے ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا سندس سوچتے ہوئے بولی

ارے نہیں پاگل لڑکی لالی کی شادی اس کے ہوش وحواس میں ہوئی ہے مجھے کیا بے ہوش کر کے مجھ سے شادی کی ہے اس نے جو نکانامہ اس کے پاس ہو گا میرے پاس نہیں کیا میں اپنے شوہر کو جانتے نہیں ہوں گی اور تمہیں کیا لگتا ہے میں ایک سڑے ہوئے بینگن سے شادی کروں گی

وہ منہ بناتے ہوئے بولی

ویسے بندے میں مجھے تو کوئی خرابی نظر نہیں آئی کتنا زیادہ ہینڈ سم ہے اور سٹائل دیکھا ہے اس کا بالکل ہیرو جیسا دیکھ رہا ہے سندس نے خیالوں میں کسی ہیرو کا نقشہ کھینچا۔

اگر اتنا ہینڈ سم ہے تو کر لے شادی اس سے ویسے بھی تجھے وہ ہیرو جیسا لگتا ہے مجھے تو کسی مووی کا ولن ہی لگ رہا تھا اور ایک اور بات اس طرح کسی کے بارے میں نہیں سوچتے یہ سوچ بھی محرم کی امانت ہے۔وہ سختی سے سمجھاتے ہوئے بولی

مجھے الاوڈ ہے میں ان کے بارے میں سوچنے کا پورا حق رکھتی ہوں میرا رشتہ بہت افضل ہے اس نے بہت کم آواز میں کہا سنیہا سن بھی نہ پائی

مجھے بابا کو بتا دینا چاہیے اس بارے میں اس سے پہلے یہ آدمی سر پر چڑھ جائے مجھے بابا کے کان سے یہ بات نکال دینی چاہیے نے سوچتے ہوئے کہا

ہاں محترمہ کیوں نہیں ایسا ہی کریں اور پھر گھر بیٹھ جائے وکیل بننے کے خواب چھوڑ دیجئے گا سندس اپنا بستر لگاتے ہوئے بولی

میرے بابا اتنے بی تنگ نظر نہیں ہیں وہ فوراً میری بات کو سمجھ جائیں گے اور ایکشن بھی لیں گے پھر دیکھنا تمہارا اہینڈ سم ہیرو کہیں پر نظر بھی نہیں آئے گا اس نے دعوے سے کہا

ٹھیک ہے کر لو شکایت اپنے بابا سے یقیناً تمہارے بابا تمہیں کچھ نہیں کہیں گے لیکن تمہارے بھائی تو شاید پہلے ہی خلاف تھے تمہارے یونیورسٹی آنے کے یہ نہیں کہہ رہی کہ یہ بات کسی کو مت بتاؤ لیکن کسی کو کچھ بھی بتانے سے پہلے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا آگے پورا کریئر پڑا ہے۔

سندس اپنے بستر میں گھستے ہوئے بولی موسم بدل رہا تھا آہستہ آہستہ راتیں سرد ہو رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا ساتھ لگے بیڈ پر بیٹھ گئی جہاں کی لڑکی آج اپنے گھر گئی ہوئی تھی

آج یہی سونے کا ارادہ ہے اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو سنیہا نے فوراً ہاں میں سر ہلایا سندس کو ہنسی آئی وہ ظاہر نہیں کرتی تھی لیکن عروسہ کی نظروں سے خوفزدہ تھی

ہائے میری بہادر خرگوشنی بالکل ٹھیک کہتے ہیں ادا تمہارے بارے میں وہ ہنستے ہوئے لیٹ گئی جب کہ اپنی زبان کو دانتوں میں دباآتی اپنے چہرے پر کمبل ڈال گئی

کون ٹھیک کہتا ہے میرے بارے میں سنیہا نے اس کی بات پکڑتے ہوئے پوچھا

اپنی بات کر رہی ہوں میں ٹھیک سوچتی ہوں تمہارے بارے میں اب سو جاؤ یار صبح سر احمد کی کلاس سب سے پہلے آنی ہے صبح صبح ان کا چہرہ دیکھ کر ویسے ہی سارا دن خراب ہو جاتا ہے وہ منہ بنا کر بولتے ہوئے لیٹی تو سنیہا ہنس دی

میرے خیال میں ابھی تک کلاس میں صرف میں ہی واحد سٹوڈنٹ ہوں جس کو ان سے ڈانٹ نہیں پڑی سنیہا نے فرضی کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا

ان شاءاللہ میری جان وہ دن بھی دور نہیں اس نے بستر میں گھستے ہوئے کہا تو سنیہا نے تکیہ اٹھا کر اسے اچھا خاصہ پیٹ دیا

تمہاری طرح نالائق نہیں ہوں سر پڑھا رہے ہوتے ہیں تب دھیان دیا کرو اس نے مصنوعی غصہ ظاہر کیا

ہاں میری جان ایک تو لائق ہے اس دنیا میں باقی سدا کے نالائق بڑے ہیں وہ منہ بناتے ہوئے بولی تو سنیہا کھلکھلائی اسے ہارتے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی تھی

OOOOOO

وہ ہنی مون سے واپس آ چکے تھے۔لالی کا تو دل ہی نہیں تھا واپس آنے کا لیکن پیچھے بہت کام تھے اس لیے لالی سے اس نے وعدہ کیا کہ وہ جلد ہی اسے لے کر واپس آئے گا۔پھر کہیں جا کر کہیں لالی کا موڈ ٹھیک ہوا۔

جبکہ پازیب تو واپس آ کر بہت خوش تھی۔کیونکہ اس کا ہادی اسے مس کر رہا تھا اور وہ ہادی کو۔

یہاں آتے ہی زایار نے اسے بہت ساری باتیں سمجھائی تھی۔اس نے اسے بریرہ سے دور رہنے کے لیے کہا تھا۔ جبکہ اب اس کی لالی کے ساتھ بہت زیادہ اچھی دوستی ہو چکی تھی۔

اب لالی سنیہا کو بے وفا کہہ کر بریک اپ کر چکی تھی۔ لیکن پھر بھی جب سنیہا کا فون آتا اس کا دل بچھڑے محبوب کی طرح دھڑکنے لگاتا۔

جو بھی تھا وہ اس کی پہلی محبت تھی۔سنیہا فون پر اکثر کہتی کہ میرے ادا کے ساتھ گزرا کر جس پر لالی کی بے فصول شکایتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

شیر کے ساتھ اس کو ایک ہی گلہ تھا جب سے وہ واپس آیا تھا لالی کو ٹائم نہیں دیتا تھا۔لیکن شیر کا کہنا تھا کہ ہر روز وہ شہر سے گاوں کا سفر صرف اس کے لیے کرتا ہے

لیکن پھر بھی اس کی شکایت ختم نہیں ہوتی لیکن لالی تو لالی تھی ایک بار دماغ میں کوئی چیز گھس جائے تو نکلے کیسے آج کل اسے ناراض ہونے کے لیے نئی بات مل گئی تھی۔

کہ اب آپ کو مجھ سے کوئی لگاو نہیں رہا اس کا ارادہ اس کے منہ سے اظہارِ محبت سنا تھا لیکن جس نے شادی کی رات اپنی محبت کا اظہار نا کیا تھا وہ اس کی پلاننگ پر کیا کرتا اسی لیے لالی کی خود ساختہ یک طرفہ ناراضگی جاری تھی۔ جس کا سامنے والے پر خاک اثر بھی نہ لے رہا تھا

○○○○○○

اس دن کے بعد ان دونوں میں ایک خاموشی سی چھا گئی تھی

عالم تو پہلے ہی اس سے بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا لیکن آج کل دانین بھی بالکل خاموش ہو چکی تھی

کوئی نہیں تھا جو اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتا یا اسے ٹھیک سمجھتا اب وہ بھی اپنی صفائیاں دے دے کر تھک چکی تھی اب اس نے بولنا ہی چھوڑ دیا تھا وہ رضیہ سے بھی برائے ضرورت بات کرتی اپنی وجہ سے وہ اس کی نوکری خاطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی

باقی تو ویسے بھی اسے نوکروں سے بھی کم اوقات کہا جاتا تھا تو اسے منہ کون لگاتا۔ جب بھی اس نے اپنے لیے آواز اٹھائی اسے بدلے میں تھپڑ ہی ملے تھے اب اس نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

بے شک وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

بس اس نے کہا تھا چاہے جو بھی ہو جائے اپنی ذات پر الزام لگانے والوں کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ نہ جانے کیوں اس گھر میں کسی سے کوئی شکوہ کوئی گلہ نہ تھا اس کے دل میں کسی کے لیے کچھ نہیں تھا۔ لیکن عالم کے ساتھ اس کی تلخی بڑھتی چلی جا رہی تھی

اس دن اس نے کھلے الفاظ میں اس سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ اسے چاہتا تھا

یونیورسٹی میں پہلی ملاقات کے بعد ہی وہ اس سے شادی کا فیصلہ کر چکا تھا۔

بعد میں اس نے عالم کو بہت سوچا لیکن ایک محبت کرنے والا شخص اپنی محبت کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے یہ محبت تو نہیں تھی کہ سامنے والے کو بولنے کا مواقع بھی نہ دیا جائے بس اپنا فیصلہ اس کی ذات پر فرض کر دیا جائے۔ کیا یہ تھی اس کی محبت۔۔۔؟ اس نے سوچا تو اپنی قسمت پر ہنسی آئی

وہ شاید محبتوں کے لائق نہیں تھی بچپن سے جوانی تک نفرتیں ہی برداشت کرتی آئی تھی اس لیے وہ بلا کہاں کسی کی محبت ہو سکتی تھی

اس دن عالم کی محبت کے لفظوں نے دانین کے دل کے تار چھیڑنے کی بجائے اسے عجیب سی کشمکش میں ڈال دیا نہ جانے کیوں اسے عالم سے عجیب سی چڑ ہوتی جا رہی تھی یا نفرت کہنا زیادہ بہتر رہے گا

اسے اس شخص سے نفرت ہوتی جا رہی تھی جو اسے اس زندان لایا تھا۔

وہ آزادی چاہتی تھی یہاں سے نکلنا چاہتی تھی لیکن دن گزرتے جا رہے تھے اس کی قید بڑھتی جا رہی تھی اور یہ خواہش مرتی جا رہی تھی.

وہ خود مرتی جا رہی تھی اس کا اندر خالی ہوتا جا رہا تھا اسے اپنے اندر کی تنہائی سے خوف آتا تھا اسے لگتا تھا وہ اپنے اندر آخری سانس لے رہی ہے

اسے ہر رات لگتا تھا کہ کل کی صبح وہ نہیں دیکھ پائے گی لیکن پھر اس کی آنکھ کھل جاتی وہ زندہ ہوتی ۔وہ پھر سانس لینے لگتی اور ہر سانس کے ساتھ اس کی عالم کے لیے نفرت میں اصافہ ہوتا چلا جاتا۔

گھر میں کچھ لوگوں کا اضافہ بھی ہوا تھا۔وسیمہ دادی جو رشتے میں دادا جان کی سگی بہن تھیں اپنے بیٹے بہو کے ساتھ حج سے واپس لوٹیں تھیں۔اور وہ بھی ہمیشہ سے ان لوگوں کے ساتھ رہتیں آئیں تھیں

پہلے دن تو وہ اسے کافی اچھی لگیں لیکن بعد میں اس نے محسوس کیا کہ ان کا انداز بھی کسی سے الگ نہیں ہے

وہ بھی اس سے بے حد نفرت کرتیں ہیں۔یا شاید وہ باقیوں سے زیادہ اس سے نفرت کرتیں ہیں ۔کہنے میں بہت انصاف پسند عورت تھیں گاوں کے لوگ اپنے مسئلے اس کے پاس لاتے تھے ان کی عزت کرتے تھے لیکن افسوس کہ اپنے ہی گھر میں موجود لڑکی کے ساتھ وہ دن رات زیادتی کر رہیں تھیں

لیکن اسے کوئی خاص فرق نہیں پڑ رہا تھا

سارا دن جانور کی طرح کام کر کے اب وہ تھکتی بھی نہیں تھی۔نرجس چاچی کا اس سے دل بھر گیا تھا اب وہ باتیں تو سناتی تھیں لیکن ہاتھ نہیں اٹھاتیں تھیں۔

لیکن اب سومیہ تائی تھیں جن کو اس پر ہاتھ صاف کرنا تھا کہنے کو تو صرف پھوپھو دادی کی بہو تھیں لیکن یہاں ان کی حکومت چلتی تھی۔اس گھر کی ساری بہووں پر بھی ان کی حکومت تھی۔جو کہہ دیتیں پتھر پر لکیر ہو جاتا

عالم اب پانچ پانچ دن گھر نہیں آتا تھا۔

اس دن عالم کی محبت کو نظر انداز کر کے وہ عالم کی نظر میں اپنا بچا کچا مقام بھی ختم کروا چکی تھی۔وہ جو عالم زرا اس کی طرف نرمی سے دیکھتا تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

اب عالم گھر آتا ہی نہیں تھا۔اور آتا تو سب کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی شکایت جمع ہوتی۔وہ اس پر دو بار سب کے سامنے ہاتھ اٹھا کر یہ ثابت کر چکا تھا کہ وہ روحان کا بدلہ لے رہا ہے۔

ایک بار کھانے میں نمک زیادہ ہونے کی وجہ سے دادا کا بی پی ہائی ہو گیا۔ انہیں آدھی رات کو ہسپتال لے کر جانا پڑا صنم نے کہا کہ اس نے جان بوجھ کر یہ حرکت کی ہے جبکہ صنم نے اس کے سامنے کھانے میں نمک ڈالا تھا لیکن بعد الزام اس پر لگا دیا جس پر عالم نے اس کے شوہر ہونے کا فرض ادا کرتے ہوئے اس کے گال سوجا دیے تھے۔

اسے باقی لوگوں کی مار سے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن عالم کا ہاتھ اٹھانا اس کا ذلیل کرنا اسے ہرٹ کرتا تھا۔ وہ اکیلے میں کچھ نہیں کہتا تھا بلکہ بات بھی نہیں کرتا تھا لیکن سب کے سامنے وہ کوئی لحاظ بھی نہیں کرتا تھا۔

آج آ رہا تھا وہ واپس لیکن اسے پتا تھا کہ آج بھی اس کے سامنے اس کی شکایت کا ڈھیر سجا دیا جائے گا اور دانین کا کیا تھا ایک ماہ سے برداشت کر رہی تھی اب تو عادت ہو چکی تھی

ooooooo

کیچن کا سارا کام ختم کر کے وہ باہر نکلی تھی آج کپڑے بھی تھوڑے سے ہی تھے

ابھی وہ اٹھ کر باہر پڑے کپڑے دھونے جا رہی تھی کہ اچانک اس کے پیٹ میں تکلیف محسوس ہوئی۔اور پھر یہ درد بھرتا چلا گیا۔اس کا کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔بے ساختہ ہی اس کی چیخ بلند ہوئی۔

سامنے بیٹھیں دادی نے اس کی حالت دیکھی تو پتہ نہیں کیا سوچ کر اس کی جانب آئیں

لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس تک پہنچتی وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گئی

دادی نے فوراً ملازمہ کو آواز دی۔

سکینہ لڑکی بے ہوش ہو گئی ہے جلدی آو اور کسی اور بھیج کر فرزانہ کو بلاو مجھے لگتا ہے خوش خبری ہے وہ بے حد خوشی سے بولیں تو سکینہ اسے صوفے پر رکھتی بھاگ کر فرازنہ کو بلانے چلیں گئیں

۔

جبکہ دادی دانین کا چہرہ اپنی گود میں رکھے سب کو بلا بلا کر پتا رہی تھیں اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔عالم کا بچہ اس گھر کا وراث اس گھر کا پہلی خوشی سوچ کر ان کے پیر زمین پر نہیں پڑ رہے تھے

۔

https://www.zubinovelszone.com

نسرین بیگم بھی بے چینی سے دائی اماں کا انتظار کر رہی تھیں۔ان کے عالم کا بچہ وہ بار بار دانین کا چہرہ چوم رہیں تھیں۔نرجس بیگم کافی دیر یہ سب دیکھتی رہیں لیکن گھر کی خوشی میں اپنی ناخوشی کا اظہار کر کے وہ سب کی نظر میں بری نہیں بن سکتیں تھیں

اسی لیے مسکرانے کی کوشش کر رہیں تھیں۔صنم کے لیے یہ سب دیکھنا ناقابل برداشت تھی اس لیے وہ وہاں نہیں رکی

oooooooo

جب دانین کو ہوش آیا۔تو ایک عورت اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔سب عورتیں اس کے آگے پیچھے جمع تھیں۔

جبکہ اس عورت کا سارا دھیان دادی کے ہاتھ میں موجود سونے کی چین پر تھا جو ایک چھوٹے سے جھوٹ سے اس کی ہو سکتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

مبارک ہو اماں بی خوش خبری ہے۔۔۔ لیکن یہ بہت کمزور ہے ہو سکتا ہے کہ یہ غلط فہمی ہو ایسی کوئی بات نہ ہو آپ ایک بار ڈاکٹرانی سے پوچھ لیناوہ ڈارمائی انداز میں کہتی چین کو دیکھ رہی تھ دادی نے مسکرا کر اسے بخشش دی اور مٹھائی کا نوکر اس کے گھر میں بھجنے کا حکم دیا۔

جبکہ دانین پر تو خیرات کا پہاڑ گر چکا تھا۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہ اس نے ساتھ ہو کیا رہا تھا کوئی اس کو نہیں سن رہا تھا ہر کوئی اس کا ماتھا چومتا اپنی خوشی میں خوش تھا۔

کسی کے پاس جیسے اس کی بات سننے کا وقت ہی نہیں تھا وہ عورت ایک غلط فہمی پیدا کر کے جا چکی تھی۔

اور اسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا۔عالم کو یقیناً خبر جا چکی تھی۔اب پتا نہیں اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اس کے پیٹ میں درد تھا اور یہ سب لوگ اس درد کو کوئی اور ہی نام دے چکے تھے

○○○○○○○

https://www.zubinovelszone.com

یہ صداقے کے پیسے ہیں جا کہ کسی غریب کو دے آو۔اور کچھ دیر میں صدقے کے بکرے آجائیں تو بہو کے ہاتھ سے چھوا کر صدقہ کرنا آج پہلی بار دادا نے اسے بہو کہہ کر پکارا تھا

دادا جان نے آکر اس کے سر سے چند نوٹ وار کر ملازمہ کو دیے۔

جبکہ وہ خاموشی سے یہ سب سن رہی تھی۔اب اسے بھی عالم کا ہی انتظار تھا۔اب یہ غلط فہمی اور کوئی ختم نہیں کر سکتا تھا۔

باہر گاڑی روکنے کی آواز پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا اب ان سب کی محبتیں ختم ہونے کا وقت آ چکا تھا لیکن یہی اچھا تھا۔وہ اس سے بہت بڑی آس لگا چکے تھے۔

ان میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا جو اس سے نفرت کرتا ہو پتہ نہیں سب لوگ اس کی حقیقت کیوں بلا چکے تھے کیا وہ سب بھول گئے تھے کہ وہ کون ہے۔۔۔؟

وہ خوف سے سوال کر رہی تھی۔۔کہ نظر دروازے پر کھڑے سرخ آنکھوں اسے خود کر گھورتے عالم پر پڑی۔اسے دیکھتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس کے پیچھے ہی تراب بھی آیا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

سب عالم کو مبارک باد دینے لگے جبکہ وہ اسے سخت نگاہوں سے دیکھا اس کے سامنے آرکا تھا۔

کس کا ہے یہ بچہ۔۔۔۔۔۔؟اس کا سوال تھا یا چابک

عالم یہ کیا بکواس ہے تمہارا بچہ ہے اور کس کا ہے۔۔۔اس کے غصے سے خوفزدہ ہو کر نسرین بیگم نے سمجھانا چاہا۔اس کا غصہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنا ہی کوئی نقصان کر بیٹھے گا۔

میں نے پوچھا۔۔۔کس کا بچہ ہے یہ وہ غراتے ہوئے بولا۔کمرے سے نکلتی صنم کو آج کے دن یہ سکون ملا تھا۔مطلب یہ بچہ عالم کا نہیں تھا۔

عالم۔۔۔۔یہ۔۔۔میں۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔کوئی سوال جواب نہیں سب اپنے عاشق کا نام بتاو۔۔۔اپنا بھاری ہاتھ اس کے چہرے پر چھوڑتا وہ دھاڑا تھا۔

عالم ہوش کرو۔۔۔۔تراب نے آگے بھر کر سے روکا۔

کوئی بیچ میں نہیں آئے گا۔۔۔مجھے یہ لڑکی جواب دے گی۔ کس کا بچہ لے کر گھوم رہی ہے۔

اس نکاح سے پہلے روحان کا بچہ مروادیا تھا تو اب کس عاشق کی اولاد لے کر گھوم رہی ہے وہ کسی جنگلی وحشی کی طرح اسے جان سے مارنے کے لیے بے چین تھا۔اسے ایک بار پھر اپنی اوقات پتا چل چکی تھی۔

وہ خاموش ہو گئی۔۔۔ویسے بھی کون سنتا تھا اسے۔عالم کے دربدر تھپڑوں نے اس کا منہ سرخ کر دیا تھا لیکن آج اسے عالم کی مار سے بھی تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔اس کے پاس اس کے سوال کا جواب نہیں تھا

اسے نہیں پتا تھا کہ کس کا بچہ تھا اس کے وجود میں اسے اپنی ذات سے نفرت ہو رہی تھی کتنی بے شرم تھی وہ اتنا سب کچھ ہو گیا وہ زندہ تھی۔

جواب دو۔۔۔اس بار عالم نے اس کے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ سامنے کیا چہرے پر کسی قسم کی کوئی رعایت نہ تھی۔

بس کرو عالم انسان بنو حیوان نہیں تراب نے اسے روکا تھا

میں حیوان ہی ہوں اس نے مجھے حیوان بنادیا ہے۔اسے کہہ دو کہ اپنے عاشق کا نام بتادے ورنہ میں شوٹ کر دوں گا اسے وہ چلایا تھا۔

میں نے فیصل کو گاوں کے ہسپتال سے ڈاکٹر کو لینے بیجھا ہے آنے دو اسے وہ سب بتادے گی۔اس کی حالت ویسے ہی ٹھیک نہیں ہے عالم مر جائے گی بے چاری تراب نے مینت بھر لہجے میں کہا تو نرجس نے ایک نظر اسے دیکھا۔

واہ بھئی واہ۔تراب میاں آپ کو بڑا ترس آرہا ہے اس بے چاری پر کہیں یہ آپ کا ہی تو۔۔۔

چپ ایک لفظ مت نکالنا اپنی زبان سے اور خبر دار جو کسی نے ڈاکٹر کے آنے سے پہلے اس کی زات پر انگلی اٹھائی۔

وہ سختی سے کہتا ایک لمحے میں دانین کے سامنے آر کا تھا دانین نے نجانے کس جذبے کے تحت اس کی پشت سے سر لگایا۔لیکن اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو گئی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

عالم پاس ہی کھڑا تھا لیکن نہ تو اس نے اسے سہارا دیا تھا نہ ہی زمین سے اٹھایا بس خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔

ooo

oooo

آج بابا نے صبح حکم سنا دیا تھا کہ گھر سے کوئی بھی نہ جائے کیونکہ جب سے وہ لوگ واپس آئے بہت زیادہ مصروف رہنے لگے تھے

گھر والوں کے لیے تو بالکل ٹائم ہی نہیں تھا۔آج بابا نے کہہ دیا کہ سارے لنچ اور ڈنر ساتھ کریں گے اور یہی وجہ تھی کہ آج زایار کا پارہ ہائی ہو گیا تھا آج اس کی بہت اہم میٹنگ تھی لیکن بابا کے حکم کی وجہ سے اسے گھر پر رکنا پڑا

اور اس وقت وہ سب کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے اسٹڈی روم میں گھسا دو دن بعد ہونے والی اپنی میٹنگ پر کام کر رہا تھا

دو تین بار ملازمہ اسٹڈی روم میں گئی تو اسے اچھا خاصا ڈانٹ کر بھیج دیا گیا واپس

۔۔یہاں تک کہ ملازم نے غلطی سے ایک بار اس کے پیپرز اٹھا کر دوسری طرف رکھ دیے تھے جس کے بعد اس نے اتنا شور مچایا کے اب اس روم میں جانے کی ہمت کسی میں نہیں ہو رہی تھی پازیب تو ویسے بھی بزدل تھی

زایار کے غصے سے اس کی جان جاتی تھی سوال ہی نہیں اٹھتا تھا کہ وہ اس طرف جاتی۔

نہ جانے دو دن پہلے زایار اور بریرہ کے بیچ کیا بات ہوئی تھی کہ بریرہ نے سب سے ہی بول چال بند کر دی تھی

۔لالی جو پہلے بریرہ بریرہ کرتی گھومتی تھی آج کل بریرہ سے ذرا دوری بنا کے رکھی ہوئی تھی۔

صفیہ بیگم نے بھی اس کے کھچاؤ کو نوٹ کیا تھا۔جب کہ شیر ویسے بھی بریرہ کے زیادہ قریب نہیں تھا اور حقیقت جاننے کے بعد وہ بالکل بھی اس سے بات نہیں کرتا تھا

اور لالی اور شیر کے کھچاؤ کو وہ خود بھی نوٹ کر چکی تھی اس نے دو تین بار لالی سے بات کرنے کی کوشش کی تو وہ بنا اس کی بات سنی بد تمیزی سے اٹھ کر چلی گئی

https://www.zubinovelszone.com

سب ہی جانتے تھے کہ کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہوئی ہے۔ لیکن بریرا نے اس بات کو زیادہ نوٹس نہ کرتے ہوئے اپنی پرابلم کی طرف غور کرنا زیادہ بہتر سمجھا۔

وہ تو بس آج کل پازیب کو ہی دیکھ رہی تھی اس کے رنگ ڈھنگ بدل چکے تھے وہ پوری طرح زایار کی محبت میں ڈوبی ہوئی نظر آتی تھی۔اور یہی سب کچھ اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا

اس کے لئے وہ کچھ نہ کچھ تو کرنا چاہتی تھی کہ پازیب اس سے دور بھی ہو جائے ارد ویار کو اس پر شک بھی نہ ہو

ooooo

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں پازیب ہادی کو ملازمہ کے بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھ کر وہاں آگئی

ہادی خود اپرن پہنے ٹوائز میں کچھ بنانے میں مصروف تھا

https://www.zubinovelszone.com

چھوٹی ماما بابا کا برتھ ڈے ہے ناتو ہم ان کے لئے کیک بنا رہے ہیں۔وہ مصروف سے انداز میں بولا تو پازیب کو جھٹکا لگا

کیا انکا برتھ ڈے ہیں تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔؟پازیب نے یقین دہائی کرنی چاہیی

یس چھوٹی ماما۔۔۔ابھی مجھے ماما بتا کر گئی ہیں۔میں نے ان کو بولا کہ میرے ساتھ کھیلیں تو وہ کہتی ہیں کہ انہیں بہت کام ہے

اور مجھے کہا کہ تم کھیلو پھر میں نے پوچھا کہ میں کیا کھیلوں تو انہوں نے کہا

کہ بابا کے لیے کیک بناؤ۔۔۔

میں نے پوچھا کیوں بناؤں۔۔۔۔؟

تو انہوں نے کہا۔۔۔

کہ آج بابا کی برتھ ڈے ہے

https://www.zubinovelszone.com

اس نے تفصیل سے بتایا

پازیب کو اپنے گڈے پر بہت پیار آیا تھا جس نے وقت پر اسے بتادیا تھا۔ ورنہ اسے تو

بالکل بھی پتہ نہیں تھا کہ زایار کی سالگرہ ہے

لالی تمہارے ادا کہاں ہیں۔۔۔؟
وہ تیزی سے اندر آتی لالی سے پوچھنے لگی لالی نے روم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے منہ پھولایا تھا

اس طرف جانے کی غلطی مت کرنا لڑکی ادا بہت غصے میں ہے ملازم کو تھپڑ بھی مار چکے ہیں وہ ان کے پیپرز پر انک گرا آیا تھا لالی نے فورا بتایا

ملازم کو تھپڑ مارنے کا سننے کے بعد غلطی سے لالی کمرے میں چلی گئی تھی پر زایار نے اسے بھی خوب ڈانٹ کر بھیجا تھا کہ تم لوگوں کو سکون نہیں ہے مجھے سکون سے کام کرنے دو

https://www.zubinovelszone.com

بس پھر کیا تھا لالی منہ بنا کر واپس آگئی ایک بار اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے پھر وہ بھی خوب ناراض ہونے والی تھی

وہ مجھ پر غصہ نہیں کرتے پازیب کے انداز میں ایک مان تھا پیچھے سے بریرہ اس کے انداز پر جل کر رہ گئی

ہائے میں صدقے میری جان اللہ کا واسطہ ہے آج مت آزمانا مجھے بہت پیاری ہو تم۔لالی ہنستے ہوئے بولی

نہیں میں تو جا رہی ہوں ان کے پاس مجھے بہت ضروری کام ہے۔وہ اسے راستے سے ہٹا رہی تھی

ضروری کام مجھے بتا کر جاؤ اگر یہ اتنا ضروری ہوا کہ تمہیں اندر جانے کی اجازت دے سکوں تو ہی تو تم اندر جا سکتی ہو یار میں سچ کہہ رہی ہوں ادا بہت زیادہ غصے میں ہیں تمہیں بھی ڈانٹ دیں گے

ارے پاگل میں انہیں برتھ ڈے وش کرنے جا رہی ہوں وہ اسے پیچھے ہٹاتے تیزی سے روم کی جانب بڑھ گئی جبکہ لالی پیچھے ارے ارے کرتی رہ گئی

جب کہ اس کے جانے کے انداز پر بریرہ مسکرائی تھی

آپ کیوں ہنس رہی ہیں۔۔۔؟ کہیں آپ نے تو اسے جھوٹ نہیں بولا کہ آج ادا کی سالگرہ ہے ۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولی انداز انتہائی بدتمیزانہ تھا

لالی میں نوٹ کر رہی ہوں مجھ سے کچھ دنوں سے تم کافی بدتمیزی سے پیش آرہی ہو خیریت تو ہے لگتا ہے پازیب کے آجانے سے میرا اور اپنا رشتہ بھول گئی ہو

بریرہ غصے سے بولی تھی اس کا یہ انداز برداشت کرنا اس کے بس میں نہ تھا

انسان جیسا ہوتا ہے اسے اتنی ہی ریسپیکٹ دی جاتی ہے لیکن مجھے پہلے اس بات کا اندازہ نہیں تھا اب ہو گیا ہے اب سے میں آپ کو آپ کے لیول کے مطابق رسپیکٹ کرونگی اس کا انداز اب بھی ویسا ہی بدتمیزانہ تھا

لالی تم حد سے بڑھ رہی ہو کس نے کان بھرے ہیں تمہارے میرے خلاف میری جان کیا ہوتا جا رہا ہے تمہیں

اس نے شیریں بنتے ہوئے اس کے بال سہلائے تھے لیکن لالی نے اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

یہ ڈرامے ان پر چلائیں جن پر کام کرتے ہوں میں آپ کی حقیقت سے واقف ہو چکی ہوں جتنا آپ نے میرے ادا کو تنگ کیا ہے نا میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔

وہ غصے سے کہتی پیر پٹکتی وہاں سے جا چکی تھی جبکہ بریرہ اپنی حقیقت کھلتی دیکھ کر پریشان ہو چکی تھی

اسے کس نے بتایا تھا۔۔۔ کیا زایار نے اسے سب کچھ بتایا ہو گا لیکن زایار بلا اپنی بہن کے سامنے ایسی باتیں کیوں کرے گا

پازیب کے انداز سے کہیں سے بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ اس کی حقیقت جانتی ہے تو کیا مطلب شیر کا رویہ بھی اسی وجہ سے ہے۔ زایار آہستہ آہستہ کر کے سب گھر والوں کے سامنے اس کی حقیقت کھول رہا تھا مطلب اس کا پتہ کاٹنے کی تیاری کر رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

زایار بڑے بڑے کھیل رہا تھا جب کہ وہ تو صرف زایار کا موڈ خراب دیکھ کر ہادی کے سہارے پازیب سے جھوٹ بلوا کر کے کہ اسکی سالگرہ ہے اسے ڈانٹ پڑوانا چاہتی تھی

بلکہ کرنی تو اب اسے طلاق دلوانے کی پلاننگ چاہیے۔وہ کافی دیر روم کے باہر کھڑی زایار کے چیخنے چلانے کی آواز کا انتظار کرتی رہی لیکن پازیب کے اندر جانے کے کافی دیر کے بعد بھی کوئی آواز نہیں آئی تھی

مطلب نا تو اس نے اسے ڈانٹا تھا۔نہ ہی اس کے یوں کمرے میں جانے پر بہت غصہ ہوا تھا

ٹھرکی انسان۔۔ایسا کیا ہے اس لڑکی میں اسے دیکھتے ہی اپنا مقام اپنا غصہ سب کچھ سائیڈ پر رکھ دیتا ہے۔

وہ غصے سے پاؤں پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی اب اسے کوئی بڑا گیم کھیلنا تھا۔اس سے پہلے کہ حقیقت سب کے سامنے آئے اسے کچھ نہ کچھ تو ایسا کرنا تھا کہ زایار کا منہ پھر سے بند ہو جائے

ooo

https://www.zubinovelszone.com

پازیب نے آہستہ سے قدم اٹھاتے ہوئے زایار کے پیچھے آکر اسکی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا

اس کا لمس محسوس کر کے زایار کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی اپنا غصہ تو وہ لمحوں میں بھلا چکا تھا

ہیپی برتھ ڈے زایار۔۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ آپ کی سالگرہ ہے۔۔۔۔۔؟

اب میں آپ کو کیا تحفہ دوں گی و۔۔۔؟ہ اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتی بے حد معصومیت سے بولی

جب کے زایار نے اس کی غلط فہمی دور کرنے کے بجائے اپنا لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے اسے کھینچ کر خود پر گرالیا

تم مجھے تحفہ دینا چاہتی ہو تو ان حسین لبوں سے دے دو اس سے زیادہ حسین تحفہ میرے لئے اور کچھ نہیں ہو گا وہ اس کے ہونٹوں کو اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

مجھے پہلے ہی سوچ لینا چاہیے تھا آپ جیسے بے شرم انسان کو اس کے علاوہ اور کچھ سوجتا ہی نہیں ہے وہ بڑے استحقاق سے اس کے سینے پر انگلی پھیرتے شرمائی شرمائی بھی بولی وہ زایار مسکرا دیا

اب کیا کرے جانے من بے شرم انسان کو تو بے شرمی ہی سوجے گی نہ پھر کیا خیال ہے تحفہ دے رہی ہو یا نہیں ویسے میرے خیال میں پوچھنے کی بجائے مجھے خود ہی لے لینا چاہیے وہ اس کی ٹھوڑی کو پکڑتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکنے ہی والا تھا کہ پازیب نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

ایسے نہیں لیا جاتا آپ کو تو اتنا بھی نہیں پتا کہ گفٹ کیسے لیتے ہیں اس نے شرارتی انداز میں کہا تو زایار نے اسے گھور کر دیکھا

اگر تمہارا یہاں سے بھاگنے کا ارادہ ہے تو میں تمہیں بتا دوں میں تمہیں اس ارادے میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا خود میں بھیجتے ہوئے بولا

ارے میں کوئی بھگوری تھوڑی ہوں میں تو خود آئی ہوں آپ کے پاس چل کے آپ کو آپ کی سالگرہ کی وشش دینے کے لیے

اور گفٹ بھی زایار نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

ہاں ہاں گفٹ بھی اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا تو زایار مسکرایا

تو پھر دو گفٹ وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

پہلے آپ اپنی آنکھیں بند کریں ورنہ میں نہیں دے رہی اس نے اس کی شرارتی نظروں سے گھبرا کر اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا

چلو ٹھیک ہے یار ابھی میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں اور جب میں کروں گا تم آنکھیں بند کر لینا وہ پیار سے کہتا سچ میں آنکھیں بند کر گیا

پازیب نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے اس کے لبوں کو لبوں سے چھوا اور فوراً پیچھے ہٹ گئی

چہرے پر سرخی دوڑ گئی تھی وہ اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دے چکی تھی اسے خود بھی یقین نہیں آرہا تھا زایار نے ہونٹوں کو اوکی شیپ دے کر اسے اپریشیٹ کیا تھا

میری باری۔۔۔زایار اس کا چہرہ پکڑتے ہوئے بولا

لیکن میری تو بر تھ ڈے نہیں ہے اور بھاگنے کے لئے پر تولنے لگی

کوئی بات نہیں میں ایڈوانس کر دونگا وہ اس سے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا لیکن اپنے انداز میں اور اس کا انداز ہمیشہ کی طرح شدت سے بھرپور تھا

اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیتا ہوش و حواس سے بیگانہ مکمل مدہوش ہو چکا تھا۔

زایار کمرے کا دروازہ کھلا ہے کوئی بھی کبھی بھی آسکتا ہے وہ شرماتے ہوئے معصومیت سے بولی چہرہ لال گلاب ہو رہا تھا

ٹھیک ہے پھر یہاں سے آگے پیچھے کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے سیدھی اوپر کمرے میں جانا میں دس منٹ میں آتا ہوں یہ کام ختم کر کے

وہ اسے جانے کی اجازت دیتا ہوا بولا تو پازیب نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

جبکہ زایار اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا

https://www.zubinovelszone.com

اور ایک بات تمہیں بتانی تھی آج میری سالگرہ نہیں ہے بلکہ میری سالگرہ تو ابھی دو مہینے بعد ہے شکریہ تمہارے ایڈوانس کے گفٹ کا وہ بے حد نرمی سے اس کے گال کو چومتے ہوئے ہنس کر بولا

جھوٹے۔۔۔اس کا منہ پورا کھل چکا تھا جبکہ اس کے اس طرح سے کہنے پر زایار کا قہقہ بلند ہوا

جانو ہاتھ آئے مواقع ہم جانے نہیں دیتے اب سیدھی کمرے میں جاؤ وہ ہنستے ہوئے اس کا رخ دروازے کی جانب پھیر کر بولا

آپ بہت گندے اور بہت بے شرم ہو میں نہیں بولتی آپ سے وہ غصے سے منہ بناتی کمرے سے نکل گئی لیکن زایار جانتا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں ہی جائے گی اور اس کا انتظار بھی ضرور کرے گی

OOOOO

ڈاکٹر کمرے سے باہر آئی تو تقریبا سب لوگ ہیں اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے. عالم نے اسے چھوا بھی نہ تھا تو وہ ماں کیسے بن سکتی ہے۔سب کی سوچ یہی تھی۔

سب سے زیادہ بے چین تراب تھا عالم بس اسے دیکھے جا رہا تھا وہ کیسے اپنے دوست کے بجائے غیر لڑکی پر یقین کر سکتا تھا

آج پہلی بار تراب نے اس کا ساتھ چھوڑ کر کسی اور کا ساتھ دیا تھا

ڈاکٹر بتائیں اسے کیا ہوا ہے کیا وہ ماں بننے والی ہے تراب کسی عورت سے اس طرح کا عجیب سا سوال پوچھتے نظر جھکا گیا

پہلے تو مجھے یہ بتائیں کہ کس بے وقوف نے کہا کہ وہ پریگننٹ ہے پانی نہ پینے کی وجہ سے اس کے جسم میں پانی کا ایک قطرہ نہیں ہے گردے میں انفیکشن ہو گیا تھا میں نے اسے ڈرپ لگا دی ہے۔

لیکن اس کی خوراک کا خیال رکھیں ٹائم پے کھاتی پیتی نہیں ہے اور کافی زیادہ کمزور بھی ہے اور اگر ایسی کنڈیشن میں آپ اس سے کسی قسم کے بچے کی امید کر رہے ہیں تو آئی ایم ریلی سوری یہ لڑکی اپنا خیال نہیں رکھ سکتی

اپنے بچے کا کیا حال کر رکھے گی

بہو سے امیدیں لگانے سے پہلے اس کا خیال رکھیں تاکہ وہ آپ کی آنے والی نسل کو پروان چڑھانے کے قابل بنے

ذہنی دباؤ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوگئی تھی اگر یہی حالات رہے تو ٹینشن سے مزید طبیعت بگڑ سکتی ہے

وہ پریگنٹ نہیں ہے لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ پریگنٹ نہ ہونے کی صورت میں اسے کسے گن چکر بنا دیا جائے آپ لوگ اس کا خیال رکھیں تاکہ اس کی طبیعت سنبھل سکے

ڈاکٹر نے تفصیل سے بتایا

آپ کا بہت بہت شکریہ ڈاکٹر آپ باہر چلے ڈرائیور آپ کو واپس اسپتال تک چھوڑ آئے گا تراب نے ڈاکٹر کو باہر کا راستہ دکھایا جبکہ اس نے ایک نظر عالم کو دیکھا سب گھر والے مایوس ہو چکے تھے عالم کے چہرے پر ایک سکون تھا

عالم نے کمرے میں جانے کی کوشش کی نا جانے کیوں اس پر ظلم کر کے اس ظالم کو اب اس کا خیال آ ہی گیا تھا جب تراب اس کے رستے میں آ گیا

https://www.zubinovelszone.com

اب کیا زخم لگانے جا رہے ہو اس کی ذات پر اس کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر کے سکون تو نہیں ملا ہو گا تمہیں

لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو عالم روحان اگر اس سے پیار کرتا تھا غلطی روحان کی بھی تھی روحان نے اسے اتنی اہمیت دی ہی کیوں کہ وہ اس کے لئے اپنی زندگی کی بھی پرواہ نہ کرے اور کسی کی جان لینا انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اگر تم اس کے اصل قاتل کو نہیں ڈھونڈ سکتے تو خدا کے لئے اس لڑکی پر بھی ظلم کرنا چھوڑ دو

ان کا اصل قاتل راحیل ہے اگر ہمت ہے تو اسے پکڑ وا سے سزا دو اس معصوم کو دن رات تڑپا کر کیا حاصل ہو گا تمہیں۔۔۔؟

تراب جیسے آج ہر سوال کا جواب چاہتا تھا

واہ بھئی واہ دیکھ لو لڑکی کو پہلے اس نے روحان کو پھنسا کر اس کا قتل کروا دیا پھر عالم سے نکاح کر لیا اور اب تراب پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے اس نے ہائے اللہ کیسے دن آ گئے ہیں ایک ہی گھر کے تین تین لڑکوں کو پھسا لیا ہے شکل سے تو اتنی معصوم دیکھتی ہے بدذات۔۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

بس ایک لفظ اور نہیں تراب اتنے زور سے چلایا تھا کہ پوری حویلی میں اس کی آواز گونج کر واپس آئی

آپ اگر دانین کے دامن پر بار بار کیچڑ اچھالتی ہیں میں کچھ نہیں کہتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ میرا نام بھی اس کے ساتھ جوڑیں گیں۔

اور آپ کو کس نے حق دیا میرا نام لینے کا اپنی حد میں رہیں آپ کے لیے بہتر ہو گا ورنہ میں ہر حد پار کر جاؤں گا اس کی زوردار آواز نے ایک لمحے میں ہی نرجس بیگم کا منہ بند کر دیا تھا وہ چار قدم پیچھے ہٹ کر جا رو کیں

ہم اس لڑکی پر کوئی ظلم نہیں کر رہے بلکہ روحان کو انصاف دلا رہے ہیں دادا جان کی آواز گونجی

اوو اچھا ویسے کون سے انصاف کے بات کر رہے ہیں آپ لوگ کیا اس پر دن رات ظالم کر کے روحان کو انصاف مل جائے گا

https://www.zubinovelszone.com

کیا یہ سب کر کے روحان کی روح کو سکون ملے گا اگر ایسی بات ہے تو میں بھی اپنی ماں کی روح کو سکون دینا چاہتا ہوں اس عورت کی جان لے کر وہ ہر لحاظ بھولے نرجس بیگم کی طرف انگلی اٹھا کر بولا تو وہ گھبرا گئیں

بد تمیزی مت کرو تراب دادا جان نے چلاتے ہوئے کہا

اپنے بیٹے پر بات آئی تو میں بد تمیز ہو گیا اور اس معصوم کو جس کو دن رات تکلیف دے رہے ہیں آپ لوگ اس کو درد نہیں ہوتا۔

بہت انصاف پسند ہیں نہ آپ آغا جان تو انصاف سب کے لئے برابر کرے اگر آپ پر ظلم کر کے روحان آپ کو انصاف دلانا چاہتے ہیں تو پھر اس عورت کو بھی اس کے کیے کی سزا دہی اور میری ماں کو انصاف دلائیں پھر میں آپ کو انصاف پسند انسان کا ہو گا

اور اگر نہیں تو خبر دار جو کسی نے دانین پر انگلی اٹھانے کی کوشش کی جس طرح سے اس عورت کو پروٹکٹ کرنے کے لیے یہاں پر بہت لوگ ہیں نا اب سے دانین کی حفاظت میں کروں گا اس کا بھائی بن کر اور کوئی عالم سلطان شاہ آ کر اب میری بہن پہ ہاتھ اٹھا کر دکھائے وہ عالم کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر اس انداز سے بولا کہ اندر بیڈ پر پڑی دانین کی آنکھوں میں ان الفاظ سے آنسو ٹوٹ کر گرے

اب تو بے شک اسے جان سے بھی مار دیا جائے تو غم نہیں تھا کوئی تو تھا جس نے اس کے لئے آواز اٹھائی تھی جو اس کا سہارا بنا

آغا جان آپ نے مجھے بلایا وہ کمرے میں داخل ہوتا ان کے سامنے آ کر بیٹھا تو دادا جان جو کسی کتاب میں مشغول تھے کتاب ایک طرف رکھتے چشمہ اتار چکے تھے

آج ہم بہت خوش تھے یہ سوچ کر کے ہمارے پوتے کی اولاد اس دنیا میں آنے والی ہے تم سوچ بھی نہیں سکتے عالم ہم کتنے خوش تھے ہمیں لگا کہ جس لڑکی نے ہم سے ہمارے روحان کو چھین لیا ہے وہی ہمارے روحان کو ہمیں واپس کر دے گی

ہمارے اندر خواہش پیدا ہوئی کہ وہی لڑکی ہمارے گھر کے پوتے کو جنم دے ہمارے گھر میں پیدا ہونے والا پہلا بچہ اس کی وجود کا حصہ ہو۔

https://www.zubinovelszone.com

عالم ہم نہیں جانتے کہ اس لڑکی کی تمہاری نظروں میں کیا قدر وقیمت ہے لیکن ہم بس اتنا چاہتے ہیں کہ تم اس لڑکی کے ساتھ رشتہ بناؤ ہمیں ہمارے خاندان کو ایک وارث دو

تاکہ اس لڑکی کو احساس ہو کہ اس نے ہم سے کیا چھینا ہے

ہمارا پوتا جسے ہم کبھی محسوس بھی نہ کر سکے لمحے میں ہم سے چھن گیا بے شک اس کی قاتل دانین نہیں ہے لیکن وجہ تو وہی ہے

عالم ہم اس لڑکی کو معاف کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن ہماری شرط یہ ہے کہ جو خوشی آج دوپہر کو اس خبر سے ہم نے محسوس کی ہے وہ لڑکی ہمیں وہی خوشی دے ہماری خواہش ہے کہ وہ لڑکی ہمارے خاندان کو وارث دے ہمیں ہمارا روحان واپس کرے

اگر وہ ہمیں روحان کے بدلے روحان دیتی ہے تو ہم اسے روحان کا قتل معاف کر دیں گے ان کا لہجہ بے حد مضبوط تھا عالم سے الفاظ ہی نہ بنے جو وہ ادا کر پاتا

وہ ان سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اس لڑکی سے کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں چاہتا بلکہ وہ تو اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا اس کی شکل دیکھتے ہی اسے اپنی محبت کی دھجیاں اڑتی نظر آتی ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

اس لڑکی کو دیکھتے ہی اسے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگتی ہے اپنے سینے میں موجود دل کو نکال کر پھینک دینے کا دل کرتا ہے لیکن وہ انہیں کچھ بھی بتا نہیں سکتا تھا

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تو وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے

عالم ہمیں وعدہ چاہیے۔۔وہ اسے روکتے ہوئے بولے

آپ جانتے ہیں یہ سب کچھ میرے لئے ممکن نہیں ہے مجھے اس لڑکی سے نفرت ہے روحان کے قتل کی وجہ ہے آغا جان آپ کیا ایک بچے کے لئے اسے معاف کر دیں گے کیا اتنی ہلکی ہے آپ کی نفرت یا روحان کے لیے آپ کی محبت اس کے سوال میں عجیب سی تلخی تھی

نہ ہماری محبت ہلکی ہے اور نہ ہی نفرت کم ہوئی ہے لیکن جو خوشی آج دن میں ہم نے محسوس کئی ہے عالم اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی ہم زندگی میں نہیں مل سکتی

https://www.zubinovelszone.com

روحان کے جانے کے دکھ نے ہمیں توڑ دیا ہے لیکن روحان کی واپسی کی خبر نے جیسے ہمارے اندر ایک بار پھر سے سانس پھونک دی تھی لیکن جب ہمیں پتا چلا کہ یہ سب صرف ایک غلط فہمی تھی ایسا لگا کہ کسی نے ہمارے سینے سے ہمارے دل کو نکال کر پھینک دیا ہو

عالم ہم تمہیں اپنے دل کا حال نہیں سنا سکتے لیکن آج جو خوشی ہم نے محسوس کی تھی اس خوشی کے سامنے ہر دکھ درد تکلیف مدھم پڑ گئی ہماری نفرت مدھم پڑ گئی عالم ہمیں یہ خوشی چاہیے ہمیں ہمارا روحان چاہیے

ان کے منت بھرے لہجے پر عالم نے صرف ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور پھر اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا

آج دن میں بہت کچھ ہوا تراب کا اس سے بغاوت کرنا اسے غلط کہنا سارا ادب ولحاظ بھول کر اس کے روبرو آکر کھڑے ہو جانا اسے اچھا نہیں لگا تھا اسے تراب سے کتنی محبت تھی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا لیکن تراب کا یہ انداز یہ لہجہ صرف دانین کی وجہ سے ہوا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس نے یہ سب کچھ صرف دانین کے لیے کیا تھا اس کا دانین کے لئے قدم اٹھانا سے بالکل اچھا نہیں لگا تھا اس کے لئے پہلے ہی یہ سب کچھ بہت مشکل تھا مگر تراب نے اور مشکل کر دیا تھا وہ خاموشی سے آکر صوفے پر بیٹھ گیا

اوپر اپنے کمرے میں جانے کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا ڈاکٹر نے اسے بے ہوشی کا انجکشن لگایا تھا اور آرام کے لئے سخت تاکید کی تھی۔

تراب نے بے حد سختی سے صنم اور اور نرجس بیگم سے کہا تھا کہ دانین کو اگر ذرا بھی تنگ کرنے کی کوشش کی تو اپنے انجام کی ذمہ دار آپ خود ہو گی۔

تائی امی کے رویے کا بھی اسے اچھے سے احساس تھا اسی لیے جاتے جاتے انہیں بھی کہہ گیا۔اب معاملہ یہ کسی بے بس بے سہارا لڑکی کا نہیں بلکہ اس کی بہن کا ہے اگر کسی نے مخالفت کرنے کی کوشش کی تو وہ خود نپٹ لے گا

اور تراب تو ویسے بھی اس خاندان میں بد تمیز اور بد لحاظ مشہور تھا سے مزید بد تمیز اور بد لحاظ بننے میں کوئی اعتراض نہ تھا

○○○○○

فون کروں کہ نہیں۔۔۔۔؟

نہیں کرتا اس کے ڈرامے شروع ہو جائیں گے موبائل بیڈ پر پھینکتے ہوئے کچھ سوچ کر بولا

تقریباً رات کا ایک بجا رہا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ وہ جاگ رہی ہو گی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے فون کر ہی دیا اور دوسری طرف سے اگلے ہی لمحے فون اٹھا لیا گیا لیکن آواز بہت کم تھی بالکل سرگوشانہ انداز تھا

میں صدقے میری جان صدقے میرے ادا پے پورا پاکستان صدقے کیسے یاد آگئی میری اس کی آواز میں خوشی کی چہک تھی

بس بس زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کیسی ہے وہ سختی سے بولا تو سندس منہ بنا گئی

نہیں بتاتی پہلے آپ پوچھو پیاری بہنا تم کیسی ہو۔۔۔

کھانا کھاتی ہو۔۔۔۔؟

نیند تو ٹھیک سے آتی ہے۔۔۔۔۔؟

پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔۔؟

اور یونیورسٹی کا کھانا کیسا ہے۔۔۔۔؟

اور ان سب سوالوں کے بعد میں آپ کو اپنا حال سناؤں گی اور پھر بھابھی بیگم کے بارے میں بتاؤں گی اس نے تفصیل سے بتایا تو تراب نے اگلے ہی سیکنڈ فون کاٹ دیا

اور اگلے ہی لمحے اسے میسج آیا تھا

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔۔

تمہارا کھانا۔۔۔۔۔

تمہاری یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔

تمہاری پڑھائی۔۔۔۔

اپنی منکوحہ کو میں صبح خود کیا کر دیکھ لوں گا اس کے میسج پر سندس کھلکھلا کر ہنسی تھی جس پر دوسرے بیڈ پر لیٹی سنیہا کسمکسا کر کروٹ بدل گئی

اور پھر اگلے ہی سیکنڈ بعد اس نے میسج کیا تھا

ایزیووش صبح آئیں میں بھی آپ کو دیکھ لوں گی بہت دن ہو گئے میں بھی اپنے سوہنے ویر کا چہرہ نہیں دیکھا اس کے میسج میں بھی محبت جھلک رہی تھی یہ الگ بات تھی کہ تراب کو وہ بھی صنم اور اپنی سوتیلی ماں اپجیسی ہی لگتی تھی

oooo

https://www.zubinovelszone.com

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تو دیکھا عالم کو باہر صوفے پر بیٹھے گہری سوچ میں مصروف دیکھا

تو یہاں کیا کر رہا ہے ٹائم دیکھا ہے رات کے دو بجنے والے ہیں جا کر اپنے کمرے میں آرام کیوں نہیں کرتا وہ اس کے سر پر سوار ہوا ویسے بھی دونوں میں تلخ کلامی کے بعد یہ پہلی بات تھی

سوچا شہزادے سے اجازت مانگ لوں ہو سکتا ہے وہ اپنی بہن کے روم میں جانے کی اجازت نہ دے عالم کا لہجہ طنز سے بھرپور تھا

اجازت ہے اس کا لہجہ بھی اس کے جیسا ہی تھا عالم مسکرایا

اس سب کی وجہ جان سکتا ہوں میں وہ تراب کیچن کی جانب جا رہا تھا عالم کے سوال پر پلٹا

وجہ وہی ہے جو میں نے سب کے سامنے بتائیں اگر میری ماں کو انصاف نہیں ملا تو روحان کو کیوں ملے وہ چبھتے ہوئے لہجے میں کہتا جانے لگا

تو جانتا ہے میں تیری رگ رگ سے واقف ہوں بتا تیرے دماغ میں کیا چل رہا ہے کیا دانین کو لے کر اب بھی تیرے دماغ میں سوال چل رہے ہیں کیا اب بھی تو یہ سوچ رہا ہے کہ وہ لڑکی بے گناہ ہے جبکہ حقیقت ہر طرف سے سامنے آئی ہے

عالم اسے سمجھا رہا تھا جیسے خود کو یقین دلا یا رہا ہو کہ جو اس کے سامنے ہے وہی حقیقت ہے جو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے

عالم میں کچھ نہیں جانتا لیکن تم سے بس ایک بات کہوں گا خدا کے لئے اس لڑکی کو اپنی محبت ہونے پر سزا مت دو اگر تم اس سے محبت کر بیٹھے ہو تو قصور تمہارا ہے اس کا نہیں اس نے کبھی تمہاری زندگی میں آنے کی چاہ نہیں کی تھی۔ تم خود زبردستی اسے اپنی زندگی میں لائے ہو

وہ تمہاری مرضی سے تمہاری زندگی میں شامل ہوئی ہے اگر اسے خوشی نہیں دے سکتے تو تکلیف دینا بھی بند کر دو

یہ سب کچھ کرنے سے نہ تو دادا جان کو ان کا پوتا واپس مل جائے گا اور نہ ہی اس خاندان کو ان کا وارث۔ کچھ نہیں ملے گا ان کو عالم لیکن ان کی ضد پر ایک لڑکی کی زندگی برباد ہو جائے گی

https://www.zubinovelszone.com

تم ایک طرف سے سوچ رہے ہو اگر اس کی غلطی ہے تو غلطی روحان کی بھی ہے روحان نے کیوں ایک ایسی لڑکی پر یقین کیا اپنی تمام ترجذبات کا اسے اکیلا وارث بنادیا کیوں اس نے نہیں سوچا کہ اس کے ماں باپ بہن بھائی دادی دادی سب رشتہ دار اس سے بے انتہا محبت کرتے ہیں

اس نے اپنی زندگی میں دانی کے علاوہ کسی کو اہمیت دیناہی چھوڑ دیا تھا اس کی زندگی میں دانی کے علاوہ اور کوئی لڑکی اہم نہیں تھی لڑکی تو لڑکی اس کی زندگی میں اس کے ماں باپ بھی اہمیت نہیں رکھتے تھے اور ایسے بیوقوفوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے جو روحان کے ساتھ ہوا ہے

یہ سب لوگ چاہے اس کے غم میں مر جائیں عالم لیکن میں قسم کھا کے کہتا ہوں کہ روحان کی موت کا ایک پرسنٹ بھی دکھ مجھے نہیں ہے مجھے وہ صرف ایک فالتو کردار لگتا تھا۔

اور یقین کرو سنیہا کو بھی اس کا غم کبھی منانے نہیں دیتا اگر اس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ نہ ہوتا۔اب جاؤ اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو اس سب کے بارے میں سوچنا بند کر دو عالم نہیں کہوں گا اسے معاف کر کے اس کے ساتھ میں ایک نئی زندگی کی شروعات کرو

https://www.zubinovelszone.com

لیکن خدا کے لئے اسے اس بات کی سزا مت دو کہ تم نے اس سے محبت کی اگر تم اس سے محبت کرتے ہو تو یہ تمہارا مسئلہ ہے اس کا نہیں اس کا لہجہ کافی سخت تھا عالم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ بس خاموشی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا

تو کیا وہ واقعی ہی اسے اپنی محبت ہونے پر سزا دیتا تھا

کیا وہ سچ میں اسے اتنی تکلیف اس لئے دیتا تھا کیونکہ وہ اس کی محبت تھی اس کا دل اسے جھنجھوڑ رہا تھا اس نے کمرے میں قدم رکھا تو نظر بیڈ پر پڑی جہاں وہ گہری نیند سو رہی تھی

ڈرپ کی وجہ سے اس کا ہاتھ کافی زیادہ سرخ ہو چکا تھا جبکہ چہرے پر نیل کے نشان تھے وہ نظر چڑاتا ہوا اپنے پینٹنگ روم کی جانب آ گیا دروازے کو اچھی طرح سے لاک کرتا وہ اس نامکمل تصویر کے سامنے آ رو کا جس سے اس نے بہت محبت سے شروع کیا تھا

لیکن پھر اس سے یہ تصویر بھی مکمل نہ ہو سکی اور نہ ہی وہ اس تصویر کے سامنے بیٹھ کر اسے بنانے کا سوچ پایا

اس نے بے حد نرمی سے اس نامکمل تصویر کی نتھ کو چھوا تھا جو ابھی بے رنگ تھی اس کے ہاتھوں میں حرکت سی ہونے لگی اس کا دل بے چین ہو رہا تھا اس نتھ کے چھوٹے سے موتی کو رنگ سے بھرنے کے لیے

لیکن اگلے ہی لمحے اس نے اپنا ہاتھ ہٹا دیا نہیں وہ اپنے خاندان کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتا تھا وہ روحان کی موت کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا

اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہوا اگلے ہی لمحے وہ سب کچھ وہی پر چھوڑتا کمرے سے باہر نکل آیا اسے لگ رہا تھا کہ اگر وہ پینٹنگ روم میں ایک سیکنڈ بھی مزید رہا تو اس کی سانسیں بند ہو جائیں گی

لیکن سامنے بھی تو وہی منظر تھا وہ بیڈ پر بے سدھ پڑی تھی بالکل بے رنگ بے رونق چہرہ لیے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے بالکل پاس آ بیٹھا

اسے ایک اور کوشش کرنی چاہیے۔۔۔ہو سکتا ہے یہ بے گناہ ہو۔۔۔۔اس کے دل میں ایک چھوٹی سی خواہش جاگی

آغا جان اسے معاف کر سکتے ہیں اگر یہ آغا جان کو اس خاندان کا وارث دے دے تو تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ نارمل ہو جائے گا اس کے دل میں امید کی چھوٹی سی کرن جاگی اور اگلے ہی لمحے وہ اس سے دور ہوتا آئینے کے سامنے کھڑا ہوا

اس نے اپنے آپ کو دیکھا تھا عالم سلطان شاہ تو اپنے لئے کسی شاپنگ مال سے کپڑے نہیں لیتا تھا کیونکہ وہ لوگوں نے ٹرائی کیے ہوتے تھے کیوں کہ لوگ نے انہیں اپنے ہاتھوں سے چھوا ہوتا تھا

تو کیا وہ ایک ایسی لڑکی کو قبول کرے گا جو پہلے ہی کسی اور کے بچے کی ماں بننے والی تھی کیا وہ کسی ایسی لڑکی کو قبول کرے گا جس کے دل و دماغ میں نہ جانے کتنے مردوں کا نقش روشن ہو

کبھی نہیں عالم سلطان شاہ کسی کے اترن کبھی نہیں پہن سکتا۔

وہ اپنی اکڑ اپنا وقار اپنا غرور کھو نہیں سکتا تھا محبت کے معاملے میں اتنا آگے نہیں جا سکتا تھا۔

نہیں وہ اس لڑکی کو قبول نہیں کر سکتا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اس لڑکی کو قبول نہیں کر سکتا تھا لیکن آغا جان کی خواہش ہاں ان کی خواہش کے لئے اسے کچھ تو کرنا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اس نے فیصلہ کیا تھا اب یہ فیصلہ ہو صبح اس سے بھی سنانے والا تھا

oooo

اپنے کہے کے عین مطابق وہ صبح یونیورسٹی پہنچ چکا تھا اور اس وقت یونیورسٹی کے باہر کھڑا ان دونوں کے نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

سنیہا کا تو اب معاملہ ایسا تھا کہ وہ کروڑوں میں بھی اس شخص کو پہچان سکتی تھی اسے دیکھتے ہی اس نے سندس کا ہاتھ سختی سے تھام لیا

ارے وہ دیکھو سڑا ہوا بینگن سندس نے اچھی خاصی اونچی آواز میں کہا

چپ کر بے وقوف لڑکی دماغ خراب ہو گیا ہے کیا چل نکل یہاں سنیہا نے اس کا ہاتھ سختی سے تھامتے ہوئے تیزی سے بھاگنے کی کوشش کی

جبکہ سندس کا دھیان پیچھے تھا وہ اسے دیکھ کر بڑے پیار سے مسکرا رہی تھی تراب بنا آنکھوں سے چشمہ ہٹائے اپنی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا اسے سنیہا کو دیکھنا تھا کافی دن ہو گئے تھے اس کا دیدار نہیں کیا تھا ابھی وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہے اس کا موبائل بجا

سندس کا مسیج تھا نظر کا ٹیکا لگا لیجئے گا ضرورت سے کچھ زیادہ ہی پیارے لگ رہے ہیں یونی کی ساری لڑکیاں مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی میرا تو دل چاہا کہ آنکھیں پھوڑ دوں ان کی میرے بھائی کو نظر لگانا چاہتی ہیں

لیکن پھر سوچا کہ جس کا یہ کام ہے وہ تو آپ کو سڑا ہوا بینگن کہتی ہے تو میں کیوں کروں اس کا شرارت سے بھرپور میسج تراب کے لبوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ لے آیا تھا جیسے محسوس کرتے ہی اس نے اپنے لب سختی سے بھینچ لیے

سڑا ہوا بینگن وہ زیر لب بڑبڑایا۔

اور اپنے آپ کو شیشے میں دیکھا۔

شہزادی نام تو ایسا دیتی جو میری پرسنالٹی پر سوٹ کرتا وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے ذرا مسکرایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

oooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دانین ناشتہ کر کے برتن سائیڈ پر رکھتی اٹھ کر نیچے جانے کی تیاری کر رہی تھی

رک جاؤ لڑکی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا شان بے نیازی سے اپنی مغرورانہ انداز میں بولا

جی کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ وہ اس کا اندازہ نوٹ کر رہی تھی وہ اس سے کچھ اور امید کر رہی تھی

میرے پاس تمہارے لئے ایک ڈیل ہے اگر تم اس ڈیل کو قبول کرتی ہو تمہیں کافی فائدہ ہوگا تم اسے ایک شرط بھی سمجھ سکتی ہو وہ اس کے سامنے بیٹھا کسی بزنس مین کی طرح بات کر رہا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا کیسی شرط میرا مطلب ہے کیا شرط ہے آپ کی وہ کچھ الجھتے ہوئے پوچھنے لگی سے لگا تھا عالم اس سے شرمندہ ہوگا آکر شاید اس سے معافی کے دو الفاظ کہے گا

لیکن وہ تو آتے ہی اس کے سامنے ایک شرط رکھ رہا تھا اور اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کی شرط کل کے واقعے سے جڑی ہوئی ہے اس کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں تھی

یہی تو مسئلہ ہے تمہارا لڑکی تم ڈرامے بہت کرتی ہو سیدھی سی شرط ہے آغا جان دل کی خواہش ہے کہ تم ہمیں اس خاندان کا وارث دو آسان لفظوں میں جو تم نے چھینا ہے وہ ہمیں واپس کرو

اگر تم ہمیں اس خاندان کا وارث یعنی کہ ہمارا روحان واپس کرتی ہو تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا مطلب آزاد کر دوں گا۔

تمہاری آزادی کی قیمت ہے روحان کی واپسی اگر تم اس خاندان کو ایک وارث دے دو تو میں تمہیں اس رشتے سے آزاد کر دوں گا اگر میں چاہوں تو زبردستی بھی کر سکتا ہوں لیکن زبردستی میری فطرت نہیں

اور نہ ہی میں اتنا گرا ہوا ہوں کہ عورت ذات کے ساتھ زبردستی رشتہ بناؤں گا سیدھی سی بات ہے اگر تم آزادی چاہتی ہو تو اس شرط کو قبول کر و اگر نہیں تو ساری زندگی یہی پر ہو فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے تمہارے پاس وقت ہے آج رات کا جتنا سوچ سکتی ہو سوچ لو

https://www.zubinovelszone.com

اور سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا کیونکہ اس کے بعد تمہیں یہاں سے نکلنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا ایک نظر آئینہ کو دیکھتا کمرے سے نکل گیا جب کہ دانین اس کی پشت کو دیکھتی اس کے نکل جانے کے بعد بھی بند دروازے کو گھورتی رہی

اس شخص کو اس کے وجود سے نفرت تھی اسے ناپاک اور طوائفوں سے بھی زیادہ گری ہوئی عورت مانتا تھا

لیکن اب اسے اس کا بچہ بھی اسی کے وجود سے چاہیے تھا تو کیا وہ ناپاک نہ ہوتا آج اس کے دل میں عالم کی نفرت کی ایک اور گیرہ باندھ چکی تھی

ڈور ختم ہوتی جارہی تھی آج اس نے نفرت کی آخری گیرہ بھی باندھ لی تھی آج نفرت کی ہر حد پار ہو چکی تھی عالم سے زیادہ نفرت اسے کبھیکسی اور شخص سے ہو سکتی تھی اس سے زیادہ گھٹیا اور حیوان اس نے زندگی میں نہیں دیکھا تھا

OOOO

کیا تکلیف ہے اس نے فون اٹینڈ کرتے ہی غصے بھری آواز میں پوچھا تھا

پیزا کھانے کا دل کر رہا ہے میرا نہیں آپ کی بیگم صاحبہ۔۔وہ کیا ہے نہ ہوسٹل کا کھانا کھا کے بور ہو گئی ہے

تو ہم باہر سے کھانا آرڈر نہیں کر سکتے یہ ہوسٹل کے رولز کے خلاف ہے وہ بات ادھوری چھوڑ دیتے ہوئے بولی

جلدی بات ختم کرو سندس میرے پاس سچ میں ٹائم نہیں ہے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا
واہ مطلب حد ہو گئی فرمائش کرے آپ کی مسز اور آپ یہ نخرے دکھائے مجھے میرا ہی دماغ خراب ہو گیا تھا جو کہہ دیا کہ میرے بھائی یہی پر کام کرتے ہیں اور وہ اپنی طرف سے کچھ آرڈر کر کے دے جائیں گے

لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ میں نے بیکار میں اپنی پیاری سی دوست کو خوش کر دیا کوئی بات نہیں آپ خوش رہے بڑے بڑے اے سی روم میں بیٹھ کر دعوت اڑائیں ہمارا کیا ہے ہم یہ پتلی دال اور یہ ابلے ہوئے چاول کھالیں گے

اور ہاں میں آپ کو بتادوں میری سہیلی کو سڑا ہوا بینگن بالکل بھی پسند نہیں ہے خیر چھوڑیں ان باتوں کو ہمارے تو نصیب میں یہی سب کچھ لکھا ہے کوئی بات نہیں آپ خوش رہے ہم غریب لوگ۔۔۔۔۔

بند کرو یہ ڈرامے کرتا ہوں کچھ آرڈر وہ بھنا کر بولا

کچھ "آرڈر نہیں کرنا چیز پیزا آرڈر کرنا ہے وہ کیا ہے کہ آپ کی بیگم صاحبہ کو چیز پیزا بہت زیادہ پسند ہے اور ساتھ میں کوک وہ بہت شوق سے پیتی ہے

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ایک کوک ہی بھیجیں گے میرا بھی کوئی انتظام کیجئے گا

آخر آپ کی بہن ہونے کے ناطے میرا بھی حق بنتا ہے لیکن یہ یہاں میرا آپ سے ڈبل رشتہ بن جائے گا کیونکہ آپ کی بیگم صاحبہ کی سہیلی بھی تو ہوں تو سالی کو تو اور بھی زیادہ اہمت ملنی چاہے ہے نہ۔۔۔۔؟

ویسے میں جانتی ہوں آپ کہتے نہیں لیکن اندر سے کہنا ضرور چاہتے ہیں

کیا۔۔۔؟ وہ جو پیزا آرڈر کرنے کے لیے لیپ ٹاپ پر پیزا ویب سائیڈ اوپن کر رہا تھا اس کی ادھوری بات پر پوچھنے لگا

ارے تھینک یو میں آپ کی بیگم صاحبہ کا اتنا زیادہ خیال رکھتی ہوں آپ تھینک یو تو کہنا ہی چاہتے ہوں گے مجھے

میں تمہیں تھینک یو کیوں۔۔۔۔۔۔

اٹس اوکے اٹس اوکے میری بھی تو بھابھی لگتی ہے میرا فرض بنتا ہے میں اس کا خیال رکھوں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

بکواس بند کرو اور اپنے ڈرامے بھی آرڈر کر دیا ہے میں نے بیس منٹ میں پہنچ جائے گا وہ غصے سے کہتا کال ہی کاٹ گیا بلکہ دوسری طرف سے اس کا تھینک یو تو وہ سن ہی نہیں پایا تھا۔

جبکہ دوسری طرف وہ بہت خوش تھی اور اب آرڈر کا انتظار کر رہی تھی۔ سنیہا نے بس ایسے ہی کہہ دیا تھا یار میں ہوسٹل کا کھانا کھا کر بور ہو گئی ہوں کیا ہم باہر سے کچھ آرڈر نہیں کر سکتے جس پر اس نے بتایا تھا کہ یہ ہوسٹل کے رولز کے خلاف ہے جس سے سینہا کا موڈ آف ہو گیا تھا

اوراس کا لٹکاہوامنہ دیکھ کرہی اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اسے خوش کرنے کے لئے آج کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی

○○○○○

توکیافیصلہ کیاتم نےاس نے کمرے کے اندر قدم رکھتے ہوئے پوچھادانین نے ایک نظراٹھاکر اس کی جانب دیکھا

مطلب۔۔۔۔میں کچھ سمجھی نہیں اس کی بات کو سمجھ کرہی وہ نظرانداز کرتے ہوئے وہ بولی

سمجھ توتم بہت اچھے سے گئی ہو۔اوراگرپھر بھی تم خود کو ننھی مونی بچی ظاہر کرناچاہتی ہو تو مت بھولو کہ تم ایک سائنس سٹوڈنٹ ہو بائیولوجی والے توسب کچھ پڑھاتے ہیں وہ بے حد کھلے الفاظ میں بولا تودانین نظرچڑ گئی وہ اتنا بے شرم ہوگا اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔وہ بنا جواب دیے جانے لگی

میں نے تم سے آج صبح تمہاری آزادی کی قیمت مانگی تھی بتاؤ مجھ سے اس سب چیزوں سے رہائی چاہتی ہو یا نہیں اپنی آوارہ زندگی میں واپس لوٹ کر جاناچاہتی ہو یا نہیں

اس کے نظرانداز کرنے پر وہ بڑک کر بولا

نہیں۔۔۔۔دانین نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر یک لفظی جواب دیتی وہاں سے نکلنے والی تھی کہ اگلے ہی لمحے عالم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟ وہ بے حد سختی سے پوچھ رہا تھا

میرا کوئی مطلب نہیں ہے عالم سلطان شاہ صاحب آپ نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا میں نے اس کا جواب دیا

میں آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں بنانا چاہتی اور نہ ہی اس خاندان کو کوئی وارث دینا چاہتی ہوں وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی سخت لہجے میں بولی

انٹرسٹنگ مطلب کے تم ساری زندگی اسی قید میں رہنا چاہتی ہو یہاں سے کبھی بھی نکلنا نہیں چاہتی اس گھر میں تمہارے ساتھ جو سلوک ہو گا تو اس کی ذمہ دار خود ہو وہ ایک ایک لفظ چبھاتے ہوئے بولا جبکہ لبوں کے کناروں پر مسکراہٹ تھی

میرے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار آپ ہیں کیونکہ مجھے یہاں لانے والے آپ ہیں اس غلط فہمی کو بڑھانے والے آپ ہیں اور یقین کریں عالم سلطان شاہ صاحب جس دن میری

https://www.zubinovelszone.com

حقیقت آپ کے سامنے آئے گی نہ آپ نظر اٹھا کر بات بھی نہیں کر پائیں گے اور نہ ہی اپنے پیروں پر کھڑے ہو پائیں گے

میری دعا ہے کہ جب تک آپ کو میری حقیقت پتہ چلے میری یہ سانسیں ختم ہو چکی ہوں تا کہ آپ کو پتہ چلے کہ آپ نے کسی کی زندگی برباد کی ہے۔وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی چلاتے ہوئے بولی

اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا

تمہاری زندگی میں نے نہیں تم نے خود برباد کی ہے اپنی حرکتوں سے اگر تمہیں اپنی زندگی کی اتنی ہی پرواتھی تو روحان۔۔۔

عالم صاحب میں کسی روحان کو نہیں جانتی اور یہ بات میں آپ کو آخری بار بتا رہی ہوں اس کے بعد آپ ہزار بار بھی کہیں گے تو میں جواب نہیں دوں گی کیونکہ آج کے بعد میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی بہت کہہ چکی ہوں سب کو

اب میری برداشت کی انتہا ہو چکی ہے اب میں اپنی صفائی میں کبھی کچھ نہیں بولوں گی۔میں آپ کے بھائی روحان کو نہیں جانتی اور نہ ہی میرا اس شخص سے کوئی تعلق ہے اس کی موت کا افسوس ہے مجھے

https://www.zubinovelszone.com

میں اس کی معذرت کے لیے دعا بھی کروں گی لیکن آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی کیونکہ اس شخص کے نام کے ساتھ آپ نے میرا نام جوڑ کر میری پاکدامنی پر کیچڑ اچھالا ہے

ایسے لوگوں کو تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا میں تو پھر انسان ہوں۔
اب بھی وقت عالم صاحب اپنے الفاظ واپس لے لیں۔اور جا کر اصل قاتل کو ڈھونڈیں مجھے یہاں قید کر کے آپ کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔ مجھ پر دن رات ظلم کر کے یا اپنے دماغ کی گندگی مجھ پر ظاہر کر کے آپ کو آپ کا بھائی واپس نہیں مل جائے گا وہ بے حد غصے سے بولی تھی

بند کرواپنا یہ لیکچر۔روحان کی اصل قاتل تم ہو اور جہاں تک تم اس کے قاتل کی بات کر رہی ہو تو اس تک میں پہنچ جاؤں گا جب تم زبان کھولو گی۔اپنے عاشق کو کہاں چھپایا ہے یہ تو تم ہی بتاؤ گی ۔۔اور تم مجھے کیا آخری بار کہو گی میں تمہیں آخری بار کہتا ہوں کہ اب تم کبھی بھی یہاں سے نکل نہیں سکتی

اب سے تمہاری زندگی اسی قید خانے میں کٹے گی اب سے تم یہیں پر رہو گی ہمیشہ خود پر آزادی کے سارے راستے تم نے خود بند کر دیے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

اب تم مجھ سے گلہ کرنے والی بھی کوئی نہیں ہوتی تمیں روحان کے نام کی یہ قید مبارک ہو

۔۔۔وہ کہتے ہوئے واپس کمرے سے باہر نکل گیا

دانین کو اپنے رویے میں اپنے الفاظ کا کوئی دکھ نہ تھا اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کوئی اس کے بارے

میں کیا سوچتا ہے بیڈ سے تکیہ اٹھا کر اس نے صوفے پر رکھا اور بنا اس کا انتظار کیے لیٹ گئی

جس دن آپ کے سامنے میری حقیقت آئے گی نہ عالم صاحب اس دن پچھتائیں گے آپ اس

لمحے کیلئے کر تڑپیں گے۔

اللہ کرے جب وہ دن آئے میں نہ رہوں تا کہ آپ کو آپ کے رویوں کا احساس ہو۔آپ کو پتہ

چلے کہ آپ نے کیا کیا ہے

آپ کو بھی یہی تکلیف ہو جو آپ نے مجھے دی ہے آپ کو تو میں مر کر بھی معاف نہیں کروں گی

۔آپ نے میرے اندر کی دانین کو مار ڈالا آپ معافی کے لائق نہیں ہیں

OOOOOO

کیا ہوا ہے تایا ابو آپ اتنے زیادہ پریشان کیوں ہیں۔۔۔؟ وہ ان کے کمرے میں چائے رکھنے آئی تو

سکندر صاحب بہت زیادہ پریشان تھے

جو زمین تم نے بیچی تھی اس آدمی نے اس زمین کی قیمت بڑھا کر 70 کروڑ کر دی ہے اور اب ہمیں سمجھ نہیں آرہا کہ ہم وہ زمین اس سے واپس کیسے لیں وہ بے حد پریشانی سے بولے

ستر کروڑ لیکن اس نے مجھے تو صرف 17 کروڑ دیے تھے اس زمین کے وہ پریشانی سے بولی

جب تم نے وہ زمین بیچی تھی تو وہ 45 کروڑ کی تھی لیکن اب اس کی قیمت بڑھ چکی ہے۔اب اس کی قیمت 70 کروڑ ہے اور وہ آدمی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ ہمیں وہ زمین 45 کڑور میں بھی دینے کے لیے تیار نہیں ہے

تایا ابو نے تفصیل سے بتایا ان کے چہرے پر سختی تھی وہ بہت زیادہ پریشان بھی لگ رہے تھے لیکن تایا ابو ابھی تو زمین کو بیچے دو ماہ بھی نہیں ہوا اور اس کی قیمت میں زیادہ ہو گی وہ خود بھی پریشان ہو چکی تھی

ہر انسان اپنا فائدہ دیکھتا ہے میں یہ سب کچھ زایار کو نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن خاندانی زمین کا معاملہ ہے تو اسے یہ بتانا ہو گا

لیکن وہ مجھ سے کوئی خاص بات نہیں کرتا اور زارا اور صفدر شاید ٹھیک سے یہ بات اسے سمجھانا سکے اسی لئے میں نے سوچا ہے کہ تم خود زایار کو اس بارے میں بتادو

تم آرام اور تحمل سے یہ بات سمجھانا تاکہ وہ غصہ نہ کرے۔ دیکھو اگر یہ بات آرام سے حل ہو جاتی تو میں یہ قصہ کبھی زایار تک جانے ہی نہیں دیتا لیکن وہ ہماری خاندانی زمین ہے اور ہمیں ہر حال میں واپس چاہیے بس زایار اپنے بزنس مائنڈ سے آسانی سے زمین کو حاصل کر لے گا

وہ کوئی نہ کوئی حل نکالنے کا تم خود اس سے بات کرواسے بتاؤ کہ تم نے وہ پیسے اپنی دوست کے ساتھ بزنس پر لگائے ہیں ہو سکتا ہے وہ تم سے اس چیز کی تفصیلی مانگے

تم بے شک اس سے اپنی دوست سے بات کروادینا اور باقی زایار کو کہنا کہ یہ زمین ہمیں ہر حال میں واپس چاہیے وہ چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے اسے پریشان کر گئے تھے

وہ پچھلے کچھ دنوں سے بالکل ریلیکس ہو چکی تھی کہ اب مسئلہ حل ہو گیا ہے اب دوبارہ اس زمین کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا لیکن اسے کہاں پتا تھا کہ اس زمین کو شاید کوئی بھی بھول نہیں پائے گا

اگروہ یہ سب زایار کو بتائے گی تو وہ تفصیل تک جائے گا اور ایک ایک بات پوچھوں گا اور اب وہ سہیلی کہاں سے پیدا کرے گی جس کے ساتھ اس نے بزنس میں پیسے لگائے بریرہ بے حد پریشان تھی

لیکن اب اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایسا کیا کرے کہ یہ کیس کلوز ہو جائے اور اسے کوئی بھی سوال نہ پوچھا جائے یقیناً اس کے بعد زایار نے اس کی بینک ڈیٹیل بھی نکال لینی تھی

اور اگر اس نے ڈیٹیل نکلوائی تو سب کچھ کھل کر سامنے آجائے گا وہ بری طرح سے پھس جائے گی

وہ ایک بات کی پیچھے پڑ جانے والا انسان ایک ایک چیز جانے بغیر سکون سے بیٹھتا تھا

لیکن اب تایا ابو کا حکم تھا جانا تو تھا ہی اور زایار کو پوری بات بھی بتانی تھی تایا ابو جانتے تھے کہ اگر اس نے زایار کو ساری بات بتائی تو یقیناً وہ اس سے لڑے گا جھگڑا کرے گا غصہ بھی ہو گا

کہ اس نے یہ کام اس کی اجازت سے کیوں نہیں کیااور وہ ان دونوں میاں بیوی کے بیچ میں کبھی بھی نہیں آتے تھے۔ لیکن وہ زمین ان کے باپ دادا کی تھی وہ چھوڑ بھی نہیں سکتے تھے

اگر یہ کیس وہ خود حل کر سکتے تو وہ کبھی بھی زایار کو بیچ میں شامل ہی نہ کرتے لیکن اب ان سے کچھ نہیں ہو رہا تھا بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس آدمی کو منا نہیں پائے تھے وہ اس آدمی کو 45 کروڑ دینے کو تیار تھے لیکن وہ شخص 70 کروڑ کی ضد پر اڑ چکا تھا اور اتنا نقصان وہ افورڈ نہیں کر پا رہے تھے

اس آدمی کو 70 کروڑ دینا بے وقوفی تھی وہ آدمی سمجھ چکا تھا کہ یہ زمین ان کے لئے اہم ہے اسی لئے اس کی قیمت بڑھاتا چلا جا رہا تھا

ooooo

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اوپر زایار کے کمرے میں آگئی کبھی یہ کمرہ اس کا ہوا کرتا تھا پازیب کے چہرے کی خوشی اس کا اطمینان دیکھ کر کبھی کبھی اسے اپنے فیصلوں پر غصہ آتا تھا اس کی بات مان لیتی تو پازیب کبھی ان کی زندگی میں آتی ہی نہیں

https://www.zubinovelszone.com

زایار نے اسے بہت موقع دیے تھے اپنی اور اس کی زندگی سنبھالنے کے لیے لیکن اس نے اس کی کوئی بات نہ مانی اسے لگتا تھا کہ زایار ہمیشہ ہادی کیلئے کی ہر بات مانے گا

لیکن ایسا نہیں تھا پیرس کے قانون کے مطابق اب جب عادی سات سال کا ہو جاتا وہ ماں باپ میں سے کسی ایک کو چننے کا پورا حق رکھتا تھا اگر وہ سب کے سامنے یہ بات کہتی ہیں کہ ہادی زایار کا بیٹا نہیں ہے تو بھی اگر ہادی خود کورٹ میں یہ کہہ دیتا کہ اس سے زایار کے ساتھ رہنا ہے تو جلد ہی وہ یہ کیس ہار جاتی

وہ ہادی کو بالکل وقت نہیں دے رہی تھی اس نے اسے خود سے دور کر دیا تھا ہادی ہر وقت پازیب کے ساتھ رہتا تھا پہلے تو اسے اس میں کوئی برائی نہیں لگتی تھی وہ تو خوش تھی کے ہادی سے اس کی جان چھوٹ گئی ہے لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ ہادی کو خود سے دور کر کے وہ بہت غلط کر رہی ہے

اور وہ بھی تب جب گھر کے سب لوگوں پر آہستہ آہستہ اس کی حقیقت کھل رہی ہے زار چاچو تو جیسے کسی سے مطلب ہی نہ تھا وہ بس اپنی ہی زندگی میں مصروف رہتے تھے

https://www.zubinovelszone.com

پاکیزہ چاچی اور صفدر چاچوا بھی روحان کے غم سے نہیں نکلے تھے صفیہ بیگم پہلے سے ہی اس کی حقیقت سے واقف تھیں اور اب لالی اور شیر بھی سب جان چکے تھے اس کے پاس اب صرف سکندر صاحب کا ہی سہارا تھا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے کمرے کے دروازے پر قدم رکھا تو اندر سے آتی پازیب کی کھلکھلانے کی آواز اور وہ رک گئی تھی وہ اس کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا جس پر پازیب اس سے شرماتی دور بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی

یہ سب برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا وہ الٹے قدم پیچھے کی جانب آئی لیکن پازیب کو احساس ہو چکا تھا کہ دروازے پر کوئی ہے وہ زایار کو روکتی دروازے تک آئی جہاں بریرہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی تھی

بریرہ بیگم آپ کو کوئی کام تھا اُس کے پیچھے آتے ہوئے پوچھنے لگی وہ بے وجہ ان کے کمرے میں نہیں آتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ہاں کام تھا مجھے اپنے شوہر سے لیکن تم تو ہمیشہ ہی ان کے ساتھ چپکی رہتی ہو ذرا ہوش کیا کرو پازیب وہ میرے بھی شوہر ہے ہمیشہ اپنے کمرے میں گھسا کر رکھتی ہو وہ لمحے میں بدلحاظ ہو گئی تھی

پازیب شرمندہ سی ہو گئی۔وہ اکثر بریرا کے بارے میں سوچتی تھی زایار اسے بالکل اہمیت نہیں دیتا نجانے اس پر کیا گزرتی ہو گی اور آج تو اس نے اپنے منہ سے بھی کہہ دیا تھا

آپ جائیں ان سے بات کریں میں نہیں جا رہی ہوں کچن میں آہستہ سے کہتی تھی اترنے لگی آخر اس کا زایار پر حق تھا ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تھا

جب اچانک بریرہ کچھ کہنے کے لیے مڑی اور اگلے ہی لمحے اس کا اپنا پیر پھسل گیا وہ تیزی سے نیچے گر گئی

پازیب کے چلانے پر سب تیزی سے باہر نکلے تھے لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی

○○○○○

اسے تراب کا مضبوط سہارا مل چکا تھا وہ ہر معاملے میں نہیں بولتا تھا لیکن اس پر کسی کو ہاتھ بھی نہیں اٹھانے دیتا تھا پہلے اس نے ملازمہ کی طبیعت اچھی طرح سے صاف کی تھی جو بے وجہ اس پر روعب جمع رہی تھی

تراب کی سپورٹ کی وجہ سے اسے اچھا خاصا فائدہ ہو رہا تھا وہ صرف خود کو اس کا بھائی کہتا ہی نہیں تھا بلکہ اپنا فرض بھی ادا کرتا تھا

لیکن اس کے جانے کے بعد اس کے نام سے بھی اس کی ذات پر ایسے الزام لگائے جاتے کہ انہیں برداشت کرتے اس کا سینہ درد سے پھٹا لگتا

پچھلے ہفتے تراب اور عالم دونوں لندن جا چکے تھے آپنے کسی اہم کام کے لیے اس دن کے بعد عالم نے اس سے بالکل بھی کوئی بات نہیں کی تھی اس کے ساتھ گھر میں کیا ہوتا ہے کیا نہیں سے بالکل کوئی مطلب نہیں تھا

ہاں لیکن گھر والوں کی جھوٹی شکایتوں پر ایکشن ضرور لیتا تھا۔اسے نہ تو اس کی واپسی کا انتظار تھا اور نہ ہی وہ اس کی شکل دیکھنے کی تمنائی تھی

اور جب سے اس نے اس بچے والی شرط کی بات کی تھی تب سے تو وہ اس سے مزید نفرت کرنے لگی تھی یہ شخص اپنے مطلب کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا

جبکہ آج کل صنم اپنے کمرے میں بند تھی اس کا ایک اچھا رشتہ آیا تھا جو آغا جان نے بنا اس کی اجازت کے پکا کر دیا تھا ان کا کہنا تھا کہ بیٹیوں کی زندگی کا وہ مکمل اختیار رکھتے ہیں

اور ویسے بھی اب عالم کی دوسری شادی ممکن نہیں ہے کیونکہ عالم کا کہنا ہے کہ وہ دانین کو کبھی بھی طلاق نہیں دے گا

اور اب آغا جان دانین سے اپنے خاندان کے وارث کی تمنا کر چکے تھے

وہ صنم کو کسی جھوٹی امید پر زندگی برباد نہیں کرنے دے سکتے تھے نرجس بیگم اس رشتے سے تو کافی زیادہ مطمئن لگ رہیں تھیں لیکن صنم کو سکون نہیں تھا اسے اس رشتے میں بھی ساری غلطی دانین کی لگ رہی تھی جیسے وہ رشتہ لے کر آئی ہو اس کا

○○○○

یہ آپ نے کیا کیا پازیب بی بی ملازمہ بھاگتے ہوئے آئی تھی

میں نے کیا ہے۔۔۔۔۔۔ پازیب تو حیرانگی سے پوچھنے لگی جب کہ زمین پر پڑی بریرہ کو اٹھانا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔ وہ کسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

آپ نے ہی تو دھکا مار کے گرایا ہے انہیں نیچے ملازمہ کے عجیب کہنے پر وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میں نے کب دھکا دیا ان کو وہ سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھ رہی تھی جو آنکھوں میں عجیب سا تاثر لیے اسے دیکھ رہی تھی

جبکہ گھر کے سب لوگ اس تک پہنچ چکے تھے
اچھا لگتا ہے مجھے غلط فہمی ہو گئی ہے وہ گھبراہوئے پیچھے ہٹی۔

زایار پتا نہیں یہ کیا کہہ رہی ہے میں نے بریرہ بیگم کو دھکا نہیں دیا یہ پتا نہیں ایسے کیوں کہہ رہی ہیں پازیب زایار کو دیکھ کر کہنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

بی بی جی میں کچھ نہیں کہہ رہی کوئی غلط فہمی ہو گئی ہو گی مجھے بس منہ سے نکل گیا معاف کر دیں اور اس سے مزید خوفزدہ ہوتے ہوئے پیچھے ہٹی انداز ایسا تھا جیسے پازیب اسے جان سے مار ڈالے گی جب کے اس کا اندازہ کی سمجھ سے باہر تھا

سکندر شاہ اسے عجیب خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے

زایار نے بے ہوش بریرہ کو اٹھا کر کمرے میں رکھا اچانک ہوا کیا تھا سمجھنا سب کے لئے مشکل تھا ابھی تو پازیب کمرے سے باہر ہی گئی تھی اور اسے بریرہ کی چیخ کی آواز سنائی تھی

اور بریرہ کے ساتھ ہی اسے پازیب کی بھی آواز آئی تھی وہ پازیب کی وجہ سے پریشانی سے باہر آیا تو بریرہ سیر ھیوں سے نیچے گری ہوئی تھی

زایار مجھے نہیں پتا بریرا بیگم کو اچانک سے کیا ہو گیا میں نے کچھ نہیں کیا پتا نہیں ملازمہ ایسے کیوں بول رہی ہیں وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی جب زایار نے اسے آہستہ سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا

https://www.zubinovelszone.com

کچھ نہیں ہوا میری جان سب ٹھیک ہے ڈاکٹر کو فون کیا ہے وہ تھوڑی دیر میں آتا ہوں گا تم بے کار میں گھبرا رہی ہو وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا تو پازیب نے ہاں میں سر ہلایا جب کہ اسے سکندر شاہ کی نظروں سے عجیب سا خوف آ رہا تھا

پتہ نہیں کیوں وہ اسے اس طرح سے دیکھ رہے تھے جیسے ساری غلطی اسی کی ہو بریرا نے کو سچ میں اس نے دھکا دیا ہو تب بھی وہ بھی گری ہے

سکندر شاہ کی نظر دیکھ کر اسے رونا رہا تھا شاید وہ ملازمہ کی باتوں پر یقین کر چکے تھے یہی لگ رہا تھا کہ بریرہ کو اس نے دھکا دیا ہے

تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر آ چکا تھا سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ اس کا ایک پیر بری طرح سے فیکچر ہوا چکا تھا اس کے پیر کی حالت بہت زیادہ خراب تھی اسے تقریبا پندرہ دن بیڈ سے بالکل اٹھنے سے منع کر دیا گیا

بریرہ نے ہوش میں آتے ہی کہہ دیا تھا کہ پازیب نے اسے بچانے کی کوشش کی ہے شاید اس لیے ملازمہ کو غلط فہمی ہو گئی ہوا ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جیسا ملازمہ سوچ رہی ہیں اور اس کے بعد جا کر کہیں پازیب کو سکون آیا تھا لیکن سکندر شاہ کا انداز اب بھی لیا دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

پاکیزہ بیگم بریرہ کے پاس ہی کمرے میں رک گئیں تھیں جب کہ زایار سے لے کر اپنے کمرے میں آ گیا تھا وہ وہاں رکنا چاہتی تھی کیونکہ پاکیزہ چاچی کی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں تھی

oooo

زایار میں نے کچھ نہیں کیا پتا نہیں آپ کے پاپا میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ وہ مجھے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے سب کچھ میں نے کیا ہے وہ اس کے گلے لگ کی روتے ہوئے بولی

اوہو میری جان کچھ نہیں ہوا بس اسے ڈرامے کرنے کی عادت ہے زایار کا لہجہ نہ جانے کیوں بریرہ کا نام سنتے ہی عجیب سی سختی اختیار کر جاتا

ایسا تو نہ کہیں زیادہ چوٹ لگی ہے انہیں کتنی تکلیف ہے یہ تو سوائے ان کے اور کوئی نہیں جانتا ان کے پیروں پر اتنی زیادہ چوٹ آئی ہے ان کا پیر فیکچر ہو گیا ہے اور آپ ان کے لئے اس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں بہت غلط بات ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی ایک بیمار شخص کے لیے ایسے الفاظ اسے بالکل پسند نہیں آئے تھے

میری جان تم نہیں جانتی وہ ایسے ڈرامے کرنے کی عادی ہے ابھی تو تم نے اسے ٹھیک سے دیکھا بھی نہیں جب اس کے اصل رنگ سامنے آئیں گے تب پتا چلے گا تمہیں ابھی تم اس کے بارے میں ایک پرسنٹ بھی نہیں جانتی

اگر تم اسے ایک پرسنٹ کی جان گئی نایہ جو بریرہ بریرہ کا ورد تمہاری زبان پر رہتا ہے ایک لمحے میں ختم ہو جائے گا

زایار نے مسکراتے ہوئے اسے سمجھایا تھا

وہ اتنی بھی بری نہیں ہیں جتنا آپ سوچتے ہیں۔ میں تو یہ سوچ کر پریشان ہو جاتی ہوں کہ کتنا بڑا دل ہے ان کا بھلا کوئی اپنے شوہر کو کسی دوسرے کے ساتھ بانٹ سکتا ہے لیکن وہ بانٹتی ہیں

کبھی مجھ پر احسان نہیں جتایا کہ وہ مجھے کن حالات میں یہاں لے کر آئی ہیں۔ مجھ پر اٹھنے والے بے بنیاد سوالوں کو اپنے سر لے کر انہوں نے میری شادی آپ سے کروائیں اپنا شوہر مجھے دے دیا بھلا اس سے زیادہ اور کسی عورت میں حوصلہ ہے

ایک عورت سب کچھ کر سکتی ہے زایار لیکن اپنے شوہر کو دوسری کے حوالے نہیں کر سکتی وہ اس کے سینے سے لگے آہستہ آہستہ سمجھا رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ زایار اس کا ہو کر بریرہ کو بھول جائے

بریرہ کے احسانات ساری زندگی نہیں چکا سکتی تھی بریرہ نے اسے اپنا شوہر دیا تھا اور یہ کوئی مذاق نہیں تھا بریرہ جتنا حوصلہ اور کسی میں نہیں ہو سکتا بس زایار کا دل چاہا کہ ساری حقیقت اس کے سامنے رکھ دے لیکن فی الحال وہ سے ہادی کے بارے میں کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا

پازیب سے جو محبت جو توجہ اسے مل رہی تھی تو اسے بریرہ بھی نہیں دے رہی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی وجہ سے پازیب اور ہادی کی محبت میں کسی قسم کی کوئی کمی آئے وہ جانتا تھا پازیب کی محبت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ ہادی کی سچائی اسے نہیں بتانا چاہتا تھا

وہ چاہتا تھا کہ صحیح وقت آنے پر وہ اسے اپنی زندگی کے سارے تلخ بابوں سے باخبر کر دے لیکن ابھی نہیں۔ابھی وہ اس کی محبتوں کو برداشت کرے یہی اس کے لیے کافی تھا

اچھا آپ اپنا کام کریں میں نیچے جا رہی ہوں بریرہ بیگم کے پاس ہو سکتا ہے انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو ان کے پاس ہر وقت کسی نہ کسی کا ہونا ضروری ہے چاچی کی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ فکر مندی سے بولی تھی

اگر بریرا بستر پر پڑ گئی ہے تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم اس کی خدمتوں میں لگ جاؤ گی تم سے یہیں رہو میرے پاس کمرے میں کہیں پر بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے وہ سمجھاتے ہوئے زرا سختی سے بولا

لیکن بریرہ بیگم کو میری ضرورت ہے اس وقت گھر میں کوئی ملازمہ بھی نہیں ہے اگر میں ان کے پاس جاؤں گی تو اچھا رہے گا نا اور ویسے بھی میں کون سے یہاں کوئی تیر مار رہی ہوں اچھا ہی ہے نہ تھوڑی دیر ان کے پاس جاؤ گی انہیں بھی اچھا لگے گا

ان مشکل وقت میں کوئی تو ہو ان کے ساتھ اس نے سمجھانا چاہا
اس وقت میرے لئے بہت مشکل وقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میری بیوی اس مشکل وقت میں میرے ساتھ رہے بریرہ بیگم کو اس کے حال پر چھوڑ دو اپنے شوہر پر توجہ دو

زایار اسے بنا کچھ بھی اور بولنے کا موقع دیے اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنے بیڈ پر لے آیا تھا

یار پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ نیچے اکیلی ہیں میں نے پاکیزہ چاچی کو آرام کے لیے بولا تھا۔۔۔۔

اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی زاءاراس کے لبوں پہ اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا پازیب کو چپ لگ گئی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ کسی بھی قسم کی مزاحمت نہیں کر سکتی اور نہ ہی زایار اسے چھوڑنے والا ہے

آپ کو ضروری کام کرنا تھانااس کے پیچھے ہٹنے پر وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی ہے خود سے دور کرتے ہوئے پوچھنے لگی

فلحال میں بہت ضروری کام کر رہا ہوں اور تم مجھے تنگ کر رہی ہو اس وقت مجھے اس سے زیادہ اور کوئی ضروری کام نہیں ہے اسی لئے اپنا منہ بند کرو مجھے ڈسٹرب کرنا بھی

اس کی گردن پر لب رکھتے ہوئے بولا۔
زایار بریرہ بیگم کو سہارے کی ضرورت ہے وہ اپنے پیروں پر چل کر واش روم تک نہیں جا سکتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں مجھے وہاں جانے دیں اپنی گردن پر اس کی سلگتی سانسوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ پھر سے پوچھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

جب زایار نے سر اٹھا کر بے حد سخت نظروں سے اس کی جانب دیکھا

میں آخری بار کہہ رہا ہوں مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ پچھتاؤ گی خاموشی سے لیٹی رہو تمہیں کہیں بھی جانے کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں خدمت کرنے کا بہت شوق ہے تو اپنے شوہر کی کرو بریرہ کی نہیں

اس بار اس کے سخت لہجے پر پازیب خاموش ہو گئی اب اس میں بولنے کی بالکل ہمت نہیں تھی کیونکہ اب زایار اسے پوری طرح خود میں قید کر چکا تھا

OOOOOO

وہ صبح سے گن چکر بنی ہوئی تھی کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف کام ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے آج صنم کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگ آنے والے تھے

بات پہلے ہی پکی کر دی گئی تھی صرف ایک فارملٹی پوری کرنی تھی وہ لوگ پہلے ہی صنم کو پسند کر چکے تھے

چاہتے تھے کہ ایک بار صنم بھی لڑکے سے ملے لی لیکن صنم کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا وہ صبح سے منہ بنائے کمرے میں بیٹھی تھی جبکہ اس کی ماں نے دانین کا برا حال کر رکھا تھا

صبح سے سے ایک سیکنڈ بھی نہ ملا سکون سے بیٹھنے کے لئے

تراب اس وقت لندن میں تھا اس نے تو صاف جواب دے دیا تھا کہ میرا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں ہے اسی لئے آپ اس کی شادی کریں یا اسے دفنا دیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اپنے الفاظ کہنے سے پہلے اس نے ایک بار بھی سوچا نہیں تھا سوچتا شاید اگر صنم کی جگہ انعم ہوتی

محبت کا دعوی تو اس کے ساتھ بھی نہیں کرتا تھا لیکن صنم سے ہر لحاظ سے بہتر تھی اس کے اندر احساس تھا کو صنم میں ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہیں ملتا تھا

جبکہ عالم نے کہا تھا کہ وہ کوئی بہت ضروری کام نپٹا رہا ہے اس کا ابھی آنا ممکن نہیں ہے اور ویسے بھی صرف دیکھنے کے لئے ہی لوگ آرہے ہیں کون سے نکاح ہو رہا ہے جو اتنی زیادہ پریشانی ہے یا سب کا ہونا ضروری ہے

سو وہ لحال نہیں آسکتا انہیں گئے ہوئے آج ایک ماہ سے اوپر ہو چکا تھا وہ ایک ماہ بے حد پرسکون تھی عالم کو نہ دیکھنا ہی اس کے لیے سکون تھا۔ تراب دو بار تو اسے سب کے بیچ بلا کر فون پر بات کی تھی یہ پوچھا تھا کہ کوئی تکلیف تو نہیں کوئی مسئلہ نہیں اگر ہو تو وہ اسے بتا سکتی ہے

اس کا بہن کا مان بخشنا سے بے حد اچھا لگا تھا۔ لیکن یہ بھی سچ تھا کہ یہ گالیاں سننا یہ تھپڑ کھانا یا پھر کام کرنا اس کے لئے عام سی بات ہو چکی تھی تھپڑ کھانے کے بعد زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا گالیاں سن کر تھوڑی دیر اداس ہو جاتی یا کام کر کے تھک جاتی

لیکن یہ سب کچھ تو اپنا نصیب سمجھ کر قبول کر چکی تھی اب ان باتوں کا کیا برا منانا اسے کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں تھی

خوشیاں تو اب نصیب سے روٹھ چکی تھی وہ چاہے کچھ بھی کر لے اسے آزادی نہیں ملی تھی وہ خود عالم کو اپنی غلامی کا پیغام سنا چکی تھی اس کی شرط قبول نہیں کر کے اور اب اس کے نصیب میں آزادی نہیں تھی

اب یہی سب کچھ کرنا تھا ساری زندگی تو کیا فرق پڑتا تھا کہ وہ کام کرتی ہے گالیاں سہتی ہے یا مار کھاتی ہے بس خاموشی سے سب کی سنتیں اور کام کرتی جاتی صنم دو چکر لگا چکی تھی کمرے میں اور دونوں بار اس کے گال پر تھپڑ مارے تھے یہ کہہ کر کیا یہ سب اس کی وجہ سے وہ عالم کے بجائے کسی اور کے نام ہونے جا رہی ہیں

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ایک آدمی جو اس سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اس کی کزن اس سے محبت کا دعوی کیسے کر سکتی ہے

اگر وہ اس کا رشتہ عالم سے تہہ تھا تو بھلا وہ اس سے شادی کرنے کے بارے میں کیسے سوچ سکتا تھا

شاید صنم یکطرفہ محبت کا شکار تھی نہ جانے کیوں عالم کے ایک ہی بار کہنے پر کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اسے یقین آگیا تھا

وہ ہزار بار اس بات کو نظر انداز کرنے کے باوجود بھی نظر انداز نہیں کر پائی تھی پچھلے ساڑھے تین مہینے سے وہ اس کے نکاح میں تھی

اور عالم نے بس ایک بار کہا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا اور اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور اسے یقین آگیا تھا وہ اس سے محبت نہیں کرتی تھی بلکہ وہ اس سے نفرت کرتی تھی لیکن پھر بھی اس کی محبت پر یقین تھا نہ جانے کیوں

○○○○○○

یار سندس وہ سڑا ہوا بینگن پھر کبھی نظر نہیں آیا۔ نہ جانے کیسے آج اسے تراب کی یاد آ گئی

وہ لنڈن گئے ہیں وہ اپنی بے دھیانی میں بولی تھی

تمہیں کیسے پتہ سنیہا اچانک اس انکشاف پر حیرانگی سے دیکھنے لگی جبکہ سندس بوکھلا گئی تھی

م مجھ۔۔۔مجھے کیا پتہ یار گیس کیا تو کا لگا یا سوچا یہی وجہ ہو گئی شکل سے کافی امیر لگتا ہے اسی لئے سوچا باہر ملک جاتا ہی ہو گا تو بس ایسے ہی منہ سے نکل گیا

اس نے بونگا سا بہانہ بنایا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا
اور مجھے لگا کہ جیسے تمہیں بتا کر گیا ہو وہ اس کے کندھے پے ہاتھ مارتی ہنستے ہوئے بولی

میرے کیا ابا کا بیٹا ہے جو مجھے بتا کر جائے گا۔یا میرے دادا کو پوتا ہے جو مجھے انفارم کئے بغیر کہیں جا نہیں سکتا سندس اسی کے انداز میں بولی

ارے میں نے ایسا کب کہا بس پوچھ رہی تھی کہ وہاں گیٹ کے باہر اس کی گاڑی کھڑی ہوتی تھی کتنے دن ہو گئے ہیں نہ تو اس کی گاڑی دیکھی نہ ہی اسے وہ اپنی کتابیں کھولتے ہوئے بولی

مس کر رہی ہو اسے سندس نے چہکتے ہوئے کہا

دماغ خراب ہو گیا ہے لڑکی میں کیوں اسے مس کروں گی میں تو بس ایسے ہی سر سرا سا پوچھ رہی تھی ایک بندہ ہمارے پیچھے لگا رہتا ہے ہمیں پتا تو ہونا چاہیئے کہ وہ کہاں ہے اس نے بہانہ بنانے کی کوشش کی جبکہ سندس اب بھی گہری نظروں سے دیکھ رہی تھی

چلو یار مان لیا کہ تم اسے مس نہیں کر رہی تھی اب منہ سیدھا کرو ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی رونے لگ جاؤ گی سندس کا اندازہ ہارنے والا تھا

لیکن اس کی گہری نظروں سے گھبرا کر شاید وہ سچ میں رونے بیٹھ جاتی اس نے قسم کھالی تھی اب چاہے جو بھی ہو جائے وہ کبھی بھی اس سے اس شخص کے بارے میں نہیں پوچھے گی

بلکہ اسے ضرورت کیا تھی اس کے بارے میں پوچھنے کی پتہ نہیں کیا سمجھے اس کے بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی کہ وہ ایک غیر لڑکے کے بارے میں کیوں پوچھ رہی ہے

وہ جس ڈرامے میں پارٹیسپیٹ کر رہی تھی کسی وجہ سے وہ ڈرامہ ہوا ہی نہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ اس دن تراب سے اتنا زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی کہ وہ خود ہی اس ڈرامے سے اپنا نام کٹوانے والی تھی

یہ الگ بات ہے کہ ڈرامہ کینسل ہو گیا لیکن ڈرامہ کینسل کیوں ہوا اس کی وجہ کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی کسی سٹوڈنٹ نے وجہ بتائی تھی

ooooo

عالم کا فون پچھلے ہفتے آیا تھا سبھی اسے لوٹ آنے کا کہہ رہے تھے نہ تراب واپس آ رہا تھا نہ ہی عالم نہ جانے وہ لوگ وہاں کیوں رہ رہے تھے۔

دادا جان نے تو غصے میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر وہاں کام نہیں ہوتا تو مت کرو مگر تم لوگ واپس آ جاؤ پہلے ہی ہم ایک پوتے کو کھو چکے ہیں تم دونوں کے بغیر ہم سے نہیں رہا جاتا

اس کے بعد عالم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلدی واپس آ جائے گا۔

وہ سارے لاک چیک کر کے کمرے میں جا رہی تھی سرد جسم کو چیر رہی تھی اتنی جلدی اتنی زیادہ سردی ہو گئی تھی کہ حد نہیں وہ جلدی سے کمرے میں آئی تھکاوٹ پورے جسم پر سوار تھی اس کے سرخ گال سردی کی وجہ سے مزید سرخ ہو چکے تھے

ooooo

https://www.zubinovelszone.com

سردی ضروری سے زیادہ بڑھنے لگی تھی ہر دن کے ساتھ سردی کی شدت میں اضافہ ہوتا جارہا تھا اس کمرے کی ٹھنڈک میں بھی بہت زیادہ تھا

نہ جانے اے سی کا ریموٹ کہاں چلا گیا تھا ویسے بھی اس کو چلانا نہیں آتا تھا جبکہ اس کا بورڈ اتنی اونچائی پر لگا تھا کی بورڈ تک پہنچ کر بند ہی نہیں کر پاتی تھی

وہ روز صبح ملازمہ کو قید کر اسی بند کرواتی لیکن نہ جانے کیوں رات جب وہ کمرے میں آتی تو فل سپیڈ پر چل رہا ہوتا اور کمرہ برف کی طرح ٹھنڈا ہوتا

پرسوں رات سردی میں رہنے کی وجہ سے اسے اچھا خاصہ بخار چڑھ گیا تھا۔اور یقین آج بھی ایسا ہی ہونا تھا خود پر عالم کے ساتھ اپنا کمبل ڈال کر وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کا وجود کانپ رہا تھا

سردی بے حد تھی اور وہ نہ اے سی بند کر پا رہی تھی نہ ہی اس کی کولنگ کم کر پا رہی تھی اور پھر آہستہ آہستہ تھکاوٹ کی وجہ سے نینداس کے حواس پر سوار ہونے لگی۔

https://www.zubinovelszone.com

ہوش تو اسے تب آیا جب سے آپ نے گرد کسی کے ٹھنڈے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا اچانک کسی نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا وہ کٹی ہوئی ڈھال کی طرح اس کا حصہ بنی۔

اس کے کپکپاتے وجود پر وہ چھاتا جا رہا تھا اندھیرے میں وہ اسے دیکھ نہیں پا رہی تھی۔اس کے لب اس کی گردن کو چھو رہے تھے اس کے وجود پر سنسنی سی طاری ہونے لگی اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے کی کوشش کی

اسے اپنے کندھے سے شرٹ سرکتی ہوئی محسوس ہوئی
عالم نہیں پلیز آپ ایسا نہیں کر سکتے۔اس نے اسے روکنا چاہا اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے
ایک تو سردی حد سے زیادہ لگ رہی تھی اوپر سے اس کا لمس

اس نے عالم کی آواز نہیں سنی تھی بس اس کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس اور کوئی نہیں آ سکتا

اگر میں نے ایسا نہیں کیا تو میں مر جاؤں گی تم اور میں تمہیں اتنی آسانی سے مرنے نہیں دے سکتا وہ اسے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کھینچتا آہستہ آہستہ ساری حدیں پار کرنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

اس کی مزاحمتیں تمام تر احتجاج کو نظر انداز کیئے اسے اپنی بے حد قریب کر چکا تھا بہت کوشش کے بعد بھی وہ اسے روک نہیں پائی۔

اگر اب تم نے مجھے روکا تو میں تمہارے ساتھ بہت برا کروں گا وہ اسے دھمکی دے رہا تھا

جتنا برا آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں اس سے برا اور کچھ نہیں ہو سکتا اپنے دونوں ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے روتے ہوئے بولی

تو تم خود اندازہ لگا لو کہ میں کتنا برا ہوں۔اس کے لبوں پر اپنے ہب رکھتے اس نے آخری بات کہی تھی جب کہ اس کی سانسوں سے جلتی وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اپنے حواس میں نہیں

ooo

وہ جاگ رہا تھا اور کب سے اپنے ساتھ پڑے وجود کی سسکیاں سن رہا تھا یہ سسکیاں ساری رات جاری رہی۔

وہ ساری رات یوں ہی روتی رہی۔وہ خود بھی بے حد بے چین تھا۔وہ تو اس کی جان بچانے کے لیے اس کے قریب گیا تھا۔اس کی نیت صاف تھی

رات جب اس نے کمرے میں قدم رکھا کمرے کی ٹھنڈک نے اسے خود سردی سے ٹھٹھرانے پر مجبور کر دیا باہر تو پہلے ہی کافی زیادہ سردی تھی

اس نے حیرانی سے بیڈ پر پڑی دو کمبلوں میں خود کو لپیٹے کے باوجود بھی کپکپاتے ہوئے وجود کو دیکھا اگلے ہی لمحے اس نے اسے ہلا کر جاگنے کی کوشش کی لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی وہ نہ جاگی

اسے چھوڑ وہ اے سی بند کرنے کا سوچنے لگا لیکن ریموٹ غائب تھا۔ جبکہ اے سی وائر ان پلگ ہو ہی نہیں رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے جان بوجھ کر اسے یہاں پر جوڑا ہوا سے مجبوراً وائر ہی توڑنی پڑی۔

لیکن اے سی کے پیچھے چھپے اے سی ریموٹ کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا اسے اتنا اوپر کس نے رکھ دیا

اے سی بند ہو جانے کے باوجود بھی سردی میں کمی نہ ہوئی اس نے ہیٹر اون کرنے کے بارے میں سوچا لیکن وہ وائر توڑ چکا تھا

بے وقوف لڑکی اگر خود اونچائی پر نہیں جا سکتی تو کسی نوکر کو بلا لیتی حد ہوتی ہے کسی چیز کی انسان کو اتنا بے وقوف نہیں ہونا چاہیے۔

وہ نفی میں سر ہلاتا فریش ہونے چلا گیا واپس آیا تب بھی وہ اسی طرح کانپ رہی تھی اس نے اس کے کانپتے وجود کو دیکھا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے کانپتے ہاتھ کو ہاتھ لگایا جو برف بنا ہوا تھا

وہ خود کو سٹون ہاٹ سمجھنے کی کوشش تو کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی خود کو روک نہیں پایا وہ اس کے پاس بیٹھا اس کے ہاتھ سہلانے لگا۔ لیکن دانین پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ مسلسل کانپ پر جا رہی تھی

کہیں اسے سردی تو نہیں ہو گئی۔ اس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے اس نے اس کے چہرے کو ہاتھ لگایا تھا اس کا سارا جسم ٹھنڈا ہو رہا تھا چہرہ زرد پڑ رہا تھا

اس نے اپنا فون نکالتے ہوئے ڈاکٹر کو فون کرنا چاہا دو بار فون کرنے کے باوجود بھی کسی نے فون نہیں اٹھایا تو اس نے ٹائم کی جانب دیکھا جہاں رات کے دو بج رہے تھے

کیا کروں۔۔۔؟ یہ تو ایسے کانپ کر مر جائے گی وہ بے چین ہونے لگا تھا وہ بے شک کا اظہار نفرت تو کرتا تھا لیکن اسے مرتے دیکھنا بھی اس کے بس کی بات نہ تھی

امی سے پوچھتا ہوں۔۔۔ہو سکتا ہے وہ کچھ جانتی ہوں تیزی سے کمرے سے نکل کر امی کے کمرے کی جانب آیا تھا

لیکن پھر دروازے پر ہی رک گیا۔۔۔اس وقت ان کے کمرے میں جا کر اپنی بے چینی کا اظہار کرنے پر وہ نجانے کیا مطلب نکالیں گے۔

اس نے انٹرنیٹ سے سرچ کرنا شروع کر دیا لیکن انٹرنیٹ پر جو انفارمیشن اسے دی جا رہی تھی وہ اس کے لئے بے حد مشکل کام تھا

اس نے انٹرنیٹ پر ہی موجود نیچے دیے ڈاکٹر کے نمبر پر کانٹیکٹ کیا۔اس ڈاکٹر کا تعلق انڈونیشیا سے تھا۔اور اس کا پہلا سوال یہی تھا کہ پیشنٹ آپ کی بیوی ہے

اور اس کے بعد اس نے وہی علاج بتایا تھا جو وہاں لکھا ہوا تھا۔وہ پریشانی سے کمرے میں آ کر کچھ اور ڈھونڈنے لگا۔

کچھ جگہوں پر سوپ لکھا تھا لیکن وہ سوپ بنائیں کیسے۔۔۔؟ دانین کی حالت بگڑتی جا رہی تھی اسے پریشانی ہونے لگی تھی کہ جب تک وہ کوئی حل نکالتا ہے تب تک یہ لڑکی مر ہی نہ جائے

نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔ نجانے یہ میرے پاس جانے کا کیا مطلب نکالے گی مرتی ہے تو مر جائے میری بلا سے میں اس معاملے میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا

وہ اس کی جانب سے چہرہ پھیر گیا لیکن جب پہلو میں محبت تڑپ رہی ہو تو نفرت ہار مانی جاتی ہے

کسی سے مدد وہ مانگ نہیں سکتا تھا اور اس کے علاوہ اور کچھ وہ کر بھی نہیں سکتا تھا اور اسے مرتے دیکھنا اس کے بس سے باہر تھا

اس نے لائٹ آف کرتے ہوئے اپنی شرٹ اتاری۔ لیکن کہیں نہ کہیں آنا سر اٹھا رہی تھی ۔دو بار اس کی انا نے اسے اس کے قریب جانے سے روک لیا۔

لیکن دل کی بے چینی نے ساری حدیں پار کرنے پر مجبور کر دیا

لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی اسے سکون نہیں آیا تھا اس کے دل و جان میں ابھی سے بے چینی پھیلی ہوئی تھی اس کے ساتھ پڑا وجود سسکیاں لے رہا تھا

کمرے میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی جا رہی تھی شاید رات سونے سے پہلے وہ، کمرے کی کھڑکی بند نہیں کرتی تھی

اس نے چہرہ پھیر کر اس کی جانب دیکھا تو دوسری طرف کروٹ لیے اب بھی رونے میں مصروف تھی

عالم نے بے نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اسے لگا کے شاید وہ اس کے کندھے پر کچھ تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے

اس کا ہاتھ آہستہ آہستہ کندھے سے نیچے جا رہا تھا۔ دانین کی سسکیاں اچانک سے تھم گئی۔ اور اگلے ہی لمحے وہ اس کے قریب سے اٹھتی بھاگتے ہوئے واش روم میں بند ہو گئی

اس کے اچانک اٹھ کر بھاگنے پر وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا وہ کتنی دیر واش روم کے بند دروازے کو دیکھتا رہا

اس نے فورا اپنا فون نکالتے ہوئے کسی کو فون کیا تھا۔ دو تین بار کال جانے پر احمد نے فون نہ اٹھایا لیکن اس نے بھی ہمت نہ ہاری مسلسل فون کرتا رہا آخر چوتھی بار فون اٹھالیا گیا

یس سر آئی ایم سوری میں سو رہا تھا اس کے سیکرٹری احمد نے کہا

میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا احمد وہ ہوا اس نے غصے سے پوچھا

سر کیا آپ پاکستان واپس آ گئے ہیں وہ نمبر دوبارہ چیک کرتے ہوئے پوچھنے لگا

بکواس بند کرو جو سوال میں کر رہا ہوں اس کا جواب دو اس بات کا عالم بے حد غصے سے کہا تھا

سر میں نے آپ کا آفس پوری طرح سے چیک کر لیا ہے لیکن آپ کے آفس میں مجھے کسی بھی قسم کی پیپرز نہیں ملے

وہ جلدی سے بولا

دوبارہ چیک کرو مجھے وہ پیپرز واپس چاہیے کیسی بھی حال میں وہ پیپر آج دوپہر میرے ٹیبل پر ہونے چاہیے میری بات سمجھ میں آ رہی ہے نہ تمہیں

جی سر لیکن میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی ہر طرف دیکھ چکا ہو وہ پیپرز کہیں پر بھی نہیں ہیں شاید وہ پیپر چوری ہو چکے ہیں کیا وہ بہت اہم کاغذات تھے احمد نے پوچھا

ہاں وہ ضروری تھے احمد مجھے ہر حال میں چاہیے اور وہ انہیں کون چوری کرے گا بھلا دانین کی پریگنسی رپورٹ سے کسی کا کیا لینا دینا وہ جیسے خود سے سوال کر رہا تھا

لیکن سر ابروشن رپورٹس تو مل چکی ہے اس نے کچھ کہنا چاہا مطلب وہ جانتا تھا عالم کون سے اہم پیپرز ڈھونڈ رہا ہے
مجھے وہ نہیں اس سے پہلے والی چاہیے جو روحان نے مجھے دی تھی اس بار اس کی آواز میں تھوڑی نرمی شامل تھی

سر یہ تو نہیں پتا مجھے لیکن سر اگر آپ کو یاد ہو تو آپ نے کسی ڈاکٹر کو ان رپورٹس کی کاپی سینڈ کی تھی اگر آپ کے لیپ ٹاپ ڈیٹا موجود ہے تو چیک کر لیں ہو سکتا ہے ہسٹری میں کہیں مل جائے اسنے جیسے آئیڈیا دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ٹھیک ہے میں میں چیک کرتا ہوں اس کے کہنے پر اگلے ہی لمحے وہ فون بند کرتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ ان کیے پرانے سارے میلز چیک کرنے لگا۔ لیکن عجیب بات تھی اس کے لیپ ٹاپ سے صرف وہی میل مسنگ تھی

ڈیم۔۔وہی میل کس نے ڈیلیٹ کی۔۔۔؟شیٹ اب تو اس ڈاکٹر کا ای میل بھی نہیں ہے یہاں اور صرف وہی میل کیوں ڈیلیٹڈ ہے۔۔۔؟اس نے پریشانی سے سر تھام لیا جب اچانک واش روم کا دروازہ کھلا

اس نے ایک نظر دانین کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔
تمہارا دماغ خراب ہے لڑکی سردی کیا سر پر چڑھ چکی ہے سمجھ میں نہیں آرہا رات کو سردی ہوگئی تھی تمہیں اوپر سے ٹھنڈے پانی سے نہا کر مرنا چاہتی ہو۔وہ بے حد غصہ سے اس کے سر پر سوار ہو چکا تھا۔

کل رات اس کی جان بچانے کے لیے وہ اپنی انا کچھل چکا تھا اب اتنی آسانی سے اپنے آپ کو نظر انداز کیسے کرنے دیتا
جب کہ دانین اس سے فاصلہ بناتی اپنی جانماز زمین پر بچھا چکی تھی آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اسے نماز کے لیے نیت باندھتے دیکھ وہ کچھ شرمندہ ہو کر پیچھے ہٹا ہاں لیکن اس کا جواب نہ دینا اسے مزید بے چین کرنے لگا تھا

وہ لیپ ٹاپ ایک طرف پھینکتا صوفے پر لیٹ گیا۔
کھلی آنکھوں پر گزری رات کی پرچھائیاں تھی اور بند آنکھوں پر پرانی یادیں وہ کسی گہری سوچ میں جا چکا تھا

نماز سے فارغ ہو کر آہستہ سے کمرے سے نکلنے لگی جب اگلے ہی لمحے اس نے پکار لیا
تم یونیورسٹی میں سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ تھی نا اس کے اچانک پوچھنے پر اس نے ایک نظر مڑ کر دیکھا

جب کہ وہ جواب دیے بغیر نفرت سے چہرہ پھیر گئی
اس کا یوں چہرہ پھیر کر جانا عالم کو مزید شرمندہ کرنے لگا

اسے یاد تھا اس نے اس کا یونیورسٹی کارڈ دیکھا تھا جس پر صاف لکھا تھا کہ وہ سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ ہے۔ تبھی تو وہ اسے دو سال دینا چاہتا تھا پڑھائی کے لیے

وہ سیکنڈ ایئر کی سٹوڈنٹ تھی اور دانی لاسٹ ایئر کی وہ روحان کے ساتھ پڑھتی تھی۔ اتنی سی بات وہ سمجھ کیوں نہیں پایا۔۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔ وہ بے چینی سے آگے پیچھے گھومے لگا ایک لمحے کو بھی اسے سکون نہیں مل رہا تھا

کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ روحان کی دانی کا نام دانیہ معارج تھا۔ اور یہ بات اسے کسی اور نے نہیں بلکہ خود روحان نے بتائی تھی

وہ لنڈن اسی لیے گیا تھا کیونکہ ڈھائی مہینے کے بعد روحان کو ہوش آچکا تھا۔ اس حادثے نے ایسی کومہ میں پہنچا دیا تھا ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کے بچنے کا کوئی چانس نہیں ہے اور نہ ہی وہ بچے کا اسی لئے اس کے اپنے گھر والوں کو کسی طرح کی کوئی امید نہیں دی تھی

وہ کوما میں تھا اور ڈھائی ماہ تقریباً ایک ماہ پہلے اسے خبر ملی کہ اسے ہوش آیا ہے۔ وہ اور تراب اس سے ملنے کے لیے جا چکے تھے

لیکن افسوس کے اسے چند پل کے لیے ہی ہوش آیا تھا جب عالم وہاں پہنچا تو اس کا ارادہ دانین کے بارے میں کچھ بھی پوچھنے کا نہ تھا لیکن تراب نے جب یہ کہا کہ عالم تمہارا بدلہ دانین یوسف سے لے رہا ہے

توروحان کے لبوں پر دانیہ آیا نام آیا ہی نہیں وہ بے حد بری کنڈیشن میں بار بار دانیہ معارج کا نام لے رہا تھا۔وہ کبھی دانی کہتا کبھی دانیہ تو کبھی دانیہ معارج۔

لیکن اس کی ادھوری بات سے کچھ بھی سمجھ پانا بے حد مشکل تھا اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی وہ کچھ اور بولنے کی کوشش کر رہا تھا زبان سے کچھ اور نکل رہا تھا اسی لیے وہ لوگ دانین کی بجائے روحان کی فکر میں لگے تھے

لیکن افسوس کی وہ دوبارہ کومہ میں جا چکا تھا۔تراب نے تو یہی کہا تھا کہ اس کی دانن کا نام دانیہ ہے ۔اور اس کی بات پر ہی اس نے اپنے سیکریٹری کو فون کر کے اس کی پہلیر پورٹ تلاش لے نے کے لئے کہا تھا

جو اس نے اپنے آفس میں رکھی تھی لیکن اب اس کے آفس سے وہ غائب ہو چکی تھی

دانین کے کندھے پر کسی قسم کی کوئی آر کا نشان نہیں تھا جس کے بارے میں اس سے عمر نے بتایا تھا

روحان نے اسے بتایا تھا کہ دانیہ اس کی کلاس فیلو ہے جبکہ دانین سیکنڈ ایئر کا سٹوڈنٹ تھی بہت کچھ کھل رہا تھا

لیکن سارے ثبوت دانین کے خلاف تھے ایک ایک چیز اس کے خلاف تھی

وہ جس طرف نظر اٹھاتا سب اس کے خلاف تھا

تو کیا اسے پھسانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔؟

کیا اسے اس کھیل میں مہرہ بنا کر استعمال کیا گیا تھا۔۔۔؟

مگر کس نے۔۔۔؟ اگر دانی بے گناہ تھی تو اصل گنہگار کون تھا۔۔۔

بریرہ کے فون میں اس کا نمبر کیسے تھا بریرا نے سے پیسے کیوں بھیجے تھے۔۔۔؟

ابورشن رپورٹ پر اس کا نام کیوں لکھا تھا۔۔؟

اقصیٰ نے جھوٹ کیوں بولا تھا۔۔۔؟

اور عمر نے بھی تو اسی کو دانی نے کہا تھا۔۔۔؟

پرنسپل نے بھی تو20,لوگوں کو بلا کر گواہی دی تھی تو کیا آپ سب جھوٹ تھا

کیا یہ سب کچھ دانی کو پھنسانے کے لیے کیا گیا تھا۔اس کا دماغ درد سے پھٹ نے لگا تھا

OOOOOO

لڑکی میں نے تجھے کیا کہا تھا سب سے پہلے صنم کو دودھ گرم کر کے دینا اور تو یہاں پر مزے کر رہی ہے

اسے چائے بناتے دیکھ چاچی سے بولی
پہلے وہی کیا تھا پھر چائے بنانے لگیا بھی رضیہ آپا آنے ہی والی ہیں انہیں دودھ دینے کے لیے وہ دودھ کا گلاس رضیہ کے سامنے کرتے ہوئے بولی

سن لڑکی یہ تو نے نوکروں پر حکومت چلانا کب سے سیکھ لیا اپنی اوقات مت بھولا کر وہ اسے ایک دھکا دیتی وہی سے پلٹ گئیں جب کہ دانین نے کا ہاتھ گرم چائے کی کیتلی پر لگا

ہائے ظالم عورت نے ہاتھ جلا دیا آپ کا رضیہ نے فوراً اس کا ہاتھ تھاما تھا

https://www.zubinovelszone.com

کوئی بات نہیں آپ جائیں دودھ دے کر آئے میں تائی امی کے کمرے میں چائے دے کے آتی ہوں۔وہ ناراض ہوں گیں

اسے دودھ کے گلاس کی جانب بھی اشارہ کرتی وہ چائے کی پیالی اٹھاتی تائی کے کمرے کی جانب چل دی

اب بھی آنے کی کیا ضرورت تھی جب میں سر درد سے مر جاتی تب مہارانی قدم رکھتی یہاں

کو بے حد غصہ سے کہتی اس سے پیالی لیتے ہوئے باہر نکلنے کا اشارہ کرتی اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔وہ اسے اپنے کمرے میں نہیں آنے دیتی تھی کیونکہ اس کے قدم اس گھر کے ساتھ ساتھ ان کے کمرے کے لیے بھی منحوس تھے ان کی سوچ کے مطابق۔

اس نے جلدی سے کچن میں قدم رکھا اور دادی کے لئے چائے بنائی جس میں چینی بالکل بھی شامل نہیں تھی کیونکہ دادی شگر کی مریضہ تھیں

ان کی چائے بنا کر وہ فوراً ان کے کمرے کی جانب آئی تھی جبکہ وہ بھی اسی کے انتظار میں تھیں لیکن ہمیشہ کی طرح اپنی کرسی پر بیٹھیں تسبیح پڑھنے میں مشغول تھیں

اسے ایک نظر دیکھ وہ چہرہ جھکائیں پھر سے اپنے کام میں مصروف ہونے لگیں لیکن نجانے کیوں وہ ایک بار پھر سے اس کی جانب دیکھنے پر مجبور ہوئیں

رکو لڑکی یہاں آؤ میرے پاس۔۔ان کی پکار پر دروازے تک جاتی دانین واپس پلٹ آئی وہ پاس رکھی دراز سے چند نوٹ نکالتی اس کے سر سے وارتیں اس کے ہاتھ میں دینے لگیں

یہ ملازمہ کو دے دو۔اور اپنی نظر اتار لینا۔اللہ عالم کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے۔وہ دعائیں دیتیں ایک بار پھر سے اپنے کام میں مشغول ہو گئیں

دانین نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود چند نوٹوں پر ڈالی تھی
جس میں نظر تو اس کی اتاری گئی تھی لیکن دعائیں عالم کے لئے ہی تھی۔وہ کون سا ان کے لئے عزیز تھی جو اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھتیں خیر اسے تو بددعائیں لگتی تھی وہ اپنے نصیب پر ہنسی

oooo

عالم نے ناشتہ کر لیا دادا جان کے کمرے میں قدم رکھتے ہی انہوں نے اس سے سوال کیا

جی وہ ابھی سو رہے ہیں نہ جانے کیوں اس نے جھوٹ بولا

https://www.zubinovelszone.com

کیوں سو رہا ہے وہ تو جتنا مرضی تھکا ہوا ہو اس وقت کبھی نہیں سوتا تم جاؤ بلا کر لاؤ اسے ان کا انداز راسخت تھا

جی وہ سو رہے ہیں اور میں کام کر رہی ہوں ابھی تو۔۔۔

اگر تم اس گھر میں کوئی کام کر رہی ہو تو وہ فرض ہے تمہارا اور اگر کچھ سہہ رہی ہو تو وہ سزا ہے تمہاری ہم پر کوئی احسان نہیں ہے

اسی لئے جو کہا ہے وہ کرو جا کر بلا عالم کو وہ بیماری میں بھی اس وقت نہیں سوتا اور اس کو بلانے کے بعد ہماری پوتی کے لئے اپنی نگرانی میں ناشتہ تیار کرو کل رات ہی ہماری پوتی لندن سے واپس آئی ہے

اس کی خاطر داری میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے وہ ایک ہی ماہ میں واپس چلی جائے گی ان کا لہجہ اور حکم دیتا انداز اسے روز ہی اپنی اوقات اچھے سے یاد دلاتا تھا

وہ صرف جی کہتی ہوئی اوپر کمرے جانب چل دی جتنی اسے اس شخص سے نفرت ہو رہی تھی نہ جانے کیوں یہ اسے اسی کے پاس کیوں بھیج رہے تھے

https://www.zubinovelszone.com

○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ فریش سا بال بنا رہا تھا

آپ کو دادا جی اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں وہ بے حد مدھم سی کہتی واپس مڑنے لگی جب اچانک عالم کی آواز سنائی دی

اچھا ٹھیک ہے جاتا ہوں ذرا میرے کپڑے نکال دو نین اس کے حکم پر اس نے مڑ کر دیکھا

آپ تیار ہو چکے ہیں اس نے جیسے یاد دلایا تھا۔اس کا انداز اتنا زیادہ خطرناک تھا کہ عالم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

میں دوبارہ تیار ہونا چاہتا ہوں پلیز تم دوسرے نکال دو اس کی نرمی بھی پر فرق نہ آیا تھا

جبکہ دانی الماری کھولتی کپڑوں کا سوٹ نکالتے بیڈ پر پھینکتی وہاں سے بھاگنے والی تھی

جوتے بھی دے جاؤ۔اور سردی بہت زیادہ ہے کوئی جیکٹ نکال دو۔اور اگر تمہیں یوں لگتا ہے کہ بھاگ کر تم مجھ سے چھپ جاو گی تو ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا اپنی یہ کوشش ہی بند کر دو

ورنہ سچ میں بہت برا ہو گا تمہارے ساتھ۔۔اس کا یوں اس سے دور بھاگنا اسے بری طرح سے کھلا تھا

عالم صاحب میں کل رات کو بھی آپ کو بتا چکی ہوں کہ جتنا برا آپ میرے ساتھ کل رات کر چکے ہیں اس سے برا اور کچھ نہیں ہوتا اسی لیے آپ مزید ڈرامے کرنا بند کریں اور اپنی حقیقت پر آجائیں

آپ پر یہ نرم لہجہ سوٹ نہیں کرتا۔اپنا اصل دکھائیں۔یا ابھی تک آپ کی ہوس پوری نہیں ہوئی ۔اگر نہیں بھی ہوئی تو بھی کوئی بات نہیں جہاں ایک بار زبردستی کرلی ہے وہ بار بار سہی

آپ کی ہوس پوری کرنے کے لیے مجھ جیسی ناپاک لڑکی۔۔۔۔۔

بس ایک لفظ اور نہیں نین۔کل رات کو تمہاری جان بچانے کے لیے تمہارے پاس آیا تھا وہاں مر رہی تھی تم۔اپنے پر لگے الزام پر چلاتے ہوئے بولا

تو مر جانے دیتے کم از کم اس زندگی سے وہ موت بہتر ہوتی اس کے انداز پر وہ کافی مدھم آواز میں بولی تھی اس کے سامنے چلانا وہ چھوڑ چکی تھی ورنہ وہ تھپڑ سے اس کا چہرہ سرخ کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

مرنے ہی تو نہیں دے سکتا تھا تمہیں وہ اپنے ہاتھ میں موجود اپنے موبائل کو بے حد بے دردی سے زمین پر پھینکتے ہوئے دھاڑا تھا

ہاں بالکل اگر میں مر جاتی تو آپ اپنی ہوس کس پر مٹاتے۔ چلیں اسے بھی آپ اپنے بدلے میں شامل کر لیں۔ کہہ دیجیئے گا کہ بدلہ لینے کے لیے آپ نے میرے ساتھ زبردستی کی

کوئی زبردستی نہیں کی میں نے نکاح میں ہوں میرے۔ تم سے تعلق بنانے کا مکمل حق رکھتا ہوں میں لیکن پھر بھی میری نیت خراب نہیں تھی جو بھی کیا تمہاری جان بچانے کے لئے کیا۔

اس وقت زندہ ہو یہاں کھڑی ہو کر میرے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ بکواس کر رہی ہو تو صرف اس لیے کیوں کہ میں نے تمہیں بچایا ورنہ مر جاتی وہیں تڑپ تڑپ کر

کاش مر جاتی۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بے حد سفاکی سے بولی عالم کے پاس جیسے الفاظ ہی ختم ہو چکے تھے۔ جب کہ وہ بے دردی سے اپنے گال رگڑتی اسی وہیں خیران چھوڑ کر باہر نکل گئی

کاش مر جاتی۔۔۔ اس کے الفاظ جیسے اسے بے جان کر گئے تھے۔

عالم نے اس پر زندگی اتنی تنگ کر دی تھی کہ وہ اپنی لیے موت کی دعا کرتی تھی۔ یہ جان کر ہی وہ تڑپ اٹھا تھا

oooo

تم یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو عالم۔ تمہیں کیسے پتا اور ویسے بھی صرف یونی کارڈ سے اندازہ لگانا کہ وہ بے گناہ ہے بے وقوفی ہے۔ دادا نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

صرف یونیورسٹی کارڈ سے نہیں آغا جان اور بھی بہت ساری باتوں سے پتہ چل سکتا ہے۔ اور بھی بہت سی باتوں سے پتا لگایا جاسکتا ہے۔ وہ ان کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ ایک پاکیزہ لڑکی ہے

ساری رات اس کی بے چینی میں گزر گئی تھی۔ صبح بے ساختہ نظر اس کے کندھے پر موجود تل پر پڑی۔ بس اسے چھونے کی خواہش میں اس نے ہاتھ بڑھایا

اس کے کندھے پر اور کوئی نام کوئی ٹیٹو نہیں تھا اس بات کا اندازہ تو رات میں ہی لگا چکا تھا۔ وہ تو اپنے حواس ہی نہیں تھا بس آہستہ آہستہ سے چھوتا اپنی راحت کا انتظام کر رہا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے اس کے قریب سے اٹھتی واش روم میں بند ہو گئی

ساری رات تو اس کی روتے ہوئے گزری تھی یقیناً وہاں پر بھی اس نے رونا ہی تھا۔وہ ایک بار پھر انہی لمحات میں جا چکا تھا

عالم مجھے تمہاری باتیں سمجھ نہیں آرہی پہلے تمہیں اس لڑکی کو روحان کا گناہ گار کہہ کر اس گھر میں لائے تھے اور اب تم ہی اسے بے گناہ کہہ رہے ہو

وہ بھی صرف اس لیے کیوں کہ کارڈ پر وہ سیکنڈ ایئر کا سٹوڈنٹ تھی اور اصل میں روحان کے ساتھ لاسٹ ایئر کی یہ ایک بہت ہی بے تکی بات ہے میں اس پر یقین نہیں کر سکتا جبکہ باقی سارے ثبوت اس لڑکی کے خلاف ہے یں ان پر بھی غور کرو

تو دو میں لا کر دوں گا آپ کو ثبوت میں بتاؤں گا آپ کو کہ وہ بے گناہ ہے۔ہم نے ایک پاک دامن لڑکی کے دامن پر اتنا کیچڑ اچھالا۔اس کے ساتھ جانوروں جیسا سلوک کیا جبکہ اس سب کا اصل حقدار کوئی اور تھا

میں ثبوت لا کر دوں گا آپ کو میں بتاؤں گا آپ کو کہ میری نین بے گناہ ہے اس نے کچھ نہیں کیا اس کا کوئی قصور نہیں ہے آغا جان وہ بالکل بے گناہ ہے مجھے بس ایک ہفتے کا وقت دیجیے میں کیسے بھی اسے بے گناہ ثابت کر دوں گا

اور ان جھوٹ بولنے والوں کو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا میری نین پر الزام لگانے والے ایک شخص کو اس کے انجام تک پہنچا دوں گا لیکن اس سے پہلے یہ بتا کرنا ہو گا کہ نین پر الزام لگانے والے لوگ تھے کون۔۔

کون ہیں وہ لوگ جو اسے گنہگار ثابت کرنا چاہتے ہیں جانے اس نے کسی کا کیا بگاڑا ہے وہ تو کسی کو کچھ کہتے بھی نہیں

وہ لڑکی جو اپنی معصومیت سے پہلے ہی دن اس کے دل میں اپنی جگہ بنائی گئی تھی آج اس کی حمایت میں عالم کے لبوں پر کتنے ہی الفاظ آ گئے تھے۔ وہ بھول چلا تھا کہ وہ خود اس کے ساتھ کیا کرتا آیا ہے

ایک نجانی سی خلش تھی دل میں کہ کاش یہ سب کچھ پہلے ہو جاتا کاش اسے یہ سب کچھ پہلے پتہ چل جاتا کاش وہ پہلے اس کے قریب چلا جاتا تو یہ سب کچھ ہوتا ہی نہیں لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا ایک ہفتے کے اندر اندر وہ اس بے گناہی کے سارے ثبوت ڈھونڈ لائے گا

اسے سب کی نظروں میں ذلیل کرنے والا وہ ہے اسے سب کی نظروں میں برباد کرنے والا وہ تھا اسے سب کی نظروں میں گرانے والا وہ تھا

مگر اب اسے سب کی نظروں میں اٹھائے گا بھی وہی وہ پوری دنیا کے سامنے اپنی نین کو بے گناہ ثابت کرے گا اور اسے یقین تھا اور کوئی اس کا ساتھ دے یا نہ دے تراب ضرور دے گا

اسے یقین تھا آغا جان اس کی اس بات پر بھی یقین نہیں کریں گے کہ دانین نے ان کے کارڈ پر سیکنڈ ایئر لکھا تھا وہ اسے غلط فہمی کا نام دے چکے تھے اور اس کے علاوہ اپنے اور دانین کے تعلق کو ان کے سامنے کھول کر نہیں رکھ سکتا تھا

اسی لیے ان سے وقت مانگ رہا تھا۔

ٹھیک ہے عالم جیسا تم چاہو۔ میں تمہارے علاوہ اور کسی پر اعتبار نہیں کر سکتا اگر تمہیں وہ لڑکی بے قصور لگتی ہے تو یقیناً ہو گی۔

لیکن ہمارا سوال یہ ہے یہ اگر یہ لڑکی وہ نہیں ہے تو ہمارے روحان کا قاتل کون ہے۔ وہ بھی بول ہی رہے تھے کہ باہر سے کچھ ٹوٹنے کی اور پھر چلانے کی آواز آئی۔ وہ تیزی سے اٹھ کر باہر نکلا تھا باہر چاچی اور تائی نے ہنگامہ مچا رکھا تھا

○○○○○○

سوری آنٹی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا پلیز مجھے معاف کر دیں اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کرتیں تائی امی ہر لحاظ بھول چکیں تھیں

تو نے نہیں کیا تو کس نے کیا بدذات ہمارے روحان کو تو جان سے مار چکی ہے اس بیچارے کی اب کیا تصویر بھی تجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔

ویسے بے دردی سے تھپڑ مارتی چلاتے ہوئے بولیں تھیں جب عالم نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے دانین کو اپنے پیچھے کر لیا اور ملازمہ کو زمین پر پڑے کانچ اٹھانے کا اشارہ کیا

کیا تماشا لگا رکھا ہے آپ نے کیوں کر رہیں ہیں اس کے ساتھ ایسا سلوک وہ چلاتے ہوئے بولا تھا آج جیسے وہ ہر لحاظ بھول بیٹھا تھا اس کی دھار پر تائی امی ہر بھرا سی گئی

عالم بیٹا اس بدزات۔۔۔۔

خبردار جو کسی نے دانین کو گالی دی نہیں یہ بدزات سمجھیں آپ۔ وہ چلایا تھا

عالم بیٹا اس نے روحان کی تصویر پھینک کر گرادی ساری تصویر ٹوٹ گئی ہے کتنے چاہ سے تماہرے دادا جان نے یہ تصویر حال میں لگانے کے لئے بنوائی تھی اور اس نے لمحے میں توڑ دی

اس لڑکی سے روحان برداشت ہی نہیں ہوتا روحان کے وجود کو اس دنیا سے ہی ختم کر دینا چاہتی ہے۔ان کے غصے کی کوئی انتہا ہی نہ تھی عالم کے چلانے پر وہ مزید نفرت سے گویا ہوئیں جب کے عالم کے پیچھے چھپی دانین نے سختی سے عالم کا بازو تھام رکھا تھا

م۔۔۔میں نہیں۔۔۔جانتی وہ تصویر۔۔۔کس۔۔کی ہے۔۔۔میرے۔۔۔دوپٹے میں۔۔۔پھنس کر۔۔ گر گئی مجھے۔۔۔پتا نہیں۔۔ چلا۔۔وہ بے حد کم آواز میں کپکپاتے ہوئے بتا رہی تھی عالم نے اس لے ہاتھ پر اپنا ہاتھ مضبوط کیا

بس کر دیں ایک تصویر ہی تھی۔اتنی سی بات پر جان لیں گے کیا اس کی تصویر دوبارہ بنواؤ اس نے ملازمہ کو تصویر اٹھانے کے لئے کہا تو وہ فوراً ہی اس کے حکم کی تاکید کر دی وہاں سے نکل گئی

تمہیں کتنا تیز بخار ہے نین اس کی طرف پلٹتے ہوئے اس کے ماتھے کو چھو کر بولے جب کہ اس طرح سے کرنے پر وہ تیزی سے پیچھے ہٹی تھی

عالم نے فورا اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا صفائی کا کپڑا لے کر پھینکا تھا۔ جب. وہاں موجود ہر انسان لو نظرانداز کر گیا تھا

اور یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے جاو اوپر کمرے میں آرام کرو۔اور تم اس کا خیال رکھو اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے وہ پیچھے کھڑی اینسہ کو دیکھ کر بولا۔

میں نے کہا جاو کمرے میں سنائی نہیں دیا اسے ابھی تک اپنی جگہ پر جے دیکھ کر وہ زرا سختی سے بولا گھر کے سب لوگوں کا دھیان اسی طرح بھی تھا۔ ہر کوئی عالم کو حیرانگی سے سن رہا تھا جبکہ تراب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا آرام سے ناشتہ کرتا مسکرایا

اسے یقین تھا کہ وہ روحان کی باتوں پر یقین کر چکا ہے اور وہ دانین کو ہمشیہ سے گناہ سمجھتا ہے۔ یہ سب کچھ آج سے نہیں بلکہ پہلے دن سے تھا جس دن وہ اسے یہاں لے کر آیا تھا

وہ ہمیشہ سے اس کی بے گناہی کے ثبوت ڈھونڈتا رہا تھا اور ہر بار اس کے سامنے کچھ ایسا آیا کہ وہ دانین کو غلط سمجھنے پر مجبور ہو گیا

https://www.zubinovelszone.com

عالم کے ورکر احمد نے اسے بتایا تھا کہ وہ دانین کی بے گناہی کے ثبوت ڈھونڈ رہا تھا وہ دو تین بار اس کی سہیلی سے بھی ملنے کے لیے گیا تھا اس کے علاوہ عمر کی تلاش بھی جاری رکھے ہوئے تھا یہ ساری باتیں اسے سیکرٹری نے بتائی تھی

عالم واپس آنے کے بعد کافی زیادہ بے چین تھا۔اور تراب کو اس کی یہی بے چینی راحت دے رہی تھی

آج جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا وہ وہیں بیٹھا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہیں بولا وہ خاموشی سے اسے جانوروں کی طرح مار کھاتے ہوئے دیکھتا رہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ آج عالم ضرور بولے گا

اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔

دانین ایک نظر سب کو دیکھتی کچھ شرمندہ سی اپنے کمرے کی جانب جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف مڑی جیسے پیچھے سے عالم کی آواز آئی

نین میرے کچھ کپڑے پیک کر دو میں ایک ہفتے کے لیے کہیں جا رہا ہوں اس کی آواز پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ہاں میں سر ہلایا۔

عالم کا یہ نرم لہجہ یہ انداز صرف کل رات کی وجہ سے تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

مطلب کہ اگر وہ اس کے پاس نہیں آتا۔ کبھی اس کی بے گناہی پر یقین نہیں کرتا۔ تھا تو آخر مرد ہی نا۔ وہ اپنی ہی سوچ پر ہنسی

جب پیچھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی۔ بھاری قدموں کی چاپ سے وہ سمجھ چکی تھی کہ پیچھے کون ہے

وہ نہ پیچھے مڑے بنا کمرے میں اندر داخل ہوئی۔

اور آتے ہی اس کا بیگ نکال کر اس کے کپڑے رکھنے لگی عالم گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کیا وہ اسے معاف کرے گی۔ کیا وہ سب کچھ بھلا کر اس کے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کرے گی اس کے نازک سراپے کو گہری نظروں سے دیکھتا وہ اپنی غلطیوں کی طرف نظر دہرانے لگا

پھر اس سے نظریں ہٹاتا آئینے کے سامنے آر کا اور اپنی شرٹ کھولنے لگا۔ دانین نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نظر جھکا کر اپنا کام کرنے لگی۔

عالم کو پیٹھ پر جلن سی محسوس ہو رہی تھی اس کی پیٹھ پر زخموں کے نشان دیکھ کر دانین نظر جھکا گئی

جبکہ اس کی نظریں چرانے پر وہ مسکرایا
جتنی تکلیف وہ اسے دے چکا تھا اس کے سامنے تو یہ کچھ بھی نہیں تھی لیکن پھر بھی اس کا شرمانہ اس کے دل میں ہلچل پیدا کر رہا تھا

کوشش کروں گا ایک ہفتے میں واپس آجاؤں۔تب تک کوئی بھی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں گھر والوں کو بول جاؤں گا۔کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا آرام کرو

میں نے ملازمہ کو کہہ دیا ہے وہ تمہارا خیال رکھے گی۔اور۔۔۔
یہ سب کچھ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟اپنے بھائی کی قاتلہ پر اتنے احسان کرنے کی کوئی خاص وجہ۔۔

میرے لئے کیوں کر رہے ہیں یہ سب کچھ عالم سلطان شاہ صاحب شاید آپ بھول گئے ہیں کہ میں کون ہوں لیکن میں یاد دلا دیتی ہوں کہ میں آپ کے بھائی کی قاتلہ ایک بیچ ایک گری ہوئی لڑکی ہوں جس کے ہزار مردوں سے تعلق رہ چکے۔۔۔

بس نین اب یہ الفاظ خود کے لئے مت بولنا تم نہیں ہو ایسی میں جانتا ہوں۔اس نے تیزی سے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خاموش کیا تھا۔اگلے ہی لمحے دانین نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

https://www.zubinovelszone.com

کیوں نہیں۔۔۔؟ایک ہی رات میں میں آپ کے لئے پاک دامن ہو گئی۔۔جو چیز میں آپ کو بتا بتا کر آپ کو یقین دلا دلا کر تھک گئی آپ نے میرا یقین نہیں کیا
اوراب ایک ہی رات میں آپ کو یقین آ گیا کہ میں پاکیزہ ہوں۔کیوں اتنا گھٹیا یقین تھا آپ کا اتنی گری ہوئی سوچ تھی۔

دانین جو کچھ بھی ہوا۔۔۔اس میں نقصان ہم دونوں کا ہوا ہے وہ سمجھا رہا تھا

اچھا کیا نقصان ہوا ہے آپ کو ذرا مجھے بھی بتائیں۔۔

عزت میری لوٹی۔بے آبرو مجھے کیا گیا۔بات بات پر مجھے مارے جاتے ہیں۔جانوروں کی طرح سلوک میرے ساتھ کیا جاتا ہے اور نقصان آپ کا ہوا ہے بتائیں مجھے کیا نقصان ہوا ہے آپ کا میں جاننا چاہتی ہوں۔ارے آپ کو تو الٹا فائدہ ہوا ہے۔

آپ کو اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے ایک جائز راستہ مل گیا اب آپ جب چاہیں اپنی ہوس پوری کر سکتے ہیں اور بعد میں اسے بدلنے کا نام دے دیجئے گا۔

کیوں کہ مجھ سے گری ہوئی پنچ بدکردار ہزار مردوں سے تعلق رکھنے والی لڑکی صرف بدلے کے لائق ہوتی ہے۔

اس وقت میرے پاس تمہیں بتانے کے لئے کچھ نہیں ہے لیکن جہاں تک بات کل رات کی ہے تو میری نیت خراب نہیں تھی۔ یہ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں

تم سے تعلق رکھنے کے لیے مجھے کسی قسم کے بہانے کی ضرورت نہیں ہے دانین اور نہ ہی مجھے کوئی جائز راستہ ڈھونڈنے کی ضرورت ہے ہمارا تعلق جائز ہے۔

ہاں میری سوچ گری ہوئی ہے کل بھی تمہارے پاس آنے سے پہلے میرے دماغ یہی چل رہا تھا کہ مجھے تمہارا یونیورسٹی کارڈ نکلوانا ہے۔

تاکہ مجھے پتہ چل سکے کہ میری سوچ میں کتنی سچائی ہے لیکن تمہارے خلاف ہزار ثبوت پاکر بھی میرا دل مطمئن نہیں تھا۔

تمہاری کسی بھی بات کا مجھے برا نہیں لگا فی الحال میرے بارے میں جو بھی سوچ سکتی ہو سوچو ۔تمہاری ہر سوچ کا جواب میں ایک ہفتے بعد لوٹ کردوں گا

بہت خاص ہو تم ۔۔۔اپنا خیال رکھنا۔اور ہو سکے تو اپنی دعا میں بھی یاد رکھنے کی کوشش کرنا۔

میں جلدی لوٹ آؤں گا۔وہ اس کے ماتھے کو نرمی سے چومتا اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے نکل گیا

جب کہ اس کے جاتے ہی دانین کے چہرے پر ایک تلخ سی مسکراہٹ کھل چکی تھی۔

وہ عالم سلطان شاہ صاحب۔ایک رات میں میں آپ کے لئے خاص ہو گئی۔

اور وہ بھی صرف اس لیے کیوں کہ ایک بار مجھے لوٹ کے آپ کو سکون نہیں ملا۔اب ہزار و آزمائشوں کے ساتھ ایک اور سزا بھی سہنی پڑے گی۔

اس کا دل تڑپنے لگا تھا۔

کیوں اس کے لئے اتنے امتحان تھے۔۔اس میں کسی کا کیا بگاڑا تھا کیوں اسے لمحے لمحے کی اذیت دی جا رہی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

اللہ مجھے ختم کر دے۔۔۔میں تیری اس رحمت کے قابل نہیں ہوں۔۔مجھ سے یہ سانسیں چھین لے اب مجھ سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہوتا۔

میں ہر چیز برداشت کر سکتے ہو لیکن اس شخص کے ہاتھ کا مرہم نہیں جس نے روح پر زخم زخم لگائے ہیں

میں نہیں برداشت کرتے سکتی اس شخص کو جس نے پل پل مجھے اذیت دی ہے میرے نفسیات کی توہین کی ہے۔مجھے ختم کردے۔اس سے پہلے کہ وہ لوٹ آئے

اور بار بار مجھے اپنی ہوس کا نشانہ بنائے۔وہ انسان نہیں درندہ ہے مجھے لوٹ کر بھی اسے چین نہیں ملا۔مجھے تباہ کرکے بھی اس نے میری ذات پر ترس نہ آیا۔

نصیب لکھنے والے گر تو نے میرے نصیب میں اس شخص کو لکھا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ میرے نصیب میں موت لکھ دے۔ہاں جانتی ہوں میں تجھے ناراض کر رہی ہوں۔ لیکن پھر بھی اپنی رحمتوں کے سائے مجھ پر بنائے رکھنا

اللہ مجھے شخص سے دور کردے۔اتنا دور کردے کے یہ چاہ کر بھی مجھ تک نہ پہنچ پائے

وہ سسکتے ہوئے بیڈ پر پڑی مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی

جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا انیسہ کمرے میں داخل ہوئی

والی لڑکی کیا گیم کھیلا ہے تونے عالم صاحب کو اپنے اشاروں پر نچانا رہی ہیں وہاں نیچے مجھے حکم دے کر گئے ہیں کہ میں تیرے پاس رہوں تیرا خیال رکھوں ماننا پڑے گا تجھے اس گھر کے سارے مردوں کو پھسار کھا ہے بڑی پکی کھلاڑی ہے۔

وہ اونچی آواز میں نہ ہنستی قہقہہ لگاتی اس کی ذات کی توہین کر رہی تھی۔ دانین کچھ بھی نہ بولی یں وہ کیوں کچھ بولتی اس گھر میں اپنی اوقات اچھے سے جانتی تھی۔

کیا نوکر کیا مالک ہر کوئی اسے جوتے کی نوک پر رکھتا تھا۔ یہ انیسہ جیسے عالم اس کا خیال رکھنے کا حکم سنا کر گیا تھا وہ کچن میں آتے جاتے ہیں اسے تانے مارتی امیر مردوں کو پھنسانے کے طریقے پوچھتی تھی۔

اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہی تھی وہ خاموشی سے بیڈ پر پڑی اسے سن رہی تھی جب کہ وہ اس کی ذات کی دھجیاں اڑاتی اپنی ہی باتوں میں مگن تھی

oooo

وہ کمرے میں آیا تو کہیں دنوں کی طرح آج بھی لالی مزے سے بیڈ پر الٹی لیٹی ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی سیدھی ہو گئی اور سر پر دوپٹہ بھی رکھ لیا

کب تک چلے گا یہ ستی ساویتری والا ڈرامہ۔۔۔؟ وہ پوچھنے لگا

کیا مطلب ہے آپ کی بات کا میں سمجھی نہیں وہ مسکراتے ہوئے بے حد مدہم آواز میں بولی تھی

پہلے شیر کو لگا کہ وہ اس سے ناراض ہے اس لیے یہ سب حرکتیں کر رہی ہے

لیکن کل رات جب شیر نے اسے اپنے قریب کھینچا تو وہ بنا مزاحمت اس کے پاس آ گئی۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ اس سے ناراض ہرگز نہیں ہے تو پھر یہ سارے ڈرامے کیوں کر رہی ہے ۔۔۔۔؟

صبح صبح اچھی بیویوں کی طرح اٹھ کر اس کے لئے چائے ناشتہ بنانا اس کے کپڑے استری کرنا جوتے پالش کرنا اس کے گھر آنے سے پہلے اس کے سارے کام نبٹانا آتے ہی اسے پانی دینا

اور کل تو حد ہی پار کر گئی وہ بیڈ پر لیٹا تو وہ اس کے پیر دبانے لگی

شیر کو پہلے تو یہ سب کچھ عجیب ہی لگ رہا تھا۔اور شروع شروع میں اسے ان سب حرکتوں سے مزہ بھی آرہا تھا لیکن اب وہ اکتا گیا تھا

اسے تو اپنی شرارتی بیوی ہی پسند تھی ایسی ستی ساویتری حد درجہ ذمہ دار نیک پروین بیوی اس سے ہضم نہیں ہو رہی تھی

میرا مطلب بہت صاف ہے لالی یہ ڈرامہ جو تم کر رہی ہو یہ مزید کتنے دن چلے گا۔ختم کرو یہ سب کچھ میں تنگ آگیا ہوں

ایک تو کام کی اتنا زیادہ ٹینشن ہے اور گھر میں تمہاری ٹینشن سر دکھنے لگا ہے میرا وہ بیڈ پر لیٹا تو اگلے ہی لمحے وہ اس کا سر دبانے لگی

ہائے ہائے میرے میاں کے سر میں درد ہے اور میں کتنی نافرمان بیوی ہوں۔ زرا احساس نہیں مجھے میرے میاں اتنے زیادہ بیمار ہیں اور میں یہاں عیش کر رہی ہوں لعنت ہے مجھ پر وہ اس کا سر دباتے ہوئے خود کو ڈانٹ رہی تھی

شیر نے ایک نظر اسے گھور کر دیکھا جبکہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کر کے اسے سکون ملا تھا

تم میرے سر میں انگلیاں چلاؤ میں ٹھیک ہو جاؤں گا یہ ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا تو لالی مسکرائی

یہ ڈرامہ نہیں آپ کی خدمت ہے اور میں اچھی بیویوں کی طرح آپ کی خدمت کر رہی ہوں تاکہ مجھے جنت ملے۔ وہ بے حد نرمی سے مسکراتے ہوئے آہستہ آہستہ اس کا سر دبا رہی تھی

یہ نئی تھیوری کہاں سے سیکھی ہے۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ یہ ساری حرکتیں کرنے سے جنت ملتی ہے اب وہ دلچسپی سے اس کی باتیں سننے لگا

https://www.zubinovelszone.com

امی نے کہا۔وہ کہتی ہیں کہ اب میں کوئی چھوٹی بچی نہیں بلکہ ایک بڑی عورت ایک شادی شدہ لڑکی ہوں اب مجھے اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے

آگے پیچھے ہر طرف منہ مارنے سے بہتر ہے کہ جب شوہر گھر آئے اس کی خدمت کروں۔اس کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کا خیال رکھوں۔جو چیز اسے بری لگے وہ ہر گز نہ کروں۔

تب ہی میں ایک اچھی بیوی بنوں گی۔میں نے ٹی وی دیکھنا چھوڑ دیا فون یوز کرنا چھوڑ دیا یہاں تک کہ ناول پڑھنا بھی چھوڑ دیا

آپ میں صرف آپ کی خدمت کیا کروں گی۔اور اپنی ذمہ داریاں نبھاؤں گی کیونکہ اب میں بڑی ہو گئی ہوں

اور اب مجھے اچھے والے کام کرنے چاہیے نہ کہ چھوٹے بچوں والے۔وہ منہ بناتے ہوئے بولی یقینا یہ سب کچھ وہ اپنی مرضی سے تو ہر گز نہیں کر رہی تھی

تو تمہیں یہ سب کچھ تائی امی نے کرنے کے لئے کہا ہے وہ بات کی تہ تک پہنچتے ہوئے بولا تو اس نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا

میں آپ کے پیر دباں۔آپ کے پیروں میں درد ہو گیا ہو گا نا۔کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہیں وہ ایک بار پھر سے بولی تو شیر سوچوں سے باہر نکلتے ہوئے اسے دیکھنے لگا

میں ایک بات کہوں۔۔۔؟

آپ مجھ سے اجازت نہیں مانگیں یہ رول کے خلاف ہے میں آپ سے اجازت مانگا کرونگی شوہر اجازت مانگتے اچھے تھوڑی دیر لگتے ہیں یہ تو بیوی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ہر بات اپنے شوہر سے پوچھ کر کرے۔

اس کے کہنے پر وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

مطلب کہ میں جو کہتا ہوں وہ بنا تم سے اجازت مانگے کہہ سکتا ہوں وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے اب ریلیکس انداز میں اس کی گود میں سر رکھ کر اس کا چہرہ اپنی نظروں میں فوکس کیے بولا

ہاں کہیں۔۔کیا کہنا چاہتے ہیں آپ وہ اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنا ماتھا ٹچ کرتی مسکرائی تو شیر کو بھی اس کی یہ معصوم سی ادا بہت بائی تھی

تم پر یہ ستی ساویتری والا کیریکٹر بالکل سوٹ نہیں کر رہا۔

لالی تو اپنے دابنگ انداز میں ہی پیاری لگتی ہے۔ تم کبھی ایک اچھی بیوی نہیں بن سکتی۔ صاف لگ رہا ہے کہ تم ڈرامے کر رہی ہو۔ باہر نکلو اس کردار سے تم پر سوٹ ہی نہیں کرتا مجھے تو میری گندی والی لانائق بیوی پسند ہے

وہ جو بیڈ پر پیزا اپھیلا کر رکھتی ہے۔۔۔

وہ جو ایک جوتا صوفے پر دوسرا زمین پر رکھتی ہے۔۔

وہ جو دوپٹہ اور پاجامہ الماری میں کُرتا بیڈ پر رکھ بھول جاتی ہے۔

وہ جس کے ناول سرہانے کے نیچے سے ملتے ہیں۔

وہ جو فون پر کچھ دیکھتے دیکھتے سو جاتی ہے۔

وہ جو شوہر کی خدمت نہیں کرتی بلکہ اس سے حکومت کرواتی ہے

وہ جو رات کے دو دو بجے تک ٹی وی لگا کر اپنے شوہر کی نیند حرام کرتی ہے

وہ جو چپس کھا کے پیکٹ بیڈ کے نیچے پھینک دیتی ہے۔

وہ جس کا شوہر آنے کے بعد اسے پورے گھر میں ڈھونڈتا ہے

میری لالی پے وہی والا کردار پیارا لگتا ہے یہ اچھی بیوی والا کردار میری لالی پر بالکل سوٹ نہیں کرتا۔اسی لئے باہر نکلو اس کردار سے میں اپنی لالی کو مس کر رہا ہوں۔

وہ بے حد نرمی سے اس کے چہرے کو چومتے ہوئے بولا تو لالی مسکرائی

میں تو ویسی ہی رہنا چاہتی ہوں لیکن امی اس نے منہ بنایا۔

امی کو بتادو کہ میرے شوہر کو اتنی ذمہ دار نیک پروین بیوی ہضم نہیں ہوتی اسے پرانی وہی بیوی چاہیے یہ اچھی بیوی اسے بالکل پسند نہیں ہے اپنا سر اس کی گود سے ہٹاتا تکیہ پر رکھ کر وہ اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا

ٹھیک ہے میں امی کو بتادوں گی ویسے بھی ایک ہفتے سے پتہ نہیں مجھے کیا سے کیا بنادیا ہے۔ مجھے خود بھی بالکل اچھا نہیں لگتا ایسے نیک پروین بن کر رہنا بس اب میں پرانی والی لالی ہوں اور یہ آپ نے ٹی پنک شرٹ کیوں پہنی ہے آپ کو پتہ ہے مجھے یہ کلر بالکل پسند نہیں ہے وہ اس کی شرٹ کو دیکھتے ہوئے بولی

تم نے ہی صبح دی تھی شیر نے یاد دلایا

ہاں تو میں نے تو اچھی بیوی بن کر دی تھی آپ کو کیا ضرورت تھی اچھا شوہر بن کر لینے کی وہ تو سنیہا نے ایک بار کہہ دیا کہ یہ کلر بہت ڈیسنٹ ہے اور میں خود آج کل بہت ڈیسنٹ بنی ہوئی تھی تو آپ کو پکڑا دی آپ کو کیا ضرورت تھی پہننے کی

https://www.zubinovelszone.com

چلیں ٹھیک ہے میں دوسری نکال کے دیتی ہوں وہ اس کے قریب سے اٹھنے ہی والی تھی کہ شیر نے اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے قریب واپس کر لیا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھنک دی

اللہ جی پرانا شوہر بننے کے لیے کہا تھا عمران ہاشمی نہیں اس کے کھینچنے پر پیچھے ہٹتے ہوئے بولی

لیکن وہ تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہا تھا ایک جھٹکے میں اسے بیڈ پر گراتا خود اس کے اوپر آ گیا

اب جیسا بھی ہوں برداشت کرو اس نے مسکراتے ہوئے اس کی ناک سے اپنی ناک ٹچ کی

اور اس کے لبوں پر جھکنے لگا جب لالی بولی

خبر دار جو آپ نے مجھے کسی کی۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔پہلے مجھے باہر لے کر چلیں کہیں گھمانے کے لیے گھر میں بور ہو گئی ہوں میں اس کا ارادہ لونگ ڈرائیو پر جانے کا تھا

یا اس وقت نہیں میں ابھی بہت تھکا ہوا ہوں وہ محبت سے سمجھاتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

تو میں کیا کروں مجھے جانا ہے جانا ہے جانا ہے۔ایک ہفتے سے امی نے مجھے سولی پر لٹکار کھا ہے اور اب آپ نخرے دکھارہے ہیں۔ جلدی سے مجھے باہر لے کر چلیں شیر وورنہ۔۔۔۔۔۔

ورنہ۔۔۔؟

اس کی ورنہ پر اٹکنے پر وہ پھر شیر ہوا

ورنہ میں اچھی والی بیوی بن جاؤں گی اس نے معصوم سے دھمکی دی۔ جس پر شیر کا قہقہ بلند ہوا

نہیں میری جان اللہ کا واسطہ ہے اب تم اچھی والی بھی مت بننا کیونکہ مجھے اچھی والی بیوی بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔

اٹھو شرٹ نکال کر دو تمہیں گھمانے لے کر چلتا ہوں واپس آکر میں اپنی گندی والی بیوی کا علاج کروں گا۔

وہ بے حد محبت سے اس کے لبوں کو چومتا بیڈ سے اٹھا تھا۔ جبکہ اس کے مان جانے پر لالی خوشی خوشی اس کے لیے اپنی پسند کی شرٹ نکالنے لگی

۔جبکہ اس کے انداز پر مسکراتا اس کے ہاتھ سے شرٹ لیکر پہنتا اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا لالی نے قریب آتے ہوئے مسکرا کر اس کی شرٹ کے بٹن بند کیے اس دوران شیر اپنی جسارتوں میں بیزی تھا

○○○○○○

دیکھو اللہ کا واسطہ ہے پلیز مجھے جانے دو اگر لیٹ ہو گئی تو میرے پاپا مر جائیں گے میرے پاپا ہارٹ پیشنٹ ہیں کوئی بھی جھٹکا ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے

یونیورسٹی سے نکلتے ہی انہیں فون کر کے بتا چکی ہوں کہ میں گھر آ رہی ہوں اگر میں لیٹ ہو گئی تو انجانے کیا ہو گا

پلیز سمجھنے کی کوشش کرو آج مجھے دیکھنے کے لیے کچھ لوگ آنے والے ہیں میرا رشتہ جوڑنے سے پہلے ٹوٹ جائے گا اقصیٰ سامنے بیٹھی مسلسل روئے جا رہی تھی

جبکہ نہ تو عالم کو اس پر ترس آ رہا تھا اور نہ ہی تراب

لڑکی ہم نے کہا کہ ہم یہ ڈرامے دیکھنے نہیں آئے جلدی سے بتاؤ کہ تم نے دانین کے لیے جھوٹ کیوں بولا کس کے کہنے پر جھوٹ بولا تھا تم نے اپنی سہیلی پر ایسا الزام لگاتے تمیں شرم نہ آئی

کتنا اعتبار کرتی تھی وہ تم پر اور تم نے ہی اسے دھوکا دیا

کیسی دوست ہو تم تم جیسی تو دوست سے تو دشمن بہتر ہوتے ہیں۔۔۔بتاؤ یہ سب کچھ کس کے کہنے پر کیا۔ورنہ آج کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہو گی تراب بے حد غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

میں نے کچھ نہیں کیا پلیز مجھے جانے دو میں تم لوگوں کو سب کچھ بتا دوں گی لیکن ابھی جانے دو

ہمیں صرف اس کا نام جاننا ہے اور یہ رونے دھونے کا ڈرامہ بند کرو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارا رشتہ ٹوٹتا ہے یا جڑتا ہے ہمیں بس یہ جاننا ہے کہ تم نے دانین پر جھوٹا اور گھٹیا الزام کیوں لگایا

کیوں اسے پل پل کی اذیت سہنے پر مجبور کر دیا کیا تمہیں ذرا شرم نہیں آئی اپنی ہی سہیلی کے دامن پر کیچڑ اچھالتے ہوئے

اپنی ہی سہیلی کا نام کسی شخص کے ساتھ جوڑتے ہوئے اس کی زندگی پر برباد کرتے ہوئے کیا تمہیں سارا خیال نہیں آیا کہ وہ تمہاری بچپن کی دوست ہے

عالم کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہوگئی اگر میں ایسا نہ کرتی تو میرے بابا کا آپریشن کبھی بھی نہیں ہوتا۔

مجھے میرے بابا کے آپریشن کیلئے پیسے چاہیے تھے اگر میں دانین کے خلاف گواہی نہ دیتی تو اپنے باپ کو کھو دیتی مجھے سہیلی سے زیادہ ضروری باپ کو بچانا لگا

خون تو خون ہوتا ہے نہ اسی لئے خون کے لئے دوستی قربان کر ڈالی۔ لیکن مجھے یقین تھا کہ آپ اس سے بہت پیار کرتے ہیں آپ اس کے ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہونے دیں گے اس کے الفاظ

تھے یا چھپتا ہوا تیر۔۔۔۔۔اگر یہ لڑکی جان جاتی کے عالم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا یہ الفاظ کبھی نہ کہتی

۔آپ نے جب تین بار مجھ سے ملنے کی کوشش کی تو میں جانتی تھی کہ آپ یہی پوچھنا چاہتے ہیں کہ دانین بے گناہ ہے

لیکن میں آپ سے دور ہی رہی اگر میں آپ سے ملتی تو شاید میں کچھ بھی چھپا نہیں پاتی

میں بہت زیادہ مجبور تھی مجھے میرے بابا کی جان بچانی تھی میں جانتی ہوں وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔

میں بہت بدنصیب ہوں میں نے اپنی سہیلی کی زندگی برباد کرنے کی کوشش کی

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

اقصیٰ رونا بند کرو ہمیں بس یہ بتاؤ کہ وہ کون ہے جس نے تمہیں تمہارے بابا کے لیے پیسے دیے جس نے تم سے یہ کام کروایا اس کا نام بتاؤ۔۔بتاؤ وہ کیسا دکھتا ہے تراب اس کے رونے سے اچھا

خاصہ ڈسٹرب ہو چکا تھا۔عالم کچھ بھی بول نہیں پا رہا تھا اور اقصیٰ کام کی بات کرنے کے بجائے اپنی ہی بولے جا رہی تھی اسی لئے اسے بیچ میں ٹوکنا پڑا

میں نہیں جانتی اس کو میری صرف فون پر بات ہوئی تھی مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ وہ باہر کا نمبر تھا یہاں کا نہیں تھا۔

وہ کوئی آدمی تھا اس نے مجھے میرے بینک میں پیسے ٹرانسفر کیے تھے۔اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتی

کیا تم نے اس آدمی سے اس کا نام بھی نہیں پوچھا کیا تم اتنی بے وقوف ہو کہ کوئی آدمی تمہیں اس طرح کی آفر دے رہا ہے اور تم نے فوراً قبول کر لیں ایک بار جانے کی کوشش نہیں کی وہ آدمی کون ہے اور ایسا کیوں کرنا چاہتا ہے تراب کا غصے سے برا حال تھا

نہیں میں نے پوچھا تھا اس سے کہ وہ کون ہے اور ایسا کیوں کرنا چاہتا ہے لیکن اس نے کہا کہ میں اپنے کام سے کام رکھوں

یہی میرے لئے بہتر ہو گا اگر میں اپنے بابا کی جان بچانا چاہتی ہوں تو خاموشی سے وہ کروں جو وہ کہہ رہا ہے۔وہ جلدی سے بولی

مطلب اس شخص نے تمہیں اپنا نام بھی نہیں بتایا۔۔۔؟

نہیں اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا بس میرے بینک اکاؤنٹ میں پیسے بھیجے اور کہا کہ یہ کام کر دو

تو بینک میں ڈیٹیل ہو گی اور جس نمبر سے تمہیں فون آیا وہ نمبر دکھاؤ تراب نے اس سے فون مانگا

فون تو مجھے آیا تھا لیکن اس پر کوئی نمبر نہیں لکھا تھا بلکہ پرائیویٹ کنٹیکٹ لکھا تھا۔وہ اپنا موبائل اس کے حوالے کرتے ہوئے بولی

کوئی بات نہیں ہم ڈیٹیل نکلوالیں گے کچھ نہ کچھ پتہ چل جائے گا وہ اس کے موبائل سے سم نکالتا عالم کے حوالے کر چکا تھا

عالم میں اسے اس کے گھر چھوڑ کے آتا ہوں پھر اس نمبر کی ڈیٹیل نکلواتے ہیں تراب اسے دیکھتے ہوئے بولا تو عالم نے ہاں میں سر ہلایا

جبکہ تراب اقصی کو باحفاظت گھر واپس چھوڑنے جا رہا تھا۔ جبکہ عالم نے ایک نظر اس سم پر ڈالی تھی۔ جو شاید اس کی نین کی بے گناہی کا ثبوت تھی

○○○○○

یہ میں کیا سن رہا ہوں تیری شادی ہو رہی ہے وہ اس کے آفس میں گھستا اس کی چلتی میٹنگ کی پرواہ کئے بغیر اس کے سر پر سوار ہوا

جبکہ وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگے تھے اس کے آنے کا سٹائل یہی تھا اور سبھی جانتے تھے

پیارے پیارے ڈاکٹرز اگر آپ لوگوں کو اعتراض نہ ہو تو میں ذرا اس بے غیرت سے بات کر سکتا ہوں اس نے سامنے موجود سارے ڈاکٹرز کو کہا تو سب ہاں میں سر ہلاتے اگلے ہی لمحے اٹھ کر باہر نکل چکے تھے

یار میں ایک بہت ضروری کیس ڈسکس کر رہا تھا زاہد نے اسے گھورتے ہوئے کہا

اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کہ تیری شادی ہو رہی ہے۔ کھوتے آدمی بتایا کیوں نہیں مجھے زایار غصے سے اس کا گریبان پکڑ چکا تھا

اوہیلو مسٹر خود تو دو دو کر کے بیٹھا ہے میری ایک بھی ہضم نہیں ہو رہی زاہد اپنا کالر چڑوا کر ٹیبل پر بیٹھ چکا تھا

واہ بیٹا کھوتا ابھی گھوڑی چڑا نہیں نخرے پہلے شروع ہو گئے ہیں کس کی قسمت پھوٹ رہی ہے نام بتاوہ بھی اس کے ساتھ ہی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولا وہ دونوں جب ساتھ ہوتے تھے بھول جاتے تھے کہ کرسی بیٹھنے کے لئے بنائی گئی ہے

ارے یار کوئی صنم ہے میں نے ابھی دیکھا نہیں لیکن۔۔

لیکن کیا۔۔ جلدی بولا اس طرح سے بات ادھوری مت چھوڑ کر ایک دن تیری بات ادھوری رہ جائے گی اور تو اوپر پہنچ جائے گا

ارے بتا رہا ہوں جانو جلدی کس چیز کی ہے۔۔۔ وہ مزید اترایا

https://www.zubinovelszone.com

لڑکی کا نام صنم حیدر شاہ ہے اور اس کا تعلق تمہارے گاؤں سے ہے سب سے خاص بات تیرے دشمنوں کی بیٹی ہے۔اپنی بات ختم کرتے ہوئے اس نے قہقہ لگایا

کیا مطلب تو حیدر شاہ کی بیٹی سے شادی کر رہا ہے زایار کو جھٹکا ہی تو لگا تھا

بس یار میری جان تیرے ایکسپریشنز۔۔یہی تو میں دیکھنا چاہتا تھاہاں یار وہ حیدر شاہ کی بیٹی تم لوگوں کا تو کنکشن ہے نا رشتے میں تمہاری کزن لگتی ہے شاید اس حساب سے تو میرا سالہ بننے جا رہا ہے

اور ایک بات کان کھول کر سن لے مجھے اس چیز کے بارے میں بالکل بھی کوئی انفارمیشن نہیں تھی۔حیدر شاہ اور بابا کی ملاقات کی کسی پارٹی پہ ہوئی تھی۔وہیں پر دوستی ہو گئی بات شادی تک آ پہنچی

بابا نے دوستی بڑھانے کے لئے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگ لیا مجھے تو خود کل پتہ چلا ہے جب اماں جا کر لڑکی بھی پسند کر کے آئیں

https://www.zubinovelszone.com

بس پھر میں نے ایک فرمانبردار بیٹے کی طرح سر جھکا لیا مشرقی لڑکا ہوں یار وہ شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا

ہائے کتنا بے غیرت لگ رہا ہے۔مبارک ہو بھئی تجھے بھی دلہا بننے کا شرف حاصل ہونے جارہا ہے۔وہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولا

اچھا سن یہ گھوڑے والا سین نہیں کرنا کھوتا گھوڑے پر بیٹھ کر کتنا عجیب لگے گا زایار نے اسے مفت مشورہ دیا تھا

اچھا اسی لئے تو دونوں شادیوں پر گھوڑے پر نہیں بیٹھا زاہد نے ہی لمحے بدلہ لے لیا تھا جس پر زایار نے مسکرا کر اس کے کندھے پر مکا مارا

اچھا بتاؤ بریرہ کیسی ہے۔۔۔اس کا پیر کچھ بہتر ہوا۔۔ویسے یہ کون سے عقلمند ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس کا پیر ٹوٹ گیا ہے۔میں نے اس کی رپورٹ چیک کی تو اس کا پیر بالکل ٹھیک ہے ذرا سی موچ آئی ہے بس

وہ زایار کے لیے چائے کا آرڈر دیتے ہوئے اسے بتانے لگا تو زایار مسکرا دیا

https://www.zubinovelszone.com

پتا ہے یار۔۔۔۔آج کل اسے اٹینشن کم مل رہی تھی۔تو سب کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ڈرامہ کرنے لگی

اور میری بیوی کو دیکھ محترمہ کی خدمت میں ایسے لگ گئی ہے جیسے مرتے مرتے بچی ہو۔کبھی کبھی دل کرتا ہے پازیب کو لے کر کچھ عرصے کے لیے دنیا سے روپوش ہو جاؤں اس کی ٹھیک سے عقل ٹھکانے لگاؤں اسے صحیح غلط سمجھاؤں اور جب اسے واپس لے کے آؤں تب اس کی عقل اتنی ٹھکانے آجائے کہ اسے بریرہ کے ڈرامے سمجھ میں لگنے لگے

لیکن نہیں اسے کبھی بھی کچھ سمجھ نہیں آنا اللہ اتنی بیوقوف بیوی بھی کسی کو نہ دے وہ منہ بناتے ہوئے بولا تو زاہد نے قہقہ لگایا

میرے یار تو نے کسی حال میں خوش نہیں ہونا پہلے عقلمند بیوی ملی تو وہ تیری برداشت سے باہر ہے اب کم عقل بیوی ملی تو وہ تجھ سے ہضم نہیں ہو رہی۔

تو ایسا کیوں نہیں کرتا بریرہ سے تھوڑی عقل لے کر پازیب میں ڈال دے تیرا بھی کام بن جائے گا اور۔۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ جب زاویار نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے

بریرہ سے عقل لینے سے بہتر ہے کہ وہ بے وقوف ہی رہے اس کے کہنے پر زاہد ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا

یار تیرے ان بیویوں والے قصے سے میں سوچ رہا ہوں پتا نہیں میری بیوی کیسی ہو گی

صنم حیدر شاہ۔۔۔اللہ کرے وہ ایک نارمل انسان ہو۔جو مجھ جیسے نارمل انسان کو سمجھ سکے اس کی دعا پر زایار میں قہقہ لگایا

ابت تو دانت مت نکال آمین بول۔۔۔زاہد نے فوراً اس کے کندھے پر مکا مارتے ہوئے زبردستی امین بلوایا تھا

ooo

بہت ہی تیز آدمی ہے عالم وہ لندن کے کسی پی سی آو سے فون کرتا رہا ہے اور ہم اس کی انفارمیشن نہیں نکلوا سکتے

میں نے کچھ لوگوں سے بات کی ہے ہو سکتا ہے کوئی فائدہ ہو جائے لیکن چانسز کم ہیں میرے خیال میں ہمیں یونیورسٹی کے پرنسپل کو پکڑنا چاہیے

پتہ تو چلے کہ اس نے یہ جھوٹ کیوں بلوایا اتنے سارے اسٹوڈنٹس سے

چل یونیورسٹی چلتے ہیں وہاں یقیناً کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چل جائے گا تراب نے یقین سے کہا

ٹھیک ہے وہی چل کر دیکھ لیتے ہیں یہ آدمی بہت چالاک ہے ہم اتنی آسانی سے اس تک پہنچ نہیں پائیں گے

اس نے کتنی آسانی سے لندن سے ساری انفارمیشن ختم کروادی یقیناً یونیورسٹی میں بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہو گا

عالم نے پریشانی سے کہا

یہ تو ظاہری سی بات ہے لیکن ہمیں چل کر دیکھنا تو چاہیئے ہو سکتا ہے کوئی نہ کوئی حل نکل آئے

اگر نہیں تو پھر بریرا بیگم ہے ناوہ بھی تو محترمہ کچھ نہ کچھ اگلے گی وہ یہ نہ سوچ بیٹھی ہو کہ ہم اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیں گے یہ قصہ شروع تو اسی نے کیا ہے

اور بریرہ روحان کے بھی کافی قریب تھی اس سارے قصے کے بارے میں وہ جانتی تھی یونیورسٹی چلو اگر وہاں سے کچھ بھی پتہ نہ چلا تو گاؤں واپس جائیں گے اس بریرہ کے پاس وہاں سے کچھ نہ کچھ پتہ چل جائے گا باقی روحان کی حالت بھی اب کافی بہتر ہے۔

ڈاکٹرز اچھی امیدیں رہے ہیں ہو سکتا ہے اسے جلد ہی ہوش آجائے پھر تو سچ اپنے آپ سامنے آجائے گا۔تراب نے سمجھاتے ہوئے کہا وہ بہت زیادہ پریشان تھا

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو پہلے یونیورسٹی چلتے ہیں اگر وہاں سے کچھ بھی پتہ نہ چلا تو پھر اگلا ٹارگٹ بریرا ہو گی

زایار آسانی سے ہمیں بریرہ کے پاس نہیں جانے دے گا اسی نمبر پر دوبارہ فون کر کے ہم بریرا کو الگ سے بلوائیں گے اگر خود اپنی مرضی سے سب کچھ بتاتی ہے تو ٹھیک ہے

ورنہ اس کے کھیل کو بھی سامنے لے آئیں گے

آخری پتہ تو چلے کہ کون ہے جو روحان کو مروانا چاہتا ہے۔پولیس کو خبر ملی ہے راحیل امریکا میں ڈرگز بیچتے ہوئے پکڑا گیا ہے

اور کچھ ہی دن میں اسے وہاں سے ڈی پورٹ کر دیا جائے گا

اور یہاں آتے ہی ہمارے ہاتھ لگ جائے گا۔عالم اسے دیکھتے ہوئے بولا

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے کیوں کہ یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ روحان کو جان سے مارنے کی کوشش راحیل نے ہی کی ہے

اور راحیل کو ہم اتنی آسانی سے ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے اپنے کیے کا پھل تو کاٹنا ہو گا۔

راحیل کا تو کچھ نہ کچھ پتہ چل ہی جائے گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ دانین کو پھنسانے کی کوشش کیوں کی گئی نجانے وہ کسی سازش کا حصہ ہے یا صرف اپنے نام کی وجہ سے شکار ہوئی ہے

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ نے اس کا نام کیوں لیا اور بریرہ کے بعد یونیورسٹی پرنسپل اسٹوڈینٹس اقصیٰ عمر ہر کسی نے دانین کا نام لیا تو مطلب صاف تھا کہ دانین کو پھسانہ ہی وجہ تھی یا تو کسی نے دانین کو پھنسانے کے لیے کیا ہے یا پھر کسی اور کو بچانے کے لئے دانین کا نام لیا ہے

یا تو کوئی دانین کا دشمن ہے۔یا پھر دانین کو صرف ایک مہرے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کون دانین کا دشمن ہو سکتا ہے بھلا دانین جیسی لڑکی سے کسی کی کیا دشمنی ہو گی وہ جتنا سوچتے تھے اتنا ہی الجھتے جارہے تھے

اب لوگوں کا ارادہ یونیورسٹی جانے کا تھا جہاں سے انہیں پتہ چلے گا کہ آخر پرنسپل نے جھوٹ کیوں بولا

ooooo

اب پیر کیسا ہے تمہارا۔۔۔؟اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا

ٹوٹ گیا ہے میرا پیر بلا کیسا ہو سکتا ہے ٹوٹا ہوا پیر۔۔۔۔۔۔اپنے پیر پر چل تک نہیں پا رہی میں بر حال شکر ہے آپ کو بھی پوچھنے کی فرصت ملی وہ اسے دیکھتے ہوئے کافی بدتمیزی سے بولی

اچھا لگتا ہے بہت زیادہ ہی ٹوٹ گیا ہے وہ فائل اس کی طرف پھینکتے ہوئے بولا

جب کہ کسی خوف کے زیر اثر بریرہ نے فوراً ہی فائدہ اٹھالی تھی

جس میں ایک ایکسرے رپورٹ تھی

آج زاہد کے پاس گیا تھا تو اس نے تمہاری رپورٹس دی تھی۔ تمہارا پیر ٹوٹا نہیں ہے دوسرے ڈاکٹر نے جھوٹ بولا تھا خیر تمہیں بتانے کی کیا ضرورت ہے تمہارے ہی کہنے پر تو جھوٹ بولا ہو گا

مگر اب تمہیں یہ مزید ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب تم اپنے پیروں پر کھڑی ہو سکتی ہو چل پھر بھی سکتی ہو

ویسے کیوں کیا تھا اتنا ڈرامہ یہ تو بتاؤ۔۔۔؟ کوئی نیا گیم کھیل رہی ہو۔۔۔۔۔؟ اس بار کس کا شکار کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔؟ سینے پہ ہاتھ باندھے وہ مکمل سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ضروری نہیں کہ ہر بات کوئی سازش یا کوئی گیم ہو زایار آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں اور۔۔۔۔۔۔۔

بس کردو یار کیسے کر لیتی ہو اتنے ڈرامے۔۔؟

تم مجھ سے نہیں اپنے آپ سے محبت کرتی ہو بار بار اپنی اس محبت کا ڈرامہ میرے سامنے کرنا بند کردو بریرہ

مجھے اس جھوٹی محبت سے کوئی مطلب نہیں ہے

تم جیو یا مارو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ پیر تو ڑوا کر بیڈ پر بیٹھ جانے سے میرے دل میں تمہارے لئے کوئی نرمی جاگ جائے گی تو ایسا کبھی نہیں ہو گا

لیکن جو تم کرنے کی کوشش کر رہی ہو نا وہ بھی میں نہیں ہونے دوں گا

کیا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں میں۔۔۔؟اس کے سختی سے کہنے پر وہ پوچھنے لگی

ہادی کو اپنے قریب اور پازیب سے دور کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔ تم 24 گھنٹے ہادی کو اپنے ساتھ چپکا کے رکھتی ہو۔ صاف نظر آتا ہے تم ہادی کے پاس کسی کو جانے نہیں دیتی۔

اور نہ ہی ہادی کو اس کمرے سے باہر نکلنے دیتی ہو کیا تم اس سب کی وجہ واضح کرنا پسند کرو گی کہ ایسا کیوں کر رہی ہو تم وہ سوال کر رہا تھا

ہادی میرا بیٹا ہے اور میں کسی کو بھی وضاحت دینا ہر گز پسند نہیں کروں گی آپ کو بھی نہیں

مجھے نہیں پسند کے آپ کی دوسری بیوی 24 گھنٹے میرے بیٹے کے ساتھ چپکی رہتی ہے یہاں تک کہ مجھے میرے بیٹے کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے آپ کی دوسری بیوی کی اجازت لینی پڑتی ہے

ہادی میرا بیٹا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ وہ پازیب کے ساتھ رہے بس اسی لیے۔۔۔ وہ اپنی بات کہتی خاموش ہو گئی پھر بھی شاید جانتی تھی کہ زایار کیا کہنے والا ہے

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا اور اس کے بالکل سامنے بیٹھ گیا

کان کھول کر سن لو ہادی تمہارا نہیں میرا بیٹا ہے۔۔ تم ہادی کو چھ بار مارنے کی کوشش کر چکی ہو۔۔۔ جو عورت اپنی ہی اولاد کی جان لینا چاہیے وہ کبھی ایک ماں نہیں بن سکتی

تم ہادی کو پازیب سے صرف اس لئے دور کر رہی ہو کیوں کہ وہ اس کے بہت زیادہ قریب آنے لگا ہے اسے اپنی ماں سمجھنے لگا ہے اور تم سے یہ چیز برداشت نہیں ہو رہی

لیکن تم اسے پازیب سے دور نہیں کرو گی اور نہ ہی میں تمہیں ایسا کچھ بھی کرنے دوں گا۔ تین ماہ بعد ہادی سات سال کا ہو جائے گا اور پھر وہ خود فیصلہ کرے گا کہ وہ کس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے

اور یقیناً میرا بیٹا تمہارا ساتھ کبھی قبول نہیں کرے گا اسے ماں کے روپ میں پازیب کی ہی ضرورت ہے تم اپنے دماغ سے یہ بات تو نکال ہی دوں کہ وہ کبھی بھی تمہیں اپنی ماں مانے گا

ہادی میرا بیٹا ہے زایار میں نے اسے جنم دیا ہے کوئی بھی پازیب آکر مجھ سے میرا بیٹا نہیں چھین سکتی

ہادی اب سے میرے پاس رہے گا میرے ساتھ رہے گا ورنہ

ورنہ کیا کرو گی تم طلاق لے لو گی مجھ سے دور کر دو گی میرے بیٹے کو مجھ سے لیکن کب تک وہ میرا بیٹا ہے تین ماہ بعد میرے پاس آ جائے گا کیونکہ تمہارے ملک کے مطابق 7 سال کا بچہ یہ فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے کہ اسے کس کے ساتھ رہنا ہے

ہادی یقیناً تمہارے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گا۔اس کے لہجے میں یقین تھا

وہ تو وقت بتائے گا زایار شاہ کے ہادی کس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے اس کے چہرے پر ایک شطانی مسکراہٹ تھی جب اگلے ہی لمحے ہادی کمرے کے اندر داخل ہوا

ماما یہ ایروپلین نہیں چل رہا مجھ سے وہ اس کے پاس آتا اپنا کھلونا اسے دیتے ہوئے بولا

جبکہ بریرہ بے حد محبّت سے ہادی کو بہلانے میں مصروف ہو چکی تھی۔

تو اب اس نے یہ طریقہ نکالا تھا اسے ہارنے کا

آپ کیا چاہتی ہو تم وہ بے حد غصے سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

یاتو پازیب کو چھوڑ دیں یا پھر مجھے اور پازیب کو برابر کے حقوق دیں۔ ورنہ مجھے طلاق دیں اور ہادی بکو بھول جائیں

ہادی بیٹا ماما کے ساتھ پیرس چلو گے نا۔ ماما آپ کو اس سے بھی بڑا ایروپلین لے کر دے گی جو آسمان میں اڑے گا ہم دونوں پیرس بھی تو ایروپلین میں بیٹھ کر جائیں گے بادلوں کے بیچ سے ہم بادلوں کو چیر کر جائیں گے چلو گے نہ آپ ماما کے ساتھ۔۔۔؟ وہ اسے اپنی گود میں بٹھائے کامیابی سے اپنی چال چل رہی تھی

ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں یاد رکھنا بریرا میں اپنے بیٹے کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا اور نہ ہی میں تمہاری کسی سازش کو کامیاب ہونے دوں گا

پازیب مجھ سے دور جائے گی نہ تم میری زندگی میں اور نہ ہی ہادی کو تم مجھ سے دور کر پاؤ گی۔ وہ ایک جھٹکے میں ہادی کو کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

وہ تو وقت بتائے گا زایار میں کیا کر سکتی ہوں۔ اور کیا نہیں

https://www.zubinovelszone.com

اس کے چہرے پر ایک پر سرار مسکراہٹ تھی

ہادی چلو روم میں پازیب ماما آپ کا انتظار کر رہی ہیں پھر شام کو ہم باہر بھی جائیں گے وہ اسے اٹھا کر باہر لے جانے لگا تو ہادی مچلنے لگا

نہیں نہیں جانا ان کے پاس۔ وہ گندی ہیں انہوں نے بریرا ماما کو دھکا دیا ان کے پیر پر چوٹ لگی

اب وہ بالکل بھی اچھی ماما نہیں ہیں وہ گندے کام کرتی ہیں میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا اور وہ سٹیپ مدر ہیں اور سٹیپ مدر اچھی نہیں ہوتی وہ مارتی ہے وہ بھی مجھے ماریں گی۔

میں نے نہیں جانا ان کے پاس۔ آئی ہیٹ ہر اگلے ہی لمحے اس کی گود سے اترتا واپس بریرا کے آنچل میں چھپ چکا تھا

بریرہ نے اسے اپنے سینے سے چھپاتے ہوئے فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ بچے کے دماغ میں زہر گھولنا شروع کر چکی تھی۔ وہ آسانی سے اسے زیر کر رہی تھی

آپ نہیں چاہتے کہ ہادی آپ کے متعلق بھی ایسا سوچے تو ذرا میری ڈیل پر غور کیجئے گا۔وہ مسکراتے ہوئے بولی زایار کا دل چاہا اس کا گلا دبا کر ایک ہی بار کہانی ختم کر ڈالے

شرم سے ڈوب مرو تو ایک بچے کے دماغ نے یہ ساری باتیں ڈال رہی ہو بریرہ اتنا بھی مت گرو کے کبھی اٹھ بھی نہ پاؤ۔

کل بڑا ہو کر یہ تم سے سوال کرے گا کیا اس کے سوالوں کے جواب دے پاؤ گی وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

آپ پہلے میرے سوالوں کے جواب دیں آپ کو میری ڈیل قبول ہے یا نہیں

ڈیل قبول نہ ہونے کی صورت میں میں ہادی کو لے کر ہمیشہ کے لیے یہاں سے چلی جاؤں گی

اور مجھے ہادی سے کتنی محبت ہے یہ تو آپ اچھی طریقے سے سمجھتے ہیں وہ ہادی کے ماتھے کو چومتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی جب کہ وہ اس کے موبائل پر مصروف اپنی ہی مستی میں مگن تھا

زایار نے شدت سے خواہش کی تھی کاش وہ اپنی ماں کی ان چالبازیوں کو سمجھ پاتا

کہنے کو تو اس عورت نے اسے جنم دیا تھا لیکن وہ اس کا استعمال کر رہی تھی اور اس کی گود میں پڑا معصوم بچہ اس بات کو بالکل بھی سمجھ نہیں سکتا تھا

○○○○○○

اسلام علیکم زاہد ادا کیسے ہیں آپ میں نے زایار ادا کو بلایا تھا کہ میں ان کے ساتھ تصویر بنوانے جا سکوں

اگیزیمز کی رجسٹریشن کے لیے تصویریں چاہیے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اسے بالکل پتہ نہیں تھا کہ یہاں زاہد آیا ہو گا

کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ہی زایار نے اسے فون کر کے کہا تھا کہ وہ یونی سے باہر نکل آؤ میں آ رہا ہوں

پھر چلتے ہیں تمہاری پاسپورٹ سائز تصویر بنوانے کے لئے

اس نے تو سوچا تھا چلو اس کے ساتھ ساتھ سندس کا بھی فائدہ ہو جائے گا لیکن اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں زاہد آیا ہو گا پھر اس نے خود ہی سوچ لیا بلا زایار گاؤں سے اتنی جلدی یہاں کیسے آسکتا ہے

بس گڑیا آپ کے بھائی کا حکم تھا تو ہم بھاگے چلے آئے چلو اب جلدی سے گاڑی میں بیٹھو میں تمہیں فوراً لے کر چلتا ہوں تصویریں بنوانے کے لیے اور پھر واپسی پر زبردست سی آئسکریم کھائیں گے

وہ اسے خوش کرتے ہوئے بولا تو سنیہا نے مسکراتے ہوئے پیچھے دیکھا

ایک منٹ میری سہیلی بھی آرہی ہے

اس کے کہنے پر وہ رک گیا

اچھا جلدی سے بلا کر لاؤ اپنی سہیلی کو ویسے تمہاری سہیلی ساتھ ہے تو پھر تو میرا خرچہ زیادہ ہو جائے گا یار یہ تو بڑی غلط بات ہے آج صبح ایک پیشنٹ کی جیب لوٹی تھی وہ بے حد شرارتی انداز میں کہتا اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ یقیناً یہ خرچے والی بات کسی نے پیچھے سے سن لی تھی

حد ہوتی ہے کنجوسی کی بھی میں کونسا مرے جا رہی ہوں ان کے پیسوں کی آئس کریم کھانے کے لئے۔سندس نے غصے سے منہ بنایا اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ایک کالی چادر میں لڑکی بیٹھی تھی اس نے بس ایک نظر اسے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی

اس نے امی سے اجازت لی تھی کہ کیا وہ اپنی سہیلی کے بھائی کے ساتھ جائے مشکل سے ہی لیکن اسے اجازت مل گئی تھی کیونکہ عالم اور تراب بزی تھے

اپنی سہیلی کا تعارف کرواؤ۔زاہد ایک نظر پیچھے بیٹھی سرخ چہرہ لیے غصے سے اپنے ناخن توڑتی لڑکی کو دیکھتا ہوا بولا جو اسے کچھ عجیب اور دلچسپ لگی تھی

سنیہا کی ایسی غصیلی لڑکی کے ساتھ دوستی اسے کافی عجیب لگ رہا تھا اسی لیے اس نے پوچھا اور ویسے بھی کار میں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی

یہ میری بیسٹ فرینڈ ہے اس کا نام۔۔۔۔

مس حیدر شاہ۔۔میں نجان لوگوں کو اپنا نام نہیں بتاتی آپ مجھے مس حیدر شاہ کہہ سکتے ہیں اس سے پہلے سنیہا اسے نام بتاتی وہ فوراً بول اٹھی

زاہد کو اس کا یہ روکھا سا انداز بالکل اچھا نہ لگا تھا

ایک تو اسے شروع سے ہی منہ بنائے رکھنے والے کھڑوس قسم کے انسان بالکل پسند نہیں تھے وہ خود زندگی کھل کر جینے کا عادی تھا۔اسے اس طرح کی طبیعت کے لوگ کم ہی پسند آتے تھے

مس حیدر شاہ ضروری نہیں کہ ہر کوئی انجان ہو ہو سکتا ہے میں آپ سے واقف ہوں آپ کو جانتا ہوں۔آپ اپنا نام نہیں بتا سکتی یقیناً حیدر شاہ آپ کے والد کا نام ہو گا اور ان کا تعلق شاہ حویلی سے ہو گا

یہ حیدر شاہ وجاہت شاہ کے بیٹے تو نہیں۔۔۔؟اس کے سوال پر وہ چونک گئی تھی

آپ کو کیسے پتہ اس نے خیرانی سے کہا۔

مجھے تو اور بھی بہت کچھ پتہ ہے

اس نے مسکراتے ہوئے اپنا فون نکال کر اپنے گھر فون کیا

السلام علیکم امی جان اب میں کوئی ضد نہیں کروں گا آپ جب چاہیں جہاں چاہیں میری شادی کر سکتی ہیں بلکہ میں تو فون پر ہی نکاح کے لیے راضی ہو گیا ہوں

اب لڑکی دیکھنے کی بھی بالکل ضد نہیں کروں گا آپ میری طرف سے مکمل ہاں سمجھیں

وہ سامنے لگے میر رپر پیچھے بیٹھی سندس کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے بولا۔

سندس کو یہ آدمی کسی ٹھرکی سے کم نہ لگا

اس کے بارے میں سنیہا نے ایک دو بار ذکر کیا تھا اس نے کہا تھا کہنے کو تو اس کے تین بھائی ہیں لیکن زاہد بھی سگے بھائیوں سے بڑھ کر ہے

https://www.zubinovelszone.com

وہ بھی اس کا سگی بہنوں کی طرح خیال رکھتا ہے۔جب کہ اسے توزاہد کو دیکھ کر ایسی کوئی فیلنگ نہیں آئی تھی بلکہ الٹا یہ تواسے کسی قسم کا ٹھرکی اور نظر باز شخص لگ رہا تھا

امی اسے بے شمار دعائیں دیتی خوشی سے پھولے نہ سمائے رہی تھیں۔پچھلے کچھ دنوں سے اس نے ضد باندھ رکھی تھی کہ اسے ہر حال میں اپنی دلہن کو دیکھنا ہے ورنہ وہ یہ شادی ہی نہیں کرے گا یا شادی والے دن ہی گھر سے بھاگ جائے گا

اس کی دھمکیوں سے کوئی ڈرنے والا تو تھا نہیں اسی لئے کسی نے بھی اس کی دھمکیوں پر کان نہ دھریں

وہ خود ہی منگنی کے بعد اپنی ملاقاتوں کا انتظام کرنے والا تھا لیکن یہاں اپنے آپ ہی اس کا دیدار ہو گیا۔

امی کی طرف سے ملی انفارمیشن کے مطابق صنم کی ایک بہن بھی تھی اور وہ دونوں ہی سنیہا والی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔لیکن اسے یقین تھا جیسے دیکھتے ہی اس کا دل بے ترتیب ہوا ہے وہ صنم ہی ہے

https://www.zubinovelszone.com

صنم کو پڑھائی میں زیادہ انٹرسٹ نہیں تھا لیکن پھر بھی اس نے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے رکھا تھا جب دل کرتا تھا تب آجاتی تھی

یہ زاہد کی اچھی قسمت کہ آج اس کے نصیب میں صنم سے ملاقات لکھی تھی اسی لیے اس کا یونیورسٹی آنا ہوا

زایار تو کہہ رہا تھا کہ وہ آجائے گا اگر وہ بزی ہے تو وہ خود ہی دوپہر تک آکر سنیہا کو اپنے ساتھ لے جائے گا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ آج آخری ڈیٹ تھی اور وہ روز سنیہا کو ٹال رہا تھا۔

بس اپنے یار کی مجبوری کو سمجھتے ہوئے زاہد نے اس کی بات مان لی تھی۔ لیکن اگر اسے پتہ ہوتا کہ یہاں اسے صنم ملنے والی ہے تو شاید صبح ہی یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر کھڑا ہوتا

oooo

ایسے کیسے پرنسپل چلا گیا

تم لوگوں کے ہاں کیا آئے دن پر نسپلز بدلتے رہتے ہیں ہمیں صرف مشتاق سے بات کرنی ہے چاہے کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ

تراب کا غصے سے برا حال تھا صبح سے ہر طرف سے انہیں ناامیدی ہو رہی تھی کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا تھا وہ گنہگار تک نہیں پہنچ پا رہے تھے

ہم نہیں جانتے اچانک انہیں کوئی ضروری کام پڑ گیا تو وہ ہمیں انفارم کر کے چلے گئے۔ ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ انہوں نے اس طرح کا کوئی کام کیا ہے یا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔

اگر آپ ان سٹوڈنٹس کی نشاندہی کر سکتے ہیں تو ہم اسٹوڈنٹ کو آپ کے سامنے پیش کر دیتے ہیں ۔سامنے بیٹھی ٹیچر نے مسئلہ سلجھانے کی کوشش کی

مجھے ان سب کے نام نہیں یاد بہت سارے لوگ تھے اس دن یہی پر بلا کر گواہی دی گئی تھی عالم پوری طرح الجھ چکا تھا

آئی ایم سوری سر اس طرح سے تو ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر پائیں گے۔اور ویسے بھی ہم اس طرح کے کسی کیس میں الجھنا نہیں چاہتے

https://www.zubinovelszone.com

اگر قتل کیس ہے تو ہمیں سے دور ہی رکھے ہماری یونیورسٹی کی ریپوٹیشن کا سوال ہے وہ اس سے معذرت کرتے ہوئے بولی

اب محترمہ بریرا کے پاس ہی چلنا ہو گا تراب نے غصے سے کہا

جبکہ عالم کے پاس بھی اب اٹھنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ تھا۔

سب سوچیں الٹی جارہی تھی یہ سب کیا ھو رہا تھا کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یا تو وہ آدمی سب کچھ پہلے ہی تیار کر چکا تھا یا اب ان کے ساتھ کھیل رہا تھا

ooooo

اس کے گاڑی روکتے ہی وہ تیزی سے گاڑی سے اتر کر زور سے دروازہ بند کرتی یونیورسٹی کے اندر داخل ہو گئی

تمہاری سہیلی نے کیا انگارے چھپا رکھے ہیں۔میں نے اس کے لئے کتنی مہنگی آئسکریم منگوائی تھی دل رکھنے کے لئے کھا لیتی

بتا دینا اس نوٹنکی کو بہت محنت سے کماتا ہوں میں مجھے اپنے ایک ایک پیسے کا ضائع ہونا بالکل پسند نہیں۔

بس کر دیں بھائی صرف اسی روپے والی دو آئسکریمز تھی وہ منہ بناتے ہوئے بولی ساتھ ہی ہنستے ہوئے گاڑی سے نکل کر دروازہ بند کیا

تمہیں اسی تھوڑے لگتے ہیں میرے چار بچے اسی روپے سے چی جی کھا سکتے تھے وہ غصہ ہوا

اچھا سوری۔اچھے بہت زیادہ ہوتے ہیں مجھے سمجھنے میں غلطی ہوئی

وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے ہنسی جس پر زاہد کے چہرے پر بھی مسکراہٹ کھل گئی تھی جب کہ یونیورسٹی گیٹ سے نکلتے ہوئے کسی نے یہ منظر بہت غصے سے دیکھا تھا

اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگی۔اس کا یوں ہنس ہنس کر کسی سے بات کرنا اسے آگ ہی تو لگا گیا تھا

عالم نے اسے رکتے ہوئے دیکھا تو اس کی نظروں کو دیکھتے ہوئے بات کو سمجھ گیا

اس نے تراب کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے غصے کو کنڑول کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اب یہ ناممکن ہے

oooo

تراب بے حد غصے سے آگے بڑھتا شاید وہ ہر قسم کا لحاظ بھول چکا تھا وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ اس وقت وہ یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑا ہے اس نے گاڑی سے نکلتے زاہد کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا تھا

کون ہے تو۔۔۔۔اور سنیہا کے ساتھ کیوں تھا۔۔۔۔؟

https://www.zubinovelszone.com

کیا کہا تھا میں نے تمہیں تم مجھے کسی بھی لڑکے کے ساتھ بات کرتی یا کھڑی نظر نہ آؤ تو کون ہے یہ میں تم سے پوچھ رہا ہوں کیوں آئی ہو اس کے ساتھ نہ تو یہ تمہارا بھائی ہے اور نہ ہی تمہاری فیملی ممبر

تو جلدی سے بتاؤ مجھے یہ تمہارا کیا لگتا ہے اور کس کی اجازت سے تم اس کے ساتھ گئی تھی اور کہاں گئی تھی

منہ بند کیوں ہے کیا کہہ رہا ہوں میں جواب دو مجھے وہ اس کا منہ پکڑے دبا رہا تھا

کون ہو تم اور یہ کیا حرکت ہے دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا زاہد کے ناک سے خون بہہ رہا تھا لیکن خود سے زیادہ اسے اس وقت سنیہا کی پروا تھی جو اس کی دہشت سے خوفزدہ ہو کر کانپ رہی تھی

پیچھے ہٹ بیچ میں مت آنا یہ میرا اور میری منکوحہ کا مسئلہ ہے اپنا ڈبہ اٹھا اور نکل یہاں سے وہ سنیہا کو چھوڑتا اس کی گاڑی کی طرف اشارہ کرتا اسے دھکا دے کر بولا

منکوحہ۔۔۔۔زاہد کو جیسے جھٹکا لگا تھا اور ایسا ہی ایک جھٹکا سنیہا کو بھی لگا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

ہاں میری منکوحہ ہے یہ میرے نکاح میں ہے ہو گئی تسلی چل نکل یہاں سے اس سے پہلے کہ تجھے تیرے ڈبے کے ساتھ اٹھا کر یہاں سے پھینک دوں

وہ اسے وہاں سے نکال رہا تھا جبکہ عالم شاید اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا

دس دن پہلے اس کی تصویر حیدر چاچو نے اسے دکھائی تھی شاید اسے صنم کے لئے پسند کیا گیا تھا

یہ وہی لڑکا تھا عالم کو سو فیصد یقین تھا کہ یہ وہی ہے لیکن یہ یہاں کیا کر رہا ہے اور وہ بلا سنیہا کو کیسے جانتا ہے

وہ یہاں تراب کو کسی قسم کا کوئی مسئلہ کھڑا نہیں کرنے دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ بعد میں وہ اس بارے میں سنیہا سے بات کرلے

لیکن نہیں اس کے دماغ پر تو یہ بات سوار ہو چکی تھی کہ سنیہا کسی کے ساتھ آئی ہے

اور یقیناً تراب اس انسان سے واقف نہیں تھا وہ حویلی کے ایک ایک انسان کو بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اور عالم کو اکثر سب کے بارے میں بتاتا بھی رہتا تھا زاہد کا کہیں کوئی ذکر نہیں تھا شاید اسی لیے تراب کو بھی غصہ چڑھ گیا تھا وہ کوئی شکی مزاج یا تنگ دماغ انسان نہیں تھا

بس وہ اپنی منکوحہ کو کسی غیر مرد کے ساتھ کہیں پر بھی کیوں جانے دیتا فی الحال تو اسے پتہ ہی نہیں تھا کہ انعم بھی اسی کے ساتھ آئی ہے ورنہ اب تک تو وہ انعم کی بھی اچھی خاصی عقل ٹھکانے لگا چکا ہوتا

دیکھو مجھے نہیں پتا تم کیا کہہ رہے ہو شاید تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے سنیہا تمہاری منکوحہ کیسے ہو سکتی ہے

دیکھ میرا دماغ خراب مت کرو میں نے کہا دفع ہو جاو تو یہاں سے دفع ہو جاو اگر کسی سے کچھ بھی پوچھنا ہے نہ تو اس کی ماں باپ سے پوچھو سب پتہ چل جائے گا لیکن ابھی میری نظروں سے دور ہو جاو ورنہ ضائع ہو جاو گے

وہ ہر قسم کا ادب ولحاظ بھولے بول رہا تھا زاہد کو اس کا انداز بے حد برا لگا یہ اسے کافی ضدی لڑکا لگ رہا تھا سنیہا کے لئے تو وہ بالکل بھی پرفیکٹ نہیں تھا

اس نے ایک نظر سنیہا کو دیکھا جس کی شکل سے صاف لگ رہا تھا کہ یہ نہ تو اس آدمی کو جانتی ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں اسے کبھی کچھ بتایا گیا ہے اگر ان دونوں کا نکاح ہوا بھی ہے تو بھی سنیہا کی انجان نظریں اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ اس آدمی سے اپنے تعلق کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتی

دیکھو مسٹر میں نہیں جانتا تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے اگر وہ تمہاری منکوحہ ہے بھی تو مجھے اس بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے۔زایار میرا دوست ہے ابھی وہ یہاں نہیں اس لیے۔۔۔

۔

مجھے تمہاری بکواس سے کوئی لینا دینا نہیں بس تم زایار شاہ کو بتا دینا کہ تم نہیں سمبال سکتے تو تراب شاہ اپنی ذمہ داری لے جائے گا۔اور ہاں ایک اور پیغام اسے دے دینا جلد آوں گا اپنی بیوی کو لینے کے لئے بہت ہو گئی ہے تم لوگوں کی من مانی نہ اب مزید نہیں۔رخصتی کی تیاریاں کر لیں ۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

لہجہ وارننگ دینے والا تھا جب کہ اس کے ساتھ کھڑی سنیہا کا چہرہ زرد ڈرنے لگا تھا کل تک وہ اس آدمی کو جانتی تک نہیں تھی آج اس کا شوہر بن کے سامنے آرہا ہے یقیناً اس دن وہ کاغذات نکاح کے تھے سندس نے بالکل صحیح اندازہ لگایا تھا

زاہد کو بیچ میں بولنا غلط لگ رہا تھا۔اگر سنیہا اس آدمی کے نکاح میں تھی تو وہ ان میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا نہیں ہونے دے سکتا تھا

سنیہا اسے دیکھتی فیصلہ کر چکی تھی کہ بابا کو اس بارے میں ضرور بتائے گی پہلے سندس کی وجہ سے وہ یہ بات چھپا گئی تھی کہ یہ نہ ہو کہ اس کے بھائی اسے یونی نہ آنے دیں

لیکن اب پانی سر کے اوپر سے جا رہا تھا پہلے وہ اسے دور دور سے تنگ کر رہا تھا لیکن آج جو کہہ رہا تھا وہ ماننا سنیہا کے لئے بے حد مشکل تھا اس کی باتیں سن کر اس کا دماغ گھومنے لگا تھا اسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے پیروں پر مزید ایک قدم بھی نہیں چل پائے گی

وہ غصے سے اس کی جانب دیکھتی وہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن دو قدم ہی اٹھا پائی تھی کہ اس کا سر بری طرح سے چکرا گیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین پر جا گری

تراب نے بھاگتے ہوئے اسے زمین سے اٹھایا تھا اس کی تڑپ زاہد پر بہت کچھ ظاہر کر رہی تھی زاہد نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو عالم نے اسے تھام لیا

ڈاکٹر زاہد۔ یہاں جو کچھ بھی ہوا یقیناً نہیں ہونا چاہیے تھا تراب کو آپ پر ہاتھ ہر گز نہیں اٹھانا چاہیے تھا لیکن وہ بہت زیادہ جذباتی ہے خود سے جڑے رشتوں کو لے کر بہت زیادہ جذباتی پن کر جاتا ہے

میرے خیال میں اب آپ کو جانا چاہیے میں نہیں چاہتا کہ وہ مزید آپ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بھی بدتمیزی کرے عالم کا لہجہ سمجھانے والا تھا جبکہ تراب اسے اٹھا کر اندر لے جا چکا تھا

زاہد نے صرف ہاں میں سر ہلایا حقیقت یہی تھی کہ وہ اپنی وجہ سے سنیہا کا رشتہ خراب نہیں کر سکتا تھا اور نہ کوئی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اتنا بڑا جھوٹ بول سکتا تھا کہ وہ سنیہا کا شوہر ہے یقیناً یہ حقیقت تھی اور صرف منہ بولی بہن کہہ کر وہ ہوسٹل کے اندر نہیں جا سکتا تھا ڈاکٹر ہونے کے ناطے اس نے عالم کو کچھ ضروری ہدایات دی تھی یقیناً وہ ذہنی جھٹکے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی زایار کو فون کر کے ساری کنڈیشن بتائی تھی زایار اس وقت گاؤں میں تھا سنیہا کی حالت کے بارے میں جان کر وہ فوراً ہی گاؤں سے نکل چکا تھا

لیکن یہ بات اس نے گھر میں کسی کو نہیں بتائی تھی کیونکہ صفدر چاچو اور پاکیزہ چاچی پہلے ہی بہت زیادہ پریشان رہتے تھے

ابھی تک ان کی طبیعت سمبلی نہیں تھی کہ وہ انہیں کسی بھی قسم کی اور پریشانی میں ڈال پاتا

ooooo

ہادی آپ کہاں رہتے ہو آپ کو ماما کی یاد نہیں آتی وہ اس کے کمرے کے باہر سے گزر رہا تھا کہ پازیب نے بھاگتے ہوئے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگایا

وہ ہادی کا کھینچا کھینچا سا انداز پہلے ہی محسوس کر چکی تھی آجکل ہادی اس کے بالکل قریب نہیں آتا تھا اگر وہ بلاتی تو بھی چھوڑ کر چلا جاتا

چھوڑیں مجھے آپ گندی ہیں آپ اچھی نہیں ہے میری ماما اچھی ہیں آپ سٹیپ مدر ہو وہ بہت گندی ہوتی ہیں سنڈریلا کی مدر کی طرح آپ مجھے ڈانٹو گی اور بہت زیادہ مارو گی میں آپ کے پاس نہیں آؤں گا

وہ اپنے معصومانہ الفاظ سے اس کا دل چیر کر رکھ چکا تھا

نہیں ہادی میری جان کس نے بتائی ہیں آپ کو یہ ساری گندی باتیں ماما تو ایسی نہیں ہوتی ماما تو ماما ہوتی ہے

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ہادی کا تو انداز کہہ رہا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں سمجھنا چاہتا نہ جانے اس کے دماغ میں یہ ساری باتیں کس نے ڈالی تھی

نہیں ہو آپ ماما آپ اسٹپ مدر ہو نہیں آؤں گا آپ کے پاس آپ گندی ہیں وہ مچلتے ہوئے اپنا آپ اس کی باہوں سے چھڑاتا نیچے بھاگ گیا تھا۔

جبکہ پاریب اس کے الفاظ کے زیر اثر ابھی کھڑی ہوئی تھی کہ اس کا سر بری طرح سے چکر آگیا اگر لالی بروقت اسے آکر نہ تھامتی تو یقیناً وہ گر جاتی

تم ٹھیک ہو پازیب تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک نہیں لگ رہی چہرہ دیکھو کیسے زرد پڑ گیا ہے وہ اسے تھام کر کمرے کے اندر لائیں اور بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولی

نہیں وہ ہادی کیا کہہ رہا۔۔اس۔کے الفاظ یاد کرتے ہوئے وہ اپنے آنسو روک نہیں پائی تھی بلکہ جملہ بھی مکمل نہ کر پائی

پچھلے چار ماہ سے وہ اسے اپنی ما ما کہتا تھا اور آج وہ اسے سوتیلی کا لقب دے گیا۔اور اس کے الفاظ اسے چیڑنے لگے تھے

کیا ہو گیا ہے کیا کہہ دیا ہے ہادی نے وہ اس کے لبوں سے پانی لگاتے پریشانی سے بولی

وہ کہہ رہا تھا کہ میں اس کی سوتیلی ماں ہوں اور اس سے پیار نہیں کرتی میں اسے ماروں گی اسے ڈانٹوں گی

ماں تو ماں ہوتی ہے سوتیلی نہیں ہوتی لالی میں ہادی کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی میں نے کبھی نہیں سوچا کہ وہ میرا بچہ نہیں ہے

مجھے تو وہ ہمیشہ سے عزیز ہے اس کے لئے تو پہلی بار مجھے اس گھر میں لا یا گیا تھا اس سے تو میں یہاں تک آئی ہوں میں سوتیلی نہیں ہوں لالی میں سوتیلی نہیں ہوں پتہ نہیں کس نے اس کے دماغ میں یہ ساری باتیں ڈالی ہیں وہ پریشانی سے اپنا سر پکڑ گئی

اگر شیر نے اسے قسم نہ دی ہوتی تو وہ اسی وقت بریرہ کا ہر راز اس کے سامنے کھول دیتی بریرہ کو نہ جانے کیا سے کیا سمجھتی تھی اسے یہ تو پتہ تھا کہ اسے بریرہ پسند نہیں کرتی

اس کی وجہ وہ زایار کا اپنی طرف کھچاؤ سمجھتی تھی

جب اس کی شادی اس کے ساتھ ہوئی تھی اس نے بریرہ سے اپنے تعلقات ختم کر دیے تھے یقیناً یہ بات بریرہ کے لیے ناقابل برداشت تھی جس کی وجہ سے وہ اسے ناپسند کرنے لگی تھی

زایار کا بھی کچھ ایسا ہی انداز تھا وہ بھی کتنی بار اسے کہہ چکا تھا کہ وہ اس کے بریرہ کے ساتھ نظر نہ آئے بریرہ سے بات نہ کرے اس کی وجہ سے بھی بریرہ سے دور ہی رہتی تھی ہو سکتا ہے اس وجہ سے بھی بریرہ مزید اسے ناپسند کرنے لگی تھی وہ آتے جاتے اسے طعنے بھی مار دیتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اکثر بے حد سختی سے بھی بات کر لیتی تھی لیکن اس نے کبھی بھی اس کی بد تمیزی کا جواب بد تمیزی سے نہیں دیا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ کی عزت کی خاطر اس گھر میں لے کر آئی تھی

پازیب کے لیے زایار کی محبت بھی چھپی ہوئی نہ تھی اسے ظر انداز کر پانا بے حد مشکل تھا

بس یہی وجہ تھی کہ وہ بریرہ کی بد تمیزی و طعنے تاشے کبھی زایار تک کبھی نہیں پہنچاتی تھی

صفیہ بیگم بھی اسے ہی اپنی بہو مانتی تھیں ہر کام اسی کو کہتی تھیں وہ کبھی بھی کھل کر بریرہ بات تک نہیں کرتی تھی

جب سے اس نے ساری ذمہ داریاں سنبھالنی شروع کی تھی پاکیزہ چاچی بھی زیادہ اسی کے ساتھ اٹیچ ہو گئی تھی کیونکہ بریرہ نے کمرے سے نکلنا ہی کم کر دیا تھا

لالی کا بہت دل چاہا کہ وہ بریرہ کی حقیقت کو کھول کر اس کے سامنے رکھ دے وہ ترکی میں آخری رات تھی

جب شیر بے حد پریشان تھا اس کے بعد بار بار پوچھنے پر شیر نے اسے بریرہ کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا

اس کا بھائی کتنی تکلیفوں سے گزرا تھا بس اس سوچ کو لے کر ہی بریرہ کی طرف سے اس کا دل میلا ہو گیا

وہ سب کے ساتھ اچھی بنی ہوئی تھی اسی لئے سب کو ہی زایار کے خلاف کرر کھا تھا خاص کر سکندر صاحب کو تو اس نے بالکل ہی زایار سے دور کر دیا تھا

سات سال سے زایار اپنے باپ سے ناراض تھا لیکن سکندر صاحب نے بھی کبھی اسے منانے کی کوشش نہیں کی تھی

ان دونوں کا رشتہ بچپن سے ہی ایسا تھا کہ زایار اکثر ان سے ناراض ہو جاتا تھا سکندر صاحب اپنے لاڈلے کو منانے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے

لیکن بریرہ کے آجانے کی وجہ سے سکندر صاحب نے کبھی بھی زایار کی طرف دھیان ہی نہ دیا اور اگر کبھی دیتے تو بریرا اتنی شکایتیں اور جھوٹے الزامات زایار پر لگا دیتی کہ سکندر صاحب نے زایار کو بالکل مخاطب کرنا ہی چھوڑ دیا

وہ اپنے باپ سے ناراض تھا ایک بار اگر وہ اسے منانے کی کوشش کرتے ہیں تو یقیناً مان جاتا لیکن بریرہ نے ان کے درمیان ایک ایسی دیوار کھڑی کر دی تھی کہ سکندر صاحب نے کبھی منانے کی کوشش کی ہی نہیں

اسے سمجھا کر لالی نے آرام پر مجبور کیا تھا اور اب خود وہ اپنے چھوٹے بھالو کی خبر لینے جا رہی تھی اس کے دماغ میں یقیناً یہ ساری باتیں بریرہ نے ہی ڈالی تھی۔

ooooooo

پھوپو مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالتا معصومانہ انداز میں بولا

https://www.zubinovelszone.com

تو میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میرا بھالو پر بدھو ہے کچھ بھی نہیں سمجھے گا اب کیسے سمجھاؤں۔۔۔؟ وہ جو آرام سے بیٹھی تھی اچانک ہی اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولی تو ہادی نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھاما

نہیں تو ہادی بہت سمارٹ ہے اب سمجھ آجائے گا اس کے پیارے سے انداز پر لالی کو بڑا پیار آیا

پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ اسٹپ مدر کا کیا مطلب ہوتا ہے میرے سمارٹ بھالو وہ اس کے انداز سے پیار کرتے ہوئے بولی

بابا کی دوسری اسٹپ مدر ہوتی ہے اس کے جواب پر جیسے وہ بات کی گہرائی تک پہنچ چکی تھی اس نے نہ میں سر ہلایا

تو پھر۔ہادی پریشان ہوا

ہادی بالکل بھی سمارٹ نہیں ہے اس نے غلط آنسر دیا ہے اس اس کی گود سے سر ہٹاتے ہوئے سے تھام کر اپنی گود میں لاچکی تھی

سٹیپ مدر کا مطلب ہوتا ہے وہ جو آپ کو مارے آپ کو کبھی پیار نہ کرے ہر وقت آپ پر غصہ کرتے رہے

آپ کے ساتھ نہ کھیلے آپ کو کہانی نہ سنائے بابا سے بھی لڑتیں رہیں

جبکہ ریل ماما وہ ہوتی ہے جو آپ کو کہانی سنائیں آپ سے پیار کرے آپ کے بالوں میں فنگرز چلائے آپ کے لئے یمی یمی کھانے بنائے آپ کی ہر فرمائش پوری کرے اور بہت سارا خیال رکھے اور جس سے بابا منع کریں اس کی بھی اجازت بابا سے لے کر دے تو بتاؤ ایسا کون کرتا ہے آپ کے لیے

اپ بتاو زیادہ پیار کون کرتا ہے آپ کے ساتھ کون کھیلتا ہے آپ کا اتنا سارا خیال کون رکھتا ہے

پازیب ماما ابھی اس کا سوال ادھورا تھا کہ وہ نعرہ لگاتے ہوئے بولا

شاباش سہی جواب

اس کا مطلب کیا ہوا کہ پازیب ماما آپ کی ریل ماما ہیں اب میرے دوسرے سوال کا جواب دو وہ اسے شاباشی دیتی دوسرا سوال پوچھنے لگی وہ بالکل تیار ہو کر اس کی گود سے نکل کر سامنے بیٹھا

وہ کون ہے جو آپ کو ڈانٹتا ہے آپ کو مارتا ہے آپ کو بالکل پیار نہیں کرتا آپ کی کوئی وش پوری نہیں کرتا

بریرہ ماما اس کا جواب کافی مدھم تھا

لالی اس کے معصومانہ انداز پر مسکرائی تھی لیکن یہ اس کی مجبوری تھی

تو پھر سیٹپ مدر کون ہوئی اس کے سوال پر ہوا سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے پوچھنے لگی

بریرہ ماما اس کے جواب نے لالی کو بھی اداس کر دیا تھا وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتی تھی لیکن جو گیم وہ یہ وہ ہادی کے معصوم دماغ کے ساتھ کھیل رہی تھی اس سے وہ زایار اور پازیب کی زندگی کبھی خراب نہیں ہونے دے سکتی تھی

OOOOOO

کرسی پر بندھے اس آدمی کو ڈنڈے پر ڈنڈے مارے جا رہے تھے اس کی پیروں سے لے کر سر تک اچھے سے دھلائی کی جا رہی تھی

وہ بے ہوش ہونے لگا جب آفیسر نے اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر پیچھے کرتے ہوئے کانسٹیبل کو اشارہ کیا اور اگلے ہی لمحے اس نے پانی کی بالٹی بھر کر اس کے چہرے پر ڈالی تھی

بول کس کے کہنے پر تو نے یہ سب کچھ کیا۔۔۔۔؟

کیوں روحان کا قتل کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔؟

تیرے ساتھ جو لڑکی تھی وہ کہاں ہے۔۔۔۔؟ وہ بے دردی سے مارتے ہوئے بولا

اسے تین دن کے لیے یہاں رکھا گیا تھا راحیل میں یقیناً تین دن تک یہ سب کو سہنے کی ہمت ہر گز نہیں تھی۔اس کے بعد اسے کورٹ میں پیش کرنا تھا

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا کو سندس کے حوالے کر کے وہ سیدھے یہی تھانے میں آئے تھے جہاں راحیل کی اچھی خاصی پٹائی ہو چکی تھی

"بریرہ زایار شاہ" میں نے یہ سب کچھ اس کے کہنے پر کیا ہے اس نے مجھے پیسے دیے تھے اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا مجھے معاف کر دو مجھ سے غلطی ہو گئی

وہ اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بولا

اس کے رونے پیٹنے کی آواز باہر تک آرہی تھی

وہ افیسر باہر آیا اور ان کے سامنے آبیٹھا

مجرم نے ایک نام کی شناخت کی ہے بریرہ زایار شاہ کی میں دو گھنٹے میں گرفتاری کے کاغذات تیار کرواتا ہوں

اس کے علاوہ قاتل نے ایک اور نام کی بھی شناخت کی ہے جس کا نام ہے دانیہ معارج یہ کون ہے ابھی نہیں پتا لیکن ہم اس تک بھی جلدی ہی پہنچ جائیں گے اب آپ کے بھائی کا قتل کروانے کے

کوشش کرنے والے کو میں آسانی سے چھوڑوں گا نہیں افیسر کافی سیریس انداز میں بولا تو عالم نے صرف ہاں میں سر ہلایا

سب کچھ جاننے کے بعد اب باقی تو کچھ نہ بچا تھا یہ سب کچھ زایار کی بیوی کر وار ہی تھی اور یقینا دانین کو بھی اسی نے پھنسایا تھا اس کی دانین کے ساتھ کیا دشمنی تھی اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا

سب کچھ تو پولیس والوں نے نکلوا ہی لینا تھا انہیں واپس گھر جانا پڑ رہا تھا اگلے ہفتے صنم کی شادی کی ڈیڑھ رکھ دی گئی تھی کیونکہ زاہد کے ماں باپ حج پر جانے والے تھے

اور وہ چاہتے تھے کہ ان کی بہو اور بیٹا بھی ساتھ جائیں عالم صنم کے لیے کافی خوش تھا۔یقیناً اب اس کے پاس دانین کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے بھی ثبوت تھے اس نے ریلیکس ہو کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے تو تراب نے اسے دیکھا

پچھلے ایک ہفتے سے انہیں ایک پل کو بھی سکون نہ آیا تھا اب یقیناً عالم کی زندگی آسان ہونے والی تھی

○○○○

○○○○○○

سنیہا کی طبیعت اب کیسی ہے۔۔۔۔کچھ بہتر ہوئی وہ۔۔۔۔؟

پاکیزہ بیگم نے کمرے میں قدم رکھا تو صفدر شاہ نے ان سے پوچھا

ویسی ہی ہے صفدر میں نے آپ سے کہا تھا اسے وقت رہتے سب کچھ بتا دیتے ہیں لیکن آپ نے میری بات نہیں مانی

میں نے آپ کو کہا تھا کہ میں اسے دوسرے شہر پڑھنے نہیں جانے دوں گی

اب حالات آپ کے سامنے ہیں وہ سب کچھ جان چکی ہے وہ اور زہنی طور پر یہ سب کچھ قبول نہیں کر پا رہی

اب پتا نہیں کیا ہو گا حالت دیکھیں میری بچی کی جب سے زایار اسے لے کر آیا ہے ایک لفظ تک نہیں بول پا رہی وہ انہیں سنیہا کی حالت بتاتیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں

پاکیزہ پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اور یہ ایک حقیقت ہے آج نہیں تو کل سنیہا کو پتا چلنی تھی اور صرف ایک شخص کے ڈر سے ہم اپنی بچی کو گھر پر بٹھا لیں یہ تو سنیہا کے ساتھ نا انصافی ہے نا

اور تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کوئی بھی تم سے تمہاری بیٹی کو دور نہیں کر سکتا میں جلد ہی طلاق کے کاغذات بنوالوں گا

اور اس پر سنیہا سے سائن کروا کے ان لوگوں سے مطالبہ کروں گا

اور سنہا کو واپس جانا ہو گا کیونکہ یہ اس کی پڑھائی کا سوال ہے اور میں اس کا سال برباد نہیں ہونے سکتا

صرف اس ڈر سے کہ حویلی کے لوگ اب سنیہا پر نظر رکھے ہوئے ہیں میں اس کا خواب نہیں توڑ سکتا۔ وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولے

https://www.zubinovelszone.com

مطلب آپ اسے واپس بھیجنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں ایسا سوچئے بھی مت صفدر میں اب ایسا نہیں ہونے دوں گی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے اب کہیں پر بھی بھیجنے کی گھر ہی رکھیں اسے

اس شخص کا کوئی بھروسا نہیں نکاح نامہ جیب میں لے کر گھومتا ہے ہر سوال کا جواب ہے اس کے پاس اس نکاح نامے کی صورت میں

میں اپنا بیٹا کھو چکی ہوں بیٹی نہیں کھو سکتی وہ روتے ہوئے انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہیں تھیں

میں تمہاری بیٹی کو تم سے دور نہیں ہونے دوں گا پاکیزہ یقین کرو مجھ پر اسے پر اس کی زندگی تنگ مت کرو وہ پڑھنا چاہتی ہے کچھ بننا چاہتی ہے اسے قید مت کرو اس کی اڑانے بہت اونچی ہیں

اسے اس کی زندگی اس کے مطابق گزارنے دو اور تراب حیدر شاہ کا مسئلہ میں خود حل کر لوں گا سنیہا کو ٹینشن دینے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے

وہ جانتے تھے کہ اس وقت پاکیزہ بہت زیادہ ٹینشن میں ہیں پہلے بیٹے کو کھو دینا اور پھر بیٹی کو دور کر دینے کا خیال بھی ان کی جان لے رہا تھا

لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ انہیں اپنے شوہر پر پورا یقین تھا اس نے زندگی کے ہر موڑ پر ان کا ساتھ دیا تھا وہ جانتی تھیں کہ وہ سنیہا سے کتنی محبت کرتے ہیں وہ سنیہا کے معاملے میں وہ خود بھی کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لے سکتے تھے انہیں یقین تھا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کے لئے کچھ بہتر ہیں سوچ رکھا ہوگا

ооооо

وہ ہاتھ میں پیکٹ دبائے پازیب کا آنچل پکڑے اسے بلا رہا تھا اتنے دنوں کے بعد اس کا لمس محسوس کر کے وہ بے تابی سے زمین پر بیٹھ کر اسے خود میں بھیج چکی تھی

میرا گڈا میری جان کیا چاہیے آپ کو۔۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ چومتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر بولی جب ہادی نے اپنے ہاتھ میں پکڑا نوڈلز کا پیک اس کے حوالے کیا

میرے بیٹے کو نوڈلز کھانے ہیں ابھی ماما بنا کے دے گی آپ کو۔

وہ بے حد پیار سے اپنے ساتھ لگاتی اس کے لئے نوڈلز بنانے لگی جب کے دروازے پر کھڑا زایار مسکرا کر یہ منظر دیکھ رہا تھا

لیکن اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ابھی کچھ دن پہلے کی بات ہے جب ہادی اس سے کافی دور تھا اور اسے اسٹیپ مدر کہہ رہا تھا اس کے بعد پازیب یہ بات اسے بتا کر بہت زیادہ روئی بھی تھی لیکن اب ہادی اس کے پاس واپس کیسے آگیا

وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب لالی نے اس کے کندھے پر سر رکھا

ادا ہم سے کوئی پیار نہیں کرتا ہمیں تو کبھی ہماری ماما نے نوڈلز بنا کر نہیں کھلائے وہ بڑی معصومیت سے منہ بنا کر کہتی زایار کو مسکرانے پر مجبور کر گئی تھی

جب کہ پازیب ان دونوں بہن بھائیوں کو دیکھتی اپنے لاڈلے کے لئے نوڈلز بنانے میں مصروف ہو گئی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن کسی اور کے لئے یہ منظر چبتے کانٹے سے کم نہ تھا وہ تیزی سے کچن میں داخل ہوئی اور ہادی کو الگ کرتے ہوئے نفرت سے پازیب کو دیکھنے لگی

میں نے کیا کہا تھا میرے بیٹے سے دور رہنا تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی کیا پہلے پازیب نے جب ہادی سے بات کرنے کی کوشش کی تو بریرہ نے صاف الفاظ میں اس سے کہا تھا کہ میرے بیٹے سے دور رہو وہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا

وہ خود میرے پاس آیا ہے اس کے انداز نے زایار کو غصہ دلا کر دیا تھا وہیں پازیب کے منمانے پر اسے مزید غصہ آیا

یہ لڑکی اپنے حق میں بول کیوں نہیں پاتی تھی

وہ تمہارے پاس نہیں آسکتا کیونکہ یہ سگی اور سوتیلی کا فرق سمجھتا ہے اور خبردار جو تم نے آج کے بعد میرے بیٹے کی جانب دیکھا وہ ہادی کا ہاتھ تھامیں اسے زبردستی باہر لے جانے لگی جب اگلے ہی لمحے ہادی نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوالیا

پازیب ماما میری ماما ہیں ریل والی آپ سٹیٹ مدر ہو

آپ مجھے مارتی ہو ڈانٹ بھی ہو غصہ کرتی ہو پیار بھی نہیں کرتی اسی لیے اسٹیپ مدر آپ ہو میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا اپنی ماما کے پاس رہوں گا وہ اسے اپنا ہاتھ چھڑاتا پازیب کے ساتھ چپک چکا تھا

اس سے پہلے کہ بریرہ مزید کچھ بھی کہتی یا ہادی کو کوئی نقصان پہنچاتی زایار نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کر دیا تھا

مل گیا تمہیں تمہارا جواب اب نکلو یہاں سے خبردار جو تم نے ہادی کو پازیب سے دور کرنے کی کوشش کی بہت ہو چکا ہے تمہارا اب اگر اس گھر میں رہنا چاہتی ہو تو اپنی حد میں رہو

ورنہ کیا کریں گے آپ وہ بے حد غصے سے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے بولی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بھی جواب دیتا باہر عجیب شور و مچ چکا تھا۔ ملازم نے بھاگتے ہوئے اسے آکر بتایا تھا کہ باہر پولیس آئی ہے

وہ بھی بریرا بیگم کو گرفتار کرنے کے لیے زایار نے ایک نظر بریرہ کی اڑتی رنگت کی جانب دیکھا اور پھر باہر نکل گیا جب کہ اس کے پیچھے ہی باقی سب بھی باہر کی جانب آئے تھے

ooooo

دماغ خراب ہو گیا ہے آپ لوگوں کا۔۔۔۔؟

یہ کیا بکواس کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔؟

آپ ہمارے گھر کی بہو بیٹی پر الزام لگا رہے ہیں سکندر صاحب کا غصے سے برا حال تھا

نہیں جناب ہم کوئی الزام نہیں لگا رہے ہیں ہمارے پاس پختہ ثبوت موجود ہیں اور گواہ کے طور پر راحیل کو گرفتار کر لیا گیا ہے اس نے خود ہی یہ گواہی دی ہے کہ بریرہ زایار شاہ نے اسے روحان کے قتل پر مجبور کیا تھا

اس سب میں اس کی گرل فرینڈ دانیہ معارج نامی ایک لڑکی بھی شامل تھی۔

اوراب ہمارے پاس آرسٹ ورنٹ ہے ہم بریرہ گرفتار کرنے آئے ہیں۔وہ کسی کی بھی بات نہ مانتے ہوئے اسے کو گرفتار کر چکے تھے

بریرہ چیخ چیخ کراپنی بے گناہی بیان کررہی تھی لیکن پولیس اپنا کام کررہی تھی اسے کوئی مطلب نہیں تھا کہ بریرا کیا کہتی ہے اور کیا نہیں

اگر ہمارے پاس ان کے خلاف ثبوت نہیں ہوتا تو ہم انہیں گرفتار کرنے سے پہلے آپ کو وارننگ دیتے لیکن ہمارے پاس ان کے خلاف ثبوت اور گواہ موجود ہیں کہ یہ دانیہ نامی کسی لڑکی کو پیسے بھیجواتی تھی

اور یہ دانیہ جو نمبر استعمال کرتی تھی وہ نمبر راحیل کے نام تھا جس کو ہم نے پکڑا ہے روحان کے قتل کے جرم میں باقی آپ لوگوں کو کچھ بھی کہنا ہے تو تھانے آنا ہوگا

عالم سلطان شاہ نے بریرہ کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت نہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہوگا جیسا ایک مجرم کے ساتھ ہوتا ہے

https://www.zubinovelszone.com

اور باقی اگر آپ لوگ اس پر ایکشن لینا چاہتے ہیں تو بھی ہمیں انھیں لے کر جانا ہو گا ہمارے پاس ان کے گرفتاری کے آرڈر ہیں وہ بریرہ کو ہاتھکڑی لگاتے ہوئے بولے

سکندر شاہ نے روکنے کی بہت کوشش کی زار شاہ بھی اسے بچانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ صفدر شاہ ضمانت کے کاغذ تیار کروانے جا چکے تھے

اچانک یہ سب کچھ ہو گا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کوئی نہیں سوچ سکتا تھا کہ روحان کے قتل کے پیچھے کبھی بریرا کا ہاتھ ہو سکتا ہے

ذایار اور شیر بھی پولیس کے پیچھے ہی گھر سے نکل چکے تھے اب جو بھی تھا مسئلہ ان کی عزت کا تھا اگر بریرہ کا روحان کے قتل کے میں ہاتھ تھا تو سزا اسے ضرور ملنی چاہیے

لیکن جس طرح سے یہ سب کچھ ہوا تھا سوال ان پر بھی اٹھائے جاتے

ooooooo

شکر ہے اللہ کا دانین کے حق میں تو ثبوت ملے اب ان شاء اللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تراب نے گاڑی چلاتے ہوئے ساتھ بیٹھے عالم کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی

ان شاء اللہ وہ بس اتنا ہی کہہ پایا

ویسے وہ لڑکی اقصیٰ جو دانین کی بیسٹ فرینڈ ہے اسے ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی اگر اسے پیسوں کی ضرورت تھی تو وہ ہم سے تو کہہ سکتی تھی ہم اسے ضرور پیسے دیتے لیکن جھوٹی گواہی دینا کسی کی ذات پر الزام لگانا کتنا گھٹیا کام ہے

اسے اچانک ہی یاد آگیا عالم نے ایک نظر سے دیکھا اور پھر مسکرایا

ہاں ہمیں بتاتی بالکل ہم تو اس کے چاچے کے بیٹے ہیں نہ کہ وہ ہم سے کہتی اور ہم فوراً پیسے لے کر اس کے پاس پہنچ جاتے

انسان جب مصیبت میں ہوتا ہے وہ صحیح غلط کی پہچان کھو دیتا ہے اس کو اپنے باپ کو بچانے کے لیے پیسوں کی ضرورت تھی اور بنا محنت کیے اسے پیسے مل رہے تھے آج کے دور میں سگا بھائی

بھائی کا نہیں ہوتا تو اقصیٰ تو صرف ایک دوست تھی اس سے کیا گلہ کرنا عالم کا اندازہ سمجھانے والا تھا

اور اکاؤنٹس ملا ریکور کر پائے تم ای میلز اسے اچانک ہی یاد آیا

نہیں اکاؤنٹ بالکل خالی ہو چکا ہے کوئی میل نہیں ہے اس میں میں نے ری کور کرنے کی کوشش کی لیکن ایسا بھی ممکن نہیں ہے

شاید ہیک ہوا تھا ممکن ہے آج کل کسی کی انفو حاصل کرنا مشکل نہیں ہوتا لوگ پیسے پیسے پے یہ کام کر رہے ہیں۔ شاید کسی نے صرف میلز ڈیلیٹ کروانے کے لیے ایسا کیا ہے اور ریکوارڈنگ ڈیٹا بھی ڈیلیٹ کروا دیا ہے

لیکن جس ڈاکٹر کو میں نے وہ رپورٹ بھیجی تھی اس نے واپس ری کور کر لی ہے اور اس رپورٹ پر بھی دانیہ کا نام ہے نہ کہ دانین کا

افسوس ہے کہ اس وقت میں وہ سب کچھ دیکھ نہیں پایا اپنی نین پر کتنا ظلم کیا میں نے

کہ ہر حد پار کر دی پتہ نہیں وہ مجھے معاف کر پائے گی یا نہیں

وہ کافی زیادہ پریشان تھا

یار میرے خیال میں دانین بہت صاف دل کی لڑکی ہے وہ تمہیں معاف کر دے گی۔اور کون سا یہ سب کچھ تم نے اکیلے کیا ہے اس کے ساتھ جو بھی ظلم ہوا ہے اس میں شاہ حویلی کے سب لوگ شامل ہیں اور سب کو اس سے معافی مانگنی ہو گی

اور اس کے بعد وہ جو فیصلہ کرے اسے قبول کر لینا تراب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو عالم کی نظروں میں عجیب سے سرخی تھی

اور اگر اس نے جدائی مانگی تو وہ سوال کر رہا تھا جس کا جواب تراب کے پاس ہر گز نہیں تھا

○○○○○○

نہیں وہ مجھ سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہیں کر سکتی اپنے سوال کا جواب اس نے خود ہی دیا تھا

اور تراب نے حیرت سے اسے دیکھا

کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔؟وہ مکمل حق رکھتی ہے عالم اگر اس نے اس طرح کا کوئی مطالبہ کیا تو تمہیں اس پر غور کرنا ہو گا

تم صرف معافی مانگ سکتے ہو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے اگر وہ تمہارے ساتھ نہ رہنا چاہے تو یہ غلط ہے تم اسے زبردستی خود کے ساتھ باندھ تو نہیں سکتے وہ اسے سمجھا رہا تھا

میں اس سے معافی مانگوں گا میری غلطی ہے میں نے اس کے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں لیکن اسے خود سے دور کر کے میں اپنے آپ کو موت کے حوالے نہیں کر سکتا

میں نہیں جانتا یہ ظلم ہے یا کیا ہے لیکن میں اپنی نین کو خود سے دور نہیں جانے دوں گا میں بہت مطلبی انسان ہو تراب اگر اس نے مجھے معاف نہیں کیا تب بھی نہیں وہ میری ہے اسے ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہو گا

وہ اپنے بال مٹھیوں میں لیے بولا وہ کتنا پریشان تھا تراب سمجھ سکتا تھا

دانین جو بھی فیصلہ کرے لیکن وہ اپنے دوست کو اس پریشانی سے نکالنا چاہتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

فکر مت کرو سب ٹھیک ہو گا ان شاءاللہ وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا اسے ہمت دینے لگا

اور اگر ٹھیک نہیں ہوا تو بھی میں سب کچھ ٹھیک کرلوں گا میں اسے اتنی خوشیاں دوں گا کہ وہ مجھ سے دور جانے کے بارے میں سوچے گی بھی نہیں وہ جیسے اپنے آپ سے وعدہ کر رہا تھا

ان شاءاللہ تراب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا تھا

oooooo

آپ سے ایک بات پوچھوں سچ سچ بتائیں گیں بھابھی عائزہ اس کے پاس کھڑی مسلسل سے دیکھ رہی تھی

اس کا چہرہ اسے بے حد پسند تھا آج سے نہیں بلکہ تب سے جب سے اس نے عالم کے کمرے میں اس کی پینٹنگ دیکھی تھی یہ اس کے بھائی کی محبت تھی وہ اسے بھولی تو ہر گز نہ تھی

پوچھو میں بھلا برا کیوں مناؤں گی اسے برا منانے کا حق اس گھر والوں نے دیا ہی کب تھا

عائزہ جب سے آئی تھی اس کی طرف سے دانین کو کسی قسم کی زیادتی کا شکار نہیں ہونا پڑا تھا

وہ بہت معصوم پیاری سی لڑکی تھی باتیں بہت زیادہ کرتی تھی لیکن اس کا انداز بتاتا تھا کہ یہ عالم کیلئے بے حد عزیز ہے

عالم جب لندن سے واپس آیا تھا اسے اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا اور اس کی ساری زمہ داری دانین پر تھی

کیا آپ نے سچ میں روحان ادا میرا مطلب ہے ہر کوئی آپ کو بلیم کرتا ہے آتے جاتے آپ کو طعنے مارتا ہے تھپڑ مارتا ہے

نرگس چاچی نے آپ کو اتنی دیر دھوپ میں کھڑا کر دیا وہ بھی بنا کسی وجہ کے آپ کے چہرے پر داغ بھی بن گئے تھے میں نے دیکھے تھے

کیا آپ کو یہ سب کچھ تکلیف نہیں دیتا میرا مطلب ہے آپ کو تکلیف تو ہوتی ہو گی پھر بھی آپ کسی کو کچھ نہیں کہتی کیا سچ میں یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے روحان ادا آپ کی وجہ سے مرے ہیں

وہ چاہتی تھی کہ اس کا جواب نہ ہو وہ اپنی بے گناہی کی حقیقت بتائے وہ پہلے دن سے ہی اسے پسند کرتی تھی وہ عالم کی محبت تھی

ہاں میں نے کیا ہے۔۔وہ اپنے کام میں مصروف بس یہ چند الفاظ کہہ گئی

عائزہ کے پاس تو جیسے الفاظ ختم ہو گئے وہ سر جھکا کر کچن سے باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک اس کے دوپٹے کے ساتھ رکھا برتن نیچے گر گیا اور اسے بچانے کے چکر میں گیس پر رکھا کھانا بھی کچھ عائزہ کے پیر کو اور باقی اس کے پیروں کو جلا گیا

وہ تو چار ماہ سے یہ سب کچھ برداشت کرتی آئی تھی اس بار بھی کر گئی لیکن عائزہ کی بے ساختہ چیخ بلند ہوئی تھی

اے میری بچی کو جلا ڈالا

ہائے میرے بچی کو مارنا چاہتی ہے منحوس

ہم سب کو مار ڈال کسی کو زندہ مت چھوڑنا جس طرح روحان کو مارا ہے اس طرح ایک ایک کی جان لے لی چاچی لمحے میں اندر داخل ہوتیں تھیں اس کے چہرے پر دربدر تھپڑوں کی برسات کرنے لگیں

کل دھوپ میں سارا دن کھڑا ہونے کی وجہ سے پہلے ہی اس کے رخسار جل رہے تھے

کل سارے کپڑے دھونے کے بعد چاچی کو یاد آیا کہ ان کے کپڑے تو اس نے دھوئے ہی نہیں جو وہ گندے کپڑوں میں شامل کرنا بھول گئیں تھیں

جس کے لئے سزا کے طور پر دانین کو سارا دن دھوپ میں کھڑا رہنا پڑا کیونکہ بقول ان کے یہ اس کی ذمہ داری تھی

https://www.zubinovelszone.com

اوراب عائزہ کے پیر ذرا سا کھانا گر جانے کی وجہ سے گھر میں ہنگامہ ہو گیا تھا

باری باری سب اسے سنا گئے تھے وہ گالیاں اور مار کھا کر اچھی خاصی ذلیل ہو کر اپنے کمرے میں آئی تھی

اس کے پیر پر کوئی چوٹ لگی تھی یہ تو وہ بھول ہی گئی تھی احساس تب ہوا جب عائزہ نے کمرے میں قدم رکھا

اپ نے اپنے پیر پر کچھ نہیں لگایا ہو گا آپ کا پیر تو میرے پیر سے زیادہ جل گیا تھا میں نے یہ لگائی ہے مجھے اس سے کافی بہتر محسوس ہو رہا ہے آپ بھی اچھا محسوس کریں گی

وہ ٹیوب اس کے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگی تو نے مسکرا کر اسے دیکھا

سب مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں عائزہ تم کیوں نہیں کرتی نجانے کیوں وہ اس سے یہ سوال کرنے لگی تھی

انعم کے جب سے ایگزامز قریب آ رہے تھے اس نے گھر آنا چھوڑ دیا تھا ایسے میں عائزہ ہمیشہ اس کے سر پر سوار رہتی تھی

کیونکہ میں جانتی ہوں آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے میں روز دعا کر کے سوتی ہوں کہ اب بے گناہ ہوں

میرے عالم ادا کو ان کی خوشیاں مل جائیں۔

وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

وہ ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر طنزیہ ہنسی سی ہنسی۔

یہ بھی اپنے بھائی کی محبت میں اس کے قریب آ رہی تھی اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ حویلی کے کسی انسان کے اندر تو نرم دل ہے لیکن یہاں سب ہی مطلبی تھے

ooooo

گھر میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھے دادا جان کے کمرے میں گئے تھے اور باقی سب لوگوں کو بھی وہی بلا لیا تھا۔

حویلی کے سب لوگ یہاں موجود تھے

عالم نے فائل میں موجود تمام ثبوت سامنے رکھ دیے

اقصیٰ کے جھوٹ سے لے کر یونی کے تمام سٹوڈنٹس کی جھوٹی گواہی وہ دادا جان کے سامنے ثبوت کے ساتھ پیش کر رہا تھا

یہ سب کچھ کروانے والی بریرہ تھی بریرہ کو روحان سے کیا دشمنی تھی یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن بریرہ اس وقت جیل میں تھی

ہر کوئی بے یقینی سے ثبوتوں کو دیکھ رہا تھا جس میں دانیہ کی جھوٹی پریگنسی کی رپورٹس بھی موجود تھی۔

دانیہ نامی یہ لڑکی کہاں ہے کوئی نہیں جانتا تھا لیکن اس کے نام پر جو ظلم دانین کے ساتھ ہوئے تھے اس سوچ نے ان سب کو ہلا کر رکھ دیا تھا

وہ سب جیسے جیسے دانین کے ساتھ آپنے سلوک کو یاد کر رہے تھے ویسے ویسے شرمندگی کی آخری گہرائی تک دھستے جا رہے تھے۔

دادی تو وہیں بیٹھی بے یقینی سے رونے لگیں تھیں دادا نے انیسہ کو اشارہ کیا کہ دانین کو باہر لان میں بلائے

جبکہ انیسہ اپنے چہرے پر دوپٹہ رکھے آنسو بہاتی نفی میں سر ہلا چکی تھی

دادا جی مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے آپ تو اس سے بدلہ لے رہے تھے اس کے ساتھ ظلم کرتے ہوئے وجہ دے رہے تھے

میں نے تو بنا کسی وجہ کے اس پر ظلم کیا ہے وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی تو دادا جان نے بڑی امید سے رضیہ کی جانب دیکھا جو ہاں میں سر ہلاتی دانین کے کمرے کی جانب گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ooooooo

حقیقت جاننے کے بعد کہ آغا جان کے ہاتھ کانپنے لگے تھے
ایک غلط فہمی کی بناپر انہوں نے اس معصوم سی بچی کے ساتھ کیا نہیں کیا تھا بس ایک غلط فہمی کا شکار ہو کہ وہ اس کی زندگی برباد کر چکے تھے

وہ انسان جس نے کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی تھی۔ایک معصوم سی لڑکی کے ساتھ اتنا ظلم کر چکے تھے

ان کا پورا گھرانا پچھتاوے کی زد میں تھا
شاید ہی ان سب لوگوں میں کوئی ایک بھی انسان ایسا تھا جس کے دانین ظلم کا شکار نہیں ہوئی تھی

اور سب سے زیادہ اسے تکلیف دی تھی عالم نے ہاں عالم سلطان شاہ جو اپنے آپ کو اس کا شوہر کہتا تھا اپنے آپ کو اس پر ظلم کرنے کا حق رکھنے والا کہتا تھا
ہاں آج اس مغرور شخص کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔

کیونکہ اس پر ظلم کرنے والا اسے اس زندان میں لانے والا اور کوئی نہیں بلکہ عالم سلطان شاہ تھا

https://www.zubinovelszone.com

کیاوہ ہمیں معاف کرے گی دادی جان کی آنکھوں سے آنسو گرے کیااتناسب کچھ ہو جانے کے بعد بھی وہ لڑکی انہیں معاف کر پائے گی

پچھلے چار ماہ گزرتے ہر لمحے کے ساتھ دانین کو اس گھر سے زخم ملے تھے
اور آج انہیں اچانک یہ پتہ چلا تھا کہ ان زخموں کا حقدار کوئی اور تھا ان سزاؤں کا حقدار کوئی اور تھا

وہ چار ماہ خاموشی سے سب کچھ برداشت کرتی رہی کچھ نہیں بولی ہر درد کر ظلم خاموشی سے برداشت کر گئی شروع شروع میں اس نے کوشش کی تھی اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کی اس نے سب کو بتانا چاہتا تھا کہ وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔ لیکن تب اس خاندان کے ہر فرد کو اپنا بدلا پیارا تھا

شاید اسی لیے آج وہی بدلہ ان کا غرور توڑ چکا تھا
ملازمہ نے جیسے ہی دانین کو آغا جان کے بلاوے کے خبر دی وہ بھاگتے ہوئے حال میں آئی تھی سب کو ایک ساتھ کھڑا دیکھ کر ایک پل کے لئے وہ گھبرا گئی اور پھر اس ہفتے میں اپنی کوئی غلطی تلاش کرنے لگی جس کی سزا اسے ملنے والی تھی

ہاں جس دن اس کا شوہر گھر واپس آتا تھا اس گھر کے ہر فرد کے پاس اس کی کوئی نہ کوئی شکایت موجود ہوتی۔

اور پھر عالم ہر شکایت کے ساتھ گھر والوں کے بدلے کی آگ بجھاتا تھا

وہ ستمگر اس سے عشق کا دعویدار تھا۔ لیکن اپنے بھائی کے قتل کا ذمہ دار بھی اسے قرار دیتا تھا۔

آپ۔۔۔۔نے بلایا۔۔۔آغا جان۔۔۔عالم کو سرخ آنکھوں سے خود کو دیکھتے پا کر وہ گھبرا کر ان کے قریب آنے لگی

اس کا کانپتا وجود دور سے بھی نظر آ رہا تھا اس کا خوف دیکھ کر عالم بے ساختہ نظر چرا گیا کیا حال کر دیا تھا اس نے اس معصوم لڑکی کا

اس کے سوال پر آغا جان نے بس ہاں میں سر ہلا کر اسے اپنے قریب بلایا تھا۔

کیا مجھ سے پھر سے کوئی غلطی ہو گئی۔۔۔؟

دانین وہیں دروازے پر کھڑی سہمی ہوئی آواز میں بولی تو آغا جان ایک بار پھر سے تڑپ اٹھے

https://www.zubinovelszone.com

نہ پتر غلطی تجھ سے نہیں بلکہ ہم سے ہوئی ہے ہم سب کو غلط فہمی ہوئی تھی جس گناہ کی سزا ہم تجھے دیتے رہیں وہ تو نے کیا ہی نہیں

ہم سب سے بہت بڑی غلطی ہو گئی دانین پتر بہت برا سلوک کیا ہوا ہم نے تیرے ساتھ جو رویہ رکھا ان چار ماہ میں جو سلوک ہم نے تیرے ساتھ کیا ہم آج ہاتھ جوڑ کے معافی مانگتے ہیں

ہم بھول گئے تھے تو بھی انسان ہے۔ ہمیں معاف کر دیں بیٹا ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہم تیرے سامنے ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔

خدا کے لیے آغا جان اس طرح سے نہ کریں۔
آپ تو میرے بڑے ہی بزرگ ہیں آپ کی غلط فہمی دور ہو گئی میرے لیے یہی بہت ہے۔
میں تو اللہ تعالٰی سے یہی دعا مانگی تھی کہ آپ لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے اور دیکھے میری دعا قبول ہو گئی

مجھے اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے بس آپ کو سچ پتہ چل جائے میرے لیے بہت ہے ان کے جوڑے ہوئے ہاتھوں کو الگ کرتے ہوئے دانین نے سب گھر والوں کو دیکھا سب شرمندگی سے سر جھکائے کھڑے تھے

بیٹا جو بھی ہوا بہت برا ہوا ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا ایک غلط فہمی کی بنا پر ہم نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔

بڑی امی نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے معافی مانگی دانین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

۔اس گھر میں سب سے زیادہ اس سے نفرت تائی امی کرتی تھیں لیکن ان کا محبت بھرا لمس سے اس کی آنکھوں سے انسو بہنے لگے

نہ میرا بچہ اب رونا مت ان چار ماہ میں بہت آنسو بہا ہیں تم نے تائی امی کے بعد امی نے اس سے معافی مانگی

کل تک جو لوگ اس سے انتہا کی نفرت کرتے تھے آج کس طرح سے مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کر رہے تھے اپنی محبت جتا رہے تھے

بیٹا جی ہم سب نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے لیکن اب جو تم کہو گی وہی ہو گا
اب سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی کوئی زبردستی نہیں کوئی ظلم نہیں یہ گھر تمہارا ہے تم جیسا چاہو اس گھر میں رہ سکتی ہو۔
ہم سب کو معاف کر دو ہم سب تمہارے گناہ گار ہیں

https://www.zubinovelszone.com

بابا نے معافی مانگی تو مسکرائی

جو میں کہوں گی وہ ہوگا۔۔۔۔۔؟اس نے پھر سے یقین چاہا عالم نے بس ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

پھر مسکرا دیا۔وہ بھی انسان تھی اس کی بھی کچھ خواہشیں ہو سکتی تھی پچھلے چار ماہ میں عالم بھول گیا تھا اپنے بھائی کی محبت میں اس نے اپنی محبت کو ہر طرح سے تکلیف پہنچائی تھی

ہاں بیٹا جو تم چاہو گی وہ ہو گا بس ایک بار کہو تم کیا چاہتی ہو یہ گھر تمہارا ہے یہ سب کچھ تمہارا ہے ہم سب تمہارے اپنے ہیں تایا ابو نے آگے کے بڑھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔اس کے جملے نے سب گھر والوں کے چہروں سے مسکراہٹ نوچ کر چھینی تھی۔

اس بار عالم نے باقاعدہ اس کے چہرے کو دیکھا تھا

مجھے طلاق۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔وہ بول رہی تھی کہ عالم کے تھپڑ نے اس کی بولتی بند کر دی۔

اور کسی بات کی پروانہ کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا جب تایا ابو اور بابا نے اسے تھام لیا

عالم ہوش میں آو عالم تم کیا کر رہے ہو شاید بھول گئے ہو ابھی ہم اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہے ہیں۔

اس کا وحشی انداز دیکھ کر آغا جان غصے سے بولے

یہ جیسی تھی ویسے ہی ٹھیک تھی معافی مانگنے کی ضرورت ہی نہیں تھی اس سے۔ یہ کسی نرمی کے لائق ہی نہیں ہے تھوڑی سی محبت دکھائی تو پر نکل آئے اس کے۔

کان کھول کر سن لو بیوی ہو تم میری

غلطی ہوئی ہے ہم سے معافی مانگتے ہیں ہم سب لیکن آزادی کسی قیمت پر نہیں ملے گی تمہیں۔

وہ اس کے چہرے پر دھاڑتے ہوئے بولا

آپ۔۔۔۔ زیادتی۔۔۔ کر رہے۔۔۔ ہیں۔۔۔ آنکھوں سے آنسو پرے دھکیلتی سہمے ہوئے انداز میں بولی کیونکہ سامنے کھڑے شخص سے کسی بھی قسم کی امید کی جا سکتی تھی

جب کہ اس کا تھپڑ کھانے کے بعد بھی وہ بول رہی تھی اس کی ہمت پر عالم نے گھور کر اسے دیکھا تھا

عائزہ اسے کمرے میں لے کے جاؤ اس نے غصے سے عائزہ سے کہا

نی۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا۔۔۔۔۔۔ یہاں تایا ابو۔۔۔۔۔ ابھی آپ نے کہانا۔۔۔۔۔ جو میں کہوں۔۔۔۔ گی وہ ہو گا۔۔۔۔ تو میں۔۔ میں نہیں رہوں گی یہاں۔ ۔۔سب کچھ آپ کے سامنے آ۔۔۔۔۔ چکا ہے میں۔۔۔۔۔۔ بے گناہ ہوں تو مجھے۔۔ سزا۔۔۔۔ کیوں دی جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔ یہاں سے بابا ۔۔۔۔۔ بابا پلیز مجھے جانے دیں یہاں۔۔۔۔۔۔ سے میں یہاں نہیں رہ سکتی

آغا جان۔۔۔۔۔۔

بس بہت ہوا جاؤ اپنے کمرے میں تمہیں اس میں دنیا کی ہر خوشی ملے گی لیکن میں تمہیں چھوڑ دوں گا یہ بھول ہے تمہاری

۔یہ نکاح ایک غلط فہمی کی بنا پر ہوا تھا۔

لیکن اب ہر طرح کی غلط فہمی دور ہو چکی ہے تم بیوی ہو میری یہ بات اپنے اس چھوٹے دماغ میں ڈال لو

۔اور یہاں سے باہر تو کبھی نہیں جاسکتی اگر نکلو گی تو عالم سلطان شاہ کے ساتھ۔عالم نے کہتے ہوئے بس ایک نظر اس کے آنسو سے بھری آنکھوں کو دیکھا تھا

ایک بار یقین کر لو یار کبھی ان آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا جبکہ دانین نے غصے اسے خود سے دور کیا

آپ کو یاد عالم سلطان شاہ آپ نے کہا تھا جب آپ کا دل مجھ سے بھر جائے گا آپ خود ہی مجھے چھوڑ دیں گے

کیونکہ مجھ جیسی عورت آپ کے قابل نہیں اب کیوں آپ مجھ جیسی عورت کو اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ وہ اس کے روبرو کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی جبکہ اس کی دلیری پر عالم مسکرایا

اگر تم وہ لڑکی ہوتی جسے میں سوچ رہا تھا تو کب کا فارغ کر چکا ہوتا۔
لیکن اب یہ دل تمہارا ہو چکا ہے تمہارا پردہ تمہاری پاکیزگی عالم سلطان شاہ کو ہر طرف سے بے بس کر چکی ہے

https://www.zubinovelszone.com

۔اب یہ تم میری محبت سمجھو یا مجبوری تمہیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا مجھ سے آزادی تمہارے نصیب میں لکھی ہی نہیں ہے۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ آپ انسان نہیں حیوان ہیں۔آپ ہمدرد نہیں ستمگر ہیں۔میں نہیں رہوں گی مجھے نہیں چاہئے آپ جیسے انسان کے ساتھ نفرت ہے مجھے آپ سے انتہائی نفرت۔وہ چلاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی

عالم نے ایک نظر مڑ کر سب گھر والوں کو دیکھا جو ناامیدی سے دیکھ رہے تھے
وہ ایک نظر سب پر ڈالتا ہوا خاموشی سے باہر کی طرف نکل گیا۔آنے والا وقت مشکل تھا۔کیونکہ ہر ظلم ہر زخم کے بعد اب اسے اپنی محبت کا یقین دلانا نا ممکن تھا
oooo

وہ دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند سو رہی تھی جب اندھیرے میں اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی ہے اس کی آنکھ کھل گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اندھیرے میں کسی کو دیکھ پانا اسے بہت مشکل لگا تھا لیکن ایک انجان سی خوشبو اس کے قریب سے آرہی تھی یہ اس کے اتنے پاس تھا کہ وہ اسانی سے محسوس کر پا رہی تھی کہ کوئی اس کے بے حد قریب ہے

اس نے بیڈ سے اٹھنا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے گرد کوئی گھیرا بنا چکا تھا اس احساس سے خوفزدا ہو کر سنیہا کی چیخ نکلنے ہی والی تھی کہ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

خاموش کیوں چیخ رہی ہو بیوقوف لڑکی مانا کے پہلے تم جانتی نہیں تھی کہ کون ہے تمہارے آس پاس اب تو تم جانتی ہو نا کہ میں کوئی غیر نہیں بلکہ تمہارا محرم تمہارا شوہر تمہارا اتراب حیدر شاہ ہو

پھر کیوں چلا چلا کر میرا موڈ خراب کرتی ہو
شہزادی اس طرح سے تو ہم دونوں کے حالات اور بگڑ جائیں گے وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ سنیہا کو اپنی سانسیں مشکل لگنے لگی۔اس کے ہونٹ بار بار سنیہا کے گالوں سے ٹچ ہو رہے تھے۔جبکہ وہ اس کی باہوں کی مضبوط قید میں تھی

اس نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے اوپر سے ہٹانا چاہا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس کے دونوں ہاتھ کو ایک ہاتھ میں منتقل کرتا اسے خود میں قید کر چکا تھا جبکہ لبوں پر اب بھی اس کا ہاتھ دبا ہوا تھا

یہ مزاحمت یہ احتجاج صرف چند دن اور میں تمہیں لینے آؤں گا شہزادی میں تمہیں بہت جلدی لے جاؤں گا اپنی دنیا میں اور اب تم مجھ سے ڈرنا نہیں میں کوئی جن نہیں ہوں میں مگر کسی جن سے کم بھی نہیں ہوں خیر وہ تو جب میں تم پر قبضہ کروں گا تمہیں یہ بھی پتہ چل جائے گا ابھی ان باتوں کو رہنے دو

تم صرف یہ بتاو کہ کب آؤں میں تمہیں لینے کے لئے تم جب حکم کروگی میں آجاؤں گا اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ بے حد محبت سے بول رہا تھا

آسے کل کا دن یاد آیا کس طرح وہ اس سے سوال کر رہا تھا اس سے جواب مانگ رہا تھا کتنا حق جتا رہا تھا

ارے تمہارے ماتھے پر پسینہ کیوں ہے اسے میں اپنی قربت کا انعام سمجھوں یا مجھ سے خوفزدہ ہو گئی ہو

اگر اب تم یہ چاہتی ہو کہ میں تمہارے لبوں سے ہاتھ ہٹاؤں پھر تو مجھے جواب دوگی تو میں ایسا بالکل بھی نہیں کرنے والا

https://www.zubinovelszone.com

کیونکہ تم بہت زیادہ اونچا چلاتی ہو یار کان پھار دیتی ہو تمہاری ہر ادا سر آنکھوں پر لیکن اپنے کان عزیز ہیں مجھے وہ اپنے لبوں سے اس کے ماتھے کو چھوتا اس کی ناک سے اپنی ناک ٹچ کرتے ہوئے اپنے ہاتھ پر اپنے لب رکھ چکا تھا

سنیہا کو لگا جیسے اس کی جان نکل رہی ہو اس کا دل زور پکڑ چکا تھا اس کے نازک سے جان مشکل میں آنے لگی تھی

اچھا یار اب منہ بند ہی رکھنا جا رہا ہوں میں تمہیں دیکھنے آیا تھا تم بیمار ہو یہ سوچ کر میری جان جا رہی تھی بس رہا نہیں گیا اس لیے یہ آگیا

میری جان میری جان کا خیال رکھنا۔بہت نازک سی شہزادی ہے تراب حیدر شاہ کی۔
وہ بے حد محبت سے اس کا ماتھا چومتا اس کے لبوں سے ہاتھ اٹھاتا اچانک ہی وہ اس کے لبوں پر جھک کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا

سنہا مزاحمت کرنے لگی اپنے ہاتھوں سے اس کے کندھے پر مکے مارنے لگی لیکن اس کے نازک ہاتھوں کا سامنے والے پر کیا اثر ہونا تھا

https://www.zubinovelszone.com

چلانا نہیں چاہئے میری جان بیکار میں گلا خراب ہوتا ہے
ویسے میں نے سوچ لیا ہے شادی کے بعد اگر تم بہت زیادہ چلائی نا تو میں ایسے ہی تمہیں چپ کرواؤں گا

اور پھر تمہیں مجھ سے شکایت ہو گی کیا کہا کرو گی مجھے تراب آپ بہت زیادہ گندے ہیں اور ایک بات بتاؤں تمہارے منہ سے ایسے الفاظ سننے کے لئے اپنے بے لگام جذبات کو مضبوطی سے لگام لگائے رکھا ہے

تم میسر تو ہو پھر تو میں بتاؤں گا تراب حیدر شاہ تمہارے لئے کتنا بے تاب ہے اور ابھی یہ جو تم چلانے کے لئے پر تول رہی ہو نا مت کرو شہزادی مت کرو یہ حرکتیں مجھے تم پر مزید پیار آتا ہے

اور میرا پیار برداشت کرنا تمہاری برداشت سے باہر ہے اسی لیے مجھے اور میرے جذبات کو فی الحال مجھ تک ہی محدود رہنے دو اگر تم پر حاوی ہوا نہ بہت پچھتاؤ گی

اور ایک بات کان کھول کر سن لو میں تمہیں اس سمسٹر کا ٹائم دیتا ہوں سکون سے اپنے ایگزامز دو اپنا خواب پورا کرو میں کبھی تمہارے خوابوں کے بیچ میں دیوار نہیں بنوں گا

اگر تم شادی کے بعد پڑھنا چاہو تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن اب تم سے دور رہنے پر یہ دل اعتراض کرنے لگا ہے

اب تمھارا وقت ختم تمہاری آزادی ختم بس اس سمسٹر کے پیپر دو اور پھر رخصتی پھر تراب حیدر شاہ تمہیں اپنی زندگی میں ویلکم کرے گا

نہ اب کوئی چھوٹ نہیں تمہاری ہر طرح کی آزادی ختم ہونے والی ہے شہزادی جنتا ہوں تم ابھی یہ نہیں چاہتی لیکن یہاں اب حالات بگڑ چکے ہیں اب جب تک تم نہیں ملتی میرا باغی دل سکون سے نہیں بیٹھے گا

اب تمہیں آنا ہو گا بس اب یہ میرا آخری فیصلہ ہے تراب حیدر شاہ تمہارا انتظار کر رہا ہے لیکن ابھی کے لیے میں تمہیں آزاد چھوڑتا ہوں

وہ بے حد آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھا وہ نہ تو چلا رہی تھی اور نہ ہی شور مچانے کی کوشش کی تھی

اس کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اترتا محسوس کر کے اس کا جسم جیسے مکمل بے جان ہو چکا تھا اس کی تیز تیز چلتی سانسیں ڈول کی طرح بج رہی تھی۔اس کے فاصلہ قائم کرنے پر بہت اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی

تراب کب کا بھی اس کے قریب سے اٹھ کر چلا گیا اسے پتہ بھی نہیں چلا احساس تب ہوا جب کمرے میں اس کی خوشبو آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی

نہ تو یہ خوشبو انجان تھی اور نہ ہی یہ آواز اور نہ ہی یہ لمس وہ کوئی جن یا بھوت نہیں بلکہ تراب حیدر شاہ تھا جو پہلے بھی اس کمرے میں کہیں بار اس سے ملنے آچکا تھا شادی میں روم میں بھی یہی تھا اور چھت پر بھی

وہ کتنے عرصے سے اس کے حصار میں تھی وہ شخص پل پل اسے اپنے نظروں میں قید کئے ہوئے تھا اور وہ اس بات سے بالکل انجان تھی وہ شخص اس کے اتنے قریب تھا اور وہ اسے کبھی محسوس ہی نہ کر سکی

امی کی پریشانی اس بات کی گواہی تھی کہ سچ میں اس کا نکاح ہوا ہے اور وہ اس نکاح سے واقف تک نہیں تھی

جب وہ نیند میں تھی تب اسکے آس پاس زایار شاہ اور صفدر شاہ بات کر رہے تھے کہ وہ لوگ سنیہا سے طلاق کے کاغذات سائن کروا کر تراب کے گھر بھیجیں گے وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا وہ ٹھیک سے سمجھ پا رہی تھی

اس وقت گھر میں کوئی بھی مرد موجود نہ تھا سب لوگ شہر گئے ہوئے تھے روحان کے قتل کیس میں بریرہ کا نام آیا تھا

وہ تو اس کو لے کر بے حد پریشان تھے لیکن لالی اس سے عجیب ہی باتیں کر کے گئی تھی

کا کہنا تھا کہ برے لوگوں کے ساتھ برا ہی ہوتا ہے اس کی بات کی گہرائی کو سمجھ تو نہیں سکی تھی لیکن اسے یہ سوچ کر برا ہی لگ رہا تھا کہ بریرہ کو پولیس گرفتار کر کے لے گئی ہے

اور اس کو گرفتار کروانے والا عالم سلطان شاہ تھا جو کہ تراب کا کزن تھا

اس فن شاید وہی ساتھ تھا اس کے

https://www.zubinovelszone.com

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ان لوگوں کو سے کیا دشمنی ہے یہ لوگ بڑی حویلی والوں کے ساتھ اس طرح کیوں کررہے ہیں۔ آخر کیا بگاڑا ہے ان لوگوان نے ان کا

وہ بے حد پریشان تھی۔ ایک اچانک اس کے نکاح کا پتہ چلنا اور پھر کچھ دن میں سمسٹر سٹارٹ ہونے والا تھا اسے میں زایار کا اسے وہاں سے یہاں لے آنا اور پھر اب بریرہ کی گرفتاری گھر کا ماحول بری طرح سے ڈسٹرب تھا

سب پریشان تھے پتا نہیں اب آگے کیا ہونے والا تھا اسے اتنا سمجھ آچکا تھا کہ وہ لوگ ان کے دشمن ہیں اور اس سے اگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی

OOOOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ تیزی سے اپنی چیزیں اپنے بیگ میں ڈالنے میں مصروف تھی۔ وہ اپنے کام میں اتنی مصروف تھی کہ اسے دیکھا بھی نہیں

عالم نے دروازے سے ٹیک لگاتے ہوئے نوٹ کیا تھا کہ وہ صرف وہی چیزیں اٹھا رہی تھی جو وہ پہلے دن اپنے ساتھ لائی تھی

https://www.zubinovelszone.com

یہ تواس کا حکم تھااور خواہش بھی کہ اس کی بیوی اس کی لائی ہوئی چیزیں استعمال کرے گی اور کرتی بھی تھی

کیونکہ وہ کسی قسم کی کوئی لڑائی نہیں چاہتی تھی اور عالم کے غصے سے بھی خوفزدا رہتی تھی

اور عالم سے بات کرنا تو اسے ویسے بھی بالکل پسند نہیں تھا اسی لئے خاموشی سے اس کی بات مان لیتی تھی

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں اس کے اچانک کہنے پر وہ اچھل کر پیچھے ہٹی۔اس کے اچانک آنے پر دانین کا دل کانپنے لگا تھا
لیکن پھر ہمت کرتے ہوئے بنا بولے اپنا کام جاری رکھا

جواب نہ ملنے پر عالم کمرے کے اندر آتا خود بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اس کے بالکل ساتھ ہی اس کا بیگ پڑا تھا جس میں وہ اپنی چیزیں رکھ رہی تھی

لیکن اس یں ہمت نہ تھی کہ اب عالم کے ہوتے ہوئے وہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی بھی کام کرپاتی اسی وہ الماری سے اپنی باقی چیزیں نکالنے لگی

ہاں بہت فضول ہے یہ سب کچھ جلانے کے لئے جارہی ہوں اس نے ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کی کوشش کی تھی

ایک پل کے لیے دانین کے ہاتھوں کے لیکن اگلے ہی لمحے وہ اسے نظرانداز کرتی ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہوگئ

کمرے کادروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے ملازمہ اندرداخل ہوئی

شاہ صاحب آپ کی چائے وہ چائے کا کپ میز پر رکھتی واپس پلٹنے لگی تھی جب عالم نے بلالیا

لڑکی یہ بیگ اپنے ساتھ لے جاؤ وہ ایک ہی پل میں دانین کے سامنے سے بیگ اٹھاتا ملازمہ کے پیروں میں پھینک چکا تھا

وہ میری چیزیں ہیں میرا ضروری سامان ہے وہ بے حد مدھم لہجے میں بولی اس وقت بھی وہ کسی قسم کا تماشہ نہیں چاہتی تھی وہ بس اس گھر کو چھوڑ کر چلے جانا چاہتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

کوئی بات نہیں جان ہم ویسے بھی صنم کی شادی کے لیے شاپنگ پر جارہے ہیں میں تمہیں اس سے بھی پیاری چیز لے دوں گا اور ویسے بھی مجھے کچھ خاص پسند نہیں وہ ملازمہ کو بیگ اٹھانے کا اشارہ کر کے جانے کا کہہ رہا تھا

مجھے آپ سے کچھ نہیں چاہئے سمجھے آپ ملازمہ کی جاتے ہی وہ سخت آواز میں بولی
ایسے کیسے نہیں چاہیے میں تمہیں دینا چاہتا ہوں تمہاری زندگی کی ہر خوشی محبت چاہت پیار وہ سب کچھ جو عالم سلطان شاہ نے صرف تمہارے لئے رکھا ہے ایسے کیسے نہیں چاہیے تمہیں سب کچھ لینا ہوگا

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے مسکراتے ہوئے بولا تھا

ان کا دل چاہا کہ سب حد بلا کر اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مار کر بتائیے اس کے علاوہ اس شخص نے اسے اور کچھ نہیں دیا اور نہ ہی وہ اس سے زیادہ کی امید کرتی ہے

مجھے آپ سے صرف آزادی چاہے۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی وہ اپنے غصے پر قابو کر گیا۔ کیونکہ وہ حق پر تھی

عالم سلطان شاہ۔۔۔ تمہیں سب کچھ دے سکتا ہے سوائے آزادی کے وہ اسے جھٹکے سے کھینچتا اپنے قریب کر گیا

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے بہت ہو چکا اب مزید برداشت نہیں کروں گی چھوڑیں مجھے میں کہتی ہوں چھوڑدیں مجھے۔کیوں آپ بار بار میرے ساتھ زبردستی کر کے زندگی عذاب کر رہے ہیں

ثابت ہو گیا نہ میں نہیں ہوں لڑکی ڈھونڈ لئے ہیں نہ آپ ثبوت سب سچ آپ کے سامنے آ چکا ہے تو کیوں مجھے آزادی نہیں مل رہی میں کس چیز کی سزا کاٹوں

نہیں رہنا آپ کے ساتھ میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے سامنے بنا کسی تماشے کے مجھے یہاں سے جانے دیں میں آپ کو کبھی بد دعا بھی نہیں دوں گی۔

اس کے علاوہ اور میں ویسے بھی کچھ نہیں کر سکتی اپنے ہوئے زخموں پر آپ کو بد دعا دے سکتی ہوں کیونکہ بدلہ لینے والی اوقات نہیں ہے میری لیکن میں ایسا بھی نہیں کروں گی بس مجھے یہاں سے جانے دے

نین میں پہلے بھی بتا چکا ہوں ایک بار پھر سے بتا رہا ہوں تمہاری ہر خواہش کو میں پوری کروں گا

دنیا کی ہر خوشی تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا لیکن مجھے چھوڑنے کی بات مت کرو بہت پیار کرتا ہوں تم سے

تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ساری زندگی معافی مانگوں گا بس میری آنکھوں سے دور مت ہونا تمہیں اگر نہیں دیکھا نہ تو مر جاؤں گا

تو مر جائیں میرے طرف سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھیں میں نہیں رہوں گی آپ کے ساتھ مجھے آپ کے وجود سے گھن آتی ہے نفرت مجھے آپ سے۔

آپ جیسے مرد صرف اور صرف اپنی مردانگی دکھا کر عورت کا منہ بند کروانے کے لئے اس کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر سکتے ہیں

ارے آپ کیا انصاف کریں گے کسی کے ساتھ آپ تو مجھے ان تھپڑوں کا حساب نہیں دے سکتے جو ان چار ماہ میں آپ نے میرے چہرے کے مارے ہیں کس منہ سے آپ مجھ سے امید رکھ رہے ہیں کس منہ سے آپ مجھ سے معافی مانگ رہے ہیں

https://www.zubinovelszone.com

وہ اس کی بات کاٹتے چلاتے ہوئے بولی جب اگلے ہی لمحے عالم نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لئے

جتنے میں نے مارے ان چار ماہ میں تم سے اس زیادہ مار کے حساب برابر کر لو اسے لگتا تھا جیسے وہ کوئی مذاق کر رہا ہے لیکن اگلے ہی لمحے جب اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے چہرے پر پوری شدت سے مارا وہ سچ میں کانپ کر رہ گئی تھی

ابھی وہ اس کی پہلی بار سے نہ سمبلی تھی جب عالم نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی اسی شدت سے حرکت دی

اتنا برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اس کے ہاتھ کو حرکت دیتا ہوں اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے چھڑواتی پیچھے ہٹ چکی تھی

کیا ہوا حساب کرنا ہے نا یا یہاں نہیں کرنا سب کے سامنے کرنا ہے نیچے چلو میں نے تمہیں سب کے سامنے تھپڑ مارے تم سب کے سامنے مارو

https://www.zubinovelszone.com

میں نے تمہیں سب کے سامنے ذلیل کیا تم سب کے سامنے کرو تبھی جا کر حساب پورا ہو گا شرط یہ ہے کہ اس کے بعد تمہیں مجھے معاف کرنا ہو گا میری زندگی میں آنا ہو گا ہمیشہ میرے ساتھ رہنا ہو گا

میں تمہاری معافی حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کروں گا نین لیکن تمہیں خود سے دور جانے دوں گا یا تمہیں خود سے الگ کر دوں گا ایسا ممکن نہیں ہے تمہیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا

ہاں تم وہ لڑکی نہیں ہو میں غلط فہمی کا شکار تھا لیکن اگر تم وہ لڑکی ہوتی بھی نا تو بھی میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑتا یہ فیصلہ میں بہت پہلے کر چکا تھا

تم اللہ کا تحفہ ہو جسے میرے لیے بھیجا گیا ہے خود کو مجھ سے دور کرنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں

بہت نازک ہو تم نین بدلہ لے نہیں سکتی۔ معاف کرنا نہیں چاہتی کیسی ہو تم کتنی پیاری ہو تم خود بھی تڑپ رہی ہو مجھے بھی تڑپا رہی ہو

https://www.zubinovelszone.com

اوران سب باتوں کو چھوڑ کر ہم زندگی کی شروعات کرتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ایک نئی زندگی جیتے ہیں جس میں میں تم اور ہماری چھوٹی سی دنیا کوئی نہیں عیجب دیوانہ تھا اس کی سنے بغیر اپنی ہی بولے جارہا تھا

لیکن میرا تو کوئی قصور نہیں ہے میں بے گناہ ہوں اب تو آپ کو پتہ بھی چل گیا ہے کہ میں بے گناہ ہوں میں نے کچھ نہیں کیا تو پھر یہ سزا کیوں۔۔۔اور سچ میں رونے لگی تھی اس سے زیادہ برداشت کرنا اس کے بس سے باہر تھا

کیونکہ تم میری محبت ہو۔یہ سزا نہیں ہے یہ میری چاہت ہے میری محبت ہے نین میرے لیے سزا ہی ہے۔۔وہ رو رہی تھی

سمجھنے کی کوشش کرو نین میں تمہیں بہت چاہتا ہوں میں تمہارے پر زخم کا مداوا کروں گا میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا

تو میرا کیا قصور ہے میں نہیں کہا کہ مجھ سے محبت کریں آپ کچھ نہیں ہیں میرے لئے کچھ بھی نہیں عالم شاہ چاہ کر بھی مجھے آپ سے کبھی محبت نہیں کر سکتی کیونکہ اس دل میں آپ کے لیے نفرت پیدا ہو چکی ہے

مٹاؤں گااس نفرت کو وہ بضد تھا

ایسااب ممکن نہیں ہے۔وہ چلائی

محبت میں سب ممکن ہے۔اس کا عوابر قرار تھا

ooo

لیکن یہ ممکن نہیں ہے۔۔اب برداشت کی انتہا ہو گئی تھی وہ رونا نہیں چاہتی تھی لیکن یہ آدمی اسے مجبور کر رہا تھا

میں اسے ممکن بناوں گا۔وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کرنے لگا لیکن وہ لمحے میں اس سے دور ہو گئی

مجھے آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا وہ فاصلہ قائم کرتے ہوئے بولی

تعلق تواب بن چکا ہے نین اب تو بس اس تعلق کو تا قیامت نبھانا ہے۔

قیامت تک۔۔۔۔؟میں تو آپ کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی عالم صاحب آپ قیامت تک کی بات کر رہے ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

مجھے تو لگ رہا تھا کہ یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد آپ میرے سامنے آنے کی ہمت نہیں کریں گے لیکن آپ کے ڈھیٹائی تو عروج پر ہے

آپ کو رتی بھر افسوس نہیں ہے کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا ہے۔ لگتا ہے آپ بھول گئے ہیں کہ آپ ایک بے گناہ لڑکی کو زبردستی اپنے نکاح میں اس گھر پر لائے

اس کو اپنے ظلموں کا شکار بنایا

اس پر دن رات جھوٹے الزام لگائے

اسے بے مقصد ٹارچر کیا

اور دن رات اس کی ذات کو اچھال کر اس کی عزت کی دھجیاں اڑا دی

اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اس سب کے بعد آپ کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کروں آپ کے ساتھ جینے سے میں مرنا زیادہ پسند کروں گی

https://www.zubinovelszone.com

میری لیے زندگی کا ہر وہ لمحہ جو آپ کے ساتھ گزرا ہے وہ ایک نئی موت ایک نئی اذیت سے کم نہیں تھا

مت کریں میرے ساتھ یہ سب کچھ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر پاؤں گی میں میں نہیں رہ سکتی آپ کے ساتھ مجھے طلاق۔۔۔۔

بس اب یہ لفظ بھی زبان پر مت لانا نین

مجھے بار بار تم پہ ہاتھ اٹھانا اچھا نہیں لگتا۔ میں جانتا ہوں یہ سب کچھ بھلا دینا آسان نہیں ہے میں نے تمہاری زندگی کی چار مہینے برباد کر دیئے

لیکن آنے والی زندگی کے چالیس سال میں خوشیوں سے بھر دونگا تم مجھے موقع تو دو وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے بے حد محبت سے بولا تھا

آپ کو لگتا ہے کہ جو لڑکی آپ کے ساتھ اگلا لمحہ گزارنے سے پہلے موت کی دعا مانگتی ہے وہ آپ کے ساتھ پوری زندگی گزارے جیے گی تو غلط فہمی ہے آپ کہ مجھے موت قبول ہے آپ نہیں

مجھے کوئی انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور نہ کریں

آپ کو لگتا ہے میں کمزور ہوں بے بس ہوں کچھ کر نہیں سکتی تو غلط لگتا ہے آپ کو ٹھیک ہے میں آپ کو ہرا نہیں سکتی لیکن خود زندگی سے ہار سکتی ہوں

آپ نے مجھے اتنی تکلیفیں دی ہیں عالم صاحب کہ اب موت کا خوف میرے اندر ختم ہو گیا ہے یہ یاد رکھیے گا

میں آپ سے لڑ نہیں سکتی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی لیکن اس زندگی کا مقابلہ کر سکتی ہوں

آپ نے مجھ پر اپنے بھائی کی موت کا جھوٹا الزام لگایا تھا نہ لیکن میرے پاس آپ کے لئے ایک سچا الزام ہے

میں نے کسی کا قتل نہیں کیا تھا لیکن آپ نے میرے اندر کی دانین یوسف کا قتل کیا ہے اب بتائیں میں کس سے بدلہ لوں۔۔۔؟

میں کس پر ظلم کروں۔۔۔۔؟

اس کی ذات اچھالوں۔۔۔؟

دن رات کس پر الزام لگاؤں بد کرداری کے۔۔۔۔؟

کس کی روح کو چھلنی کروں۔۔۔؟

کس سے جا کر انصاف مانگوں۔۔۔؟

۔کون سے قانون کا سہارا لوں۔۔۔۔؟

جواب دیجیے مجھے۔کون دلائے گا مجھے انصاف۔۔۔؟

آپ کو صرف اپنی آنے والی زندگی سے مطلب ہے۔لیکن میں اپنے گزرے یہ چار مہینے بھول نہیں سکتی جس میں ہر روز میرے محرم نے مجھے بد کردار کہا ہے

نہ مجھے آپ کے تھپڑوں کا افسوس ہے نا ہی کسی اور کی باتوں کا لیکن آپ نے میرے کردار کا قتل کیا ہے

آپ کے لیے شاید یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن ایک عورت سے پوچھیں جب اس کا شوہر اسے بد کردار کہتا ہے تو وہ ساری زندگی کے لیے اس کے دل سے اتر جاتا ہے

۔یہ حقیقت ہے عالم صاحب کے میں ایک مشرقی لڑکی ہوں میرے تمام تر جذبات پر میرے شوہر کا حق ہے۔

لیکن یہ بھی جان لیجیے کہ ایک مشرقی لڑکی اپنی ہی محرم کے ہاتھوں جب ٹوٹ کر بکھرتی ہے نہ تو اس آپ کے پاس کچھ نہیں بچتا

آپ نے مجھے اپنے ہاتھوں سے توڑ کر پھینک دیا ہے۔مجھے بکھیر کر ریزہ ریزہ کر دیا ہے
آپ اگر بنا یہ سب کچھ کیے میرے گھر میں رشتہ لے کر آتے مجھے عزت سے اپنے نکاح میں شامل کرتے تو شاید مجھے کچھ اور پاتے

لیکن آپ نے تو مجھے مار ہی ڈالا۔اب ایک مردہ انسان سے کیا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟آپ مجھے ختم کر چکے ہیں عالم صاحب

https://www.zubinovelszone.com

پچھلے چار ماہ میں آپ نے ایک ایک لمحہ اپنی زبان کے تیر چلا کر مجھے قتل کیا ہے اور میں اپنے قاتل کو اس طرح سے معاف نہیں کر سکتی

میں آپ کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی۔ رحم کریں مجھ پر اس اذیت سے نکال دیں مجھے

بخش دیں مجھے اور۔ بس کر دیں اب تو ترس کھائیں مجھ پر

ذرا سوچئے تو سہی کیا بگاڑ رہا ہے میں نے آپ کا۔۔۔ وہ بے تحاشا روتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ عالم خاموشی سے کھڑا اسے سن رہا تھا

اور اب وہ بھی خاموش ہو گئی۔ اب مزید بولنے کی ہمت نہیں تھی

اس کے چپ ہونے پر عالم پیچھے ٹیبل کی جانب آیا۔ اور جگ میں سے پانی کا گلاس بھر کر اس کے لبوں سے لگانے لگا۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر وہ چہرہ ہی پھیر گئی

پانی پی لو نین تمہارا گلا سوکھ رہا ہے۔ گلے میں درد ہو جائے گا۔ زبردستی گلاس اس کے لبوں سے لگاتے ہوئے نرمی سے بولا۔

اس بار چہرہ موڑ نہیں پائی تھی کیوں کہ اس کی نرمی میں ذرا زبردستی بھی شامل تھی

چل اب بولو کیا بول رہی تھی تم۔۔۔؟

وہ ایک بار پھر سے ویسے ہی گلاس رکھ کر کھڑا ہو گیا جیسے کچھ دیر پہلے کھڑا تھا نین نے بے یقینی سے اس کے چہرے کو دیکھا

کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟ وہ اپنے آنسو صاف کرتی سے پوچھنے لگی

نہیں کوئی مطلب نہیں ہے تم جو کہہ رہی تھی وہ کہو۔ جتنی بھڑاس ہے سب نکال دو۔ آرام سکون سے ادھر آؤ یہاں بیٹھو وہ اس کا بازو تھام تھا اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے خود زمین پر بیٹھا۔اور ساتھ ہی اس کی باتیں برداشت کرنے کے لیے سگریٹ جلالی

جو کہنا ہے جو سنانا ہے سناد و غصہ کرنا ہے بھڑاس نکالنی ہے گالیاں دینی ہیں یا مارنا ہے تمہارا مجرم تمہارے سامنے بیٹھا ہے مجھے ہر سزا منظور ہے

تم جو کہو گی وہ کروں گا تمہاری ہر سزا پر اف تک نہیں کروں گا

تم چاہیے پوری دنیا کے سامنے ذلیل کر دو یا بے شک کچھ بھی کرو اف تک نہیں کروں گا

بس جو تم مجھے چھوڑ دینا چاہتی ہو نا مجھ سے دور جانا چاہتی ہو یہ جو بار بار طلاق کا لفظ یوز کر کے مجھے چیڑ رہی ہو یہ مت کرو

تم سے دوری کا خیال بھی میری جان لے لیتا ہے نین میں جانتا ہوں میں غلط تھا بلکہ بہت غلط تھا

میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے تمہیں لمحہ لمحہ اذیت دی ہے تمہارے لئے بے حد بے ہودہ الفاظ استعمال کیے ہیں

میری زبان کاٹ کر پھینک دو نین مگر مجھ سے دور جانے کی بات مت کرو۔ تمہاری ایک ایک بات درست ہے
تمہارا ایک ایک لفظ صحیح ہے

لیکن میری محبت بھی غلط نہیں ہے نین۔ان سب چیزوں کے دوران میری محبت کو نظرانداز مت کرو میں تمہیں بہت چاہتا ہوں

میں تمہاری ہر بات ماننے کو تیار ہوں ہر درد ہر تکلیف سہنے کو تیار ہوں لیکن تمہیں چھوڑ کر اپنے لئے موت کا انتظام نہیں کر سکتا

تم میری زندگی ہو۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

اور آپ میری موت ہیں۔

کیا آپ کو سمجھ نہیں آرہا مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے نہیں چاہئے آپ کی یہ محبت کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی میں آپ کے ساتھ میرے لیے آپ خود ایک جیتی جاگتی موت ہیں۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بے حد غصے سے کہتی اٹھتی وہاں سے جانے والی تھی کہ اچانک عالم نے اسے پکڑ کر اپنی بے حد قریب کر لیا

میں موت ہوں نا تمہاری۔۔۔؟ تو ٹھیک ہے موت ہی سہی۔۔۔لیکن تمہیں اس موت سے کوئی الگ نہیں کر سکتا

کیونکہ تم اپنی موت کی زندگی ہو۔۔

تم مجھے موقع نہیں دینا چاہتی نہ سہی مت دو

لیکن میں اپنے آپ کو موقع دینا چاہتا ہوں۔مجھے ایک مہینہ چاہیے۔میں تمہیں اپنی محبت کا یقین دلاؤں گا

۔تم اپنی خوشی سے میری زندگی میں شامل ہو گی تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ رہنا ہو گا ایک مہینے میں تمہیں خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں گا

https://www.zubinovelszone.com

تم اپنے آپ مجھے معاف کردو گی

یہ میرا وعدہ ہے عالم سلطان شاہ کا تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے نا نہ سہی لیکن اس ایک مہینے میں میرا جنون تمہیں مجھ سے عشق کرنے پر مجبور کر دے گا وہ جیسے چیلنج کر رہا تھا

میں آپ کو کوئی موقع نہیں دینا چاہتی۔اور نہ ہی میرے پاس آپ کو کچھ بھی دینے کے لئے ہے

میں آپ کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی ایک مہینہ تو دور کی بات ہے نہ تو میں آپ کو کبھی معاف کروں گی اور محبت۔۔۔۔معاف کیجیے گا عالم صاحب جہاں نفرتوں کے دروازے کھل جائیں وہ محبتوں کے پردے کبھی پر بھی نہیں مار سکتے

اور میرے دل میں تو نفرتوں کے دروازے بنانے والے بھی آپ خود ہیں میں آپ کو کوئی موقع نہیں دوں گی وہ اسے خود سے دور کرتی چلاتے ہوئے بولی تھی

جان میں تم سے کوئی موقع مانگ بھی نہیں رہا۔کیونکہ میں تم پر تمہاری زندگی پر تمہاری سانسوں پر پورا حق رکھتا ہوں

اور اپنا حق ہر طریقے سے وصول کرنا آتا ہے مجھے میں تم سے کوئی موقع نہیں مانگ رہا بلکہ خود کو موقع دے رہا ہوں
وہ بھی تمہاری طرف سے

اور پھر ایک مہینے میں تمہیں ویسے بھی مجھ سے محبت ہو جائے گی

مجھ سے غلطی جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تم معاف بھی کر دو گی تمہارے دل کے بہت قریب سے ہو کر آیا ہوں میں

ان چار ماہ میں اتنا تو سمجھ گیا ہوں تمہیں۔بس تیار ہو جاؤ جلد ہی تم مجھ سے محبت کرنے والی ہو۔وہ جیسے دعویٰ کر رہا تھا

ایسا کبھی نہیں ہو سکتا یہ ناممکن ہے باہر نکلے اپنے اس جھوٹے دعوے سے ایک بار حقیقت دیکھیں اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں یہ بتائے گا آپ کو کہ جو کچھ آپ کر چکے ہیں اس کے بعد آپ محبت کے قابل نہیں ہیں

https://www.zubinovelszone.com

اگراس دنیامیں نفرت سے بھی بڑا کوئی جذبہ ہوتا تواب تک میں آپ سے وہ بھی کر چکی ہوتی

لیکن افسوس کہ اس جذبے کو بیان کرنے کے لیے نفرت سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں بنا۔میں آپ سے نفرت کرتی ہوں عالم سلطان شاہ۔میری ایک کاک سانس ایک ایک دھڑکن کو آپ سے نفرت ہے میں آپ سے محبت کروں ایسا تم میرے مرتے دم تک نہیں ہو سکتا

ایک مہینہ تو کیا ایک زندگی کا چیلنج لے لیں آپ کو یہاں سے کچھ نہیں ملے گا

وہ نفرت سے اسے دیکھتی کمرے سے باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک عالم نے اس کا ہاتھ تھام لیا

اس کے صرف دو انگیاں ہی اس کے ہاتھ میں تھی جنہیں وہ اپنے لبوں سے لگا چکا تھا
تمہارے ہاتھ کی کپکپاہٹ اس بات کی گواہ ہے نین کے تم ڈر رہی ہو تمہیں ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں تمہیں مجھ سے محبت نہ ہو جائے اسی لئے تو تم مجھے موقع نہیں دینا چاہتی
تمہیں ڈر ہے کہ کہیں تمہاری نفرت ہار نہ جائے

تمہاری نفرت اتنی مضبوط نہیں کہ میری محبت کا سامنا کر سکے تم سچ میں ایک کمزور لڑکی ہو۔

https://www.zubinovelszone.com

تم میں اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ تم مجھے موقع دے سکو۔وہ ہنستے ہوئے بولا نین کو لگا کہ جیسے اس کا مذاق اڑا رہا ہو

میں مضبوط نہیں ہوں عالم صاحب لیکن میری نفرت بہت مضبوط ہے مجھے خود پر نہیں اپنی نفرت پر یقین ہے اور آپ کے دعوے پر حیرانگی۔وہ اسے خیرت سے دیکھتے ہوئے بولی

لیکن سامنے والا ابھی تک اپنی مسکراہٹ برقرار رکھے ہوئے تھا جیسے وہ کوئی مذاق کر رہی ہو اور اس کی مسکراہٹ ہی دانین کو آگ لگا رہی تھی

یقین ہے نہ آپ کو اپنے دعوے پر۔وہ اپنا ہاتھ چھڑوا آتی اس کے روبرو آکر پوچھنے لگی
ہاں ہے یقین بہت یقین ہے مجھے اپنے دعوے پر تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی وہ اپنے الفاظ پر قائم تھا

ٹھیک ہے تو پھر لگائیں شرط اگر آپ کا دعوی جیت گیا۔اور اس ایک مہینے میں اگر آپ نے میری طرف سے اپنے لئے کوئی بھی جذبات محسوس کیے تو میں کبھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی

وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتی بولی تو عالم کا دل مچل اٹھا وہ ایک ہی لمحے میں اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں قید کر چکا تھا وہ اسے موقع دے رہی تھی اسے اور کیا چاہیے تھا

لیکن اس کے اگلے الفاظ نے جیسے عالم کی جان نکال دی تھی
اور اگر آپ کا دعوی جھوٹا ثابت کر دیا تو آپ اسی وقت مجھے طلاق دے کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیں گے

۔اس کا ہاتھ لمحے میں اس کے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔لیکن اس کی اس حرکت میں دانین کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ چھوڑی تھی وہ مسکراہٹ جو تھوڑی دیر پہلے عالم کے چہرے پر تھی وہ اب دانین کے خوبصورت چہرے کا حصہ بن چکی تھی

ارے آپ تو اپنے دعوے میں بہت ہی کمزور نکلے اتنی جلدی ہار گئے۔
اتنا بھی یقین نہیں ہے آپ کو اپنی محبت پر بڑی کمزور نکلی آپ کی محبت وہ اس کے الفاظ اسی پر دہرا رہی تھی

عالم نے ایک نظر اس کے معصوم سے چہرے کو دیکھا اس کے چہرے پر ایک بار پھر سے دلکش مسکراہٹ بکھر گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اور اگلے ہی لمحے وہ اسے کندھوں سے تھام کر اپنے سینے میں بھیج چکا تھا

مجھے منظور ہے تمہاری شرط۔ شکریہ میری محبت کو موقع دینے کے لیے میں تمہارا زندگی بھر شکر گزار رہوں گا

۔وہ اس کے ماتھے کو شدت سے چومتا اسے ایک بار پھر سے خود میں بھیج گیا جبکہ اس کی مزاحمت کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا

شکریہ بولنے کی ضرورت نہیں جہاں چار مہینے برداشت کیا ہے وہاں ایک مہینہ اور سہی کم از کم اس بار مجھے یہ یقین تو ہے کہ یہ سزا صرف ایک مہینے کی ہے۔

وہ بھرپور مزاحمت کرتے ہوئے بولی۔

جبکہ عالم کو یقین تھا کہ وہ اس کی اس غلط فہمی کو دور کر دے گا

وہ اسے ایک ماہ میں اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گا۔ وہ جانتا تھا یہ نازک سی لڑکی اس کی محبت کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی

کب تک لڑے گی۔۔ کب تک بھاگے گی۔۔ سامنے بھی تو عالم سلطان شاہ تھا۔

وہ اسے خود میں بھیجے اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھا کہ اچانک ملازمہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اندر داخل ہوئی اس نے لمحے میں سے خود سے الگ کیا تھا

عالم صاحب آپ کو دادی جی بلا رہے ہیں اور آغا جان کہہ رہے ہیں کہ دانین بی بی کو گھمانے لے جائیں اچھا محسوس کریں گی وہ نظر جھکائے اپنی بات کہتی باہر نکل گئی تھی

نین تم جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم دونوں باہر کہیں چلتے ہیں تب تک میں دادی کی بات سن کے آتا ہوں وہ اس کے واپس قریب آتے ہوئے بولا

اس سے پہلے کہ دانین انکار کرتی ہو بے حد چاہت سے اس کے چہرہ تھامتا اس کے لبوں پر جھک گیا۔اس اچانک ہونے والے حملے پر نین کو جیسے مزاحمت کا ہوش ہی نہ رہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی سمجھ پاتی عالم اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا

وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن وہ انکار تک نہ کر پائی۔شاید یہ بے ہودا حرکت اس نے اسی لئے کی تھی کہ وہ انکار نہ کر پائے۔

لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہونے دے گی اس شرط میں ایک شرط اور بھی ہو گی

کہ عالم سلطان شاہ اس کے قریب نہیں آ سکتا۔

وہ اپنے آپ کو کسی بھی معاملے میں کمزور نہیں پڑنے دے سکتی تھی اس کی نفرت کے سامنے عالم کی محبت نے ہارنا تھا

عالم نے شاید اسے بے حد کمزور تصور کرر کھا تھا لیکن یہ الگ بات تھی کہ اب وہ کمزور سی لڑکی بہت بہادر ہو چکی تھی۔اور یہ بات عالم کو آنے والے وقت میں پتہ چل ہی جانی تھی

ooooo

وہ لوگ بریرہ کو چھڑوانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر چکے تھے لیکن ایسا جیسے ناممکن تھا عالم کی طرف سے کیس بہت زیادہ مضبوط تھا

ان لوگوں کے پاس بریرہ کے خلاف بہت مضبوط ثبوت تھے وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے اس کیس کے معاملے میں

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ بیٹا میں پوری کوشش کروں گا کہ میں تمہیں یہاں سے نکلوا سکوں

لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ایسا ممکن ہو گا تم مجھے یہ بتاؤ کیا تمہارا اس لڑکی سے کسی بھی قسم کا رابطہ تھا جسے روحان پسند کرتا تھا وہ جیل کی سلاخوں کے باہر کھڑے اس سے سوال کر رہے تھے

جی چاچو میں اس لڑکی کو جانتی تھی جس سے روحان محبت کرتا تھا لیکن اتنے بھی اچھے طریقے سے نہیں جانتی تھی

بس روحان نے دو تین بار مجھے کہا تھا کہ اسے پیسوں کی ضرورت ہے اور میں اس سے پیسے بجھوا دیتی تھی

روحان کے کہنے پر ہی میں نے اسے پیسے بجھوائے تھے اس کے علاوہ میں اسے نہیں جانتی میرا اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے

چاچو میں قسم کھا کے کہتی ہو میرا روحان کے قتل سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں روحان کا قتل کیوں کرواؤں گی بلا مجھے روحان کو قتل کروانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے

اور کوئی بھی نہیں آپ تو مجھ پر یقین کریں چاچو میں ایسا نہیں کر سکتی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے صفدر چاچو سے کہہ رہی تھی کیونکہ اسے یقین تھا اور اس کیس میں کوئی شاید کچھ نہ کر سکے لیکن صفدر چاچو کوئی نہ کوئی حل نکال سکتے تھے

میں پوری کوشش کروں گا کہ میں تمہیں یہاں سے نکلوا سکوں مجھے سمجھ نہیں آ رہا نہ جانے کیوں سارے ثبوت تمہارے خلاف ہیں

اگر تم نے کچھ کیا نہیں تو وہ قاتل تمہارا نام کیوں لے رہا ہے وہ تمہیں کیسے جانتا ہے۔ اتنی آسانی سے اس نے تمہارا نام لے لیا کیا تم نے اس آدمی کا پہلے کبھی نام سنا تھا اس سے سوال کر رہے تھے

چاچو میں جس نمبر پر فون کرتی تھی یا پھر دانیہ جس نمبر سے مجھے فون کرتی تھی وہ نمبر اسی لڑکے کے نام تھا پولیس والوں نے تو بس اتنا ہی بتایا ہے اس کے علاوہ مجھے اس سب کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا

ٹھیک ہے تم گھبراؤ مت میں جلدی ہی تمہیں نکلوانے کی کوشش کروں گا حوصلہ رکھو ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے ہم سب تمہارے ساتھ ہیں

پتہ چل جائے گا کہ وہ کون ہے جو تمہیں پھسنے کی کوشش کر رہا ہے۔ باقی ہم سب سنبھال لیں گے۔ تم گھبرانا نہیں اور رونامت کوئی بے آسرا بے سہارا نہیں ہو تم کچھ نہیں ہونے دیں گے ہم تمہیں

مجھے تو لگتا ہے یہ شاہ حویلی والوں کی سازش ہے روحان کو اپنی طرف کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جب وہ نہ رہا تو اس طرح سے ہماری فیملی پر الزام لگا کر پھسانے کی کوشش کر رہے ہیں

لیکن چھوڑیں گے تو ہم بھی نہیں ہم بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے

وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے دوبارہ انسپکٹر کے پاس جا چکے تھے وہ ہر ممکن طریقے سے اس کی ضمانت کروانے کی کوشش کر چکے تھے لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں تھا

کیونکہ عالم کی وجہ سے یہاں کاروائی بہت سخت چل رہی تھی بریرہ کو آسانی سے وہ لوگ چھوڑ نہیں سکتے تھے یہاں تک کہ ضمانت کروانے کی کوشش بھی بری طرح ناکام ہو چکی تھی

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس سب میں اس کا نام کیسے شامل ہو گیا

https://www.zubinovelszone.com

اس نے تو کبھی بھی راحیل سے رابطہ نہیں کیا نہ ہی راحیل کو وہ جانتی تھی اسے بس اتنا پتا تھا کہ راحیل کا تعلق دانیہ سے ہے اور راحیل کہیں نہ کہیں دانیہ کے دماغ کا استعمال کرتا ہے راحیل کے کہنے پر ہی دانیہ اس سے دن بدن زیادہ پیسوں کی ڈیمانڈ کر رہی تھی

لیکن اس نے اسے کیوں پھنسایا کیوں جھوٹ بولا کہ یہ سب کچھ بریرہ نے کروایا ہے بھلا راحیل کا اس نے کیا بگاڑا تھا۔

راحیل کو تو جانتی بھی نہیں تھی

ooooo

دانین کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے دادا جی سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہی تھی اسے دیکھتے ہی دادا جی مسکرائے

وہ تو یہ سوچ کر ہی بے حد خوش تھے کہ دانین نے انہیں معاف کر دیا وہ اب بھی اس سے نظریں نہیں ملا پا رہے تھے

جو کچھ ہوا تھا وہ اتنی آسانی سے بھولا تو نہیں جا سکتا تھا وہ جانتے تھے دانین کے لیے یہ سب کچھ بھلانا بے حد مشکل ہے

لیکن پھر بھی وہ چاہتے تھے کہ دانین کو کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔اور وہ ایسا ہی کرنے والے تھے عالم کی طرف سے اس کے ساتھ اب بھی زیادتی ہو رہی تھی وہ حق پر تھی اور عالم غلط لیکن وہ یہ بھی سمجھ چکے تھے کہ عالم اس سے محبت کرتا ہے اور جس شخص کو ہر چیز بنا مانگے مل جاتی ہو

وہ انسان اور چیزوں میں فرق کرنا بھول جاتا ہے
عالم بھی بھول گیا تھا ہر چیز کو صحیح کرتے کرتے وہ اپنی زندگی خراب کر چکا تھا اور وہ جانتے تھے کہ دانین اسے آسانی سے ہرگز معاف نہیں کرے گی وہ بھی تب جب وہ ہر کام اس کی مرضی کے خلاف کر رہا ہے

آپنے سارے کارنامے وہ انہیں سنا کر ہی دادی کے پاس گیا تھا
دانی بیٹا وہاں دروازے پر کیوں کھڑی ہو وہ ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولے تو دانین آہستہ سے چلتی ان کے پاس آ کر رکی

اس کے ساتھ کی گئی اپنی ناانصافی یاد کرتے ہوئے دادا جان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

بیٹی ہم تمہارے شکر گزار ہیں کہ تم نے ہمارا اتنا بڑا گناہ معاف کر دیا ہم تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولیں گے لیکن ایک سوال ہے جو ہمارے دل میں ہے کیا ہم تم سے پوچھ سکتے ہیں

۔۔۔؟ اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے وہ اس سے سوال کر رہے تھے

جی ضرور پوچھیں آپ اس طرح سے پوچھ کیوں رہے ہیں۔ جب سب کچھ ٹھیک ہوا تھا وہ کافی زیادہ پریشان رہنے لگی تھی

تم نے ہماری غلطی معاف کر دی سب گھر والوں کو معاف کر دیا جب کہ ہم سب تمہارے مجرم تھے

تم نے ہم سب کے گناہ کو نظر انداز کر دیا ہم سب کی غلطیوں کو معاف کر دیا اپنے ساتھ ہوئی زیادتیوں کو معاف کر دیا بیٹا تمہارا دل بہت بڑا ہے لیکن ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر تم سب کو معاف کر سکتی ہو تو عالم کو کیوں نہیں۔۔۔؟

ہم نہیں جانتے کہ تمہیں ہم پر یقین ہے یا نہیں لیکن وہ تم سے محبت کرتا ہے دادا جان کے لفظوں میں حقیقت تھی لیکن دانین یہ الفاظ سننا ہی نہیں چاہتی تھی

آپ کی اور ان کی غلطی میں بہت فرق ہے دادا جان

سب سے بڑا فرق تو یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو میرا شوہر کہتے ہیں لیکن انہوں نے کبھی ایک شوہر بن کر میری حفاظت کرنے کی کوشش نہیں کی

انہوں نے کبھی بھی نہیں سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں بے قصور ہوں

وہ بنا میرا قصور جانے مجھے سزا دیتے رہے۔ہاں مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں کوئی میرے بارے میں کیا کہتا ہے کیا کرتا ہے یا میرے ساتھ کس طرح کا سلوک رکھتا ہے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

لیکن دانین یوسف نے اپنے شوہر کے لیے کچھ خواب سجائے تھے اپنے ہمسفر کو لے کر ایک نقش بنایا تھا

لیکن عالم سلطان شاہ نے میری زندگی میں زبردستی شامل ہو کر اس نقش کو مٹا دیا ہے وہ ایک شہزادہ تھا دادا جان لیکن یہ ایک حیوان ہے میں چاہ کر بھی اس شخص کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گی

https://www.zubinovelszone.com

آپ لوگ میرے بزرگ ہیں۔آپ لوگوں کی کسی بات کا میں نے کبھی برا نہیں منایا اور نہ ہی کبھی مناؤں گی آپ میرے لئے بہت اہم ہیں دادا جان میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں

لیکن میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ اپنے پوتے کے لیے مجھ سے معافی کبھی مت مانگے گا میں سب کچھ کر سکتی ہوں لیکن اس شخص کو معاف کرنا میرے بس میں نہیں میرا دل مجھے کبھی اس چیز کی اجازت نہیں دیتا

میں اپنے ضمیر کو مار کر کبھی جی نہیں سکتی میرے پاس آپ کے پوتے کے لیے کوئی معافی نہیں ہے

اور اگر ہو سکے تو پلیز میرا ایک کام کر دیں وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے انہیں دیکھنے لگی

ہاں بیٹا بولو میں تمہارے لیے کیا کر سکتا ہوں

میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں اپنے چاچو سے ملنا چاہتے ہو میرے چاچو کی طبیعت 4 ماہ پہلے بھی ٹھیک نہیں تھی اور میں آج بھی نہیں جانتی کہ میرے چاچو کس حال میں ہیں

اگر میں عالم سے پوچھوں گی تو وہ مجھے کبھی اجازت نہیں دیں گے
اور زبردستی کرنا ان کے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہے

اگر سچ بات کروں گی زیادہ سے زیادہ ایک اور تھپڑ لگا کر میرا منہ بند کرنے کی کوشش کریں گے

وہ اس انداز میں بولی کے داداجان کو اپنی تربیت پر شرمندگی ہوئی
ہم اسے سمجھائیں گے دانی کہ وہ تم پر کبھی ہاتھ اٹھائے یہ گناہ ہے مرد اگر عورت پر ہاتھ اٹھا کر اس کا منہ بند کر دینا چاہتا ہے کہ یہ ایک عورت کے ساتھ زیادتی ہے ایک عورت کو بھی پورا حق ہے اپنے لیے آواز اٹھانے کا ہم عالم سے بات کریں گے

تم اس کی بیوی ہو تم سے محبت کا دعوی کرتا ہے تو اسے تم پر ہاتھ اٹھانے کا کوئی حق نہیں بنتا وہ کچھ شرمندہ سے اسے یقین دلانے والے انداز میں کہہ رہے تھے

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے داداجان۔آپ تو میرے لئے کچھ بھی کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی ایک مہینے میں یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا یقیناً آپ کے پوتے نے آپ کو بتا دیا ہوگا کہ ایک ماہ کے بعد وہ مجھے طلاق دینے والے ہیں وہ اس قدر یقین سے بولی داداجی کچھ بھی نہ کہہ سکے

ہاں اس نے مجھے بتایا تھا۔۔ کہ اس نے تم سے ایک مہینے کا وقت مانگا ہے

وقت مانگا نہیں ہے چھینا ہے دادا جان زبردستی انہیں ہر کام میں زبردستی کرنے کی عادت ہے

انہیں لگتا ہے کہ یہ زبردستی مجھے اپنے ساتھ زندگی گزارنے پر مجبور کر دیں گے لیکن کچھ کام کبھی بھی ممکن نہیں ہوتے جس میرے لیے عالم کا ساتھ قبول کرنا ممکن نہیں ہے

میں چاہے کتنی بھی کوشش کیوں نہ کر لوں لیکن ان کو معاف کر کے ان کے ساتھ زندگی گزارنا میرے لیے ایک عذاب سے کم نہیں ہے اور میں مزید کسی بھی قسم کا عذاب نہیں جیل سکتی

ان کو لگتا ہے کہ مجھے ہرا سکتے ہیں ان کو لگتا ہے کہ میں ایک کمزور سی لڑکی ہوں جو ان کی دکھاوے کی محبت کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی۔

لیکن غلط فہمی کا شکار ہیں وہ اور ان کی اس غلط فہمی کو میں جلد ہی دور کر دوں گی۔ میں اس ایک ماہ کے بعد ان کی محبت کو ہرا کر ان کو غلط ثابت کروں گی

وہ پورے یقین سے کہہ رہی تھی

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں جیت جائے ہو سکتا ہے وہ تمہاری نفرت کو محبت میں بدلنے میں کامیاب ہو جائے دادا جان نے سرسری سے انداز میں کہا کہ وہ اس کا ردعمل جاننا چاہتے تھے

نہیں ہو گا ایسا کبھی نہیں ہو گا نہ ہی میں کبھی ایسا ہونے دوں گی وہ میری نفرت کو محبت میں کبھی بھی نہیں بدل سکتے

ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ بر حل میں یہ ساری باتیں کرنے آپ سے نہیں آئی تھی اور نہ ہی میں آپ کا دل دکھانا چاہتی ہوں دادا جان میں کسی کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی میں بس خاموشی سے یہاں سے چلی جانا چاہتی تھی

لیکن آپ کا پوتا مجھے یہاں سے نہیں جانے دے رہا میرے بس میں ہوتا تو میں اسے ایک سیکنڈ نہ دیتی لیکن مسئلہ یہ ہے اس وقت میں اس کے نکاح میں ہوں اور یقیناً آپ مجھے اپنی مرضی سے ہی چھوڑیں گے

میرے لیے ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہے جو میرے کردار کو دن رات کو کچلتا رہا ہوں

انہوں نے مجھ سے ایک ماہ کا وقت مانگا ہے نہ انہیں لگتا ہے کہ وہ مجھ پر لگائے ہر زخم کا ازالہ کریں گے

تو میں بھی دیکھنا چاہتی ہو کہ وہ اس ایک ماہ میں کیا کر سکتے ہیں
فی الحال تو اپنی مرضی ہی کر رہے ہیں

اگر وہ یہ لگتا ہے کہ مجھ پر رعب جمع کر مجھ پر ہاتھ اٹھا کر یا مجھے اپنے ساتھ زبردستی رکھ کر وہ مجھے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیں گے یہ ان کی غلط فہمی کے علاوہ اور کچھ نہیں

اس ایک ماہ میں انہیں بھی یقین ہو جائے گا کہ میں اتنے بھی کمزور نہیں جتنی انہیں لگتی ہوں۔

میں چلتی ہوں دادا جان وہ ذرا سا مسکرائی تھی دادا جان بدلے میں کچھ بھی نہ کہہ سکے

ooooo

وہ کمرے سے نکل رہی تھی کہ عالم اندر داخل ہوا

https://www.zubinovelszone.com

میں نے تمہیں تیار ہونے کے لیے کہا تھا اور تم داداجان کے کمرے میں ہو پوری حویلی میں تلاش کر کے آرہا ہوں تمہیں

جاؤ جلدی سے جا کر چینج کرو کہیں باہر چلتے ہیں تاکہ تمہارے دماغ کی گرمی کو تھوڑا کم کیا جا سکے

اس بار وہ ذرا فاصلے پر کھڑا تھا شاید وجہ اس کا داداجان کے کمرے میں موجود ہونا یا اپنے بیڈروم سے باہر ہونا تھا ورنہ اس کی بے باکی کی ایک جھلک تو وہ دیکھی جا چکی تھی

یار ایسے گھور کر مت دیکھو جانتا ہوں بہت ہی ہینڈسم ہوں مگر مجھ پر صرف تمہارا حق ہے عالم شاہ نے محبت میں کبھی بے ایمانی نہیں کی۔

عالم سلطان شاہ کی سانس سانس پر صرف دانین عالم شاہ کا حق ہے چلو جاو جلدی سے تیار ہو جاؤ اس کے کان کے قریب جیسے گنگناتے ہوئے پیچھے ہٹا اور حکم دیتا انداز سے دانین کو آگ لگا گیا تھا

مجھے کہیں نہیں جانا وہ سختی سے بولی

پوچھا نہیں بتایا ہے بلکہ تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنی مرضی چلاتا ہوں تو حکم دیا ہے جاؤ تیار ہو کے آؤ ۔ویسے اس میں بھی بری نہیں لگ رہی ہے لیکنمیرے ساتھ پہلی بار جا رہی ہو اسی لئے تیار ہونے کا کہہ رہا ہوں

بھولو مت کے تم نے مجھے ایک مہینے کا وقت دیا ہے بلکہ چیلنج دیا ہے اور اس چیلنج کو میں اپنے انداز میں پورا کروں گا اس ایک مہینے میں تم میری بیوی ہو میری ہر بات ماننا تمہارا فرض ہے اور اس ایک ماہ کے بعد جب تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی پھر میں تمہاری ساری باتیں مانوں گا

لیکن میں یہ سوچ کر خوش ہوں کہ سرپو چھڑالوں گا زیادہ خوش ہونے تمہاری ضرورت نہیں ہے تمہاری ناجائز ڈیمانڈ تب بھی پوری نہیں ہو گی

اب محبت کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ بندہ اپنی محبت کی غلط باتیں بھی ماننے اسی لئے مجھ سے زیادہ امید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے اور مجھے زیادہ نخرے کرتی لڑکیاں بھی پسند نہیں ہیں چلو اب جاؤ تیار ہو جاؤ

ٹائم نہیں ہے یار واپس آتے ہوئے اندھیرا ہو جائے گا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ اس کا رخ سیڑھیوں کی جانب مڑ گیا

جا رہی ہوں وہ اس کے ہاتھ کندھے سے ہٹاتے ہوئے بولی تو عالم نے مسکرا کر اسے دیکھا

عالم صاحب ایک بات کہنا چاہتی ہوں آپ سے وہ جاتے جاتے مڑی

اس کا تو جیسے سارا وجود سماعت بن کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

اگر آپ کو لگتا ہے کہ یہ ساری حرکتیں بہت زبردست ہیں یا آپ کا یہ انداز مجھے آپ سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گا

تو آپ کی انفرمیشن کیلئے عرض ہے کہ یہ سب چیزیں مجھے آپ سے محبت پر نہیں لیکن مزید نفرت پر ضرور اکسا رہی ہیں وہ بے حد مضبوط لہجے میں بولی

جس سے آپعالم کے چہرے پر تو مسکراہٹ پھیل گئی تھی

تو تم چاہتی ہو کہ میں وہ حرکتیں کروں جو تمہیں پسند آئے تم چاہتی ہو کہ میں بہت سارے کام کروں جو تمہیں اچھے لگے مطلب تم چاہتی ہو کہ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے وہ اس کا ہاتھ تھامنے ہی والا تھا کہ دانین نے اپنے دونوں ہاتھ اس سے دور کرتے ہوئے چند قدم کا فاصلہ بنا لیا

میں آپ سے کچھ بھی نہیں چاہتی اللہ کے واسطے مجھ سے دور رہے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی تیزی سے اوپر سیڑھیاں چڑھ گئی۔ جبکہ وہ اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا

ooooo

عالم کے چہرے کی مسکراہٹ سے سمٹ چکی تھی

وہ جانتا تھا وہ اسے تکلیف دے رہا ہے اس کے آنسو کی وجہ بن رہا ہے لیکن اس کے جذباتی فیصلے پر عمل بھی نہیں کر سکتا تھا

اگر اس کی زندگی کا کوئی بھروسہ ہوتا اگر کوئی اس کی خوشیوں کی ضمانت لیتا تو اس کی خوشی کے لئے اسے چھوڑ دیتا

ہاں وہ اس کی خوشی کے لئے اپنی موت کا سامان تیار کر لیتا

کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس معاشرے میں عورت کا کیا مقام ہے ایک طلاق یافتہ عورت کس طرح سے زندگی گزارتی ہے۔۔۔؟

وہ سب جانتا تھا وہ اسی معاشرے کا مرد تھا

وہ جانتا تھا کہ یہ معاشرہ ایک طلاق یافتہ عورت کے ساتھ کیا کرتا ہے۔وہ جانتا تھا وہ غلط ہے اس نے بہت غلط کیا ہیں لیکن وہ اسے یہ بتا نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے ورنہ یقیناوہ یہی سوچتی کے عالم اس پر ترس کھا رہا ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی

کہ وہ خود ترس کھانے کے مقام پر تھا

وہ اس سے اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ جتنے تکلیفوں سے دے چکا ہے اس کے بعد وہ نفرت کے علاوہ اسے اور کچھ نہیں دے سکتی

لیکن وہ کیا کرتا اسے طلاق دے کر وہ اس کی زندگی کو مزید مشکل بھی نہیں بنا سکتا تھا۔

سب سے پہلے تو اس کے اپنوں نے ہی اس کا جینا حرام کر دینا تھا جس چاچا کے در پہ جا کر بیٹھنے والی تھی اس کی اپنی تین بیٹیاں تھیں کیا جواب دیتا ہو وہ این معذور شخص دنیا والوں کو کس کس کی زبانیں بند کرتا

دانین کو لگتا تھا کہ یہ سب کچھ عالم صرف اور صرف اپنے لئے کر رہا ہے لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ اپنی نی کو در در بھٹکتے نہیں دیکھ سکتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

ہاں وہ اس کی نفرت میں جل کر مرنے کو تیار تھا لیکن اسے طلاق دے کر اس کی زندگی کو حرام کرنے کے لیے نہیں

اسے صرف ایک موقع چاہیے تھا اور وہ جانتا تھا کہ دانین اسے کوئی موقع نہیں دے گی اسی لئے تو اس نے خود اپنے آپ کو موقع دے دیا تھا

اس نے جان بوجھ کر صرف ایک ماہ مانگا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اس ایک ماہ میں اور کچھ نہ سہی لیکن اس کی نفرت کو ہرا دے گا

شاید اس کے نصیب میں دانین کی محبت کبھی بھی نہ لکھی ہو لیکن وہ اسے نفرت کو مرنے نہیں دے گا

OOOOOO

وہ اپنے ہی سوچوں میں سیڑھیوں کو دیکھ رہا تھا جب سامنے والے کمرے سے صنم نکلی وہ جب سے آیا تھا اسے پہلی بار دیکھا تھا اس کی آنکھیں سرخ صاف رونے کا پتا دے رہی تھی

کیا بات ہے صنم تمہاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہیں خیریت طبیعت ٹھیک ہے نہ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ایک ہفتے میں اس کا نکاح تھا اور یہاں اس نے رو رو کر اپنی حالت بھی کر رکھی تھی

آپ کو کوئی فرق پڑتا ہے اس بات سے کہ میں کیسی ہوں زندہ ہوں یا مر چکی ہوں آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرے ساتھ اس گھر میں کیا کیا جا رہا ہے

صرف آپ کی وجہ سے یہ سب لوگ میری شادی ڈاکٹر زاہد سے کر رہے ہیں وہ جانتا ہے کہ "وہ اس کے لیے کیسے جذبات رکھتی ہے لیکن آج وہ کھل کر اس کے سامنے آچکی تھی

اسی لیے میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے جذبات پر کنٹرول کرو قسمت کا لکھا کوئی نہیں جانتا میرے حصے میں دانین ہے اور تمہارے حصے میں زاہد اور آج کے بعد کچھ نہیں ایسی بے فضول گفتگو کرنے سے پہلے ایک بات یاد رکھنا ایک عورت کو اپنے جذبات اپنے شوہر تک محدود رکھنے چاہیے

اور ایک عورت کو یہ کام تب زیب دیتا ہے جب وہ کسی کے نکاح میں ہو جہاں تک بات ہے میں نے تمہارے جذبات کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی اور آج کے بعد میرے سامنے ایسی بے ہودا گفتگو کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔

https://www.zubinovelszone.com

دفع ہو جاؤ آنسو بہاؤ یا شور مچاؤ ایک ہفتے میں نکاح ہے تمہارا اور اس میں تمہارے بابا کی مرضی شامل ہے اس کے علاوہ اور کوئی بات اہمیت نہیں رکھتی ماں باپ سے بہتر اولاد کے لیے اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا

اور جہاں تک بات ہے تمہارے جذبات کی تو تمہارے جذبات غلط ہیں۔
اور تم مجھ سے سوال کرنے والی کوئی نہیں ہوتی اس کا جواب تم صرف ایک عورت سے مانگو اپنی ماں سے جس نے تمہیں ایسے خواب دیکھنے کی اجازت دی

وہ ایک نظر اس پر ڈالتا تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا جبکہ صنم کو تو یہ لگ رہا تھا کہ وہ عالم کے سامنے روناد ھونا کرے گی تو یقینا کو اس کی زبردستی کی شادی کو روک لے گا

لیکن یہاں تو عالم الٹا اسے ہی سنا گیا تھا وہ سب کے لئے آواز اٹھاتا تھا ان کے حق میں بولتا تھا لیکن صنم کے لئے بولنے کے لیے اس کے پاس کوئی الفاظ ہی نہ تھے بلکہ الٹا ہو تو اسے صاف جواب دے گیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

توکیا اس کا مطلب تھا کہ ایک ہفتے کے بعد اس کا نکاح ڈاکٹر زاہد سے ہو جائے گا وہ بے حد پریشانی سے سوچ رہی تھی

ایسا نہیں ہو سکتا مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہو گا مجھے نہیں کرنی کسی سے بھی شادی ہے میں صرف عالم سے محبت کرتی ہوں میں کسی ڈاکٹر صاحب کو اپنی زندگی میں شامل نہیں ہونے دوں گی اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے

وہ جذباتی ہو رہی تھی یقیناً وہ اپنی ہی زندگی برباد کرنے کے لئے قدم اٹھانے جا رہی تھی۔

oooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو سامنے ہی نین کالے رنگ کے بے حد خوبصورت لباس میں بالوں کو سکھا رہی تھی اسے دیکھتے ہیں چہرہ پھیر گئی

اس کا یوں چہرہ پھیرنا اسے اندر سے تڑپا گیا تھا
تم تیار نہیں ہوئی جلدی کرو یار اتنا ٹائم کون لگاتا ہے تمہیں زیادہ سجنے سنوارے کی ضرورت نہیں ہے

بنا ہار سنگھار کے بھی سیدھی دل میں اتری ہو وہ اس کے قریب آتا اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتار اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا

اگر تمہیں مجھ سے نفرت ہوتی تو میری اس حرکت پر مجھے دھکہ دیتی اور جو حرکت میں نے تھوڑی دیر پہلے اس کمرے سے جانے سے پہلے کی تھی کہ اس حرکت پر تھپڑ مارتی
وہ جیسے اسے اکسا رہا تھا

لیکن میں جانتا ہوں تم میں ہمت کی کمی ہے کوئی بات نہیں ایک ماہ کے بعد ویسے بھی تمہیں میری یہ ساری حرکتیں اپنے آپ اچھے لگنے لگیں گی

وہ آنکھ دباتا شرارت سے کہتا آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ اس کا ہاتھ اچانک اپنے ہاتھوں میں تھام لیتے ہوئے وہ بنا آگے پیچھے دیکھیں اس کے ہاتھ کو کاٹ چکی تھی

جنگلی بلی یہ کیا حرکت ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑاتا بے حد سختی بولا تھا جبکہ وہ اس کا ہاتھ سختی سے اپنے دانتوں میں دبائے اپنی تمام تر ہمت اس کے ہاتھ پر دکھا چکی تھی

درد کی شدت سے عالم نے چاہا کے اپنا ہاتھ جھٹکے سے سے آزاد کروالے لیکن یقیناً اس حرکت سے اسے دھکہ لگتا اور وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

خون کا ذائقہ اپنے منہ میں گھلتے محسوس کرتے ہی وہ اس کے ہاتھ کو چھوڑ چکی تھی۔اس کے ہاتھ پر زخم کا نشان دیکھ کر وہ نظریں چرائے چہرہ پھیر چکی تھی اب اسے خود بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ یہ حرکت کر چکی ہے

عالم نے اپنے ہاتھ میں موجود گہرا زخم دیکھا اور پھر مسکرا کر اسے دیکھا
اس کا بدلہ میں ایک ماہ بعد رہو نگا وہ اس کے دانتوں کے نشان پر اپنے ہونٹ رکھتا اسے شرمندہ کر گیا تھا

عالم باتھ روم کی جانب بھر گیا جب کہ دانین کا سارا دھیان اس کے ہاتھ پر تھا جہاں اس کے دانتوں کا گہرا نشان بن چکا تھا
oooo

نین اپنا تمام تر غصہ اس کے ہاتھ پر نکال چکی تھی
وہ جانتی تھی کہ عالم کو شدید تکلیف ہو رہی ہے اس کا انداز ہی کچھ ایسا تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے اسے خود پر غصہ آرہا تھا وہ ایسی حرکت کیسے کر سکتی ہے

میں نے کچھ غلط نہیں کیا انہوں نے بھی تو مجھے اتنا مارا تھا مجھے بات بات پر ذلیل کیا ان کے مقابلے میں تو یہ کچھ بھی نہیں ہے انہیں اس سے زیادہ سزا ملنی چاہے اس نے اپنے دل کو تسلی دی

انہوں نے میرے ساتھ ایسا کیا مجھے تکلیف پہنچائی تو کیا بدلے میں انہیں تکلیف پہنچا کر میری تکلیف کم ہو جائے گی۔۔۔؟

اس طرح تو میں بھی بے حس بن جاؤں گی

ان سے دور جانے کے بعد کیا میں بھی ان جیسا ڈاینا سور خود میں انسٹال کر کے جاؤں گی

کبھی نہیں میں ان جیسے کبھی نہیں بنوں گی

مجھ میں اور ان محترم میں زمین آسمان کا فرق ہے۔وہ تیزی سے بال بناتے ہوئے عالم کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی

ooooo

پوری جنگلی بلی ہے۔وہ ہاتھ کو ٹھنڈے پانی کے نیچے رکھتا کتنی دیر سے اس کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

اس کے ہاتھ پر چھوٹے چھوٹے دانتوں کے نشان واضح بن چکا تھا
ہاں لیکن ہاتھ میں اتنی زیادہ تکلیف تھی کہ برداشت کرنا کافی مشکل لگ رہا تھا
نین اگر تو تم اس طرح سے بدلہ لینا چاہتی ہو تو تمہارا یہ انداز مجھے بے حد پسند ہے وہ بے حد نرمی سے اپنے لب ہاتھ پر رکھتا مسکرایا

چار مہینے سے وہ حویلی سے نہیں نکلی تھی وہ اسے تھوڑی دیر باہر لے کر جانا چاہتا تھا
تاکہ گاؤں گھم لے وہ بالکل بھی پہلے اس گاؤں میں نہیں آئی ہوئی تھی

اسے یقین تھا اس گاؤں بہت پسند آئے گا
اور یقیناً ساری سوچوں سے نکل کر تھوڑی دیر کے لئے اس کا دل بھی بہل جائے گا

اپنے ہاتھ کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے وہ باہر نکلا تو وہ سامنے ہی صوفے پر بیٹھی تھی

اس کی شکل دیکھ کر عالم کو ہنسی آ گئی

وہ بالکل اس کی سوچ کے مطابق تھی معصوم سی اس کے ہاتھ میں ٹیوب تھی عالم اچھے سے جانتا تھا کہ یہ اس کے ہاتھ میں کیوں موجود ہے

اس کے اوپر دیکھنے پر عالم نے فوراً اپنی ہنسی دبا کر مسکین سی شکل بنائی
جب کہ نین اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹیوب اس کے سامنے کرتے ہوئے بولی
یہ لگا لے آپ کو کم تکلیف ہو گی

بہت شکریہ لیکن میرے دائیں ہاتھ پر چوٹ لگی ہے مطلب ایک چوہیا نے کاٹا ہے یہ ہاتھ میرا اتنا کام کا ہے نہیں ہے کہ میں ڈکن بھی کھول سکوں اس ٹیوب کا تو آپ تھوڑی سی میری مدد کریں گی

وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا جب کہ دانین خود کو چوہیا کہلوا کر اسے غصے سے گھور رہی تھی

اب تم مجھے ایسے گھورو گی تو پھر سے مجھ سے کوئی گستاخی ہو جائے گی جو تمہیں بالکل بھی پسند نہیں آئے گی

https://www.zubinovelszone.com

اس کا انداز ہ شرارت سے بھر پور تھا

عالم نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا یا۔ جب دانین نے ٹیوب کا ڈکن کھول کر اس کے ہاتھ پر رکھا

انسان کو اپنے تکلیف کا مرہم خود بننا چاہیے کوشش کریں ہو جائے گا وہ کہہ کر واپس آئینے کی طرف مڑ گئی

بڑی بے حس ہو یار وہ بدمزہ نہ ہوا
لیکن اس کی بات پر دانین نے اسے دیکھا اس کے چہرے پر ایک طنزیہ سے مسکراہٹ تھی
بے حس بس اس نے یہ لفظ دہرایا اور اس کی مسکراہٹ عالم کو شرمندگی کی آخری انتہا تک لے گئی

ایسے الفاظ مجھ سے زیادہ آپ پر سوٹ کرتے ہیں
میرا نہیں خیال کہ آپ گاڑی چلا سکتے ہیں اسی لیے باہر جانا کینسل کر دیں وہ اسے دیکھ کے بولی
اب وہ نیچے جانے کا ارادہ رکھتی تھی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے نکلتی عالم اس کا بازو تھام چکا تھا

اتنا بھی لاچار نہیں ہے عالم سلطان شاہ کے ایک گاڑی بھی نہ چلا سکے نیچے آ جاؤ وہ اسے حکم دیتا جا چکا تھا

واہ ٹیوب کا ڈکن کھولتے ہوئے جناب کی جان جارہی تھی اور گاڑی چلاتے ہوئے نہ کوئی تکلیف نہیں ہو گی اتنے ہی کوئی تیس مار خان ہے مجھے کیا کون سا مجھے درد ہو گا وہ کندھے اچکا آتی اس کے پیچھے چادر اٹھا کر نیچے آ گئی

○○○○○○○

صنم کچن سے نکل کر اوپر اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اسے دیکھا

کالے رنگ کی بالکل سادہ سے فراک میں بھی وہ آسمان سے اتری کیسی پری سے کم نہ تھی صنم کو دیکھتے ہی اس نے رستہ چھوڑ دیا صنم گھر میں واحد انسان تھی جس نے اب تک اس سے معافی نہیں مانگی تھی

معافی تو نرجس چاچی نے بھی نہیں مانگی تھی لیکن جب یہ سارا واقعہ ہوا تو وہیں پر تھیں۔

اوراس سب کے دوران وہ کچھ بھی نہیں بول رہیں تھیں جب کہ دانین نے سارے گھر والوں کی طرف سے معافی مانگی تھی

اے لڑکی کہاں جارہی ہو۔۔۔؟

وہ اس کے قریب سے گزرنے ہی والی تھی کہ اچانک صنم نے اس کا بازو تھام لیا۔اس کی پکڑ بے حد شدید تھی

جی میں عالم کے ساتھ باہر جارہی ہوں وہ اپنے بازو کی جانب دیکھتے ہوئے بولی اس کی پکڑ سے اس کے بازو سے ٹیسیں سے اٹھ رہی تھی

بہت خوش ہورہی ہوگی عالم شاہ تمہاری زندگی کا حصہ بن گیا تم نے اسے مجھ سے چھین لیا

لیکن ایک بات یادرکھنا اگر وہ میرا نہ ہوسکا تو ہونے میں اسے تمہارا بھی نہیں دوں گی وہ اس کے بازو کو اور شدت سے جھٹکا دیتے ہوئے بولی

مجھے نہیں پتہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں آپ کا عالم سلطان شاہ آپ کو مبارک ہو مجھے نہیں چاہیے

کیونکہ میں ایک ماہ بعد ویسے بھی یہاں سے چلے جاؤں گی۔ وہ ایک ماہ بعد مجھے چھوڑنے کو تیار ہیں۔اور میں اپنی زندگی میں عالم شاہ کو دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی اس لیے میں ان کو یہ ایک ماہ دیا ہے

مجھے نہ عالم سلطان شاہ سے کوئی تعلق رکھنا ہے اور نہ ہی میرے دل میں اس کے لئے کوئی جذبات ہیں

لیکن آپ کو ایک مشورہ دینا چاہتی ہوں عالم شاہ جیسے انسان کے لیے اپنی زندگی خراب نہ کریں وہ بے حس انسان ہیں کسی سے محبت نہیں کر سکتے

آپ کی شادی ہونے جا رہی ہے اپنے جذبات کو شخص کے لئے رکھیں یقین کریں اگر ایک عورت اپنے تمام تر جذبات اپنے شوہر اپنے محرم تک محدود رکھے۔ان کی زندگی بے حد خوبصورت ہو جائے گی

آپ مجھ سے بڑی ہیں یہ ساری باتیں مجھ سے بہتر سمجھتی ہوں گیں
میرا اور عالم کا ساتھ دور تک نہیں ہے لیکن آپ سے اتنا ضرور کہوں گی اس شخص کے لئے خود کو بے مول نہ کریں وہ مسکرا کر اپنا ہاتھ چھڑواتی سیڑھیاں اتر چکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

صنم کو تو اس کی ایک بھی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔ کیا مطلب تھا اس کی ایک مہینے والی بات کا کیا ایک مہینے میں وہ عالم کو چھوڑ کر جانے والی تھی

اگر تو ایسا تھا تو اس۔ عالم کو حاصل کرنے کے لئے ایک موقع تھا جسے وہ گنوا نہیں سکتی تھی

لیکن ایک ہفتے میں اس کا نکاح تھا اسے کچھ تو کرنا ہی تھا اسے اپنی زندگی کے ہمسفر کی صورت میں ڈاکٹر زاہد نہیں بلکہ عالم سلطان شاہ چاہیے تھا

عالم اس کے سامنے تھا اس کی زندگی کا ہر ایک پہلو اس کے سامنے تھا وہ کیسے کہہ سکتی تھی کے عالم محبت کے لائق نہیں ہے

دانین یوسف تم نے عالم سلطان شاہ کو سمجھا ہی نہیں وہ اپنے ایک ایک رشتے کو تا قیامت نبھانے والوں میں سے ہے

وہ نفی میں سر ہلاتے اوپر جا چکی تھی۔

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے

https://www.zubinovelszone.com

oooooooo

اس نے دروازہ کھول کے کمرے کے اندر قدم رکھا دروازے کے اوپر باندھا پانی کا جگ اس کے سر پہ لگا تھا

اس نے پہلے تو حیرانگی سے دروازے کو دیکھا اور پھر زمین پر پڑے ہوئے جگ کو اور پھر ایک نظر اس نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا تھا وہ سر سے پیر تک بھیگ چکا تھا

اور اب اس نے پوری نظر کمرے میں دہرائی تھی اگر وہ یہاں سامنے ہوتی تو یقیناً اس شرارت کے بعد تو ہرگز نہ بچتی

لالی۔۔۔۔۔وہ اونچی آواز میں چلایا اور تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھا
جبکہ لالی پردے سے نکلتی پوری سپیڈ کے ساتھ کمرے سے باہر کی جانب دوڑ لگانے ہی لگی تھی

لیکن یہ اس کی بدقسمتی تھی کہ شیر نے سے پکڑ چکا تھا
کیا مسئلہ ہے جانے کیوں نہیں دے رہے مجھے وہ انجان بن کر پوچھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

کیا کی بچی یہ کیا حال کیا ہے میرا اس سخت لہجے میں گویا ہوا

کیا کی نہیں سکندر شاہ کی بچی ہوں اور میں نے کچھ نہیں کیا آپ کو خود ہی دروازہ کھولنے کی تمیز نہیں ہے

بند دروازہ ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے آپ کو احتیاط کرنی چاہیے یہ کیا ہوا دروازہ کھول کر اندر گھس گئے

خود بھی تو تھوڑی کیا احتیاط کرنی چاہیے

اور اپنی عقل کا بھی استعمال کرنا چاہیے دروازہ تو بیچارہ بے جان ہے اسے کیا پتا کے مسٹر شیر زار شاہ اندر آرہے ہیں۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد معصوم بنے بولی تھی

کیا مسئلہ ہے لالی گھر میں اتنی پریشانی چل رہی ہے اور تم مستی کیا کر رہی ہو ہم بریرہ کو جیل سے نکلوانے میں کامیاب نہیں ہو پا رہے وہ پریشانی سے بولا

لالی میں تمہیں بریرہ کے بارے میں سب کچھ اس لئے تو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ تم بے حس ہو جاؤ
اس کے منہ بنانے پر وہ زرا سخت لہجے میں بولا

بات بے حس ہونے کی نہیں ہے شیر بات صحیح اور غلط کی ہے
عالم شاہ کوئی بچہ نہیں ہے اس نے ثبوت دیے ہیں

بریرہ بھابھی کیسی ہیں یہ تو آپ بہت اچھے سے جانتے ہیں عالم شاہ یوں ہی تو کسی پر الزام نہیں لگا دیں گے ضرور ان کے پاس ثبوت موجود ہو گا

ایک اور بات اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں بریرہ کی ٹینشن لے کر بیٹھ جاؤں تو کم از کم مجھ سے ایسا نہیں ہو گا

اور اگر آپ نے مجھے زبردستی منہ بنا کر بیٹھنے پر مجبور کیا تو یاد رکھیں میں بھی اچھی والی بیوی بن جاؤں گی پھر آپ کو ہی پتی ورتا پتنی پسند نہیں آئے گی وہ اسے دیکھتے ہوئے منہ بنا گئی

جبکہ اس کی بات سن کر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا دیا تھا
انڈین ڈرامہ کم کم دیکھا کرو وہ مفت مشورہ دینے لگا

ہاں ڈرامے دیکھنا چھوڑ دوں ناول پڑھنا چھوڑ دوں اور بریرہ بی بی کی ٹینشن لے کر اپنے سر پر سوار کر لوں وہ اب بھی مکمل لڑائی کی موڈ میں تھی

لالی کیا تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا گھر میں کیا چل رہا ہے وہ اسے تھام کر اپنے قریب کرتے ہوئے پوچھنے لگا

فرق پڑتا ہے شہر میرے ماں باپ پریشان ہیں میرے بھائی پریشان ہیں آپ پریشان ہیں لیکن آپ کے پریشان ہونے سے مسئلے کا حل نہیں نکل آئے گا اور سچ تو یہ ہے کہ میں آپ کو ایسے نہیں دیکھنا چاہتی

آپ ہنستے نہیں ہیں نہ تو میرا سارا دن بہت خراب گزرتا ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھ کے بہت لاڈ سے بولی

جب آپ مسکراتے ہیں تب مجھے لگتا ہے جیسے میری زندگی مسکرا رہی ہو اسی لئے آپ یہ منہ بنا کر نہ رہا کریں پورے زکوٹا جن لگتے ہیں

وہ مذاق ہی مذاق میں اس کے ساتھ لگی اپنی ہی باتیں کیے جا رہی تھی جبکہ وہ جانتی بھی نہیں تھی کہ یہ باتیں شیر کے دل کے سارے تار چھیڑ چکی ہیں

اچھا چلے اب بہت ہو گیا بعد میں ایواین سر پر چاپڑھ جائیں گے وہ اس سے دور ہوتے ہوئے بولی جب اگلے ہی لمحے شیر نے اسے کھینچ کر اپنے مزید قریب کر لیا

اب تو میں سر پہ چڑھ کر رہوں گا۔ وہ بے حد شرارت سے کہتا اس کی کمر کے گرد بازو کا گھیرہ بنا کر اسے اپنے بالکل قریب کر چکا تھا

آپ جا کر پہلے کپڑے چینج کریں سارے بھیگے ہوئے ہیں وہ اس سے ذرا فاصلہ بناتے ہوئے بولی۔

اب سب کچھ بریک کے بعد وہ اسے اپنے قریب کرتا اگلے ہی لمحے سارے فاصلے طے کر چکا تھا ۔جب کے کمرے میں لالی کی ہنسی کی کھنکھناہٹ گونجی تھی

OOOOO

کوئی حل نکلا۔۔۔؟ زارا یار نے کمرے میں قدم رکھا تو پازیب جو ہادی کو اپنے ساتھ لگائے سلانے کی کوشش کر رہی تھی اس سے پوچھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

نہیں ان لوگوں کے پاس ثبوت ہے جو وہ عدالت میں پیش کرنے والے ہیں ان کا کہنا ہے کہ بریرہ کسی کو پیسے بھیج دے رہی ہے اور بریرہ کی اکاؤنٹ ڈیٹیلس کے مطابق اس نے کسی کو پندرہ کروڑ روپے بھیجے ہیں

اور سہی بات ہے اتنی بڑی رقم کسی عام چیز کے لیے تو نہیں ہو سکتی وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے بولا آج کے دن نے اسے اچھا خاصہ تھکا دیا تھا

مطلب کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ایسا کروا سکتی ہی نہیں زایار وہ ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی

انہیں بلا روحان کو مار کر کیا حاصل ہو گا وہ تو گھر سے بھی نہیں نکلتی اور۔۔۔۔

تم بریرہ کو نہیں جانتی بس یہ ساری باتیں رہنے دو وہ کیا ہے کیا نہیں میں اسے سمجھتا ہوں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے سر پر رکھ چکا تھا

اسے اس وقت سچ مچ میں پازیب کی ضرورت تھی اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا آج جو چیزیں اس کے سامنے آئی تھی اس سے وہ خود ہی شک میں مبتلا ہو چکا تھا

وہ جانتا تھا کہ بریرہ پسند نہیں کرتی روحان کو تو کیا اس گھر میں کسی کو بھی پسند نہیں کرتی اور بریرہ کے مطالبے بھی ایسے تھے

بریرا اگر پازیب کی ذات پر الزام لگا سکتی تھی۔اس کے دوست کو موت کے منہ تک پہنچا سکتی تھی ہادی کو مارنے کی کوشش کر سکتی تھی تو روحان اس کے سامنے کیا تھا

اگر وہ عورت اپنے بچے کی جان لے سکتی ہے تو ایک غیر کی کیوں نہیں لیکن کیا وجہ ہو سکتی ہے

کیا مجھے عالم سے رابطہ کرنا چاہئے۔۔۔؟ پازیب کی انگلیاں اپنے سر میں محسوس کرتے ہوئے وہ سکون سے آنکھیں موند چکا تھا

لیکن دماغ میں بہت سارے سوالات چل رہے تھے۔پر وہ روحان کی موت کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے ہر ممکن کوشش کے باوجود بھی پولیس اب تک اس قاتل تک نہیں پہنچ پائی تھی جبکہ عالم پہنچ چکا تھا

اور تو اور کامیاب ہو گیا تھا بریرہ پر ایک اور کیس بھی چلا تھا

اس نے کسی بے گناہ لڑکی پر جھوٹا الزام لگایا تھا کی غلط آئیڈینٹی دی تھی عالم کو غلط انفارمیشن دی تھی تو عالم اس سے کب ملا۔ جب وہ لوگ یہاں پر نہیں تھے شاید تب۔ اس کے سارے سوالوں کا جواب اب صرف عالم بھی دے سکتا تھا

اس نے کچھ سوچتے ہوئے ذرا سی آنکھیں کھولیں تو پازیب کو خود کو دیکھتے ہوئے پایا کی اس کے لب پہ مسلسل ہل رہے تھے۔
وہ سمجھ کر مسکرایا

جب کہ وہ آہستہ سے اس کے چہرے پر پھونک مارتی اس کے مسکرانے پر مسکرادی
نظر اتار ہی تھی میری یا بیوں وں کا کوئی الگ وظیفہ ہے وہ شرارت سے کہتا اس کا چہرہ اپنے قریب کر چکا تھا

کچھ نہیں بس اللہ سے دعا مانگ رہی تھی کہ آپ پر کوئی مصیبت نہ آئے اور آپ کی ہر پریشانی حل ہو جائے

کیس کی فکر نہ کریں بریرا بیگم کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا وہ جلد ہی جیل سے چھوٹ جائیں گی وہ بے حد پیار سے بتا رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

تم بس دعائیں مانگتے رہنا یہاں میں خوش ہو رہا ہوں جان چھوٹنے پر کم از کم اب ہمارے رومانس پر کسی کو اعتراض تو نہیں ہو گا وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا

استغفراللہ یہ سب سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ایسا یہاں میں یہ سوچ سوچ کے پریشان ہو رہی ہوں کہ بیچاری بریرہ بیگم وہاں کس حال میں ہو گی اور۔۔۔۔۔

مذاق کر رہا ہوں یار تمہیں کیا لگتا ہے میں بریرہ کو وہاں جیل میں چھوڑ دوں گا میرا بے شک اس سے کوئی تبدیلی رشتہ نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ میرے نکاح میں ہے میرے چاچا کے بیٹی ہے میں اپنے چاچا کی روح کو کبھی تکلیف نہیں دے سکتا

اور تم کو بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ معاملہ میرا میں حل کر لوں گا تم صرف وہ کرو جو تمہیں کرنا چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

اور مجھے کیا کرنا چاہیے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی
میرے سکون کا سامان بننا چاہیے وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا کہ اچانک ہی پازیب نے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

بس زایار ہادی جاگ جائے گا وہ ہادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو زایاد نے ایک نظر گھور کر اسے دیکھا

اس ہادی کے بچے کا حل تو میں نکالتا ہوں وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھائے لے کر جانے لگا

زایار کیا کر رہے ہیں آپ کہاں لے کے جا رہے ہیں اس معصوم کو وہ اس کے پیچھے پیچھے آئے تھی

جناب کو ان کے دادا کے پاس ہونے جا رہا ہوں ویسے بھی پوتہ تو ان جناب کو ہی چاہیے تھا تو ایک رات کے لیے دادا دادی کے پاس رہیں گا تو کوئی بات نہیں کوئی فرق نہیں پڑتا وہ انکھ دباتا کمرے سے باہر نکل گیا ان جاتے جاتے مرا

ایک منٹ میں واپس آ رہا ہوں اگر سونے کی کوشش کی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا کچھ باتیں کرنی ہیں محبت تم سے

وہ دھمکاتے ہوئے بو اجب کہ پازیب اپنا سر پکڑ کر رہ گئی

ابھی وہ زایار کے ساتھ مستی کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ زایار کمرے میں پھر سے حاضر ہو گیا

ارے آپ انسان ہیں یہ بوتل کے جن ابھی تو گئے تھے اس کے اچانک آنے پر جلدی سے بولی

تم جو بھی کہہ لو ڈارلنگ ویسے تم میری بے تابی بھی کہہ سکتی ہو دیکھو تمہارے پاس آنے کو اتنا بے تاب تھا کی سیڑھیوں پر ہی پاکیزہ چاچی نظر آئی بیچاری کمرے میں اکیلی تھیں ہادی کو لے جاتے دیکھا تو کہنے لگی کہ آج مجھے دے دو

کیونکہ صفدر چاچو تو آج گھر ہیں ہی نہیں وہ شہر بریرہ کیس کے سلسلے میں ہے۔ وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا بیڈ پر رکھتے ہوئے بولا

کیا بات کرنی ہے آپ نے وہ پوچھنے لگی جب زایار نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

سب بعد میں اس کی آنکھوں کو بوسہ دیتے وہ اس پوری طرح قید کر گیا تھا۔ جبکہ اس کے حصار میں وہ ہمیشہ سے بے بس تھی

https://www.zubinovelszone.com

OOOOO

میں تمہیں اپنے ساتھ کچھ لوگوں سے ملوانے کے لئے لایا ہوں ہمارے گاؤں میں ایک مائی ہیں میں ان سے اکثر ملنے جاتا ہوں۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے ان کے ساتھ وقت گزارنا میں چاہتا ہوں تم بھی ان سے ملو وہ گاڑی چلاتے ہوئے اسے بتا رہا تھا

نین نے کوئی جواب نہ دیا۔۔

نین یار کوئی بات کرو میں تمہارے ساتھ یہ سفر بہت خوبصورت بنانا چاہتا ہوں اور تم یوں خاموش ہو جیسے اپنے لبوں سے کوئی لفظ ادا ہی نہیں کرو گی ایسا تو نہیں چل سکتا نہ میری جان میری زندگی کا سب سے خوبصورت سفر میں یوں خاموشی سے نہیں کر سکتا

وہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے بولا

میں تم سے بات کر رہا ہوں اس کے کچھ دیر نہ بولنے پر اس نے پھر سے مخاطب کیا

کس سے ملنے جا رہے ہیں ہم وہ بالکل نارمل انداز میں بولی

وہ نوٹ کر رہا تھا۔ وہ اس کی سوچ سے زیادہ نارمل ہو رہی تھی صبح تک وہ اس سے بات کرنے کو تیار نہیں تھی لیکن عالم کی سختی کرنے پر اور پھر زبردستی موقع حاصل کرنے کے بعد وہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی

اگر تو وہ اسے موقع دے رہی تھی تو یہ بہت اچھی بات تھی

عالم کو لگا تھا کہ اسے سمجھانے میں اسے بہت وقت لگ جائے گا لیکن یہاں تو یہ سب کچھ کافی آسان لگ رہا تھا لگتا تھا وہ یہ سب کچھ قبول کر رہی ہے اگر تو وہ یہ سب کچھ قبول کر رہی تھی تو بہت اچھا تھا

اب اس کے پوچھنے پر عالم ذرا سا مسکرایا اور پھر سے ان مائی کے بارے میں بتانے لگا

یہاں ہمارے گاؤں میں ایک بوڑھی عورت ہیں وہ ہاتھ دیکھتی ہیں قسمتیں بتاتی ہیں پہلے تو میں ان سب باتوں پر بالکل یقین نہیں کرتا تھا لیکن آج میں اپنا ہاتھ دکھاؤں گا

اس کے بعد ایک اور بہت خوبصورت جگہ ہے ایک ندی ہے ہمارے گاؤں میں لیکن اس وقت میں تمہیں وہاں نہیں لے کر جاؤں گا

کیوں کہ ہمارے گاؤں کے قصے مشہور ہیں کہ وہاں چڑیلیں رہتی ہیں اور خوبصورت لڑکیوں پر عاشق بھی ہو جاتیں ہیں تو میں اپنی بیوی پے کوئی رسک لے نہیں سکتا اس نے مسکراتے ہوئے کہا

اور پھر گاؤں گھمانے میں تمہیں کسی اور دن لے آؤں گا کیوں کہ اب کافی زیادہ اندھیرا ہو چکا ہے اور ہمیں بڑی پہاڑی کی طرف جانا ہے تمہیں میں وہاں کے رات کا منظر دکھاؤں گا خاموشی' سکون وہاں ہر چیز ہے

مجھے اس گاؤں میں سب سے زیادہ وہ جگہ پیاری لگتی ہے وہاں پر جو سکون ہے وہ کہیں نہیں میں جانتا ہوں تمہیں بھی وہ جگہ بے حد پسند آئے گی۔ وہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا اسے بتا رہا تھا

لیکن وہاں لے کر جانے کا کیا فائدہ ہو گا آپ مجھے یہاں کے لوگوں سے ملوائیں۔ دانین اسے دیکھتے ہوئے بولی

تمہیں یہاں کے لوگوں سے ملوانے کا بلا مجھے کیا فائدہ ہو گا۔ عالم اسے مزید بولنے پر اکسا رہا تھا

آپ اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنا چاہتے ہیں نہ مجھ پہ کہ آپ بہت نیک بہت اچھے انسان ہیں ہر کوئی آپ کی تعریف کرتا ہے آپ نے گاؤں والوں کے لئے بہت کچھ کیا ہو گا

گاؤں والوں پر بہت سارے احسانات کئے ہوئے ہوں گے۔ اور مجھے دیکھتے ہی وہ سب لوگ آپ کی تعریفوں کے پل باندھے گے

اور پھر مجھے آپ سے محبت ہو جائے گی میں آپ کو چھوڑنے کے بارے میں سوچوں گی بھی نہیں ۔۔۔ کچھ ایسی ہی پلیننگ کی ہو گی آپ نے میری نظروں میں اچھا بننے کے لئے

تو پھر وہ سارے ڈرامے کریں نا یہ کبھی پہاڑی پر لے کر جانا کبھی کسی مائی سے ملوانا پھر کسی ندّی میں چڑیلوں کے پاس لے کر جانا

https://www.zubinovelszone.com

میرا نہیں خیال کہ یہ زیادہ فائدہ مند ثابت ہو گا۔ آپ وہ کریں جو آپ کو کرنا چاہیے۔ لیکن میں پھر بھی آپ کو بتا دوں۔ کہ میں آپ کی حقیقت سے بہت اچھے طریقے سے واقف ہوں آپ کو سر سے لے کر پیر تک سمجھ چکی ہوں

ان چار ماہ میں آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ اچھا بننے کے ڈرامے مت کیجئے گا آپ جیسے ہیں ویسے ہی رہیں۔ جیسے ہیں ویسا ہی اپنے آپ کو ظاہر کریں۔ میرے سامنے خود کو ہمدرد یا نیک ثابت کرنے کی کوشش مت کریں

آپ کتنے اچھے ہیں بہت اچھے طریقے سے جان گئی ہوں میں ان چار مہینوں میں وہ بے حد آہستہ آواز میں بالکل تحمل سے بات کر رہی تھی

نین میں تمہارے سامنے خود کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کیوں کروں گا اور وہ بھی تب جب میں جانتا ہوں کہ تم میری نیچر کو جیسے سمجھ چکی ہو۔

تم جانتی ہو مجھے کیا پسند ہے کیا نہیں۔ کون سی چیز مجھے غصہ دلاتی ہے۔ کون سی چیز مجھے بری لگتی ہے تمہیں ایک ایک بات پتا ہے تمہارا دعوی ہے کہ ان چار مہینوں میں تم مجھے بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی ہو۔ تو مجھے تمہارے سامنے خود کو فرشتہ ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے

میں تمہیں جس عورت سے ملوانے لے کر جا رہا ہوں وہ ایک بوڑھی عورت ہیں بہت اچھی ہیں ہاتھ وغیرہ دیکھتی ہیں ان سے مل کر اچھا محسوس کرو گی صرف اس لئے لے کر جا رہا ہوں

اور میں نے یہ کہا ہے کہ میں تمھیں ندی پر نہیں لے کر جا رہا وہاں پھر کسی دن تم لے جاؤں گا آج میں تمہیں پہاڑی پر لے کر جا رہا ہوں۔ میں یہاں کے لوگوں سے اپنی گواہی نہیں دلواؤں گا

اور نہ ہی میں نے کسی کو یہاں پیسے دے رکھے ہیں اپنی تعریفوں کے لیے جو تمہارے سامنے مجھے اچھا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے

میں جیسا ہوں تمہارے سامنے ہوں۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے خود کو فرشتہ بنا کر تمہارے سامنے پیش کرنے کی

تمہیں ساری زندگی اسی عالم سلطان شاہ کے ساتھ زندگی گزارنی ہے جس کے ساتھ پچھلے چار مہینے گزرے ہیں۔ جس تحمل سے دانین نے بات کی تھی بالکل اسی انداز میں عالم نے بھی ٹھنڈا سا جواب دیا

https://www.zubinovelszone.com

ساری زندگی نہیں صرف ایک مہینہ اپنے الفاظ کی درستگی ابھی سے کرنا شروع کردیجیئے

اور کسی غلط فہمی کا شکار مت رہیں میں خاموش اس لیے ہوں کیوں کہ میں بعد میں کسی قسم کا کوئی تماشا نہیں چاہتی

آپ نے مجھ سے ایک مہینہ مانگا میں آپ کو دے چکی ہوں۔اور اس مہینے کے بعد آپ جب ہار جائیں گے

اس کے بعد آپ خاموشی سے میری ڈیمانڈ کو پورا کریں گے اور زندگی میں کبھی بھی میرے راستے میں نہیں آئیں گے۔

میں خاموش صرف اس لئے ہوں۔کیوں کہ میں اپنی آنے والی زندگی میں آپ کا نام ونشان نہیں چاہتی اگر آپ میری خاموشی کا اپنے الفاظ میں کوئی مطلب نکال رہے ہیں تو قصور آپ کے دماغ کا ہے۔

مجھ سے کسی بھی قسم کی امید رکھ کر آپ صرف اپنا وقت برباد کر رہے ہیں۔اور میں صرف یہ ایک مہینہ گزار رہی ہوں۔

کیوں کہ میں اپنی آنے والی زندگی پر عالم سلطان شاہ کا کالہ سایہ نہیں چاہتی۔ تو بہتر ہو گا کہ آپ اپنے دماغ سے سو کولڈا چھے کی امید نکال دیں۔ کیونکہ میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی۔ وہ بے حد سختی سے کہتی منہ پھیر گئی تھی

جب کہ اس بار اس کے الفاظ نے عالم کو غصہ دلا دیا تھا وہ ایک جھٹکے سے گاڑی روکتا اس کا بازو تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کس چیز کی اکڑ دکھا رہی ہو۔۔۔؟

اگر میں نرمی سے بات کر رہا ہوں پیار سے پیش آ رہا ہوں تو بالکل ہی سر پہ چڑتی جا رہی ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے عالم شاہ تم سے بھیک مانگے گا تمہارے سامنے جھک کر اپنی محبت کے لیے گڑگڑائے گا روئے گا تڑپے گا۔ نہیں دانین عالم شاہ۔ عالم شاہ جو چاہتا ہے اسے حاصل کرتا ہے

کسی سے کچھ مانگنا عالم شاہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔

اگر تم سے ایک مہینہ مانگا ہے بلکہ لیا ہے تو خود سے زیادہ تمہیں وقت دینے کے لیے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس ایک مہینے کے اندر اندر تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی۔

آج تم مجھے بار بار چھوڑنے کی مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو ایک ماہ کے بعد یہ سوچ بھی تمہاری روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گی۔پر یہ عالم سلطان شاہ کی انا نہیں بلکہ اس کی محبت کرتی ہے

۔

خود کو مجھ سے دور جانے کے لیے نہیں بلکہ مجھ سے محبت کرنے کے لئے تیار کرو نین بی بی ۔کیونکہ عالم سلطان شاہ نفرت جتنی شدت سے کرتا ہے محبت بھی اتنی ہی شدت سے نبھائے گا۔

مجھ سے غلطی ہوئی میں مانتا ہوں میں غلط فہمی کا شکار تھا۔میں نے تمہارے ساتھ بہت برا رویہ رکھا۔تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔تمہیں تکلیف دی۔تمہارے لئے غلط الفاظ کا استعمال کیا۔تمہاری ذات پر گندے الزامات لگائے۔اپنے لفظوں کے تیر سے تمہاری روح کو گھائل کیا۔

ہاں میں ہوں قصوروار ہوئی ہیں مجھ سے غلطیاں۔۔میں ایک ایک غلطی کی تم سے معافی مانگتا ہوں۔اپنے ایک ایک لفظ کا ازالہ کروں گا۔

دانین ایک معافی تم دو۔ تمہیں ساری زندگی کی خوشیاں میں دوں گا

شہزادی تو میں اپنی زندگی میں لایا ہی تھا۔ ملکہ بنا کر میں رکھوں گا

میں تم سے اپنی ہر غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔ کیا تم میری ایک غلطی معاف نہیں کر سکتی اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ بھول چکا تھا کہ وہ اس وقت گاؤں کی کچی سڑک پر کھڑا ہے۔ وہ پوری طرح اسے اپنی نظروں کے حصار میں قید کئے ہوئے تھا دانین بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

اس کا معافی مانگنا۔ کھلے لفظوں میں اظہار محبت کرنا۔ اپنی غلطی کو قبول کرنا یہ سب کچھ تو وہ چاہتی تھی لیکن کیا وہ اسے معاف کر سکتی تھی عالم کا ہی سوال اس کے اپنے دل نے اس سے پوچھا

نہیں۔۔اس کے ہاتھ لمحے میں خود سے دور کرتے کوئی ایک لفظی جواب دیتی چہرا پھیر گئی

کیوں معاف نہیں کر سکتی وجہ بتاو۔۔۔؟ سب کو معاف کر دیا نہ تم نے صرف مجھے کیوں سزا ۔۔۔۔؟

https://www.zubinovelszone.com

ہر کوئی تمہاری نظروں میں معافی کا حقدار ہے تو عالم سلطان شاہ کیوں نہیں۔ جبکہ سب کا ایک جتنا قصور ہے سب کی ایک جیسی غلطی ہے تو سزا صرف مجھے کیوں جواب دو۔۔۔؟

تمہاری نظروں میں گنہگار صرف عالم سلطان شاہ ہے

مجھ سے برداشت نہیں ہوتی تمہاری نفرت نین میں پاگل ہو جاؤں گا کتنی آسانی سے سب کو معاف کر دیا لیکن مجھے نہیں تمہاری نفرت کا مستحق صرف عالم سلطان شاہ کیوں ہے۔ کیوں تم بس میری ایک غلطی پر میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات نہیں کر سکتی

تمہارا گناہگار صرف میں تو نہیں ہوں تو سزا صرف مجھے کیوں وہ اس کا بازو تھامے اسے اپنے بالکل قریب کیے اس سے جواب چاہتا تھا

میں آپ کو جواب دے چکی ہوں عالم صاحب بار بار ایک ہی جواب مانگ کر آپ یا تو میری بے حسی دیکھنا چاہتے ہیں یا اپنا ضبط آزمانا چاہتے ہیں

لیکن آپ پھر سن لیجئے مجھے آپ سے نفرت ہے آپ کے وجود سے مجھے گھن آتی ہے جس دن سے آپ نے مجھے چھوا ہے مجھے اپنے وجود سے نفرت ہو گئی ہے۔

مجھے فرق نہیں پڑتا کہ لوگ میرے بارے میں کیا کہتے ہیں

کوئی میری ذات پر کیا الزام لگاتا ہے کوئی مجھے کتنا ناپاک کرتا ہے۔

ہاں مگر اس بات سے پڑتا ہے کہ میں اپنے شوہر کی نظروں میں کتنی معتبر ہوں۔میں چاہتی تھی میری زندگی میں شامل ہونے والا شخص میرے کردار کی گواہی دے

جو میری آنکھوں میں دیکھ کر میری پاکیزگی میری پاکدامنی کی مثال دے عالم سلطان شاہ صاحب میرا شماران لڑکیوں میں ہوتا ہے جو اپنے آپ کو شوہر کی امانت سمجھ کر دنیا کے ہر فرد ہر جرم سے بچا کر رکھتی ہیں

جس کیلیئے اس کی زندگی میں شامل ہونے والا مرد ہی سب کچھ ہے عالم سلطان شاہ صاحب میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جن کو محبت چاہیے ہوتی ہے آپ اپنی محبت رکھے اپنے پاس مجھے اپنے شوہر سے عزت کی امید تھی جو آپ دیں نہیں سکے تو بلا اور آپ مجھے کیا دے سکتے ہیں۔

وہ رونا نہیں چاہتی تھی اس کے آنسو اسے کمزور کرتے تھے۔وہ خود پر ضبط کرتی پھر بولی

محبت کے دعوے

دیوانگی کی مثالیں

مجھے نہیں ہے ضرورت آپ کی محبت کی اپنی دیوانگی آپ کا جنون آپ کا عشق یہ خوشیوں کے دکھاوے رکھیں اپنے پاس نہیں چاہیے مجھے آپ کی دی ہوئی بھیک کی خوشیاں نہیں چاہیے مجھے آپ کی محبت کی چاشنی میں ڈوبے الفاظ

اور کچھ نہ کرتے آپ اتنا لحاظ تو کر جاتے کہ حویلی میں آنے والی لڑکی آپ کے نکاح میں آئی ہے۔اس کی عزت آپ کی عزت ہے اس کی رسوائی آپ کی رسوائی ہے۔اس کے گلے میں آنسو کا گولا پھسنے لگا

آپ دن رات مجھے مارتے کوروں کی برسات کرتے میری ذات کو نہ اچھالتے میری روح کو گھائل نہ کرتے تو آج میں آپ کو آپ کی قدموں میں پڑی ملتی۔آپ کے سارے ظلم و ستم سہہ کر آپ کو اپنا سب کچھ مان لیتی

ہاں میں بھول جاتی کہ آپ مجھے اپنے بھائی کے قتل کے الزام میں اپنے ساتھ اپنی حویلی میں لائے ہیں میرے لئے یہی سب سے عزت کی بات ہوتی کہ میں آپ کے نکاح میں ہوں آپ میرے شوھر ہیں میری ذات پر آپ کا حق ہے

لیکن آپ نے تو توڑ کر رکھ دیا تھا آپ نے میں طوائف۔۔۔۔۔طوائف سے بھی گندی۔۔۔۔

مت دوہرا و یہ لفظ بار بار میرے سامنے نین اللہ کا واسطہ ہے مجھ سے غلطی ہوئی ہے معافی مانگتا ہوں میں تمہارا گنہگار ہوں۔یہ سب کہہ کر بار بار مجھے اذیت سے دوچار مت کرو وہ تڑپ رہا تھا

اذیت۔۔۔۔۔۔!کون سی اذیت۔۔۔۔۔؟یہ تو آپ کے ہی الفاظ ہیں آپ نے تو ادا کیے تھے

ارے آپ تو اپنے ادا کیے ہوئے ایک لفظ پر تڑپ رہے ہیں آپ نے تو اور بھی بہت کچھ کہا تھا مجھے کتنے مردوں کے ساتھ رات گزاری تو میں نے۔۔۔۔۔؟

اس کے تڑپنے پر اسے سکون ملا تھا وہ بھی ایسے ہی تڑپتی تھی جب اس نے اپنی ذات پر الزامات برداشت کیے تھے وہ بھی اسی اذیت سے گزری تھی

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ مرد ہر چیز برداشت کر سکتا ہے غلط کہتے ہیں مرد اپنی پاک دامن عورت پر الزام برداشت کبھی نہیں کر سکتا۔

جب بات اپنی عورت پہ آتی ہے تب غیرت کچھ بھی برداشت نہیں کر پاتی غیرت تو قتل کو بھی واجب کر دیتی ہے لیکن کوئی انسان اپنا ہی قتل کیسے کرے اس کی برداشت ختم ہو چکی تھی عالم نے اسے لمحے میں خود سے دور کیا وہ گاڑی سے نکلتا گاڑی کا دروازہ پوری شدت سے بند کر چکا تھا

○○○○○○

وہ مسلسل رو رہی تھی اس کے آنسو لڑیوں کی صورت بہہ رہے تھے

وہ جانتی تھی کہ عالم یہ سب کچھ سن کر اب کس حال میں ہو گا اسے افسوس نہیں تھا اس نے جو بھی کہا تھا اس کا ایک ایک لفظ سچا تھا

کس منہ سے معافی مانگ رہا تھا کس منہ سے اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کا کہہ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

دانین کو تو یہ لگا تھا کہ شاید اب عالم اس کے سامنے آنے کی ہمت نہیں کرے گا اس سے نظریں ملانے کی بھی ہمت نہیں کرے گا

لیکن عجیب ڈھیٹ آدمی تھا اس کی ذات کو تباہ کر کے اب وہ اس سے معافی کی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی امید کر رہا تھا

ہاں وہ کسی کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی کسی کو ہرٹ کرنا کے اصولوں میں شامل ہی نہیں تھا

کسی کو تکلیف پہنچا کر وہ خود تڑپ اٹھتی تھی لیکن آج اسے افسوس نہیں تھا ہاں اسے کوئی افسوس نہیں تھا اس بات کا عالم اس کی وجہ سے تڑپ رہا ہے اس کی وجہ سے وہ تکلیف کا شکار ہے

وہ آرام سے گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی

گاڑی ایک کچی سڑک پر کھڑی تھی دائیں بائیں دونوں طرف دور دور تک فصلیں پھیلیں ہوئی تھی

دور اندھیرے میں روشنی کے چھوٹے چھوٹے دیپ نظر آرہے تھے شاید گاؤں کے آباد گھروں میں اس وقت سکون سے سونے کا وقت تھا

اس نے عالم کا سکون تباہ کر دیا تھا اس نے آگے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور دور تک عالم اسے کہیں نظر نہ آیا اندھیرا پوری طرح چھا چکا تھا

پتہ نہیں وہ کس طرف نکل گیا تھا اسے بیچ سڑک پر تنہا چھوڑ کر۔اس کا دل چاہا کہ وہ گاڑی سے نکل کر ایک نظر یہ سہی مگر اسے دیکھ لے لیکن پھر سوچا نہ جانے وہ اس سب کا کیا مطلب نکالے

اس پر وہ یہ ظاہر ہر گز نہیں ہونے دے سکتی تھی کہ وہ اس کی پرواہ کرتی ہے بلکہ اس ایک مہینے میں وہ اسے یہ ثابت کرنے والی تھی کہ اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

وہ ایک مہینے میں اپنی بھر پور نفرت کا اظہار کر کے اس کے دل سے اس کی محبت کو بھی نوچ لینا چاہتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس کے سامنے خود کو بہادر ظاہر کرتے ہوئے یہ بھول گئی تھی کہ وہ کمزور سی لڑکی ہے۔اور اب اسے گھپ اندھیرے میں اکیلے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا

OOOOOO

اس کے الفاظ نے اسے اندر تک گھائل کر دیا تھا۔ہاں اب اس کے اندر ہمت نہیں تھی معافی مانگنے کی۔

وہ اس کا نام کتنے مردوں کے ساتھ جوڑ کر چکا تھا

اسے طوائف سے بھی گرا ہوا کہہ کر اس نے نین کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو بے لباس کیا تھا۔

کیا وہ معافی کے لائق تھا اس کا دل اس سے سوال کر رہا تھا

اس کا دل بھی یہی گواہی دیتا تھا کہ وہ معافی کے لائق نہیں ہے اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو برباد کیا تھا اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا گھر وندا اجاڑ دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس نے اپنے ہاتھوں سے خود کو لوٹا تھا۔وہ کتنی ہی دیر گاڑی سے کافی زیادہ فیصلے پر کھڑا خود سے جنگ لڑ رہا تھا اس کے ہاتھ میں دبا سگریٹ مسلسل دھواں کا روپ اختیار کر رہا تھا۔

وہ بار بار اپنے ہاتھ سے مکا بناتے پوری شدت سے پتھر پر مار رہا تھا

پھر اسے احساس ہوا کہ اسے یہاں رکے کافی وقت ہو چکا ہے نین گاڑی میں اکیلی تھی۔وہ اسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا

بلکہ وہ اسے چھوڑ ہی نہیں سکتا تھا وہ اس کی محبت تھی

جنون دیوانگی عشق کتنے چھوٹے لفظ محسوس ہوتے تھے اس کے احساسات کے سامنے وہ تیزی سے واپس گاڑی کی جانب بڑھا جب دھیان اپنے ہاتھ پر گیا

اس پر اچھا خاصا بڑا زخم ہو چکا تھا غصے میں اپنے آپ کو تکلیف پہنچانا اس کے لیے ایک عادت بن چکی تھی جب سے نین اس کی زندگی میں شامل ہوئی تھی خود کو ایسی کتنی ہی چھوٹیں دے چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جب جب اس نے اپنی محبت پہ ہاتھ اٹھایا تھا اس نے اپنے آپ کو بھی سزا دی تھی کیونکہ نین سے محبت کو تو وہ اپنی غلطی تسلیم کرتا تھا

اس نے اپنے کندھے پر رکھی ہوئی چادر کا بڑا ٹکڑا اپھاڑ کے اپنے ہاتھ پر لپیٹا۔اور اس انداز میں لپیٹا کے اس کے زخم کا ذرا سا بھی اندازہ نین کو نہ ہو۔

وہ گاڑی میں آکر بیٹھا وہ محسوس کر چکا تھا کہ وہ ڈری ہوئی ہے اس کی آنکھوں کی سرخی دیکھ کر نین رخ پھیر گئی پتہ نہیں کیوں لیکن اب عالم کا یہ انداز اسے اس سے خوفزدہ کر رہا تھا۔

ڈر تو نہیں لگا وہ بے حد نرمی سے پوچھنے لگا

اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ارادہ اسے احساس دلانے کا تھا کہ وہ اسے بیچ سڑک پر آدھی رات کو اکیلے چھوڑ کر کیسے چلا گیا

کوئی بات نہیں جان اب تو ساری زندگی یہی رہنا ہے۔ابھی تم گاؤں کی سڑکوں سے واقف نہیں ہو یہ بالکل بھی خطرناک جگہ نہیں ہے میرے خیال میں ہم دونوں کو نہ یہاں روز شام کو واک کے لئے آنا چاہیے

https://www.zubinovelszone.com

ویسے بھی کافی رومنٹک لگتا ہے اور میں کافی رومینٹک انسان ہوں خیر یہ ساری باتیں تو ایک مہینے کے بعد ہم کریں گے ابھی تو تمہیں اس ایک ماہ مجھ سے محبت بھی ہونی ہے وہ بے حد دلکشی سے مسکراتا اسے حیران کر گیا تھا

اس نے حیرانگی سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جبکہ وہ آنکھ دباتا اپنی مسکراہٹ برقرار رکھے ہوئے تھا نین نفی میں سر ہلاتے ہوئے چہرا ہی پھیر گئی

یہ ڈھیٹ نہیں ماہا ڈھیٹ انسان تھا۔ دانین پر جیسے انکشاف ہوا تھا۔ جبکہ عالم اس کی حیرانگی پر کندھے اچک آگیا

ooooooo

تھوڑی دیر دادا جان کے پاس رک کر اب وہ کمرے میں آیا تو نین گہری نیند سو رہی تھی اسکا صوفے پر سونا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

وہ بھی تب جب ہر طرح کے فاصلے مٹ چکے تھے اس رات جو کچھ بھی ہوا وہ عالم نے صرف اور صرف اس کی جان بچانے کے لئے کیا تھا۔

اور اب وہ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہ سچ تھا کہ جب تک وہ اپنے دل سے راضی نہ وہ اسے فورس نہیں کرنے والا تھا لیکن یوں صوفے پر سو کر وہ اپنی نیند خراب کر رہی تھی

عالم آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آیا اور اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھر کر بیڈ کی طرف لایا اس نے بہت احتیاط سے اسے سمیٹا ہوا تھا تا کہ اس کی نیند نہ کھلے

وہ آہستہ سے اسے بیڈ پر رکھتا اس پر کمبل ٹھیک کرنے لگا جب بے ساختہ ہی نظریں اس کی ناک میں موجود چھوٹی سی نتھلی پر رک سی گئی۔

اس کا دل اس کی نتھلی کو چھونے کے لئے مچل اٹھا تھا۔ وہ اس کے چہرے پر جھکا لیکن پھر یہ سوچ کر کہ اس کی نیند خراب ہو جائے گی اس کی ناک کو اپنی ناک سے ٹچ کرتا غیر محسوس انداز میں اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتا پیچھے ہٹ گیا۔

اس پر کمبل ٹھیک کرتے ہوئے وہ اس کے پیروں کو کمبل لپیٹنے لگا تو دھیان اس کے سرخ و سفید پر پڑے جلنے کے نشان پر گیا۔

اس کا پیر جلا ہوا تھا زخم بالکل تازہ تھا یقیناً یا تو یہ چوٹ آج لگی تھی یا پھر کل کتنا بے خبر تھا وہ اس سے اسے خود سے نفرت سی ہونے لگی تھی اپنی ہی محبت کو کتنی تکلیفوں سے دوچار کیا تھا اس نے۔

وہ جلدی سے فاسٹ ایڈ باکس سے اس کے لیے ٹیوب نکال کر لایا اور بے حد احتیاط سے اس کے پیر کی مساج کرنے لگا کوئی اس وقت اگر عالم سلطان شاہ کو دیکھتا تو کبھی یقین نہ کرتا کہ وہ کسی کے پیروں پر یوں جھک سکتا ہے۔

لیکن اس وقت اس کی محبت تکلیف میں تھی وہ اپنا غرور اپنا اسٹیٹڈ اپنا آٹیوٹ ہر چیز بلا کر صرف اور صرف اسے اس تکلیف سے نجات دلانا چاہتا تھا۔

اس نے بے حد نرمی سے یہ کام کیا تھا تا کہ سے بالکل تکلیف نہ ہو اور نہ ہی اس کی نیند خراب ہو اور ایسا ہی ہوا تھا شاید وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی اسی لیے وہ اپنے پیر پر ہوتی حرکت کو محسوس ہی نہ کر پائی

اسے مکمل سردی سے بچا کر وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا اس نے دوسری طرف کروٹ لے کر اس حسین وجود کے حصار سے نجات چاہیے لیکن یہ ممکن ہی نہیں تھا۔

اس کا دل اس کی قربت کے لئے میں مچل رہا تھا۔ وہ ایک دفعہ پھر اس کی طرف کروٹ لے کر اس کے چہرے پر نظریں جمائے اسے دیکھنے لگا لائٹ بلب کی روشنی میں اس کی ناک کی چھوٹی سی نتھ خوب چمک رہی تھی

تو خوبصورت تھی بے حد حسین تھی لیکن اس کی نام کی نتھ نے اس کے چہرے کو الگ ہی رونق بخشی تھی۔ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے دل و دماغ میں محفوظ کرتا آہستہ سے آنکھیں بند کر گیا

○○○○○○○

آپ کی بیگم پر ایک اور کیس چل نکلا ہے آپ کی بیگم نے اون ڈیوٹی ایک آفیسر کو رشوت دینے کی کوشش کی ہے

ہم ان پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتے تھے لیکن انہوں نے ہمیں مجبور کیا۔ایک تو اتنے ثبوتوں اور گواہوں کے باوجود وہ اپنے جرم کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں رہی۔ ہم لیگل ایکشن لیں گے انہیں ریمانڈ روم میں رکھا جائے گا تا کہ وہ اپنا جرم قبول کرے۔

قانون ہمیں ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا سلوک کرنے کی پوری اجازت دیتا ہے۔ پلیز آپ ان سے کہیں کہ اپنا جرم قبول کر لیں ہم ان کو کم سے کم سزا دلوانے کی کوشش کریں گے

ویسے آپ بہت مہذب انسان ہیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ آپ لوگ ہمارا ساتھ دینے کے بجائے ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ آپ کو ایک مشورہ دینا چاہوں گا میں۔ کہ آپ کی بیگم بچ تو ویسے بھی نہیں سکتی اس کیس میں وہ پوری طرح سے انوول تھی اور ثبوت ان کے خلاف ہیں

تو بہتر ہو گا کہ آپ اپنا پیر بیچ میں سے نکال لیں اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ ہم لوگ رشوت کھا کر آپ کی بیگم کو چھوڑ دیں گے تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا یہ کیس بند نہیں ہو گا کیونکہ یہ کیس عالم سلطان شاہ نے کروایا ہے

آپ خود اتنے بڑے وکیل ہیں جناب آپ کم از کم غلط کا ساتھ نہ دیں آپ کو خود ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کرنا چاہیے۔

بر حل آپ مل سکتے ہیں ان سے اور انہیں سمجھا بھی دیجیے کہ دوبارہ ایک اون ڈیوٹی افسر کو رشوت دینے کی غلطیاں ہر گز نہ کریں ورنہ ہر بار ہم معاف نہیں کریں گے

پولیس افسر کانسٹیبل کو اشارہ کرتے ان سے کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

جبکہ بریرہ کی اس حرکت نے صفدر شاہ کو شرمندہ کر دیا تھا وہ خود ایک بے حد قابل وکیل تھے۔ ایک تو بریرہ کے خلاف اتنے سارے ثبوت تھے اور دوسری طرف وہ لوگوں کو رشوت دینے کی کوشش کر رہی تھی

وہ اپنے خلاف کو مزید مضبوط کرتی جا رہی تھی جوان کے کیس کو مزید مشکل بنا رہا تھا

OOOOOO

نہ تو کسی سے بات نہ کروانہ پنے حق میں آواز اٹھاؤ تو کیا کروں یہاں جیل میں پڑی رہوں کیسے وکیل ہیں آپ اتنا نہیں کر سکتے میرے لیے

فی الحال تو میں نے کچھ کیا ہی نہیں روحان کے قتل میں میرا کوئی ہاتھ نہیں ہے جب میں بے گناہ ہوں تو آپ کچھ نہیں کر سکتے اگر میں گناہ گار ہوتی تو آپ تو خود مجھے پھانسی پر چڑھا دیتے

کیا فائدہ ہے آپ کے اتنے بڑے وکیل ہونے کا کیا فائدہ ہوا آپ کی اتنی بڑی ڈگری کا اتنے سالوں کی محنت کا جب مجھے ہی جیل سے آزاد نہیں کروا سکتے

بس کرو بریرہ بد تمیزی کرنا بند کرو۔ بات کرنے سے پہلے ہوش کیا کرو کہ تم کس کے سامنے بول رہی ہو

ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں تمہیں چھڑوانے کی لیکن تم خود اپنے خلاف کیس پر کیس بنائے جا رہی ہو

تمہاری بینک ڈیٹیل آچکی ہیں پندرہ کروڑ میں تم نے کوئی بزنس نہیں شروع کیا تھا بلکہ کسی لڑکی کو بھیجے تھے اور تم نے وہ کون سے گناہ کے تحت بھیجے تھے یہ تو تم خود ہی بتاؤ گی

اور وہ تو پولیس ریمانڈ روم میں تم سے پوچھے گی بہتر ہے کہ پہلے پہلے اپنا گناہ قبول کر لو ورنہ ریمانڈ تو میں تمہارا کیا حال ہو گا تم سوچ بھی نہیں سکتی

https://www.zubinovelszone.com

دوسرا کیس عالم سلطان شاہ نے تم پر بنایا ہے اپنی بیوی پر گھٹیا الزام لگانے کا۔ تم نے عالم سلطان شاہ کی بیوی پر یہ الزام لگایا کہ روحان کے ساتھ اس کے غلط تعلقات تھے۔ تم نے اس لڑکی کی غلط نشاندہی کی

اور اب تم اپنے کیس کو مزید مضبوط کرتے ہوئے آفیسر کو رشوت دینے کی کوشش کر رہی ہو۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ کیسا عالم سلطان شاہ کے ہاتھ میں ہے

اگر تم روحان کے قتل میں شامل نہیں ہو تو بھی دو گناہ تم اور کر چکی ہو ان کی سزا تمہیں ضرور ملے گی

اور یہ کیس چھ ماہ تک چلے گا تب تک تو یہی جیل میں رہو گی کیونکہ تمہاری ضمانت کو ہر طرح سے رد کر دیا گیا ہے

اور ہم تمہیں یہی بتانے کے لئے یہاں آئے ہیں اپنی غلطیوں کی وجہ سے تم اس کیس کو بہت مضبوط کر چکی ہو۔ اور چاہے اب ہم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرنے تو میں یہاں سے آزاد نہیں کروا سکتے

اور اب ہم سے کسی بھی قسم کی امید مت رکھو۔

یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی تم ہم سے اچھی امید رکھ رہی ہو میرا تو یہاں آنے کا دل نہیں کر رہا تھا تمہاری شکل دیکھنے کا دل نہیں کر رہا تھا

یہاں آیا ہوں تو صرف اپنے باپ کے لئے۔ جو بار بار تمہاری فکر میں اپنی طبیعت خراب کر رہے ہیں انہیں تو ابھی پتہ ہی نہیں تمہارے کرتوتوں کا۔ سنبھل جاؤ بریرہ اگر تم نے روحان کے خلاف کچھ نہیں کیا دنیا کا کوئی قانون تمہیں سزا نہیں دلوا سکتا

لیکن اس گناہ کو قبول کر لو کہ تم نے عالم سلطان شاہ کی بیوی کی غلط نشاندہی کی ہے۔ اسے ہلکے میں لینے کی غلطی مت کرنا وہ جنونی انسان ہر حد پار کر سکتا ہے

صفدر شاہ تو کچھ بھی نہ بولے لیکن زایار نے کوئی کمی بھی نہ چھوڑی تھی وہ بریرہ کو مزید غلطیاں کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا وہ ان کی عزت کو جیل کے اندر رہ کر اچھال رہی تھی

اگر وہ غلط نہیں تھی تو کیوں پولیس کو رشوت دینے کی کوشش کر رہی تھی

آج گاؤں کی ندی پر عالم اس سے ملنے آنے والا تھا۔یقیناً عالم کے پاس جو ثبوت ہے وہ اسے ضرور دکھانے والا تھا۔

جب کہ آج صبح ہی عالم نے اسے ایک وائس نوٹ بھجا تھا جس میں بریرہ کسی لڑکی کو بھی یہ کہہ رہی تھی کہ وہ اسے پیسے بھجوادے گی لیکن وہ روحان کو یوں ہی بے وقوف بناتی رہے اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر رکھے

اور اس کے بعد جس طرح سی زایار نے وعدہ کیا تھا کہ وہ روحان کے لئے عالم کا ساتھ دے گا تو اسے عالم کا ساتھ دینا ہو گا

زایار میں یہاں نہیں رہ سکتی سمجھنے کی کوشش کریں مجھے یہاں سے باہر نکالو مجھے یہاں گھٹن ہو رہی ہے پلیز زایار میں بیوی ہوں آپ کی آپ میرے سے کیسے کر سکتے ہیں ٹھیک ہے ہو گی مجھ سے غلطی آئندہ نہیں کروں گی

ٹھیک ہے آپ اپنی بیوی کے لیے نہیں لیکن ہادی کی ماں ہونے کے ناطے تو مجھے آزاد کروانے کی کوشش کریں میں یہاں نہیں سکتی

وہ بری طرح سے روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی جیل کے تہہ خانے میں رہنا کتنا مشکل تھا اب اسے احساس ہو چکا تھا

یہ سب کچھ تو تمہیں تب سوچنا تھا جب تم نے کسی پاکدامن لڑکی کے کے دامن پر کیچڑ اچھالا تھا میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا سوائے کوشش کے اور کوشش بھی میں صرف اس لئے کروں گا کیوں کہ تم میرے چاچا کی بیٹی ہوں ہادی کی ماں تم کبھی بن نہیں پائی اور اپنی بیوی میں تمہیں مانتا نہیں

وہ اس کے ہاتھ اپنے کالر سے نیچے کرتا بولا جب اس کا فون بجنے لگا

السلام علیکم لالی خیریت تو ہے تم اتنے پریشان کیوں ہو۔۔۔وہ چہرہ دوسری طرف پھیرے پریشانی سے بولا تھا صفدر شاہ اس کے پریشان ہونے پر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوئی تھی

تم لوگ اسے ہسپتال لے کر جاؤ میں ابھی گھر پہنچ رہا ہوں وہ صفدر شاہ اشارہ کرتے ہوئے بولا اور فون بند کرتے ہوئے ان کی طرف متوجہ ہوا

چاچو پازیب بے ہوش ہو گئی ہے۔ مجھے ابھی گھر جانا ہے وہ پریشانی سے کہتا باہر کی جانب بھاگا تھا جبکہ اس کی جلد بازی کو دیکھتے ہوئے بریرہ کی آنکھیں جلنے لگی تھی

خیال رکھنا اپنا ہم کوشش کریں گے۔ وہ بریرہ کے سر پہ ہاتھ رکھتے باہر نکل چکے تھے۔

بریرہ کو یہ تو سمجھ میں آ چکا تھا کہ یہ کیس بہت مضبوط ہے وہ آسانی سے نہیں نکلنے والی تمام ثبوت اس کے خلاف ہو چکے ہیں جیل میں رہنا اس کے لیے بے حد مشکل ہے کوئی اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتا اسے خود ہی اپنے لئے قدم اٹھانا ہو گا

ooooo

وہ بھاگتا دوڑتا گھر آیا تھا لیکن یہاں تو سب کچھ نارمل تھا سب مسکرا رہے تھے ہنس رہے تھے آج تو سکندر شاہ اس کے کمرے میں موجود تھے

سب کو نظر انداز کرتا وہ پازیب کے پاس آیا تھا جہاں ہادی کے ساتھ چپکا ہوا تھا

https://www.zubinovelszone.com

بابا میری بہن آنے والی ہے۔۔اس سے پہلے کوئی بھی اسے کچھ اور بتاتا ہادی چہکتا ہوا اس کے سینے سے لگا تھا

جب کہ اس کے اس طرح اچانک اعلان کرنے پر پازیب شرمندہ ہو گئی تھی
لالی سب کا منہ میٹھا کر رہی تھی وہ ہادی۔کے انداز پر کھکھلائی

زایار نے ایک نظر پازیب کے شرمائے ہوئے روپ پر ڈالی۔اس کا دل تو کہہ رہا تھا وہ اسے باہوں میں بھر کر اپنی خوشی کا کھل کا اظہار کرے

لیکن فی الحال ایسا ممکن نہیں تھا اسی لئے تو وہ ہادی پر بھی اپنا تمام تر پیار لوٹا رہا تھا

اپنی خوشی میں اتنا خوش تھا کہ احساس بھی نہ ہوا کہ کب سکندر شاہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے اپنے ساتھ لگایا

آج سات سال بعد اس نے اپنے باپ کا لمس محسوس کیا تھا
مبارک ہو۔۔۔مٹھائی کا ٹکڑا اٹھاتے اس کو کی جانب کرتے ہوئے بولے تو خوشی سے زایار کی آنکھیں چھلک پڑیں اگلے ہی لمحے وہ ان کے سینے سے لگ چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

صفیہ بیگم خوشی سے رونے لگیں۔آج سات سال کے سارے فاصلے مٹ چکے تھے۔وہ فاصلے جو بریرہ نے بنائے تھے پازیب کی وجہ سے مٹ گئے تھے

صفیہ بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے زایار کی پیشانی چوم کا اسے مبارک باد دی
آج ان کا بیٹا خود باپ بننے والا تھا۔دنیا کے سامنے وہ ہادی کا بھی باپ تھا۔لیکن اس خوشی کو وہ خود پہلی دفعہ محسوس کر رہا تھا

بس ثابت کر لیا نا آپ لوگوں نے کہ مجھے کچرے کی ٹوکری سے اٹھا کر لائے ہیں ان تینوں کی محبت لٹاتے منظر پر لالی کی دہائی نے زایار اور سکندر شاہ کو قہقہ کر لگانے پر مجبور کر دیا

ارے تم تو میری شہزادی ہو میری جان ہو اس کے گال کھینچتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھتا خوشی سے بولا

تو لالی کا بنا ہوا موڈ سکندر شاہ کے سینے سے لگتے ہی بحال ہو گیا

سب ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہے تھے۔ہادی بار بار پازیب کے گال کو چومتا خوشی سے چہک رہا تھا جب پازیب نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بہت پیار سے اس کے گال پر بوسہ دیا

اس سے پہلے کہ وہ اپنے گال کو ہاتھ لگاتا زایار نے سے اپنی طرف کھینچتے ہوئے ہادی کے گال پر بوسہ دیااور ساتھ یہ مسکرا کر پازیب کو آنکھ دبائی۔

زایار کی اس حرکت پر پہلے تو اس نے آنکھیں دکھائی پھر نظریں جھکا کر شرمادی

○○○○○

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے لڑکی کہیں نہیں جا رہی ہو تم کسی نکاح میں جانے کی ضرورت نہیں ہے گھر پر رہو

اب یا تو تم ہوسٹل جا سکتی ہو یا گھر پے اور آگے پیچھے ہم تمہیں کہیں پر نہیں جا سکتی پہلے ہی مصیبتیں سر پر منڈلا رہی ہیں

پاکیزہ بیگم بے حد غصے سے بولی تھیں وہ صبح سے ضد کر رہی تھی کہ امی مجھے جانے دیں سندس کی بہن کا نکاح ہے

وہ ہر گز بھی اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھیں۔ پازیب کی طرف سے ملی اتنی بڑی خوشخبری کو وہ اپنے طریقے سے استعمال کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اس نے سوچا تھا پاکیزہ بیگم کا موڈ ٹھیک ہے تو وہ اسے جانے کی اجازت دے دیں گے لیکن ایسا بھی نہ ہوا

دوسری طرف سندس اسے فورس کر رہی تھی وہ منہ بنا کر اداسی سے بیٹھی جب صفدر شاہ نے کمرے میں قدم رکھا

کیا ہو گیا ہماری شہزادی کا موڈ کیوں آف ہے وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس کی خراب موڈ کی وجہ پوچھنے لگے

آپ کی شہزادی کا دماغ خراب ہو گیا ہے کسی کے نکاح میں جانا چاہتی ہے یہ پاکیزہ صاحب بیگم بھری ہوئی تھی شروع ہو گیں

https://www.zubinovelszone.com

ہاں تو اس میں غلط کیا ہے وہ بھی سہیلی کی شادی میں جانا چاہتی ہے ضرور جائے ایک شخص کے ڈر سے ہم اپنی بیٹی کو قید تو نہیں کر سکتے پاکیزہ بیگم جو یہ سوچ رہی تھیں کہ وہ اس معاملے میں اس کا ساتھ دیں گے

ان کے کہنے پر انہیں دیکھنے لگیں جبکہ سنیہا خوشی سے چہکتی ہوئی ان کے سینے سے لگ چکی تھی

میں ابھی سندس کو گڈ نیوز سے آتی ہوں وہ بے حد خوشی سے ہنستی کھیلتی باہر بھاگ گئی تھی پاکیزہ بیگم ارے ارے ہی کرتی رہیں گیں

oooo

کیا تم سچ کہہ رہی ہو سنیہا مجھے یقین نہیں آ رہا کیا سچ میں تمہارے گھر والوں نے تمہیں یہاں آنے کی اجازت دے دی مجھے لگتا ہے کہ میں خوشی سے بے ہوش ہو جاؤں گی۔ سندس سچ میں بے حد خوش تھی اور اس کی خوشی کو محسوس کرتے ہوئے سنیہا بھی چہک رہی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

میں جھوٹ کیوں بولوں گی بلا۔۔۔؟ بالکل سچ کہہ رہی ہوں میں آرہی ہوں تمہاری بہن کے نکاح میں ہم وہاں خوب مستی کریں گے خوب انجوائے کریں گے۔ وہ خوشی سے اسے اپنی پلاننگ بتارہی تھی

جبکہ سندس تو بس اس بات کا انتظار کررہی تھی کہ کب سنیہا کی کال ختم ہو اور وہ بھاگ کر تراب کے پاس جائے اسے یہ خوشخبری سنانے کے لیے کہ اس کی بیگم صاحبہ ان کی حویلی میں آنے والی ہے۔

لیکن وہ کال ختم کرنے کا نام نہیں لے رہی تھی وہ اس سے اپنی ہی من پسند باتیں کیئے جارہی تھی نکاح میں کس طرح سے انجوائے کرنا ہے وہ پہلی بار اس کے ساتھ کوئی فنکشن اٹینڈ کررہی تھی۔

اس وقت وہ پوچھ رہی تھی کہ اس کے گھر کا ماحول کیسا ہے اس کے گھر میں کون کون ہے اس کا ارادہ تھا کہ وہ دونوں بالکل ایک جیسا ڈریس پہنے گی۔ وہ تو اس نکاح کو اٹینڈ کرنے کے لیے بہت زیادہ پرجوش تھی

وہ کتنی ہی دیر اس سے باتیں کرتی تھی اسے سب کچھ بتاتی رہی۔۔۔اس نے اسے سب کے بارے میں بتایا تھا دادا دادی تایا تائی چھوٹے تایا چھوٹی تائی۔ بڑا بھائی اس کی بے حد پیاری سی بیگم سب کے بارے اسے سچ سچ بتایا تھا ساتھ ہی سب کی نیچر بھی بتائی۔اور پھر آخر میں تراب

اس نے نام تو نہیں لیا تھا لیکن پھر بھی اسے تراب کے بارے میں بہت کچھ بتایا تھا۔ باقی سب کچھ جان کر تو بہت خوش تھی لیکن تراب کے بارے میں جاننے میں اسے کوئی خاص انٹرسٹڈ نہیں تھا ۔کیونکہ اس سے کوئی مطلب ہی نہیں تھا

اسے بس اجازت مل گئی تھی نکاح میں جانے کی اس سے بڑی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی تھی اگر امی کے بس میں ہوتا تو وہ اسے کبھی بھی نہ جانے دیتی وہ تو بابا تھے جو اس پر کسی قسم کی کوئی روک ٹوک نہیں کرتے تھے وہ اپنی بیٹی کو بہادر بنانا چاہتے تھے۔

وہ اپنی بیٹی کو ایک کامیاب وکیل بنتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے انہوں نے روحان کے لیے یہ خواب سجایا تھا لیکن روحان کو ان سب چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ اپنی زندگی کی موج مستی میں ہیں مگن رہنے والا انسان تھا

مزید تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد سنہا نے کال بند کی تو وہ بھاگتی ہوئی تراب کے کمرے میں آئی تھی

○○○○○○

ادا میں آپ کے لیے بہت بڑی خوش خبری لائی ہوں نکالے پانچ ہزار روپے پھر بتاتی ہوں وہ اس کے کمرے میں داخل ہوتی چہکتے ہوئے کہنے لگی

اپنی خوشخبری رکھو اپنے پاس میں تمہیں پھوٹی کوڑی بھی نہیں دوں گا تم نے سمجھا کیا ہے مجھے میں کوئی تمہارا آئے ٹی ایم ہوں۔جب دل کرے پیسے نکلوانے آجاؤ

ویسے بھی مجھے ہوسٹل سنیہا کے نام پر تم نے بڑا تنگ کیا ہے اب مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید مت رکھنا

جب تمہارا دل کرتا ہے اٹھ کر پیسے مانگنے لگتی ہو جاتی تمہارے آبا تمہیں خرچہ نہیں دیتے جا کر اپنے ابا سے مانگو وہ اسے ہری جھنڈی دکھاتے ہوئے بولا

اتفاق سے آپ کے بھی ابا حضور وہی ہیں جو میرے ہیں آپ ہی ایک نمبر کے کنجوس لیکن میں آپ کو بتادوں جو خبر میں آپ کو سنانے والی ہوں اس کے بعد آپ پانچ کیا مجھے دس ہزار دینے کے لیے بھی خوشی تیار ہو جائیں گے وہ اپنی بات میں وزن لانے کے لئے بولی

تم آسمان لا کر زمین پر رکھ دو۔ میرے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہو گی۔ اور نہ ہی تمہیں مجھ سے ایک بھی پھوٹی کوڑی ملے گی چلواب رستہ ناپو اپنا اور اپنی خوشخبری کسی لفافے میں پیک کر کے اپنے پاس ہی رکھو مجھے نہیں سنی

وہ اسے باہر کا رستہ دکھاتے ہوئے بولا

ایک بار پھر سے سوچ لے تراب حیدر شاہ آپ کی سوچ سے زیادہ بڑی خوشخبری ہے ایک اور ناکام سی کوشش کرنے لگی اس کی دلچسپی بڑھانے کی

اب تھپڑ کھاؤ گی میرے ہاتھ کا نکلو یہاں سے۔ اور یوں منہ اٹھا کر میرے کمرے میں نہ آجایا کرو پہلے دروازے پر ناک کیا کرو اگر میں تم سے بات کرنے میں ایزی ہوں تو آجاؤ ورنہ وہی سے دفع

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو سندس نے بھی اسے گھور کر دیکھا۔

تراب ہر کسی کو بہت آسانی سے غصہ دکھالیتا تھا اپنی بات مکمل کر کے اسے پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ سامنے والا اس کا نے کیا سوچتا ہے

لیکن جب اسے سندس سے اس کی تھوڑی بہت اٹیچمنٹ ہوئی تھی اس کی کوئی بات بری نہیں لگتی تھی بلکہ وہ اس کی حرکتیں کافی زیادہ انجوائے کرتا تھا

اور اس میں بھی زیادہ عمل دخل سندس کا ہی تھا وہ کھل کر بات بھی نہیں کرتا تھا لیکن سندس ہر بات اس کے سامنے رکھ دیتی تھی اور جب سے ہوسٹل گئی تھی سنیہا کے ساتھ اس کی دوستی ہوئی تھی

وہ غیر محسوس انداز میں اس کے بے حد قریب آچکی تھی۔سندس کے ساتھ باتیں کرنا اسے تنگ کرنا نہ جانے کیوں اسے اچھا لگتا تھا آہستہ آہستہ اس پر یہ بات ظاہر ہو گئی تھی کہ سندس صنم اور ان کی ماں نرجس میں زمین آسمان کا فرق ہے

وہ سندس کو اپنی ہر بات بنا ہچکچائے کہہ دیتا تھا اور اسے تنگ بھی بہت کرتا تھا لیکن اس کی کسی بھی بات کا برا نہیں مناتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

کیونکہ وہ جانتی تھی اسے رشتے نبھانے کی عادت نہیں ہے رشتوں کو کس طرح سے رکھا جاتا ہے اسے آتا ہی نہیں ہے

اس نے خود ہی اپنے ہر رشتے کو خود سے دور کر رکھا تھا۔اسے کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

پہلے تو سندس کو بھی فرق نہیں پڑتا تھا اس نے تو کبھی محسوس بھی نہ کیا تھا کہ ان کا ایک بھائی بھی ہے اور نہ جانے کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی ہی ذات تک محدود ہے وہ کیوں خود تک محدود رہتا ہے کسی سے بات نہیں کرتا سندس نہیں جانتی تھی نہ ہی اس نے جاننے کی کوشش کی تھی

لیکن وہ رشتے نبھانے والی لڑکی تھی اپنے اکلوتے بھائی کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی بے شک وہ سوتیلا ہی کیوں نہ ہو اسی لیے وہ تراب کے بارے میں جاننے لگی تھی اسے سمجھنے لگی تھی اور تراب بھی اپنے کام سے کام رکھنے والا انسان تھا

سندس کا دل کرتا تھا کہ وہ اپنے بھائی سے بات کرے اس کے پاس جائے لیکن اس کا سرد رویہ دیکھ کر اس میں کبھی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ اس کے پاس جا سکے

پھر اتفاق سے وہ یونی میں ایڈمیشن لے چکی تھی جہاں سنیہا پڑھتی تھی وہ دونوں ایک ہی کلاس میں تھی۔

اسے بالکل بھی پتا نہیں تھا کہ سنیہا سے اس کا اتنا گہرا رشتہ ہے وہ تو اس میں ایک بار حیدر صاحب کو اس سے بات کرتے ہوئے سن لیا کہ وہ پاکیزہ کی بیٹی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے تھے اور وہ طلاق چاہتے ہیں جس پر تراب بھڑک تھا

ایک لڑکی کیلیئے اپنے بھائی کو اس طرح سے تڑپتے لڑتے دیکھ کر وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے

اس نے دادی سے جا کر سب کچھ پوچھا کہ اس نے سنہا کون ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اس خاندان کی پوتی ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ وہ یہاں آجائے۔اور اس کا سب سے گہرا رشتہ تراب سے تھا وہ تراب کی منکوحہ تھی

اپنے بھائی کو کسی کیلیئے یوں مچلتے دیکھ کر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ اپنے بھائی کی واحد خوشی کو اس سے دور نہیں ہونے دے گی

اسے سنیہا کی پہچان نہیں تھی لیکن اپنی کلاس میں پڑھتی ہے لڑکی اسے بے حد پسند تھی پہلے انکی دوستی بہت زیادہ نہیں تھی لیکن پھر اس نے ایک دن اس کے موبائل میں چوری سے سنہا کی تصویر بھی دیکھ لیں اور پھر اس نے سنیہا سے مزید اپنی دوستی بڑھائیں

اسے سنیہا اپنے بھائی کے لیے ہر لحاظ میں پرفیکٹ لگی تھی

اور آہستہ آہستہ سنیہا کی بدولت وہ اپنے بھائی کے قریب ہوتی جارہی تھی۔اور اسے جو بات سب سے اچھی لگی تھی وہ یہ تھی کہ تراب اس گھر میں وہ واحد شخص تھا جو اسے سندس کہہ کر پکارتا تھا

سندس آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی دروازے کی جانب جارہی تھی جب کہ تراب اسے نظرانداز کرتا اپنے ساتھ کام میں مصروف ہوگیا

https://www.zubinovelszone.com

میں آخری موقع دے رہی ہوں تراب حیدر شاہ پوچھ لے مجھ سے ورنہ پچھتائیں گے دروازے پر کھڑی ہو کر دھمکی دینے لگی تراب نے کپ اٹھا کر اسے مارنے کا اشارہ کیا

تو وہ منہ بنا گئی لیکن جاتے جاتے دروازے پر پلٹ کر اس نے اپنا کام کر دکھایا تھا

مجھے ویسے کوئی شوق نہیں آپ کو کچھ بھی بتانے کا اور نہ ہی یہ خوشخبری کیش کرنے کا میں پانچ ہزار روپے آپ سے آپ کی بیگم کی خدمت کے لیے مانگ رہی تھی

ظاہر سی بات ہے اب اگر وہ نکاح میں آئے گی تو اسے کسی بھی چیز کا دل کر سکتا ہے کچھ کھانے پینے کا وہ وہ گول گاپوں کی شوقین ہے دہی بھلے اچھے لگتے ہیں معصوم سی بچی ہے کسی بھی چیز میں دل آ سکتا ہے

لیکن نہیں یہاں تو سب کو نخرے دکھانے ہیں تو دکھاتے رہے بھئی ہمیں کیا اب کوئی ہمارے پیچھے بنائے کچھ بھی پوچھنے کے لئے وہ بنا مڑ کے دیکھے باہر کی جانب دوڑ لگا چکی تھی جب کہ تراب کی باتوں پر غور کرتا ہے اس کے پیچھے تقریباً بھاگنے کے انداز میں آیا تھا

○○○○○

سندس مجھے پوری بات بتاؤ۔۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے آتا بول رہا تھا جب کہ وہ پورے گھر میں بھاگ دوڑ کر رہی تھی

کیوں آپ تو مجھے پھوٹی کوڑی بھی نہیں دینے والے تھے اب کیوں بتاؤں آپ کو وہ بھی مکمل نخرے دکھاتی صوفے کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی جب کہ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے پورے ہال کے چکر کاٹ رہا تھا

سندس دیکھو اس طرح سے مجھے تنگ مت کرو ورنہ

مجھے آپ کی ورنہ سے ڈر نہیں لگتا۔ لیکن میری ورنہ سے آپ کا کام بگڑ سکتا ہے وہ دھمکی دے رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہتا تمہیں پانچ ہزار چاہیے دینا وہ اپنا وولٹ نکالتے ہوئے بولا

بیس ہزار بھی چلیں گے وہ بھرپور نخرے دکھاتے ہوئے بولی تراب نے گھور کر اسے دیکھا

اچھاٹھیک ہے آپ کاکارڈ بھی چلے گا زیادہ خرچہ بھی نہیں کروں گی میں میڈیکل اسٹوڈنٹ ہوں ادادنیا سے بیزار ہوں پریشان نہیں ہوں وہ شرارت سے کہتی ایک بار پھر سے بھاگنے لگی

داداجان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی تراب کواس طرح سے سندس کے پیچھے لگے دیکھ وہ بے حد خوشی سے ان کے بچوں جیسی حرکتیں دیکھ رہے تھے

جبکہ یہ شور سن کر دادی بھی باہر آ گئیں تھیں۔نرجس اپنی بیٹی کی ان حرکتوں پر پہلے پریشان ہو گیں ان کو لگا تھا کہ یقیناًاب تراب انہیں ذلیل کرے گا کہ اپنی بیٹی کو کچھ سیکھایا نہیں بدتمیز ہے

لیکن ایسا بھی کچھ نہ ہوا تھاوہ تواپنی ہی مستی میں لگے ہوئے تھے

اس سے اپنے مطلب کی بات نکلوانے کے لیے تراب کو ہمت ہارہی پڑی اس نے اپنے والٹ سے کارڈ نکال کراس کی جانب پھینکا تھا

جس پر سندس صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے برے سٹائل سے بولی تھی

https://www.zubinovelszone.com

ہم زمین پر پڑے پیسے نہیں اٹھاتے۔ جس پر تراب نے اسے پھر گھورا اس سے پہلے کے تراب کارڈ واپس اٹھاتا وہ زمین سے اٹھا کر بولی کہ کبھی کبھی اٹھا بھی لیتے ہیں اور پھر بھاگ گئی تھی

رک جاؤ میسنی بندری پہلے پوری بات بتا کر جاؤں وہ اس کے پیچھے ہی باہر آیا تھا

ٹھیک ہے آپ پہلے مجھے جھولا جھلائے پھر بتاؤں گی وہ اسے دیکھ کر فرمائش کرنے لگی

یہ کچھ زیادہ ہی نہیں ہو رہا اب وہ اسے دیکھ کر گھورتے ہوئے بولا

میں جو بھی کرتی ہوں وہ زیادہ ہی ہوتا ہے اور ابھی میں جھولا جھولنے کا دل کر رہا ہے تو اگر آپ مجھے جھولا جھلائے ورنہ آپ دو گھنٹے کے بعد آجایئے گا پھر بتاؤں گی آپ وہ اسے دیکھتی ہوئی دانت دکھا کر بولی

تمہاری بتیسی پوری کی پوری توڑ کر رکھ دوں گا وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے بولا تو سندس خوشی خوشی جھولے پر چڑھ چکی تھی

اور اب وہ اس سے خوب نخرے اٹھوا رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

آج تو سب کو حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے تراب اور سندس میں اتنی دوستی یہ کوئی عام بات تو ہر گز نہ تھی۔

وہ تو کسی سے بات تک کرنا پسند نہیں کرتا تھا اور کہاں وہ اس کے نخرے نہیں اٹھا رہا تھا

دو گھنٹے خوب کھجل کرنے کے بعد آخر اس کو تراب پر ترس آ ہی گیا تھا

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو عالم شیشے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا

وہ بیڈ پر کیسے آئی اسے اندازہ نہیں تھا یقیناً وہ ہی اٹھا کر لیا تھا

گڈ مارننگ جان تیار رہنا آج دوپہر میں شاپنگ پر چلنا ہے آج آفس میں بھی بہت کام ہے تھوڑا وقت نکال کے آوں گا پھر چلیں گے صنم کا نکاح ہے جمعے کو اور صرف دو دن ہی رہتے ہیں تو تم بھی تیاری کر لینا۔

وہ اس کے قریب آتا اس کا ماتھا چومتا اپنے کوٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔

آج کے بعد تم مجھے صوفے پر نہ ملو مسئلہ مجھ سے ہے اپنی نیند سے کیا دشمنی ہے تم مجھے پر کسی قسم کا ترس نہیں کھانا چاہتی جانتا ہوں لیکن خود پر رست کھاو مجھے سزا دینے لے لیے خود کو سزا مت دو

وہ بے حد نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ اسے نظرانداز کرتی اٹھ کر واش روم میں بند ہوئی تھی۔اس کا یوں نظرانداز کرنا عالم کو برا نہ لگا تھا وہ حق پر تھی

یقیناً یہاں کوئی اور ہوتا تو اب تک اس حرکت پر عالم سلطان شاہ کے سامنے اپنی ناک رگڑ رہا ہوتا

لیکن یہاں کوئی عام انسان نہیں بلکہ اس کی محبت تھی اس کی چاہت اس کا جنون اس کا سب کچھ تھی

○○○○○

وہ کب سے بیٹھی ان دونوں کی بحث سن رہی تھی۔ہادی کا کہنا کہ میرا بھائی آئیں گا وہیں زایار کا کہنا کہ مجھے بیٹی چاہے زایار ہادی کے ساتھ بچہ بنا ہوا تھا

پاس جہاں یہ سب کچھ بہت زیادہ انجوائے کر رہی تھی وہی اس کی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی تھی اور لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ نے جیسے بسیرا کر لیا تھا کتنے خوبصورت لمحات تھے یہ اس کی زندگی کے اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اتنی خوشی سے اور کبھی ہوئی تھی

ابے تو سوتا کیوں نہیں ہے بس اب سو جاوہ زور سے پکڑ کر اسے اپنی باہوں میں بھیجتا زبردستی سلانے کی کوشش کر رہا تھا

جو کہ ہادی کے لئے آگے سے ناممکن تھا اس نے شرط لگا رکھی تھی یا تو زایار پہلے سوئے گا یا وہ پہلے سوئے گا اور آج تو شام سے ہی وہ پازیب کے ساتھ چپکا ہوا تھا ایک لمحہ کے لئے بھی اسے اکیلے نہ چھوڑا

یہاں تک کہ آج تو واش روم جانے کے لیے بھی وہ پازیب کو اپنے ساتھ لے کر گیا تھا کہ کہیں وہ بابا کی سن کر بھائی کی جگہ ہی نہ لے آئے

پازیب تو اسے آسان لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ اللہ نے جو دینا ہوا وہ دے گا وہ دونوں ہی صرف تمہارے ہوں گے چاہے بہن ہو یا پھر بھائی ہو لیکن ہادی کا کہنا تھا کہ بہن ہو تو اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس سے اپنا کرکٹ پارٹنر چاہیے

جبکہ ہادی نے توصاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ اسے بیٹی چاہیے جس کا نام وہ پیار رکھے گا۔

پیار یعنی کے پازیب کے شروع سے لے کر سے زایار کے آخر تک وہ ان کی محبت کی نشانی ان کے پیار کا پہلا تحفہ

لیکن معصوم سے ہادی کو کہاں یہ ساری باتیں سمجھ آنی تھی وہ تو بس یہی سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ اسے اس کا کرکٹ پارٹنر ملنے والا ہے ہاں لیکن اگر زایار کی ضد جاری رہی تو اس کی ماں بھائی کی جگہ بہن بھی لا سکتی ہے

جب لالی اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی تب اس نے کہا تھا کہ اپنی بہن سے بولو کہ تمہارے لیے بھائی لے آئے لیکن ہادی کا جواب ایسا تھا لالی اور پازیب دونوں کو چپ لگ گئی

اس نے ڈر لے کہا تھا کہ پھوپو کا بیٹا نہیں بیٹی ہو گی اور وہ صرف میری ہو گی پازیب تو اس کے آگے کچھ بھی نہ بول پائی لیکن لالی نے اسے اپنے گلے سے لگاتے ہوئے آمین ثم آمین بھی کہا تھا

لیکن پازیب نے اسے ٹوک دیا تھا ایسا نہیں بولنا چاہیے تھا بچوں کو ان کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے بچپن سے ہی بچوں کو کسی کے ساتھ پابند کر دینے سے کتنے مسائل پیدا ہو سکتے تھے آج اسے سنیہا کو دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا لیکن لالی کا کہنا تھا

اگر اللہ نے چاہا تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا پہلے بیٹی کو تو آنے دو جب پازیب کی طرف سے خوشخبری ملی تھی رو ہر کوئی لالی سے بھی امید لگا بیٹھا تھا جس کی وجہ سے وہ بھی بوکھلائی بوکھلائی سارے گھر میں گھوم رہی تھی

لیکن نہ جانے اللہ نے اس کے نصیب میں کیا لکھا تھا

○○○

○○○○○○

اس کا ہاتھ بہت کھلا تھا۔ وہ جس چیز کی جانب دیکھتی وہ فوراً اس کے لیے لے لیتا۔ اگر وہ اس کے لیے کچھ پسند کرتا تو آگے سے کوئی جواب نہ پا کر بھی وہ اس کے لیے خرید لیتا جس پر دانین اسے مکمل نظرانداز کرتی۔

اب وہ دونوں جویلری کی شاپ پر تھے جبکہ صنم اور انعم دونوں اسی مارکیٹ میں باقی شاپنگ کر رہیں تھیں۔ انعم کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ دانین بے گناہ ہے اور عالم کی محبت بھی سب گھر والوں کے سامنے تھی

گھر میں ہر کوئی دانین کو سر آنکھوں پر بٹھا رہا تھا۔ سب باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھتے کہ شوہر کے بغیر زندگی کتنی مشکل ہو سکتی ہے لیکن دانین کو پرواہ نہ تھی وہ اپنی ضد پر قائم تھی کہ اسے عالم سے طلاق لینی ہے۔ اور ایک ماہ بعد عالم سے جڑا ہر رشتہ وہ ختم کرنے والی تھی

جس کو لے کر گھر میں سب پریشان تھے لیکن عالم کو تو جیسے اس بات کی پرواہ ہی نہ تھی۔ اس کا رعب جمانا حکم چلانا اب بھی وہیں تھا

نہیں یہ بھی نہیں ان چیچ دیکھاو۔ جس پر ابھی تک کسی کی نظر بھی نہ پڑی ہو۔ وہ شاپ کیپر حکم دیتا سامنے دیکھے تمام جویلری سیٹ کو ریجیکٹ کر چکا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

سر یہ آج ہی تین نئے ڈائزین آئے ہیں اور ابھی تک یہ کسی بھی کسٹمر کو نہیں دیکھائے وہ تین بے حد خوبصورت ڈائزین سامنے کرتے ہوئے بولا۔
جس میں دو کافی بھارے سیٹ تھے لیکن ایک بے حد نفیس ہلکا و نازک سا تھا

دانین کو تیسرا پسند آیا تھا لیکن عالم پہلے ہی شاپ کیپر سے بھاری سیٹ کی ڈیمنڈ کر چکا تھا۔
اور اس نے تیسرا چھوڑ کر باقی دونوں پیک کروا لیے تھے۔ جس میں سے ایک اسے نکاح والے جبکہ دوسرا صنم کی شادی کے کسی اور فیکشن میں پہنانا تھا۔

وہ بنا کچھ بولے اس کے ساتھ آ گئی تھی اس نے دانین کے لیے کوئی ڈریس نہ خریدہ تھا کیونکہ اس معاملے میں وہ اپنے اصول پر برقرار تھا۔ وہ نہ خود کسی کے چُج کیے کپڑے پہنتا تھا اور نہ ہی دانین کو پہنے دے سکتا تھا

شاپ سے باہر نکل کر اس نے انعم کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ دانین کے ساتھ لانچ کرنے پاس کے ہوٹل میں جا رہا ہے۔ وہ لوگ آرام سے شاپنگ کر کے اسے کال کر لیں

https://www.zubinovelszone.com

فون بند کرنے کے بعد وہ اس کا ہاتھ تھامیں ہوٹل میں آگیا نہ دانین نے مذاحمت کی نہ ہی اس سے کچھ کہا بس خاموشی سے اس کے ساتھ آگئی

وہ اس کے ہر سوال کا صرف ہاں یا نہ میں جواب دیتی باقی اس کی باتوں کا دانین کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔اس کا اس خوبصورتی سے نظرانداز کرنا عالم کو برا نہیں لگا تھا

○○○○○

وہ اس کے سینے پر سر رکھے اپنی انگلی سے اس کے سینے پر کچھ لکھنے میں مصروف تھی جب کے زایار اس کی حرکتیں نوٹ کرتا مسکرائے جا رہا تھا

زایار بریرا بیگم کا کیا ہوا۔۔۔۔؟

وہ جیل سے کب چھوٹے گی۔۔۔؟

جب سب کچھ ٹھیک ہو گا نہ۔۔۔؟

ان پر یہ جو بے بنیاد الزامات لگائے جا رہے ہیں۔۔۔۔

پازیب اس پر لگا کوئی بھی الزام بے بنیاد نہیں ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

کیا مطلب۔۔۔میں کچھ سمجھی نہیں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی

مطلب صاف ہے بریرہ پر لگنے والے الزامات میں کچھ بھی جھوٹ نہیں ہے جو کچھ بریرہ کے بارے میں بتایا جارہا ہے سب کچھ صحیح ہے اس نے ان ڈیوٹی افسر کو رشوت دینے کی کوشش کی ہے ایک اور کیس بن چکا ہے اس پر

دوسرا اس نے کسی لڑکی کی ذات پر الزام لگا کر اس کی سارے زندگی برباد کر دی ہے اور اب وہ لڑکی عالم سلطان شاہ کی بیوی ہے جس پر اٹھنے والے ہر انگلی کو وہ جڑ سے اکھاڑ دے گا

اور باقی جہاں تک روحان کی ہے مجھے نہیں لگتا کہ اس میں بھی کچھ بھی جھوٹ ہوگا بریرہ اپنے مطلب کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے مجھے لگ رہا ہے ممکن ہے بریرہ کا ان سب سے تعلق ہو

وہ بالکل سیریز انداز میں بول رہا تھا جب کہ پازیب کے لیے ان سب باتوں پر یقین کرنا بے حد مشکل تھا اس کی نظر میں بریرہ ایک بہت اچھی عورت تھی

اپنے ساتھ اس کے برے رویے کو وہ زایار کے لئے اس کی محبت کا نام دے چکی تھی زایار کا اسے نظرانداز کرنا شاید پازیب سے اس کی نفرت کی وجہ تھی

اور اس معاملے میں تو پازیب کو بھی لگتا تھا کہ زایار اس کے ساتھ بہت زیادتی کر رہا ہے لیکن اب جو زایار کر رہا تھا وہ اور بھی غلط تھا وہ اس پر لگے الزامات کو جھٹلانے کی بجائے یہ کہہ رہا تھا کہ وہ جو بھی ہے سب سچ ہے

زایار بریرہ بیگم کبھی کسی کے قتل کی سازش نہیں کر سکتی کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ کو اپنی بیوی پر اتنا یقین تو ہونا چاہیے

آپ کو ان کی نیت میں کھوٹ نظر آتی ہے وہ ایک بے حد اچھی عورت ہیں وہ بریرہ کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا تھا پازیب کو اس کی سوچ پر خریت کے ساتھ صدمہ بھی ہوا تھا

اچھا کتنی اچھی ہے ذرا بتاؤ مجھے کتنی اچھی ہے وہ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کتنی اچھی ہے وہ اٹھ کر بیٹھتا ہوا اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

وہ اتنی اچھی ہیں کہ مجھے اس گھر میں لے کر آئیں وہ بھی اپنی سوتن بنا کر کون عورت اپنے شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ بانٹتی ہے کون سی عورت ایک بدنام لڑکی کو اپنی سوتن بنا کر اسے اعلیٰ مقام دلواتی ہے بریرہ بیگم۔۔۔۔

https://www.zubinovelszone.com

بہت ہوا اب اس سے زیادہ اس کی اچھائیاں بیان نہ کرو کہ حقیقت جاننے کے بعد تمہیں اپنے الفاظ پر شرمندگی ہو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

مطلب کیا ہے آپ کی اس بات کا زایار بریرا بیگم مصیبت میں ہیں انہیں آپ کی ضرورت ہے اور آپ اس وقت یہاں مجھے ان کی خلاف بھڑکا رہے ہیں اسے سچ میں زایار کا یہ انداز برا لگ رہا تھا

میں کچھ نہیں کر رہا جان میں صرف تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے وہ عورت جس کے احسانوں تلے تم ڈوبی ہوئی ہو اس کے احسانوں کے بوجھ میں تم خود کو بے حد کمتر محسوس کرتی ہو اس کی حقیقت میں تمہیں بتاتا ہوں

بریرہ ویسی نہیں ہے جیسی دیکھتی ہے تم پر جو الزامات لگے تھے وہ لگانے والی کوئی اور نہیں بلکہ بریرہ ہی تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی میں تم سے نکاح کا خواہشمند تھا

میں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا اور یہی بات میں نے بریرا کو بتائی تھی اس کے بعد اس نے یہ پلاننگ کی کہ وہ تمہیں بدنام کر دے گی اور تم زندگی سے تنگ آکر خودکشی کر کے مر جاؤ گی

اس کا راستہ صاف ہو جائے گا لیکن میں نے اس کا کھیل خراب کر دیا غلط ٹائم پر تمہارے گھر جانے کا پلان بنا کے میں نے گھر آتے ہی اسے کہا کہ ہمیں ابھی تمہارے گھر جانا ہے تمہارا رشتہ لینے کے لیے جب ہم وہاں پہنچے تو خودکشی کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اور وہیں پر کھڑے کھڑے محترمہ نے یہ پلان بنا لیا کہ وہ تم پر احسان کر کے تمہیں اپنی سوتن بنا کر اس گھر میں لے کر آئے گی جس کے بعد تم ہمیشہ اس سے دب کر رہوں گی ہمیشہ اپنے احسانوں کے بوجھ تلے محسوس کرو گی اور ایسا ہی تو ہو رہا ہے

وہ عورت اپنا کام کر کے جا چکی ہے اب تم یہ سوچ رہی ہو کہ وہ کوئی بہت ہی نیک پروین ہے جس نے تم پر اٹھنے والی ہر انگلی کو تمہیں اپنی سوتن بنا کے جواب دیا ہے

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا پازیب میں خود تم سے شادی کرنا چاہتا تھا مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے تمہیں بدنام کیا گیا۔اس کے بارے میں مجھے بالکل بھی کچھ پتہ نہیں تھا

اور تمہیں یہ جو لگتا ہے کہ بریرہ یہ سب نہیں کر سکتی یاروحان کے قتل میں اس کا ہاتھ نہیں ہو گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

تھوڑی دیر پہلے عالم سلطان شاہ سے مل کر آیا ہوں

اس نے مجھے بہت ساری ایسی وائس سنائی ہے جس میں بریرہ یہ کہہ رہی ہیں کہ دانی روحان کو اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر رکھو

میں یہ نہیں کہتا کہ وہ روحان کو مروانا چاہتی تھی لیکن وہ روحان کو گھر والوں سے بغاوت پر مجبور کر رہی تھی یہاں تک کہ لالی کی شادی والے دن روحان اپنی تمام حدود نظر انداز کر کے پاکیزہ چاچی کی ذات پر انگلی اٹھا کر گیا تھا

بریرہ اتنی گری ہوئی عورت ہے کہ اس نے روحان کے ذہن میں اپنی ہی ماں کے خلاف ایسا گند بھر دیا کہ وہ اپنی ماں سے کھڑے ہو کر سوال کر رہا تھا اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے اپنے باپ سے طلاق لینے کی وجہ پوچھ رہا تھا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا پازیب کو ان سب باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا

دیکھو پازیب ابھی ان سب باتوں کو اپنے دماغ سے نکال دو فی الحال صرف اور صرف ہمارے بچے کی صحت پر دھیان دو اپنی صحت پر دھیان دو بریرہ کو میں سنبھال لوں گا

اس نے روحان کے قتل کی پلاننگ نہیں کی لیکن روحان کو غلط راستے پر لانے والی وہی تھی اور اس چیز کی سزا اسے ضرور ملے گی باقی عالم سلطان شاہ اسے پر اپنی بیوی کی پاکدامنی پر گندا الزام لگانے پر کیس بنا چکا ہے اور اس کو اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا نہیں ہے

آج صبح ہی عالم نے یہ کہا ہے کہ بریرہ اس سے ملنے آئی تھی اور اس نے ایک تصویر دیکھ کر کہا تھا روحان جس لڑکی دانی سے محبت کرتا ہے وہ اس لڑکی کی تصویر ہے لیکن ایسا نہیں تھا

اس کے موبائل میں دانی نام سے دو نمبر سیو تھے ایک نمبر بند تھا اور دوسرے نمبر والی لڑکی کو عالم سلطان شاہ نے روحان کے قتل کی سزا دینے کے لیے اپنے نکاح میں لے لیا

جانے کون تھی وہ معصوم لڑکی جس نے چار مہینے ایک ایک لمحہ اذیت سے گزارا ہے عالم کا کہنا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بے حد چاہتا ہے اور اس کے ساتھ بہت زیادتیاں کر چکا ہے جس کی وجہ صرف اور صرف بریرا ہے اب وہ بریرہ کو اس کے انجام تک پہنچا کر اپنی بیوی کو انصاف دلائے گا

اور وہ ایسا ہی کر رہا ہے وہ اسی لیے اب وہ اس کیس کو کسی بھی طرح بند نہیں دے رہا اور نہ ہی بریرہ کو آزادی مل سکتی ہے وہ اسے تفصیل سے بتاتا اب اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں اب بے یقینی تھی

https://www.zubinovelszone.com

زایار دانی نام کی ایک لڑکی ہمیں ہسپتال میں بھی ملی تھی ہمارے نکاح کے کچھ روز بعد بریرہ بیگم مجھے ہسپتال لے کر گئی تھی وہاں ایک لڑکی کا پرس گم ہو گیا تھا جسے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی

بریرا بیگم نے اسے پیسے دیے تھے اور اس کا نام تھا دانی مجھے یاد ہے وہ لڑکی بہت پیاری تھی اس کے چاچو شاید طبیعت بہت زیادہ بیمار تھے

بریرا بیگم نے اس کی مدد کی تھی اسے وہیں پر پیسے دیے تھے اور اس لڑکی نے کہا تھا کہ وہ پیسے واپس کرے گی اسی لئے بریرہ بیگم نے اس کا نمبر اپنے موبائل میں دانی کے نام پر سیو کیا تھا

اسے جو یاد تھا وہ سب کچھ بتا چکی تھی اسے تکلیف ہوئی تھی یہ جان کر کے اس پر گندا الزام لگانے والی بریرہ تھی مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ کوئی بھی عورت اپنی سوتن کو برداشت نہیں کر سکتی اگر زایار کو اس سے محبت ہو گئی تھی

تو اس میں بریرہ کا کوئی قصور نہیں تھا وہ سات سال سے اس کے ساتھ رشتہ نبھا رہی تھی ایک پیارا سا بچہ بھی دیا تھا

اس سب کے بعد تو بے وفائی زایار کی جانب سے ہوئی تھی اور ایک عورت کیسے برداشت کر سکتی تھی اپنے شوہر پر کسی اور کا قبضہ لیکن بریرہ بیگم چھ مہینے سے یہ سب کچھ برداشت کر رہی تھی

ہو سکتا ہے یہ لڑکی وہی ہوں میں عالم کو اس بارے میں بتاؤں گا ہو سکتا ہے اس کے لئے تھوڑی آسانی ہو جائے تم اتنی دور کیوں بیٹھی ہو میرے پاس آؤ اور اپنے دماغ سے ساری ٹینشن سے نکال دو

فی الحال صرف اور صرف میرے اور اور ہمارے بیٹی کے بارے میں سوچو وہ آہستہ سے اسے شانوں سے تھام تھا ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

ضروری تھوڑی ہے کہ بیٹی ہی ہو میرے ہادی کا کرکٹ پارٹنر بھی آسکتا ہے اس کے سینے سے تھوڑی ٹکائے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی تو زایار نے نہ میں سر ہلایا

ہادی کا کرکٹ پارٹنر بعد میں پہلے تو مجھے میری پیار چاہیے ہمارے پیار کی پہلی نشانی وہ بے حد محبت ہے اس کا ماتھا چومتا مسکرا کر بولا

اور اگر پہلے ہادی کا کرکٹ پاٹنر آ گیا تو پھر کیا نام رکھیں گے کہ بیٹی کا نام تو آپ نے ہم دونوں کا نام جوڑ کر رکھ دیا لیکن بیٹے کا کیا رکھیں گے ہمارے بیٹے کے لئے بھی پیارا سا نام سوچیں

کہانا ابھی نہیں آئے گا اس کی تیاری ہم اگلے سال کر لیں گے ابھی صرف ہیار کو سوچو میری ننھی سی پیار جسے میں بے حد پیار کروں گا میرے گھر آتے ہی وہ میری ٹانگوں سے لپٹ جائے اور اگر میں گھر پر ہوں تو مجھے فون کر کے تمہاری بہت ساری شکائتیں سنائے

اور پھر جب تم اسے ڈانٹو گی تو میں اس کی ساری شکایت سن کر اس کا انتقام لوں تم سے تمہیں بہت ڈانٹوں کا اپنی بیٹی کے سامنے پھر وہ اور بھی زیادہ میرے قریب ہو جائے گی کتنے خوبصورت دن ہوں گے وہ نرمی سے اسے اپنے بے حد قریب کیے وہ اپنے ہی خیالوں میں گم تھا

آپ مجھے ڈانٹا کرو گے۔۔۔؟ پازیب جو بڑے مزے سے اس کی باتیں سن رہی تھی اس کے ڈانٹنے والی بات پر منہ بنا کر بولی

ہاں تو تم میری بیٹی کو کچھ بھی کہو گی اور میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا اگر تم میری بیٹی کو ڈانٹو گی تو میں تمہیں زیادہ ڈانٹوں گا اور اگر میری بیٹی مجھے تمھارے بال کھینچنے کے لئے کہے گی تو میں اس

https://www.zubinovelszone.com

سے بھی انکار نہیں کروں گا زایار اس کے چہرے پہ آئے بالوں کی لٹ کو کھینچتے ہوئے بولا تو پازیب منہ بناتی اس سے دور ہو گئی

جائیں پھر کوئی بات پیار نہیں آنے والی میرے ہادی کا کرکٹ پارٹنر آئے گا اور ہم تینوں مل کر آپ کو تگنی کا ناچ نچائیں گے۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی جبکہ زایار اس کے دور ہونے پر مزید اس کے قریب ہوا اسے لگا تھا وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کرے گا لیکن اب ایسا نہیں تھا

وہ اس کے معاملے میں بے حد پوزیسو سے ہو گیا تھا وہ چھوٹی سے چھوٹی چیز لے کر بڑی سے بڑی چیز کا خیال رکھتا تھا شاید وہ پہلے بھی ان حالات سے گزر چکا تھا اس لیے

شاید سات سال پہلے اس نے بریرہ کی پریگنینسی کو بھی اسی طرح سے انجوائے کیا ہو گا وہ آہستہ سے اس کے چہرے کے نقوش کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتا اسے دیکھ رہا تھا پھر اچانک یاد آنے پر بولا

ہاں مجھے یاد آیا پرسوں زاہد کا نکاح ہے مکمل تیاری کر کے رکھنا ہم دونوں جا رہے ہیں جانا تو ہم سب نے تھا لیکن بڑی حویلی والوں سے ہمارے تعلقات اتنے اچھے نہیں ہیں اسی لئے صرف میں اور تم ہی جائیں گے

زاہد کا کہنا ہے کی اگر میں اسے نکاح کے گواہوں میں نہ شامل ہوا تو نکاح نامے پر سائن نہیں کرے گا بے غیرت آدمی نے بہت بلیک میل کیا ہے مجھے جبکہ یہ شیر چاہ کر بھی نکاح میں شامل نہیں ہو سکے گا کیوں کہ اسے پرسوں کسی بہت ضروری کام کے لیے جانا ہے اور بڑی حویلی وہ یانا بھی نہیں چاہتا

ٹھیک ہے میں تیاری کر لوں گی بلکہ ایسا کرتی ہوں ابھی ہی تیاری کر لیتی ہوں کیونکہ دن میں تو امی کچھ کرنے نہیں دیتی وہ اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ جب زایار نے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے اس کی راہ فرار بند کر دی

میں نے جانے کی اجازت دی۔۔۔؟ نہیں نہ۔۔۔؟ پھر کس سے پوچھ کر بھاگنے کی تیاریاں کر رہی تھی۔۔۔؟

کل جب بھی وقت ملے کر لینا یہ وقت میرا ہے اور اس میں سے ایک سیکنڈ بھی میں کسی فالتو چیز کو نہیں جانے دوں گا وہ اس کے گرد اپنا حصار تنگ کرتا ہے اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کے ہاتھ زایار کے مضبوط ہاتھوں میں قید ہو چکے تھے جب کہ اس کی شرمیلی سی مسکراہٹ پر اس کے گرد باندھا حصار تنگ سے تنگ تر ہوتا جا رہا تھا

oooo

شیر یہ کیا مذاق ہے تو بے حد برا مذاق ہے ہٹائیں ان سب کو میری بیڈ سے میں آرام کرنا چاہتی ہوں ورنہ سچ میں میں نے اس بیڈ سے کود کر خودکشی کر کے مر جانا ہے وہ صدمے سے کبھی بیڈ پر پڑی ہوئی کتابیں دیکھ رہی تھی تو کبھی شیر کو

یہ کوئی مذاق نہیں ہے لالی میں بالکل سیریز ہوں تم پھر سے اپنی پڑھائی شروع کر رہی ہو۔ کالج نہیں جانا چاہتیں کوئی بات نہیں تم گھر پر رہ کر پڑھو میں تمہیں پڑھاؤں گا لیکن جس طرح سے تم دو دو سہیلیاں لے کر بڑے مزے سے بیٹھی ہو بہت غلط بات ہے

چھ ماہ گزارنے کو ہیں اب اپنی سہیلیاں پاس کرو ورنہ۔۔۔۔

ورنہ ورنہ کیا جواب دیں مجھے کیا کریں گے آپ مجھے نہیں پڑھنا بس میں انپڑھ ہی ٹھیک ہوں میں وہ ضدی انداز میں بولی۔

اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو میں تم سے ناراض ہو جاوں گا میں کبھی بات نہیں کروں گا کیونکہ پورے خاندان میں تمہارا شوہر سب سے زیادہ پڑھا لکھا انسان ہے کم از کم تمہیں گریجیوئٹ تو ہونا ہی ہو گا

وہ فیصلہ کر رہا تھا جبکہ لالی سوچ رہی تھی کہ اس کے زیادہ پڑھا لکھا ہونے میں اس کا کیا قصور تھا ۔اس کی ایک نہیں چل رہی تھی شیر اس کی کسی بات کسی وجہ کو اہمت نہیں دے رہا تھا

شیر آپ کو پتا ہے نہ میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں۔اب وہ اپنے انداز میں آ چکی تھی اس کے اوپر تقریباً اپنا سارا وزن ڈالے آنکھیں پٹپٹا کر بولی

ہاں مجھے پتا ہے چلو یہ بکس اندر رکھو رات کو پڑھائی اسٹارٹ کرنی ہے۔وہ اس کے پیار بھرے انداز کو دل پر پھتر رکھ کر نظر انداز کرتا ہوا بولا لالی منہ بنا کر رہ گئی

○○○○○

کوئی پیار نہیں کرتا مجھ سے سب جھوٹے دعوے اور دکھاوے ہیں

ہر کوئی اپنا کام نکلوا کر پڑھنے بٹھا دیتا ہے کسی کو احساس نہیں کہ یہ کتنا مشکل ہے یہ سب کچھ سوچا تھا اور کوئی نہ سہی شوہر تو سمجھے گا۔لیکن . شوہر بھی ہٹلر ٹیچر نکلا۔

کیوں اللہ جی کیوں۔۔۔؟میرے ساتھ ہی ایسا ظلم کیوں۔۔۔۔؟

کیوں کہ اس زندگی کی سب سے فرمبدار بیوی ہوں اس لیے مجھ پر یہ ظلم ہو رہے ہیں۔جواب دیں مجھے کیا میرا یہی قصور ہے کہ میں نے زندگی میں کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔

کیا شوہر کی ہر بات منانے والیوں کے ساتھ ایسا ہی سکون پیا جاتا ہے۔۔۔؟کیا شوہر سے پیار کرنے والیوں لو اس طرح سے سزا ملتی ہے

کیا شوہر کی۔۔۔۔؟

لالی میری جان ان ڈراموں کا کوئی فائدہ نہیں۔تم اپنا ٹائم ضائع کر رہی ہو۔میں ٹھیک پندرہ منٹ بعد تم سے ٹیسٹ لوں گا

اس لیے فصول میں دہائیاں دینے سے بہتر ہے کہ ٹیسٹ تیار کرو۔۔۔۔

میں کسی بھی قسم کی رعایت نہیں دوں گا۔۔اس کی اونچی آواز میں دائیاں دینے پر بیڈ پر لیٹا شیر بے حد ریلکس موڈ میں بولا

بیوی پر ظلم کرنے والے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔مجھے چھوڑیں اللہ کو ناراض نہ کریں شیر وہ بے حد معصومیات سے اٹھ کر اس کے پاس آنے لگی۔

وہیں رہو لالی خبردار جو میرے پاس آکر کوئی بھی مستی کی میں فیصلہ کر چکا ہوں اور اب میں اسے بدلوں گا نہیں اپنی پڑھائی کرو شاباش۔اگر ٹیسٹ اچھا ہوا تو میں تمہیں گھومانے لے کر جاوں گا اور گول گپے بھی کھلاوں گا وہ لالچ دے رہا تھا

لالی کے منہ میں گول گپے کا نام سن کر پانی آیا تھا لیکن وہ تو شیر کو پیار سے بہلا کر بھی کھائے جا سکتے تھے۔اس کے لیے اتنی موٹی موٹی کتابیں رٹنے کی کیا ضرورت تھی۔

وہ آہستہ سے صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آئی اور اس کے ساتھ بلکل چپک کر بٹھتے ہوئے اس کی گردن میں باہیں ڈال کر پیار سے بولی

میرے پیارے زکوٹو میرے شونے میاں جی اب میں کوئی اسٹوڈیٹ نہیں ہوں جو یہ فارمولے یاد کروں گی۔اب میں ایک شادی شدہ لڑکی ہوں۔مجھ پر بہت سی زمہ داریاں ہیں جن کو۔۔۔۔

کون کون سی زمہ داریاں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔
لالی نے اسے گھور کر دیکھا شاید آج اس کی دال نہیں گلنی تھی۔

اپ کے ہزاروں کام ہیں شیر۔۔آپ کے کپڑے استری کرتا آپ کے جوتے پوش کرنا۔آپ کا کھانا اور بھی بہت سارے چھوٹے چھوٹے کام۔وہ انگیوں پر گنتی شیر کی آنکھیوں کر دیکھ بات ختم کر گئی

مت کرو۔میرا کوئی کام اگر تمہیں لگتا ہے کہ پڑھائی کے ساتھ تم یہ سب نہیں کر سکتی تو مت کرو اگر یہ سب زیادہ ہے یا میری زمہ داری کے ساتھ پڑھائی مشکل ہے تو مت کرو۔میں بوجھ نہیں بنا چاہتا۔وہ ٹھنڈے ٹھاڑ لہجے میں بولا۔

شیر کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔!آپ شوہر ہیں میرے آپ کا کوئی بھی کام میرے لیے مشکل نہیں ہے۔
میں خوشی سے آپ کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی ہوں آپ بوجھ نہیں میرے لیے یہ سب میرا فرض ہے جیسے میں بہت خوشی سے نبھاتی ہوں

https://www.zubinovelszone.com

ہاں لیکن پڑھائی کرنا مجھے پسند نہیں ہے لیکن اگر یہ آپ کی خواہش ہے تو میں کروں گی۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں پڑھوں تو میں ضرور پڑھوں گی۔

لیکن آپ ناراض مت ہوں۔آپ جب ناراض ہوتے ہیں میری جان جاتی ہے شیر آپ کی ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔وہ اس کے سینے سے لگتی بس رونے ہی والی تھی۔یہ سچ تھا کہ شیر کی ناراضگی کا سوچ کر اس کی جان لبوں پے آجاتی تھی

شیر نے اپنا سیریس موڈ بڑی مشکل سے برقرار رکھتے ہوئے اس کے گرد حصار بنایا لالی اگر یہ تھوڑی دیر کے لیے اموشنل ہو کر بول رہی ہو تو رہنے دو

مجھے تمہارا تھوڑی دیر کا پیار نہیں چاہے اگر تم نہیں کر سکتی تو رہنے دو وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے اپنی مسکراہٹ کو اس کے ماتھے پر ہی دبا گیا

نہیں شیر میں کروں گی۔میں وعدہ کر رہی ہوں میں پڑھائی کروں گی اور بہت محنت بھی کروں گی میں آپ کر ناراض نہیں ہونے دوں گی۔اور نہ ہی آپ کو نا امید کروں گی.

میں اچھے سے پڑھائی کروں گی اور اب میں آپ کو کبھی شکایت کا مواقع نہیں دوں گی۔میں اس باران پیپرز کو بھی پاس کرلوں گی۔اس کے گردن میں چہرا چھپائے وہ پوری ایمان داری سے وعدہ کرر ہی تھی۔

اب شیر سے اپنی ہنسی چھپائی نہیں جا رہی تھی۔وہ سب کو تگنی کا ناچ نا چنے والی کتنی آسانی سے اس کے ہاتھوں بے وقوف بن گئی تھی۔سچ ہی کہتے ہیں عورت صرف محبت کے سامنے بے بس ہوتی ہے۔

شیر نے نرمی سے اس کا چہرہ اپنی گردن سے نکال کر سامنے کیا۔
اور پوری شدت سے اس کے نرم و نازک لبوں پر جھک گیا.اس کا لمس محسوس کرتی وہ اپنی تیز تیز چلتی سانسوں کے ساتھ اپنی آنکھیں بند کر گئی

اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھرے وہ کروٹ بدل کر اس کے مزید قریب ہوا۔
شیر اب آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نا اسے خود پر جھکتے دیکھ وہ پھر سے پوچھنے لگی تو شیر کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ اتر آئی۔

دل اپنی دھڑکن سے ناراض ہو جائے تو دھڑکے کا کیسے۔۔۔؟ وہ اس کے چہرے کے ہر ہر نقوش پر اپنے لبوں سے مہر ثبت کرتا بے حد پیار سے بولا تو لالی نے بھی مسکرا کر اس کی گردن میں باہیں ڈالی.

اچھا اب میں پڑھائی کرتی ہوں پھر کچھ دیر میں اچھے سے پڑھائی کر کے آپ کو ٹیسٹ دیتی ہوں وہ ریلکس ہو کر کہنے لگی.

اب صبح ہی پڑھنا۔اسے اپنے قریب کرتے ہوئے شیر خمار آلود لہجے میں بولا۔اسے اپنے قریب پا کر وہ بہکنے لگا تھا اسے بنا کچھ بھی بولنے کا مواقع دیے وہ اسے خود میں قید کرنے لگا۔تو لالی نے شرما کر اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔۔

○○○○○

یہ کیا سنیہا ایسی ماسیوں جیسی حالت بنا کر جاو گی۔بے وقوف لڑکی تم اس خاندان کی وہ خوش نصیب لڑکی ہو جیسے باہر کے فیکشن میں شرکت کرنے کا موقع مل رہا ہے اور تم یوں ماسی بن کر جاو گی تف ہے تم پر لالی اس کی سادگی پر استے دیکھ کر سخت مایوس ہوئی۔

یار و۔ہاں نہ سندس نے میرے ڈریس لی ہوئی ہے۔اپنے جیسی سیم ٹو سیم اس نے بولا تھا وہاں آکر تیار ہونا ہے اس لیے میں نے اپنی تیاری نہیں کی۔وہ بے حد معصومیات سی بولی وہ سادگی میں بھی چلتی پھیرتی قیامت تھی

خود کو سجانا سنوارنا اسے آتا کہاں تھا۔اس کی سادگی بھی غضب کی تھی۔یوں ہی تو نہیں اس کی ماں اسے چھپا کر رکھتی تھی

اچھا یہ بھی اچھی بات ہے وہاں جاتے جاتے ہی میک اپ کا بیڑا غرق ہو جاتا۔وہ آہستہ سے سامنے پڑی لپ اسٹک اٹھا کر اپنے لبوں کو رونق بخشی تھی۔

ماشاءاللہ میری بچا کیا لگ رہی ہو۔۔سنیہا نے اس کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو لالی خوش ہو گئی۔

اچھا سچی میں پیار لگ رہی ہوں۔۔۔؟ یہ لب اسٹک لے کر جا رہی ہوں رات کو شیر کو لگا کر دیکھوں گی۔وہ ارادہ بناتے ہوئے سنیہا کی لپ اسٹک پر قبضہ جمایا۔

اف لاڈو اس طرح کھلے عام نہیں بولتے کہ میاں کو لگا کر دیکھوں گی۔ سنیہا نے اس کی بے شرمی پر ٹوکا۔

اے لو یہ بھی نہیں بولتے مطلب حد ہے تو بولتے کیا ہے شادی سے پہلے امی کہتی تھیں کہ یہ ہار سنگار شادی کے بعد میاں کو دیکھانا۔ اب میاں کو دیکھنے کی بات کرتی ہوں تو سب بے شرم کہتے ہیں میں کیا کروں یار۔ وہ پریشانی سے بولی تو سنیہا کھلکھلائی۔

ابھی مجھے نہیں پتا میں تمہیں کوئی مشورہ نہیں دے سکتی دو سال بعد آنا پھر بتاوں گی وہ آنکھ دباتی شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی

اللہ کتنی نے شرم ہو گئی ہو تم ہوزٹل میں جا کر سنیہا۔ اور یہاں ہم شادی کے بعد بھی معصوم ہیں لالی شرارت سے بولی۔

ہاں جی یہ معصومیات ہی تو ہے جو ریڈ لپ اسٹک تم نے صرف میرے ادا کو دیکھانی ہے وہ بھی رات کو۔ سنیہا نے اسے اڑے ہاتھ لیا

ہاں تو اب کیا راہ چلتے کسی انجان کو دیکھاوں اور رات اس لیے کیوں کہ تمہارا ادا اب رات لیٹ گھر آنے والے ہیں ورنہ اگر گھر پر ہوتے تو میں ابھی دکھا دیتی سننی تو میں نے صرف تعریف ہی ہے۔ وہ ڈھٹائی سے بولی۔

تو ایسا کرو میری سیلفی کو ئین ایک زبردست سی تصویر بنا کر ادا کو سینڈ کرو۔ اور ساتھ ہی میرے ساتھ چلنے کی اجازت مانگ لو۔ یار سندس بھی تم سے ملنا چاہتی ہے پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں پہلے کبھی اکیلی گئی بھی نہیں ہوں رم بھی ساتھ ہو گی تم کتنا اچھا ہو گا وہ بہت پیار سے اس کی مینتیں کر رہی تھی۔

اگر تمہارا ادا صاحب نے اجازت دینی ہوتی نہ جانی تو زاہد ادا کے نکاح میں جانے کی دیتے جہاں میں زایار ادا کے ساتھ جاتی

لیکن ان کا صاف کہنا تھا گھر رہو۔ ہم رات کو لونگ ڈرائیو ہر چلیں گے بس پھر۔۔۔

ہاں بس پھر تمہاری رال ٹپک پڑی اور تم نے ان کی بات مان لی۔۔ وہ رکھ کر ایک زوردار مکا اس کے کندھے پر جھاڑتے ہوئے بولی اپنی اتنی پیاری دوست اسے یہ امید ہرگز نہ تھی

ہاں تو وہاں کسی کے نکاح میں جانے سے بہتر ہے کہ میں اپنے میاں جی کے ساتھ پیارا سا وقت گزاروں ان کے ساتھ کہیں گھومنے پھیرنے جاوں۔ان سے اپنی فرمائشش پوری کرواوں۔ان سے ضد کروں۔اور ان کی ہر بات مانوں وہ بتاتے بتاتے اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر شرمائی جبکہ سنیہا تو خیرانگی سے اس کی سن رہی تھی

لالی کیا ہو گیا ہے تجھے یار۔۔۔تو تُو صرف شیر ادا کی ہی ہو کر رہ گئی ہے آگے پیچھے بھی زرا غور کر شیر ادا کے علاوہ بھی دنیا میں کچھ ہے۔دل ہی دل میں سنیہا اس کی نظر اتارتی شرارت سے بولی

میری دنیا تمہارے ادا ہی ہیں سنیہا۔میرا سب کچھ تمہارے ادا ہی ہیں۔وہ بلکل سیریس انداز میں بولی اس کے لہجے سے ہی سنیہا نے اس کی بات کی گہری کو محسوس کیا تھا۔

اللہ تمہیں خوش رکھے۔اور تم پر کبھی کوئی مصیبت نہ آئے۔سنیہا نے دل سے اسے دعا دی تھی

آمین ثم آمین۔

اور ساتھ میں یہ دعا بھی دو کہ اگر کوئی مصیبت آ بھی جائے تو میرے زکوٹا جن میرے ساتھ ہوں اور نظر کا ٹیکا بھی لگاؤں مجھے تاکہ اللہ مجھے اور میرے شیر کو ہر بُری نظر سے بچائے اور فرمائش کرتے ہوئے بولی تو سنیہا نے فوراً اُس کی بات مانی تھی جس پر وہ اور بھی خوش ہو گئی

oooo

سنیہا کو ڈرائیور چاچا کے ساتھ اس کی سہیلی کے گھر روانہ کر کے وہ کمرے میں آیا جہاں وہ پازیب کو تیار ہونے کا کہہ کر گیا تھا۔

ابھی وقت تو بہت تھا لیکن زاہد نے اسے جلدی آنے کے لیے بولا تھا۔اس لیے وہ بھی ابھی ہی نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن اس کے سارے ارادے دھرے کے دھرے رہ گئے جب اس نے کمرے کے اندر قدم رکھا۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔ سرخ رنگ کی خوبصورت انار کلی فراک میں بالوں کو کمر پر کھلے وہ آسمان سے اتری کوئہ پری ہی لگ تہی تھی۔اب اس کا مدہوش ہونا تو بنتا تھا

زایار میں تیار ہوں چلیں ورنہ پھر زاہد ادا ناراض ہوں گے۔ وہ اس کے کمرے میں آتے ہی بولی ۔ جبکہ زایار تو جیسے ہوش و حواس کی دنیا میں ہی نہ تھا

کیا ہو زایار آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں کیا میں اوور لگ رہی ہوں۔ آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔ وہ اسے خود کو گھورتے پا کر بولی۔

ہاں کچھ زیادہ ہو گیا ہے وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولا۔
سچ میں زیادہ ہو گیا۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے مجھے یہ والی ڈریس نہیں پہنی چاہیے تھی وہ اپنے ہی دھیان میں بولی جب اچانک زایار نے اسے اپنی باہوں میں بھر کر اپنے ساتھ لگایا

ہاں تمہیں آج یہ ڈریس نہیں پہنی چاہیے تھی۔ اب تمہیں پھر سے تیار ہونا ہو گا وہ مدہوشی سے کہتا اس کی گردن پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا

زایار یہ آپ کیا کر رہے ہیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنا آپ اس کی باہوں سے آزاد کرتی اسے سمجھنے لگی۔

https://www.zubinovelszone.com

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پازیب غلطی تمہاری ہے اس کا نازک سا مرمریں وجود اپنی باہوں میں بھرے وہ بیڈ کی طرف لا یا۔

زایار زاہد بھائی ناراض ہوں گے۔اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن تم بے فکر رہو وہ میری مجبوری کو سمجھ جائے گا۔اس کے دونوں نازک ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کرتا وہ اس لے لبوں پر جھک چکا تھا۔وہ پازیب ہمیشہ کی طرح اس کے حصار میں قید اس کی مانمانیاں برداشت کر رہی تھی۔

oooo

واشہزادے کمال لگ رہا ہے عالم تراب کے کمرے میں آتا اسے دیکھ کر بولا تو وہ مسکرایا.

کمال تو ہم ہمیشہ ہی لگتے ہیں وہ آنکھ دباتا اپنے بال بنانے لگا

ہاں بات تو سہی ہے لیکن آج چہرے کی رونق میں کمال کا فرق ہے۔عالم نے مسکرا کر کہا۔

آج وجہ بھی تو خاص ہے میری جان وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

ویسے تم نے مجھے پورا قصہ نہیں سنایا عالم کو سچ میں تجسس تھا

https://www.zubinovelszone.com

کوئی قصہ نہیں ہے یار سندس نے یونی میں اس سے دوستی کرلی تھی اور اب اسے نکاح میں بلا لیا ہے۔

اور اب وہ آرہی ہے میرے پاس تراب کے انداز میں استحقاق تھا اس کے چہرے سے خوشی صاف جھلک رہی تھی۔

مطلب انعم نے ایک اچھی بہن ہونے کا حق ادا کر دیا۔ عالم نے اس کا دھیان انعم کی جانب کیا تھا جو اپنے بھائی کی خوشی کے لیے اپنی دوستی داو پر لگا رہی تھی

ہاں لیکن سچ جان کر سنیہا اس سے ناراض بھی ہو سکتی ہے۔ تراب اب زرا سیریس انداز میں بولا۔

تو تم اس کے سامنے مت جانا۔ عالم نے اسے مشورہ دیا تو وہ اسے گھورنے لگا یقیناً اس کا مشورہ اسے بہت برا لگا تھا

تم چاہتے ہو کہ وہ یہاں آئے اور میں اس کے سامنے بھی نہ جاوں کیوں بھئی میرا

بس چلے تو میں اسے اپنے کمرے سے نہ نکلنے دوں۔اور تم کہہ رہے ہو میں اس کے سا!نے نہ آوں۔

سندس اسے میرے لیے بلا کر لائی ہے اس صنم کے لیے نہیں۔وہ یہ پورا فنکشن میرے ساتھ رہے گی۔مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اس نکاح کی میں صرف اپنی شہزادی کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے اس فنکشن میں آیا ہوں وہ بنا ہچکچائے بولا۔

تراب صنم بھی تو بہن ہے نہ میں اور کچھ نہیں کہتا صرف نکاح کے وقت اس کے سر ہاتھ رکھنا وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا سمجھانے والے انداز میں بولا تو تراب نے صرف ہاں میں سر ہلادیا عالم نے خوشی سے اسے گلے لگایا تھا

اسے کسی بھی بات کے لیے منانا یا اسے کچھ بھی سمجھانا قریباً ناممکن تھا لیکن کبھی کبھی وہ اس کی بات سمجھ بھی جاتا تھا۔

OOOOO

کون ہو تم اور کیوں بار بار دماغ خراب کر رہے ہو۔۔۔؟ تیرویں کال پر سندس نے مجبور ہو کر فون اٹھایا تھا۔

تمہارا عاشق۔۔۔دوسری طرف بڑے لوفرانہ انداز میں بتایا گیا

پانچ نمبرز بلاک کرنے کے بعد اسے پھر سے اسی شخص نے کسی اور نمبر سے فون کیا تھا

تم لوفر آدمی تمہیں عزت راس نہیں آتی۔اب بہت ہو گیا تمہاری ہڈیوں کو نمک میرے بھائی لگائیں گے تم بس شام کا انتظار کرو وہ بے حد غصے بولی

شام کو کیا ہو گا جانے من آپ زرا تفصل سے بیان کریں تو کچھ سمجھ بھی آئے نہ

کہیں آپ کے بھائی نمک کی فیکٹری میں کام تو نہیں کرتے جو ہڈیوں کو بھی نمک لگاتے ہیں ویسے اگر اس طرح کے کیسز ہیں تو آپ میرے پاس بھی بھیج سکتی ہیں ہم پیشے سے ڈاکٹر ہیں وہ بھرپور شرارت سے اسے تنگ کرتے ہوئے بولا

وہ تو تمہیں شام کو پتا چلے گا جب میرے بھائی تمہاری ٹانگیں توڑیں گے اپنا علاج تم خود ہی کر لینا کیونکہ پیشے سے تو تم ڈاکٹر ہو نہ وہ غصے سے فون کاٹتی اب آخری فیصلے پر پہنچ چکی تھی

اس آدمی نے تقریباً دو ہفتوں سے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا

جبکہ اس کے خطرناک ارادوں پر دوسری طرف آئینے کے سامنے کھڑا زاہد دلکشی سے مسکرایا.

جانم شام تک تو بہت دیر ہو جائے گی۔آپ کے تمام تر جملہِ حقوق میرے نام ہو جائے گے۔اور پھر تو آپ کلوستانا پیارا حق ہو گا۔ارر ایک ہفتے کے اندر اندر آپ میری باہوں میں

وہ مزے سے کہتا اپنی تیاری دیکھنے لگا

اس کا نمبر تو وہ سنیہا کے فون سے اس دن ہی چرا چکا تھا۔جہاں پر سندس کا نام تو نہیں لکھا تھا لیکن فوٹو کے ساتھ بیسٹی لکھا ہوا تھا زاہد کو اس کی خوبصورتی نے نہیں بلکہ اس کی تلوار زبان اور آنکھوں کی سختی نے اس کی طرف متوجہ کیا تھا

وہ ہر انجان شخص کو جوتے کی نوک پر رکھتی تھی۔اور اس کے اس انداز نے ہی اسے اس سے محبت لکرنے پر مجبور کر دیا تھا اور آج تو وہ اس کی ہونے والی تھی اس کی زندگی پر اب سے اس کا پورا حق تھا

اس نے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھتے ہوئے فون اٹھا کر زایار کا نمبر ملایا جو اس بار بھی اس نے نہیں اٹھایا ایک نظر فون کو گھورتا وہ زایار کو دو چار موٹی موٹی گالیاں دے کر اسے میسج سینڈ کر دیا اور پھر سے اپنی تیاری میں مگن ہو گیا۔

oooo

ساری تیاری مکمل ہو چکی تھی وہ اپنا تمام کام نپٹا کر اب کمرے میں خود چینج کرنے آیا تھا

ابھی اس نے کمرے کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے عائزہ کی آواز سنائی دی

ماشااللہ بھابھی آپ کی اتنی خوبصورت لگ رہی ہیں اللہ آپ کو ہر بری نظر سے بچائے۔آج میں سب سے آپ کو اپنی بھابھی کے طور پر انٹرڈیو کرواؤں گی

دیکھنا سب عورتوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ میری بھابھی اتنی زیادہ خوبصورت ہے عائزہ چہک رہی تھی

اس کی معصوم باتوں پر عالم مسکراتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوا لیکن اسے دیکھتے ہی جیسے اس کے قدم کمرے کے دروازے نے ہی جکڑ لیے تھے

یقین کرنا سچ میں بے حد مشکل تھا اس کے سامنے کھڑی لڑکی وہی تھی جو اپنی سادگی سے اس کے دل پر قیامت ڈھاتی تھی

آئینے کے سامنے کھڑی وہ ڈارک بلو شرارے میں آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی

جبکہ اس کے کمر پر بکھرے لمبے حسین بال اور لبوں پر لگی سرخ لپسٹک نے عالم کو اس کی طرف قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا عالم کو اپنی نگاہیں پلٹنا بے حد مشکل لگا

ادا دیکھیں بھابھی کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اللہ نے انہیں بنایا ہی بہت فرصت سے ہے لیکن آج دیکھیں میں نے ان کو کتنی خوبصورتی سے سجایا ہے

https://www.zubinovelszone.com

بتائیں یہ کیسی لگ رہی ہیں وہ اس کا بازو پکڑتی اس کے سامنے لے آئی تھی۔اسے اپنی جانب دیکھتے پا کر دانین نے فورا نگاہیں چراتے ہوئے چہرہ پھیر لیا

اس کے سامنے آتے ہی نہ جانے عالم کو کیا ہوا تھا اس کے چہرے پر سختی سی آگئی تھی
عائزہ جاؤ باہر تمہیں اماں تلاش کر رہی ہیں وہ اسے سختی سے کہتا باہر بھیجنے لگا تو اس کے سخت لہجے پر وہ بھی سر جھکا کر باہر نکل گئی

جب کہ اب عالم کا سارا دھیان دانین کی جانب تھا

یہ بال باندھو اپنے وہ جو اپنے آپ کو آئینے میں آخری بار دیکھنے لگی تھی اس کے اچانک حکم پر اسے دیکھنے لگی

جی۔۔۔؟ وہ بے یقینی سے اس سے پوچھنے لگی
جی۔۔کیا۔۔۔؟ بال بند کرواپنے اور یہ دوپٹہ ٹھیک کرو۔اتنی گہری لپسٹک بھی صاف کرو۔

صنم کا نکاح ہے تمہارا نہیں جو دلہن بن کر نیچے جاؤ گی اس کے لہجے میں بلا کی سختی تھی دانین کو یقین نہ آیا اتنے دنوں سے اس کی ہر بات کو حکم کا درجہ دینے والا انسان اچانک ہی یوں بدل کر سخت خول میں لپٹ چکا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا کہنا کیا چاہتے ہیں آپ اس کا لہجہ اسے ناگوار گزر رہا تھا
دیکھو نین تم مجھے اپنے حقوق نہیں دینا چاہتی تھی ٹھیک ہے مجھے منظور ہے لیکن خبر داریوں میرے حق میں کسی کو حصہ دار بنانے کی کوشش کی تمہارے اس روپ پر صرف اور صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے

اگر میں تم سے اپنا حق نہیں مانگتا تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم۔ یہ سب کرو گی یہ دوپٹہ اپنے سر پر لو وہ سامنے ٹیشو کے ڈبے سے چند ٹیشو نکالتا اس کے لبوں سے خود ہی صاف کرنے لگا

وہ حیرانگی سے اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی
مجھے گھورنا بند کرو اور اپنے بال بند کرو۔ میں تمہارا ہر حکم ہر بات ماننے کو تیار ہوں لیکن کچھ چیزیں ماننا میرے بس سے باہر ہے

https://www.zubinovelszone.com

پیار محبت سب اپنی جگہ لیکن اپنے حق پر میں کسی اور کو ڈاکہ نہیں ڈالنے دوں گا اس کے لبوں کو صاف کرنے کے بعد وہ بال بھی خود ہی باندھنے لگا تو دانین کو غصہ آ گیا

عالم صاحب میں کوئی مردوں کے فنکشن میں نہیں جا رہی ہیں جہاں اپنا روپ کسی غیر مرد کی نگاہوں میں چھوڑ آؤں گی جو آپ اس طرح سے شک کر رہے ہیں مجھ پر وہ بے حد غصے سے دھکا دیتے اس سے چند قدم کے فاصلے پر ہوئی تھی

لیکن اس بار عالم نے بنا اس کی پرواہ کیے اگلے ہی لمحے اس کا بازو کھینچ کر اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کی کمر کے گرد باہوں کا حصار تنگ کیا

میں کسی مرد کی بات کر بھی نہیں رہا میں میں اپنی بات کر رہا ہوں صرف اپنی تمہارے اس روپ میں صرف میرا حق ہے

تم صرف میری ہو سر سے لے کر پیر تک تم پر صرف اور صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے تمہارے اس روپ کو کوئی دوسری عورت بھی نہیں دیکھ سکتی

https://www.zubinovelszone.com

جو میرا ہے وہ صرف میرا ہے اور تا قیامت صرف میرا ہی رہے گا۔اس لیے بہتر ہو گا کہ اپنے آپ کو یہ بات سمجھا لو کہ تمہیں میرا ہونا ہے

میں اپنی ہر غلطی ہر خطا قبول کر رہا ہوں اپنا ہر قصور اپنا ہر گناہ کی معافی مان رہا ہوں صرف اس لئے کیونکہ مجھے تمہارا ساتھ چاہیے قیامت تک تمہیں اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ پیار کرتا ہوں تم سے

لیکن اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے یہ سارا قصور میرا ہے میں نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہے تم حق پر ہو لیکن تمہارے حق پر ہونے کے باوجود بھی میں تمہیں اتنا حق نہیں دیتا کہ تم میرا حق کسی اور کے دامن میں ڈال آؤ

خود کو چھپا کر رکھو میرے لیے قبول کرو اس بات کو کہ تم پر صرف عالم سلطان شاہ کا حق ہے تم میری ہو ایکسیپٹ اٹ وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے شدت سے کہتا اس کے چہرے پر جھک چکا تھا

اس کی سانسوں میں جلتی دانین نے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی لیکن نا جانے آج وہ کس موڈ میں تھا اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

دانین کے لئے آنے والا ہر لمحہ مشکل سے مشکل تر ہوتے جا رہا تھا اسے خود سے دور کرنے کی ہر کوشش ناکام ہو رہی تھی اس کے سینے پر رکھے ہوئے ہاتھ اب عالم اپنے ہاتھوں میں قید کرتا اس کے پیچھے لے جا چکا تھا

اس کے لب جیسے سل چکے تھے وہ کسی بھی طرح اسے آزاد کرنے کو تیار نہیں تھا اس کی ساری مزاحمتیں بیکار جا رہی تھی عالم نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر جھک کر اپنے لبوں سے مہر ثبت کی۔

اور پھر آہستہ سے اس کے نازک سے وجود کو چھوڑتے ہوئے ایک نظر میں اسے دیکھ کر واش روم میں بند ہو گیا دانین کتنی دیر اپنی اتھل پتھل سانسوں سے لڑتے ہوئے اپنے سرخ چہرے کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

اپنی حالت درست کرتے ہوئے جلدی ہی باہر نکل گئی تھی ڈر تھا کہ کہیں عالم واش روم سے باہر نکل کر دوبارہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ کرے جس سے اس کی نازک جان مشکل میں پڑ جائے

https://www.zubinovelszone.com

پچھلے تین دن سے وہ جتنا شریف اور اچھا بنا ہوا تھا آج وہ اپنا آپ پھر سے واضح کر گیا تھا ایک بات تو وہ بہت اچھے سے سمجھ چکی تھی یہ ڈھیٹ انسان اتنی آسانی سے اسے چھوڑنے والا ہر گز نہیں ہے

○○○○○

لڑکے والے آ چکے تھے آج صرف نکاح ہونا تھا ان کے گھر کا رواج تھا کہ نکاح شادی سے ایک ہفتہ پہلے کیا جاتا تھا۔

سب لوگ بہت خوش تھے خاص کر سب سے زیادہ خوش تھے حیدر شاہ جن کی بیٹی ان کی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے میں سب سے اہم کردار ادا کر رہی تھی۔

نکاح کی رسم ادا کرنے کے لیے ہر طرح کی تیاری کر لی گئی تھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ بیوٹیشن کو وہ چار دفعہ صنم کے کمرے میں بھیج چکے تھے لیکن ہر دفعہ بیوٹیشن یہ کہہ کر باہر آ جاتی کے صنم دروازہ نہیں کھول رہی

پہلے تو یہ ساری باتیں بہت عام تھی لیکن لڑکے والوں کے آجانے کی وجہ سے اب حیدر شاہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اپنی بیگم کو اشارے کر رہے تھے جن کا پیغام سمجھتے ہوئے انہیں خود ہی صنم کے کمرے میں جانا پڑا

کیونکہ ابھی تو مولوی صاحب بھی آچکے تھے وہ مہمانوں میں کسی قسم کی بات نہیں بننے دینا چاہتے تھے اس کے لئے ہر طرح کی پریشانی سے نکل کر وہ صرف اور صرف مہمانوں کو وقت دے رہے تھے

لیکن اب وقت بہت زیادہ گزر چکا تھا مولوی صاحب نے تھوڑی ہی دیر میں نکاح شروع کرنے کا کہہ دیا تھا جس کی وجہ سے انہیں خود ہی صنم کے کمرے میں آنا پڑا صنم کا کمرہ اندر سے بند تھا

جب تین بار دروازہ کھٹکھٹانے کے بعد بھی اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو انہیں دوسرے کمرے سے تراب نکلتا ہوا نظر آیا

ان کے چہرے پر پریشانی دیکھتے ہوئے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی طرف چلا آیا ویسے بھی وہ ان سے بات کرنے والا تھا

https://www.zubinovelszone.com

میری بات سنیں آج سنیہا یہاں آئی ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی قسم کا کوئی بھی ڈرامہ ہو آپ نے اسے بہت اچھے سے ٹریٹ کرنا ہے اسے بالکل بھی محسوس نہیں ہونا چاہیے کہ آپ میری سوتیلی ہے

اس نے صرف سوتیلی کا لفظ استعمال کیا تھا ماں کہنے کی غلطی وہ کبھی بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ اس کی نظر میں یہ عورت اس کی ماں کبھی نہیں بن سکتی تھی

ہاں بیٹا میں مل چکی ہوں وہ نیچے آچکی ہے بہت پیاری بچی ہے لیکن اس وقت صنم دروازہ نہیں کھول رہی میں کب سے دروازہ کھٹکھٹا رہی ہوں وہ پریشانی سے اسے ہی اپنا مسئلہ بتانے لگیں

ڈپلیکیٹ کی سے کھولے یہاں پر کھڑے ہو کر پریشان ہو کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ انہیں آئیڈیا دیتا ہوا نیچے کی جانب چلا گیا تھا

اور نیچے آکر اب وہ سنیہا کو تلاش کرنے لگا لیکن یہاں اور انعم دونوں ہی اوپر جا چکی تھی جہاں سینہا نے دلہن سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا

ان دونوں نے ایک جیسے کپڑے پہن رکھے تھے وہ اسے اپنے ساتھ صنم کے کمرے میں لے کر گئی تو وہ اپنی ماں کو باہر ڈوبلیکیٹ کی سے دروازہ کھولتے ہوئے دیکھا

کیا بات ہے امی خیریت وہ ان کے پاس آکر پوچھنے لگی تو انہوں نے نا میں سر ہلایا لیکن سنیہا کے سامنے وہ کھل کر بات بھی نہیں کر پا رہی تھیں جو بات سنیہا خود بھی نوٹ کر چکی تھی

آنٹی میں پانی پی کر آتی ہوں سندس پانی نیچے ہے نہ میں دو منٹ میں آتی ہوں یار مجھے بہت پیاس لگی ہے وہ ان دونوں کو تنہا چھوڑ دیتی واپس سیڑیاں اتر چکی تھی

کیا بات ہے امی آپ اتنی پریشان کیوں ہیں سنیہا کے جاتے ہی وہ اپنی ماں سے پوچھنے لگی سنیہا بہت سمجھدار تھی کسی کی پرسنل لائف میں انٹرفیر کرنا اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا

صنم دروازہ نہیں کھول رہی ہے نکاح کے لئے راضی نہیں ٹپتھی اور اب آگے سے جواب بھی نہیں دے رہی بیوٹیشن ہزار چکر لگا چکی ہے اس کے کمرے کے ابھی پندرہ منٹ کے بعد نکاح ہے مجال ہے جو لڑکی میری بات آسانی سے مان لے

پھر سے اپنے باپ کے سامنے ذلیل کررہی ہے مجھے وہ دروازہ کھولتے انتہائی غصے سے اندر داخل ہوئیں لیکن اندر کا منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں

زمین پر نیند کی گولیاں پڑی تھی جبکہ صنم بیڈ پر بے ہوش پڑی تھی۔امی تو اسے دیکھتے ہی چیخنے چلانے لگیں لیکن انعم نے سمجھ داری کا ثبوت دیتے ہوئے انہیں خاموش کروایا

امی اللہ کا واسطہ ہے چپ کریں گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے بہت بدنامی ہوگی میں بابا کو بلا کر لاتی ہوں آپ پلیز خاموش ہو جائیں وہ انہیں بیڈ پر بٹھاتی تیزی سے نیچے بھاگی نہ جانے کب صنم کو عقل آنی تھی

گولیاں دیکھ کر ہی اندازہ تو لگا ہی چکیں تھیں کہ اس نے صرف 2 سے 3 ٹیبلٹ ہی کھائی تھی وہ تیزی سے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے لگیں لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی صنم نہ اٹھی

یا اللہ میں کیا کروں وہ پریشانی سے سر تھامتیں اسے جھنجھوڑنے لگیں لیکن نہ تو صنم نے اٹھنا تھا اور نہ ہی صنم اٹھی تھی یہاں تک کہ بات اب ان کی عزت پر آچکی تھی

https://www.zubinovelszone.com

○○○○○

یہ بہت بڑی حویلی تھی سندس نے اسے ایک ایک شخص سے ملوایا تھا۔ باقی سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن ایک آدمی کو دیکھ کر اسے لگا جیسے وہ اسے جانتی ہے اور وہ تھا عالم نامی سندس کا بڑا بھائی۔

جسے اس نے کہیں تو دیکھا تھا لیکن اسے بالکل بھی یاد نہیں آرہا تھا

سارے رشتہ دار اور دلہا الگ کمرے میں بٹھائے گئے تھے یہاں پر صنم کے نکاح کی رسم ادا ہونی تھی

وہ کمرے میں جانے کی بجائے باہر لان کی جانب آچکی تھی جو پھولوں کی خوبصورتی اور دلفریب خوشبو سے بھرا ہوا تھا

جانے کیوں اسے احساس ہوا کہ وہ پہلے بھی اس جگہ آچکی ہے اسے یاد نہیں تھی نہ ہی کوئی دھندلا سا عکس بس اسے اس جگہ اپنائیت سی محسوس ہوئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اسے سندس نے لان میں لگی ایک بڑی سی تصویر دیکھی تھی جس میں چار مرد تھے سندس نے کہا تھاان میں سے ایک اس کے بابااور باقی تینوں تایاچاچا ہے

لیکن نہ جانے کیوں ان میں سے ایک شخص اسے عجیب سالگا اسے لگا جیسے اس شخص کو جانتی ہے

اس کا چہرہ کافی حد تک روحان سے ملتا جلتا تھا اسے اپنے بھائی کی یاد بھی آج آگئی تھی پر روحان کے ساتھ اس کا دلی رشتہ کبھی بھی نہیں رہا تھا اس نے کبھی بھی ایک بھائی ہونے کا نہ تو فرض ادا کیا تھا اور نہ ہی اسے بھائی ہونے کا احساس دلایا تھا

وہ شروع سے ہی اپنے آپ میں مگن رہنے والا انسان تھا بہنوں کے ساتھ وقت گزارنا یا اہمیت دینا روحان کی طبیعت کا حصہ ہی نہیں تھا

لیکن پھر بھی اس شخص میں اسے کہیں نہ کہیں روحان کی جھلک نظر آئی تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم اس خوبصورت لان کی خوبصورتی کو دیکھ رہی تھی یہاں لائٹنگ کی گئی تھی کہ اچانک ہی اسے اپنی گردن پر کسی کے لبوں کا لمس محسوس ہوا اور اگلے ہی لمحے وہ پوری طرح کسی کی قید میں آ چکی تھی

کسی نے اسے اتنی بری طرح سے اپنے حصار میں قید کرر کھا تھا کہ وہ چہرہ پھیر کر اسے دیکھتک نہیں پا رہی تھی

آخر اپنے گھر آہی گئی تم میرے پاس دیکھا کھینچ لائی نا تمہیں میری محبت بہت جلد تم ہر رشتہ چھوڑ کر میرے پاس آجاؤ گی شہزادی

سب کچھ چھوڑ کر صرف میری ہو جاؤ گی اور مجھے اس دن کا بے چینی سے انتظار ہے وہ اس کی آواز پہچان چکی تھی

لیکن سوال یہ تھا کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے کیا وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا وہ جہاں جاتی تھی یہ وہاں آجاتا تھا لیکن بھلا یہ کیسے ممکن تھا وہ کیسے جان گیا تھا کہ وہ یہاں آرہی ہے

ابھی تک تو اس نے یونیورسٹی بھی دوبارہ جوائن نہیں کی تھی اس کے ڈر سے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم اپنے آپ کو اس کے حصار سے آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک ہی تراب نے اسے سیدھا کرتے ہوئے اپنے بے حد قریب کر لیا

دور نہیں جاسکتیں تم مجھ سے مجھ سے آزادی تمہارے نصیب میں لکھی ہی نہیں ہے تم ہمیشہ قید رہو گی میری پناہوں میں وہ اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیے وہ اس کی تمام تر مزاحمتوں کو نظر انداز کر چکا تھا۔

اسے آزادیاں بخشتے ہوئے وہ اسے پوری طرح سے خود میں قید کیے ہوئے تھا

کان کھول کر سن لو شہزادی تم صرف میری ہو اور صفدر شاہ کو بتا دینا کہ راحت حیدر شاہ آرہا ہے اپنی امانت لینے بس اب اور کوئی دوری میں برداشت نہیں کروں گا

جو میرا ہے اسے اپنا بنانے میں مجھے اب مزید دیر نہیں کرنی خود کو تیار کر لو میرے رنگ میں رنگنے والی ہو تم میری شدتوں میں سانس لے کر میری دل میں دھڑکن بن کر دھڑکنے لگی ہو

اب یہ دوریاں مٹانے کا وقت آگیا ہے اب وقت آگیا ہے کہ تراب حیدر تمہیں اپنی زندگی میں مکمل طور پر شامل کر لے ہر طرح سے تمہیں اپنا بنا لے۔ تیار کرو خود کو

اس کا چہرہ تھام کر وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو نرمی سے چومتا اس کا نازک رخسار چھوتا وہاں سے نکل چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا کو لگا کے وہ ایک اور لمحہ بھی اپنے پیروں پر کھڑی نہیں رکھ پائے گی اسی لیے وہیں پر لگی کرسی کا سہارا لیتی وہیں پر بیٹھ گئی

یہ شخص یہاں کیسے آیا تھا اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا اس کا دماغ ہر سوچ سے مفلوج ہو چکا تھا اس کے ہاتھ پیر ڈر سے کانپنے لگے تھے

اس کے ڈر سے وہ اپنی زندگی اپنی خوشیوں اپنے مقصد سے دور بھاگنے لگی تھی اور وہ کتنے دن پہلے سے ہر طرح سے اس کی زندگی کے ایک ایک لمحے میں شامل ہو رہا تھا۔

وہ کتنی دیر سے وہاں بیٹھی وہ نہیں جانتی تھی جب اچانک ملازمہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی

بی بی جی آپ ٹھیک تو ہیں اندر چلے اندر نکاح کی رسم ادا ہو رہی ہے ملازمہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بتانے لگی

وہ جلدی سے اپنا چہرے سے ڈر اور خوف ختم کرنے کی کوشش کرتی زرد پن پر قابو پانے لگی جب کہ ملازمہ آہستہ سے اسے سہارا دیتی اندر لے آئی تھی

نکاح کی رسم کیلیئے دلہن کو ایک چھوٹے سے کمرے میں بٹھایا گیا تھا جس کے دولہا اور اس کے عزیز رشتہ دار مردوں والے کمرے میں تھے۔

وہ ہر طرف نظریں دہراتی انعم کو تلاش کرنے لگیں

لیکن یہ کیا.....
اس کی نظر اچانک ہی سامنے بیٹھی دلہن کا دوپٹہ اڑے اپنی سہیلی پر پڑی۔ جو خود بھی خاموشی سے جیسے بے یقینی کی کیفیت میں تھی سنیہا آہستہ سے آکر اس کے قریب بیٹھی تو اس نے سینہا کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام لیا

ooooo

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی مولوی صاحب دلہن کی طرف سے جواب لا چکے تھے اور اب وہ سوالوں کے جواب دے رہا تھا

جب اچانک ہی مولوی صاحب نے صنم کے بجائے کسی انعم سندس کا نام لیا

۔

اس نے خیرانگی سے اپنے باپ کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی اسے کچھ بھی عجیب نہ لگا لیکن اس نام کو سن کر اسے کچھ عجیب لگ رہا تھا اس کے خیال میں دلہن کا نام صنم تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ پہلے کنفرم کر لے لیکن باپ اور دوست کے سات یہاں اور بھی بہت سارے لوگ تھے جن کے بیچ میں اس طرح کا سوال یقیناً تماشا بنا سکتا تھا

اس نے خاموشی سے کاغذات پر سائن کر دیے۔دل میں عجیب عجیب سے وہم اٹھنے لگے تھے ۔نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی ہر طرف مبارک ہو کا شور شروع ہو گیا

اور تھوڑی ہی دیر میں انعم کو لا کر اس کے ساتھ بٹھا دیا گیا جب اسے اس کے ساتھ بٹھایا گیا آہستہ آہستہ اس کے گھر کی عورتیں اس کا گھونگھٹ اٹھا کر اسے سلامی پیش کرنے لگیں۔

ذاہد بے فکر ہو چکا تھا اس کے ساتھ بیٹھی اس کی دلہنیا کی من پسند لڑکی تھی شاید اس کے والدین نے ہی اسے نام غلط بتایا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ بالکل ریلیکس ہو کر سب کی نوک جھوک کو انجوائے کرنے لگا۔ جب کہ سندس کو تو جیسے کسی چیز کا ہوش نہ تھا نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی سنیہا کا ڈرائیور اسے لینے آگیا تھا وہ سندس سے ملتی پریشانی سے واپس اپنے گھر کی راہ لے چکی تھی

گھر میں سب لوگ ہی پریشان تھے مگر تراب نجانے غصے سے سندس کے حق میں لڑ لڑ کر کہاں جا چکا تھا۔ لیکن سندس نے تراب کے سامنے کہا کہ یہ سب وہ اپنی مرضی سے کر رہی ہے جبکہ عالم اس وقت چاچو کا ساتھ دیتے ہوئے ان کے ساتھ ہی کھڑا تھا

احسن صاحب (زاہد کے والد) نے صرف اور صرف ان کے گھر کی بیٹی کو اپنے گھر کی بہو بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا انہیں فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ چھوٹی بیٹی کا رشتہ کرتے ہیں یا بڑی کا

حیدر صاحب نے بہت مشکل سے ان کے سامنے اپنی بیٹی کی بغاوت رکھی تھی لیکن اپنی چھوٹی بیٹی کی رضامندی کا بتاتے ہوئے انہیں بہت فخر بھی ہوا تھا کہ ان کی چھوٹی بیٹی تو ان کی عزت کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر لگانے کو بھی تیار تھی

https://www.zubinovelszone.com

احسن صاحب نے اچھے دوست کا فرض نبھاتے ہوئے ان کی عزت کو نہ صرف بچایا بلکہ ان کی چھوٹی بیٹی کو بہو کے روپ میں قبول کرتے ہوئے خاموشی سے نکاح کروادیا لوگوں میں باتیں بھی ہونے لگی تھی

صنم کا نکاح تھا اور یہاں انعم کا نکاح کیا جارہا ہے جس پر نرجس بیگم اور باقی سب گھر والوں نے کہا کہ نکاح انعم کا ہی تھا سب کو غلط فہمی ہوئی ہے بلکہ صنم تو بہت زیادہ بیمار ہے اور اپنے کمرے میں موجود ہے۔

کچھ لوگوں نے تو شک کی بنا پر صنم کو آکر دیکھا بھی تھا لیکن اس کی حالت نے سب کو ہی اس کی بیماری ظاہر کردی تھی

یہ تو اللہ کا شکر تھا کہ صنم جو اپنی ماں سے کہہ رہی تھی کہ وہ گھر سے ہی بھاگ جائے گی اس نے ایسا کوئی قدم اٹھا کر ان کی عزت کو برباد نہ کیا

oooo

تو نکاح کے اتنی دیر بعد آیا ہے

یہاں میں دلہا بن بھی گیا نکاح بھی ہو گیا

اب بھی آنے کی کیا ضرورت ہے کل یا پرسوں آنا تھا تیری شرکت تو ویسے بھی ضروری نہیں تھی۔

اسی لیے تو اب آ رہا ہے

وہ بے حد غصے میں تھا اس کے پاس بیٹھتے ہی شروع ہو گیا

سوری یار ایک تو ہم لوگوں کو گھر سے نکلتے ہوئے دیر ہو گئی اور پھر راستے میں گاڑی خراب ہو گئی۔ بڑی مشکل سے آئے ہیں یقین نہ آئے تو پازیب سے پوچھ لے

اچھا نہ موڈ ٹھیک کر یار کیا شکل بنائی ہوئی ہے
دلہا بنا بہت پیارا لگ رہا ہے

زایار اسے پیار سے پچکارتے ہوئے بولا

اور ساتھ ہی آہستہ سے انعم کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دعائیں دیں۔
جبکہ پازیب انعم کے ساتھ بیٹھی انہیں مبارکباد دینے لگی تھی۔

تم لوگوں کو کہا بھی تھا کہ جلدی آجانا ایک تو ویسے بھی تم لوگوں کے گھر سے کوئی نہیں آیا

اور دو لوگ آئے ہیں وہ بھی نکاح کی رسم کے بعد یہ بدلہ لوں گا میں تجھ سے یہ مت سوچنا اس چیز کو میں بھول جاؤں گا
وہ اب بھی بھرپور ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا

اچھا نہ یار تو تو بیویوں کی طرح ناراض ہو رہا ہے اب تیری بیوی آگئی ہے تھوڑا ہوش کر وہ شرارت سے بولا

جس پر اس نے ناراضگی سے دیکھا تھا اپنی نئی نویلی بیوی کے سامنے شرمندہ تو ہرگز نہیں ہونا چاہتا تھا

یہ زندگی میں زایار کا پہلا ایکسپیرینس تھا کہ وہ اس حویلی میں آیا ہے وہ جانتا تھا اس حویلی کے ساتھ ان لوگوں کے گہرے تعلقات ہیں

https://www.zubinovelszone.com

ooooo

صدام شاہ میں نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی سارے خاندان سے بغاوت کر کے انہوں نے اپنی من چاہی بیوی کو اپنے دل اور اپنی حویلی کی مالکن بنایا تھا

شاہ حویلی والوں نے ان کے اس نکاح کو قبول نہ کیا وہ والدین کو چھوڑ نہیں سکتے تھے اسی لئے اپنی بیوی کو لے کر بڑی حویلی میں شفٹ ہو گئے۔

جہاں وہ ہنسی خوشی اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے لیکن ان کے والدین کی خواہش تھی کہ ان کی شادی ان کے خاندان میں کی جائے آخر اپنے خاندان والوں کے دباؤ میں آ کر انہوں نے اپنے باپ کی مرضی کے سامنے سر جھکا لیا

لیکن اس کے باوجود بھی اپنی من چاہی ہم سفر فائزہ کے ساتھ کسی قسم کی کوئی ناانصافی نہ ہونے دی

انہوں نے فائزہ اور اپنے تین بچے بڑی حویلی میں ہی رکھتے تھے اور شاہ حویلی میں ان کی دوسری بیوی اور دو بچے پروان چڑھنے لگے ان کی دونوں بیویاں ہی انہیں بے حد عزیز ہو چکی تھیں جوان کی نسل کی امین تھیں

انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی ان دونوں کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کی تھی لیکن ان کے بچوں نے اپنے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کرلی

ایک نفرت کی عمارت تعمیر کرلی جیسے وہ اپنی زندگی میں کبھی بھی گرانے میں کامیاب نہ ہوسکے

ان کے بچوں کو لگتا تھا ان میں سے کوئی بھی صدام شاہ کی بھرپور محبت کو پانہ سکا
وقت گزرتا گیا سگے رشتوں کے بیچ سوتیلے کا بیچ ایسا پروان چڑھا کوئی بھی اسے اکھاڑ نہ پایا

پہلی بیوی میں سے ان کا ایک بیٹا زعفران شاہ اور دو بیٹیاں مسرت اور نزہت تھیں جبکہ دوسری بیوی میں سے ان کے دو ہی بچے تھے آغا سکندر اور نگہت

ان کو اپنے سب ہی بچے عزیز تھے وقت کے ساتھ ساتھ صدام شاہ کا وقت بھی مکمل ہو گیا اور وہ ساری زندگی ان نفرتوں کو مٹانے میں ہی لگے رہے۔ انہیں پتا ہی نہ چلا کہ کب یہ سگے رشتے خاندانی دشمنی میں بدلتے چلے گئے

https://www.zubinovelszone.com

نفرت کی یہ دیوار آج بھی ویسے ہی قائم ودائم تھی۔ان دونوں حویلیوں کے دوران ایک ندی کا فاصلہ تھا جیسے طے کر کے صدام شاہ اپنی دونوں بیویوں کو محبت اور برابر کے حقوق دیتے تھے

لیکن انہیں کبھی بھی اس بات کا گمان نہ تھا کہ یہ ندی نفرتوں کی لکیر بن جائے گی

ooooo

زایار آج پہلی بار اس حویلی میں آیا تھا جہاں اس کے دادا نے اپنی زندگی کا خوبصورت وقت گزارا تھا

عالم کے دادا کو دیکھ کر اسے اپنے پیارے دادا کی یاد آرہی تھی یہ خونی رشتے تھے جن کے خون سے دھویا نہیں جا سکتا تھا

لیکن اس کے باوجود بھی یہ رشتے ایک دوسرے سے الگ تھے اپنے اپنے خاندان اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف کسی کو اس بات کا احساس نہ تھا کہ یہ خود ساختہ جنگ اب ختم ہو جانی چاہیے

اس نے جب پازیب کے ساتھ اس حویلی میں قدم رکھا تو عالم بہت گرمجوشی سے آکر اس سے ملا تھا

یقیناً اس کا یہاں آنا اسے برا نہیں لگا تھا اور اسے بھی خوشی ہوئی تھی عالم کے اس انداز پر زایار کو بھی بہت اپنا پن ! حسوس ہوا تھا

اسے یقین تھا کہ اگر وہ عالم کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرے تو وہ ان دونوں خاندانوں کو ایک کرنے میں اس کی مدد ضرور کرے گا

لیکن سترہ سال پہلے کی وہ بیانک رات جس میں اپنوں میں ہی ایک دبی چنگاری نے ان کی برسوں سے ٹھنڈی پڑی آگ کو ایک بار پھر سے ہوا دے کر تباہِ آتش میں دل دیا۔اور باقی کی کسر بریرہ پوری کر چکی تھی

لیکن اب بھی دیر نہ ہوئی تھی یہ خون کے رشتے آج بھی ایک ہو سکتے تھے

اور ایسا صرف ایک ہی کنڈیشن پہ ہو سکتا تھا اگر سنیہا اور تراب کی شادی ہو جائے لیکن اسے تراب پسند نہیں تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ بہت عجیب تھا مغرور بدلحاظ یہاں تک کہ اپنی بہن کے نکاح تک میں شامل نہ تھا وہ بلا اس کی پھولوں جیسی بہن کا خیال کیسے رکھتا

وہ تھوڑی دیر مزید زاہد کو تنگ کر کے پازیب کے ساتھ اٹھ کر اسٹیج سے نیچے آگیا

ooooo

زایار آپ کو یاد ہے کچھ دن پہلے میں نے آپ کو ایک لڑکی کے بارے میں بتایا تھا جو ہمیں ہسپتال میں ملی تھی جس کا نام بریرہ بیگم نے دانی کے نام سے سیو کیا تھا

میں نے اسے یہاں دیکھا ہے

زایار کے ساتھ اسٹیج سے نیچے آتے ہوئے وہ اسے بتانے لگی جس پر زایار نے بھی عالم کے ساتھ کھڑی اس چھوٹی سی پیاری سی لڑکی کو دیکھا تھا اس کے چہرے پر برسوں کی ویرانی تھی

سر پہ خوبصورتی سے دوپٹہ جمائے وہ ایک باوقار لباس میں تھی۔

یہی ہے وہ لڑکی جیسے بریرہ بیگم نے پیسے دیے تھے۔پازیب نے انہیں اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا تو زایار کو بتایا

https://www.zubinovelszone.com

اس سے ملو نین یہ میرے کزن ہیں میرے چچا کے بیٹے رشتے میں تمہارے دیور لگتے ہیں عالم نے اسے زاہد کے دوست کے طور پر ملوانے کے بجائے خود سے جڑے تعلق سے متعارف کروایا تو پازیب کو بھی یہ بات جان کر حیرانگی ہوئی تھی

جب کہ اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کچھ بھی نہیں بول رہی تھی یہاں تک کہ اس کے چہرے پر انہیں دیکھ کر ایک مسکراہٹ تک نہ آئی۔ بس عجیب نظروں سے پازیب کو دیکھنے رہی تھی

یہ لڑکی اور اس کے ساتھ موجود اس دن وہ دوسری لڑکی اس کی بربادی کی وجہ تھی جنہیں وہ بھلا نہیں سکتی تھی۔اس کے دامن پر داغ لگانے والی یہ دونوں بھی اس کی گناہگار تھی

کیا ہوا نین تم تھکی ہوئی لگ رہی ہو وہ اس کے مرجھائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر عالم پریشانی سے بولا وہ کافی دیر سے اس کی حالت کو محسوس کر رہا تھا

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا اور بے حد محبت سے پوچھ رہا تھا جب کہ دانین نے اس کا ہاتھ خود سے ذرا دور کیا اور ذرا فاصلہ بناتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گئی

ہم پہلے بھی مل چکے ہیں دانین ہسپتال میں اگر تمہیں یاد ہو تو پازیب نے بات کی شروعات کی۔

https://www.zubinovelszone.com

جی آپ کی اس ملاقات کا انعام تو میں آج بھی بھگت رہی ہوں وہ بے حد نفرت سے کہتی اگلے ہی لمحے عالم کی پرواہ کیے بغیر وہاں سے نکل سکی تھی

عالم نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر ذرا سا شرمندہ ہوتا انہیں ایکسکیوز کرتا دانین کے ساتھ ہی اوپر کی جانب چلا گیا

ooooo

آپ لوگ یہاں آئے ہمیں بہت خوشی ہوئی ہماری خوشیوں میں شرکت کرنے کے لیے بہت بہت شکریہ سلطان صاحب اور نسرین بیگم زایار اور پازیب کو دیکھ کر بے حد خوش تھے

صدیوں سے چلتی اس خاموش جنگ کی جیسے آخری تاریخیں تھی
خوشی تو ہمیں بھی بہت ہوئی لیکن میاں بہت شرمندہ ہوں کے بریرہ کی وجہ سے آپ لوگوں کو اتنی ساری مصیبت اٹھانی پڑی اور سب سے زیادہ اس کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے وہ ہمارے اور آپ کے گھر کا بچے روحان ہے

https://www.zubinovelszone.com

اور یقیناً بریرہ کو اس کے کیے کی سزا ضرور ملے گی۔ مجھ سے جتنا ہو سکا میں آپ کی مدد کرنے کی کوشش کروں گا

مجھے افسوس ہے کہ جس کی وجہ سے آج وہ اس دنیا میں نہیں رہا اس لڑکی کی ذات میرے نام کے ساتھ جڑی ہے

اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ دانین بھابھی کے دامن پر داغ لگانے والی بھی میری ہی بیوی ہے ۔وہ بے حد شرمندگی سے بول رہا تھا

بیٹے یہ سب کچھ تو اب اللہ کی مرضی ہے تم آئے ہمیں بہت خوشی ہوئی اب ہم بھی یہ بے فضول کے فاصلے ختم کر دینا چاہتے ہیں جن لوگوں کی وجہ سے یہ دوریاں بنی ہو تو ہم سے دور ہو گئے

اور ہم لوگ انہیں دوریوں میں جی رہے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ خون کے رشتے خون سے دھوئے نہیں جا سکتے

ہم بڑی حویلی آنا چاہتے ہیں ان فاصلوں کو سمیٹنے کے لیے ایک بے حد خاص وجہ سے لے کر ہمیں یقین ہے تم لوگ ہمیں ناراض نہیں کرو گے

https://www.zubinovelszone.com

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بہت مناسب الفاظ میں سنیہا اور تراب کے بارے میں بات کر رہے تھے زایار کے پاس کوئی جواب نہ تھا

یہاں تک کہ اس بار وہ مسکرا بھی نہ سکا اس کے اختیار میں کوئی فیصلہ نہ تھا اس کا فیصلہ تو صرف صفدر شاہ ہی کر سکتے تھے

ooooo

سنیہا یہاں آئی تھی تم لوگوں نے ہمیں کیوں نہیں بتایا ہماری بوڑھی آنکھیں ہماری پوتی کو دیکھنے کے لئے ترس رہیں ہیں

اور تم نے ہمیں بتایا تک نہیں کتنا تڑپے ہیں ہم اپنے واصف کے بچوں کو سینے سے لگانے کے لئے اور وہ ہمارے اتنے قریب آکر ہم سے دور چلی گئی اور تم لوگوں نے ہمیں بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا

دادا جان کا غصے سے بی پی ہائی ہو چکا تھا۔ جب نرجس نے کمرے میں آکر انہیں یہ بتایا اس نے کہ سنیہا یہاں آئی ہوئی تھی لیکن تراب نے یہ بات کسی کو بھی بتانے سے منع کر رکھی تھی

باباجان ہم لوگوں نے صرف اور صرف تراب کی بات مانی ہے اس نے جو کہا ہم نے وہی کیا کی حالات بگڑتے دیکھ کر وہ بڑے آسان الفاظ میں سارا االزام تراب کے سر لگا گئی تھیں

مجھے اکیلا چھوڑدو چھوٹی بہو اس وقت ہم کسی سے بات نہیں کرنا چاہتے وہ بے حد غصہ میں تھے یقیناً تراب سے ان کی ناراضگی جائز بھی۔

انہوں نے نرجس اور حیدر کو یہاں ان کی بیٹی صنم کی بغاوت کی تفصیل جاننے کے لیے بلایا تھا لیکن آگے سے نرجس نے اس انداز میں بات گھمائی کیوں غصے سے ان کی آنکھیں لال ہو گئیں

جبکہ صنم کو تو ابھی تک ہوش بھی نہ آیا تھا۔بہت آسانی سے وہ ان کی عزت کو داؤ پر لگا کر گہری نیند سو گئی تھی

۔ڈاکٹر کے مطابق اس نے صرف تین گولیاں کھائیں تھی جو خطرناک تو ضرور تھی لیکن جان لیوا ہر گز نہ تھی

حیدر صاحب کا غصے سے برا حال تھا۔ لیکن فی الحال ہزاروں مہمانوں میں وہ خاموشی سے اپنی بیٹی انعم کے نکاح کی مبارک باد وصول کر

○○○○

نین کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔!!

مجھے کچھ بتاؤ تو سہی۔۔۔۔۔

اس طرح سے خاموش کیوں ہو۔۔۔!!

عالم اس کے پیچھے کمرے میں آتا بے حد بے چینی سے پوچھنے لگا تھا جب کہ وہ اس سے سخت بیزار نظر آرہی تھی

کچھ نہیں ہے مجھے کچھ بھی نہیں ہے بس آپ بار بار میرے قریب نہ آئے گھٹن ہو رہی ہے مجھے اس ماحول میں مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ اتنی سی بات آپ کو سمجھ میں نہیں آتی وہ چلائی تھی

میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔

نہیں ہوتا مجھ سے برداشت ہے سب کچھ۔۔۔۔

۔وہ بیڈ پر بیٹھ کر اچانک ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی یقیناً بہت سارے دبوں کا غبار ایک ساتھ ہی نکالنے لگی تھی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ عالم کی جان نکال رہی تھی

وہ بے حد آہستہ سے زمین پر اس کے پیروں کے قریب بیٹھا تھا اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹانے لگا

کیا ہوا نین کیا تمہیں محفل میں کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔!!
کیا کسی کی بات تمہیں بری لگی ہے۔۔۔۔۔۔!!
مجھے بتاؤ کس نے کچھ کہا ہے تمہیں۔۔۔!!

میں اس کی جان نکال دوں گا
بس تم مت رو میری جان تمہارے آنسو میری جان نکال دیں گے۔۔

https://www.zubinovelszone.com

بتاؤ مجھے کسی نے تکلیف پہنچائی ہے تمہیں۔۔۔۔!!اس کا چہرہ نرمی سے تھامیں وہ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اس کے آنسو پونچتا اس سے سوال کر رہا تھا

اس نے بس سسکی لی کر اپنی آنسو سے بھری آنکھیں اس کی نگاہوں سے ملائی تھی۔

کیوں بار بار آپ اپنا نام سننا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔!!

کیا آپ نہیں جانتے مجھے تکلیف پہنچانے والا کون ہے۔۔۔۔۔۔!!

کیا آپ نہیں جانتے مجھے کس نے ہرٹ کیا ہے۔۔۔۔۔.!!

یہ سب میری برداشت سے باہر ہے پلیز رحم کریں مجھ پر بس سب کچھ کر لوں گی لیکن آپ کے ساتھ زندگی گزارنا میرے بس میں نہیں ہے

میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے سامنے مجھے جانے دیں

آپ کا پاس انا مجھے چھو کر یہ ظاہر کرنا کیا آپ مجھ پر حق رکھتے ہیں

بڑی محفل میں سب کے سامنے مجھے اپنی بیوی متعارف کروانا جبکہ یہ سب صرف چند دن کے لیے ہے

مجھے یہ سب کچھ تکلیف دیتا ہے عالم میں ہر شخص کو معاچ نہیں کر سکتی جس نے میری روح کا قتل کیا ہے۔

میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کے آگے بس کر دیں
اب تو میرے پاس وہ الفاظ بھی ختم ہو چکے ہیں جن کا استعمال کر کے میں اپنی آزادی کی راہ تلاش کرو

آپ پر میرا کوئی لفظ ہر گز کوئی کام نہیں کرتا بس میں تھک گئی ہوں اب اور نہیں نہیں سہا جائے گا مجھ سے بس کر دی خدارا بس کریں۔ مجھے لگ رہا تھا میں ایک ماہ یہ سب کچھ برداشت کر لوں گی لیکن اب نہیں ہو رہا۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی
عالم تو اس کی خاموشی کو پوزیٹیو سائن میں لے رہا تھا اس کے اس طرح سے رونے پر جیسے ٹوٹ سا گیا۔ وہ اندر ہی اندر مر رہی تھی خاموشی سے برداشت کر رہی

تھی

اس نے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا بے حد آہستہ سے اس کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے لگاتا وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

۔۔۔"۔۔دن ہی کتنے رہ گئے ہیں یہ چند دن جینے دو مجھے کر دوں گا آزاد تمہیں بھی اور اپنی روح کو بھی یہ بھی تنگ آگئی ہے علم سلطان شاہ سے۔۔۔۔"۔۔۔

یہ الفاظ اس نے کیسے ادا کیے تھے یہ صرف وہی جانتا تھا دانین نے بے یقینی سے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھا تھا جہاں سے آنسو چھلکنے کو بے چین تھے

لیکن وہ مرد تھا وہ رو کر اپنی انا کو جھکنے نہیں دے سکتا تھا۔

آپ سچ میں مجھے چھوڑ دیں گے۔۔۔اس کے انداز میں عجیب سی بے قراری تھی۔اسے لگا تھا ابھی وہ انکار کر کے قہقہ لگائے گا اور کہیں گا کہ ایسا ممکن نہیں ہے

اس کے سوال کا مذاق بنائے گا۔

اسے کہہ دے گا تم قیامت تک علم سلطان شاہ سے الگ نہیں ہو سکتی لیکن اس نے نہیں کہا تھا

ہاں اگر تمہاری خوشی مجھ سے دور رہنے میں ہے تو میں تمہاری خوشی کے لئے کچھ بھی کروں گا
لیکن یہ جو 23 دن ہے میرے لیے گئے اس ایک مہینے میں سے مجھے کوشش کرنے دو

اگر میں ناکام ہوا تو میں کبھی پلٹ کر تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔
ہاں میں برا ہوں میں بہت برا ہوں میں نے تمہیں ہر ممکن طریقے سے تکلیف پہنچائی میں بہت برا
انسان ہوں لیکن تم نری نہیں ہوں۔

تم مجھے مواقع ضرور دو گی اگر تم سب کو معافی دے سکتی ہو تمہیں تو صرف ایک موقع مانگ رہا
ہوں مجھ سے نفرت کرو بے تحاشہ نفرت کرو میں قابل ہی نفرت کے ہوں۔

لیکن پھر بھی میں کہوں گا کہ مجھے ایک کوشش کرنے دو میں جانتا ہوں میری یہ کوشش تمہارے
دل پر لگے زخموں کو ابھی بھی کم نہیں کر پائے گی

لیکن مجھے بس تیس دن کا وقت دے دو اس کے بعد میں تم سے کبھی نہیں کہوں گا میرے ساتھ
رہو اگر میں ناکامیاب ہو گیا تو میں پیچھے ہٹ جاؤں گا نین میں وعدہ کرتا ہوں میں تمہارے ساتھ
کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کروں گا

https://www.zubinovelszone.com

بس مجھے یہ چند دن دے دو۔اگر تم نہیں ملی تو تمہارے ساتھ گزرے ان چند دنوں کو اپنی زندگی کے خوبصورت ترین دن سمجھ کر ساری زندگی کاٹ لوں گا وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اس کے چہرے کو نرمی سے پکڑے ہوئے بولا

وہ خاموشی سے اسے سنتے ہوئے کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ اچانک ہی کمرے کا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا عالم دور ہو کر کھڑا ہوا جب عائزہ کمرے میں داخل ہوئی

کیا ہوا آپ کو بھابھی آپ اوپر کیوں آگئی نیچے تائی امی آپ کو بلا رہی ہیں آپ کو کسی سے ملوانا ہے چلیں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو دانین جلدی سے اپنے آنسو صاف کرتی مسکرا کر اس کے پیچھے ہی کمرے سے نکل گئی

عالم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا مگر بولنے کے لئے کچھ بھی نہ تھا اسکے لیے عالم ایک موقع کے بھی قابل نہیں تھا

اس کا کب سے رکا آنسو چھلک گیا

صرف ایک موقع دونین میں اپنے سارے گناہوں کی تلافی کر لوں گا

پوری دنیا ایک کر دوں گا صرف تمہیں منانے کے لیے

صرف ایک موقع دو مجھے میں ہر حد پار کر جاؤں گا۔ تمہیں دنیا کے ہر خوشی دوں گا تمہیں اتنا

چاہوں گا ساری دنیا کی چاہت میری چاہت کے سامنے تمہیں کم لگے گی

بس مجھے ایک موقع دے دو وہ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑ اس کے جھمکوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا

اپنے لبوں سے لگائے وہ سختی سے اپنے ہاتھ میں تھامیں بیڈ پر آ بیٹھا

پھر نہ جانے اسے کیا ہوا کہ اگلے ہی لمحے وہ زمین پر سجدے کی حالت میں رو رہا تھا۔

۔۔۔۔" ۔۔۔یا اللہ میں گناہگار ہوں میں انسان ہو کر اپنی اوقات سے بھر گیا تھا میں بھول گیا

تھا کہ میری اوقات کیا ہے۔۔۔"۔۔۔

میں ظالم بن گیا تھا لیکن تو بے نیاز ہے میرے مولا اس کے دل میں میرے لئے رحم ڈال دے

اگر وہ نہ ملی تو مر جاؤں گا۔

اے اللہ میرے گناہ بخش دے۔ میری نین کو مجھ سے دور نہ کر میری محبت کو میرے دامن میں

ڈال دیں۔ تیرے علاوہ کوئی میری مدد نہیں کر پر سکتا

https://www.zubinovelszone.com

مجھ گنہگار کو بخش دے

بے شک میں نے تیرا سب سے ناپسندیدہ کام کیا ہے ایک پاک دامن کے دامن پر کیچڑ اچھالا ہے اسے لمحہ لمحہ اذیت دی ہے اسے دنیا کے سامنے رسوا کیا ہے۔

میں معافی کے لائق نہیں ہوں لیکن تو بے نیاز ہے بخش دے میری خطا معاف کر دے میرا گناہ اور نواز دے مجھے مجھے میری زندگی دے دے میرے مولا مجھے میری زندگی دے دے۔

وہ سجدے کی حالت میں زمین پڑا بلک بلک کر رو رہا تھا۔
جب کہ دروازے پر کھڑی ساکت سی دانین جو اپنے جھمکے لینے واپس آئی تھی اسے اس حالت میں دیکھ کر اپنے منہ پر ہاتھ جما کر تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلی۔

اس کی دعاؤں میں اتنی شدت تھی کہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو گیا تھا کہ اللہ اس کی دعا کو قبول کرتے ہوئے اس کے دل میں عالم کے لیے رحم ڈال ہی نہ دے لیکن شاید وہ بھول گئی تھی کہ وہ پاک ذات ہر انسان کے دل کی کیفیت سے اس کے دل سے زیادہ اچھے سے واقف ہے

وہ جس کے دل میں چاہے محبت ڈالی۔۔۔

جس کے دل میں چاہے عزت دے ڈالے۔۔۔

جس کے ل میں چاہے معافی کا جذبہ پیدا کر دے۔۔۔۔دانین اس سے دور بھاگ کر عالم سے دور ہو سکتی تھی لیکن اللہ سے دور ہونا تو مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا

OOOOOO

اس کا رو رو کر برا حال تھا اسے کیوں رونا آرہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی بس اتنا پتا تھا کہ اس کی وجہ سے عالم تکلیف میں ہے

یہ حقیقت تھی کہ عالم نے اسے بہت تکلیف دی تھی لیکن وہ اپنی ذات کو کسی کی تکلیف کی وجہ نہیں بنانا چاہتی تھی

لیکن وہ عالم کو معاف بھی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اس کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ عالم کبھی بھی اس کی محبت نہیں بن سکتا اور نہ ہی وہ اس جیسے انسان سے محبت کر سکتی ہے جو اس کے کردار پر انگلی اٹھا چکا ہوں

https://www.zubinovelszone.com

وہ خود کو جتنا بھی سخت دل ثابت کرے

لیکن حقیقت یہ تھی کہ عالم کو آج روتا تڑپتا دیکھ خود کے لیے سسکتا بے چین دیکھ کر اس کا دل عجیب سا ہونے لگا تھا

اس کی آنکھوں سے آنسو رک نہیں پا رہے تھے وہ تو بھاگ کر نیچے چلی گئی تھی اس کے بعد عالم نہ جانے کہاں چلا گیا

آہستہ آہستہ کر کے سب مہمان رخصت ہو گئے لیکن عالم وہاں نہیں تھا

وہ اسے کہہ رہا تھا کہ وہ اسے کچھ دن کے بعد چھوڑ دے گا اسے طلاق دے کر آزاد کر دے گا۔اگر وہ اسے آزاد کرنے کو تیار تھا تو وہ اسے اللہ سے کیوں مانگ رہا تھا

۔کیوں رو رہا تھا وہ اس طرح سے اگر وہ اسے چھوڑنے کے لیے تیار تھا تو پھر کیوں اس کے لئے تڑپ رہا تھا

لیکن وہ تو اللہ اور اس کا معاملہ تھا نہ وہ اس کے سامنے اسے چھوڑنے کے لیے تیار ہو گیا تھا لیکن اللہ سے تو وہ مانگ سکتا تھا وہ کون ہوتی تھی بیچ میں بولنے والی اسے کوئی حق نہیں تھا اس سے وجہ پوچھنے کا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اگر اللہ نے اس کا دل نرم کر دیا تو۔۔۔؟

اگر اس کے دل میں عالم شاہ کی محبت بھر دی تو۔۔۔۔؟

کیا وہ اسے معاف کر پائے گی کیا بھول جائے گی وہ سب کچھ جو عالم نے اس کے ساتھ کیا
۔۔۔۔۔؟

وہ الفاظ جو عالم نے اس کے لئے استعمال کیے۔۔۔؟

کیا وہ سب کچھ بھول کر آگے بھرنا اتنا آسان ہو گا۔۔۔؟

نہیں۔۔۔مجھے نہیں رہنا ان کے ساتھ۔۔۔۔میں نہیں رہ سکتی عالم سلطان شاہ کے ساتھ

آپ میرے دل میں اس کے لئے کچھ نہیں ڈال سکتے
میں نہیں معاف کرنا چاہتی انہیں
آپ میرا دل نہیں بدلو گے اگر وہ سجدے میں گر کر آپ سے مجھے مانگ سکتا ہے تو میں بھی آپ سے اپنی بہتری مانگتی ہوں

اللہ جی مجھے اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا مجھے گھٹن ہوتی ہے

https://www.zubinovelszone.com

آپ میری مدد کریں میں اس شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی جو میرے کردار کو داغدار کر چکا ہو وہ شدت سے روتی ہوئی اپنے حق میں بہتری کی دعا مانگتی جانماز اٹھی تھی

جب اچانک اپنے پیچھے ایک سایہ سا محسوس ہوا اس نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں عالم کھڑا اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

تم ٹھیک ہو۔۔۔ نین تم رو رہی تھی وہ اس کے آنسو صاف کرنے کے لئے آگے بڑھا جب وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے اسے رکنے پر مجبور کر گئی

تم کیوں رو رہی تھی۔۔۔؟

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔! وہ کافی بے چین لگ رہا تھا میں نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور اس کا راستہ چھوڑ کر جانماز تہہ کرتی خاموشی سے آ کر بیڈ پر لیٹ گئی

اور ساتھ ہی اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لی اسے عجیب سا خوف محسوس ہونے لگا تھا اسے لگتا تھا اگر وہ اس شخص کو دیکھتے رہے گی تو یقیناً اس کے دل کا کوئی حصہ اسے اس کی جانب متوجہ کرے گا

اگر وہ اس سے بات کرے گی تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی

اگر وہ اس کے پاس رہے گی اس کے دل میں کہیں اس کے لیے محبت۔۔۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اس سے محبت وہ سختی سے آنکھیں بند کیے عالم کو پریشان کر گئی تھی

اور اس سے وجہ پوچھنا چاہتا تھا لیکن شاید وہ کوئی بھی وجہ بتانے کو تیار ہی نہیں تھی وہ آہستہ سے اس کے قریب بیڈ پر لیٹا لائٹ آف کرتے ہوئے اس کی مشکل آسان کر گیا تھا

رات دونوں کے لئے ہی بے چین تھی شاید کوئی بھی سو نہ سکا عالم اسے کھو دینے کے ڈر سے سو نہیں پارہا تھا اور دانین عالم سلطان شاہ کی دعا کے قبول ہونے کے ڈر سے سو نہیں پا رہی تھی

ooo

شیر ایسے مت کھولیے پہلے درود شریف پڑھیں پھر اوپن کیجیے گا اور آسان آسان سوال پلیز۔۔۔۔ وہ کتاب کھولنے ہی لگا تھا جب لالی نے اسے پہلے کچھ یاد کروایا

ایسا کرتا ہوں 6 کلمے آیت الکرسی دعائے قنوت اور دعائے جنگ پڑھ کتاب کھولتا ہوں پھر تم سے ٹیسٹ لکھواتا ہوں ہو سکتا ہے تب تمہیں ایزی لگے وہ بھنا کر بولا

ایسے کیوں بات کر رہے ہیں میں رات کو یاد کر رہی تھی نہ تب آپ نے شطان کی طرح آ کر مجھے ورغلایا اور اب اگر مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے تو آنکھیں بھی دکھا رہے ہیں

یہی تو مسئلہ ہے آپ مردوں کا آپ کو کہیں پر بھی اپنی غلطی نظر ہی نہیں آتی اس دنیا کے سارے غلط کام تو ہم لڑکیاں کرتی ہیں آپ مرد لوگ تو دودھ کے دھلے ہوتے ہیں

وہ بات پلٹنے کی خاطر بولی

لالی کوئی فائدہ نہیں ہے اس فضول بحث کا ٹیسٹ تو میں ضرور لوں گا بہت مستیاں کر لی تم نے دو دن سے میں پوچھتا ہوں دو دن سے تم نے کیا کیا ہے سارا دن کیا کرتی ہو

جو تم سے یہ دو سوال یاد نہیں ہوتے اتنا آسان ہے یہ سب کچھ اگر تم فزکس پاس کر سکتی ہو تو اس کے حساب سے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے پڑھائی کی جانب متوجہ کر رہا تھا پہلے ہی چھ مہینے وہ بری طرح سے ضائع کر چکی تھی اب آخری چانس تھا اگر وہ بھی سپلیاں دیے بغیر ضائع کر دیتی تو اس کے دو سال بھی برباد ہو جاتے اتنی سی بات کو سمجھنا نہیں چاہتی تھی

کہانہ شیر مجھے کل یاد تھا کل تو آپ کورومینس سوجھ رہا تھا اب آپ نے مجھ سے ٹیسٹ لیا نہیں اب نہیں آتا مجھے اور اس کے ہاتھ سے کتاب لے کر ایک طرف رکھ چکی تھی

کیوں صرف کچھ وقت کے لئے یاد کیا تھا کیا دیکھو لالی میری بات غور سے سنو تم خود جانتی ہو کہ میں اس خاندان کا سب سے بڑا لکھا انسان ہوں اب کیا میری بیوی ایف ایس سی فیل اچھی لگے گی خود پر نہ سہی مجھ پر تھوڑا رحم کر لو

تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم میرے لیے پڑھو گی اب تم اپنا وعدہ کیسے توڑ سکتی ہو کیا تم مجھ سے پیار نہیں کرتی وہ پھر سے موشنل بلیک میلنگ پر اتر آیا تھا جس پر لالی نے منہ بنایا

یار مجھے آپ کی سمجھ نہیں آتی اس پڑھائی سے ایک پل دھیان ہٹا نہیں آپ کو پیار یاد آجاتا ہے کیا آپ اس طرح آپ میرے پیار کا اندازہ لگائیں گے وہ کتاب اٹھاتی مایوسی سے بولی

شیر کو سچ میں یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی یہ بات لالی کے دماغ پر کتنے اچھے سے اثر کرتی ہے

مجھے یہ سب کچھ نہیں پتہ لالی بس یہ پتا ہے کہ اگر تم اس بار بھی پاس نہیں ہوئی تو سارے خاندان میں میری بے عزتی ہو گی

چھوٹے یالاڈلے ہونے کا مطلب یہ تو نہیں ہے نہ کہ پڑھائی سے دوری اختیار کر لی جائے فرض کرو اگر کل میں نہیں رہا تو کم از کم تمہاری ایجوکیشن کو اتنی ہونی چاہیے۔۔۔۔

شیر دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی لالی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔جب کہ اس کی آنکھوں میں بہتے آنسو نے شیر کو سیریس ہونے پر مجبور کر دیا تھا

میں کوئی غلط بات نہیں کر رہا لالی آج نہیں تو کل ہم سب نے مر جانا ہے اور میں نے حالات دیکھے ہیں آج کے زمانے میں ہر انسان دوسرے انسان کا سہارا بنا ہوا ہے اور جب وہ انسان نہیں رہتا جب اس کا سہارا اس سے چھن جاتا ہے تو میں نے دوسرے انسان کو بے موت مرتے دیکھا ہے

لالی میری خواہش ہے کہ تم بہت پڑھو لکھو کم از کم میرے جانے کے بعد تم کسی کے سہارے پہ نہ بیٹھو کیا ہے لالی یار تم رو کیوں رہی ہو میری جان میں کوئی انہونی بات نہیں کر رہا

میں صرف تمہیں سمجھانے کی کوشش۔۔۔لالی رونا بند کرو یار وہ سیریس انداز میں اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن لالی کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر وہ خود ہی بری طرح سے بوکھلا کر اسے خود میں چھپا چکا تھا

مجھے نہیں بات کرنی ہے آپ سے چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ سب کو بتاؤں گی آپ مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔

چھوڑیں مجھے ہاتھ مت لگائیں مجھے اس وقت بہت برے لگ رہے ہیں مجھے۔۔۔

کبھی بات نہیں کرنی آپ سے

وہ اپنا آپ اس کے تنگ حصار سے نکل آنے کی ناکام کوشش کرتی اسے بری طرح سے مارنے لگی

شیر پہلے اس کے آنسو دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا اب اس کی بچکانہ حرکتوں پر ہنسنے لگا

اچھا یار سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا میں تو صرف ایک نیچرل سی بات کر رہا ہوں

اپنے پاس رکھے اپنی نیچرل باتیں مجھے نہیں سنی وہ اپنا آپ چھڑواتے بے حد غصے سے بول رہی تھی

اچھا نہ بابا سوری بات تو سنو میری شیرنی وہ اسے کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا تھا

نہیں سنی آپ کی باتیں چھوڑیں مجھے وہ اب بھی اس کے قابو میں نہیں آ رہی تھی

لالی میں کہیں نہیں جارہا تمہیں چھوڑ کے یار کیوں بچکانہ حرکتیں کررہی ہو غلطی ہو گئی مجھ سے
بس ایک چھوٹی سی بات سمجھانے کی کوشش کررہا تھا آئندہ نہیں کروں گا

اور نہ ہی آئندہ تمہیں پڑھنے کے لیے کہوں گا جو دل میں آئے وہ کرو بے عزتی تو میری ہوتی ہے
نہ جب لوگ کہتے ہیں کہ میری بیوی ایف ایس سی فیل ہے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے تم بس ذرا ذرا
سی بات پر رونا دھونا مچا لیا کرو وہ سختی سے گویا ہوا

یہ ذرا سی بات نہیں ہے زکوٹا جن
آپ مجھے چھوڑنے کی بات کر رہے ہیں
آپ مجھ سے دور جانے کے بات کر رہے ہیں

صرف اس پڑھائی کی وجہ سے آپ مجھ سے بچھڑنے کی بات کر رہے ہیں
مجھے بے سہارا کرنے کے بات کر رہے ہیں کیا آپ کی نظر میں میری محبت کوئی اہمیت نہیں رکھتی

اس کی ذرا سی بات کہنے پر وہ چیخ اٹھی تھی

https://www.zubinovelszone.com

میری جان میں صرف تمہیں سمجھا رہا تھا میرا مقصد تمہیں تکلیف پہنچانا نہیں ہے صرف یہ سمجھانا ہے کہ یہ دنیا بہت مشکل ہے یہ دیکھنے میں جتنی خوبصورت ہے اس کے اندر جاتے یہ اتنی ہی بدخوبصورت بن کر سامنے آئے گی میں تمہیں اس دنیا کی بدصورتی سے بچانا چاہتا ہوں

تمھں نہیں پڑھنا مت پڑھو آج کے بعد میں تمہیں کبھی بھی پڑھنے کے لیے نہیں کہوں گا لیکن آئندہ اس طرح سے رونا مت ورنہ نیکسٹ ٹائم تو میں چپ کرانے کے بجائے دو کان کے نیچے لگاؤں گا اسے سختی سے اسے اپنے سینے میں بھیجے سختی سے سمجھا رہا تھا

پکا۔۔۔۔۔! اس کے سینے پر سر رکھے وہ یقین دہانی چاہتی تھی شیر جو یہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ اس سے پھر سے وعدہ کرے گی کہ وہ پڑھے گی اپنی تعلیم مکمل کرے گی اس کا پکا سن کر اس کی امیدوں پر پانی پھر گیا

جی میڈم پکا آج کے بعد میں کبھی نہیں کہوں گا تمہیں پڑھنے کے لیے وہ اسے خوش خوش چھوڑتا اٹھ کر فریش ہونے جانے لگا لیکن اس کی بڑبڑاہٹ نے لالی کے کان کھڑے کر دیے تھے

اس سے اچھا تھا دل کی سننے کی بجائے دماغ کی سنتا کم از کم کسی پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرتا کیا کر دیا میں نے اس کی بڑبراہٹ پر لالی کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا مطلب لالی کا پڑھا لکھا ہونا اتنا ضروری ہے

وہ کتنی ہی دیر تک واشروم کے دروازے کو ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی

میں نے کچھ غلط سن لیا ہو گا پڑھا لکھا ہونا اتنا بھی ضروری نہیں ہے وہ اپنے آپ کو یقین دلاتی اپنی سماعتوں کو ہی غلط کہہ چکی تھی بس اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ شیر نے اس سے کہا ہے کہ پڑھے کی کوئی ضرورت نہیں ہے

ooooo

رات کے تین بج رہے تھے

وہ مسلسل باہر چکر کاٹ رہی تھی تراب تک گھر واپس نہیں آیا تھا

لیکن اسے یقین تھا وہ آجائے گا کیونکہ وہ رات باہر نہیں رہتا تھا مسلسل باہر لان کے چکر کاٹتے اس کے پیروں میں درد ہونے لگا تھا

تقریباً دو گھنٹے سے وہ یہاں باہر اکیلی تھی

ابھی تک اس نے اپنی دلہن کا جوڑا ابھی نہیں اتارا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کا چہرہ دیکھنے کے باوجود بھی ڈاکٹر زاہد نے کسی قسم کا کوئی بھی ری ایکشن کیوں نہیں دیا تھا اس میں تو اتنی ہمت ہی نہ ہوئی کہ وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھ پاتی

یوں اچانک کوئی شخص اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گا اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا صنم کو اب تک ہوش نہ آیا تھا

ڈاکٹر کا کہنا تھا کے مزید چار پانچ گھنٹے میں اسے ہوش آجائے گا بابا کا غصے سے برا حال تھا اور اس وقت ان کا سارا غصہ صرف اور صرف اماں پر ہی اتر رہا تھا

دادا جان نے اسے کمرے میں بلا کر بہت پیار سے سے بات کی تھی اور اسے بتایا تھا کہ ان لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے کہ شادی صنم کی ہوتی ہے یا اس کی ان کو صرف حیدر کی بیٹی بہو کے روپ میں چاہیے تھی یہاں تک کہ لڑکے نے صنم کو دیکھا تک نہ تھا

اور وہ شادی سے اتنا ہی خوش ہے جتنا صنم سے شادی پر ہوتا جس کے دل میں کہیں نہ کہیں سندس کو اسے نہ دیکھنے کا افسوس تھا۔

صنم کو اس طرح بے ہوش پر دیکھ حیدر صاحب کو کچھ بھی نہ سوجھا تو اسی کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اپنے باپ کو اس طرح بے بس دیکھ کر اس نے ایک لمحہ بھی نہ لگایا تھا سوچنے میں

مگر وہ شخص صنم کے لیے صحیح تھا تو غلط تو اس کے لئے بھی نہیں ہو سکتا تھا

اپنے باپ کی خوشی کے لیے اس نے اس رشتے کو قبول کر لیا۔

لیکن تراب کا انداز یاد آتے ہی اسے پھر سے پریشانی ہونے لگی وہ اس کے نکاح کے بالکل بھی حق میں نہیں تھا اس نے کہا تھا کہ اپنی بیٹی کی غلطی میری بہن پے مت تھوپیں

کتنا مان تھا اس کے انداز میں یہی مان تو وہ چاہتی تھی یہی محبت تو وہ ہمیشہ سے اپنے بھائی سے مانگتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اور اب جب بھائی اسے وہ محبت دے رہا تھا اس نے اس کا دل توڑ دیا یہ کہہ کر کہ اسے بابا کا ہر فیصلہ منظور ہے اور اب اس کا پریشانی سے برا حال تھا

○○○○○○

مین گیٹ کھلتا دیکھ اس نے تراب کی گاڑی اندر آتے دیکھا تھا وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی مین گیٹ کی جانب گئی تھی جہاں تراب گاڑی سے نکلتا غصے سے اگنور کرتا آگے بھرنے والا تھا جب وہ بنا اس کے غصے کی پرواہ کیے آکر اس کے سینے سے لگی

اور ایک بار میری بات تو سن لیں پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں

میں جانتی ہوں میں نے آپ کو ہرٹ کیا ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن آپ بتائیں کیا اس طرح سے پورے خاندان کے بیچ میں بابا کو ذلیل ہونے دیتی کیا۔۔۔

میں اس طرح سے انہیں رسوا کر کے کبھی خوش رہ پاتی بابا کی عزت کی خاطر مجھے ان کی بات ماننی پڑی

پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کریں اگر وہ شخص صنم کے لیے صحیح ہے تو غلط میرے لیے بھی نہیں ہوگا بابا نے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہوگا پلیز آپ ناراض نہ ہوں

Zubi Novels Zone

اگر آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے تو شاید میں کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی شاید میں کبھی خوش بھی نہیں رہ پاؤں گی سندس اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی اس سے معافی مانگ رہی تھی

وہ کتنی ہی دیر بے حس بنا اپنی شرٹ کو اس کے آنسوؤں سے بھگتا محسوس کر رہا تھا
اس نے پہلی بار کسی کے اب حق میں آواز اٹھائی تھی اس کے لیے اپنے باپ سے لڑا تھا کہ صنم کی غلطی کی سزا اسے نہ دی جائے

لیکن شاید وہ غلط تھا وہ صرف اس کی بہن تو نہ تھی جس کی پرواصرف اسی کو ہوتی وہ اس کا باپ تھا
اپنے بیٹے کے ساتھ ساتھ اپنی دونوں بیٹیوں کو بے پناہ چاہتا تھا

تو بلا وہ اپنی بیٹیوں کے لئے غلط فیصلہ کیسے کر سکتا تھا

بس کر دو سندس اب یہ سارے رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے شاید تمہارے نصیب میں وہی شخص لکھا ہے

https://www.zubinovelszone.com

یوں رو کر اپنی آنے والی زندگی کو نظر مت لگاؤ میں دعا کروں گا تمہارے لئے کہ وہ شخص سے اچھا انسان ہو

باقی میں تو مل بھی نہیں پایا اس سے اگر پتہ ہوتا کہ وہ تمہارے نصیب کا ستارہ ہو گا تو ایک بار دیکھ لیتا کیسا ہے لیکن کوئی بات نہیں کبھی نہ کبھی تو مل ہی لیں گے ایک ہفتے میں میری بہن کو رخصت کروانے آئے گا تو ہوش ٹھکانے لگا دوں گا کہ تمہیں تکلیف پہنچانے سے پہلے ہزار بار سوچے گا

وہ اپنے سینے سے لگاتا بہت پیار سے اس کے ماتھے کو چوم کر بولا سندس کے چہرے پر ایک پیاری سی مسکراہٹ پھیل گئی۔اس کے دل میں پھیلی ویرانی ختم ہو گئی تھی

آپ کمرے میں چلے میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی تو پھر آہستہ سے اس کے سر پر چپت لگاتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا

ہاں بہت بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا لاؤ اور اپنی بھابھی کی بھی رپورٹ دو مجھے وہ کمرے کی جانب جاتا اسے پیچھے آنے کا اشارہ کر رہا تھا

جب کہ اپنے کمرے کی کھڑکی پہ کھڑے حیدر شاہ کب سے اپنی لاڈلی کو باہر لان میں بے چینی سے ٹہلتے اور پھر تراب سے معافی مانگتے دیکھ خوش ہو گئے تھے

کل تک تراب گھر سے جڑے ہر رشتے سے انجان تھا لیکن آج نہیں انہیں سچ میں یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ اور کسی کے نہ سہی لیکن سندس کی پرواہ کرتا ہے جس میں زیادہ ہاتھ بے شک سندس کا ہی تھا

ooooo

ooo

وہ بے حد پریشان تھی

تین دن سے اس نے نہ تو سندس کا فون اٹھایا تھا اور نہ ہی س سے بات کی تھی

اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ اچانک ہوا کیا تھا

پہلے سندس کی بہن کے نکاح میں سندس کا نکاح ہو جانا اسے بہت عجیب لگا جبکہ اس سے زیادہ عجیب بات تراب کا وہاں ہونا

https://www.zubinovelszone.com

پہلے تو وہ نوٹ نہیں کر پائی لیکن وہاں سے نکلتے ہوئے اس نے تراب کی تصویر دیوار پر لگی دیکھی تھی

اسے یقین آگیا تھا کہ اس شخص کا تعلق اسی حویلی سے ہے اور سندس کے ساتھ اس کی کوئی نہ کوئی رشتہ داری تو ضرور ہے

۔لیکن سندس نے اسے کچھ بھی نہ بتایا وہ کتنی بار یونیورسٹی میں اس سے ملنے آیا اسے دھمکایا لیکن اس کے باوجود بھی سندس نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا بلکہ اس کے سامنے وہ انجان بنی ہوئی تھی

سندس نے دوست ہو کر اسے دھوکہ دیا تھا اس سے پتا نہیں کیا کیا چھپایا تھا یقیناً وہ بہت بڑی بے وقوف تھی کہ سندس پر اس حد تک اعتبار کرنے لگی تھی

اور اب پچھلے تین دن سے سندس پریشانی سے اسے بار بار فون کال اور میسج کر رہی تھی لیکن نہ تو وہ اس کے میسجز کو ریپلائی کر رہی تھی اور نہ ہی اس کی کوئی بھی کال رسیو کر رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ اس کی پریشانی ماما اور باپ دونوں ہی نوٹ کر چکے تھے اسی لئے تو اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے آج صفدر شاہ نے پاکیزہ بیگم کو اس کے پاس بھیجا تھا

کیا ہوا ہے تمہیں سنیہا بیٹا جب سے نکاح سے ہو کر آئی ہو خاموش خاموش ہو خیریت تو ہے سب کچھ ٹھیک تو ہے پ تم بہت ریشان لگ رہی ہو وہ اس کے پاس بیٹھی پوچھنے لگیں وہ کافی دن سے بالکل خاموش خاموش تھی ماما کو کچھ عجیب لگا

کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں ماما بس ایسے ہی سوچ رہی تھی اپنے پیپرز کے بارے میں وہ اپنی سوچوں کو پرے دھکیل ان کے سامنے آ بیٹھی

ہر وقت پڑھائی کو سر پر سوار کر یہ رکھتی ہو اب ایک ہفتے کے بعد جانے تو والی ہو تم یونیورسٹی پھر کیوں سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی ہو یہاں آؤ بیٹھو میرے پاس میں تمہارے سر میں تیل کی مالش کرتی ہوں وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولیں تو سنیہا نے فورا نہ میں سر ہلایا

بالکل بھی نہیں ماما آپ فورا دھونے بھی نہیں دو گی اور پھر میرے سر میں اتنی زیادہ چپچپاہٹ ہو جاتی ہے اتنا زیادہ اویل ہو جاتا ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا وہ انکار کرتے ہوئے کہنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

چپ کرنالائق جب تم چھوٹی تھی نہ تب ایسے ہی میں نے تیل لگالگا کہ تمہاری چوٹی اتنی لمبی کی ہے اوراب محترمہ کی نخرے ختم نہیں ہوتے بیٹھواسی تیل کی بدولت اتنی خوبصورت بال ہیں تمہارے وہ سختی سے اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے کہنے لگیں

سنہا کو مجبوراًاس سے تیل کی چمپئی کروانی پڑی

ابھی بھی وہ اسی سب میں مصروف تھیں کہ اچانک کمرے میں شیر داخل ہوا

تائی امی نیچے آئیں آج میری ایک دوست آئی ہے پلیز آپ تھوڑی دیر اس کے پاس رکیں وہ لندن میں میری کلاس فیلو تھی

وہ ایک ہفتہ یہی پر رہے گی ہمارے ساتھ آپ لوگ اس کا بہت خیال رکھیے گا دراصل اسے رہنا تو کسی ہوٹل میں تھا لیکن اچانک ہی میری ملاقات اس سے ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

وہاں وہ میری بہت ہیلپ کرتی تھی ہمارا وقت بہت اچھا گزرا ہے میں نہیں چاہتا ہے میں کہ میرے ہوتے ہوئے وہ کہیں اور رہے اسی لیے میں اسے یہاں لے آیا ہوں اچھا ہی ہے نہ تھوڑا وقت آپ لوگوں کے ساتھ گزار لے گئی

بیچاری نے رشتوں کی خوبصورتی کو کبھی محسوس ہی نہیں کیا ہے آپ لوگوں کے ساتھ رہ کر اچھا محسوس کرے گی پھر ایک ہفتے کی بات ہے شیر ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا

پاکیزہ بیگم کو بھی جان کر خوشی ہوئی تھی اسی لیے سنیہا کی بخشش ہو گی جس پر وہ تہہ دل سے شیر کی شکر گزار تھی

تھینک یو امی سے بچانے کے لیے وہ بے حد پیار سے کہتی اپنے بال باندھنے لگی

بیوقوف لڑکی قدر کر و اپنی ماں کی وہ اس کے سر پر چیت لگاتا پیار سے سمجھا رہا تھا

ارے ادا بہت قدر کرتی ہوں لیکن یہ سر میں تیل لگا کر ایک گھنٹے کی مالش یہ میں نہیں کروا سکتی امی کہتی ہیں اس سے دماغ تیز ہوتا ہے مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرے دماغ پر بوجھ رکھ دیا گیا ہو

وہ اپنی تمام تر سوچیں ایک طرف کرتی نہانے جانے لگی تھی

ذرا اپنا سر دھولوں آپ کے دوست کیا کہیں گے کیسے چپکو لڑکی ہے سنیہا شرارت سے کہتی اپنے بال دھونے جاچکی تھی جبکہ شعراب لالی کی طرف جارہا تھا کیونکہ اسے بھی تو بتانا تھا آخر وہ اسی سے ملنے کے لیے تو اس کے گھر تک آئی تھی

ooooo

لالی یہ کونسا وقت ہے سونے کا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کے بڑے پیار سے پوچھ رہا تھا

کونسا وقت ہے سونے کا سے آپ کا کیا مطلب ہے رات کو آپ سونے نہیں دیتے دن میں آپ اگر میرے سر پر سوار ہو جاتے ہیں

میں سونا چاہتی ہوں ابھی جائیں آپ اپنا کام کریں وہ نیند بھر آواز میں بولتی پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی

اس رات کے بعد اس نے اسے پڑھنے پر مجبور نہ کیا تھا اور نہ ہی لالی پڑھائی کی بات کرتی تھی۔ہاں لیکن لالی کو اپنے قریب پا کر وہ روز مدہوش ہو جاتا تھا

بس کرو لالی میں جلدی سو گیا تھا تمہیں بعد میں ناول اٹھا کر بیٹھ گئی تھی اب سارا الزام مجھ پر کیوں لگا رہی ہو اپنے ناولوں کے بارے میں بھی تو سوچو

خود پر لگنے والے الزامات پر فورا بولا تھا وہ سارا الزام اسے ہر گز نہیں دے سکتی تھی

ٹھیک ہے اس کا موڈ رومنٹک تھا لیکن بعد میں تو اپنے ناول ہی پڑھتی رہی تھی یہاں تک کہ ایسے کمرے کی لائٹ کا آف نہیں کرنے دی تھی

اور اب کتنے مزے سے سارا الزام اس پر لگا رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے یار ابھی کے لیے اٹھ جاؤ نیچے میری ایک دوست ہے اس سے ملو پھر مزے سے سو جانا وہ اسے زبردستی اٹھاتے ہوئے بولا تو لالی کے کان کھڑے ہو گئے

https://www.zubinovelszone.com

آپ کا ایسا کون سا دوست آیا ہے جسے مجھ سے ملنا بہت ضروری ہے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی آور اب شکی نگاہوں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔اسے یقین تھا اس نے "میرا" بولا ہے "میری" نہیں لیکن شیر کی بات نہیں اسے غلط ثابت کر دیا

یار میری ایک دوست ہے لیکن میرے ساتھ پڑھتی تھی بہت اچھی لڑکی ہے پاکستان آئی ہے کچھ دنوں کے لیے ہمارے ساتھ ہی رہے گی چلو اب تم بعد میں مجھے گھور لینا پہلے نہیں چل کر اس سے مل تو لو وہ اسے زبردستی اٹھانے لگا

اگلے ہی لمحے وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی پیروں میں چپ ڈال کر نیچے بھاگنے لگی آخر کون تھی شیر کی دوست ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اس نے کہا "میرا" بجائے "میری" کا لفظ استعمال کیا تھا اور یہ چیز تو اس سے واقعی ہی برداشت نہیں ہو رہی تھی

لالی فریش تو ہو کر جاؤ یہ کیا حال بنا رکھا ہے جاؤ جا کا برش کرو اور بال بناؤ مینرز بھی کوئی چیز ہوتی ہے

یوں منہ اٹھا کر جا رہی ہو تم کتنا برا انپریشن پڑے گا میری بیوی کا اس پر وہ اسے روکتے ہوئے بولا

لالی نے ایک نظر اپنی ڈریس کی جانب دیکھا اسے بھی یہ نائٹ ڈریس بالکل بھی مناسب نہ لگا تھا وہ ہاں میں سر ہلاتی اسے جانے سے منع کر چکی تھی

اس نے کہا تھا وہ دونوں ایک ساتھ نیچے جائیں گے وہ ایک لمحہ بھی اپنے میاں کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ بھی کسی یونیورسٹی کی دوست کے ساتھ تو ہرگز نہیں

ооо

وہ نہا کر جیسے ہی باہر نکلی اسے اپنے کمرے میں ایک انجان سے خوشبو محسوس ہوئی

اسے اچھے سے یاد تھا جب شیر کمرے سے باہر نکلا تھا تب اس کا دروازہ لاک نہیں تھا لیکن اب لاک تھا اس وقت تو اس کے کمرے میں کوئی نہیں آ سکتا تھا

اس نے تیزی سے قدم دروازے کی جانب بڑھائے تھے کیونکہ اسے یقین ہو چکا تھا کہ کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی موجود ہے

https://www.zubinovelszone.com

اس سے پہلے کے وہ دروازے تک پہنچتی اچانک ہی کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹ دیا

بہت ہی ڈرپوک واقع ہوئی ہو شہزادی مجھے وہاں پا کر تم وہاں سے بھاگ گئی اور اب یہاں محسوس کر کے یہاں سے بھاگ رہی ہو اس دن تو ٹھیک سے دیکھ تک نہیں پایا تمہیں

جانتی ہو کتنا بے چین تھا تم سے ملنے کے لیے تمہیں دیکھنے کے لیے تمہیں چھونے کے لیے کیوں چلی آئی ایسے ہی مجھے تمہارا آنا بالکل اچھا نہیں لگا اب تو تمہیں ہمیشہ کے لیے میرے پاس آنا ہو گا ہمیشہ کے لئے میری پناہوں میں رہنا ہو گا میری سانسوں میں سانسیں لینا ہو گی

وہ ایک جھٹکے سے اسے سیدھا کرتا اپنے بے حد قریب کر چکا تھا اس کا ایک ہاتھ اس کی نازک مرمریں کمر کے گرد حائل تھا جبکہ دوسرا ہاتھ ابھی تک اس کے نازک لبوں پر جما ہوا تھا

وہ خوف سے کانپ رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

تم تو ایسے خوف زدہ ہو کر کانپ ہی ہو جیسے میں تمہیں کھا جاؤں گا انسان ہوں یار کوئی جن نہیں ۔ محبت کرنے والوں سے ڈرتے نہیں ہیں شہزادی میں محبت نہیں عشق کرتا ہوں تم سے جنون ہو تم میرا اتراب حیدر شاہ نے تمہارے نام کی داستان لکھنی ہے

جنونِ عشقم کی سطر سطر تمہیں یاد کروانی ہے یوں کانپنا بند کرو میں کوئی غیر نہیں محرم ہوں تمہارا میں کوئی لٹیرا نہیں ہوں محافظ ہو تمہارا

وہ اسے آپ نے بے حد قریب کرتا اس کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹا چکا تھا لیکن اس وقت وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ چیخنا تک اس کے بس سے باہر تھا

ک۔۔۔کی۔۔۔کیوں آئے ہ۔۔ہو۔۔۔؟ ججج۔۔جاؤ جاؤ یہاں سے۔۔۔وہ خوف سے اپنی بات مکمل تک نہیں کر پا رہی تھی

چلا جاؤں گا جان میں بس تو میں یہ بتانے آیا تھا کہ سندس سے بے جا ناراضگی ختم کر دو اس کا کوئی قصور نہیں ہے اس نے جو بھی کیا میرے کہنے پر کیا

اس سے ناراض ہو کر کیا حاصل ہو گا تمہیں بیچاری پریشان ہو رہی ہے تین دن کے بعد رخصتی ہے اس کی نئی زندگی کی شروعات کرنے والی ہے کیوں پریشان کر رہی ہو بچاری کو

کوئی قصور نہیں ہے اس کا اس نے یہ سب کچھ میرے کہنے پر کیا تھا تین دن کے بعد شادی ہے اس کی اور تم آ رہی ہو

وہ بے حد سختی سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا حکم سنا رہا تھا

نی۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ مجھے نہیں آنا میں کہیں نہیں آؤں گی

کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔ رکھنا مجھے۔۔۔۔۔ آپ سے۔ چھوڑیں مجھے ورنہ چلا چلا کر سب کو یہاں اکٹھا کر لوں گی وہ اسے دھمکی دینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کہ اس کے کپکپاتے کمزور لہجے پر تراب کا دل چاہا کہ وہ قہقہ لگائے

کیوں نہیں شہزادی اونچی اونچی آواز میں چلاو تا کہ سب کو پتہ چل جائے کہ میں صبح کے دس بجے تمہارے کمرے میں ہوں

https://www.zubinovelszone.com

اور پھر کیا ہو گا یہ بھی جان لو تمہارا باپ صفدر اور تمہارے بھائی اگلے دس منٹ کے اندر اندر تمہیں میرے ساتھ ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیں گے

دو پل کی قربت برداشت نہیں کر پاتی تم شہزادی کہیں میرے ہاتھ سے ضائع نہ ہو جانا

وہ اس کے کان کے قریب بے حد شرارتی انداز میں سرگوشی کر رہا تھا جس پر سنیہا کی ریڈ کی ہڈی سنسنا اٹھی

آگے تمہاری مرضی ہے وہ بے حد پر سکون سا کہتا اس کے بیڈ پر بے تکلف ہو کر لیٹ گیا بات کی گہرائی تک جاتے ہوئے سنیہا کو بھی چلانا بالکل ٹھیک نہیں لگا تھا

آخر آپ چاہتے کیا ہیں۔۔۔۔!

وہ بے بسی اس سے پوچھنے لگی تراب کی بے باک نظریں پورے استحقاق سے اس کے نازک سراپے کا معائنہ کر رہی تھی جس کا اندازہ ہوتے ہی سنیہا نے اپنا دوپٹہ پوری طرح سے خود پر پھیلایا

میں بس یہ چاہتا ہوں کہ تم سندس کی شادی میں آؤ تین دن بعد اس کی سہیلی بن کر

میں نہیں۔۔۔۔

اگر تم نے انکار کیا تو سندس کے رخصتی سے پہلے میں تمہاری رخصتی کرواؤں گا جس کے لئے کوئی بھی مجھے روکنے کا حق نہیں رکھتا

اسے دھمکی مت سمجھنا پورا حق رکھتا ہوں میں جب چاہوں لینے آسکتا ہوں۔ مجھے چیلنج کرنے کی غلطی ہرگز مت کرنا ابھی کے لئے جا رہا ہوں تین دن بعد سندس کے مہندی پر ملاقات ہوگی

اور تمہارے نہ آنے پر تمہارے اس بیڈروم میں تفصیل سے ملاقات کرنے آؤنگا اور یقین مانو تمہارا یہ دوپٹہ تمہیں بچا نہیں پائے گا

۔اس کے دوپٹے کو مضبوطی سے تھامنے پر وہ جاتے جاتے بھی اس کے دوپٹے پر چوٹ کر گیا۔اس کے جاتے ہی سنیہا نے کب سے رکی ہوئی سانس بحال کی تھی اور تیزی سے کھڑکی کی جانب آئی جہاں سے وہ نکلا تھا

https://www.zubinovelszone.com

کس ہوشیاری سے وہ ہر کسی سے بچ کر آہستہ سے مین گیٹ سے باہر نکل گیا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا ان کے گھر کے گارڈ بیوقوف ہیں یا یہ تراب حیدر شاہ ضرورت سے زیادہ ہوشیار

ooooo

ایک بے حد ماڈرن لڑکی اس کے سامنے بیٹھی تھی جینز کی پینٹ پر وائٹ کلر کی خوبصورت شرٹ پہنے وہ دوپٹے جیسے زحمت سے بالکل آزاد تھی

لالی کو تو اس کا انداز بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا جب کہ شیر ہنس ہنس کر اس سے باتیں کر رہا تھا اور لالی کی خطرناک نگاہیں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

جب کہ وہ لالی کو اس طرح نظر انداز کر رہا تھا جیسے وہ یہاں بیٹھی ہی نہیں تھی جبکہ لالی خاموشی سے صوفے سے ٹیک لگائے مسلسل ان دونوں کو گھور رہی تھی جو اپنی یونیورسٹی کی باتوں کو یاد کر کے ہنس رہے تھے

یار تمہارے گھر میں تو ہر چیز پرفیکٹ ہے قسم سے اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تمہاری شادی ہونے والی ہے عین شادی والے دن تمہارے گھر پہ آ کے شادی کور کواتی اور سب کو کہتی شیر صرف میرا ہے۔ پلیز ڈونٹ مائنڈ لالی۔ وہ بے باک انداز میں کہتی لالی کو آگ لگا گئی تھی

شیر بس شیرنی کا ہو چکا ہے محترمہ آپ کسی اور پر نظر رکھیں وہ بے غصے سے گھورتے ہوئے بولی

لالی ماہم مذاق کر رہی ہے شیر نے کم آواز میں سے سمجھانا چاہا جس پر لالی نے بے حد سخت نگاہوں سے اسے بھی گھورا

ہاں یار ریلیکس میں مزاق کر رہی ہوں تمہارا شیر لے کر نہیں جانے والی وہ ہنستے ہوئے بولی

میرے شیر کو کوئی مجھ سے دور لے کر جا بھی نہیں سکتا اگلے ہی لمحے وہ بے حد لاڈ سے شیر کی باہوں میں باہیں ڈال کر خود میں جیسے قید کر چکی تھی

ہاؤ سویٹ یار کاش میں بھی ایسا کہہ پاتی شیر تم نے میرا دل توڑ دیا وہ پھر سے حسرت سے سے بولی جب کہ لالی سے برداشت کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتی اپنے ناخنوں سے شیر کے بازو کو زخمی کر چکی تھی

شیر نے ایک نظر اس سے دیکھا اور پھر اپنے بازو کو جہاں اس کے ناخن اچھا خاصہ زخم بنا چکے تھے یہ بات لالی اپنے غصے میں اس بات کو نوٹ بھی نہیں کر پائی تھی

ویسے لالی تمہاری ایجوکیشن کیا ہے۔۔۔!

ویسے تو شیر کو ہمیشہ سے ہی پڑھی لکھی لڑکی اپنے حق میں بولنے والے خود مختار ٹائپ لڑکیاں پسند ہیں

بلکہ یہ تو یونیورسٹی میں بھی ایسی لڑکیوں کے حق میں آواز اٹھاتا تھا

ایف ایس سی فیل۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ لالی جواب دیتی شعیر کی آواز اس کے کانوں میں گونجی

کیا وہ چیختے ہوئے جیسے بے یقینی کا اظہار کر رہی تھی

میں ابھی پڑھ رہی ہوں۔ابھی میری پڑھائی ختم نہیں ہوئی شیر کو بولنے سے روکتے ہوئے بولی تو شیر سر نیچے کر کے مسکرا دیا

گریٹ بہت اچھی بات ہے مجھے یقین تھا شیر لڑکیوں کے پڑھائی کے معاملے میں کبھی پیچھے نہیں رہ سکتا ماہم اسے اپریشیٹ کرتے ہوئے بولی جس پر لالی نے مسکرا کر شیر کی جانب دیکھا۔

شیر اسے دیکھ رہا تھا نہ جانے اس کے دماغ میں کونسی کھچڑی پک رہی تھی

OOOOOO

ایک تو سنیہا اس کا فون نہیں اٹھا رہی تھی دوسری طرف بار بار رونگ نمبر سے اسے کال آ رہی تھی۔

جب کہ تھوڑی دیر پہلے نرجس بیگم اسے بتا کر گئیں تھیں تھوڑی ہی دیر میں اس ساس اور شوہر اسے شوپنگ کے لئے لینے آ رہے ہیں

صنم کو ہوش آیا تو گھر میں ایک ہنگامہ مچ چکا تھا حیدر شاہ نے تو جیسے ہر رشتہ ہی ختم کر دیا تھا

ان کا کہنا تھا اگر صنم کو شادی سے انکار تھا تو انہیں بتانا چاہیئے تھا یوں ان کی عزت کو داؤ پر لگا کر جو حرکت اس نے کی تھی اس کو بھلانا ان کے بس سے باہر تھا

جبکہ صنم نے انتہائی ڈھٹائی سے کہا تھا کہ وہ شادی سے انکار کر چکی تھی لیکن ام کی بیوی نے یہ بات ان تک پہنچانا ضروری ہی نہیں سمجھا
جس کے پاس صنم کو یہ قدم اٹھانا پڑا

اپنا غصہ نکال کر وہ اسے دو تھپڑ بھی مار کر گئے تھے لیکن صنم کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی شرمندگی نہیں تھی

یہاں تک کہ انعم کے نکاح کا سن کر بھی اسے بالکل بھی عجیب نہیں لگا تھا اس نے کہا تھا کہ اسے یقین ہے اگر صنم نہ ملی تو کسی نہ کسی کو بلی کی بکری ضرور بنایا جائے گا

اسے اپنی بہن کی سوچ پر افسوس ہوا تھا جسے اپنے باپ کی عزت کا رتی برابر احساس نہ ہوا

اس سب کے بعد تو وہ ابھی تک خود اپنے باپ سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی اور صنم میں ذرا حیا نہ تھی کہ وہ کیا کر چکی ہے

○○○○○

تین دن سے عالم گھر نہیں آیا تھا وہ کہاں تھا کیا کرتا تھا اسے بالکل بھی پتہ نہیں تھا

اور نہ ہی اس نے کسی سے پوچھا تھا ہاں لیکن وہ بھی لاشعوری طور پر اس کی خیریت کی خبر کے منتظر تھی

صنم کا آجکل سارا وقت اپنے کمرے میں ہی گزرتا تھا حیدر صاحب تو اس سے بات تک نہیں کرنا چاہتے تھے

جب کہ ہر کوئی انعم کے شادی کی تیاریوں میں لگا تھا

انعم بھی کافی مطمئن نظر آ رہی تھی جیسے وہ اس نکاح سے بے حد خوش ہو

شاید وہ سب کے سامنے خود کو مطمئن ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اس کا سارا وقت انہیں سب لوگوں کے بیچ گزر جاتا دادی اپنی جوانی کے قصے سناتیں تو کبھی کبھی دادا سے اپنے پاس بٹھا کر اپنی باتوں میں لگ جاتے

تایا جان بھی اس کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔ جبکہ سلطان انکل جن کو وہ کل تک وہ انکل لیکن اب بابا کے کر پکارتی تھی گھر آتے ہی سب سے پہلے اس کا چہرہ دیکھنے کی خواہش کا اظہار کرتے نسرین بیگم کو جیسے ان کی بیٹی مل گئی تھی

دانین سب کی محبتوں کو پا کر جہاں بے حد خوش تھی وہیں کچھ ہی دنوں میں یہ ساری محبت اس سے دور چلے جائیں گے یہ سوچ کر اداس بھی ہو جاتی تھی

جہاں ایک غلط فہمی کی بنا پر ان سب لوگوں نے اسے اپنی نفرتوں کے نشتر سے گھائل کیا تھا وہی اسے محبتوں کی نئی پہچان اس کے تمام زخموں پر مرہم بھی لگایا تھا

دن تیزی سے گزر رہے تھے جبکہ عالم کی طرف سے خاموشی چھا گئی تھی تو کیا وہ اس کے لئے کچھ نہیں کرنے والا تھا کیا وہ چند دن کے بعد اسے طلاق دے کر آزاد کرنے والا تھا اس کے دماغ میں کہیں سوال آئے تھے

اپنی سوچوں میں گم تھی جب اچانک ہی عالم حال کے اندر داخل ہوا عائزہ جو تین دن سے مسلسل عالم ادا عالم ادا کرتی ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی اس کے آتے ہی چیختے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی

عالم کتنے لاپرواہ ہوتے جا رہے ہو تم ذرا ہوش نہیں ہے کہ گھر میں بہن کی شادی ہو رہی ہے اور تم نہ جانے تین دن سے کہاں غائب ہو بہو کو نہیں پتا تھا کہ تم کہاں ہو اتنا لاپرواکیوں ہو رہے ہو تم اس کے آتے ہی بابا نے اسے گرکا تھا

اس نے ایک نظر سامنے صوفے پر سر جھکائے بیٹھی نین پر ڈالی۔اور مسکراتے ہوئے آہستہ سے اس کے بالکل پاس آکر بیٹھا

اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ بابا کو نہ جانے کیا بتانے لگا جبکہ نین کا سارا دھیان اپنے کندھے پر موجود اس کے ہاتھ پر تھا

جبکہ نظریں اس کے ٹانگ پر رکھی ٹانگ اور مسلسل جھولتے پاؤں پر تھا اس کا سرخ وسفید پاؤں بار بار اس کے گھٹنے سے ٹچ ہو رہا تھا

جب کہ وہ بے دھیانی میں سلطان شاہ کو اپنی غیر حاضری کی وجہ بتا رہا تھا وہ کیا کہہ رہا تھا کیا نہیں اسے بلکل کچھ بھی ہوش نہ تھا

وہ بس بے ترتیب دل سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے پر اور پیر اپنے گھٹنے سے ٹچ ہوتا محسوس کر کے اپنی بے ترتیب دھڑکن کو سنبھالے بیٹھی تھی

ooo^oooooo

وہ کافی دیر آغا جان کے پاس بیٹھا رہا اور جتنی دیر وہ ان کے پاس بیٹھا رہا اسے بھی بٹھائے رکھا

وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیوں وہاں سے اٹھ کر اوپر نہیں چلی جاتی بس دادی جان کو تو جیسے موقع مل گیا تھا انہیں دعائیں دینے کا

وہ جب جب انہیں ایک ساتھ بیٹھے دیکھتیں ان کے منہ سے ان دونوں کی جوڑی کی سلامتی کی دعائیں نکلتی جس پر عالم خاموش ہی رہتا۔ وہ نوٹ کر رہی تھی وہ ضدی سا اپنی بات منانے والا عالم سلطان شاہ کہیں کھو سا گیا تھا

سب کے ساتھ مل کر ان دونوں نے ڈنر کیا

ڈنر کے بعد وہ دادا جان سے گاؤں کے مسائل پر بات کرنے لگا تو بھی وہی سندس اور عائزہ کے ساتھ باتوں میں لگی رہی

پھر جب وہ خود اوپر کمرے میں آنے لگا اس سے پہلے اٹھ کر آ گئی

اس کے آنے سے پہلے ہی کمرے میں آ کر اس کے کپڑے نکالنے لگی تھی۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی

اتنے عرصے میں یہ چھوٹے چھوٹے کام اس کی عادت بن چکے تھے عالم کے یہ سارے کام وہ یہاں آتے ہوئے پہلے دن سے کر رہی تھی

وقت کے ساتھ ساتھ باقی سب کچھ تو بدل گیا لیکن جس دن سب کو اس کی حقیقت پتہ چلی اس دن عالم نے کمرے میں آ کر سختی سے کہا

میرے کپڑے نکال کر دو میرے کپڑے استری کر و جس کا مطلب صاف تھا کہ اس کی ذات سے جڑے ہوئے سارے کام اب بھی نین نے کرنے تھے۔

شاید یہی وجہ تھی کہ اس کی عادت بھی پختہ ہو گئی دو دن سے عالم گھر پر نہیں تھا تو اس کی یہ عادت بھی جیسے اس سے عالم کی غیر حاضری کی وجہ پوچھ رہی تھی

ooooo

عالم نے کمرے میں قدم رکھا تو اس کے کپڑے نکال رہی تھی جب عالم نے آج پہلی بار اسے روکا

رہنے دو نین یہ سب کچھ میں خود کر لوں گا ویسے بھی تو تم کچھ دنوں کے بعد جانے والی ہو اس کے بعد یہ سب کچھ مجھے ہی کرنا ہے ابھی سے ہی عادت ڈالنی چاہیے

وہ اس کے ہاتھ سے اپنی شرٹ لیتے ہوئے بولا تو دانین نے ساختہ بے یقین نگاہوں سے اسے دیکھا

جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتا اپنے کپڑے خود ہی نکالنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

دانین بنا کچھ بولے بیڈ پر آ بیٹھی۔اس کے انداز بہت بدلے ہوئے لگ رہے تھے۔وہ پہلے کی طرح اداس نہیں لگ رہا تھا۔ہاں وہ اداس نہیں کچھ بے چین لگ رہا تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ پوچھے اس سے کہ پچھلی دوراتوں سے وہ کہاں تھا۔لیکن پھر وہ خود میں اتنی ہمت بھی نہیں پا رہی تھی کہ اس سے کوئی سوال کر پاتی

اس کا دل الجھا ہوا تھا۔خاص کر آج ملازمہ اس سے کچھ عجیب باتیں کر رہی تھی
اس کا کہنا تھا کہ آج کل سیاسی دن چل رہے ہیں ڈیرے پر رات محفل سجتی ہیں۔جہاں سیاست سے بڑے بڑے لوگ آتے ہیں اور ان لوگوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے مطلب کا فائدہ دیا جاتا ہے

وہاں عورتوں کو بھی محفلوں میں مہمانوں کی خاطر داری کے لیے بلایا جاتا ہے۔

پچھلے کچھ دنوں سے گاؤں میں پکی سڑکوں کے انتظامات کرنے کے لئے بہت بحث ہو رہی تھی

پارٹیاں تو بہت ساری ہیں جو یہ کام کروا سکتی تھی لیکن یہ پارٹیاں پرانی سڑکوں یا ایسے کاموں میں دلچسپی نہیں لے رہی تھی

اپنے علاقے کے حالات دیکھ کر عالم کو ہی اس پر غور کرنا پڑا اور اب اس کام کے لیے اسے بہت سارے ایسے کام کرنے پڑ رہے تھے جو اسے بالکل بھی پسند نہیں تھے

یہ ہمارے معاشرے کی تلخ حقیقت تھی کہ جہاں عورت ذات کا کوئی کام نہیں ہوتا وہاں بھی مرد اپنی ہوس اور بھوک مٹانے کے لیے انہیں گھسیٹ لاتا ہے اور ایسے ہی مرد اپنی ہوس اور بھوک مٹا کر عالم جیسے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں

اور ایسے لوگوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کے مطلب کا کام کرنا پڑتا ہے یہ ساری باتیں اسے انیسہ نے اسے یہ بتائی تھی کہ ڈیرے پر ایسی ہی عورتوں کو بلایا گیا ہے جن سے وہ اپنا فائدہ لے کر عالم کو اس کا فائدہ دیں گے

اور اب عالم شاید وہی رہے گا اور یہی چیز تو اسے پچھلے کچھ دن سے بے چین کئے ہوئے تھی اور پھر عالم کا گھر نہ آنا اس کا سکون برباد کر گیا

اسے عالم کے کردار پر شک نہیں تھا وہ اپنے کردار میں بہت کھڑا تھا۔ وہ مان ہی نہیں سکتی تھی کہ یہ شخص اس کے علاوہ کسی اور عورت کو دیکھتا بھی ہے

۔ لیکن انیسہ کی باتوں نے اسے بے حد پریشان کر دیا تھا

انیسہ کا کہنا تھا کہ سیاسی انتظامات میں ہر چیز شامل ہے۔ وہ لوگ نہیں دیکھتے کے سامنے والی پارٹی کو کس طرح سے خوش کرنا ہے

انہیں بس اپنے کام سے مطلب ہوتا ہے۔ ان کا کام ہو جائے باقی سب کچھ دیکھا جائے گا عالم اس گاؤں کے فائدے کے لئے دو اور دو پانچ کا کھیل کھیل رہا تھا

اس وقت اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ صحیح کر رہا ہے یا غلط اسے بس یہ پتا تھا کہ ایسا کرنے سے اس کے گاؤں والوں کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا

۔oooooo

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب عالم فریش ہو کر باہر آیا

وہ چہرہ پھیر کر دوسری جانب دیکھنے لگی نہ جانے کیوں اسے اتنا غصہ آرہا تھا۔

عالم اپنی سائیڈ پر لیٹا اس کے لیٹنے کا انتظار کرنے لگا تاکہ وہ لائٹ آف کر سکے اس کا غصے سے چہرہ پھیر نا ناراضگی کا اظہار کرنا یہ سب کچھ کافی عجیب تھا

وہ اس سے صاف بات بھی نہیں کر رہی تھی لیکن اپنا غصہ بھی ظاہر کر رہی تھی۔اب اس کا چہرہ پھیر کر یوں بیٹھنا عالم کو اس سے وجہ پوچھنے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن وہ وجہ نہیں پوچھنا چاہتا تھا اسی لئے اپنی سائیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا

دانین لیٹ جاؤ تاکہ میں لائٹ آف کروں تمہیں سونا نہیں ہے کیا۔۔۔۔؟اس کے منہ سے اپنا پورا نام سن کر پہلے تو پلٹ کر اسے دیکھنے لگی

اس کی آنکھوں میں حیرت صاف جھلک رہی تھی۔ لیکن پھر اگلے ہی لمحے بنا کچھ بولے وہ چہرہ پھر سے پھیر گئی۔شاید وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ وہ کس طرح سے اس کے سامنے اپنے غصے کا اظہار کرے

میں تم سے بات کر رہا ہوں دانین سو جاؤ وہ پھر سے اسے مخاطب کرتے ہوئے بولا

آپ کو بہت نیند آرہی ہے تو سو جائیں۔ جب میرا دل کرے گا میں سو جاؤں گی وہ بے حد سختی سے بولی

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اچانک ہی لائٹ آف کر کے کروٹ بدل گیا۔ دانین نے خیرانگی سے لائٹ بلب کی روشنی میں اس کی پیٹھ دیکھی تھی

اور پھر بھی نہ کچھ سوچ سمجھے بہت کم آواز میں رونے لگی وہ کروٹ لے کر سویا نہیں تھا بلکہ اس کی کب سے آتی سوں سوں کی آواز پر پریشان سا اس کی ناراضگی کی وجہ کھوجنے کی کوشش کر رہا تھا
۔

وہ لائٹ آن کرتا آہستہ سے اٹھ کر اس کے برابر بیٹھا
کیا ہوا دانین کوئی مسئلہ ہے کوئی پریشانی ہے کیا مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔۔؟

ہو سکتا ہے میں تمہارے مسئلے کا حل ڈھونڈ سکوں

https://www.zubinovelszone.com

کیوں رو رہی ہو اس طرح یہ کوئی وقت ہے رونے کا وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا جب اگلے ہی لمحے اسے حیرت انگیز جھٹکا لگا

وہ بنا وقت اور اس کے جذبات کی پرواہ کیے اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

عالم بے چینی سے اس کا سر اپنے سینے پر سہلاتا بار بار اس سے رونے کی وجہ پوچھی رہا تھا

لیکن وہ بتانے کے موڈ میں نہ تھی عالم نے اسے کسی معصوم بچے کی طرح پچکارتے ہوئے چپ کروانے کی کوشش کی

لیکن وہ چپ نہیں ہوئی تو عالم ہی ہمت ہار کر اس کے آنسوؤں سے اپنی شرٹ کو بھیگتا ہوا محسوس کرتا رہا

تھوڑی دیر کے بعد جب اس کے آنسو رو کے تو اس نے ایک نظر عالم کی جانب دیکھا جو بے چینی سے اس کی چپ ہو کر وجہ جانے کا انتظار کر رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن وہ چپ ہوتی اس سے پیچھے ہٹی اور اگلے ہی لمحے بیڈ پر لیٹ کر خود پر کبمل تان چکی تھی۔اس کی عجیب وغریب حرکت عالم کے چہرے پر تبسم بکھیر گئی

عالم کتنی ہی دیر اس کے نازک سراپے کو دیکھتا رہا اس نے تھوڑی دیر کے بعد بے حد نرمی سے اس کے چہرے سے کمبل ہٹایا

اس کی سانس مدہم رفتار سے چل رہی تھی اپنا بوجھ ہلکا کر کے وہ آرام سے سو چکی تھی۔

کتنی نادان ہوتی ہے یہ عورت ذات جس سے تکلیف ملتی ہے سکون بھی اسی کے سینے سے تلاش کرتی ہے۔

عالم بے حد نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اس کی نتھ پر لب رکھ کر بے حد آہستہ سے اس کا نازک سراپا اپنی باہوں میں لے کر لائٹ آف کر دی

کیونکہ وہ تو اپنا درد اس کے سینے میں اتار کر سو چکی تھی لیکن عالم کو اپنا درد مٹانا تھا اس کی نازک وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر

اس کا انداز بے حد غیر محسوس اور نرم تھا۔اسے اس کی نیند کا خاص خیال تھا۔اس کے سکون میں کسی قسم کی کوئی خلل نہیں چاہتا تھا۔بس اسے اپنی باہوں میں بھر کر اس نے اپنے سکون کا انتظام کیا تھا

ooooooo

شیر نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ پر کتابیں پھیلائے انتہائی مصروف انداز میں اپنی پڑھائی کر رہی تھی

اسے خوشگوار حیرت ہوئی لیکن فی الحال وہ اسے پڑھانے کے موڈ میں ہر گز نہیں تھا

لالی چھوڑو یہ سب کچھ اٹھو کہیں باہر چلتے ہیں ویسے میں نے سنا ہے کہ تم سنیہا کے ساتھ باغ جانے کا ارادہ رکھتی تھی

چلو آؤ دونوں چلتے ہیں یار تھوڑا سا وقت ساتھ گزارتے ہیں میں اس وقت سے صرف تمہارے ساتھ وقت گزارنا چاہتا ہوں

وہ بے حد رومانٹک موڈ میں اس کے قریب آتا اس کے گال پر اپنے لب رکھتا اس کی کتاب ہاتھ سے لے کر پیچھے کر چکا تھا۔ جب کہ اس کے بے باک انداز پر لالی پہلے تو ذرا گھبرائی پھر کتاب کی جانب اشارہ کیا گویا اسے بتایا ہو کہ وہ بہت مصروف ہے

لالی یار میں نے کہا تھا نہ کہ یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے چھوڑو اس پڑھائی کو ہم دونوں کہیں گھومنے چلتے ہیں یار آج میرا موڈ بہت رومنٹک ہے پھر بعد میں مت کہنا کہ میں بورنگ انسان ہوں

وہ اس کی گردن پر لب رکھتا کچھ زیادہ ہی فری ہو رہا تھا۔ اور اب اپنی بھرپور بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو چوم رہا تھا

مونچھڑ کہیں کے مونچھیں چبھ رہی ہیں آپ کی پیچھے ہوں ابھی بہت سارا پڑھنا ہے میرا ٹارگٹ ہے میں نے آج ہی یہ چیپٹر پوری طرح سے تیار کر کے رات تک آپ کو ٹیسٹ دینا ہے۔

وہ اسے اپنا ٹارگٹ بتاتی ہوئی ایک بار پھر سے مصروف ہونے لگی

لالی میری جان رات پڑھنے کے لیے نہیں پیار کرنے کے لیے ہوتی ہے کیوں بے کار کاموں میں پڑھ رہی ہو اب پڑھ لیا تم نے جتنا پڑھنا تھا یا تو میرے ساتھ باہر چلو یا پھر۔۔۔

۔۔وہ مزید بے باک ہوتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے بالکل قریب کر چکا تھا۔لالی کے رخسار دہکنے لگے تھے جب کہ وہ بار بار اس کے نازک گال پر اپنے لبوں سے مہر لگاتا اپنی مونچھوں کی چبھن سے اسے سیمٹنے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن لالی بالکل بھی اس کی باتوں میں آنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی وہ پھر سے اپنی کتاب دکھانے لگی تو شیر نے اسے گھور کر دیکھا

لالی یار کیا کر رہی ہو بیکار میں کیوں اپنی معصوم سے جان ہلکان کر رہی ہو۔آنکھوں کے نیچے ڈارک سرکل پڑ جائیں گے وہ اس کے سابقہ بہانے یاد کرواتے ہوئے بولا

نہیں ہوتا مجھے کچھ پلیز مجھے تنگ نہ کریں فی الحال جائیں مجھے پڑھنا ہے اور آنکھوں کا کیا ہے آج کل تو کریم بھی ملتی ہیں میں کوئی اچھی سی بیوٹی پروڈکٹ یوز کر کے دوبارہ ڈارک سرکلز کو ختم کر لوں گی

لیکن پڑھائی بہت زیادہ ضروری ہے زکوٹا جن اس کے بغیر انسان کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی وہ جیسے کوئی راز فاش کرتے ہوئے بتا رہی تھی شیر نے ہاں میں سر ہلایا

لالی اس وقت میرا موڈ بہت اچھا ہے یہ بورنگ باتیں بعد کے لئے رکھ لیتے ہیں چلو نہ یار کہیں باہر چلتے ہیں اور اگر کہیں باہر نہیں جانا۔ تو پھر یہی میرے پاس آجاؤ وہ ایک لمحے میں اسے کھینچ کر دوبارہ اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

اوہو ہٹلر کیا مسئلہ ہے کیوں نہیں پڑھائی کرنے دے رہے مجھے اب اگر میں اچھی بچی بن کر اپنی پڑھائی پر توجہ دے رہی ہوں تب بھی آپ کو سکون نہیں۔

اور جب میں نہیں پڑھتی تب بھی آپ کو سکون نہیں ایسے تو نہیں چلے گا نا مجھے پڑھنا ہے ویسے وہ آپ کی سہیلی ماہم بی بی کتنا پڑھی ہو گی وہ جو پہلے بہت جوش سے اپنی پڑھائی کی تفصیل بتا رہی تھی اچانک اس کے سوال پر شیر نے آنکھیں گھمائیں

ماسٹر۔۔۔۔

خیر ہمیں کیا لینا دینا چھوڑ و اسے یار چلو لونگ ڈرائیو پر چلتے ہیں اور اس بار نہ میں نہیں کہوں گا جلدی واپس آنے کا جب تم کہو گی تبھی آئیں گے تم گول گھپے بھی کھانا یار منع نہیں کروں گا

وہ کسی شیطان کی طرح اسے ورغلا رہا تھا

کیا مسئلہ ہے کھڑوس انسان میں نے کہا نہ مجھے پڑھائی کرنی ہے آپ کو سمجھ میں نہیں آرہا تھا دو مہینے بھی نہیں رہ گئے ہیں میرے پیپرز کو اور آپ مجھے عیاشیوں پر لگانا چاہتے ہیں

ہٹیں پیچھے پڑھنا ہے مجھے پھر وہ ماہم ماسٹر ہے تو میں ڈبل ماسٹر کروں گی یہ مت سوچیے گا کہ آپ کی سہیلی مجھ سے اوپر نکل جائے گی لالی کسی سے ہار نہیں سکتی وہ بے حد مضبوط لہجے میں بولی

شیر کے انداز میں کسی قسم کی کوئی حیرانگی نہیں آئی تھی اس نے متاثر ہونے والے انداز میں اسے دیکھا

ویسے اس کا اور تمہارا کیا مقابلہ کے اس نے تم سے کہا ہے کیا وہ ماسٹر ہے یا تم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی شیر پتا نہیں کیوں اس سے فضول باتوں میں الجھ رہا تھا

کہا تو نہیں لیکن اس کی آنکھیں کہہ رہی تھیں اس کی آنکھیں مجھے چیلنج کر رہی تھیں مجھے کہہ رہی تھی کہ میں تم سے زیادہ پڑھی لکھی ہوں

۔بس پھر کیا تھا میں نے اس کی آنکھوں کا چیلنج قبول کر لیا اور اب میں پڑھائی کروں گی

ماسٹر کرنا ہے مجھے بہت پڑھنا ہے دیکھیے گا ایک دن میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ عورت بنوں گی وہ کتاب میں سر دیئے ایک بار پھر سے مصروف ہو گئی شیر نے بے حد نرمی سے اس کا ماتھا چوما اور اپنا موبائل نکال کر ماہم کو میسج کیا

پلان کامیاب۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا کبھی بھی گاڑی پٹری سے نیچے آ سکتی ہے اسے میسج کر کے فون واپس جیب میں رکھا اور لالی کو ضروری سوال سمجھانے لگا

OOOOOO

وہ لوگ باہر گاڑی میں اس کا انتظار کر رہے تھے

پہلی بار سسرال والوں کے ساتھ جاتے ہوئے اسے عجیب کنفیوژن ہو رہی تھی

اس نے تو عائزہ کو بھی اپنے ساتھ آنے کے لیے تیار کر رکھا تھا لیکن بابا نے منع کر دیا ان کا کہنا تھا کہ گاڑی میں کوئی انجان نہیں بلکہ تمہاری ساس اور شوہر ہے اور وہ لوگ صرف اسے لینے آئے ہیں

عائزہ کو ساتھ لے کر جانا بے وقوفی ہی ہو سکتا ہے وہ لوگ تمہارے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنا چاہتے ہوں گے

بابا نے اسے سمجھایا کہ وہ لوگ بہت اچھے ہیں اور اب ان کے ساتھ اس کا گہرا تعلق جڑ چکا ہے اب ان پر بے اعتباری دکھانا بہت برا تھا

عائزہ تو اس کے ساتھ نہ آسکی لیکن گاڑی میں بیٹھے وجود کو دیکھ کر اسے اچھا خاصہ جھٹکا لگا تھا۔جب کہ وہ شخص محفوظ ہو کر اسے دیکھ رہا تھا۔شاید وہ اسی جھٹکے کی توفیق کر رہا تھا

اس عورت سے وہ پہلے بھی مل چکی تھی جب وہ صنم کو دیکھنے ان کے گھر آئی تھیں تب اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ان کی بہو بن جائے گی

جبکہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے ڈاکٹر صاحب کو دیکھ کر اسے جھٹکا لگا تھا وہ پہلے بھی اس سے مل چکی تھی سنیہا اسے اسی کے ساتھ تو اس دن لے کر گئی تھی

مطلب سنیہا کا بھائی اس کا شوہر تھا۔اپنی اس دن والی حرکت پر اس سے بالکل بھی غصہ یا شرمندگی نہیں تھی اس نے جو کیا تھا وہ بالکل ٹھیک تھا

اسے بالکل کوئی حق نہیں بنتا تھا کہ وہ کسی غیر مرد کے ساتھ اس طرح سے فری ہوتی وہ تو صرف اپنی سہیلی پر اعتبار کر کے اس کے بھائی کے ساتھ گئی تھی

ہاں لیکن تب تک اسے اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اس کا شوہر بن کر اس کی زندگی میں شامل ہو جائے گا

اس عورت کے کہنے پر اسے زاہف کے ساتھ ہی اگلی سیٹ پر بیٹھنا پڑا

وہ پر اعتماد سی لڑکی آج پہلی دفعہ نروس ہو رہی تھی اور اس کے کنفیوز ہونے پر زاہد محفوظ ہونے والے انداز میں مسکرا کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔

○○○○○○○○○

وہ لوگ شاپنگ مال میں پہنچے تو آنٹی اپنی ہی عمر کی ایک عورت کے ساتھ مصروف ہو گیں

بیٹا تم جاؤ زاہد کے ساتھ شاپنگ کرو میں اپنی سہیلی کے پاس ذرا بیٹھتی ہوں میرے گھٹنوں میں بہت تکلیف ہے میں اوپر نہیں جاسکتی۔ان کے کہنے کی دیر تھی کہ زاہد نے اپنا انگوٹھا دکھا کرانہیں جیسے شاباشی دی تھی

شاید ان لوگوں کا پہلے ہی پلان تھا یہاں آنے کا تبھی تو کچھ ہی دیر میں وہاں اس کی عمر کی چند اور عورتیں بھی آگئیں

آنٹی نے اسے اپنی سہیلیوں سے ملایا اور اتنا کہا کہ تم زاہد کے ساتھ شاپنگ کرو تب تک میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ تھوڑا وقت گزار لیتی ہوں۔اس نے منع کرنے کی کوشش کی لیکن آنٹی نے اسے بھیج کر ہی دم لیا

وہ بڑی مشکل سے مسکرا کرہاں میں سر ہلاتی زاہد کے ساتھ شاپنگ مال کی اوپر والی بلڈنگ میں چلی گئی تھی

وہ بالکل بھی اس سے کوئی بات نہیں کر رہا تھا بس مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے اس انداز کے ساتھ شاپنگ کرنا بے حد مشکل تھا وہ بس مسکرا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

آپ شوپنگ کی طرف توجہ دیں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولی تھی اس کا یوں گھور گھور کر بے باک نگاہوں سے دیکھنا سندس کو پریشان کر رہا تھا اور اس بات کو شاید وہ بھی نوٹ کر چکا تھا

اس نے منہ بناتے ہوئے شاپنگ کی طرف توجہ تو دے دی

لیکن ہر چیز خریدتے ہوئے اس کی رائے لینا سندس کو بے حد کنفیوز کر رہا تھا

پھر وہ چپ رہنے والوں میں سے بھی نہیں تھا۔اور نہ ہی اسے لڑکیوں کی طرح شرمانے کی عادت تھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ تھا اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کافی دیر اس کی طرف سے کوئی بات کرنے کا موقع نہ ملا تو وہ خود ہی باتوں میں مصروف ہو گیا

ویسے اگر اس دن تم مجھے گاڑی میں اپنا نام بتا دیتی تو اور بھی اچھا ہو جاتا نکاح والے دن تو میں اچھا خاصا کنفیوز ہو گیا تھا مجھے لگا دلہن کا نام صنم ہے

میرے بابا نے بتایا کہ دلہن کا نام کا انعم ہے اور صنم اس کی بہن ہے۔ میں تو نکاح کے وقت اچھا خاصہ پریشان ہو گیا تھا

کہ کسی اور کے ساتھ تو نہیں ہو رہا میرا نکاح وہ شاپنگ کے بعد اسے اپنے ساتھ لنچ کے لئے لے کر آیا

اپنی پسند کا لنچ آرڈر کرنے کے بعد وہ اس سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔ وہ صرف ہاں یا ناں میں جواب دے رہی تھی فی الحال اس سے فری ہو کر بات کرنا اسے بے حد عجیب لگ رہا تھا

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ کھل کر اس سے بات نہیں کر پا رہی تھی کہیں نہ کہیں اس بات کا بھی ڈر تھا کہ یہ نہ ہو کہ اس کی کوئی بات اسے بری لگ جائے

وہ اپنے بابا کو کسی قسم کی پریشانی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی

وہ بنا کچھ بولے اس کی باتیں سنتی اس بات کا اندازہ لگا چکی تھی کہ وہ اب تک غلط فہمی کا شکار ہے

https://www.zubinovelszone.com

وہ شاید جانتا تک نہیں تھا کہ اس کی شادی تو صنم سے ہی ہونے والی تھی اس کے گھر والوں نے اس سے یہ بات کیوں چھپائی تھی وہ نہیں جانتی تھی

لیکن وہ اپنی نئی زندگی کی شروعات میں کچھ بھی غلط نہیں کرنا چاہتی تھی۔ نکاح کا تعلق جوڑنے کے بعد وہ اپنے دل میں اس کے لئے جگہ بنا چکی تھی اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے

وہ حقیقت سے باخبر نہیں تھا اس کے ماں باپ نے اتنی بڑی بات چھپائی تھی لیکن وہ نہیں چھپانا چاہتی تھی وہ اپنے اس نئے رشتے کی شروعات جھوٹ کی بنا پر ہرگز نہیں کر سکتی تھی

اس نے اسی وقت ہی زاہد کو سچائی بتانے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے ہی زاہد کی امی کا فون آگیا تو ان لوگوں کو اٹھنا پڑا ایک بھرپور شام ایک ساتھ گزار کر وہ گھر آئی تو کافی پرسکون تھی

OOOO

اس کی آنکھ کھلی تو عالم کا بازو اس کے اوپر تھا
شاید یہ بازو رات سے ہی اس کے اوپر رکھا ہوا تھا نیند میں بھی اپنے اوپر یہ بھاری چیز محسوس کر رہی تھی

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس کا بازو اپنے گرد سے ہٹانے کی کوشش کی

۔لیکن یہ کام اس کے لیے کافی زیادہ مشکل ثابت ہو رہا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی نیند ٹوٹے

کل رات اچانک اسے کیا ہوا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔
بس بے اختیار ہو کر اس کے سینے سے جا لگی اور پھر اس کی حیران نگاہوں سے نظریں ملانا بھی اس کیلئے بے حد مشکل تھا

اسی لئے تو اس سے چھپانے کی غرض سے وہ کمبل میں گھس کے نہ جانے کتنی دیر وہ اس کی نظروں کی تپش کمبل کے اندر محسوس کرتی رہی اور پھر اس کی آنکھ لگ گئ

اس کے بعد کیا ہوا عالم کب اٹھا کب لائٹ بند کی کب سونے کو لیٹا اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا

لیکن اپنی دو دن کی بے قراری بے چینی کو وہ اس کے سینے میں ہی کہیں دفن کر آئی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

عالم نے کتنی کوشش کی تھی وجہ جاننے کی لیکن اس نے کوئی وجہ نہیں بتائی اپنادرد ہلکا کر کے دانین سکون کی نیند سو گئی

یہ وہی شخص تھا اسے تکلیف پہنچانے والا اسے اس حال میں پہنچانے والا

اسے آنسو دینے والا۔ پھر کیوں اسے اسی کے سینے سے لگ کر سکون ملا تھا

وہ سکون جو پچھلے ساڑھے چار ماہ سے وہ اپنے ارد گرد ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی وہ سکون اسے کل رات عالم کی سینے سے ملا تھا

اپنادرد اس کے سینے میں جذب کر کے کتنی پر سکون نیند آئی تھی اسے نہیں یاد پڑتا تھا اس حویلی میں آنے کے بعد وہ اتنی چین کی نیند کبھی سوئی تھی

۔اوراب بھر پور نیند لینے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو عالم اس کے بے حد قریب تھا اس کا ہاتھ اس کے گرد حصار کی مانند لپٹا ہوا تھا۔

کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔ کتنی دیر پچھلے چار ماہ سے خود سے ہونے والی بدسلوکی کو یاد کرنے کی کوشش کرتی رہی

لیکن نہ جانے کیوں اس کی ساری بدسلوکی اس کی بداخلاقی بار بار ہاتھ اٹھانا کل رات کے بعد جیسے دب سا گیا تھا کہیں چھپ گیا تھا

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ سب کچھ یاد نہیں کر پائی تھی جو پچھلے ساڑھے چار مہینے سے عالم نے اس کے ساتھ کیا تھا

اس کے بعد جیسے بہت کچھ بدل چکا تھا دو دن کی بے قراری نے جہاں اسے بے حد پر سکون کر دیا تھا وہی کل رات کی بے اختیاری کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان بھی تھی کیا سوچے گا وہ اس کے بارے میں۔۔۔!

وہ اتنی جلدی بھول گئی اس کی دی ہوئی تکلیف اس کی نوازی ہوئی اذیتیں۔۔۔۔۔! ہاں بھول سکتی تھی وہ تکلیف جو اس کے ہاتھ اٹھانے سے وہ اپنے جسم پر سہتی تھی

وہ سزائیں دے کر وہ اس کے جسم پر ضرب لگاتا تھا ہاں وہ ایک نئی زندگی کے لیے یہ سب کچھ بھلا سکتی تھی اس کی پناہوں میں دانین کا سکون تھا جو اسے کل رات ملا تھا لیکن وہ الفاظ کیسے بھلائے

وہ کیسے بھلا سکتی تھی وہ الفاظ جب اس کے شوہر نے پر بدکرداری کی تہمت لگائے تھے اسے گندی عورت کہہ کر ہاتھ لگایا تھا

طوائف سے زیادہ نیچے والا درجہ دیا تھا نہ جانے کتنے مردوں کے ساتھ اسے جوڑا تھا۔ کیسے بھول جاتی وہ سب تخلیاں بھلانا اس کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا

اس کا دل وہ سب یاد کر کے ایک بار پھر سے تڑپنے لگا تھا اس کے الفاظ ایک ایک کر کے پھر سے اس کے کانوں میں گونجنے لگے

۔کل رات کے بعد عالم کی جانب سے چھوٹا سا احساس جیسے ماند پڑ گیا اس کے دل میں ایک بار پھر سے نفرت نے انگڑائی لی تھی

وہ سب الزام جو اس نے اس کی بے داغ زات پر لگے تھے وہ نہیں بھول سکتی تھی

وہ سب کچھ بھول سکتی تھی ہر چیز ہر تکلیف ہر اذیت بھلا کر اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر سکتی تھی ہاں وہ اس کی محبت پر اعتبار کر کے اس کے ساتھ ایک نئے سفر کی مسافر بن سکتی تھی لیکن اس کے الفاظ

اس کے الفاظ بھلانا اس کے بس سے باہر تھا کتنی دیر اس کا ہاتھ خود سے ہٹانے کی کوشش کرتی رہیں اس کی نازک سی مزاحمتوں کو آنکھیں بند کیے وہ کافی دیر سے انجوائے کر رہا تھا

پہلے وہ بے حد نرمی سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی تا کہ اس کی آنکھ نہ کھلے پھر اس نے غیر محسوس انداز میں اسے جگانے کی کوشش بھی کی

لیکن پھر نہ جانے اچانک کیا ہوا ہر لحاظ بھلائے بنا اس کی پرواہ کیے اپنا پورا زور لگا کے اس کا ہاتھ خود سے جھٹکتی لمحے میں اس کے قریب سے اٹھ کر اسے واش روم میں گھس گئی تھی

عالم نے حیرانگی سے دیکھا رات تو سب کچھ ٹھیک تھا پھر اچانک اسے کیا ہوا وہ حیرانگی سے دروازے کو دیکھتا سوچنے لگا پھر آہستہ سے سر دوبارہ تکیے پر رکھتا رات کے اس حسین منظر میں گم ہونے لگا

جب وہ خود اپنی مرضی سے چل کر اس کے پاس آئی تھی اس کا سر وہ اب بھی اپنے سینے پر محسوس کر رہا تھا اسے اپنے سینے میں اب بھی سکون اترتا محسوس ہوا وہ بے اختیار مسکرا کے آنکھیں بند کر گیا

○○○○○○

.اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ آئینے کے سامنے پیلا جوڑا پہنے خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت بنی ہوئی تھی

وہ تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لے لیتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا

"زایار دور ہو جائیں پلیز مجھ سے خبردار جو آپ نے کسی شیطان کی طرح مجھے ورغلانے کی کوشش کی

اگر اس بار ہم مہندی کی رسم میں لیٹ ہوئے نہ تو میں قسم کھا کے کہتی ہوں میں نے بات نہیں کرنی

وہ اسے خود سے دور کرتے بھرپور دھمکی دینے لگی لیکن زایار پر تو جیسے کوئی اثر ہے نہ ہوا وہ اس کی گردن پر لب رکھتا آہستہ آہستہ اس کے کان کے حدود کو لبوں سے چھونے لگا تھا

اس کا یہ مدہوش کرتا انداز پازیب کی چھٹی حس کو خطرے کی نشاندہی کر رہا تھا

ایک لمحے میں اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اس کی طرف چہرہ کرتی وہ اس سے فاصلہ قائم کرتی کافی دور جا چکی تھی

پازیب یہاں آؤ میرے پاس وہاں کیوں گئی ہو۔۔۔۔۔۔!

وہ جو اس کے دلکش سراپے میں مکمل مدہوش ہوتا جا رہا تھا اس کے اچانک پیچھے ہٹنے پر سختی سے بولا

وہ اس کا موڈ خراب کر رہی تھی یقیناً اس نے پازیب کی مزاحمت کو بالکل بھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی

https://www.zubinovelszone.com

بالکل بھی نہیں آرہی میں آپ کے پاس زایار ہمیں شادی پر جانا ہے آپ بھول گئے ہیں مہندی کی رسم ہے پہلے ہی نکاح ہم لیٹ پہنچے تھے

سمجھنے کی کوشش کریں ہر بار بہانے نہیں چلتے وہ ہاتھ جوڑتی سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ زایار غصے بھری نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا

بند کرو یہ بکواس باتیں اور یہاں واپس آؤ تمہیں کس نے اجازت دی وہاں جانے کی کس کی اجازت سے سے دور گئی ہو تم۔۔۔؟

کچھ چیزوں پر میں کمپرومائز نہیں کر سکتا

اگر تمہیں مجھ سے دور رہنے کا اتنا ہی شوق ہے تو یوں بن سنور کر میرے پاس نہ آیا کرو وہ اس کی تھوڑی کو آہستہ سے تھامتا اسے جھٹکے سے اپنے قریب کر چکا تھا

جہاں اس کے نرم مائم لہجے میں غصے کی تپش شامل ہوئی تھی وہیں وہ اس کے سخت لہجے سے ڈر کر اور اس کے کھینچنے پر اس کی باہوں میں آگئی

اس کے اس طرح غصہ کرنے کے بعد پازیب کسی طرح کی مزاحمت کرتی یہ تو ناممکن تھا اب وہ خاموشی سے اس کا دہکتا لمس اپنے لبوں پر محسوس کر رہی تھی۔

اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا وہ اس کی نازک گردن پر جھکا تھا

زایار ہم لیٹ ہو رہے ہیں زاہدادا ناراض ہوں گے اپنا دوپٹہ خود سے دور ہوتا محسوس کر کے وہ بند آنکھوں سے کپکپاتے لبوں کو حرکت دیتے ہوئے بولی زایار نے ذرا سے چہرہ اٹھا کر اس کے حسین مکھڑے کو دیکھا تھا

وعدہ کرو آتے ہی تھک کر سو نہیں جاؤ گی تو جو حسرتیں میں اس وقت دبا رہا ہوں وہ بے مول نہیں ہونے دو گی تم جاگتی رہو گی بعد میں ممکن ہے کہ تمہیں اتنا ہی پچھتانا پڑے مزاحمت کوئی احتجاج میں برداشت نہیں کروں گا

بولو منظور ہے تو وہ اس کی کمر کے گرد ہاتھ باندھتا اسے ایک جھٹکے سے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

کچھ بولنے کے قابل توزایار نے اسے چھوڑا ہی نہیں تھا بس اس کی دہکتی سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ تیزی سے گردن ہاں میں ہلا گئی

اس نے بہت لطف اندوز ہو کر اس کے چہرے کو دیکھا تھا اور پھر آہستہ سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا اس کا ہاتھ چھوڑ گیا

جی لو پازیب چند لمحوں کی زندگی اس کے بعد تمہیں میری باہوں میں آنا ہے مجھ سے کسی بھی قسم کے رحم کی امید مت رکھنا آج رات تمہارے حسن کو میں اپنے انداز میں خراج تحسین پیش کروں گا۔

اس کے بالوں کی لٹ کو چہرے سے ہٹاتا وہ اپنے انگوٹھے سے لبوں کو چھو کر اپنے انگوٹھے کو چومتا باہر کی جانب بڑھا لیکن وہی پر رک کر پیچھے مڑا اور پھر بولا

لپسٹیک دوبارہ لگالو۔اس کے اس طرح اچانک کہنے پر بے اختیار ہی وہ آئینے کی جانب دیکھتی اپنی لپسٹک ٹھیک کرنے لگی تھوڑی دیر پہلے بڑی محنت سے لگائی تھی

○○○○○

ماشاءاللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے پاکیزہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس کی بلائیں لیں پیلے رنگ کے شرارے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس چہرے پر چھائی اداسی انہیں پریشان کر گئی

کیا بات ہے میری جان تم اتنی اداس کیوں ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے وہ اس سے وجہ پوچھنے لگیں تو سینہا نے فوراً میں سر ہلایا

سب کچھ ٹھیک ہے امی بس تھوڑی سی پریشان تھی اپنی دوست کے لیے میں نے آپ کو بتایا تھا کہ نکاح اس کی بہن کا تھا لیکن اس کا ہو گیا کسی مجبوری کی وجہ سے

پتہ نہیں اب اس کی اگلی زندگی کیسی ہو گی بس یہی سوچ کر اداس تھی وہ انہیں مطمئن کرتے ہوئے بولی در حقیقت بات یہ تھی کہ تراب کا آنے والے بار بار دھمکیوں سے بھرے میسیجز نے وہاں جانے پر مجبور کر رہا تھا

اس کی فون کالز تو بالکل بھی نہیں لے رہی تھی لیکن بار بار آتے اس کے میسیجز کو وہ نظرانداز بھی نہیں کر سکتی تھی وہ بس اتنا ہی کہتا کہ اگر تم مہندی کی رات نہیں آئی تو میں حویلی آجاؤں گا

اور یاد رکھنا کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے اسی کی ذات پر سوال اٹھا سکتا تھا تراب کا کہنا تھا کہ وہ صاف الفاظ میں بس اتنا کہے گا کہ اسے وہاں بلانے والی سنیہا ہے وہ اس انداز میں کہے گا کہ اس پر یقین کرنے والے رشتے بھی اپنی عزت بچانے کے لئے سنیہا اس کے حوالے کر دیں گے

کیونکہ یہ بات اگنور نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس کی منکوحہ ہے

وہ اپنی تیاری کو آخری بار دیکھتی بابا کے پاس جانے لگی کیونکہ ڈرائیور چچا کو تو وہ پہلے ہی بتا کے آئی تھی کہ مزید آدھے گھنٹے کے بعد وہ نکلنے والے ہیں انہیں بتا کر ہی وہ اپنی تیاری کرنے آئی تھی

اس ایک نظر اپنے فون کی جانب دیکھا جہاں تراب کا میسج آیا ہوا تھا تم آ رہی ہو میں خود لینے کے لئے آؤں۔

اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا فون آف کرتی بابا کو اللہ حافظ کہہ دیا کر ڈرائیور چچا کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی۔

وہ اپنے آپ کو آنے والے لمحات کے لئے تیار کر رہی تھی بہت سارے پردے تھے جو اٹھنے تھے وہ اس حویلی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ صفدر شاہ اس کے اصل والد نہیں ہیں

OOOOOO

سفید کرتا شلوار میں گردن میں پیلا دوپٹہ لٹکائے وہ دونوں کسی سیاست کے شہزادے ہی تو لگ رہے تھے ہر آنے والے کی نظر ان پر اٹھتی تو بے اختیار ہیں ماشاءاللہ نکلتا

دلہن سے زیادہ تو دلہن کے بھائی بچ رہے تھے

دونوں طرف سے اس کے سر پر دوپٹہ پھیلائے آہستہ آہستہ اس کے ساتھ قدم اٹھاتے اسے حال میں لے کر آئے تھے

صنم نے تو ان رسموں میں بھی حصہ لینا ضروری نہیں سمجھا تھا اور پھر حیدر شاہ کا حکم تھا کہ وہ اپنی منحوس صورت نہ دکھائے

عائزہ الگ چہک رہی تھی اس نے بالکل دانین کے جیسا ہی شرارہ پہن رکھا تھا دانین تو ابھی تک کمرے سے بھی نہیں نکلی تھی پالر والی کو اسے تیار کرنے بھیجا تو عالم کے حکم پر پالر والی کو روکنا پڑا

اس نے کہا تھا اس کی بیوی کو اس جھوٹے بناؤ سنگھار کی ضرورت نہیں ان سب چیزوں کے بغیر بھی بے حد حسین ہے

وہ اپنا پلاسٹک کا میک اپ اپنے تک ہی رکھے وہ اپنی بیوی کو کسی بناوٹی چیزوں کے ساتھ نہیں دیکھنا چاہتا

اس کا انداز اتنا سخت تھا کہ پالنر والی کی بھی ہمت نہ ہوئی اس کے کمرے کی جانب قدم اٹھانے کی

سندس کو سٹیج پر بٹھا کر سب سے پہلے عالم اور تراب نے ہی تصویریں بنائی تھی اس کے بعد میں عورتوں کے ہجوم میں تصویریں بنانا تقریباً ناممکن ہو جاتا

وہ دونوں اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے دعائیں دے رہے تھے جب سندس نے اس کے کان میں سرگوشی کی

اداسنیہا مجھ سے ناراض ہے اسے کیسے مناؤں اس کے بغیر میری شادی ہو رہی ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا بس آپ کچھ کریں نا اس نے پچھلے ایک ہفتے سے کہیں بار کہی جانے والی بات دوبارہ دہرائی

تم فکر مت کرو وہ آئے گی تو اسے پڑے گا اور اگر وہ نہیں آئی تو میں اسے لینے جاوں گا اور اگر میں اسے لے گیا نا تو صرف مہندی کی رسم کے لئے نہیں بلکہ ساری زندگی کے لئے لاؤں گا

بالکل بے فکر رہو وہ اس کے ساتھ مووی اور تصویریں بنا کر اس کا ماتھا محبت سے چومتا کسی کو بھی پرانا تراب حیدر شاہ نہ لگا تھا

ہر کوئی اس کے اندر آنے والے اس بدلاؤ کو محسوس کر چکا تھا اور یہ بات بھی کہ اس کا یہ بدلاؤ صرف چند لوگوں تک ہی محدود ہے۔

ابھی تک دانین نظر نہیں آرہی تھی وہ ایک نظر ہر طرف دیکھتا دانین کو تلاش کرنے لگا تو کہیں پر بھی نظر نہیں آرہی تھی

لگتا ہے ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی رسم شروع ہونے والی ہے تراب نے ایک نظر پورے ہال میں دہرائی

عائزہ کو بولو اسے لے آئے لوگ عالم سلطان شاہ کی بیوی کو دیکھنے کا بول رہے ہیں

عالم کا ولیمہ نہیں ہوا تھا اسی لئے اس بات کی سب کی خبر ملی تھی کہ عالم نکاح کر چکا ہے

لیکن اس کی بیوی کو بہت کم لوگ جانتے تھے ایسے میں بار بار خاندان کے اور دوستوں کا بار بار سوال یہی ہوتا کہ عالم کی بیوی کہاں ہے

ایسے میں گھر کی بڑی بہو ہونے کے ناطے اس کا سب کے سامنے ہونا بھی ضروری تھا

عائزہ وہاں انجوائے کر رہی ہے اسے چھوڑو میں خود ہی جاتا ہوں پتا نہیں کیا کر رہی ہے ابھی تک آئی نہیں وہ اس کی طرف دیکھتا سیڑھیاں چڑھنے لگا

تراب کب سے نوٹ کر رہا تھا اس کی بے چینی اسی لئے تو اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے بولا اسے یقین تھا عالم سب سے زیادہ بے چین ہو گا دانین کے پاس جانے کے لئے

اسی لئے تو اسے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے دیکھ وہ بے اختیار مسکرادیا تھا جب کہ اس کی نظر جیسے دروازے پر جانب گئی تو اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

○○○○○

وہ کنفیوز سے پوری حویلی کو دیکھتی اندر کی جانب قدم اٹھا رہی تھی مگر تراب اپنے قدموں میں تیزی لاتا فوراً اس کے پاس پہنچ چکا تھا۔

سسرال میں دوسرا قدم مبارک ہو پہلے قدم پر تو تم خود بھی نہیں جانتی تھی یہ تمہارا سسرال ہے ۔ویسے میرے سسر جی نے بھی شاید تمہیں آدھی بات ہی بتائی ہے۔ خیر سب بتانے کے لیے میں ہوں نا

بہت پیاری لگ رہی ہو شہزادی۔ چلو دادا جان تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ پھر تمہیں پورے خاندان کے ساتھ بھی ملوانا ہے۔ ہمارا خاندان ماشاءاللہ سے بہت بڑا ہے لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں میں تمہیں صرف چند ایک اہم لوگوں سے ملواؤں گا

باقی سب جائیں بھاڑ میں آئی ڈونٹ کیئر وہ اس کا لرزتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے وہ اپنی ہی بولے جا رہا تھا جبکہ اسے اچانک سامنے پا کر وہ گھبرا گئی تھی

میں یہاں سندس کی مہندی پر آئی ہوں آپ کے رشتہ داروں سے ملنے کے لیے نہیں وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی سختی سے بولی لہجے میں کپکپاہٹ واضع تھی

تراب نے ایک نظر اپنا ہاتھ دیکھا تھا پھر بے حد غصہ سے اس کا ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھ میں تھام کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

شہزادی آج ہاتھ چھڑوانے کی غلطی کی ہے آئندہ مت کرنا مجھے اس حرکت سے نفرت ہے تم میری ہو تم پر میرا حق ہے آج سے نہیں ہمیشہ سے

تمہیں اللہ نے میرے لئے ہی بھیجا ہے میرے لیے ہی بنایا ہے اس بات کو قبول کرو میری ہو تم اگر تمہیں اس طرح کی کوئی امید ہے کہ تم مجھ سے دور جا سکتی ہو تو اس سوچ کو بھی اپنے دماغ سے نکال دو کیونکہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

یہاں کیوں آئی ہو کس لئے آئی ہو مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن تم یہاں میرے کہنے پر آئی ہو میرے لئے آئی ہو سندس کے پاس ابھی بہت سارے لوگ ہیں تم بعد میں اس سے ملنا پہلے ان سے ملو جن سے ملنا ضروری ہے

دادا جان پچھلے سترہ سال سے تمہیں اپنے سینے سے لگانے کے لئے تڑپ رہے ہیں تو بہتر ہے کہ تھوڑی دیر ان کے پاس جاؤ ان سے بات کرو انہیں بتاؤ انہیں احساس دلاؤ کہ تم ان سے محبت کرتی ہو ان کی قدر کرتی ہو انہیں اپنے خون سے بے حد محبت ہے یہ بات یاد رکھنا وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا

میں آپ کی رشتہ داریاں کیوں نبھاؤں تراب حیدر صاحب میرا آپ سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور یہی بات میں کلیئر کرنے کے لیے یہاں آئی ہوں

میرا آپ سے جو بھی تعلق ہے میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی یقیناً اگر یہ سب کچھ میرے علم میں ہوتا تو بات اور تھی

لیکن آپ مجھے ایک انجان رشتے کا حوالہ دے کر حق جتار ہے ہیں یہ سب کچھ قبول کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ بہتر ہو گا کہ آپ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ وہ مدھم آواز میں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی یقیناً وہ کوئی فساد نہیں چاہتی تھی

میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں اور آپ ان دھمکیوں کی وجہ سے میرا بہت نقصان کروا رہے ہیں میں کسی بھی چیز پر فوکس نہیں کر پا رہی

میرا ایک مقصد ہے میں وکیل بننا چاہتی ہوں شادی کرنا گھر بسانا یہ سب کچھ میرے خوابوں کے بعد آتا ہے

یہ سچ ہے کہ میرا آپ سے نکاح ہوا ہے میری فیملی نے یہ بات مجھے بتائی ہے اور میں اس بات کو قبول بھی کرتی ہوں لیکن آپ کا انداز آپ کی یہ دھمکیاں اب مجھے کسی سنگین فیصلے پر پہنچنے کے لئے مجبور کر رہی ہیں

یہاں تک میں صرف اس لئے آئی ہوں تا کہ میں آپ کو اپنے باپ کا پیغام سنا سکوں میرے بابا نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا

میری اپنی مرضی شامل نہیں ہے آپ کے ساتھ رشتہ نبھانے کی تو آپ میرے ساتھ زور زبردستی نہیں کر سکتے میرے بابا وکیل ہیں وہ میرا کیس خود لڑیں گے اسی لئے بہتر ہو گا یہ آپ مجھے لے کر اپنے خیالی پلاؤ پکانا بند کر دیں۔اس کا لب و لہجہ اپنے آپ سخت ہو گیا تھا باپ کے حوالے نے اسے پر اعتماد کر دیا تھا

اگر آپ مجھے کوئی کمزور بے بس بے سہارا لڑکی سمجھتے ہیں تو بہت غلط سمجھتے ہیں صفدر شاہ کی بیٹی ہوں میں میرے بابا میرے معاملے بہت اچھی طرح سے سنبھال سکتے ہیں وہ بہت مضبوط لہجے میں کہتی اسے اپنے باپ کی پاور دکھا رہی تھی

جبکہ تراب تو کب سے صرف اس کے چہرے کے نقوش میں کھویا اس کے لبوں کی حرکت کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

کیا بولتی ہو تم یار اچھی وکیل بنو گی وہ سختی سے کہتی ابھی خاموش ہی ہوئی تھی کہ تراب کے جملے نے اسے مزید سلگا دیا

خیر اس بات پر اتنی عقل مت دکھاؤ شہزادی صرف نام کا رشتہ ہے اس سب کے ساتھ وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامتا اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ایک کمرے میں لے آیا تھا

وہ بار بار انکار کرنے کی کوشش کرتی اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی لیکن اس کی پکڑ بہت سخت تھی

دادا جان جو اپنے کمرے سے باہر آنے کی تیاری کرتے اپنا چشمہ اٹھا کر پہننے ہی والے تھے کہ تراب کا اچانک کسی لڑکی کو گھسیٹ کر لانا اور پھر ان کی طرف آزاد چھوڑنے پر وہ خود بھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے

بنا چشمہ کے بھی اپنے خون کو پہچاننے میں انھیں زیادہ وقت نہ لگا تھا بے حد نرمی سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کے وہ اس کا ماتھا چوم کر اسے اپنے سینے سے لگا چکے تھے

جبکہ سنیہا اچانک ہونے والی افتاد پر پریشان سی ان کے شفقت بھرے لمس کو محسوس کر رہی تھی

وہ اتنی بدلحاظ تو ہرگز نہ تھی ان کی اس قدر محبت کو جھٹلا دیتی

OOOOOOOO

دادا جان اسے اپنے سینے سے لگائے نہ جانے کتنے سالوں کی بے چینی کو مٹا رہے تھے۔ سنیہا بھی خاموشی سے ان کے سینے سے لگی ان کے لمس کو محسوس کر رہی تھی

ان کے لمس میں اسے کسی قسم کی کوئی اجنبیت محسوس نہ ہوئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اپنے کے بے حد قریب ہے اسے اپنے سینے سے الگ لگی ہوئی ہے

انہوں نے بے حد محبت سے اس کا معصوم سا چہرہ تھاما اور نرمی سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھنے لگے۔ تراب کافی فرصت سے دادا پوتی کا یہ سین دیکھ رہا تھا

آخر تم نے اپنی بات پوری کر دکھائی تراب حیدر شاہ۔۔۔۔ آخر لے ہی آئے اپنی محبت کو اپنے پاس۔۔۔۔ آخر اپنا کہا سچ کر ہی دیا تم نے۔۔۔۔

اپنے دادا کو اپنی شہزادی سے ملوا ہی دیا تم نے اپنا وعدہ پورا وہ شکر گزار نگاہوں سے تراب کے چہرے کو دیکھ رہے تھے

جہاں ایک فتح یاب مسکراہٹ تھی۔ سنیہا نے ان کے چہرے سے نظر ہٹاتے ہوئے ایک نظر تراب کے چہرے کو دیکھا جو زور زبردستی اسے یہاں تک لایا تھا

اسے۔اندازہ نہیں تھا کہ وہ اسے کس سے ملوانے جا رہا ہے۔ان بزرگوں سے مل کر اسے انجانی سی خوشی ہو رہی تھی ایک اپنا محسوس ہو رہا تھا لیکن تراب کا انداز اسے بے حد برا لگا تھا

اس کے چہرے پر ناگواری وہ خود بھی محسوس کر چکا تھا لیکن اس کے چہرے کی مسکراہٹ میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آئی تھی

۔میرے دادا نے میرا نام تراب حیدر شاہ رکھا ہے میں اپنی بات سے کبھی مکرتا نہیں اور شہزادی تو میری تھی اسے تو میرے پاس آنا ہی ہے فی الحال نہ سہی لیکن کچھ عرصے میں اسے ہمیشہ کے لیے یہاں لے آؤں گا

اپنے ازلی مغرور انداز میں بولا تو سنیہا نے ایک نظر بھرپور غصے سے اس کے وجود پر ڈالی جس کی وجہ سے تراب کے چہرے کی مسکراہٹ میں اس کی نظروں نے مزید نکھار ڈالا تھا جانے کیوں لیکن اسے سنیہا کا غصہ آ سے مزہ دیتا تھا

دیکھیں۔۔۔۔۔سنیہا نے کچھ کہنا چاہا تو دادا جان ایک بار پھر سے نگاہیں اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے مسکرائے

اس سے پہلے کہ سنیہا کچھ کہتی دادا جان نے بولنا شروع کر دیا

۔تم پریشان مت ہو سنیہا۔ تمہیں بالکل بھی ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم ہیں نہ تمہارے ساتھ

اگر صفدر شاہ نے تمہارے ساتھ کسی بھی قسم کی زور زبردستی کی تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے

تم ہماری پوتی ہو آغا شاہ کی تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی زور زبردستی نہیں ہونے دیں گے۔اب ہم تمہیں لینے میں خود اس گھر میں لے آئیں گے کیونکہ تم سے ہمارے لفظوں کے نہیں بلکہ خون کے رشتے ہیں

میں نہیں جانتا کہ تمہارے باپ نے تمہیں اس بات سے باخبر بھی رکھا ہے یا نہیں لیکن ہم تم سے کچھ نہیں چھپائیں گے۔

تم ہماری پوتی ہو ہمارا خون ہو واصف شاہ کی اولاد ہو۔وہ کیس ہار گیا تھا لیکن ہم نہیں ہاریں گے ہم نے بہت جدائی کاٹی ہے اپنے خون کی روحان کو کھو دیا ہے لیکن تمہیں نہیں کھوئیں گے

۔ تمہیں خود سے دور نہیں جانے دیں گے سترہ سال پہلے تو صفدر شاہ نے پاکیزہ کے ساتھ مل کر تمہیں ہم سے دور کر دیا لیکن اب مزید یہ دوری نہیں کہ تمہارا باپ آ رہا ہے تم سے ملنے کے لیے اب ہم تمہیں خود سے دور نہیں جانے دیں گے

ہم نہیں جانتے کہ صفدر شاہ نے تمہارے دل میں ہمارے لیے کیا ڈالا ہے لیکن ہم جانتے ہیں کہ جو محرومیاں رہ جانے وہاں اس گھر میں سہی ہیں وہ ساری محرومی تمہارے حصے میں بھی آئی ہوں گی

وہ باپ بننے کا دعوی تو کر سکتا ہے لیکن کبھی تمہارا باپ بن نہیں سکتا تمہارا باپ صرف اور صرف واصف شاہ ہے وہی ہے تمہارا باپ جس سے تمہیں الگ کر لیا گیا آج بھی وہ منظر ہماری آنکھوں میں چھپتا ہے جب وہ کورٹ میں ایک لمحے میں وہ تمہیں ہمارے بیٹے کے سینے سے دبوچ کا لے گیا

اور ہم کچھ بھی نہ کر پائے۔ تم رو رہی تھی تم کتنا تڑپ رہی تھی اپنے باپ کے لمس کے لیے اس شخص کو ترس نہ آیا نہ تم پر نا واصف شاہ پر وہ تڑپ تڑپ کر رویا میرا بیٹا جب اس نے اپنے بچے کھوئے آج بھی وہ لمحات ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوتے

https://www.zubinovelszone.com

وہ دن ہماری زندگی کا سب سے سیاہ تھا جب ہمارے پوتے اور پوتی کو ہم سے الگ کر لیا گیا ہماری آنکھوں کے سامنے کوئی اور ان کا وارث بن گیا۔

عدت پوری ہوتے ہیں تمہاری ماں نے صفدر شاہ سے نکاح کر لیا ایک بار نہیں سوچا اس کی یہ حرکت اس کے بچوں کی زندگی پر کس طرح اثر انداز ہو گی

اسے تو بس اپنی پروا تھی اس نے ہم سے ہمارے پوتی اور پوتے کو الگ کر کے اپنا گھر بسا لیا اور ہمارے واصف کو تنہا کر دیا

ہم آج بھی نہیں بھول سکتے جب آدھی رات کو ہم اسے تنہا لان میں ٹہلتے دیکھتے تھے اور پوچھنے پر وہ ہم سے کہتا تھا بابا مجھے سنیہا کی یاد آ رہی ہے

۔مجھ سے اپنی بچی کے بغیر نہیں رہا جا رہا بابا میں کیا کروں۔ وہ شخص مجھے میری بیٹی سے ملنے بھی نہیں دے رہا اور اس دن ہماری نفرت حویلی والوں سے مزید بڑھتی چلی گئی بس ہمیں ہمارے بیٹے کی خوشی واپس چاہیے تھی

ہم اس کی دن رات منتیں کرتے رہے کہ وہ اپنی زندگی میں آگے بھرے اسے سمجھاتے رہے کہ پاکیزہ اسے چھوڑ کر جا چکی ہے اسے دغا دے چکی ہے اب وہ اپنی زندگی کے ساتھ مزید ستم نہ کرے

اب اپنی زندگی میں آگے بڑھے کتنی مشکل سے ہم اسے نارمل زندگی کی طرف لا پائے تھے عائزہ کی پیدائش کے بعد بھی وہ تمہارے لمس کو تڑپتا رہا اسے روحان اور عائزہ سے بھی بے حد محبت بھی لیکن جو محبت تو تم سے کرتا ہے وہ اپنی کسی اولاد سے نہیں کر پایا۔

وہ روحان سے ملنا چاہتا تھا ہم روحان کی سالگرہ پر سب مل کر اس سے ملنے جانے والے تھے لیکن قسمت نے ساتھ نہ دیا

۔لیکن اب تمہیں ہم خود سے دور نہیں جانے دیں گے وکیل صفدر شاہ نے ہمارے ساتھ کھیلا ہے اس کھیل کو ختم ہو جانا چاہیے ہماری پوتی واپس چاہیے واصف شاہ کو اس کی بیٹی واپس چاھیے اور تراب حیدر کو اس کی منکوحہ واپس چاھیے

اور اب اگر انہوں نے کسی بھی قسم کی کوئی چالاکی کی تو انجام کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے

https://www.zubinovelszone.com

ویسے بھی وہ ہمارے ساتھ ہمارے پوتی اور پوتے کو دور کر کے بہت زیادتی کر چکے ہیں وہ اپنی دھن میں بولے جا رہے تھے جب کہ سنیہا کو پہلے تو ان کی کوئی بات سمجھ میں ہی نہ آئی اور پھر جب ان کی بات سمجھ میں آئی وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگی

اس کے پاس بولنے کے لئے جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے کیا کہہ رہے تھے کیوں کہہ رہے تھے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اس کمرے کی چھت اس کے سر پہ آ گئی ہو

اتنی آسانی سے یہاں اسے صفدر شاہ اولاد نہ ہونے کا دعوی کر رہے تھے کتنی آسانی سے وہ کہہ رہے تھے کہ وہ صفدر شاہ کا خون ہے ہی نہیں واصف کون تھا جس کا ذکر وہ کر رہے تھے پاکیزہ کی کون سی طلاق کی بات ہو رہی تھی

آوہ ان لوگوں کو کیسے جانتے تھے اپنے بابا سے بہت بار پوچھنے کی کوشش کی کہ تراب اس کا نکاح کیسے ہوا لیکن بابا نے کہا کہ فی الحال تمہیں ان سب چیزوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں تم بے فکر رہو

۔لیکن اسے بے فکر کرتے ہوئے وہ یہ بھول گئے تھے کہ جن لوگوں نے اسے یہ حقیقت بتائی ہے کہ وہ کسی کے نکاح میں ہے وہ اسے باقی باتیں بھی بتا سکتے ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

اس کا دل الجھنے لگا تھا اس کا دماغ اسے مکمل طور پر خالی ہو چکا تھا سامنے والے کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی

اس کا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا پورا کمرا اسے گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ کسی کو سن ہی نہیں پا رہی تھی

اس کی برداشت جواب دے چکی تھی اس سے پہلے کہ وہ زمین پر گرتی کسی کی مضبوط باہوں نے اسے تھام لیا آنکھیں بند ہوتے وقت اسے تراب حیدر شاہ اپنے بے حد قریب محسوس ہوا تھا

اور پھر اس کا دماغ مفلوج ہو گیا. اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا اسے بالکل ہوش نہیں تھا وہ پوری طرح اپنے ہوش و حواس گنوا بیٹھی تھی

ooooooo

عالم نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ آئینے کے سامنے بالکل عائزہ کے جیسا شرارہ پہنے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل قید کر رہی تھی

جب کہ اس کے حسین بالوں کی آبشار اس کے ہاتھوں کی قید میں نہیں آرہی تھی۔ تین بار اپنے بالوں کو اونچا کرتے ہوئے وہ کیچڑ میں قید کرنے کی کوشش کرتی پھر چھوڑ دیتی شاید اس کے بازو تھکنے لگے تھے۔

کیا مصیبت ہے عائزہ نے کہا بھی تھا کہ وہ بال بنادے گی پتہ نہیں مجھے ہی کون سا مسئلہ تھا کہ اسے منع کر دیا

وہ ہر کام میں اتنی ایکسپرٹ ہے فوراً سے کرلیتی ہے اور مجھ سے کچھ بھی نہیں ہوتا بال تک نہیں بنائے جارہے کتنی نکمی ہوں میں

نیچے رسم شروع بھی ہوگئی ہوگی اور ابھی تک میں اپنے بالوں میں الجھی ہوئی ہوں وہ پریشانی سے ایک بار پھر سے اپنے بالوں کو قید کرنے کی کوشش کرنے لگی

چہرے پر جھنجھناہٹ صاف واضح تھی اس کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی میک اپ نہ تھا کی ناوہ عالم کی اس بات کو سمجھ چکی تھی کہ اس کا میک اپ کرنا اسے پسند نہیں

https://www.zubinovelszone.com

۔وہ بنا کسی ہار سنگھار کے غضب ڈھاتی تھی اسے اس طرح کے بناوٹی پن کی بالکل بھی ضرورت نہیں تھی اور عالم نے یہ بات اسے واضح الفاظ میں نکاح والے روز سمجھائی تھی

اس نے وہی کپڑے پہنے تھے جو وہ خود اپنی پسند سے عائزہ اور اس کے لئے لایا تھا اسے پوری طرح اپنی پسند میں ڈھلا دیکھ کر وہ بے حد مسرت سے اس کے قریب آیا

۔میں کر دیتا ہوں اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتا وہ اچانک سے بولا تو دانین نے ایک نظر اس کے آج یہاں چہرے کو دیکھا۔ادکی آمد اس کے لیے اچانک ثابت ہوئی تھی

آئینے میں اس کے چھ فٹ سے نکلتے قد کے سامنے اپنا پانچ فٹ دو انچ قد اسے بے حد کم لگا تھا۔

وہ صرف عمر میں ہی نہیں بلکہ قد میں بھی اس سے بہت زیادہ بڑا تھا اسے پہلی بار اس بات کا احساس ہوا۔جبکہ عالم اس کے چہرے پر آتے جاتے رنگ دیکھے بنا اپنے اناڑی ہاتھوں سے اس کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کر رہا تھا

نہیں میں خود کرلوں گی اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ چہرہ پھیرتے ہوئے اس سے ذرا فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی عالم نے بغور اس کا یہ انداز دیکھا تھا لیکن کچھ بھی بولا نہیں

۔خود ہی کر لو بہتر ہے مجھ سے نہیں ہو گا کافی مشکل لگ رہا ہے وہ۔ بنا کوشش کیے فورہار مان گیا شاید جانتا تھا کہ یہ کام اس کے بس سے باہر ہے

دانین جو پہلے کافی دیر سے کیچڑ لگانے کی کوشش کر رہی تھی جلدی سے اپنے بالوں کو چوٹی کی شکل دیتی تیزی سے ہاتھ چلانے لگی وہ باغور اس کی انگلیوں کی حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔

اس کے ہاتھ تیزی سے اس کی چوٹی پر بل ڈالنے میں مصروف تھے

اگر یہ کرنا آتا تھا تو اتنا انتظار کیوں کروایا نیچے ہر کوئی تم سے ملاقات کا انتظار کر رہا ہے

اور تم نہ جانے یہ اتنی دیر سے کیا کر رہی تھی چلو نیچے سب لوگ انتظار کر رہے ہیں اس کے کام ختم ہونے پر داد دینے والے انداز میں بے حد نرمی سے نیچے چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

https://www.zubinovelszone.com

دانین نوٹ کر رہی تھی کہ کل رات کے بعد عالم کا اندازہ پھر سے بدل چکا تھا وہ جس طرح پہلے اس پر حکم چلاتا اپنی بات منوا آتا تھا وہ پھر سے ویسا ہی ہوتا جا رہا تھا

اور ایسا کرنے کی اجازت شاید دانین نے کل خود اس کے سینے سے لگ کر اپنے آنسو بہانے کے بعد دی تھی۔ شاید اس کے دل میں پھر سے کوئی امید کی کرن جاگ چکی تھی

وہ تیزی سے نظر گھماتے اپنے جوتے ڈھونڈ کر بیڈ پر بیٹھی۔ اسے بھی احساس تھا کہ وہ کافی زیادہ دیر کر چکی ہے اس لیے تیزی سے جوتے پہننے لگی

جوتوں کی ہیلز کم از کم چھ انچ تھی۔ وہ جو کچھ دیر پہلے بھی اپنے قد کو لے کر احساس کمتری کا شکار ہو رہی تھی ان جوتوں کو پہنتے ہی ایک بار پھر سے پر اعتماد ہو گئی۔

پہلی بار اسے ایڑی والے سینڈل اچھے لگے گا ورنہ وہ زیادہ تر سلیپرز یا فلیٹ چپل پہننا پسند کرتی تھی

اونچی ایڑیوں میں چلنا اس کے بس سے باہر تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جو آئینے نے اسے دکھایا تھا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا

اپنے پیروں پر کھڑے ہوتے ہی وہ اپنے آپ کو کافی زیادہ ان‌کنفٹیبل محسوس کر رہی تھی اس نے پیر اٹھانے کی کوشش کی وہ اگلے ہی لمحے لڑکھڑا کر عالم کی باہوں میں آ گئی

عالم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کا چلنا مشکل ہے اس لیے وہ اس کے بالکل قریب آ کر رکا تھا۔اور اس کے لڑکھڑاتے ہی وہ اس کے نازک سے وجود کو تھام گیا

یہ عائزہ کی ضد پہ آئے تھے تمہارے لئے تو میں دوسرے جوتے لا رہا تھا لیکن عائزہ نے ضد باندھ لی کی تمہیں اور اسے ایک جیسا ہی تیار ہونا ہے

مجبور ہو کر اس کی بات ماننی پڑی لیکن مجھے اندازہ ہوتا کہ تمہیں ان میں چلنے میں مسئلہ ہے تو یقین کرو میں کبھی نہیں لاتا اتار دو انہیں بیکار میں پاؤں میں تکلیف ہو گی

وہ بے حد نرمی سے اسے سہارا دے کر بولا۔

لیکن دانین کو تو اس کی بات سراسر اپنی توہین لگی تھی مطلب وہ اسے پرانے زمانے کی عورت سمجھتا تھا کہ اسے لگتا تھا کہ اسے اونچی ایڑی کے سینڈل میں چلنا نہیں آتا

عالم صاحب میں ہائی ہیلز ہینڈل کر سکتی ہوں ڈریس بھاری ہے اسی لئے تھوڑی مشکل پیش آرہی ہے کوئی پہلی بار نہیں پہن رہی کہ چلنا نہیں آئے گا اتنا بھی مشکل نہیں ہے میرے لیے جتنا آپ نے سمجھ رکھا ہے

اور مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوگی بہتر ہے کہ آپ مجھ سے دور ہی رہیں وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کر چکی تھی۔عالم نے مسکرا کر اس کے پیروں کی لڑکی لڑکھڑاہٹ کو محسوس کیا تھا۔مطلب وہ صرف اسے دکھانے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف دینے جا رہی تھی

عالم کو شروع سے ہی چڑ تھی لڑکیوں کے اس طرح کے فیشن سے پہلے تو وہ اپنی مرضی سے اس طرح کی ڈریسنگ کر لیتی ہیں اور پھر بعد میں نہ جانے کتنی دیر تک تکلیف سہتی ہیں

اس کی جیتی جاگتی مثال عائزہ تو اس کے سامنے ہی تھی پہلے تو مزے سے ایسے جوتے پہنتی تھی اور پھر بعد میں ایسے پیر پکڑ کر بیٹھ جاتی کتنی بار اس کے شوق کو پورا کرنے کے بعد وہ اسے ہسپتال لے کر گیا تھا

اس کے پیروں میں درد ہونے کی وجہ سے لیکن وہ بھی کبھی باز نہیں آئی ہمیشہ اس نے وہی جوتے خریدے اور اپنا شوق پورا کیا

عائزہ کو سوچتے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جبکہ اس کا سارا دھیان دروازے کی طرف جاتی دانین پر تھا۔

آہستہ آہستہ چلتے ایک بار پھر سے اس کا پیر بری طرح سے لڑکھڑایا عالم تیزی سے اس کی جانب بڑھ کر اسے تھام چکا تھا

نین خود پر نہ سہی مجھ پر رحم کرو تمہیں تکلیف ہو گی تو مجھے بھی تکلیف ہو گی میں تمہیں مزید کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا وہ بے حد نرمی سے اسے سیدھا کرتا اس کا نازک چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے بولا

دانین کو اپنے آس پاس کی دنیا رکتی ہوئی محسوس ہوئی عالم کی نظروں نے اس کے ارد گرد ایک جادو سا کر دیا تھا بہت جلدی سامنے والے کو اپنے سحر میں جکڑ لیتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کی نظروں میں عجیب سی کشش تھی جو بھی اس کی نگاہوں میں دیکھتا بس اسی کا ہو جاتا اسے یوں اپنی جانب دیکھتے ہوئے عالم نے بے حد نرمی سے اس کی ناک کی چھوٹی سی نتھ پر اپنے لب رکھے تو وہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی

لیکن ہائے اس کی قسمت اس سے پہلے کہ وہ اس سے دور ہوتی اس کا پیر ایک بار پھر سے مڑ گیا اور یہ بھی عالم کی کرمنوازی تھی کہ وہ اسے تھام کر مزید اپنے قریب کر گیا اس کے بازو اس کی مرمریں کمر کے گرد حائل ہو چکے تھے

۔اس کے چہرے پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ تھی وہ آہستہ سے اس کے کان کے قریب جھکا

اب تو میں بھی یہی چاہتا ہوں تم یہی ہیلز پہن کر محفل میں شرکت کرو لیکن شرط یہ ہے کہ تمہیں ہر وقت میرے پاس رہنا ہو گا تا کہ تم جب جب لڑکھڑاو میں تمہیں خود میں قید کر لوں۔

وہ بے حد خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر جب کہ دوسرے ہاتھ میں اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر اسے بنا کچھ بھی بولنے کا موقع دیے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا

دانین بے چینی سے اپنے پیروں کو قابو کرتی اس کے ساتھ جلدی باہر آئی تھی عالم کے سہارے پر جتنا آسان تھا اکیلے میں کوئی جہاد فتح کرنے سے کم بھی نہیں تھا۔ حقیقت تھی کہ اس وقت وہ عالم کے سہارے کے بنا ایک قدم نہیں اٹھا سکتی تھی

○○○○○○

اسے ہوش آیا تو اپنا سر بے حد بھاری ہوتا محسوس ہوا

اس کے پاس دو نرسز بیٹھی ہوئی تھی وہ تیزی سے اٹھنے لگی تو وہ دونوں الرٹ ہو کر اس کے قریب آگئی

میم آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے سر ہم پر غصہ ہوں گے میں ان کو بتاتی ہوں کے آپ کو ہوش آگیا نرس تیزی سے اٹھ کر اس سے کہتی باہر نکل گئی جبکہ دوسری اس کے پاس آگئی تھی

تھوڑی دیر پہلے کیا ہوا تھا اسے بالکل یاد نہیں تھا پتا تھا تو بس اتنا اس آدمی نے کہا تھا کہ صفدر اس کا باپ نہیں ہے اس کا دماغ ایک بار پھر سے الجھنے لگا تھا

کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟ یہاں آئی ہی کیوں تھی ترات کی دھمکیوں سے وہ اس حد تک خوفزدہ ہو گئی تھی اسے یہاں آنا پڑا یہ شخص اس سے سوچنے سمجھنے کی طاقت چھین لیتا تھا

کیا بول رہا تھا وہ آدمی بکواس کر رہا تھا

وہ میرے اپنے بابا ہیں ان میں سے میں کسی کو نہیں جانتی میرے بابا میرے بابا ہیں کوئی بلا میرے بابا کیسے ہو سکتے ہیں۔۔۔۔

ہو سکتا ہے ان انکل جی کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو ہاں ایسا ہی ہو گا میرے بابا تو گھر پر ہیں وہ کس کی بات کر رہے تھے انہوں نے ماما کا بھی نام لیا بابا کا بھی نام لیا یہاں تک کہ وہ روحان ادا کو بھی جانتے تھے کیا ان کی باتوں میں کوئی سچائی تھی وہ ایک بار پھر سے الجھنے لگی

نہیں وہ سب جھوٹ تھا میرے بابا صرف اور صرف صفدر شاہ ہیں ایسے ہی کوئی بھی اٹھ کر مجھ پر ایسے نہیں کہہ سکتا مجھے بابا سے بات کرنی ہو گی مجھے لوگوں سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا بابا غلط سوچ رہے تھے

کیسے ہو سکتا ہے تراب حیدر شاہ ایک اچھا انسان۔۔۔؟ جو اس سے اس کے باپ کی پہچان چھین رہا تھا بابا نے کہا تھا کہ انہیں جلد بازی میں کوئی غلط فیصلہ نہیں کرنا چاہیے

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اب وہ خود فیصلہ کر چکی تھی وہ ایسے جھوٹے لوگوں کے بیچ نہیں رہ سکتی تھی یہاں سب برے تھے کوئی اچھا نہیں ہو سکتا۔ تراب شکل وصورت کے معاملے میں بے حد ہینڈسم تھا۔ کوئی شک نہیں تھا لیکن وہ ایک بے دل انسان تھا

اسے اپنی چال میں پھنسا رہا تھا پہلے اسے بلیک میل کر کے دھمکیاں دے کر وہ اسے یہاں زبردستی بلوا چکا تھا اور اب ایک جھوٹی کہانی اس کے سامنے پیش کر کے اسے اس کے ماں باپ کے خلاف کر رہا تھا

نہیں رہنا یہاں مجھے میرے گھر جانا ہے وہ نرس جو نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی اس کی باتوں کو مکمل نظر انداز کرتی وہ بیڈ سے اٹھنے لگی

پلیز میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں آپ باہر بہت زیادہ لوگ ہیں آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے مہندی کی رسم ہو رہی ہے گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے وہ لوگ یہ سب کچھ بھی نظر انداز نہیں کر سکتے اسی لئے ہمیں یہاں بٹھایا ہے

آپ نہیں جاسکتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں نرس تیزی سے اس کے سامنے آتے ہوئے بولی

لیکن وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہی تھی اپنے پیروں میں جوتے پہنتی وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی

لیکن دروازہ کھولتے ہی وہ سامنے سے آنے والے چٹان نما وجود سے ٹکرائی

OOOOOOOOOO

وہ ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھامیں دوسرا ہاتھ اس کی کمر پر رکھے سب سے اسے ملوا رہا تھا۔آج تو جیسے وہ اس کا سایہ بن گیا تھا

آہستہ آہستہ اس کے قدم کے ساتھ قدم ملائے چلتے ہوئے وہ مسکرا کر سب سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن اس کے پیر ابھی سے ہی درد کرنے لگے تھے

وہ تو سلام پیش کرتی تھی ان لڑکیوں کو جو اتنی مشکل سے ان اونچی ہیلز پر پر کھڑی رہتی تھی

عائزہ کب سے کسی تتلی کی طرح ہر طرف آرام سے چلتی شادی انجوائے کرتے ہوئے نہ جانے کتنے چھوٹے موٹے کام کر رہی تھی

جب کہ وہ عالم کے ساتھ اس کے سہارے کے بنا ایک قدم بھی نہیں چل پا رہی تھی

اب اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا اس نے سچ میں انہیں پہن کر بہت بڑی غلطی کر دی تھی کاش اس وقت وہ اس کا کوئی حل نکال پاتی

اور پھر عالم کا بازو بے باک انداز سے اس کی کمر کو چھو رہا تھا وہ اسی کے سہارے پر کھڑی تھی۔ جبکہ عالم کو تو جیسے موقع مل گیا تھا اسے اپنے پاس رکھنے کا

لیکن تھوڑی ہی دیر میں عالم کے کام بھرنے لگے اسے کبھی ایک طرف تو کبھی دوسری طرف جانا پڑ رہا تھا طرح طرح کے مہمانوں کو دیکھنا پڑ رہا تھا

اس نے نوٹ کیا تھا کہ اس حویلی کی تقریباً ساری ذمہ داریاں عالم نے ہی اٹھائی ہوئی تھی اور یہ آج سے نہیں بلکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی اس بات کا شدت سے نوٹ کر رہی تھی

ان کے گھر کے بڑوں کے سر اتنی ذمہ داریاں نہیں تھی جتنی ذمہ داریاں عالم کے سر تھی گھر کا چھوٹے سے چھوٹے کام لے کر بڑے سے بڑی ذمہ داری عالم کے سر پر ہی ہوتی تھی۔

اس گھر کے سب لوگ اپنا مسئلہ ہر پریشانی عالم کے سر ڈال کر خود پر سکون ہو جاتے تھے اب عالم یہ سب کس طرح حل کرتا ہے یہ عالم کی ذمہ داری ہے

عالم اسے عائزہ کے سہارے چھوڑ کر اب داداجان کے پاس جارہا تھا۔ کیونکہ نجانے وہ اسے کب سے بلا لیتے ہیں۔ مہمانوں میں الجھے ہونے کی وجہ سے وہ داداجان کے پاس جا ہی نہیں رہا تھا

اس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی کہ وہ صرف 10 منٹ میں ہی واپس آجائے گا

جبکہ اس کا ہاتھ عائزہ کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے دانین ایک بار پھر سے لڑکھڑا گئی عالم نے بھر وقت اسے تھام لیا

اگلے ہی لمحے اس نے خود بھی عالم کے سہارے کے لئے اس کے کندھے کو دبوچ لیا تھا جس پر عالم کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی

بے شک وہ اس کی اس والی حرکت سے بے حد لطف اندوز ہوا تھا

OOOOOO

وہ دادا جان کے کمرے میں آیا جہاں پر دادا جان نے اسے بتایا کہ وہ سینہا کو ساری حقیقت بتا چکے ہیں

اور اب سنیہا اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ دوسرے کمرے میں موجود ہے
مہمانوں کے بار بار پوچھنے کی وجہ سے وہ کمرے میں روک نہیں سکے لیکن اس نے دو نرسز کا انتظام کیا ہے جو ہر وقت سنیہا کے ساتھ ہیں

تراب سنیہا کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن اس وقت بہن کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا کیونکہ سندس نے اس سے کہا تھا کہ رسم کے دوران اس کے ساتھ رہے سندس نے پہلی بار تراب سے کچھ مانگا تھا وہ انکار نہیں کر پایا تھا

ایسے میں وہ اپنی بہن کا سہارا بننا چاہتا تھا نہ کہ سے تنہا ان سب کے بیچ میں چھوڑ سکتا تھا۔اور جہاں تک سنیہا کی بات ہے وہ تو اس کی تھی اسے ساری زندگی اسی کے پاس رہنا تھا

عالم جتنی جلدی یہاں آیا تھا اتنی جلدی سے واپس جانے کی جلدی تھی اور حقیقت یہی تھی کہ اس کی زندگی میں سب اہم اس کی نین تھی نین سے زیادہ کوئی نہیں

اس نے اپنی ضد میں آ کر ہیلز تو پہن لی تھی اور اب اس میں وہ چل بھی نہیں پا رہی تھی وہ اپنی نین کو کسی کے سامنے تماشہ بنتے نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن یہاں ایک اور مسئلہ شروع ہو چکا تھا

دادا جان نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا وہ سنیہا کو سب کچھ بتا چکتے تھے لیکن انہوں نے بہت کچھ ایسا بھی بتایا تھا جو شاید سنیہا کو فی الحال پتہ نہیں تھا

عالم ہم نے اسے سب کچھ بتا دیا ہے لیکن اس انداز میں بتایا ہے کہ یقیناً اس کے دل میں صفدر شاہ کے لیے کسی قسم کی کوئی محبت زندہ نہیں بچے گی

سنیہا اور روحان کی جن محبتوں پر صفدر شاہ نے قبضہ کیا ہوا ہے ان پر صرف اور صرف واصف کا حق ہے

ہم نے اسے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ صفدر کی نہیں بلکہ واصف کی بیٹی ہے۔اور ہمارے اندازے کے عین مطابق پاکیزہ نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا تھا

روحان بچپن سے ہی ان سب چیزوں سے واقف تھا اسی لئے وہ ہمیں پہچانتا تھا لیکن سنیہا کو اس بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں تھا

اور یہ چیز ہم نے اس کے چہرے کی خیرانگی اور پھر اس کے اچانک بے ہوش ہو جانے سے نوٹ کی ہے اسے یہ سب جان کر بہت بڑا جھٹکا لگا ہے

وہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی کچھ بھی نہیں پاکیزہ اور صفدر شاہ نے اسے کبھی بھی ہمارے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا

لیکن وہ ہمارا خون ہے اور اُس خاندان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس نے ہماری باتوں پر یقین کیا ہے یا نہیں لیکن ہمیں پتا ہے کہ تم سب سنبھالو گے

ہمیں تم پر پورا یقین ہے اس معاملے کو بھی ہم تم پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔داداجان اسے دیکھتے ہوئے ایک اور ذمہ داری اس کے کندھے پر ڈال چکے تھے وہ پریشانی سے ان کا چہرہ دیکھنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

دادا جان آپ نے ایسا کیوں کیا اگر آپ کو اسے حقیقت بتانی بھی تھی تو ٹھیک سے بتاتے آپ کو جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے تھا

آپ کو اسے آدھی ادھوری بات نہیں بتانی چاہیے تھی اگر آپ اسے حقیقت بتا رہے تھے تو پوری طرح سے بتاتے سنیہا بہت زیادہ حساس ہے ان سب باتوں کی گہرائی کو نہیں سمجھ سکے گی

اس طرح سے ہم اسے اپنی کوئی بات نہیں سمجھا پائیں گے وہ صفدر شاہ سے بے حد محبت کرتی ہے اور صفدر شاہ نے اسے بیٹی کی طرح پالا ہے۔اس کے لیے صفدر شاہ ہی اس کا باپ ہے صفدر شاہ کے خلاف بولنے والا ہر انسان اس کا دشمن

ہمیں اگر اس سے کچھ بتانا بھی تھا تو ٹھیک طریقے سے بتانا چاہیے تھا ٹھیک وقت پر بتانا چاہیے تھا میں اس دشمنی کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور اس میں پہل ان لوگوں نے کی ہے زایار خود اپنے قدموں پر چل کر ہمارے گھر آیا ہے

اس امید سے کہ سالوں سے چلتی لڑائیوں کا اب کوئی انجام نکلے گا یہ دشمنی ختم ہو گی لیکن اگر ہم ان کے لیے اپنے دل میں نفرت رکھیں تو یہ دشمنی کبھی ختم نہیں ہو گی

یہ بے تکی دشمنی نہ جانے کتنے سالوں سے چل رہی ہے اب اسے ختم ہو جانا چاہیے دادا جان آپ لوگوں نے سالوں سے اپنے اپنے دل میں بغض پال رکھا ہے۔

جہاں تک بات ہے پاکیزہ شاہ کی تو وہ ہوا جوان کی قسمت میں لکھا تھا چاچو بھی شادی کر کے اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکے ہیں اب اس دشمنی کو ختم کر دینا ہمارا کام تھا لیکن اس حقیقت کو سنیہا کے سامنے لا کر آپ نے دشمنی کی ایک اور گیرا باندھ ہے جسے کھلنا بہت مشکل ہو جائے گا

میں بابا سے بات کر چکا تھا یہاں تک کہ زایار کے کان سے بھی یہ بات نکال چکا تھا کہ بہت جلد ہم تراب کے لیے سنیہا کا رشتہ لینے آئیں گے

اور زایار کو بھی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ صرف صفدر سے بات کرنے والا تھا وہ خود بھی اس دشمنی کو ختم کر دینا چاہتا تھا

وہ لوگ بس نارمل طریقے سے سنیہا کو سب کچھ سمجھا کر ہنسی خوشی سے رخصت کر دیتے لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہو گا وہ انہیں سمجھانے والے انداز میں بولا

https://www.zubinovelszone.com

یہ ساری باتیں ہم نہیں جانتے،ہمیں بس اتنا پتا ہے کہ ہمیں ہماری پوتی واپس چاہیے اور ہمیں یقین ہے کہ تم سب کچھ سنبھال لو گے ہم نے سنیہا کے سامنے ساری حقیقت بیان کر دی ہے

پاکیزہ اس بات کو جھٹلا نہیں سکتی کہ اس نے ہمارے خون کو ہم سے دور کیا ہے ہمیں بس ہمارا خون واپس جاہے ہمیں بس ہمارے بچے واپس چاہیے۔

وہ لوگ چاہے ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھالیں لیکن حقیقت نہیں بدل سکتی کہ انہوں نے ہمیں بہت تکلیف دی ہیں

دادا جان اسے دیکھتے ہوئے بولے

اور یہ سب کر کے آپ کو لگتا ہے کہ اس طرح سے سنیہا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے آپ کے پاس آ جائے گی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا

محبتوں کے رشتوں میں زور زبردستی نہیں ہوتی یہ بات تم مجھے سمجھاتے ہو تراب اور خود نہیں سمجھ پارہے تمہیں بھی اس بات پر غور کرنا چاہیے

میں سنیہا کو فی الحال گھر چھوڑنے جا رہا ہوں جتنا میرے بس میں ہوا میں سے سمجھانے کی کوشش کروں گا

لیکن اس کے ساتھ زور زبردستی کر کے اس حویلی میں قید کر کے آپ لوگ صرف اپنا نقصان کریں گے اور کچھ نہیں وہ انہیں دیکھتا عائزہ کو پاس انے کا اشارہ کرنے لگا جس کا اشارہ ملتے ہی وہ اس کے پاس چلی آئی تھی

اپنی بھابی کا خیال رکھنا میں ایک گھنٹے میں واپس آ جاؤں گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

عالم کا یہ فیصلہ دادا جان کو پسند نہیں آیا تھا لیکن اس تراب کو اس کی بات بالکل ٹھیک لگ رہی تھی

وہ سنیہا کے ساتھ محبت کا رشتہ قائم کرنا چاہتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کبھی بھی اس کی نفرت کی وجہ بنے یہ بھی سچ ہے کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا

عالم سنیہا کے کمرے کی جانب گیا تھا تا کہ اسے سمجھا کر واپس گھر چھوڑ کر آ سکے

دادا جان نہیں چاہتے تھے کہ اب سنیہا ان سے دور ہو یا کہیں پر بھی جائے لیکن یہ معاملہ عالم کے ہاتھ دے کر وہ بے فکر ہو چکے تھے

وہ جانتے تھے کہ عالم سب سنبھال لے گا اگر اس نے وعدہ کر دیا ہے تو وہ اس وعدے کو نبھانے کے لیے کسی بھی حد سے گزر جائے گا

○○○○

وہ تیزی سے کمرے سے نکل رہی تھی جب سامنے سے آتے وجود سے ٹکرائی
عالم نے بر وقت اسے تھام لیا تھا ورنہ وہ گر کر اپنی ہی تکلیف کی وجہ بنتی

ریلکس بچے اس طرح سے بھاگ کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔!
تمہیں گھر جانا ہے میں خود کر چھوڑ کے آتا ہوں۔۔۔
بس دو منٹ تمہیں اس طرح سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اپنی چادر لو اور باہر آ جاؤ میں تمہیں گھر چھوڑ کے آتا ہوں

وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بے حد نرمی سے بولا تھا
کچھ دن پہلے سندس نے اسے اپنے بڑے بھائی کے روپ میں اس سے متعارف کروایا تھا لیکن اس کے ساتھ بھی اس کا کوئی نہ کوئی رشتہ تو ہوگا اگر وہ شخص سچا ہوا تو.....!

آپ کون ہیں وہ بے حد غصے سے دیکھتے ہوئے بولی اس کے انداز میں کچھ بد تمیزی کا عنصر شامل تھا

اگر رشتے کی بات کرتی ہو تو میں رشتے میں تمہارا بڑا بھائی ہوں
اگر تم مجھ سے اس طرح کا کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تو مجھے اپنا دوست بھی سمجھ سکتی ہو

اور رشتے میں۔ میں تمہارا جیٹھ بھی لگتا ہوں کیونکہ تم بے شک سارے رشتے سے انکار کر دو لیکن تراب سے جڑے رشتے کا انکار نہیں کر سکتی

اور نہ ہی وہ تمہیں اس رشتے سے کبھی مکرنے دے گا۔ وہ مسکرا کر بول رہا تھا شاید اس پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ تراب کا اس کے ساتھ کیا رشتہ ہے

وہ بے شک ان سب رشتوں کو قبول نہ کرے لیکن تراب سے جوڑے رشتے کو اسے ہر حل میں قبول کرنا تھا
کیونکہ وہ اسے کبھی بھی خود سے الگ نہیں ہونے دے سکتا تھا

مجھے میرے گھر جانا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

اس کی بات وہ بالکل نظرانداز کر چکی تھی عالم نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے بیڈ پر موجود اس کی چادر کی جانب اشارہ کیا

جسے وہ اگلے ہی لمحے لپک کر خود پہ ڈال کر اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلی تھی اس نے بالکل بھی آگے پیچھے دیکھنے کی غلطی نہ کی تھی لیکن خود پر تپش نظروں کو وہ محسوس کر چکی تھی

جبکہ داداجان تو راستے میں ہی کھڑے تھے اس نے ان کی جانب دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کی تھی

اس وقت وہ صرف گھر جانا چاہتی تھی پاکیزہ سے پوچھنا چاہتی تھی کہ اس سے اتنا کچھ کیوں چھپایا گیا کیوں اسے اندھیرے میں رکھا گیا

اگر صفدر شاہ اس کا باپ نہیں تھا تو اتنے سالوں سے کس حق سے خود کو اس کا باپ کہہ رہا تھا۔

اس کا باپ اس کے لمس کے لئے اتنے سال تڑپتا رہا تو پاکیزہ نے کیوں اسے اپنے باپ کے پاس نہ جانے دیا

کیوں اسے اور روحان کو اس کے اصل باپ کی شفقت سے محروم کر دیا

https://www.zubinovelszone.com

دونوں حویلیوں میں سے کوئی ایک تو سچا تھا۔اور اگر پاکیزہ کی دوسری شادی یا پھر اس کا صفدر شاہ کی اولاد نہ ہونا حقیقت تھی

تو پھر اور بھی بہت سارے سوال تھے جو اسے صفدر شاہ سے پوچھنے تھے
۔اس شخص نے کچھ ہی پل میں اسے اپنے ہی باپ کی محبت پر شک کرنے پر مجبور کر دیا تھا

دادا جان نے اسے بدگمان کرنے کے لئے جو الفاظ کہہ رہے تھے وہ سیدھے اس کے دل پر لگے تھے

اسے بس اتنا پتہ تھا کہ اس سے بہت کچھ چھپایا گیا ہے
جو اس کے لئے جاننا بے حد ضروری تھا
دادا کے الفاظ میں اپنے باپ کی تڑپ محسوس کر کے وہ مچل اٹھی تھی یہ احساس ہی بہت تکلیف دہ تھا کہ اس کا باپ اس کے لمس کے لئے اتنے سالوں تڑپتا رہا

وہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنی بات کی شروعات کی
دیکھو سنیہا میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں

آج سے سترہ سال پہلے جو کچھ بھی ہوا میں ان سب چیزوں سے انجان تو نہیں ہوں لیکن میں خود اس وقت اتنا سمجھدار نہیں تھا کہ ان سب چیزوں کو سوچ یا پھر سمجھ پاتا

لیکن تم سے میں کچھ نہیں چھپاؤں گا جو سوال تو اپنے باپ سے پوچھنے والی ہو اس کا جواب میں تمہیں دے رہا ہوں

عالم نے اپنی بات کی شروعات کی سنیہا ایک نظر سے دیکھ کر اس کی سننے لگی اور سنتے ہی چلی گئی

ooooo

اس نے گھر کے اندر قدم رکھا تو پاکیزہ اس کا انتظار کر رہیں تھیں وہ بنا پاکیزہ کی جانب دیکھے آگے بڑھنے لگی

پاکیزہ نے اس کی غیر دماغی کو محسوس کیا تھا

سنیہا بیٹا کیا ہوا ہے۔۔۔؟

کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔۔؟ انہوں نے پیچھے سے پکارا لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا

وہ سیدھی سامنے کی جانب چلی گئی اس کا ارادہ صفدر شاہ کمرے میں جانے کا تھا

پاکیزہ بیگم کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا کچھ تو ہوا تھا جو سنیہا اس طرح اداسی سے اندر چلی گئی تھی اس کے انداز میں آج عجیب سے اجنبیت تھی

بی بی جی یہ سنیہا بی بی جی کا بیگ ہے ابھی وہ دے کر گیا ہے پیچھے سے ملازم بھاگتے ہوئے آیا وہ سنیہا کا بیگ تھامتے ہوئے وہ اس سے پوچھنے لگیں کہ باہر کون آیا تھا

بی بی جی باہر عالم سلطان شاہ آیا تھا وہی دے کر گیا ہے اور بی بی کو چھوڑنے بھی وہی آیا تھا

ملازم پوری بات بتاتا وہیں سے پلٹ گیا جب کہ پاکیزہ بیگم بس عالم سلطان شاہ کا نام سن کر ہی پریشان ہو گئیں تھیں

وہ اس کے پیچھے ہی اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں۔

○○○○○○

پاکیرہ بیگم نے پریشانی سے کمرے میں قدم رکھا تو سنیہا کو صفدر شاہ کے گلے لگے زار و قطار روتے ہوئے دیکھا

وہ پریشانی سے اندر داخل ہوئیں جبکہ صفدر شاہ نے انہیں دور سے ہی قریب آنے سے منع کر دیا

بالکل بھی نہیں میرا بیٹا بہت اچھا ہے بہت بہادر ہے

میں خود ہی آپ کو یہ سب کچھ بتانے والا تھا بیٹا۔اور کسی کے کچھ کہنے سے کونسا آپ میری بیٹی نہیں رہوں گی آپ تو میری جان ہو

اور یہ حقیقت ہے جتنی محبت ہم آپ سے کرتے ہیں تو آپ کی امی سے بھی نہیں کرتے وہ شرارت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولے لیکن سنیہا کے آنسوؤں میں کمی لانے میں ناکام ہی رہے تھے

میں بہت بری بیٹی ہوں بابا میں نے آپ پر شک کیا آپ کی نیت پر شک کیا اگر عالم ادا مجھے سچ نہ بتاتے تو شاید میں آپ کے اور اپنے رشتے کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر دیتی

میرے دماغ میں ایسی بات آئی کیوں کہ سے کہ آپ غلط ہو سکتے ہیں۔آپ نے میری ماں کا اس وقت ساتھ دیا جب ان کی زندگی کو سب سے برا وقت تھا انہیں ان کے بچے دلانے میں مدد کی

https://www.zubinovelszone.com

یہاں تک کہ ان کے بچوں کو اپنی اولاد سے بڑھ کر محبت دی۔

میں نہیں ہوں کسی اور کی بیٹی میں صرف آپ کی بیٹی ہوں۔مجھے نہیں جانا کسی کے پاس میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گی

اصل نقل کچھ نہیں ہوتا باپ باپ ہوتا ہے اور آپ میرے بابا ہو میں اور کسی کو اپنا بابا نہیں مانتی آپ میرا سب کچھ ہو میں صرف اور صرف آپ کی بیٹی ہوں وہ ان کے سینے سے لگی مسلسل روئے جارہی تھی

اچھا تو آپ صرف میری بیٹی ہے ماما کی بیٹی نہیں ہیں وہ اسے پیار سے بہلاتے ہوئے بولے تو ان کے سینے میں ہی وہ نفی میں سر ہلا گئی جس پر صفدر شاہ کے چہرے پر مسکراہٹ مزید بکھر گئی تھی

سن رہی ہیں آپ بیگم سنیہا میری بیٹی ہے خبر دار جو آپ نے اس پر کسی بھی قسم کی کوئی پابندی لگائی اور میری بیٹی پر بالکل بھی غصہ مت کیجئے گا

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے پاکیزہ بیگم کو دیکھتے ہوئے بولے جن کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے

وہ راز وہ اتنے سالوں سے سنیہا سے چھپا کر بیٹھی تھی اس کے سامنے کھلا بھی تو کس انداز میں

یہ خوف سے اتنے سالوں سے ان کے دل میں بیٹھا تھا کہ ان کی بیٹی حقیقت جاننے کے صفدر شاہ سے بدگمان ہو جائے گی لیکن یہاں ان کے سامنے کوئی اور ہی منظر آ گیا تھا

○○○○○○

چھوڑ آئے اسے گھر کیسی ہے اب وہ۔۔۔؟

روئی تو نہیں اس کے آتے ہی تراب نے پوچھا تھا جو نجانے کب سے اس کے واپس آنے کا امتظار کر رہا تھا

تم نے اور دادا جان نے ٹھیک تو چھوڑا نہیں تھا اسے جانتے بھی ہو بچیاں اس معاملے میں کتنی حساس ہوتی ہیں

کوئی بھی بیٹی اپنے باپ کے لئے ایسے الفاظ برداشت نہیں کرے گی تراب

اور کیا ہمیں نظر نہیں آتا کہ صفدر شاہ نے روحان اور سنیہا کو کس طرح سے پالا ہے

اس نے کبھی انہیں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی کیا تم سنیہا کی آنکھوں میں صفدر شاہ کے لیے محبت نہیں دیکھ پائے تراب۔

کچھ باتیں داداجان نہیں سمجھ سکتے یا یہ کہنا بہتر رہے گا کہ وہ کبھی سمجھنا ہی نہیں چاہتے لیکن تمہیں تو سمجھنا چاہیے تم مجھے سمجھاتے ہو اور اتنی سی بات خود نہیں سمجھ پا رہے

ہم سنیہا اور تراب کو صفدر شاہ سے الگ نہیں کر سکتے۔اور نہ ہی ہمارا مقصد کچھ ایسا کرنا ہے ہم صرف چاچو کو ان کے بچوں سے ملوآنا چاہتے ہیں

تراب میں نے دیکھا ہے صفدر شاہ نے ان بچوں کے ساتھ کبھی کسی قسم کی زیادتی نہیں ہونے دی

https://www.zubinovelszone.com

اور یہی حقیقت ہے وہ سگا باپ نہ ہونے کے باوجود بھی باپ بن کر ان کی زندگی کی ہر مشکل میں ان کے ساتھ کھڑا رہا

روحان کے انداز میں کہیں نہ کہیں اس خاندان کے خون ہونے کا اثر تھا وہ بہت آسانی سے ہماری باتوں میں آگیا اور آہستہ آہستہ داداجان کے کہنے پر میں اسے اس کے باپ کے خلاف کر رہا تھا

لیکن میں نے خود جب صفدر شاہ کو سمجھنا شروع کیا تب مجھے میرا اپنا آپ غلط لگا مجھے پہلے صفدر شاہ غلط لگتا تھا

کیونکہ میں ان باتوں پر یقین کرتا تھا جو ہمارے گھر کے بڑے ہمیں بتاتے تھے لیکن صفدر شاہ سے ملنے کے بعد مجھے ایسا کرنے پر شرمندگی ہونے لگی

میں سنیہا کے ساتھ ایسا ہرگز نہیں کر سکتا وہ اسے بے حد چاہتا ہے اور سنیہا بھی اس سے بے حد محبت کرتی ہے

یہ حقیقت ہے کہ میں چاچو سے بہت پیار کرتا ہوں اور یہی چاہتا ہوں کہ ان کے بچے بھی ان کے پاس رہیں ان سے محبت کرے لیکن صفدر شاہ سے الگ کر کے نہیں

میں نے سنیہا پوری بات پوری ایمانداری اور حقیقت سے بتائی ہے۔اسے یہ بھی بتانے کی کوشش کی ہے چاچو نے ایک غلط فہمی کی بنا پر جلد بازی میں وہ قدم اٹھایا تھا جس کے بعد وہ نہ جانے کتنے سالوں تک پچھتاتے رہے

اب آگے سنیہا کی مرضی ہے کہ وہ اپنے باپ سے ملنا چاہتی ہے یا نہیں ہم اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کریں گے وہ اپنی مرضی کی مالک ہے اور اب وہ ساری حقیقت سے بھی واقف ہے

اور دادا جان کے بارے میں کیا ہی کہنا وہ صرف اس بات کی وجہ سے ان بچوں کو صفدر شاہ سے دور کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ لوگ 17 سال پہلے آغا صدم شاہ سے جیت گئے تھے

پاکیزہ کے پاس کسی بھی قسم کی پاور نہ ہونے کے باوجود بھی وہ آغا صدم شاہ کو ہرانے میں کامیاب ہو گئی تھیں اور یہی ہار وہ کبھی بھلا نہیں پا رہے

https://www.zubinovelszone.com

وہ یہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے کہ سنیہا اور ریحان کی اصل خوشی صفدر شاہ کے ساتھ رہنے میں ہے واصف چاچو اپنا درد کم کرنے اور پاکیزہ کو بلانے کی کوشش میں اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں سے چلے گئے

دادا نے زبردستی ان کی شادی بھی کروا دیں وہ ایک بیٹی کے باپ بن گئے لیکن وہ پچھتاوا جو 17 سال پہلے اس رات سے شروع ہوا تھا آج تک ختم نہیں ہوا

وہ دادا جان کی ضد کے سامنے ہار تو گئے لیکن پاکیزہ کو کبھی بھلا نہیں پائے وہ پاکیزہ سے اس حد تک شرمندہ تھے کہ کبھی ان سے نظریں ملانے ان سے معافی مانگنے تک نہیں گئے

وہ اپنی زندگی میں کبھی بھی پاکیزہ کو نہیں دیکھنا چاہتے اور یہی سزا انہوں نے خود کو دی ہے

لیکن دادا جان اپنا خون واپس جاتے ہیں کتنی عجیب بات ہے نا تراب دادا جان نے جھوٹ کا سہارا لیا سنیہا کو اپنے پاس رکھنے کے لئے

کیونکہ وہ پاکیزہ بیگم سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ پاکیزہ نے انہیں ہرا دیا تھا اتنی دولت شہرت عیش و عشرت اور ہونے کے باوجود وہ ایک عام سی عورت سے ہار گئے تھے

اور اس ہار کو وہ آج تک بھول نہیں کر پا رہے اور میں سنیہا اور روحان کی زندگی دادا جان کی یکطرفہ نفرت میں خراب نہیں ہونے دے سکتا

اور ہاں مجھے لندن سے فون آیا تھا روحان کو ہوش آگیا ہے لیکن فی الحال وہ کچھ بھی بول نہیں پا رہا چاچو اسی کے ساتھ ہے اور چاچی بھی اس کا بہت خیال رکھ رہیں ہیں

اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا ہے وہ پاکیزہ بیگم سے کسی بات کے لیے معافی مانگنا چاہتا ہے

میرا ارادہ تھا دادا جان کو یہ بتانے کا لیکن آج جو کچھ ہوا ہے مجھے لگتا ہے یہ سہی وقت نہیں وہ اس کے ساتھ حویلی کے اندر آتے ہوئے بولا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو عالم لیکن کیا سنیہا شادی میں آئے گی وہ اس کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتا اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے دل کا ڈر بھی اس کے سامنے لے آیا

https://www.zubinovelszone.com

ہاں وہ ضرور آئے گی۔آج اس غلط فہمی سے نکلنے کے بعد سنیہا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اس سے جو مانگاوں وہ مجھے دے گی۔اس کے ساتھ چلتے چلتے عالم نے جیسے اسی زندگی کی نوید سنائی تھی

اور تم اس سے کیا مانگو گے۔۔۔۔۔! وہ روک کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا پوچھنے لگا

ہو سکتا ہے میں تمہاری خوشیاں مانگ لوں وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے بھرپور شرارت سے کہتا آگے جانے ہی والا تھا

جب اگلے ہی لمحے تراب سے پیچھے سے قید کرتا اس کے کندھے پر چڑھ چکا تھا

آئی لو یو سو مچ یار تو میری جان ہے وہ اس کا گال چومتا پوری شدت سے بولا

اچھا جان میں ہوں تو سنیہا کون ہے وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے آہستہ آہستہ اب چھت کی جانب قدم بڑھا رہا تھا

یار وہ تو جینے کی وجہ ہے اس نے پوری ایمانداری سے کہا عالم بس مسکرا دیا۔
حویلی تقریباً خالی ہو چکی تھی سب لوگ جا چکے تھے محفل اپنے اختتام تک پہنچ چکی تھی

یقیناً عائزہ نے نین کو اس کے کمرے میں پہنچا دیا ہوگا اسی لئے تو ان دونوں کا ارادہ تھوڑی دیر چھت پر جا کر سموکنگ کرنے کا تھا

وہ اسے اپنے کندھے پر آٹھائے سیدھا چھت پر ہی لے آیا تھا
○○○○○

سندس گہری نیند سو رہی تھی جب اس کا فون بجنے لگا

پتہ نہیں کیا مسئلہ تھا اس فون والے کو شاید پتا نہیں تھا کہ اس کی شادی ہونے والی ہے جس کی وجہ سے اسے اچھی خاصی تھکاوٹ ہو جاتی ہے

https://www.zubinovelszone.com

ایک ہی پوزیشن میں بیٹھ کر تو اس کی کمر ہی اکڑ گئی تھی اسی لئے تو کمرے میں داخل ہوتے ہی نیند کا غلبہ ایسا مچا کہ وہ اگلے ہی لمحے نیند کی وادیوں میں اتر گئی

فون کو اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھا اور انجان نمبر پر سرد آہ بھر کر اس نے سر تکیہ پر گرایا

آور کال کرنے والے کو اس نے اگلے ہی لمحے بلاک کر دیا یہ آدمی ہر دن نئے نئے نمبر سے اسے تنگ کر رہا تھا

اس نمبر کو اب آگے پہنچانا اس کا کام تھا بس بہت ہو چکا تھا برداشت کی حد ہو چکی تھی پچھلے دنوں شاپنگ اور پھر شادی کی تیاریوں میں وہ اس حد تک مصروف رہی تھی

بہت کوشش کے باوجود بھی وہ اس نمبر کی تفصیلات تراب یہ عالم کو نہیں دے پائی

لیکن اب اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا صبح ہر حال میں اس نے یہ نمبر تراب کے حوالے کرنا تھا آگے وہ خود ہی دیکھ لے گا۔

کال کاٹ کر نمبر بلاک کرتے ہی وہ ایک بار پھر سے اپنے بستر پر ڈھیر ہو گئی

یااللہ یہ شادی کتنا مشکل کام ہے وہ اپنے گرد کمبل اچھی طرح سے لپیٹتے ہوئے بڑبڑائی اور پھر نیند کی گہرئیاوں میں اتر گئی

○○○○○○

حد ہو گئی۔

ایک بار فون اٹھا کے دیکھ تو لیتی کہ کون ہے فون پر سیدھا بلاک کر دیا

کوئی اور بھی تو ہو سکتا ہے ضروری تھوڑی ہے کہ ہر بار تنگ کرنے والا ہی فون کر رہا ہو

وہ بے زاری سے اپنے ہی کمرے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا اس کے صوفے پر گروم ڈریس بے نیازی سے براجمان تھا

بس اس کا دل چاہا کہ انعم سے بات کر لے لیکن وہ اسے اتنا تنگ کر چکا تھا کہ جس بھی نمبر سے وہ اسے فون کرتا وہ اٹھانے سے پہلے بلاک کر دیتی

اس کے فیک نمبر تو بلاک ہوئے ہیں تھے اس کا اصل نمبر بھی بلاک کر چکا تھا

اس کے دل میں رخصتی سے پہلے چھوٹے چھوٹے خواب تھے وہ تو اس انداز میں ان نے توڑے تھے کہ ان اسے ساری زندگی کوئی خواب نہیں آتے تھے

نیند تو اسے ویسے بھی نہیں آرہی تھی لیکن پھر بھی ایک کوشش کی خاطر وہ بیڈ پر لیٹ گیا

پھر اچانک ہی اپنا فون نکال کر زایار کو فون کرنے لگا

اگر وہ ساری رات بے چینی سے نہیں سوئے گا تو سکون سے سونے تو اس نے زایار کو بھی نہیں دینا تھا یہ دوستی کا تقاضہ تھا

اگر وہ سکون میں نہیں تھا کہ اس کا دوست فون میں کیوں رہے

○○○○○○

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو نین بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ لائٹ آن تھی. وہ روشنی میں سونا پسند کرتی تھی یا شاید اسے ڈر لگتا تھا اندھیرے میں وہ اسے کتنا کم جانتا تھا

بلکہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔اسے افسوس تھا۔اگر یہ سب کچھ نہ ہوتا تو آج نین کا پور پور اس کی محبت کی خوشبو سے مہک رہا ہوتا اس نے نین کے ساتھ ہی نہیں خود کے ساتھ بھی بہت ناانصافی کی تھی

وہ جاگ رہی تھی یا سو رہی تھی اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا کیونکہ ایک تو وہ خاموش رہنے کی عادی تھی اور دوسرا اسی کی طرح اس کی نیند بھی بالکل خاموش تھی

خیر اگر وہ جاگ بھی رہی ہوتی تو کون سا اس نے کوئی بات کرنی تھی۔عالم نے سرد آہ بھری

وہ زیادہ تر خاموش ہی رہتی تھی عالم نے سوچ لیا تھا سب سے پہلے شروعات وہ اس کی باتوں سے ہی کرے گا وہ اسے بولنے پر مجبور کرے گا

یونیورسٹی میں دو ملاقاتوں سے اس نے اندازہ لگایا تھا وہ یقیناً بہت باتونی تھی لیکن یہاں آکر بالکل خاموش ہو گئی تھی۔اور یہ غلط نہیں تھا بلکہ اسی کی کرم نوازی تھی

https://www.zubinovelszone.com

اس نے نوٹ کیا تھا سندس اور انعم کے ساتھ وہ کھل کر باتیں کرتی تھی آج ان دونوں کے ساتھ چلتے پھرتے سندس کو تنگ کرتے اس کے چہرے پر بے حد خوبصورت مسکراہٹ تھی

اور اس کی مسکراہٹ کا دیوانہ تو وہ تبھی ہو گیا تھا جب اس نے پہلی بار اسے ہنستے ہوئے دیکھا تھا

کچھ دن پہلے عالم نے فیصلہ کیا تھا وہ اسے بالکل بھی تنگ نہیں کرے گا۔

جتنا برا وہ پہلے اس کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد اور وہ اسے تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

وہ آہستہ آہستہ اس بات کو قبول کرنے لگا تھا کہ نین اس کی محبت کو قبول نہیں کر سکتی۔ جس کی وجہ اس کا اپنا ہی رویہ تھا

نین کے انداز نے اس پر ظاہر کیا تھا کہ اسے قبول کرنا اس کے بس سے باہر ہے اس کا ہونا اس کے لئے تکلیف کا باعث تھا۔ یہی تو وجہ تھی وہ اپنی نین کی آنکھوں کی نفرت سے بھاگ کر دو دن کے لیے ڈیرے پر چلا گیا تھا

اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اسے تنگ نہیں کرے گا دو دن اس کے بغیر ڈیرے پر کسی قیامت سے کم نہ گزرے تھے اسے تنگ نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے بھی وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر لوٹ آیا

وہ اس سے دور رہنا چاہتا تھا لیکن اس کے بس میں ہی نہ تھا نین سمجھ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کی محبت اب کون کون سے رنگ لینے لگی ہے وہ چھ فٹ کا مجسمہِ غرور اس کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا تھا

وہ اپنی ہار کو تسلیم کر چکا تھا لیکن نین کو تکلیف پہنچانا بھی اب اس کے بس سے باہر تھا اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر نین کے فیصلے پر سر جھکانے کا ارادہ کر لیا تھا

لیکن دو دن پہلے جب اس رات نے اس کے قریب آ کر روئی اسے لگا جیسے امید کی ایک اور کرن اسے مل گئی ہے

مشکل تھا لیکن اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ نین کو منا لے گا۔اب اسے کچھ بھی کرنا پڑے وہ نین کو اپنی زندگی سے دور نہیں جانے دے گا وہ اپنے چند دن پہلے والے سوچ پر لعنت بھیج چکا تھا

وہ کیسے سوچ سکتا ہے اسے چھوڑنے کے بارے میں وہ اپنی محبت سے اس طرح سے کیسے ہار سکتا ہے

وہ نہیں ہار سکتا تھا یہاں معاملہ اس کی محبت کا تھا اس نے زندگی کا ہر میدان جیتا تھا اور محبت کے میدان میں ہار کر اس نے باقی کچھ جیتا بھی تو کیا جیتا

اسے اپنی محبت جیتنی تھی کسی بھی حال میں اسے اپنی نین کو جیتنا تھا اپنی محبت کو حاصل کرنا تھا

اب اس کے لیے اسے چاہے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے وہ نین سے دور ہونے کے لئے ہر گز تیار نہیں تھا۔

اس نے قریب آکر ایک نظر اسے دیکھا تو وہ گہری نیند میں محسوس ہوئی

آج تو دن بھی خاصہ تھکا دینے والا تھا۔ وہ خود بھی بہت تھک چکا تھا اس کا ارادہ بھی شاور لے کر سونے کا ہی تھا

کل انعم کی بارات آنی تھی۔اس سے اگلے دن ولیمہ تھااوراس کے بعد عالم کاارادہ نین کواپنے ساتھ کہیں باہر لے کر جانے کا تھا

وہ اپنےاوراس کے رشتے کو تھوڑاوقت دیناچاہتا تھاوہ چاہتا تھاوہ اپنی نین کو سمجھناچاہتا تھااسے جاننا چاہتا تھا

اسے کیاپسند ہے کیاپسند نہیں ہے۔وہ کس طرح سے اپنی زندگی گزارناچاہتی ہے آگے اپنی زندگی میں کیا کرناچاہتی ہےاس کے بھی کچھ خواب ہونگے۔

جوعالم نےاس سے چھین لیے تھے لیکن اب نہیں وہ اس کاایک ایک خواب پورا کرے گا۔وہ اس کے خواب جیے گا

وہ مسکرا کرایک نظراس کے سوئے ہوئے وجود پر ڈالتاشاور لینے چلا گیا

oooooo

https://www.zubinovelszone.com

عالم شاور لے کر باہر آیا تو نین ابھی بھی اسی حالت میں گہری نیند میں سو رہی تھی اس کا ایک ہاتھ اس کے لفٹ گال پر اتنا پیارا الگ رہا تھا کہ عالم بے اختیاری اپنا موبائل نکال کر اس کی تصویر لینے پر مجبور ہو گیا

وہ کافی دنوں سے سوچ رہا تھا اب کون سی نئی پینٹنگ کرے نن سوتے ہوئے بھی اسے کافی اچھا مشورہ دے ڈالا تھا

اس نے بے حد نرمی سے کے ماتھے کو چھوا تو نظر اس کے لبوں پر چلی گئی اس کا دل اس کے لبوں کو چھونے کے لیے مچلنے لگا تھا

کیا ہر لڑکی کے ہونٹ اتنے خوبصورت ہوتے ہیں یا اس کے نین میں دنیا جہان کی خوبصورتی چھپی تھی

اپنے دل کے جذبات پر لگام ڈالتا اس کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے وہ اس کے قریب سے اٹھ کر اپنی طرف آ گیا

خیر اپنی طرف تو اسے کیا ہی آنا تھا آج اس کی سائیڈ پر تو نین گہری نیند کے مزے لوٹ رہی تھی

وہ کمرے میں آتے ہی سمجھ چکا تھا کہ آج کی رات اس کے لیے کتنی مشکل ہو گئی کیوں کہ اسے بیڈ کی رائٹ سائیڈ پر سونے کی عادت تھی اور زیادہ تر وہ اپنے بیڈ پر سونا ہی پسند کرتا تھا

گھر سے باہر زیادہ وہ رہتا نہیں تھا اور اگر اتفاق سے چلا جائے تو وہ اسے نیند ہی نہیں آتی تھی اور وہ جانتا تھا کہ آج کی رات بھی اس پر اتنی بھاری ہو گی

کیونکہ نین کی نیند وہ خراب کرنا نہیں چاہتا تھا اور آج شادی کے کاموں نے اسے بھی اچھا خاصہ تھکا دیا تھا۔

اسے کیا میں تمہاری طرف سے بدلہ سمجھوں۔ وہ کافی دیر کروٹیں بدلتا سونے کی ناکام کوشش کرتا رہا اور پھر تھک ہار کر نین کی جانب کروٹ لیتا اسے دیکھ کر بڑبڑایا۔

پھر خود ہی اپنی بات پر مسکرا دیا وہ معصوم بلا کیا اس سے بدلہ لے گی۔ لائٹ بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ خوبصورتی اور معصومیت سے بھرپور تھا

اس کی خوبصورت بند آنکھوں پر گھنی پلکیں لرز رہی تھی اچانک ہی اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی۔

مطلب وہ جاگ رہی تھی اور جان بوجھ کر اس کی بیڈ سائیڈ پر سو کر اب اس کی حالت کے مزے لے رہی تھی

عالم نے آہستہ سے اس کے گرد گھیرا بنایا اور اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے بے حد قریب کر لیا

میں جاگ رہی ہوں۔۔۔اس نے جیسے اعلان کیا تھا عالم کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

تو۔۔۔۔؟وہ سوال کر رہا تھا

تو یہ کہ آپ اپنی حرکتوں سے باز رہیں میں اس وقت جاگ رہی ہو وہ اسے گھورتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے نکالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

مطلب تمہارے سوتے ہوئے سب الاؤڈ ہے وہ دلکشی سے مسکراتا بے حد شرارت سے بولا

https://www.zubinovelszone.com

دیکھیں عالم صاحب مجھے تنگ نہ کرے ورنہ۔۔۔۔

یار تمہاری ورنہ کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔آج مجھے بتا ہی دو ورنہ کیا کر لو گی تم وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا اسے تنگ کرنے میں اسے اور زیادہ مزہ آرہا تھا

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے کروٹ بدلتا اسے اس کے سائیڈ پر لے آیا تھا اور خود اپنی سائیڈ پر بڑے مزے سے آچکا تھا

مجھے آپ کے ساتھ سونا ہی نہیں ہے وہ بے حد غصے سے اس کے قریب سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی

اس کا ارادہ صوفے پر جا کر سونے کا تھا عالم اسے شانوں سے تھامتا واپس بیڈ پر لٹا چکا تھا

جا کر دکھاؤ یہاں سے بڑی آئی نہ سونے والی اگر نخرے برداشت کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے میری نرمی کا فائدہ اٹھا کر تم معصوم شوہر پر ظلم کرنے پر آجاؤ وہ پوری طرح اسے خود میں قید کرتا ہوا اپنی ٹانگ بھی اس کے اوپر لکھ چکا تھا

اور پھر اس کا انداز ایسا تھا جیسے کوئی معصوم سا بچہ لاڈ سے کسی سے کوئی فرمائش کر رہا ہو۔ نین کی آنکھیں تو اس کے انداز دیکھ کر کھل گئی۔ وہ اس وقت کہیں سے بھی بارعب غصیلا عالم سلطان شاہ تو نہیں لگ رہا تھا

وہ اس کے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھتا اسے پوری طرح سے قید کئے ہوئے تھا دانین کا اٹھنا ناممکن تھا

آپ نہ اٹھائیں میرے نخرے کس نے کہا ہے نخرے اٹھانے کے لئے چھوڑیں مجھے وہ اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

ڈارلنگ تم کہو نہ کہو نخرے تو میں تمہارے اٹھاؤں گا لیکن ایک حد میں اب تمہاری ہر بات تو میں ماننے سے رہا

اور جہاں تک چھوڑنے کی بات ہے میں تو تمہیں نہیں چھوڑ رہا بلکہ اب تو ساری زندگی تمہیں ایسے ہی میرے پاس میری باہوں میں رہنا ہے اب تو دن بھی بہت تھوڑے رہ گئے ہیں

وہ اسے خود میں قید کیے اپنی آنکھیں بند کرتا ساتھ ہی اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

سو جاؤ ڈارلنگ بہت زیادہ وقت گزر چکا ہے صبح صبح اٹھنا ہے اور کام بھی بہت ہے صبح ایک اور تھکا دینے والا دن ہے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا

ہاتھ ہٹائیں میری آنکھوں سے مجھے نہیں سونا آپ کے ساتھ وہ اپنی ٹانگیں چلاتی اس کی ٹانگوں پر مارتی اس کے قریب سے اٹھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں جب کہ آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ میرے ساتھ کیا

بس نین بہت ہو گیا ابھی یہ سب کچھ چھوڑ دو میں وہ تمام بری یادیں مٹا کر تمہارے دل میں اپنے لیے ایک اچھی یاد بنانا چاہتا ہوں

میں تمہیں محبتیں دینا چاہتا ہوں پلیز مجھے بار بار شرمندہ مت کرو

میں خود بھی ان لمحات کی قید سے نکل نہیں پا رہا میں اپنے آپ سے ایک جنگ لڑ رہا ہوں اور مجھے اس جنگ میں کامیابی صرف تم دلوا سکتی ہو

میں نہیں یاد کرنا چاہتا ہوں سب کچھ تم بھی مت یاد کرو بھول جانے کی کوشش کرو میں جانتا ہوں وہ بھلانا آسان نہیں

لیکن مجھے یقین ہے میری محبت تمہیں وہ سب بھلانے پر مجبور کر دے گی وہ آہستہ آہستہ کہتا اسے خاموش کر گیا تھا

وہ کیا کیا بولنے والی تھی وہ خود بھی بھول چکی تھی اس کے لبوں کا لمس اپنے کانوں پر محسوس کر کے اسے چپ لگ گئی تھی

لڑے جھگڑے بغیر آرام سے سو جاؤ ویسے مجھے نہیں پتا تھا تم اتنی لڑاکو ہو وہ اس کے ہاتھ پیر چلنے پر چوٹ کرتے ہوئے بولا

تو دانین کے ہاتھ پیر جو اپنے دفاع کے لئے چلا رہی تھی اچانک ہی رک گئے

وہ آہستہ سے مسکرا کر اس کا ماتھا چومتا اس سے خود میں بھینچ گیا تھا جبکہ ان لمحات کی قید میں نین نجانے کیوں آہستہ سے اپنی آنکھیں موند گئی

https://www.zubinovelszone.com

ooooo

آپ کی سہیلی کب جائے گی۔۔۔؟

وہ کچن میں کھڑی اس کے لیے کچھ اسپیشل بنا رہی تھی شیر اس کے پاس کچن میں ہی آ گیا

اس کا ماتھا چومتا وہ آگے پیچھے دیکھتا اسے اپنے حصار میں قید کرنے لگا جب بے ساختہ ہی سوال اس کے منہ سے نکلا

کیوں۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا یہ تو آج اتفاق ہی ایسا تھا کہ کچن میں لالی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ ورنہ اس گھر کی عورتیں اپنے شوہروں کیلئے ہمیشہ ہی اس کی جن کے استعمال کرتی رہتی تھیں

آپ کی سہیلی کے ساتھ پتا نہیں کیا مسئلہ ہے کبھی ماما سے سر کی چمپی کروا رہی ہوتی ہے تو کبھی چاچی سے لاڈ اٹھوا رہی ہوتی ہے

اور تو اور آج صبح زایار ادا سے کہہ رہی تھی کے اسے کچھ چیزیں چاہیے تو اسے شہر لے جایا جائے
۔اسے شاپنگ کرنی ہے

وہ تو اس گھر کو اپنا ہی سمجھ بیٹھی ہے ماما چاچی سنیہا پازیب اور ہادی بھی ہر کوئی مجھے ڈانٹتا ہے

اور ہر کوئی اسے پیار کیوں کرتا ہے مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی وہ

کہیں بس بہت ہو گیا اب اپنے گھر جائے وہ ایک ہفتے کے لیے مہمان بن کے آئی تھی سولہ دن
سے اس گھر میں ہے اور تو اور آپ بھی اس کی ساری باتیں مانتے ہیں

وہ منہ بسورا اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی وہ ایسی ہی تھی اسے جو چیز پسند نہیں آتی تھی وہ اس
کا اظہار کھل کر کرتی تھی

اچھا میں اسے بول دوں گا وہ اس کی صراحی دار گردن پر اپنی مونچھیں چھبوتا آہستہ سے بولا

تو لالی نے بھی یقینی سے دیکھا

اف مونچھر کہیں کے آپ کی مونچھیں چبھتی ہیں وہ آپ اسے جانے کے لئے کہیں گے شیر کتنا برا لگے گا وہ مہمان ہے ہمارے گھر میں اسے اچانک کی مہمانداری یاد آگئی

ہاں تو مہمان ہے کوئی گھر کا فرد تھوڑی ہے جو ساری زندگی یہاں پر رہے گا اب اسے چلے ہی جانا چاہیے

بالکل اپنا ہی گھر سمجھ بیٹھی ہے خیر جنھیں یہ سب کچھ نصیب نہیں ہوتا وہ ایسے ہی فری ہو جایا کرتے ہیں

وہ اس کی گردن پر لب رکھتا باہر نکلنے لگا جبکہ اس کی آخری بات پر کھٹک کر لالی نے اس کا ہاتھ تھام لیا

کیا مطلب جن کو نصیب نہیں ہوتا وہ خیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

میں یہی سب فیملی ماما چاچی تائی بھائی بھابھی بھتیجا بھتیجی وغیرہ۔بے چاری یتیم ہے فیملی کبھی اس نے دیکھی نہیں

https://www.zubinovelszone.com

اسی لئے تو یہاں آکر اس حد تک فری ہو گئی ہے لیکن تم فکر مت کرو میں اسے آج ہی بتا دوں گا

کہ وہ مہمان ہے اور مہمان بن کر رہے تو بہتر ہے۔ وہ اسے دیکھتا اس کا کندھا تھپتھپاتے تھا باہر نکل رہا تھا جب لالی نے اچانک اس کے پیچھے آتے ہوئے کا بازو تھام کر واپس اندر کھینچا

نہیں شیر ایسا مت کیجئے گا کتنا برا لگے گا اسے اس بیچاری کی فیملی ہی نہیں ہے اور آپ اس سے یہ سب کچھ کہیں گے کتنے ظالم ہیں آپ اگر اس نے کبھی ان رشتوں کو محسوس نہیں کیا

تو کیا ہم اتنے بے حس بن جائیں کہ اس سے رشتے چھین لیں میں تو انجان ہوں آپ سب کو جانتے ہیں پھر آپ اس کے ساتھ ایسا کریں گے اتنے برے ہیں آپ شیر خبردار آپ نے اسے یہاں سے جانے کے لیے کہا

آج سے وہ میری بہن ہے اور وہ جب تک چاہے ہمارے پاس رہے گی

آپ اسے یہاں سے جانے کے لئے ہر گز مت کیجئے گا۔ وہ منہ بناتی چولہا بند کر کے کچن سے باہر نکل گئی جبکہ یہ شیر اپنی کارستانی پر کھل کر ہنسا۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ اس کی رگ رگ سے واقف ہو گیا تھا اب اسے لالی کو ہینڈل کرنا بہت اچھے سے آتا تھا

oooo

شیر چینج کر کے باہر نکلا تو لالی ماہم کے ساتھ بیٹھی پتا نہیں کون سی گفتگو میں مصروف تھی

اور ساتھ ساتھ اس سے اپنا سٹڈی کا کوئی سوال بھی سمجھ رہی تھی

گھر کے سب لوگ ہی ماہم کو بہت زیادہ اہمیت دے رہے تھے لیکن لالی اس سے کچھ کھینچی سی رہتی تھی آج لالی بھی اس کے ساتھ خوب چہک رہی تھی

شیر مسکراتا ہوا ان کے قریب ہی آ کر بیٹھ گیا جس کے پاکیزہ بیگم اپنے فون پر آنے والی کال میں مصروف ہو گئیں انجان نمبر وہ بھی کسی دوسرے ملک سے نہ جانے کس کا ہو سکتا تھا

وہ ایک نظر نمبر کو دیکھتی کال اٹینڈ کر کے فون کان سے لگا رہیں تھیں جب انہیں ایک لفظ سنائی دیا

امی۔۔۔انہیں لگا جیسے ساری دنیا رک گئی ہو کروڑوں میں کی آواز پہچان سکتی تھیں وہ ان کا روحان کا ان کا بچہ انہیں لگا جیسے وہ جی اٹھیں ہوں پچھلے پانچ ماہ سے وہ اس آواز کو سننے کے لئے تڑپ رہی تھیں

جوان بیٹے کو کھو دینے کا درد کیا ہوتا ہے یہ تو وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اپنا جوان بیٹا کھویا ہو پاکیزہ بیگم کا دل چاہا وہ چیخ چیخ کر روئیں۔

ر۔۔۔رو۔حان۔۔روحان میرا بچہ۔۔ان کے لبوں سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے آنکھوں سے مسلسل آنسو بہنے لگے۔

شیر فوراً ان کے پاس آکر بیٹھا اور انہیں تھام لیا اگر وہ ایسا نہ کرتا تو یقیناً وہ زمین پر گر جاتیں۔

ہر کوئی ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا ان کے منہ سے الفاظ نکلنے سے انکاری ہو چکے تھے

شش۔۔۔شیر رر۔۔۔رروحا۔۔ن۔۔۔وہ فون کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اسے کچھ بتانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

https://www.zubinovelszone.com

امی میں آپ کا روحان۔۔امی میں آپ کا بچہ۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔امی پلیز مجھے معاف کر دیں بہت بڑا گناہ گار ہوں۔میں نے اپنی ماں کی پاکیزگی پر شک کیا۔شاید اللہ کو بھی مجھ جیسے نافرمان شخص کی ضرورت نہیں

شاید مجھ جیسے انسان کو موت بھی قبول نہیں کرتی امی مجھے معاف کر دیں میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں۔میں آپ کے پاس۔۔۔۔۔اچانک ہی اس کی طرف سے آواز آنا بند ہو گئی وہ روتے ہوئے کچھ بول رہا تھا لیکن اس کی آواز نہیں آرہی تھی پاکیزہ بیگم بے چینی سے فون کو دیکھنے لگیں۔

آواز بند ہونے پر شیر نے ان کے ہاتھوں سے فون لے کر اپنے کان سے لگایا ان کی نظروں کی بے چینی کو وہ لوٹ کر رہا تھا۔

سر پیشنٹ کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے ہم انہیں زیادہ تر فون نہیں استعمال کرنے دے سکتے وہ بہت زیادہ رو رہے ہیں کی طبیعت بگڑ رہی ہے آپ پلیز عالم سلطان شاہ کو انفارم کر دیں اسی طرف سے کسی کی آواز آئی فون بند ہو گیا۔

جبکہ شیر فون پھینکتا پاکیزہ بیگم کے بے جان وجود کو اٹھا کر اپنی گاڑی کی جانب بھاگا تھا کیونکہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی

ooooooo

عالم بیٹا تم میری بات سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہے

وہ مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کر رہا

مجھے دیکھتا تک نہیں ہے میں نہ جانے کتنی دیر اس کے پاس بیٹھا رہا لیکن اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی

جب سے ہوش میں آیا ہے بس ایک ہی بات کی ہے جا رہا ہے کہ اسے پاکیزہ سے ملنا ہے

اس کی ضد کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی

وہ اس کے علاوہ اور کوئی بات کرنا پسند ہی نہیں کرتا صرا یک ہی بات کرتا ہے اسے اس کی ماں کے پاس جانا ہے

یہاں تک کہ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اس کا باپ نہیں۔۔۔۔۔۔واصف شاہ کچھ کہتے کہتے رک گئے

ان کی آواز میں ایک عجیب سا کرب تھا جو عالم میں شدت سے محسوس کیا تھا

چاچو آپ پریشان نہ ہوں ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں خود اسے سمجھاؤں گا فی الحال اسے سفر کی اجازت نہیں دی جا سکتی

اس کے پیر بالکل کام نہیں کر رہے۔ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ فی الحال اسے وہی ہسپتال میں رہنا چاہیے

اسی لئے فی الحال آپ اس کی ضد پر بالکل دھیان نہ دیں اور اس کی باتوں پر تو بالکل بھی نہیں۔اس کی ضد کی خاطر ہم اسے خطرے میں نہیں ڈال سکتے

https://www.zubinovelszone.com

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صفدر شاہ اس کا باپ ہے کیونکہ صفدر شاہ باپ بن کر دکھایا ہے۔

روحان تو صرف کر رہا ہے بیٹا ہونے کا۔اور اس بات کو تو آپ بھی قبول کرتے ہیں کہ صفدر شاہ نے روحان اور سنیہا کی پرورش میں کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں رکھی

آپ بالکل بھی ٹینشن مت لیں میں ہوں نا آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ویسے بھی آپ کی فلائٹس تو بک ہیں میں کوشش کروں گا کہ آپ کے ساتھ ہیں روحان کو بھی یہاں آنے کی اجازت مل جائے

۔اور جہاں تک روحان کی ضد ہے اس کا بھی ہم کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے

جس کنڈیشن سے وہ ابھی باہر نکل رہا ہے ایسے میں انسان چڑچڑا اور ضدی ہو جاتا ہے

https://www.zubinovelszone.com

اور روحان تو ہمارے خون میں شامل ہے اور روحان بھی تو ہم میں سے ہی ہے آپ پریشان نہ ہوں

وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا روحان پھر سے اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے

ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔اب بس وہ دن بھی دور نہیں

آپ مجھے بس یہ بتائیں کہ روحان نے اس لڑکی کے بارے میں آپ کو کچھ بھی بتایا ہے۔یا اسے دانی یاد ہے یا راحیل کے بارے میں

کیوں کہ یہاں بریرہ پر سخت کاروائی کرواتے ہوئے مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے۔وہ زایار کی بیوی ہے اس کا تعلق بھی ہمارے ہی خاندان سے ہے رشتے میں وہ میری بھابھی لگتی ہے اس کی عزت کرنا مجھ پر فرض ہے

میں چاہ کر بھی حدود کراس نہیں کر سکتا۔مجھے جو بھی کرنا ہو گا وہ خاندان اور فیملی سے الگ رہ کر کرنا ہو گا

۔روحان اگر خود اس لڑکی کے بارے میں کچھ بتادے تو الگ بات ہے۔کیوں کہ راحیل اتنی مار کھانے کے بعد کچھ حد تک بریرہ کا نام لینے کو تیار ہوا ہے

لیکن ابھی تک بڑی مچھلی کا نام اس کی زبان پر نہیں آیا۔مجھے نہیں لگتا کہ اس سب میں بریرہ کا ہاتھ ہے

۔کیونکہ راحیل کے چہرے پر میں نے کہیں پر بریرا کا خوف نہیں دیکھا۔مجھے لگتا ہے بریرہ کو بھی اس سب میں پھنسانے کی کوشش کی گئی ہے

کیا یہ بھی ممکن ہے کہ راحیل نے خود ہی اس اصل قاتل کو بچانے کے لیے بریرہ کا نام لے لیا ہو مجھے بس یہ جاننا ہے کہ دانی کون ہے وہ دانی جس سے روحان محبت کرتا تھا۔

لیکن فی الحال آپ کوشش کیجیے کہ پھر وہ ان سب کے بارے میں نہ سوچے

فی الحال ہمیں روحان کو کسی بھی قسم کی کوئی ٹینشن نہیں دینی اسے ہر قسم کی پریشانی سے دور رکھنا ہے

لیکن پھر بھی آپ اس کی باتوں پر اس کے انداز پر خاص دھیان رکھیں

فلحال آپ اسے یاد کروانے کی کوشش نہ کریں کہ اس کا قتل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن اگر وہ دانی کا نام لے تو آپ سب تفصیل جاننے کی کوشش ضرور کیجئے گا

ہمیں پتا سب کچھ لگانا ہو گا لیکن روحان کو کسی بھی قسم کی ٹینشن دیے بغیر۔کیوں کہ سینے پر لگنے والی گولی کی وجہ سے اس کا انڈر سسٹم تقریبا کام کرنا چھوڑ چکا ہے اس کا دماغ بھی اس کا ساتھ چھوڑ چکا ہے

یہاں تک کہ جسم میں زہر پھیل جانے کی وجہ سے اس کے پیر بھی کام کرنا چھوڑ چکے ہیں

ہمیں سب کچھ بہت احتیاط سے کرنا ہو گا وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

تم فکر مت کرو عالم یہاں سب ٹھیک ہے لیکن آج دوپہر میں اس نے پاکیزہ کو فون کیا تھا مجھے نہیں پتہ اس نے کب میرا فون میری جیب سے لے لیا

اور میرے جاتے ہی اس نے پاکیزہ کو فون کر دیا تھا دوپہر میں اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی ذہنی ٹینشن کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا چاچو نے اسے تفصیل سے بتایا

چاچو اس کا مطلب ہے بڑی حویلی والوں کو بھی سب کچھ پتہ چل چکا ہے یہ چیز تو ہمارے لئے مسئلہ ثابت ہو سکتی ہے ویسے تو میں زایار کو پہلے ہی بتا چکا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا تھا فلحال بات انکے خاندان تک جائے

خاص کر تب تک تو بالکل بھی نہیں جب تک ہمیں پتہ نہیں چل جاتا کہ روحان کو مارنے کی کوشش کس نے کی ہے

ہاں عالم تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہمیں سب سے پہلے پتہ لگانا ہو گا کہ روحان کی جان کا دشمن کون ہے

میں نہیں جانتا یہ میرے گناہوں کی سزا ہے یا کچھ اور لیکن میری وجہ سے میرے بچوں کی زندگی عذاب ہو چکی ہے چاچو بے حد پریشان تھے

چاچو آپ پریشان نہ ہوں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ انہیں حوصلہ دیتے ہوئے بولا

ہاں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا عالم مجھے تم پر پورا یقین ہے تم سب کچھ ٹھیک کر لو گے وہ پورے یقین سے بولے عالم فون بند کر کے زایار کو فون کرنے لگا تھا

یقیناً اب تک بڑی حویلی میں یہ بات پھیل چکی ہو گی کہ روحان زندہ ہے وہ زایار کو دو دن پہلے ہی اس بارے میں بتا چکا تھا

۔کیونکہ زایار کے انداز سے وہ اس بات کا اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ بھی روحان کو بے حد چاہتا ہے اور اس کی بھلائی ہی چاہتا ہے

اسی لیے اس نے زایار کو اپنا ہمراز بنایا تھا جو اس کیس کو حل کرنے میں اس کا مکمل ساتھ دے رہا تھا

ооооо

شیر پاکیزہ چاچی کیسی ہیں۔۔۔!

وہ ہسپتال میں آتا شیر سے بولا جو کہ ابھی ابھی ڈاکٹر کے کمرے سے باہر نکلا تھا

https://www.zubinovelszone.com

فی الحال حالت کافی خراب ہے بی پی بہت زیادہ ہائی ہو گیا تھا وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا سامنے موجود کرسیوں پر بیٹھ گیا

اور ساتھ ہی لالی کو میسج کر کے پاکیزہ چاچی کی حالت بتانے لگا

اللہ رحم کرے چاچی کو اچانک ہوا کیا ہے صبح تو بالکل ٹھیک تھی زایار بے حد پریشانی سے پوچھ رہا تھا

روحان نے فون کیا تھا وہ چاچی سے بات کر کے ان سے معافی مانگ رہا تھا مجھے نہیں لگتا تھا یہ معاملہ اتنا جلدی کھل جائے گا

یہ جان کر کہ روحان زندہ ہے چاچی کی حالت بگڑ گئی پی بی خطرناک حد تک ہائی ہو گیا ایمر جنسی میں انہیں ہسپتال آنا پڑا

ڈاکٹر نے بہت مشکل سے ان کی حالت پر کنٹرول کیا ہے میں تو خود بے حد پریشان ہو گیا تھا میں نے تو سوچا تھا کہ چاچی کے لیے یہ بات بہت بڑی خوشخبری ہو گی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن یہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ چاچی کی طبیعت اس حد تک خراب ہو جائے گی میں نے صفدر چاچو کو فون کر کے بتایا ہے اس بارے میں

وہ بھی سیدھا ہسپتال ہی آئیں گے شیر نے پریشانی سے پوری بات بتائی کچھ دن پہلے ہی عالم نے اسے بتایا تھا کہ روحان زندہ ہے لیکن وہ قومہ ہے

پر کل عالم نے بتایا تھا کہ روحان کو ہوش آ گیا یہ بات وہ بہت جلد اپنے تمام گھر والوں کو بتانا چاہتا تھا لیکن روحان نے خود ہی کال کر کے یہ دھماکہ کر دیا تھا جس کے نتیجے میں چاچہ ہسپتال میں آ چکی تھیں

شاید اتنی بڑی خوشی ہینڈل نہیں کر پائیں وہ یا شاید وہ اس بات کا یقین ہی نہیں کر پائیں کہ ان کا بیٹا ابھی زندہ ہے

وہ روحان کا دکھ کسی سے شیئر نہیں کرتیں تھیں لیکن حقیقت تو یہی تھی کہ جوان بیٹے کی موت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

زایار کو یہ حقیقت جان کر عالم پر بے حد غصہ آیا تھا لیکن جب عالم نے اسے یہ سچ چھپانے کی وجہ بتائی تو اسے عالم ٹھیک لگا تھا

روحان کو ہمیشہ کے لئے کھو دینے سے بہتر تھا کہ وہ چند دن کے لئے خاموشی اختیار کر لے روحان کا بچنا بے حد مشکل تھا اسی لیے عالم نے کسی کو بھی اس کی زندہ ہونے کی خبر نہیں دی تھی

روحان پر یونیورسٹی میں بھی دو تین بار جان لیوا حملہ کیا گیا تھا اور یہ بات راحیل نے خود جیلر کی مار کھاتے ہوئے بتائی تھی

لیکن اس میں ابھی تک اس شخص کا نام نہیں اگلا تھا کس نے یہ سب کچھ کروایا تھا آخر کون ہو سکتا ہے جو ایسا قدم اٹھا سکتا ہے

اور بالآخر روحان کے ساتھ کسی کی کیا دشمنی تھی کہ کوئی اسے جان سے مارنے کی کوشش کر رہا تھا

بہر حال جو بھی تھا یہ وقت بے حد مشکل تھا روحان نے عالم کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہوئے یہ راز اپنے سینے میں دفنانے کی کوشش کی تھی

https://www.zubinovelszone.com

لیکن شیر سے کچھ بھی چھپانا شاید اس کے بس سے باہر تھا

وہ جانتا تھا شیر کو راز رکھنا آتا ہے وہ کبھی بھی اس بات کو کسی پر کھلنے نہیں دے گا

بریرہ کے بارے میں لالی کو بتانے کے لئے زایار نے ہی شیر کو کہا تھا کیونکہ لالی بریرا کے ساتھ اس حد تک اٹیچ ہو چکی تھی کہ اسے پازیب کے وجود سے الجھن ہوتی تھی

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بہن اس کی بیوی اس کی محبت سے نفرت کرے اسی لیے اس نے شیر کو اجازت دی تھی کہ وہ لالی کو اس بارے میں سب کچھ بتا دے

کیونکہ ایک بھائی ہونے کے ناتے یہ سب بتانا اسے خود زیب نہیں دیتا تھا اور اپنی بہن کی نفرت اس کی برداشت نہیں ہوتی تھی

پھر لالی کو بتانے کا ہی یہ نتیجہ نکلا تھا کہ اس نے ہادی کو اپنے الفاظ میں سگی اور سوتیلی ماں کا مطلب سمجھایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تب سے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے وہ شیر کو اپنے دل کی ہر بات بتا دیتا تھا اتنی بڑی خوشی اس سے اکیلے سنبھالی نہیں جا رہی تھی

کہ اس کا بھائی زندہ تھا اس خوشی کو اس نے جب شیر کے ساتھ شیئر کیا تو اس کی خوشی کی بھی کوئی انتہا نہ تھی اور وہ تو بے چین تھا پاکیزہ چاچی کو یہ خوش خبری دینے کے لئے

لیکن صحیح وقت نہیں تھا وہ کسی بھی حال میں یہ خبر نکلنے نہیں دینا چاہتے تھے کی روحان زندہ ہے کیونکہ روحان کی زندگی پر کسی بھی قسم کا کوئی رسک نہیں اٹھانا چاہتے تھے

اس وقت اس کی جان کو بے حد خطرہ تھا کوئی ذرا سی بات ہے اس کی جان پر بن سکتی تھی

دوسری طرف ڈاکٹر نے اس کا بے حد خیال رکھنے کی تاکید کی تھی

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہے اسے کچھ باتیں یاد ہیں اور بہت کچھ وہ بھلا چکا ہے قومہ میں جانے کی وجہ سے اس کی ممبری پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئی۔

اسے آہستہ آہستہ سب کچھ یاد آجائے گا اسے وقت کی ضرورت ہے۔

لیکن جب تک اسے خود سب کچھ یاد نہیں آجاتا اسے زبردستی کچھ بھی یاد کروانے کی کوشش نہ کی جائے

وہ بہت ساری باتیں بھول چکا تھا اسے کچھ یاد تھا تو بس اتنا کہ اس نے اپنی ماں کا دل دکھایا تھا

اور اپنی ماں سے بات کرنے کے لیے جب اس نے فون اٹھایا تو اسے پاکیزہ کر نمبر اپنے آپ یاد آگیا تھا اور یہی ڈاکٹرز کا بھی کہنا تھا کہ آہستہ آہستہ جب وہ نارمل زندگی میں واپس آنے لگے گا اسے سب کچھ یاد آجائے گا

فلحال اس کے ذہن میں کوئی بات نہیں کی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی میں دانی نام کی کوئی لڑکی تھی یہ کسی نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی

اور یہی چیز ان کے لئے پریشانی کی وجہ تھی اور اس کا حل اب عالم نے نکالنا تھا

عالم نے اپنی بہن کی شادی پر اسے ملنے کے لیے بلایا تھا۔

تاکہ وہ لوگ بیٹھ کر اس کا حل نکال سکے زایار نے اپنے ساتھ شیر کو بھی چلنے کے لیے کہا تھا جس پر شیر نے پہلے تو کوئی جواب نہ دیا پھر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کی بات مان گیا۔

کیونکہ شیر بھی یہی چاہتا تھا کہ روحا ان جلد سے جلد واپس آجائے تاکہ پاکیزہ چاچی کو ان کی خوشی مل جائے وہ ماں محروم تھا لیکن پاکیزہ چاچی نے ہمیشہ اسے ماں جیسی محبت کی تھی

یہ حقیقت تھی کہ وہ کبھی بھی ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا

○○○○○

سندس بے حد خوبصورت لگ رہی تھی سرخ لہنگے میں پھولوں سے سجا وجود اس کے چہرے پر الگ ہی نکھار لا یا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جو بھی کمرے میں آتا اسے خوب سراہتا۔وہ بہت خوبصورت لڑکی ہرگز نہیں تھی لیکن اس کا پراعتماد انداز کسی کو بھی اس کی جانب متوجہ کر سکتا تھا

وہ خوش رہنے اور خوش رکھنے والی لڑکی تھی۔نہ جانے آج صنم کو کیا سوجھی کہ وہ بھی اس کے کمرے میں آکر اسے دلہن بنانے میں بیوٹیشن کی مدد کرنے لگی

اسے بھی بہت خوشی ہوئی تھی اور کہیں نہیں لیکن صنم اس کی بارات میں تو شامل ہو رہی تھی

اس نے حیدر صاحب کے ساتھ میں بہت بدتمیزی کی تھی وہ اس سب کے بیچ اپنی غلطی ماننے کو تیار ہی نہیں تھی

اس کا کہنا تھا کہ اس کے ساتھ زبردستی کی جا رہی تھی اور وہ زبردستی کے رشتے کو نبھانے کی قائل نہیں تھی

اس لیے اس نے اپنی زندگی بچانے کے لیے یہ قدم اٹھایا جو اس کی نظروں میں غلط ہرگز نہیں تھا

اس کی باتوں کو حیدر صاحب نے اپنی من چاہی بیوی نرجس کی پرورش کا اثر کہا تھا اور ساتھ ہی افسوس بھی کیا تھا کہ زلیخا جیسی عورت کو چھوڑ کر انہوں نے نرجس جیسی عورت کو اپنی زندگی میں شامل کر کے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی

اور ان کی دوسری بڑی غلطی ان کی یہ اولاد صنم تھی جیسے اپنے باپ کی عزت کا ذرا بھی خیال نہ آیا لیکن انہیں انعم پر اس نے فخر تھا

اگر انعم بھی اس شادی سے انکار کر دیتی تو وہ کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتے وہ تو شکر تھا احسن صاحب کا جنہوں نے کسی بھی قسم کا کوئی ولولہ نہ مچایا

بلکہ ان کی عزت رکھتے ہوئے صنم کی بجائے انعم کو بہو کے طور پر قبول کر لیا

لیکن انعم کے دماغ میں بس یہی ایک بات چل رہی تھی کہ زاہد اس بارے میں کچھ نہیں جانتا

https://www.zubinovelszone.com

وہ تو یہی سوچ رہا ہے کہ جس لڑکی کے ساتھ اس کا رشتہ ہوا تھا اسی کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے

یقیناوہ اسی کے بارے میں سوچتا رہا ہو گا اور یقینا اسی کے لیے ہی اس نے شادی کے لئے ہاں کی ہے اور اسی لیے ہی اسے شادی پر کوئی اعتراض نہ تھا وہ حقیقت سے بے خبر تھا

سب کچھ ٹھیک تھا سب کچھ نارمل تھا لیکن انعم کے دل میں یہ بات گر کر رہ گئی تھی کہ وہ حقیقت سے ناواقف ہے

وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے زندگی میں اس بات کا اس کی زندگی پر کیا اثر پڑے گا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ آج کی رات ہی زاہد کو اپنی ساری حقیقت بتا دے گی

وہ نہیں جانتی تھی اس بات سے زاہد کو فرق پڑتا ہے یا نہیں لیکن اسے فرق پڑتا تھا وہ اپنی زندگی کی شروعات کسی جھوٹ کی بنا پر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

ooooo

عالم ابھی اپنا کام نہیں پورا کر کے کمرے میں آیا تو اسے آئینے کے سامنے کھڑا دیکھا آج اس نے پنک کلر کی خوبصورت کلیوں والی فراک پہن رکھی تھی

خوبصورت تو ویسے بھی بے تحاشا تھی یا شاید اس پر ہر رنگ ہی جچتا تھا عالم کا دل بے اختیار دھڑکا

اس نے مسکرا کر ایک نظر اسے دیکھا وہ اپنے بال اونچے کر کے باندھنے کی کوشش کر رہی تھی عالم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی جانب آیا تو آئینے میں اسے دیکھ کے اس کے ہاتھ وہیں رک گئے

عالم نے بے حد نرمی سے اس کے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اس کے بال کمر پر پھیلا دیے جب تک کمرے میں ہو تب تک بال کھلے رکھو بہت پیارے لگ رہے ہیں وہ فرمائش کرتے ہوئے بولا

جب کہ اپنی راتوں والی حرکت پر وہ بالکل بھی شرمندہ نہیں تھا اسے بے بس کر کے اسے بہت خوشی ملی تھی

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ میں آپ کی کوئی بھی بات مانوں گی نہ جانے کیسے اس کے منہ میں زبان لگ گئی تھی عالم کو تو اس کے انداز دیکھ کر جھٹکے لگ رہے تھے

اور کافی حد تک خوش بھی تھا کم از کم اس سے بات تو کرنے لگی تھی ابھی کل رات کی بات تھی کہ اسے لگتا تھا کہ شاید اب نین کبھی بھی کھل کر اس کے سامنے بات نہیں کرے گی

مجھے تو اور بھی بہت کچھ لگتا ہے جیسے کہ ایک مہینے میں تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی ایک مہینے میں تم میرے پیار میں پاگل ہو جاؤ گی ایک مہینے میں ہم دونوں ہر یہ ساری دیواریں گرا دیں گے اور ان شاء اللہ ایک سال میں ہم دونوں کا ایک پیارا سا بے بی۔۔۔۔۔۔

استغفر اللہ رک جائے وہیں بریک لگائیں اپنی زبان پر توبہ پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہیں وہ شرم سے سرخ گالوں پہ ہاتھ پھیرتی اسے چپ ہونے کا کہنے لگی

جبکہ اس کے چہرے کی سرخی نے عالم کو بے اختیار ہیں اس کے گال پر اپنے لب رکھنے پر مجبور کر دیا

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی وہ اس سے پیچھے ہٹی جب کے اس کے گال اب مزید سرخ ہو چکے تھے

https://www.zubinovelszone.com

ڈارلنگ تمہیں تو یہ میک اپ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے تمہارے گالوں پر سرخی پھیلانے کے لیے عالم سلطان شاہ ہی کافی ہے

وہ بہت محبت سے اس کے گال چھوتا اپنی شروانی اٹھا کر شاور لینے گھس گیا

انتہائی بے شرم انسان ہیں وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے بال بند کرتی تیزی سے کمرے سے نکل گئ

نہ جانے کیوں وہ اس کے سامنے نرم پر رہی تھی وہ جب کہتا تھا وہ اس سے محبت کرتا ہے تو اسے ساری دنیا رکتی ہوئی لگتی

صرف اور صرف اپنی دھڑکنیں تیز چلتی ہوئی محسوس ہوتی

کیوں وہ اس کے سامنے بول نہیں پاتی تھی کیوں آواز نہیں اٹھاتی تھی کیا اس کے سامنے ہارنے لگی تھی کہ وہ تھک گئی تھی

https://www.zubinovelszone.com

۔ بچپن سے لے کر آج تک اس نے کسی کی محبت محسوس نہیں کی تھی تو کیا عالم کی محبت کے سامنے وہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی لیکن ان سب سوچو پر ایک سوچ سوار تھی عالم کے وہ الفاظ جو وہ بھول نہیں پا رہی تھی

وہ ہر چیز بھول بھی جاتی تو عالم کے وہ الفاظ کیسے بھلاتی جو آج بھی اس کا دل چیر کر رکھ دیتے تھے

ooo

اتنے دنوں سے صنم اپنے کمرے میں بند تھی لیکن آج بارات والے دن نرجس بیگم نے اسے زبردستی باہر نکالا تھا

کہ بہن کی شادی اور وہ غائب ہے۔ پہلے مہمانوں کا صنم کے نکاح میں آنا اور پھر نکاح انعم کا ہونا اس کے بعد کی کسی فنکشن میں غیر موجودگی یہ کوئی چھوٹی دی بات نہیں تھی

مہمان طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے۔ جس کی بھنک حیدر صاحب کو بھی لگ گئی تھی۔ تبھی تو غصے میں نرجس بیگم لو حکم دیا تھا کہ اپنے نافرمان اولاد سے کہو کہ بہن کی رخصتی میں موجود رہے

جس پر وہ بھی خوف نخرے کر کے آئی تھی کہ صرف ان لوکوں کی عزت کی خاطر آئی ہے۔

لیکن یہاں آکر زاہد کو دیکھ کر اسے ایک بار تھوڑا سا ہی سہی لیکن پچھتاوا ضرور ہوا تھا۔ میونکہ وہ ایک بہے شاندار نپبنڈے کر کھو چکی تھی

بیٹا یہ صنم ہے ہماری دوسری بیٹی یہ کچھ دنوں سے بہت بیمار تھی۔ نرجس بیگم نے اسے زاہد سے ملوایا تھا

! تو آپ ہیں صنم۔۔۔! اپ کے نام کی وجہ سے ہمیں بہت بڑا نقصان ہو سکتا تھا زاہد اسے دیکھ کر کچھ شرارت سے بولا۔ وہ سچ میں بے حد حسین لڑکی تھی انعم تو اس کے سامنے کچھ بھی نہ تھی۔

میں نے ہونے نہیں دیا آپ کا نقصان۔۔۔ وہ ذو معنی سے انداز میں انعم کو دیکھ کر مسکرائی۔ اچھا۔۔۔ وہ کیسے۔ زاہد نے بات سے بات نکلی جس پر صنم کی مسکراہٹ گہری ہوئی لیکن انعم کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی جیسے دیکھ کلرڈ نم کو مزا آیا۔

وہ ایسے کہ آج آپ کی پہلوں میں جو لڑکی بیٹھی ہے وہ ہماری ہی بدولت ہے اس کے انداز میں کچھ ایسا تھا کیجو انعم کو ڈرا رہا تھا۔

وہ یہ بات خود زاہد کو بچانا چاہتی تھی۔ یہ نہ ہو کہ سچ جان کر زاہد ہنگامہ کھڑا کر دے۔

ارے میں نے ہی تو آپ کی تصویر دیکھائی تھی اسے وہ ہنستے ہوئے بولی تو انعم نے گہری سانس لی۔

اور شادی سے بچنے کے لیے نیند کی گولیاں بھی تو آپ نے ہی کھائی تھی۔اس کی بات ختم ہونے ہر زاہد نے جھٹکا دیا تھا۔ صنم کی مسکراہٹ چھپ گئی جبکہ انعم کے چہرے پر خیرانگی تھی۔

جس ہسپتال سے آپ نے یہ میڈیسن منگوائی تھی وہ میرا ہی ہے اور جس ڈاکٹر نے آپ کو تین گولیاں کھانے کے لیے کہا تھا۔اس نے مشورہ مجھ سے ہی مانگا تھا۔

وہ بے حد پر سکون سے اناداز میں بولا جیسے کوئی عام سی بات کر رہا ہو۔

نکاح کے بعد جب میں گھر گیا مجھے اسی دن میرے ساتھی ڈاکٹر نے بتایا کہ جس لڑکی نے مچورہ لیا تھا اس نے گولیاں کھالی ہیں۔

اسی نے مجھے بتایا کہ وہ آپ کا فیملی ڈاکٹر ہے۔ خیر ایکپیریس کیسا تھا یہ بتائیں وہ اب بھی اسی ٹون میں بات کررہا تھا صنم نے آج تک اتنا رلکیس بندہ نہیں دیکھا تھا۔

میرے خیال سےمن مجھے امی ڈھونڈ رہی ہوں گیں۔ وہ بہانہ بناتے ہوئی اٹھی۔ جبکہ انعم تو بس اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔

لڑکی کیا مسئلہ ہے کبھی کوئی ہنڈسم بندہ نہیں دیکھا کیا۔۔۔! اس کے دیکھنے پر وہ شرارتی سے لہجے میں بولا تو انعم نظریں ہیچھکا گئ اس کے چہرے کی مسکراہٹ اس کے حیسن سراپے کو چار چاند لگا رہی تھی۔

یہ بہن کم فسادی پھوپو زیادہ لگتی ہے وہ بڑبڑایا۔ تو انعم کی ہنسی نکل گ ئی۔

○○○○○

اسے قرآن پاک کے پاک سائے میں رخصت کیا جارہا تھا بہت غمگیں ماحول تھا سب کی آنکھیں پرنم تھیں۔ عالم نے اس اپنے سینے سے لگایا ہوا تھا۔ جبکہ تراب اس سر سے تھوڑا اونچا قرآن پاک رکھے ساتھ ساتھ باہر آرہا تھا

حیدر شاہ اسے اپنی عزت رکھنے کے لیے شکریہ ادا کر رہے تھے۔تو تراب جیسے زاہد بلکل بھی پسند تھا۔اسے کچھ دیر پہلے بہت اچھے سے سمجھا چکا تھا کہ وہ تراب حیدر شاہ کی بہن ہے۔

تو یہ یاد رکھا جائے کہ اگر اس کی بہن کو کوئی بھی تکلیف ہوئی تو وہ اس کا منہ توڑنے میں ٹائم نہیں لگائے گا۔زاہد نے تو صرف ہاں میں سر ہلا دیا تھا لیکن اس کے جانے کے بعد اس نے انعم کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

یہ تمہارا بھائی ایک دن میں کتنے لوگوں کی ہڈیاں توڑتا ہے۔
کیوں۔۔۔وہ انجان سی پوچھنے لگی۔وہ بہت ریلیکس لگ رہی تھی۔

میرا کام کافی ہلکا چل رہا ہے اگر کہ میرے ساتھ ڈیل کر لے تو ہم پارٹنرز بن سکتے ہیں وہ سر یس انداز میں بولا۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی
مطلب یار یہ لوگوں کی ہڈیاں توڑ کر اپنا شوق پورا کرے اور میں جوڑ کر پیسے کمالوں۔فیلمی بزنس اسٹارٹ ہو جائے گا۔وہ نے جد پر سکون سا بولا تو انعم کو اپنی ہنسی کنڑول کرنا دنیا کا دب سے مشکل کام لگا۔

https://www.zubinovelszone.com

ُ

کیا کر رہی ہو لڑکی لوگ کیا سوچ رہے ہوں کہ میں تم سے کس قسم کی باتیں کر رہا ہوں جس پر تم یوں ہنسے جا رہی ہو۔

توبہ توبی کیا مجھے بدنام کرنا چاہتی ہو۔ دیکھو میں ایک بہت ہی شریف ڈاکٹر ہوں۔ مجھے بدنام مت کرو تمہاری یہ ہنسی پتہ نہیں لوگوں کو کیا کیا سوچنے پر مجبور کر رہی ہو گی کہ ایک ابلا ناڑی۔۔۔ میرا مطلب ہے ابلا ناڑا۔ تمہارے کان میں کس قسم کی سرگوشی کر رہا ہے۔

وہ اس انداز میں بول رہا تھا جیسے بہت ہی کوئی سریس ٹاپک ہو لیین انعم کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔

وہ تھوڑی ہی دیر میں اس کی جولی سی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی تھی۔ لیکن اب اس کی آنکھوں میں آنسو تھے

اپنے گھر والوں سے بچھڑ کر نئی شروعات کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے وہ سمجھ سکتا تھا لیکن تو وہ اب لحاظ سے کھل کر بات کرنا چاہتا تھا وہ اس سے پیار کرتا تھا وہ صرف سب سے وعدہ ہی کر سکتا تھا کہ وہ اس کا خیال رکھے گا

اور یہ صرف وعدہ نہیں تھا۔اس ہی نیچر سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کس طرح کا انسان ہے

ooooo

تراب عالم سے ناراض تھا کیوں کہ اس کے بار بار کہنے پر بھی عالم نے سنیہا کو نہ بلایا تھا۔اور انعم نے بھی اسے بہت بار کہا تھا لیکن عالم نے اسے بھی کوئی خاص جواب نہ دیا

جس پر وہ اس سے ناراض ہو گیا۔عالم نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ فلحال اسے وقت دو۔لیکن تراب کا کہنا تھا۔کہ وہ سنیہا کے ساتھ تھوڑا وقت گزار کر اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سے بہت پیار کرتا ہے

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

عالم نے اس کا پلان خراب کر دیا تھا۔ عالم اس کے گھر رشتہ لے کر جانے والا تھا اور اس سے پہلے وہ اس سے کچھ باتیں کرنا چاہتا تھا

یہ زندگی سنیہا اور تراب کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے کتراتی ہے اس سے گھبراتی ہے۔ وہ اس کا یہ بے وجہ کا ڈر ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرتے ہوئے وہ کچھ بھی غلط نہیں چاہتا تھا

اور آج وہ اسی سلسلے میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن عالم نے اسے بلایا ہی نہیں عالم نے صفدر شاہ کو فون کیا تھا جنہوں نے بتایا تھا سنیہا حق طبیعت کچھ ٹھیک نہیں اب عالم نے رات کو یہ بات بتائی تو تراب اس سے ملنے کی ضد کرنے لگا لیکن عالم نے منع کر دیا

الحال وہ اس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں چاہتا تھا وہ سب کچھ ٹھیک کر دینا چاہتا تھا اور ایسا کرنے کے لیے سے تراب کو کنٹرول کرنا ضروری تھی۔

○○○○○

https://www.zubinovelszone.com

گھر پہنچنے پر کوئی زیادہ رسمیں نہیں کی گئی تھی زایار اور پازیب دونوں ہی بارات کے ساتھ واپس آ گئے تھے

انعم کافی زیادہ تھک گئی تھی اسے گھر لایا گیا کچھ چھوٹی چھوٹی رسمیں زاہد کی آمی کی طرف سے کی گئی اور پھر اسے کمرے میں پہنچا دیا

زاہد کے فیملی زیادہ بڑی نہیں بس زاہد کے ابا کا ایک بھائی تھا اور اتفاق سے ان کا بھی ایک ہی بیٹا تھا

باقی ددھیال کے رشتوں میں بھی بس ایسے ہی گنے چنے چند لوگ تھے جو شادی میں شرکت کر رہے تھے۔

اسی لئے اس موقع بھی کوئی رسموں کا لمبا سلسلہ نہ چلا سیدھے سادے سے طریقے سے رسم ادا کی گئی اور پھر اسے آرام کرنے کے لئے کمرے میں بھیج دیا گیا

انعم تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ گھر میں اتنی رسموں کے بعد اب اسے بھی یہاں بہت سارے رسموں کا سامنا کرنا ہو گا لیکن اس کی ساس کافی اوپن اور ماڈرن سی عورت تھیں وہ ان سب پرانی باتوں کو جیسے مانتی ہی نہیں تھیں

ان کا ماننا تھا کہ ایک دلہن سے رسم کروانے کے لیے پہلے اس کا بالکل ٹھیک ہونا ضروری ہے اسی لئے پہلے وہ آرام کرلے اس کے بعد باقی کی رسم ادا کی جائیگی

اور ان کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی بہو بے حد عزیز ہے وہ اس کے آرام میں کسی قسم کی کوئی خلل نہیں چاہتیں

وہ خود ہی اسے کمرے میں چھوڑنے کے لیے آئیں اور زاہد کے بارے میں کچھ بات بتانے لگیں

زاہد اور زاہد کے بابا دونوں کی نیچر ایک جیسی رہتی وہ دونوں ہی ہسنے ہنسانے والے تھے جب کہ ان کی امی بھی گلنے ملنے والے کافی اچھی عورت تھیں انعم کو ان کی فیملی بے حد اچھی لگی تھی

اور جب سے اسے یہ پتہ چلا تھا کہ زاہد سب کچھ جانتا ہے وہ خود ریلکس ہو گئی تھی وہ جتنی زیادہ پریشان تھی ان سب باتوں کو لے کر زاہد اتنا ہی ریلیکس ہو کر صنم کے سامنے سب حقیقت بول چکا تھا

اسے صنم کے انداز سے بے حد تکلیف پہنچی تھی وہ بہن ہو کر اپنی سگی بہن کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔

اور پھر اس رخصتی کے وقت بھی صنم اس کے قریب نہ آئی عائزہ تو اتنا زیادہ روئی تھی دانین کی بھی آنکھیں نم تھیں اور اس کی بہن جو بچپن سے ایک ایک لمحہ اس کے ساتھ تھی جس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ تھا وہ اس سے ملنے تک نہ آئی

اس کے دل میں کہیں نہ کہیں جی بات بھی تھی کہ وہ لڑکی جو اپنے باپ کا مان نہ رکھ پائی وہ بلا اس کے ساتھ جو رشتے کو کیسے نبھائے گی

وہ زاہد کے سامنے کیا ظاہر کرنا چاہتی تھی اسے کیا بتانا چاہتی تھی اسے کچھ بھی اندازہ نہیں تھا اس نے بات شروع کی تو یہ سچ تھا کہ وہ بہت زیادہ بوکھلا گئی تھی لیکن زاہد کی باتوں سے

اس کی ساری ٹینشن دور ہو گئی تھی اتنے دنوں سے وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی لیکن آج ایسا ہر گز نہیں تھا سب ٹھیک ہو چکا تھا اب تو وہ اس کے کمرے میں بیٹھی لاشعوری طور پر اس کے آنے کا منتظر تھی

○○○○○

اس نے دروازے پر دستک دینے کی زحمت نہیں کی تھی وہ اس کا اپنا کمرہ تھا وہ بے فکر ہو کر کمرے میں آیا اور بڑے حق سے اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کا مرمریں نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

انعم کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی۔آج پہلی بار کسی نے اس کا ہاتھ تھاما تھا

ویسے یہ حقیقت ہے کیا آج کی رات شوہر اپنی بیوی کو کوئی نہ کوئی تحفہ دیتا ہے لیکن میں تم سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں میری بات مانو گی۔۔۔؟

اس کا ہاتھ تھامنے بہت مان سے پوچھ رہا تھا انعم نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا۔

بلا وہ اسے کیا دے سکتی تھی وہ اس کی فرمائش سننے کے انتظار میں تھی

یار پلیز میرا نمبر ان بلاک کر دو لوگ کیا کہیں گے کہ بیوی نے اپنے شوہر کو بلاک کر رکھا ہے اس کے انداز میں انتہا کی شرارت تھی وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

https://www.zubinovelszone.com

کیا مطلب میں سمجھی نہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی تو زاہد ذرا سا مسکرایا

یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بے شرم ڈاکٹر جس کے روز تم کہیں نمبر بلاک کرتی ہو میں ہی ہوں

تم نے میرے سارے فیک نمبر بلاک کیے ہی ہیں لیکن میرا اور یجنل نمبر بھی بلاک کر دیا ہے پلیز بنا غصہ کیے بنا دماغ کو ٹینشن دیے میرا نمبر ان بلاک کر دو آخر میں تمہارا شوہر ہوں

اتنی بات تو مانو گی تم میری وہ بے حد عاجزی سے بول رہا تھا جبکہ انعم تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔اس بات پر یقین کرنا سچ میں مشکل تھا

آپ اتنے دنوں سے مجھے تنگ کر رہے تھے آپ کو ذرا بھی احساس ہے کہ ان سب کی وجہ سے مجھے کتنی پریشانی ہوئی ہے اب تو تراب ادا سے آپ کو درست کروانے والی تھی

اور یقین کریں میرا بھائی ایک بار نہیں دیکھتا کہ آپ میرے شوہر ہیں وہ یقین سے بولی۔اور تراب کی نیچر سے وہ خود بھی اچھے سے واقف ہو چکا تھا

میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا مجھے تھوڑی نہ پتا تھا کہ تم میرے سارے نمبر بلاک کردو گی

میں نے کتنی کوشش کی اب تو میرے بچے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ میرے پاپا نے اپنی ارینج میرج کو لومیرج بنانے کی کوشش نہیں کی

وہ بے حد سنجیدگی سے کہتا پھر اپنے انداز پر آگیا جب کہ اس کی بات سن کر انعم کی نظریں جھک گئیں

ماشاءاللہ آپ کو شرمانا بھی ہے لیکن ابھی میں نے شرمانے والی حرکیتں تو کی ہی نہیں ویسے میں بہت شریف ڈاکٹر ہوں لیکن پتہ نہیں مجھے کیوں لگتا ہے کہ آج مجھے پوری طرح بے شرم بننے کی سند جاری کردی گئی ہے

لیلن یہ بات بھی میں جانتا ہوں کہ آپ زرا تیز دماغ کی ہیں اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو میں آپ کے تمام تر ڈھیلے پرزے ٹائٹ کر سکتا ہوں اس کے انداز میں بلا کی شرارت تھی

میرے خیال میں آپ ڈاکٹر ہیں مکینک نہیں انعم نے جیسے یاد دلایا تھا لیکن اس کے انداز نے زاہد کو قہقہ لگانے پر مجبور کر دیا

لیکن میں مکینک بننے کے لئے بھی تیار ہوں ویسے آپ غصہ بہت کرتی ہیں تو غصہ کم کرنے کے لیے علاج کہاں سے شروع کرنا چاہیے وہ اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں بھرتا شرارت سے بولا

خبردار آپ نے مجھے تنگ کیا تو میں آپ کا نمبر ان بلاک نہیں کروں گی مجھ سے دور رہیں اس کے بے باک انداز سے گھبرا کر انعم نے چوٹی موٹی سی دھمکی بھی دے ڈالی

یہ سارے کام تو میں خود ہی کر لوں گا آپ بس شرمانے کا کام کیجئے وہ بے باکی سے کہا تھا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامیں اس کے لبوں پر جھکا تھا

رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی اور انعم زاہد کی محبتوں کے ساتھ ایک نئے سفر کی شروعات کر چکی تھی

ooooo

ایسے کیسے ضمانت ہو گی

اتنے سارے کیسز کے اس پر آپ لوگوں نے اسے ضمانت دے کیسے دی زایار بے حد پریشان تھا

سر یہی تو ہم کہہ رہے ہیں اور بہت سارے کیسز چل رہے تھے نہ جانے کیسے ان کی ضمانت ہو گئی

ہمیں تو اوپر سے آرڈر آئے تھے جنہیں فالو کرنا ہماری مجبوری تھی۔انسپکٹر خود بہت پریشان تھا کیونکہ ان کے پاس بریرہ کے خلاف پختہ ثبوت ہونے کے بعد بھی بریرہ کی ضمانت ہو چکی تھی

ٹھیک ہے اس کی ضمانت کس نے کروائی یہ تو جانتے ہوں گے نہ۔۔۔؟

بتاؤ مجھے کون ہے جس نے اس کی ضمانت کروائی اور کہاں گئی ہے وہ زایار نے پوچھا

اس بارے میں تو ہم کچھ بھی نہیں جانتے اوپر سے آرڈر تھے کہ ان کی ضمانت ہو چکی ہے

ضمانت کس نے کروائی ہے اور وہ کہاں گئی ہے یہ سب کچھ ہم نہیں جانتے اور وہ اب کہاں ہے اس بارے میں بھی ہمیں کچھ نہیں پتا اس نے کورٹ کی طرف سے بھیجے وکیل کے نمبر پر کسی سے بات کی تھی باقی سب آپ کے سامنے ہے وہ لوگ بالکل انجان تھے

اسے کیسے ہو سکتا ہے ایک لڑکی جس پر اتنے سارے کیسز چل رہے ہیں پہلے اس کی ضمانت ہو جاتی ہے اور اس بارے میں کچھ نہیں جانتے اوپر سے جس نے آرڈرز کروائے ہیں اس کی کوئی ڈیٹیل اس کو ہو گی

سر ہمیں کسی قسم کی ڈیٹیل بھی نہیں دے گی ہمیں بس آرڈر دے دیے گئے جنہیں فالو کرنا ہمارا فرض تھا وہ اسے تفصیل بتانے لگا تو زایار کو غصہ آ گیا

ایسے کیسے فرض تھا تم لوگ عقل کے اندھے ہو کیا تم لوگوں کو سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس کے خلاف اتنے ثبوت تھے ہم لوگوں کے پاس اور تم لوگوں نے اسے آزاد چھوڑ دیا

زایار کنٹرول یار وہ لوگ بی مجبور تھے

https://www.zubinovelszone.com

ان لوگوں نے کوئی اپنی مرضی سے اسے نہیں چھوڑا۔اب ہمیں پتہ کروانا ہو گا کہ بریرہ کی ضمانت کس نے کروائی ہے۔ شیر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہااور انسپکٹر سے مخاطب ہوا

بریرا کی ضمانت کی بیسڈ پر کروائی گئی ہے یہ تو آپ بتا سکتے ہیں نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو انسپکٹر نے ہاں میں سر ہلایا

جناب ہمیں پیچھے سے خبر ملی ہے کہ انہیں جس نے لڑکے کے قتل کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے وہ لڑکا زندہ ہے

انسپکٹر نے تفصیل بتائی تو وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا اسے لے کر باہر آگیا

زایار ہمیں احتیاط سے کام کرنا ہو گا اس کا مطلب ہے کہ روحان کے دشمنوں کو پتہ چل چکا ہے کہ وہ زندہ ہے وہ اسے دوبارہ مارنے کی کوشش ضرور کریں گے ہمیں اختیار کرنی ہو گی عالم کو بھی یہ سب بتانا ہو گا

https://www.zubinovelszone.com

ہاں شاید اب ہم پتہ لگا سکیں وہ شخص کون ہے جو روحان کی جان کا دشمن ہے بس بہت ہوا یہ کھیل اب سچائی سامنے آجانی چاہیے آخر بریرا کے ساتھ اس کا کیا تعلق تھا جو اس نے بریرہ کو جیل سے آزاد کروایا

اور پھر بریرا کو لے کر کہاں چلا گیا اس کے دماغ میں بہت سارے سوال تھے جن کا جواب اب وقت آنے پر ہی ملنا تھا

○○○○○○

○○○

ارے بھابی آپ یہاں کمرے میں ہیں اور وہاں مائی بی آپ کا انتظار کر رہی ہیں وہ تو کب سے آپ سے ملنے کے لیے آپ کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔انہیں آئے ہوئے تقریبا دو گھنٹے ہو چکے ہیں لیکن وہ شور شرابے میں زیادہ نہیں رہتیں نہ اسی لیے رسم ختم ہونے تک کمرے میں تھیں انعم آپی نے آپ کو نہیں بتایا تھا کیا۔۔۔؟۔وہ ابھی اندر آ کر اپنے کپڑے چینج کر کے بیٹھی تھی جب عائزہ اس کے پاس آئی۔

کس کی بات کر رہی ہو عائزہ۔۔۔؟

https://www.zubinovelszone.com

مجھے تو نہیں پتا ان کے بارے میں اور انعم بیچاری کو تو آج رونے سے ہی فرصت نہیں تھی وہ بلا مجھے کیا بتاتی۔ چلو تم ہی بتا دو مجھے ان کے بارے میں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی جبکہ اس کا ارادہ ابھی سونے کا تھا

ارے میں مائی کی بات کر رہی ہوں وہ نہ ہمارے گاؤں میں رہتی ہیں میں آج خود ان سے دوسری بار ملی ہوں لیکن عالم ادا نے بہت زیادہ چاہتے ہیں۔ وہ ہاتھ غیرہ دیکھتی ہیں کہتے ہیں ان کی ساری باتیں سچی ہوتی ہیں

وہ عالم ادا سے بے حد محبت کرتیں ہیں چلے آئیں میں آپ کو ان سے ملواتی ہوں۔ آپ کو پتہ ہے عالم ادا نے ان سے کہا تھا

کہ وہ خود آپ کو ان سے ملوانے کے لیے لانے والے ہیں لیکن وہ آپ کو ساتھ لے کر گئے ہی نہیں اسی لئے تو مائی آج خود آپ سے ملنے کے لئے یہاں آگئیں ہیں

اور تو اور وہ عالم ادا سے بھی بے حد ناراض ہیں۔ چلیں آپ جلدی سے نیچے آئیں یہ نہ ہو کہ آپ سے بھی ناراض ہو جائیں عائزہ نے اسے ڈراتے ہوئے کہا۔ جس پر وہ مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ نیچے آگئی

oooo

وہ اسے نیچے ایک خاص کمرے میں لے کر آئی تھی۔ جیسے یقیناً خاص مہمانوں کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سامنے ایک بزرگ عورت بیٹھی تھیں جن کی عمر شاید نہیں یقیناً اسی سے اوپر ہی تھی۔

چہرے پر بلا کا نور تھا۔ ان کا لباس پرانے روایتی سندھی لوگوں جیسا تھا

اس نے آتے ہی انہیں سلام کیا جن کی دائیں جانب نسرین جبکہ بائیں جانب نرجس بیگم بیٹھی ہوئی تھیں

تم دونوں جاؤ مجھے ذرا اپنے عالم کی دلہن سے باتیں کرنی ہیں وہ ان دونوں کی طرف دیکھتی ہوئی کہنے لگیں تو وہ دونوں ہی سر ہلاتیں ان کے قریب سے اٹھتیں باہر نکل گئیں جب کہ نسرین بیگم نے عائزہ کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا تھا

اوران کے پیچھے ہی وہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ مائی اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کر رہیں تھیں وہ آہستہ سے چلتی ان کے پاس آگئی تھی

بہت خوبصورت ہے۔ لگتا ہے رب نے فرصت سے بنایا ہے میرے عالم کی دلہن کو اللہ نظر بد سے بچائے

وہ اپنے ہاتھ سے ایک کانچ مگر مضبوط موٹا کڑا اتارتے ہوئے اس کی کلائی میں پہنانے لگیں دانین کچھ بھی نہیں بولی۔ ان کے انداز میں حق تھا شاید وہ عالم کے لیے اس کی ماں سے کم نہیں تھیں

اب میری ایک بات کا جواب دے

عالم سے ناراض ہے۔۔۔!

طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے۔۔۔۔۔!

https://www.zubinovelszone.com

اسے کڑا پہنا کر وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامیں بڑی سنجیدگی سے بول رہی تھیں

دانین نے ان کو جواب مشکل لگا کیا وہ اس کی اتنی پرسنل باتیں بھی جانتی تھیں

ویسے تو یہ میاں بیوی کے بیچ کا معاملہ ہے لیکن مشورہ دینا میں اپنا حق سمجھتی ہوں

میری بات کو کان کھول کر سن اور سمجھنے کی کوشش کر۔۔۔۔

کیا طلاق کے بعد تجھے سکون مل جائے گا۔۔۔۔۔!

کیا تیری زندگی واپس پر سکون ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔؟

کیا تو اپنی زندگی ویسے ہی گزار سکے گی جیسے تو عالم سے شادی سے پہلے گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔؟

کیا تجھے تیری ساری خوشیاں واپس مل جائیں گی۔۔؟

دانین کے چہرہ جھکانے پر وہ آہستہ سے اس کی تھوڑی تھامتی اس کا چہرہ واپس اوپر کر تیں سوال پوچھ رہیں تھیں

کیا کیا ہوا جواب نہیں ہے تیرے پاس۔۔۔۔!

کوئی بات نہیں ان کا جواب میرے پاس ہے میں دیتی ہوں تجھے

ان کا جواب ہے نہیں

۔دانین پتر تو کبھی بھی ویسی زندگی نہیں گزار پائے گی جیسے تو کبھی گزارنا چاہتی تھی

جب ایک لڑکی کی شادی ہو جائے نہ تو اس کا نام ایک مرد کے ساتھ جڑ جاتا ہے پھر ہمارا یہ معاشرہ اس لڑکی کو اس مرد کے نام کے بغیر قبول نہیں کرتا

کیا تو نہیں جانتی ایک طلاق یافتہ لڑکی کی زندگی کیسی ہوتی ہے۔۔۔!

میرا شوہر فوج میں تھا ساری بلادری سے لڑ جھگڑ کر اس نے مجھ بنجارین سے نکاح کر لیا اور پھر اس گاؤں میں لے آیا

شادی کے دو ہفتے بعد ہی اسے فوج کی جانب سے آرڈر مل گئے اور وہ نکل پڑا اپنے ملک کی حفاظت کو۔ پھر کبھی واپس نہیں آیا دو ماہ بعد اس کی لاش آئی تھی جھنڈے میں لپٹی ہوئی

خاندان بلادری کسی نے قبول نہ کیا مجھے اولاد تھی ہی نہیں جس کے سہارے اس کے خاندان سے تعلق رکھ پاتی

ساری زندگی اسی گاؤں میں گزار دی بنا اولاد نا سہارے کے کسی کو ترس آتا تو ایک وقت کی روٹی دے دیتا۔

لوگ غریب مسکین سمجھ کر دعائیں کرنے کا کہتے اللہ کی بڑی کرم نوازی تھی مجھ پر جو دعا مانگتی قبول ہونے لگتی لیکن اپنے حق میں مانگی دعا قبول نہیں ہوئی

زندگی تھی بنا سہارے بنا کسی کے سہارے گزر گئی۔ لیکن آج بھی جب وہ لمحات یاد آتے ہیں سب تڑپ اٹھتی ہوں

https://www.zubinovelszone.com

کیسے زندہ ہوں میں اتنا کچھ سہہ کر بھی سمجھ نہیں آتی۔بس اللہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اس نے جس حال میں بھی رکھا عزت سے رکھا

کیوں کہ میرا شوہر شہید ہوا تھا میں بیوہ ہوئی تھی طلاق یافتہ نہیں میں تجھے کوئی بڑی بڑی مثالیں نہیں دوں گی بس اتنا کہوں گی کہ میں بیوہ ہوئی تھی تو بے آسرا بے سہارا رہی تو طلاق کے بعد کیسے ایک آسان زندگی گزار پائے گی۔۔۔!

امتحان سب کی زندگی میں آتے ہیں جو انہیں پار کر جاتا ہے خوشیاں اس کی منتظر ہوتیں ہیں۔جو ناشکری کرتا ہے اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا

میں جانتی ہوں جو کچھ ہوا اسے تو بھلا نہیں سکتی لیکن بھلانے کی کوشش تو کر سکتی ہے۔وہ آدمی جو کسی کے سامنے سر نہیں جھکا تا تھا تیرے قدموں میں بیٹھا ہے تو ایک بار آزما کے دیکھ تیرے لیے جان بھی دے دے گا۔

تو اس سے بدلہ لینا چاہتی ہے نا خود پہ ہوئے ستم کا احساس دلانا چاہتی ہے تو خود پر ستم کیوں کر رہی ہے۔۔۔۔!

https://www.zubinovelszone.com

اس سے طلاق لے کر اس سے الگ ہو کر تو خود ناکام ہو جائے گی۔

تو بس مجھے یہ بتا کہ جو زخم اس نے تجھے دیے ہیں کہ ان کا مداوا کرنے کی کوشش نہیں کی اس نے ۔۔۔۔۔؟

۔کیا تیرے درد کو کم کرنے کی کوشش نہیں کی اس نے۔۔۔۔۔؟

۔کیا اس نے سر جھکا کر معافی نہیں مانگی تجھ سے۔۔۔۔۔؟

جواب دو مجھے خاموش کیوں ہے۔۔۔۔!

کیا وہ اپنی غلطیاں نہیں مانتا۔۔۔؟

وہ اس کا چہرہ ایک بار پھر سے اپنے ہاتھ سے اوپر کرتے ہوئے پوچھنے لگیں دانین نے ہاں میں سر ہلایا۔

توکیاتو اسے معاف نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔؟انہوں نے پھر سے سوال کیا

مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ان کے الفاظ نہیں بھلائے جاتے۔وہ مدھم آواز میں بولی

کیاکوشش بھی نہیں کی جاسکتی۔۔۔؟وہ پھر سے سوال کرنے لگیں

میں کوشش کررہی ہوں۔۔لیکن مجھے پھر سے وہ سب کچھ یاد آجاتا ہے۔ان کی باتیں ان کے لگائے گئے الزامات ان کے الفاظ مجھے اور کچھ بھی سوچنے ہی نہیں دیتے۔

میں نہیں بھلاسکتی وہ سب کچھ مائی میرے لیے مشکل ہے۔انہیں دیکھتے ہی مجھے وہ سب کچھ یاد آجاتا ہے وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتی بے ساختہ ہی رونے لگی

توکیااس سے الگ ہونے کے بعد تو وہ سب کچھ بھول جائے گی۔۔۔انہوں نے پھر سے سوال کیا تھادانین آنسو صاف کرتی نہ میں سر ہلانے لگی

https://www.zubinovelszone.com

تو پھر ہمت کر پتر معاف کر دے معاف کرنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔اور جسے پسند کرتا ہے اسے بہت نوازتا ہے تو کوشش تو کر ہمت وہ دے گا اگر الگ ہو کر اذیتیں ساری زندگی سہنی ہیں تو بہتر ہے معاف کر کے ان بری یادوں کو اچھی یادوں میں بدل دیا جائے

کیا تو کوشش بھی نہیں کرے گی۔۔۔؟وہ پھر سے سوال کر رہی تھی

دانین نے ایک نظر انہیں دیکھا کہنے کے لیے کچھ نہیں تھا بس نظریں جھکا گئی

OOOOOO

نین نین اٹھو یار تم پھر سے میری سائیڈ پہ سو رہی ہو۔۔۔یار مجھے دوسری سائیڈ ساری رات نیند نہیں آئے گی پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

کیا گدے گھوڑے بیچ کر سو رہی ہو۔۔۔۔؟

وہ اس کے سر سے کمبل ہٹاتا اسے جگانے کی کوشش کر رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ نین پوری ڈھیٹ بنی اس کی سائیڈ پر کمبل لیے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی

نین مجھے دوسری طرف ساری رات نیند نہیں آئے گی یار ایسے مت کرو۔۔۔وہ بے حد عاجزی سے بولا

کیا مسئلہ ہے سکون سے سونے دیں مجھے کل ولیمہ پر جانا ہے بہت کام ہے ہر وقت آپ کی طرح ویلی نہیں ہوتی میں وہ اسے وہاں سے سخت سست سناتی فورا دوبارہ کمبل میں گھس گئی

ویلا میں بھی نہیں ہوتا میڈم تم سے کہیں زیادہ کام ہے مجھے اٹھو اور اپنی سائیڈ پر جاؤ وہ پھر سے جگانے کی کوشش کرنے لگا

عالم اگر اب آپ نے مجھے اپنی سائیڈ پر جانے کے لیے کہا نہ تو میں قسم کھا کے کہتی ہوں میں نیچے عائزہ کے کمرے میں چلی جاؤں گی دوپل کا سکون نہیں ہے اس کمرے میں اس سے تو بہتر ہے میں سٹور روم میں

جا کر سو جاؤں

کم از کم وہ سائیڈ پر جھگڑے تو نہیں ہوتے۔وہ کروٹ لیتی ایک بار پھر سے کمبل اپنے سر پر رکھ چکی تھی عالم کو بحث فضول لگی

وہ آکر دانین کی سائیڈ پر لیٹ گیا یہاں نیند آنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن تھا۔لیکن دانین پر تو جیسے آج کوئی جادو کی چھڑی گمائی گئی تھی جو اس کی بات ماننا تو دور سننے تک کی روادار نہیں تھی

آج کے بعد خبردار تو تم میری سائیڈ پر لیٹی کان کھول کر سن لو وہ میری جگہ ہے۔وہ آنکھیں بند کرتا سونے کی ناکام کوشش کرتا اسے دھمکانے لگا

جو پہلے آئے گا وہ پہلے پائے گا۔اس کی شرارت سے بھرپور آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی تھی وہ تو پہلے ہی جانتا تھا۔بہرحال اپنی شرارت کو قبول کر کے اس نے اس کا شک یقین میں بدل دیا تھا

میری سائیڈ پر سونے سے آخر تمہیں ملتا کیا ہے جواب دو مجھے وہ پھر سے پوچھنے لگا

وہی جو آپ کو ملتا ہے۔سکون۔اب تنگ نہ کریں مجھے فضول میں نیند خراب کر دی

کیا یہ سب کچھ تم مجھ سے کل کا بدلہ لینے کے لئے کر رہی ہو۔۔۔۔۔! وہ پھر سے پوچھنے لگا

ارے واعالم بابا تو بڑے سمجھدار ہیں۔۔اچھی بات ہے آئندہ یاد رکھیے گا اور میرے ساتھ کچھ بھی بُرا کرتے ہوئے جوابی کارروائی کے لیے تیار رہیے گا۔

عالم نے بغور اس کا لب ولہجہ نوٹ کیا تھا۔

مطلب کے اب وہ ہر بات پر اس سے بدلہ لیا کرے گی عالم کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئی

۔اب تو مزا آئے گا۔اس نے سوچا لیکن فی الحال وہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی شرارت نہیں کرنا چاہتا تھا

آج اس کے سامنے وہ سارا دن کسی نہ کسی کام میں الجھی رہی تھی۔یقیناً اس وقت تھکاوٹ کی وجہ سے بھی کی حالت خراب تھی

اسے آرام کی ضرورت تھی وہ آنکھیں بند کرتا نیند کا انتظار کرنے لگا جب کہ تھوڑی ہی دیر بعد دانین کروٹ بدلتی اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی

اس کی نیندیں بڑی پیاری تھی۔عالم نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اٹھا کر اپنے دل پر رکھا اس کا چھوٹا سا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے دب سا گیا تھا

ooooo

وہ لوگ تھوڑی دیر میں انعم کا ناشتہ لے کر جانے والے تھے

اس میں دانین عالم اور عائزہ تینوں نے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔یہ ایک چھوٹی سی رسم تھی جو ان لوگوں نے نبھانی تھی

عائزہ تو صبح سے ہی تیار ہو کر چہک رہی تھی۔اور بار بار اس کے کمرے میں آکر سوال کر رہی تھی ۔کہ کب جانا ہے۔آج تو صبح دانین ان کو نیند سے بھی اسی نے جگایا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ دانین کے لئے اس رسم کے لیے بھی وہ ایک الگ ڈریس لائی تھی۔ وہ دونوں ایک جیسی ڈریس پہن کر جانے والے تھے۔

اسے ڈریس کو بے حد پسند تھی

عالم کو صبح سویرے کہیں جانا پڑ گیا لیکن جاتے ہو میں اس نے اس سے کہا تھا کہ آج ریڈ کلر کی ڈریس پہننا جو شادی کے کپڑوں میں میں تمہارے لئے لایا تھا

اس نے وہ ڈریس نکال کر رکھی جو کہ کافی خوبصورت اور کافی بھاری تھی اس پر بہت باریکی سے کام کیا گیا تھا جب کہ موقع کی مناسبت کے حساب سے اسے عائزہ کا لایا ہوا ڈریس پسند آیا اور ویسے بھی وہ عائزہ رکھنا چاہتی تھی

اس لئے وہ عالم کا ڈریس رکھ کر عائزہ والا ڈریس نکالنے لگی جب عالم کمرے میں واپس آیا

یہ والا مت پہننا جو میں لا یا تھا وہ پہنو میں تمہیں صبح بتا کر بھی گیا تھا اس نے اسے ڈریس دیکھتے ہوئے یاد دلایا

لیکن وہ بہت زیادہ بھاری ہے عائزہ والا ڈریس ہلکا ہے میرا ارادہ ہے اسی ڈریس کو پہننے کا وہ کہیں اور پہن لوں گی عائزہ بہت دل سے لائی ہے اسے برا لگے گا۔وہ ڈریس اپنے ساتھ لگتی آئینے میں دیکھتی مصروف انداز میں بولی

میں بھی بہت دل سے لایا ہوں نہیں پہنو گی تو مجھے برا لگے گا۔عالم اس کے پیچھے آیا اور عائزہ کا ڈریس اس سے چھین کر دور پھینک ڈالا

عالم کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟ایک ڈریس ہی ہے نا میں بعد میں پہن لوں گی عائزہ نے بھی بالکل میرے جیسا ڈریس پہنا ہے۔اور مجھ سے باقاعدہ فرمائش کر کے گئی ہے کہ میں اس کا لایا ہوا ڈریس پہنوں آپ ذرا سی بات پر اتنی ضد کیوں کر رہے ہیں

آپ کا میں کہیں اور پہن لوں گی فی الحال مجھے عائزہ کا ہی ڈریس پہننا ہے اور میں ڈیسائڈ کر چکی ہوں

وہ عائزہ کا ڈریس اٹھا کر بیڈ پر پھیلائے خود نہانے چلی گئی۔جبکہ عالم اس کے انداز پر کتنی دیر واش روم کے دروازے کو دیکھتا رہا اور پھر بیڈ پر پڑی اس ڈریس کی طرف دیکھا

ooooo

وہ نہا کر باہر نکلی تو عالم کمرے میں موجود نہیں تھا۔

کہاں چلے گئے ابھی تو یہی تھے وہ خود سے سوال کرتی شیشے کے سامنے آکر اپنے بال سکھانے لگی

جب دھیان سامنے بیڈ کی جانب گیا شیشے سے کچھ خاص محسوس تو نہ ہوا لیکن کچھ تو گڑبڑ ضرور تھی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتے بیڈ کے پاس آئی اور بیڈ پر عائزہ کی لائی ڈریس کو دیکھ کر اس کے ہوش ہی اڑ گئے

اس کو جگہ جگہ اس طریقے سے کاٹا گیا تھا کہ اس کو پہننا ناممکن ہو چکا تھا عالم نے ایک اچھی خاصی ڈریس کو اپنی ضد کی نذر کر دیا تھا

وہ بے یقینی سے بیڈ پر پڑے ٹکڑوں کو دیکھ رہی تھی جنہیں اس انداز میں پھیلایا گیا تھا کہ دور سے پتہ ہی نہیں چلتا کہ ڈریس کی کیا حالت ہے

https://www.zubinovelszone.com

وہ سر تھام کر بیٹھ گئی جب بے ساختہ ہی نظر الماری کے باہر لگی اس ریڈ ڈریس کی جانب گئی جو عالم اس کے لئے لایا تھا

اس نے گھور کر ڈریس کو دیکھا۔اور پھر تیزی سے الماری کی جانب آتی اس ڈریس کو اٹھا کر چینجنگ روم میں گھس گئی

oooo

وہ واپس کمرے میں آیا تو دانین کو اپنی لائی ہوئی ڈریس میں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں جیت کی چمک اٹھی۔

ارے دانین تم تو تیار بھی ہو گئی۔میں بھی تیار ہو جاوں امی سب تیار کر کے بیٹھیں ہیں

اور وہاں فون کر کے بھی بتا چکیں ہیں

لیکن یہ زمین پر کیا کر رہی ہوا ٹھو یہ سب ملازم کر لے گا اسے کمرے کا پوچا لگاتے دیکھ وہ کہنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

اس میں کوئی ولولہ نہیں مچایا عالم کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ عائزہ کی ڈریس کا وہ بیڑہ غرق کر کے گیا تھا

کچھ نہیں عالم بس یہ فرش پر پانی گر گیا تھا وہی صاف کر رہی تھی۔ وہ تیزی سے ہاتھ چلاتی اسے بتا رہی تھی

یہ سارے ملازموں کے کام ہیں اٹھ جاؤ کر لے گا کوئی نہ کوئی وہ اس سے کہتا آگے پیچھے نظر دوڑائے لگا اور پھر الماری کھول کر اپنے کپڑے دیکھنے لگا

نین میرا سوٹ کہاں ہے۔۔۔۔؟

جو میں آج پہننے والا تھا اسے ابھی تک زمین پر جھکے دیکھ عالم اس سے سوال کرنے لگا

جب اس نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کا دھیان دا نین ہاتھ پر گیا۔ عالم کے لئے یہ جھٹکا کافی بڑا تھا

https://www.zubinovelszone.com

یہ تم کیا کر رہی ہو بیوقوف لڑکی اسے میں پہننے والا تھا تم نے میرے سوٹ کو پوچا بنا دیا۔ وہ اگلے ہی لمحے اس کے سر پر سوار تھا

اور آپ نے میری میری ڈریس کا کیا حال کیا وہ بھول گئے کیا کہا تھا میں نے رات کو جوابی کارروائی کے لیے تیار رہے۔ میری بات کو سمجھے نہیں تھے شاید آپ خیر اب تو سمجھ ہی گئے ہوں گے

ویسے یہ پہننے کے لائق تو نہیں رہا لیکن پھر بھی تھوڑی دیر دھوپ میں ڈالیں کیا پتا سوکھ جائے اور آپ کے پہننے کے قابل ہو جائے۔ ویسے پوچا کافی اچھے سے لگ گیا وہ اسے دیکھتی مسکرائی جیسے اپنی حرکت پر کافی خوش ہو

جبکہ عالم تو اس کی یہ ادائیں دیکھ رہا تھا۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا وہ میرا موسٹ فیورٹ سوٹ تھا اب اپنی باری کے لیے تیار رہنا۔ وہ اسے چیلنج کر رہا تھا

سیم ٹو یو۔ وہ اپنی انگلیوں سے وی بناتی اپنی آنکھوں کی جانب کر کے اس کی جانب کرتی اس کے چیلنج کو قبول کر چکی تھی۔ جبکہ عالم کو اس کا بدلہ بدلہ ہے انداز بہت اچھا لگا

https://www.zubinovelszone.com

OOOOO

وہ بس تیار ہو نکلنے والے تھے جب داداجان نے عالم کو سفید سوٹ کی بجائے کالا سوٹ زیب تن کیے دیکھا

عالم تم تو وہ دوسرا سوٹ پہننے والے تھے نہ بلکہ تم اسپیشل سوٹ لائے تھے تم نے یہ کیوں پہنا ہے وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگے کیونکہ وہ الگ سے اپنے اور نین کے لیے سوٹ آیا تھا اور اس نے کہا تھا کہ اسے وہ بے حد پسند آیا ہے

داداجان کے یوں اچانک پوچھنے پر دا نین کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی

ہاں بتائیں بتائیں آپ کے فیورٹ سوٹ کو کیا ہوا وہ بالکل معصوم بنی اسے دیکھ رہی تھی

وہ اتنی شرارتی ہو گی اس بات کا عالم کو بالکل اندازہ نہیں تھا

داداجان نین نے اس سوٹ کو کمرے کا پوچا بنادیا وہ بنا لحاظ کیے بولا

دادا جان باقاعدہ حیرت سے اسے دیکھنے لگے

دانین سے ایسی امید تو انہیں ہر گز نہیں تھی ان کی نظر دانین کی جانب اٹھی جو بڑے مزے سے مسکرائے جارہی تھی جیسے اپنا یہ کام کر کے اسے بہت خوشی ہوئی ہو

آدھی بات کیوں بتائی پوری بات بتائیں عالم جانے ہی والا تھا جب وہ اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں تھامیں واپس کھینچ کر دادا جان کے سامنے کرتی بولی

پوری بات یہی ہے کہ تم نے میرے جوڑے کا بیڑا غرق کر دیا اب چلو وہ دانت پیس کر اسے گھورتے ہوئے بولا تو دانین نے فوراً نہ میں سر ہلایا

نہیں دادا جان پوری بات یہ نہیں ہے بلکہ پوری بات یہ ہے کہ عائزہ میرے لئے ایک بہت خوبصورت ڈریس لائی تھی

جو کہ ہم دونوں آج کی اس رسم کے لیے پہننے والی تھیں لیکن عالم صاحب کو وہ ڈریس بالکل پسند نہیں آئی اور انہوں نے مجھے یہ والی ڈریس پہنانے کے لئے اس کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ دیا

وہ باقاعدہ اپنی ڈریس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے انہیں بتانے لگی انہوں نے ایک نظر عالم کی جانب دیکھا جو اکتاہٹ سے سن رہا تھا

انہوں نے میری ڈریس کا بیڑا غرق کیا تو بدلے میں میں نے ان کے جوڑے کو کمرے کا پوچا بنا دیا وہ بڑے فخریہ انداز میں اپنا کارنامہ سنا رہی تھی

اس کے انداز پر ٹیبل پر بیٹھے دادا جان کے ساتھ ساتھ حیدر شاہ اور سلطان شاہ کا بھی قہقہ بلند ہوا

بہت اچھا کیا بیٹا اسے کہتے ہیں جیسے کو تیسا سکندر صاحب کو اس کی حرکت بہت پسند آئی وہ اسے شاباش دینے لگے تو عالم نے آنکھیں گھوما کر اسے چلنے کا شارہ کیا

ہاں بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے تم نے اب آو باہر ڈرائیور سارا سامان گاڑی میں رکھ چکا ہوگا میں گاڑی اسٹارٹ کر رہا ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے باہر نکل گیا

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ نسرین بیگم اسے انعم کے لیے کچھ چیزیں دے رہیں تھیں وہ اس کے پیچھے ہی گھر سے نکلنے لگی تھی جب دادا جان نے اسے پکار لیا

○○○○○

وہ واپس ان کے قریب آ گئی

پتر مجھے بس اتنا ہی پتہ ہے کہ ہر وقت اداسیاں سمیٹ کر رکھنے سے بہتر ہے کہ چہرے پر مسکراہٹ لا کر ان کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی جائے

میں جانتا ہوں کہ مائی نے تجھے بہت ساری باتیں بتائیں ہوں گی لیکن تو یہ مت سوچنا کی صرف انہی کی بات مان کر تو عالم کے ساتھ زندگی گزارے گی

اگر تو ان کی بات مان کر عالم کو موقع دینا چاہتی ہے کہ طلاق کے بعد تیری زندگی مشکل ہو جائے گی یا پھر مائی جیسی ہو جائے گی

یا پھر تجھے بھی ان کی طرح یہ سب سہنا ہو گا کہ انہوں نے کتنا مشکل وقت گزارا ساری زندگی اذیتیں سہی لوگوں کے دروں پر مانگ کر اپنا پیٹ پالا۔ تو بے فکر رہ تیرے ساتھ یہ سب کچھ نہیں ہو گا

اس ڈر سے عالم کے بغیر تیری زندگی مشکل ہو جائے گی تو گھبرا مت پتر ہم تیری زندگی مشکل نہیں ہونے دیں گے تو اس گھر کی بیٹی ہے

ہم تجھے کبھی بھی رولنے نہیں دیں گے۔ ہم ہمیشہ تیرے پاس رہیں گے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے تو دادا نین مسکرا دی۔

میں نے انہیں معاف کیا یا نہیں یہ میں نہیں جانتی دادا جان میں صرف کوشش کر رہی ہوں خوش رہنے کی اللہ کی رضا میں راضی ہونے کی

مجھے بس یہ پتا ہے کہ طلاق اللہ کے ناپسندیدہ کاموں میں سے ایک ہے اور میں اللہ کا ناپسندیدہ کام کبھی نہیں کروں گی

اور دل بدلنے والا تو اللہ ہے انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ کسی سے محبت کر سکے محبتیں چاہتیں نفرتیں دل کے کونوں میں اللہ ڈالتا ہے

اور میں اتنی بچی ہر گز نہیں ہوں کہ یہ نہ سمجھ پاؤں کہ طلاق کے بعد میری زندگی کیا ہو گی میں اپنے چاچا پہ اتنے سالوں سے بوجھ بنی ہوئی تھی۔

آپ کو کیا لگتا ہے میں نہیں سمجھ سکتی کہ یہاں سے طلاق لے کر جانے کے بعد صرف میری نہیں بلکہ میرے چچا کی تین بیٹیوں کی زندگی عذاب ہو جائے گی میں کوئی بہت اعلی تعلیم یافتہ یا دنیا سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی لڑکی نہیں ہوں مجھے اللہ نے خاص نہیں بنایا میں ایک عام سی لڑکی ہوں

اور اللہ کا ناپسندیدہ کام کر کے میں کبھی خوش رہ پاؤں گی یہ تو صرف ایک خوش فہمی ہے

مجھ میں نہیں ہے ہمت لوگوں کی نظریں برداشت کرنے کی میں نہیں جانتی کہ میں عالم کو کبھی معاف کر پاؤں گی یا نہیں لیکن میں خود خوش رہنے کی کوشش ضرور کروں گی

https://www.zubinovelszone.com

اور عالم کا قصور کیا ہے صرف ایک غلط فہمی۔ بدلے میں تو انسان ہر حد پار کر جاتا ہے دادا جان اگر عالم چاہتے تو غلط طریقے سے بھی اپنا انتقام لے سکتے تھے لیکن انہوں نے مجھے نکاح کے پاکیزہ بندھن میں باندھا

مجھ سے ایک جائز تعلق جوڑا میرے ساتھ کسی بھی قسم کی زبردستی کرنے کی کوشش نہیں کی۔

میں فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ میرے شوہر کی نیت میں کسی قسم کی کوئی کھوٹ نہیں ہے ایک لڑکی کو اعلیٰ کردار مرد کی ضرورت ہوتی ہے یقین کریں ہر لڑکی کے نصیب میں عالم سلطان شاہ جیسا مرد ہوتا بھی نہیں

عورت تو کیا کچھ سہہ جاتی ہے دادا جان میں تو صرف چندماہ کی اذیتیں نہیں بھلا پا رہی

مجھے کسی چیز کی کوئی تکلیف نہیں صرف عالم کے الفاظ کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ ان کے لفظوں کو ہمیشہ اپنے دل میں رکھ کر زندگی جینا چھوڑ دوں

کیا یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد مجھے زندگی جینے کا حق نہیں میں نہیں جانتی کہ میں کبھی عالم کو معاف کر پاؤں گی یا نہیں لیکن میں اللہ کو ناراض نہیں کروں گی

شوہر ہر روپ میں احترام کے قابل ہے اللہ نے جس کے سامنے سجدے تک جائز کر دیئے اس سے منہ پھیر کر میں اللہ کی نظروں میں گناہگار نہیں ہو سکتی

میں صرف کوشش کر رہی ہوں ان بری یادوں کو اچھی یادوں میں بدلنے کی ان تلخ لفظوں میں مٹھاس پیدا کرنے کی جانتی ہوں میرے لیے یہ سب کچھ مشکل ہے لیکن مجھ پر زندگی ختم تو نہیں ہو گی اپنی زندگی سے رخ پھیر کر میں اللہ کی ناشکری کیسے کروں

مائی کی باتیں سن کر مجھے دکھ ہوا ان کی زندگی کے بارے میں جان کر تکلیف ہوئی اور یہی سچ ہے کہ میں ویسے زندگی نہیں چاہتی

عالم چاہے تو زبردستی مجھے اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں کیا کر سکتی ہوں میں رو دھو کر ساری زندگی آنسو بہانے کے علاوہ وہ مرد ہے اور میں اس کے سامنے ایک بے بس عورت لیکن عالم ایسا نہیں کر رہے ہو مجھے میری زندگی کا حق دے رہے ہیں

مجھے اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا پورا موقع دے رہے ہیں۔

حکم چلانے کے بجائے ہاتھ جوڑ کر التجا کر رہے ہیں ان کی بیوی ہوں میں وہ ہر طرح کا حق رکھتے ہیں مجھ پر لیکن وہ اپنی انا اپنا غرور بھلا کر میری ایک معافی کے طلبگار ہیں

ایک شوہر اپنی بیوی کو کچھ بھی کہنے کا حق رکھتا ہے عالم کے الفاظ غلط تھے لیکن وہ غلط فہمی کا شکار تھے۔

انہوں نے وہ سب کو جان بوجھ کر نہیں کیا وہ سب کچھ کرنے کے لئے ان کی انا انہیں مجبور کرتی تھی۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آتا کہ ان کی انا کی غلطی کی سزا میں انہیں کیوں دے رہی ہوں ان کے دل کو کیوں دے رہی ہوں

وہ اپنی انا کو کچھل کر میری طرف چار قدم بڑھا رہے ہیں تو کیا میں ایک دن نہیں بڑھا سکتی

مجھے جینا ہے دادا جان گھوٹ گھوٹ کر ساری زندگی مرنا نہیں ہے میں اپنی زندگی بھرپور طریقے سے گزارنا چاہتی ہوں۔

آپ سب لوگوں کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں عالم کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔میں عالم سے دور ہو کر نہیں بلکہ ان کے پاس رہ کر انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ غلط کیا انہوں نے میرے جسم پر نہیں بلکہ روح پر زخم لگائے ہیں اور میں جانتی ہوں مرہم بھی وہی لگائیں گے

انہیں موقع چاہیے اور میں انہیں موقع دوں گی۔وہ دادا جان کو دیکھتے ہوئے بولی تو دادا جان نے مسکرا کر اپنی بائیں پھیلائی جن میں سما کر اس نے آنکھیں بند کر لیں

بہت مطلبی ہوں میں دادا جان میں یہ سب کچھ ان کے لیے نہیں اپنے لئے کر رہی ہوں میں نہیں گزارنا چاہتی ہوں ایک ایسی زندگی جس میں میری زندگی عذاب بن جائے

میں ایک پر سکون اور خوشحال زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔خوش رہنا چاہتی ہوں میں جانتی ہوں عالم کے نام کے بغیر یہ معاشرہ مجھے کبھی خوش نہیں رہنے دے گا۔

اور عالم کو میں کبھی خوش نہیں رہنے دوں گی ان کے سینے سے لگی وہ ساختہ پیچھے ہٹی دادا جان نے حیرت سے دیکھا

انہیں کیا لگتا ہے اتنی آسانی سے چھوڑ دوں نہ جی نہ انہیں تو میں تگنی کا ناچ نچاؤں گی۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ دادا جان کو اللہ حافظ کرتی جلدی سے باہر بھاگ گئی جہاں عالم آنکھوں پر گلاسز لگائے گاڑی کے ساتھ کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا جب کہ عائزہ بڑے مزے سے پچھلی سیٹ پر بیٹھی چپس کھا رہی تھی

ارے آپ اتنی جلدی آگئی آپ آرام سے آتی ہم آپ کا اور انتظار کر لیتے ویسے بھی تو آپ کی میٹنگ کافی لمبی ہو گئی تھی لگتا ہے بہت اہم ترین باتیں چل رہی تھیں

میرا نہیں خیال کہ ساری باتیں ہو گئی ہوں گی جا کر اپنی میٹنگ کمپلیٹ کر کے آئیں وہ طنز سے بھرپور لہجے میں بولا۔

ارے آپ کو کیسے پتہ چلا شکر ہے میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں آپ یہیں رک کر میرا انتظار کریں اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر وہ جلدی سے اندر بھاگنے لگی تھی کہ عالم نے اس کا بازو تھام لیا

بس کر جاؤ لڑکی اب چلو ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں

وہ تیزی سے اسے تھامتا ہوا جلدی سے فرینڈ ڈور اوپن کر کے اسے بٹھا چکا تھا

اچھاتو پھرایسے کیوں کہتے تھے اوا چھاآپ اپنا غصہ دکھارہے تھے میں تو سیریس ہی ہو گئی

وہ شرارت سے مسکراتی عائزہ سے چپس لے کر کھانے لگی۔ جبکہ عالم گاڑی اسٹارٹ کرتا دلکشی سے مسکرادیا

oooo

انعم شاور لیکر آئینے کے سامنے آرکی جبکہ زاہد محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ رہا تھااس کے اس طرح دیکھنے پر وہ بے ساختہ شرما کر نظریں چرا گئی۔

وہ تو صبح سے ہی اسے تنگ کیے جارہا تھاپہلے اسے زبردستی جوگنگ پرلے کر جانے کی ضد کی ڈاکٹر تھااسے اپنی صحت اور اپنی بیوی کی صحت کا خیال تھااسی لیے صبح اس نے جوگنگ کے بہت سے فائدہ بھی بتائے تھے جس پر انعم نے ہاتھ باندھ کر اس سے التجا کی تھی کہ اسے سونے دیا جائے

ہائے اور کتنی ادائیں ہیں ایک ہی بات ساری ادائیں دکھاؤنا یار ہم سے وقفے وقفے سے گھائل نہیں ہوا جاتاوہ دل ہاتھ رکھتا آہ بھر کر بولا

توبہ ہے زاہد اتنے چھچھوڑے قسم کے ڈائیلاگز کہاں سے لاتے ہیں وہ اسے آہ بھرتے دیکھ کر بولی
۔

اپنی ایجاد ہے میڈم وہ آنکھ دباتا مسکرا کر بولا اور ساتھ ہی اٹھ کر اس کے پیچھے آتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا

تم نے رات میں کچھ کہا تھا مجھ سے اس کی گردن پر لب رکھتا وہ اس سے پوچھنے لگا

کیا کہا تھا۔۔۔! وہ آئینے میں دیکھتی شرمیلی سی آواز میں بولی تو زاہد اس کے گال کو لبوں سے چھوتے ہوئے بولا

آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھ سے کچھ اسپیشل مانگنا چاہتی ہیں تو مانگیں اب آپ کو کیا چاہیے آپ کا یہ خادم دینے کو بے قرار ہے۔اس کا چہرہ اپنی جانب مڑے وہ نرمی سے اس کے لبوں کو چومتا پیچھے ہٹا النعم نے نظریں جھکائیں تو جیسے مزید بے خود ہوا

یار اب بتا بھی دو کہ تمہیں کیا چاہیے اس طرح سے تو تم مجھے مزید کنفیوز کر رہی ہو وہ اس کا معصوم سا چہرہ دیکھتے ہوئے بولا

بتاؤں گی لیکن ابھی نہیں صحیح وقت آنے پر تھوڑا سا صبر کر لے وہ مسکرائی

ایسی کونسی چیز چاہیے جس کے لئے تم سہی وقت کا انتظار کر رہی ہو یار پلیز مجھے بتا دو اس طرح کے معاملے میں بالکل عورتوں جیسا ہوں جب تک بات پتا نہ چلے پیٹ میں درد ہوتا رہتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامیں شرارت سے کہنے لگا

جس پر انعم نے اسے گھور کر دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے ملازم نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے بتایا کہ نیچے دلہن کے گھر والے آ چکے ہیں

چلے میرے ادا آ گئے بعد میں بتاؤں گی جو بھی ہو گا وہ سر پر دوپٹہ رکھتی اس کے کچھ بھی کہنے سے پہلے باہر بھاگ گئی تھی

جبکہ زاہد یہ سوچ کر رہ گیا کہ آخر وہ کیا مانگنے والی ہے جس کے لیے اسے اتنا انتظار کرنا پڑ رہا ہے بس جو بھی ہو وہ اسے دے پائے

https://www.zubinovelszone.com

○○○○○

وہ دونوں بالکل ایک جیسی اورنج کلر کی فراک پہنے بہت خوبصورت لگ رہی تھی لالی نے تیار ہونے میں اچھا خاصا وقت لگایا تھا

آخر اس کے زاہد ادا کا ولیمہ تھا ان کی شادی پر تو شیر نے اسے جانے ہی نہیں دیا تھا لیکن آج وہ خود بھی جا رہا تھا کیونکہ زاہد آج صبح ہی ان کے گھر میں ٹپک پڑا تھا اس کا کہنا تھا کہ کتنے اچھے دوست ہو تم لوگ میری شادی کے کام نہ کرنا پڑے اسی لئے میری شادی میں ہی نہیں آئے

لیکن اگر آج نہیں آئے تو میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا اور یہ بات اس نے صرف شیر سے نہیں بلکہ پوری فیملی سے کہی تھی

پاکیزہ کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ لوگ تو نہیں جا پائے لیکن ینگ پارٹی ساری ہی جا رہی تھی لالی شیر زایار پازیب کے ساتھ ہادی بھی آج بہت خوبصورت لگ رہا تھا

جبکہ سنیہا کو تو وہ الگ سے انوائٹ کر کے گیا تھا۔ہاں لیکن نہ جانے کیوں انعم نے اسے منع کر دیا تھا کہ سینہا کو اس کے بارے میں نہ بتایا جائے وہ تو انعم کو اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہہ رہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا

وہ اکیلا ہی ان سب کو انوائٹ کرنے آیا تھا اور سنیہا کو بالکل بھی یہ بات نہیں بتائی تھی کہ اس کی پیاری سی دوست اب زاہد کی بیوی ہے

لالی تو بہت زیادہ چہک رہی تھی فائنلی اسے بھی کہیں باہر نکلنے کا موقع مل گیا تھا جبکہ سنیہا پچھلے کچھ دنوں سے ذہنی دباؤ کی وجہ سے تھوڑی فریش منٹ کے لیے شادی پر جانے کے لئے تیار ہو گئی تھی اور زاہد اسے اچھا خاصہ ڈانٹ کر بھی گیا تھا

وہ مزید اس کی ڈانٹ ہر گز نہیں کھانا چاہتی تھی اسی لئے اس کے حکم پر فورا نہیں ویسے پر جانے کے لئے تیار ہو گئی۔

○○○○○

https://www.zubinovelszone.com

صفدر شاہ پاکیزہ بیگم کے ساتھ ان کے کمرے میں تھے۔ وہ ان سے بہت اہم بات کرنا چاہتے تھے لیکن انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کون سے الفاظ کا استعمال کریں انہیں یقین تھا کہ اس بات کے لئے وہ کبھی بھی نہیں مانے گیں

لیکن بات تو کرنی تھی انہیں اس مسئلہ کا کوئی نہ کوئی حل تو نکالنا تھا

شیر نے پاکیزہ بیگم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ بہت جلد روحان کے بارے میں ساری انفارمیشن حاصل کرلے گا اور عالم سے بھی اس کے بارے میں پوچھے گا

انہیں تو جب سے پتہ چلا تھا کہ وہ روحان زندہ ہے وہ ان سے ملنے کے لیے بے چین ہو چکی تھیں۔

ان کی تو ہر بات روحان سے شروع ہو کر روحان پر ہی ختم ہو رہی تھی

دوسری طرف بریرہ کو جیل سے کس نے آزاد کیا یہ سوال بھی ان سب کے لئے بہت زیادہ حیران کن تھا

https://www.zubinovelszone.com

کیا بات ہے صفدر آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں کیا آپ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں انہیں کب سے کمرے میں ٹہلتے دیکھ پاکیزہ نے خود ہی بات کی شروعات کی

ہاں میں تم سے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کون سے الفاظ کا استعمال کروں جو تمہیں تکلیف نہ پہنچائیں وہ ان کے سامنے بیٹھے بات کرنے لگے

آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں صاف صاف کہیں صفدر مجھے یقین ہے آپ کبھی بھی جان بوجھ کر میری تکلیف کی وجہ نہیں بنیں گے بتائیں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں کیا روحان کے بارے میں کچھ ____؟

نہیں میں روحا کے بارے میں نہیں بلکہ سنیہا کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں سنیہا اور تراب حیدر شاہ کے بارے میں وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگیں

سنیہا کے بارے میں بھلا کیا بات کرنی ہے اور آپ کیوں میری بیٹی کا نام اس شخص کے ساتھ لے رہے ہیں جبکہ آپ مجھے پہلے ہی یقین دلا چکے ہیں کہ آپ اس مسئلے کا حل نکالیں گے وہ پریشانی سے انہیں دیکھنے لگیں

پاکیزہ ہم کسی قسم کا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں چاہتے وہ لوگ دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں میرا مطلب ہے وہ تراب کے لئے سنیہا کا رشتہ مانگنا چاہتے ہیں اگر دیکھا جائے تو نکاح تو بہت پہلے ہو چکا ہے

اب اس حویلی کا ماحول ویسا نہیں ہے جیسے بیس سال پہلے تھا اب بہت کچھ بدل چکا ہے وہ لوگ سنیہا کو اس گھر سے رخصت کروانا چاہتے ہیں وہ لوگ رشتہ مانگنے کے لیے یہاں آنا چاہتے ہیں۔

واصف شاہ اسے اپنی بیٹی نہیں بلکہ بہو بنا کر اپنی حویلی لے کر جانا چاہتا ہے۔اس کا کہنا ہے کہ وہ اپنے بچوں پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں جتائے گا اور نہ سنیہا اور روحان کو تم سے دور کرے گا وہ بس۔۔۔۔۔

میں آرام کرنا چاہتی ہوں صفدر میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی آپ اپنے لفظوں پر قائم رہیں آپ نے کہا تھا کہ یہ معاملہ حل کر لیں گے میں اپنی بیٹی کو اس وقت سے نہیں گزرنے دوں گی جس وقت سے میں گزری ہوں

حویلی کے مرد عورت کو یقین کے نام پر طلاق دیتے ہیں۔ میں اپنی بیٹی کی زندگی عذاب نہیں ہونے دوں گی آپ طلاق کا مطالبہ کریں ہم کیس کریں گے ان پر میں اپنی زندگی بیٹی کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی۔

پاکیزہ جذباتی مت بنو سنیہا کی خوشیوں کے بارے میں سوچو بچپن سے اس کا نکاح ہو چکا ہے تراب اس سے محبت کا دعویدار ہے تمہیں لگتا ہے کہ وہ اس طرح سے اس سے دستبردار ہو جائے گا۔

وہ اسے کبھی بھی چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہو گا یہ دشمنی کی آگ ٹھنڈی ہو چکی ہے تم انہیں چنگاری دے کر واپس آگ کی لپیٹ میں نہیں دے سکتی۔

ہم تراب پر کوئی زور زبردستی نہیں کر سکتے وہ اسے طلاق دینے کے لیے کبھی راضی نہیں ہو گا اور سنیہا کو طلاق دلوانے میں اگر ہم کامیاب بھی ہو گئے تو مت بھولو کہ سنیہا کبھی بھی ایک نارمل زندگی کی طرف نہیں آپائے گی۔

وہ انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے انہیں معاشرے کی تلخ حقیقت دکھا رہے تھے

میری بیٹی کی خوشیاں اس حویلی میں ہر گز نہیں ہیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے یقین سے بولی

اس کا فیصلہ ہم سنیہا پر چھوڑ دیتے ہیں وہ خود بتائے گی کہ اس کی خوشیاں کہاں ہیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولے تو پاکیزہ بیگم نے ہاں میں سر ہلا دیا انہیں پتہ تھا سنیہا کبھی بھی اس جگہ نہیں جائے گی جہاں اس کی ماں کی زندگی عذاب ہو چکی ہو

ooooo

ooo

میرا ابھی میک اپ کیجئے وہ کمرے میں داخل ہوتی بیوٹیشن سے کہنے لگی تو عائزہ نے حیرت سے دیکھا

کیا مطلب بھابی آپ میک کپ کروائیں گیں لیکن ادا نے تو آپ کو منع کیا تھا نا آپ نے ہی بتایا تھا کہ ادا غصہ ہو رہے ہیں آپ کے میک اپ کی وجہ سے عائزہ اٹھ کر اس سے پوچھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

عائزہ جانو تمہارے ادا کو اور کام ہی کیا ہے سوائے غصہ ہونے کے اب کیا ان کے چکر میں اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنا چھوڑ دوں۔۔۔؟

بس میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں آج بھی میک اپ کروں گی ویسے بھی آج آخری تقریب ہے اس کے بعد تو شاید سال بھر میں کسی کی شادی ہی نہ ہو

تو کیا میں میک اپ کرنے کی خواہش پوری نہ کروں یہ تو زیادتی ہے میرے ساتھ وہ بیوٹیشن کو دیکھتے ہوئے بولی

جس پر عائزہ اس کے لیے کرسی چھوڑ کر کھڑی ہوئی
آپ ٹھیک کہہ رہیں ہیں بھابھی آج تھوڑا بہت میک اپ کر ہی لیں آپ بہت بہت بہت پیاری لگی گیں دیکھیے گا ۔ اور جب آپ پیاری لگیں گیں تب ادا کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا آپ کے میک اوور سے

ویسے ادا کی بات غلط نہیں ہے آپ بنا میک اپ کے بھی بے حد حسین ہیں آپ کو مزید سنوارنے کی ضرورت ہی نہیں آپ کو اس جھوٹے نکھار کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بھی تھوڑا بہت شادی پر چلتا ہی ہے

https://www.zubinovelszone.com

آپ پہلے میری بھابی کو اچھا سا تیار کریں اور دیکھئے بہت زیادہ ہیوی مت کیجئے گا آپ میرے ادا کو نہیں جانتی تھی وہ ان کے معاملے میں بہت پوزسسو ہیں

وہ بیوٹیشن سے کہنے لگی تو بیوٹیشن نے مسکرا کر اس کا معصوم چہرا دیکھا اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بے حد حسین تھی۔

بیوٹیشن اسے بٹھا کر اس کا ہلکا پھلکا میک اپ کرنے لگیں تو دانین کا سارا دھیان عالم کی طرف چلا گیا

آج صبح اس نے اسے کتنا ویٹ کروایا تھا انعم کے لئے ناشتہ لے کر جاتے ہوئے

اس نے کہا تھا جوابی کارروائی کے لیے تیار رہنا عالم کیا کرنے والا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں تھا

ہاں لیکن یہ پتا تھا کہ وہ کچھ نہ کچھ ایسا ضرور کرے گا جس سے اسے غصہ آئے وہ اسے غصہ دلا کر بہت خوش ہو رہا تھا

جب کہ دانین اسے غصہ دلانے کے لیے اس کے خلاف جا کر آج میک اپ کروانے کے لیے بھی تیار ہو گئی تھی۔

وہ اس سے کہتا تھا کہ تمہیں ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں تم بہت حسین ہو اس کی باتیں یاد کر کے دانین کے لبوں پر ایک پیاری سی مسکان آئی

اس کی تعریف کرنا اسے اچھا لگتا تھا وہ خود بھی تعریف کے لائق تھا
بے شک وہ خوبصورت ترین مردوں میں شامل ہوتا تھا اور دوسرا وہ جانتا تھا کہ وہ کس قدر وجیہہ شخصیت کا مالک ہے

یقیناً وہ خود اس کی طرف سے اپنی تعریف کا انتظار تو کر رہا ہو گا دو تین بار تو دانین سے پوچھا بھی تھا کہ کیسا لگ رہا ہوں جس پر دانین ہمیشہ منہ پھیر جاتی اور آگے بھی اس کا ایسا ہی کرنے کا ارادہ تھا

کیونکہ دانین کبھی اس کی تعریف کرے گی یہ صرف اس کی غلط فہمی تھی۔
یہ تعریف کرنا تو مردوں کا کام ہوتا ہے عورتیں تو بس اپنے نکھار پر ناز کرتیں ہیں دانین کا اپنا لوجک تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کے اصولوں کے مطابق عالم جب چاہے اسکی تعریف کر سکتا تھا لیکن وہ عالم کی تعریف کرے یہ ضروری نہیں تھا

تھوڑی ہی دیر میں بیوٹیشن نے اسے خوبصورتی سے تیار کر دیا تھا اس کے چہرے کے خوبصورت نقوش کو رنگ بھر کر اس نے مزید خوبصورت بنا دیا تھا

اس نے ایک نظر آئینے کی جانب دیکھا تو آئینے میں اسے عائزہ کا عکس نظر آیا جو ایکسائیڈ سی اسے دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر وہ مسکرائی تو عائزہ نے باتیں کرنا شروع کر دی

واو بھابی آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہو ماشاءاللہ آپ کو کسی کی نظر نہ لگائے۔وہ لوگ جو کہتے ہیں نا خوبصورتی لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی ان لوگوں نے آپ کو ہی دیکھ رکھا ہوگا عائزہ تعریف کرتے ہوئے بولی دانین اس کے الفاظ پر بے ساختہ جھینپ گئی۔

اس نے آئینے میں دیکھا وہ سچ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی یقیناً اس قدر خوبصورتی کے بعد عالم اسے میک اپ کرنے سے کبھی منع نہیں کرے گا

https://www.zubinovelszone.com

وہ اٹھ کر اپنی بھاری ڈریس ٹھیک کرتے دوپٹہ سر پر رکھتی کمرے سے باہر نکلی نجانے عالم آ چکا ہو گا یا نہیں

اسے چھوڑنے کے بعد وہ کہیں چلا گیا تھا کہاں گیا تھا یہ تو اس نے بتایا نہیں تھا بس اتنا کہا تھا کہ ولیمے پر چلنا ہے تو اپنی تیاری مکمل کر لینا

میرا کیا ہے بس شاور لے کر چینج ہی تو کرنا ہے لیکن تم لڑکیوں کو بہت وقت لگ جاتا ہے اسی لئے تم اپنی ساری تیاری مکمل کر کے بیٹھنا تاکہ ہم لیٹ نہ ہوں۔

○○○○

دانین نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو عالم شاور لے کر چینج کیے بالکل تیار تھا بس اپنے بال بنا رہا تھا اس نے مڑ کر اسے دیکھا تو اس کی نظر کھٹک کر رہ گئی

اس طرح سے خود کو دیکھتے پا کر دانین نے اپنا چہرہ جھکا لیا

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے میں نے منع کیا تمہیں یہ سب لا پا تو پی مت کرنا لیکن شاید تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی

یہ اتنا سب کچھ ملنے کی کیا ضرورت تھی چہرے پر اتنی پیاری لگتی ہو ان سب کے بغیر جاؤ منہ دھو کر آؤ وہ اسے غور سے دیکھتا حکم جھاڑنے لگا تو دانین نے اسے گھور کر دیکھا

اس کی ساری اچھی تھی بس اس کا حکم جتانا اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔بیوی پر شوہر کا پورا حق ہوتا ہے وہ اسے جس کام کے لیے چاہے منع کر سکتا ہے لیکن منع کرنے اور حکم دینے میں بہت فرق ہے

بے شک اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ شوہر حکم دینے کا بھی حق رکھتا ہے
لیکن جائز بات پہ وہ اس کی ہر جائز ناجائز بات تو ماننے سے رہی

آپ کو کیا لگتا ہے وہاں ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھ کر میں نے اپنی کمر کا بیڑا غرق اس لیے کیا ہے تا کہ کمرے میں آ کر اسے دھو دوں

میں بالکل بھی اپنا چہرہ صاف نہیں کرنے والی میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوں اور خود کو میں خود ہی دیکھ چکی ہوں آپ کو نہیں بولا مجھے خوبصورتی کی سند دینے کے لئے
وہ اسے گھورتے ہوئے جوتے چینج کرنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

نین میری بات سمجھ میں نہیں آئی میں نے کہا جا کر منہ دھو کر آؤ وہ پھر سے سختی سے بولا تو دا نین نے چہرہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور آہستہ آہستہ چلتی آئینے کے سامنے جا رکی

میں تو آج اسی طرح ولیمہ اٹینڈ کروں گی اور خبر دار جو آپ نے مجھ پر حکم چلانے کی کوشش کی میں ہر گز بھی اپنا منہ نہیں دھونے والی آج تو میں ایسے ہی جاؤں گی

اتنی خوبصورت تو میں زندگی میں پہلے کبھی بھی نہیں لگی آج تک میں نے کسی بیوٹیشن سے میک اپ نہیں کروایا آج پہلی بار کیا ہے تو مجھے پوری طرح مزہ لینے دیں

وہ اسے انکار کرتے ہوئے اپنے بالوں میں کنگھی پھیرنے لگی اس کے بالکل پیچھے پشت پر بکھرے ہوئے تھے کچھ بال آگے تھے عالم نے ایک نظر اسے دیکھا

تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم منہ نہیں دھونے والی وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تو دا نین نے نہ میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے بالوں میں کنگھی کرنی شروع کر دی

لیکن جھٹکا تو اسے تب لگا جب عالم ٹیبل پر رکھا شیشے کا جگ اٹھا کر پورا اس کے اوپر اڈیل چکا تھا

دانین بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی وہ ایسی حرکت کیسے کر سکتا تھا اسے یقین نہ آیا

کیسا لگا یہ جھٹکا تم اسے صبح کے انتظار کا بدلہ بھی کہہ سکتی ہو اور اپنی حرکت کی ناپسندیدگی بھی

تمہارا میک اپ کرنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے کیونکہ میں تمہارے خوبصورت نقوش پر کسی بھی قسم کی ملاوٹ نہیں جاتا

تم بہت حسین ہو اور اس جھوٹے دکھاوے سے تمہارے چہرے کی معصومیت چھپ جاتی ہے میں اپنی نین کی معصومیت کو چھپتے نہیں دیکھنا چاہتا

تمہیں ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں یہ سب تو ان کے لئے ہوتا ہے جو بناوٹی ہوتے ہیں جنہیں اپنی خوبصورتی پر یقین نہیں ہوتا۔ تم بے حد حسین ہو تمہیں ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں ہے

تم بس اپنا اور اپنے شوہر کا خیال رکھو یہی بہت ہے وہ الماری سے تولیا نکالتا اس کا سر پونچھنے کے ساتھ ساتھ منہ بھی صاف کر چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

جب کہ دانین غصے سے گھورے جا رہی تھی

گھورنا بند کرو میڈم اگر ہمت ہے تو انتقام لو۔ ویسے بھی تم ہر چیز کی جوابی کاروائی کرنے والی تھی وہ بے حد نرمی سے اسے اپنے قریب کرتا اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

نین بدلے میں کچھ نہیں بولی بس آگے کی پلاننگ کر رہی تھی اتنی آسانی سے چھوڑنے والی تو وہ بھی اسے ہرگز نہیں تھی

لیکن اپنے کانوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کر کے وہ جیسے کانپ کر رہ گئی

میں انتظار کروں گا تمہارے بدلے کا میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے بدلہ لو۔ ویسے اگر دیکھا جائے تو میں نے بہت زیادتی کی ہے تمہاری طرف سے بدلہ بھی کوئی پاورفل ہونا چاہیے وہ اسے اکسا رہا تھا

بدلہ تو میں آپ سے ایسا لوں گی کی نانی یاد آجائے گی آپ کو وہ چیلنج کر رہی تھی

تو مطلب میں اپنی نانی کو یاد کرنے کے لئے تیار ہو جاؤں چلو اسی بہانے ہی سہی مجھے نانی تو یاد آئے گیں وہ بھی کہاں آنے والا تھا اس کی بات پکڑتے ہوئے بولا

دانین نے تیزی سے اپنے گیلے بال کیچر میں قید کر دیا اور اپنا چہرہ تولیے سے اچھی طرح سے صاف کرنے لگی

کیونکہ اس کے پاس دوبارہ میک اپ کرنے کا ٹائم ہرگز نہیں تھا
لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ عالم کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گی اس بات کا بدلہ تو وہ اس سے ضرور لے گی

OOOOO

ولیمے کی تقریب شروع ہو چکی تھی دلہن کے گھر والے راستے میں تھے وہ کبھی بھی پہنچ سکتے تھے
جبکہ انعم کو آج گھونگھٹ میں رکھا گیا تھا

ان کے خاندان کی رسم تھی کی شادی کے چند دن تک دلہن کا چہرہ کسی کو نہیں دکھاتی۔ لیکن اگر کوئی بہت زیادہ ضد کرے یا بہت خاص ہو تو وہ چہرہ دیکھ سکتا ہے

سنیہا اور لالی کو بھی بڑی کھلبلی لگی تھی دلہن کا چہرہ دیکھنے کی وہ دونوں تو فیصلہ کر چکی تھی کہ چاہے کوئی کچھ بھی کہے

لیکن دلہن کو تو وہ لوگ دیکھ کر ہی گیں

https://www.zubinovelszone.com

لالی نے آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اوپر سٹیج کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ تو سنیہا بھی خوشی خوشی اس کے ساتھ ہی اوپر کی جانب چلی آئی وہ لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں پہنچے تھے

لالی اور سنیہا دلہن کے دائیں بائیں بیٹھ گئی جبکہ زاہد مہمانوں کو سنبھال رہا تھا

بیٹا تم دونوں یہی دلہن کے پاس بیٹھو میں ذرا مہمانوں کو دیکھ لوں زاہد کیا امی نے ان کو انعم کے دائیں بائیں بیٹھتے دیکھ کر کہا تو وہ فوراً ہی اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئیں

جی آنٹی آپ بے فکر ہو کر اپنا کام کریں جا کر مہمانوں کو دیکھیں ہم یہیں پر بیٹھے ہیں لالی نے فوراً سے کہا جس پر وہ مسکراتی انہیں خوش رہنے کی دعائیں دیتیں وہاں سے نکل گئیں

یار ایم ریلی سوری میں تمہارے خاندان کی رسم توڑ رہی ہوں وہ کیا ہے نا کہ مجھے زاہد ادا کی بیوی دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ لیکن یہ بات بھی ہے کہ خاندانی رسم بھی دیکھنی پڑتی ہیں

۔ایسے رسم ورواج کو فالو کر کے ہی تو ہم اپنے خاندان کی روایت کو برقرار رکھ سکتے ہیں اسی لیے میں تمھارا گھونگھٹ نہیں اٹھاؤں گی لیکن نیچے سے جھانک کر تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو لالی شرارت سے بولی

توانعم نے ہاں میں سر ہلایا اور لالی خوشی خوشی اس کی چنری میں جانے کو تیار ہو گئی
اس نے آہستہ سے گھونگھٹ اٹھا کر اسے دیکھا

ماشاءاللہ یار تم تو بہت خوبصورت ہو لیکن میرے زاہد ادا مجھے زیادہ پیارے ہیں اگر کبھی ٹیم کی بات آئی تو میں تو اپنے ادا کا ہی ساتھ دوں گی۔ تمہاری نند اس معاملے میں بالکل بھی اچھی نہیں ہے

لیکن بے فکر رہو میں روایتی نندوں جیسی ہر گز نہیں ہوں میں ادا کو تمہارے خلاف بالکل بھی نہیں بر کاؤں گی بلکہ ان کے سامنے تمہاری بہت ساری تعریفیں کروں گی وہ بے حد شرارت سے کہتی اپنا لایا ہوا تحفہ اس کی گود میں رکھ چکی تھی

اب میری بار اپنا روحِ روشن اس طرف کریں سنیہا نے شرارت سے کہا انعم کو تھوڑا سا عجیب لگا نا جانے کیوں اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی

پہلے ہی وہ اپنی غلطی کی وجہ سے اپنی سہیلی کو خود سے دور کر چکی تھی اب ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اپنی دوستی کو کھونا نہیں چاہتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

سنیہانے چنڑی اٹھاتے ہوئے کہالیکن اسے دیکھتے ہی پریشان سے گھونگھٹ واپس گرآگئی
کیاہوابھابی پسند نہیں آئی۔لالی نے اچانک چنڑی گرانے پر پوچھا

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے بہت خوبصورت ہے وہ بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کرتی تھی اس کے قریب سے اٹھ کر نیچے چلی گئی

لالی اس کے پیچھے جاناچاہتی تھی لیکن زاہد کی امی ان کو یہاں انعم کے پاس بٹھا کر گئی تھیں

ارے کیاہو گیااسے ایسے کیوں چلی گئی وہ پریشانی سے بڑبرائی
کیونکہ اس نے مجھے یہاں دیکھ لیا۔میں اس کی سہیلی ہوں شاید اس نے کبھی آپ کے سامنے میرا ذکر بھی کیاہو گا میں سندس ہوں اس کی دوست وہ مدھم سے لہجے میں بولی تولالی بات کی گہرائی تک پہنچ گئی

میں بہت پریشان ہوں لالی پلیز میری مدد کریں میں اپنی دوست کو کھونا نہیں چاہتی وہ لالی کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

https://www.zubinovelszone.com

لالی کو تو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے۔ وہ اس کی مدد کرنا چاہتی تھی لیکن دنیہا کا دل دکھا کر اپنی بہن کو کھولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

تم پریشان نہ ہو ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اس کی ناراضگی زیادہ طویل نہیں ہوتی وہ خود ہی مان جائے گی کچھ دنوں میں لالی اسے بے فکر کرتے ہوئے بولی لیکن اس کے باوجود بھی وہ بے فکر نہ ہو سکی

oooooo

سندس سے وہ ہر طرح کے رابطہ ختم کر چکی تھی۔ وہ نہ تو اس کا فون اٹھاتی تھی اور نہ ہی اس سے بات کرتی تھی لیکن یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ زاہد اداکی دلہن ہو سکتی ہے

اتنے دنوں کے بعد اسے دیکھ کر اسے خوشی تو ہوئی تھی اس سے زیادہ خوشی ہوئی یہ جان کر ہوئی تھی کہ وہ زاہد کی بیوی ہے زاہد اس کے لئے بالکل سگے بھائیوں جیسا تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے پرفیکٹ تھے

لیکن اس نے اسے جھوٹ بولا تھا دوستی میں جھوٹ کی گنجائش نہیں ہوتی لیکن سندس نے ہر موڑ پر جھوٹ کا سہارا لیا اس کا کہنا تھا کہ وہ اس لڑکے کو نہیں جانتی اور نہ ہی پہلے کبھی اسے دیکھا ہے

وہ اس کے سامنے اپنے بھائی کو پہچاننے سے انکار کر چکی تھی وجہ جو بھی تھی لیکن اس نے دوستی میں فراڈ کیا تھا جس کی کوئی معافی نہیں تھی

چاہے جو بھی ہو جائے وہ اسے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی وہ ابھی اسے احساس دلانا چاہتی تھی کہ اس نے اپنی دوست ہرٹ کیا ہے۔

ابھی وہ اپنی سوچ میں گم تھی جب اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا اس نے پلٹ کر دیکھا تو اس کا دل کانپنے لگا

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کے پیچھے تراب حیدر شاہ ہو سکتا ہے اس نے جلدی سے پتلی گلی سے بھاگنا چاہا لیکن تراب نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا

میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں کیا تم تھوڑا سا وقت دے سکتی ہو مجھے وہ آج پہلی بار اجازت مانگ رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا کو اپنا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوا نہ جانے کیوں وہ اس کے سامنے گھبراتی تھی۔ جب کہ وہ کبھی بھی اس پر غصہ نہیں ہوا تھا اور نہ ہی اسے ڈانٹا تھا لیکن پھر بھی نہ جانے کہاں سے اس کا تھوڑا سا ڈر اس کے دل میں گھر کر گیا تھا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اور پلیز میرا راستہ چھوڑیں میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ سے کسی قسم کی کوئی بات کرنا چاہتی ہوں وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تراب نے جھٹکے اسے کھینچ کر اپنے بے حد قریب کر لیا

میں نے کہا نہ زیادہ وقت نہیں لگے گا بس تھوڑا سا وقت لو نگا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے وہ سمجھا رہا تھا

لیکن مجھے نہیں کرنی اور پلیز ہر بات میں زور زبردستی نہیں چلتی مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق رکھنا ہے وہ غصے سے بولی

شہزادی میں نے کہا نہ بس دو منٹ صرف دو منٹ کے لئے میری بات سن لو وہ التجا کر رہا تھا

میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی آپ کی بات سننے کی روادار نہیں ہوں میرا راستہ چھوڑیں اور پھر کبھی میرے راستے میں آنے کی کوشش مت کیجئے گا

وہ اسے خود سے دور کرتی پیچھے ہٹی

شہزادی اب تم پھر مجھے وہ کرنے پر مجبور کر رہی ہو جو میں تمہارے ساتھ نہیں کرنا چاہتا بر حل میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں تم سے جو چاہے جب چاہے بات کر سکتا ہوں کوئی مجھے نہیں روک سکتا وہ اپنا غصہ ضبط کرنے کی بہت کوشش کر رہا تھا لیکن اب اس کا غصہ برداشت سے باہر ہونے لگا

میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی جلکہ آپ کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی اپنے کام سے مطلب رکھے وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی تیزی سے اس کے قریب سے گزر گئی اس کا دل بہت بے ترتیب ہو چکا تھا دھڑکنوں نے عجیب سپیڈ پکڑ رکھی تھی

اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے دوبارہ نہ پکڑ لے۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہر طرف دیکھنے لگی کہیں کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں وہ تراب سے دور رہ سکتی پھر ہمت کر کے واپس سندس کے پاس آ بیٹھی جہاں لالی بیٹھی ہوئی تھی

اس کے لیے یہی جگہ بہتر تھی وہ بس تراب حیدر شاہ کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی چاہے اس کے لیے تراب کی بہن کا ہی ساتھ کیوں نہ بیٹھنا پڑے

○○○○○○○○

ولیمہ شروع ہوا تو ہر کوئی اپنے اپنے کام میں بزی ہو گیا۔

عالم کو تو یہاں آتے ہی اس کے بہت سارے جاننے والے مل گئے تھے جبکہ نین انعم کے پاس تھی۔

اور انعم کو ساری بات بھی بتا چکی تھی۔ پہلے تو انعم ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئی لیکن اب وہ بھی اپنی بھابی کو انصاف دلانے کے لیے اس سے کی مدد کرنا چاہ رہی تھی لیکن سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کیا جائے

یار دا نین تم جب تک مجھے کلیئر نہیں بتاؤ گی کہ تم کیا کرنا چاہتی ہو میں تمہاری مدد کیسے کروں اور عائزہ کا تو دماغ اس معاملے میں بالکل خالی ہے

اسے تو یہ سب کہنے کے بارے میں سوچنا بھی مت اتنی بڑی چمچی عالم ادا کی فوراجا کر انہیں بتا دے گی۔ انعم ساتھ ساتھ مشورہ بھی دیا

ہاں یار یہ تو مجھے پتا ہے وہ سچ میں عالم کی بہت بڑی چمچی ہے کوئی بات اس سے راز نہیں رکھ جاتی میں تو اب اسے کچھ بھی بتانے کا رسک نہیں لے سکتی

لیکن کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا مجھے عالم سے بدلہ لینا ہے انہوں نے میرا اتنا خوبصورت میک اوور ایک سیکنڈ میں برباد کر دیا

ایسے تو میں بھی نہیں جانے دوں گی

اور تمہیں پتا ہے میرے سارے میکپ کی تباہی نکال کر کہتے ہیں لو بدلہ لو اب انہیں لگتا ہے میں ہار جاؤں گی ہر گز نہیں میں تو انہیں نانی دادی اور اس کے پیچھے کی ساری دادی نانی یاد کروا کر سکون کا سانس لونگی

وہ غصے میں اس انداز میں بڑبڑائی کہ انعم مسکرا دی

بس پھر ٹھیک ہے ہمت مت ہارنا اور کوئی نہ کوئی آئیڈیا تو ہم نکالیں گے دیکھو تمہارے پاس آج کا دن ہے بدلہ لینے کے لیے ورنہ بعد میں تو روٹین والی لائف شروع ہو جائے گی تمہیں جو بھی کرنا ہے آج ہی کرنا ہو گا انعم نے اسے مشورہ دیتے ہوئے ہر طرف نظر دہرائی تو اسے ایک عورت نظر آئیں

مل گیا آئیڈیا ادھر دیکھو اس نے سامنے عورت کی جانب اشارہ کیا تو دانین نے اس 55 سے 60 سالہ عورت کو دیکھا جو اس عمر میں بھی خود کو نفاست سے تیار کیے ہر طرف گھوم رہی تھیں

یار انہیں دیکھو تو سہی اس عمر میں بھی کتنی تیار شیار ہو کر آئی ہیں انہیں دیکھ کر نین کو حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی کا بھی جھٹکا لگا تھا بلا اس عمر میں اس طرح کی تیاری

ہاں تو ہر کوئی تمہاری طرح اپنے اندر بوڑھی روح تو نہیں بسا کر بیٹھا نہ اور ویسے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا انسان کا دل جوان ہونا چاہیے اور ان کے انداز سے دیکھو ان کا دل کتنا جوان ہے اب جلدی سے آجاؤ

تمہارا کام یہی بن سکتا ہے وہ اسے مشورہ دیتے ہوئے بولی تو وہ فوراً ہاں میں سر ہلاتے آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھتی چلی گئی۔

○○○○○○

السلام علیکم آنٹی کیا میں تھوڑی دیر آپ سے بات کر سکتی ہوں وہ ان کے قریب آکر پوچھنے لگی تو انہوں نے ایک نظر سر سے پیر تک اسے دیکھا

لڑکی میں تمہیں کس اینگل سے آنٹی نظر آتی ہوں اور جاؤ تم میں خوبصورت لڑکیوں سے بات نہیں کرتی وہ ادا سے کہتی وہاں سے جانے لگیں دانین کو اپنا کام ہوتا نظر آیا تو فوراً بھاگ کر ان کے سامنے آگئی

بالکل ٹھیک کہا آپ نے آپ کو مجھ سے بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔میرا شوہر ہی مجھ سے بات نہیں کرتا تو پھر کوئی اور مجھ سے بات کیوں کرے گا۔۔۔۔۔اور خاص کر جب آپ جیسی اتنی حسین عورت یہاں ہو تو بلا کوئی ہم جیسی لڑکیوں سے بات کرنا کیوں پسند کرے گا دانین نے اوور ایکٹنگ کی انتہا کر دی

لڑکی ڈرامے اچھے کرتی ہو اب جلدی سے مجھے بتاؤ مسئلہ کیا ہے وہ پکی عمر کی عورت تھی اس کے شرارتی انداز کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئیں

جبکہ دانین اپنی چوری پکڑے جانے پر تھوڑی شرمندہ ہوئی پھر کھلکھلا کر ہنسی

پہلے آپ وعدہ کریں کہ آپ میری مدد کریں گیں ورنہ میں آپ کو کچھ نہیں بتادوں گی وہ منہ بنا کر بولی تو آنٹی نے اسے سامنے چلنے کی جانب چلنے کا اشارہ کیا

اور اسے اپنے سامنے والی کرسی پر بٹھا کر اسے شروع ہو جانے کا حکم سنایا۔اور دانین بنا دائیں بائیں دیکھے ایک ہی سپیڈ میں ان کے سامنے اپنی ساری کہانی بیان کرنے لگی

○○○○○

وہ اپنے آپ کو کب سے بھی کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس کر رہا تھا اس کے دوست بھی بار بار ہنس کر اس کی جانب دیکھ رہے تھے

تم بار بار اس طرح سے کیوں ہنس رہے ہو۔۔۔

ہوا کیا ہے۔۔۔!

بتاؤ مجھے یہ وقفے وقفے سے شرما کر لڑکیوں کی طرح ہنسنا کہاں سے سیکھا ہے تم لوگوں نے اس بار وہ انہیں گھورتے ہوئے پوچھنے لگا وہ کب سے برداشت کر رہا تھا اور اب اس کے پاس ہونے لگی تھی

کچھ نہیں عالم ہم تو بس ایسے ہی ہنس رہے تھے اور ہنستے تو صرف تم نہیں ہو ہم لوگ تو خوش باش لوگ ہیں ہنستے مسکراتے رہتے ہیں سامنے کھڑے لڑکے نے فوراً جواب دیا

۔وہ عالم کا قریبی دوست تو ہرگز نہیں تھا لیکن اس کے ساتھ بزنس ریلیشن شپ سٹرانگ تھا

عالم کو کچھ نہ کچھ گڑ بڑ کا تو احساس ہو رہا تھا ان لوگوں کا بار باریوں ہنسنا۔ وہ بہت بار نظر انداز کر چکا تھا

دو تین بار تو اس نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک دیکھا تھا کہ اس کی ڈریسنگ میں کوئی خرابی تو نہیں یہاں تک کہ دو بار اپنے موبائل کا کیمرا اون کر کے خود کو دیکھا اس میں کہیں کوئی کمی نہیں تھی جس پر وہ لوگ ہنس پاتے تو پھر آخر مسئلہ کیا تھا یہ لوگوں کے ساتھ

ابھی وہ یہی سب کچھ سوچ رہا تھا جب اچانک اوپر کی طرف سے ایک لال گلاب اس کے اوپر آ گرا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کا قہقہ بلند ہوا عالم نے گلاب ہاتھ میں لیتے ہوئے چاروں جانب دیکھا

یہ پھول اس کے لیے ہی پھنکا گیا تھا اسے یقین ہو گیا تھا اور ان سب کے قہقوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل بھی نہیں تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو تقریبا پچاس ساٹھ سالہ عورت اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں بلکہ شرما بھی رہی تھیں

وہ نظر انداز کرتا ہوا ان لوگوں کی جانب متوجہ ہوا جو ابھی بھی اسی طرح ہنس تھے اس نے گھور کر دیکھا اندازہ لگانا مشکل ہر گز نہیں تھا کہ وہ لوگ اسی کی وجہ سے ہنس رہے تھے

کیا وجہ ہے تم لوگوں کی بتسی کیوں باہر پڑی ہے

کیا مسئلہ ہے یار ایک عورت ہے ہنس رہی ہیں اپنی زندگی جی رہی ہیں اور تم لوگ اس طرح سے اس کا مذاق بنا رہے ہو بہت غلط بات ہے عالم نے گھورتے ہوئے بولا

عالم کو یہی لگا تھا کہ وہ اس عورت کی تیاری دیکھ کر اس طرح سے ہنس رہے ہیں اور عالم کو یہ بات بہت بری لگی تھی

یار ہم اس لیے نہیں ہنس رہے۔ ہم اس لیے ہنس رہے ہیں کیونکہ وہ تمہیں کب سے لائن دے رہی ہیں۔ میرا مطلب ہے کب سے تمہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہیں ہیں

مطلب کہ اس عمر میں بھی ان کے ایسے شوق ہیں ماشاءاللہ نظر بد سے بچائے ویسے بندہ غلط سلیکٹ کیا ہے انتہا کا خشک مزاج یہاں تو انہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا ان کی چوئس پر افسوس ہو رہا ہے مجھے سامنے کھڑے لڑکے نے افسوس سے کہا

https://www.zubinovelszone.com

ارے ایسا کچھ نہیں ہے تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی وہ بلا ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔ کوئی کتنا بھی فری کیوں نہ ہو لیکن اس عمر میں ایسی حرکت کرنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا عالم نے ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہی

لیکن اگلے ہی لمحے اس کی غلط فہمی دور ہو چکی تھی جب ایک اور لال اس کے اوپر آ گرا اس نے پلیٹ کر دیکھا

غلط فہمی ہمیں نہیں تمہیں ہوئی ہے ابھی وہ یہیں پر آئے گیں اور تمہیں ڈیٹ کے لیے بھی پوچھ لے گیں لڑکے کا انداز شیطانی تھا

اوشٹ اپ تم لوگوں کی سوچ ہی فضول ہے میں زرا تراب کو دیکھ کر آتا ہوں وہ انہیں نظر انداز کرتا باہر نکل گیا جب کہ اصل وجہ اس عورت کی نظروں سے بچنا تھا

ابھی وہ باہر آیا ہی تھا جب اسے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا اس نے مڑ کر دیکھا تو وہی عورت اس کے پیچھے آہستہ آہستہ اپنی ساڑھی سنبھالتی ہوئی چل رہی تھیں عالم نے مڑ کر دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر شرمائیں عالم اخلاقیات نبھاتے ہوئے ذرا سا مسکرایا اس کا ارادہ یہاں سے بھاگنے کا تھا جبکہ اس کے مسکرانے پر سامنے کھڑی عورت اس انداز میں شرمائی کے عالم شرمندہ ہو کر رہ گیا

اور پھر شرمانے کا انداز ایسا تھا کہ تو بی اگلے ہی لمحے اپنی ساڑھی کا پلو اپنے لبوں میں دباتیں کسی کم عمر حسین دوشیزہ کی طرح اندر بھاگ گئیں

یااللہ یہ کیا ہو رہا ہے کہ یہ میں کسی دوسرے چکر میں تو نہیں پھنس رہا کہیں وہ میری مسکراہٹ کا الگ مطلب تو نہیں لے رہیں

وہ یہ سب سمجھنے کے معاملے میں بالکل زیرو تھا میں

یااللہ میں اپنی نین کو سمجھ جاؤں یہی بہت ہے پلیز آنٹی جی کو تھوڑی سی عقل دے کیا اس عمر میں ایسی حرکتیں زیب دیتی ہیں

وہ آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا

جب کہ اس کی تلاش تراب تھا وہ اندر کہیں نہیں ملا تو وہ اسے ڈھونڈتا ہوا باہر آ گیا اسے گاڑی کے قریب ہیں وہ سموکنگ کرتے ہوئے نظر آیا

ooooo

کیاہوا تم یہاں کیوں کھڑے ہو میں اندر تمہیں کب سے ڈھونڈ رہا تھا اندر ہمارے بزنس سرکل کے بہت سارے لوگ تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے اور تم یہاں ہو۔۔ وہ اس کے پاس آ کر پوچھنے لگا

ہاں مجھے اندر کافی عجیب لگ رہا تھا عجیب سا ماحول ہے ادھر مجھ سے وہاں رہ نہیں گیا تم سناؤ کیا چل رہا ہے آج کل۔۔۔۔۔؟

نین اور تمہاری ناراضگی کہاں تک پہنچی۔۔۔۔؟

کچھ ٹھیک ہوا یا ابھی تک نہیں وہ اپنی بات نظر انداز کرتا اس سے سوال کرنے لگا

ٹھیک ٹھیک نہیں بلکہ بہت اچھا ہو رہا ہے سب کچھ ماشاءاللہ سے سب کچھ ٹھیک ہے۔ یہ تو نہیں جانتا کہ نے مجھے معاف کیا ہے یا نہیں لیکن ٹام اینڈ جیری کا جھگڑا شروع ہو گیا ہے

میرا مطلب ہے اس سے لڑنے جھگڑنے میں تو پیار کرنے سے بھی زیادہ مزا آتا ہے ویسے مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی شرارتی ہو گی عالم کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی

تراب دیکھ کر مسکرایا بہت بہت مبارک ہو بہت خوشی ہوئی سب کچھ ٹھیک ہو گیا اب دعا کرو کہ میری زندگی میں بھی سب کچھ ٹھیک ہو جائے وہ خوش دلی سے اس سے کہتا اپنی بات کرنے لگا

میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا تم پریشان کیوں ہو رہے ہو بس یہ انعم کی شادی آج ختم ہو گئی نہ دیکھنا میں دو ہی دن میں تمہارا کام کروں گا۔ عالم نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا تو تراب نے نہ میں سر ہلایا

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا عالم کیونکہ سب ٹھیک تب ہو گا جب سنیہا میری بات سننے کی کوشش کرے گی وہ میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی

مجھے نہیں پتا کہ مجھ سے ایسی کونسی غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ مجھ سے بات کرنا پسند نہیں کرتی میں نے تو کبھی بھی اس کا دل نہیں دکھایا۔

صفدر شاہ کا کہنا ہے کہ اس کی بیٹی جو فیصلہ کرے گی وہ اس کا وہ فیصلہ مان لے گا اور اگر سنیہا مجھ سے بات ہی نہیں کرے گی تو میں کیسے اسے اپنے اور اس کے رشتے کے بارے میں سمجھاؤں گا

مجھے دیکھتے ہی وہ مجھ سے اس قدر خوفزدہ ہو جاتی ہے جیسے میں کوئی انسان نہیں بلکہ جن ہوں جو اسے کھا جاؤں گا

مجھے سمجھ نہیں آتا عالم میں کیا کروں۔۔۔؟

بس سنیہا مجھے سمجھ جائے وہ سمجھ جائے کہ میں اس سے کتنا پیار کرتا ہوں میں اس سے جدائی برداشت نہیں کر سکتا

وہ میری زندگی ہے مجھے وہ ہر قیمت پر چاہیے میں اسے کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا وہ پوری شدت سے بول رہا تھا

اور یہ بات غلط نہیں تھی صفدر شاہ کا کہنا تھا کہ ان کی بیٹی اپنی زندگی کے بارے میں جو فیصلہ کرے گی وہ اسی پر مہر لگا دیں گے اور اگر سنیہا تراب سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی تو وہ کیسے اس رشتے کے لیے حامی بھرنے کے لیے مناتا۔

وہ نا تو گھر سے باہر نکلتی تھی اور نہ ہی آج کل یونیورسٹی جا رہی تھی اس کا سارا سارا وقت حویلی میں گزرتا تھا تراب نے دو تین بار سوچا کہ وہ حویلی جا کر اس سے بات کرے لیکن پھر بھی بات وہیں تھی وہ زور زبردستی یا تو رعب جما کر اسے منا نہیں سکتا تھا

وہ اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا نہ کہ اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی کرنا چاہتا تھا

خیر چھوڑ دو ان سب باتوں کو میں نے تمہیں بتانا تھا کہ مجھے شام میں فون آیا تھا واصف چاچو کا وہ صبح کے پانچ بجے تک تقریباً پاکستان پہنچ جائیں گے تو تم کسی کو ایئر پورٹ بھیج کر انہیں منگوا لینا

روحان ان کے ساتھ ہی ہو گا وہ تو سندس کی شادی تک پہنچ جانا چاہتے تھے لیکن فلائٹ نہیں ملی ۔جب کہ روحان کی ضد کو دیکھتے ہوئے جیسے ہی انہیں فلائٹ ملی وہ فوراً ہی پاکستان کیلئے روانہ ہو گئے

صبح تقریباً پانچ بجے وہ لوگ یہاں پہنچ جائیں گے یاد سے کسی کو بھیج دینا وہ اپنا سگریٹ ختم کرتا عالم کے ساتھ اندر کی جانب قدم بڑھانے لگا تو عالم نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا

○○○○○○

ولیمہ کی تقریب ختم ہونے میں نہیں آ رہی تھی جبکہ اس عورت نے عالم کو تنگ کر رکھا تھا وہ الگ الگ لوگوں کے ہاتھوں اسے پھول بھجوائے رہی تھیں

عالم کے پاس پورا گلدستا تیار ہو چکا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ تھی کون کبھی بہارا اسے سب سے چھپا کر آنکھ مارتی تو کبھی فلنگ کس پاس کرتی پر کبھی کبھی عجیب قسم کے اشارے کرتے دوپٹے کو منہ میں لے کر نوعمر دوشیزہ کی طرح شرماتی۔عالم اس سے کیسے بچے اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا

سات گھنٹے کی اس تقریب میں اس کا برا حال ہو چکا تھا جبکہ نین اسے کہیں نظر نہیں آرہی تھی ۔اب اس کی برداشت کی انتہا ہو چکی تھی

وہ غصے سے تن فن کرتا اس عورت کے پاس آگیا کب سے اس کے دوست بھی اس پر ہنس رہے تھے کبھی اسے دیکھ کر خاموش ہو جاتے تو کبھی پھر سے عالم کی سچویشن کو انجوائے کرنے لگتے

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ بی بی کیوں بار بار اس طرح سے مجھے اشارے کر رہیں ہیں کبھی پھول بھیج رہے ہیں یہ ساری حرکتیں افف کیا اس عمر میں آپ کو زیب دیتی ہیں یہ چھچھوڑی حرکتیں وہ ان کے سر پر سوار بے حد غصے سے سوال کرنے لگا یہ سب کچھ برداشت کرنا اب ناممکن ہو چکا تھا ایسی سچویشن سے وہ پہلے کبھی نہیں گزرا تھا

اس عمر سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے آپ سے تقریباً دو سال بڑی ہوں گی

اب محبت میں اتنا فرق تو چلتا ہی ہے وہ ایک ادا سے کہتی اس کے قریب ہوئی عالم تو ان کے لفظ

محبت پر حیرت کے سمندر سے غوتا لگا کر باہر نکلا

محبت کون سے محبت کس کی محبت وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگا

ارے میری اور آپ کی محبت اور بلا کس کی محبت کی بات کرونگی میں

میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور میں جانتی ہوں تم بھی مجھے بہت چاہتے ہو تمہاری بیوی بھی

بہت پیاری ہے

لیکن ایسی نازک لڑکیاں آج کل کہاں ساتھ نبھا پاتی ہیں آج کل تو ہمارے جیسے لڑکیاں چلتی ہیں

ان کا حیسن تو عمر کے ساتھ ڈھل جائے گا لیکن ہماری محبت کبھی کم نہیں ہو گی مجھے تو جب پتہ چلا

کہ تم مجھ سے اتنا پیار کرتے ہو میرا دل پگھل گیا تمہارے لئے

ویسے تم نے مجھے پہلی بار کہاں دیکھا کہ تم مجھ سے اس قدر والہانہ محبت کر بیٹھے ویسے مجھے تو تم سے

آج ہی محبت ہوئی ہے آج ہی تو دیکھا ہے میں نے تمہیں پہلی بار

وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ عالم تو ان کے الفاظ پر پریشانی سے ہی دیکھنے لگا وہ کب ان سے محبت کر بیٹھا۔اور وہ کون سی والہانہ محبت کے بعد کر رہی تھی۔اسے تو یاد بھی نہیں پڑتا تھا کہ اس سے پہلے اس نے کبھی بھی انہیں دیکھا ہے یا ان سے بات کی ہے

بی بی مجھے لگتا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے آپ میرے خیال میں غلط جگہ پر آگئی ہے عالم نے ان کی غلط فہمی دور کرنی چاہی۔

مجھے کی ڈاکٹر کے پاس جانا ہوا تو یہی چلا چلی جاؤں گی کیونکہ ڈاکٹر میرا بھانجا ہے وہ زاہد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔ مطلب کی یہ محترمہ زاہد صاحب کی سگی خالہ تھیں اور زاہد سے تقریبا ڈیڑھ سال بڑے عالم کو وہ اپنی محبت کی روداد سنا رہی تھیں

دیکھیں بی بی اس عمر میں آپ کو یہ ساری حرکتیں زیب نہیں دیتی۔ تھوڑا سا ہوش کرے اگر زاہد آپ کے بیٹے جیسا ہے تو میں اس کا سالہ ہر لحاظ سے میں بھی آپ کے بیٹے جیسا ہی ہوں

پلیز یہ ساری حرکتیں بند کریں کیوں بڑی محفل میں تماشا بنانے کی کوشش کر رہی ہیں پتہ نہیں کس بے وقوف نے آپ کو اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے میں آپ سے پیار نہیں کرتا اور نہ ہی آپ کو پہلے کبھی دیکھا ہے آپ ضرور کسی غلط فہمی کا شکار ہیں

https://www.zubinovelszone.com

عالم بہت کم آواز میں انہیں سمجھا رہا تھا کہ کسی قسم کا کوئی تماشا نہ بنے لیکن سامنے والی عورت کے کان میں تو جیسے ہر جوں بھی نہ رینگی

مجھے کوئی کیوں کہے گا کیا میں تمہاری نظروں میں اپنے لیے یہ محبت یہ پاگل پن دیکھ نہیں سکتی

تمہاری نظر مجھ سے اپنے عشق کے افسانے بیان کر تیں ہیں لیکن تم لبوں سے نہیں بولو گے سب سمجھتی ہوں میں اس لیے گھبرا رہے ہو نا کہ دنیا ہماری محبت کو قبول کرے گی یا نہیں تمہیں بالکل ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے دنیا کون ہوتی ہیں ہم پر انگلیاں اٹھانے والے پیار کیا تو ڈرنا کیا

وہ پوری شدت سے ڈائلوگ بازی کر رہی تھیں ان کے انداز پر عالم کا دماغ خراب ہو گیا

ooooooo

وہ اس کا ہاتھ تھامیں اپنی محبت کے گن گا رہی تھیں جبکہ عالم تو حیرانگی سے بس انہیں سنی جا رہا تھا

یہ دنیا تو سالوں سے محبت کرنے والوں کی دشمن ہے محبت میں جہاں ماہیوال نے دودھ کی نہریں نکال دیں وہی انار کلی کو دیوار میں چنوا دیا گیا

https://www.zubinovelszone.com

محبت تو صدیوں سے امر ہے اس دنیا والوں نے محبت کو کہاں سکون کا سانس لینے دیا ہے تم کا گھبرا مت مایوال اور انار کلی نے محبت کی مثالیں مر قائم کی تھی لیکن ہم دونوں زندہ رہ کر کریں گے

تمہیں دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں میں لڑوں گی تمہارے لیے

وہ اپنی دھن میں بولے جارہی تھیں عالم کو لگا کیا آپ اگر اس کی جان نہ چھوٹی تو وہ یہیں پر کھڑے کھڑے بھی ہو جائے گا عالم نے فوراً اپنی جیب سے ایک کارڈ نکال کر ان کی حوالے کیا

یہ ڈاکٹر اسد ہے پاگلوں کا علاج کرتا ہے پلیز اس کے پاس جائیں مجھے یقین ہے آپ کو کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہو گا اور اللہ کا واسطہ ہے میری جان چھوڑیں۔

میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں اور اپنی بیوی سے بے حد محبت کرتا ہے میں نہیں کرتا آپ سے محبت اللہ آپ کو شفا دے وہ تیزی سے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھڑواتا وہاں سے بھاگنے والے انداز میں نکلا تھا۔

جبکہ اپنے ہاتھ میں پکڑا ڈاکٹر اسد کا کارڈ دے کر وہ کھلکھلا کر ہنسیں۔ جب کہ پلر کے پیچھے کھڑی دانین دیکھتی ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی

○○○○○○

واو آنٹی آپ نے تو کمال کر دیا وہ ان کے قریب آتے ہوئے بولی تو انہوں نے اسے گھور کر دیکھا

پھر آنٹی لڑکی تم مجھے بار بار آنٹی بول کر آخر ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔۔!
تم سے بمشکل تین سال ہی بڑی ہوں گی میں وہ اسے دیکھتے ہوئے برا منا کر بولیں

او سوری سوری آنٹی میرا مطلب ہے بیوٹیفل لیڈی یہ لیں وہ ایک کاغذ پر لکھا نمبر انہیں دینے لگیں
یہ کیا ہے۔۔۔؟ آنٹی فون نمبر دیکھ کر پوچھنے لگیں

یہ میرے ہسبنڈ کا نمبر ہے آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ انہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑیں گیں
کسی لڑکی کا میک اپ خراب کرنے والا بہت بڑا گناہ گار ہے تو آپ کیا اس گنہگار کو ایسے ہی چھوڑ دیں گیں۔۔۔؟

آپ کو آپ کے میک اپ کی قسم اتنی آسانی سے معاف نہیں کرنا ان کو وہ انہیں ایموشنل کرتے ہوئے بولی

بس بس لڑکی بہت ڈرامے کرتی ہو تم لیکن تمہارے ساتھ سچ میں زیادتی ہوئی ہے فکر مت کرو تمہارے شوہر کو اتنی آسانی سے تو چھوڑوں گی نہیں

۔روز جیسے ہی گھر آئے گا فوراً فون کیا کروں گی محبت کی ہے توڑ نا کیا وہ آنکھ دبا کر کہنے لگیں تو دانین کھلکھلا کر ہنسی

فانین تو خوش ہو گئی جبکہ سیڑھیوں کے اوپر تراب اور عالم ان کا مکمل منصوبہ سن چکے تھے تراب جہاں عالم کی حالت دیکھ کر بے حد خوش تھا وہیں اس کے اصل وجہ جان کر حیران رہ گیا

عالم تیری والی واقعی بہت پہنچی ہوئی چیز ہے وہ ہنستے ہوئے بولا
جانتا ہوں لیکن اگر یہ پہنچی ہوئی چیز ہے تو رستے میں تو ہم بھی نہیں اب تو اس لڑائی میں اور بھی مزا آئے گا۔وہ دلکشی سے مسکرایا
ooooooo

رسم ختم ہو چکی تھی سب لوگ ہی واپس گھر جانے کو تیار تھے

آہستہ آہستہ ہال خالی ہو رہا تھا سنیہا ابھی باہر نکلنے ہی والی تھی جب اچانک سامنے سے آتے ویٹر نے اس کے کپڑوں پر ڈرنک گرادی

سنیہا یار تمہاری ڈریس تو خراب ہو گئی اوپر میرا کمرہ ہے وہاں جا کر اس داغ کو دھو لو ورنہ ڈریس خراب ہو جائے گی سندس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا وہ سندد سے بات تو نہیں کر رہی تھی لیکن اتفاق سے تراب کی نظروں سے بچنے کے لئے وہ سارا دن اسی کے پاس رہی تھی

نہیں کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائے گا وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے بولی تو سندس نے اس کا ہاتھ تھام لیا

یار میں کونسا تمہیں اپنے پاس رکھنے کے لئے کہہ رہی ہوں صرف کپڑوں کا داغ دھونے کے لئے کہہ رہی ہوں اچھا نہیں لگتا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو سنیہا ہاں میں سر ہلاتی اوپر کی جانب چلی گئی

چلو تقریباً سب مہمان جا چکے ہیں بس کچھ ہی رہتے ہیں اور انہیں باہر سی آف کرنا چلنا ہے زاہد اس کے پاس آتا اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ باہر لے آیا

سینہا کہاں رہ گئی۔۔۔۔! زایار ہر جانب سنیہا کو دیکھتا پازیب سے پوچھنے لگا

وہ تو میرے خیال میں آپ کی دوسری گاڑی میں جا چکی ہے کیا نام تھا ہاں لالی کے ساتھ سندس نے فوراً جواب دیا تھا زاہد نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کا ہاتھ دبا کر اسے خاموش رہنے کا کہہ چکی تھی

لیکن وہ تو ہمارے ساتھ آئی تھی اور جانا بھی ہمارے ساتھ تھا لگتا ہے وہ پہلے نکل گئی دراصل چاچی کی طبیعت آجکل خراب رہتی ہے نہ تو وہ انھیں زیادہ دیر اکیلا نہیں چھوڑتی

شاید اسی لیے شیر کے ساتھ گھر واپس چلی گئی ہو گی وہ زاہد سے ملتے ہوئے بولا تو سندس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

ان کے جاتے ہی زاہد اس کی جانب متوجہ ہوا۔

تم نے جھوٹ کیوں بولا انعم سنیہا تو ہمارے سامنے اوپر کی جانب گئی تھی میرے خیال میں وہ ہمارے کمرے میں گئی تھی وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا

سندس سے کچھ نہیں بولی کیونکہ سنیہا خود نیچے آچکی تھی

زاہد ادا زایا را دا کہاں ہیں

سیر ادا تو کافی دیر پہلے ہی جا چکے ہیں وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی شاید اندر ہال میں اسے ڈھونڈ کر آئی تھی

وہ لوگ تو چلے گئے ابھی زاہد نے فوراً کہا
ایسے کیسے چلے گئے مجھے بھی تو ان کے ساتھ جانا تھا کہ جلدی سے اپنا فون ڈونڈنے لگی

کوئی بات نہیں سنیہا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم تمہیں چھوڑنے جائیں گے بلکہ ابھی تو بہت سارے مہمان ہیں تم تھوڑا سا انتظار کرو پریشان مت ہو میں اور زاہد خود تمہیں گھر چھوڑ دیں گے

وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تو سنیہا نے نہ میں سر ہلایا
نہیں مجھے ابھی اور اسی وقت گھر جانا ہے زاہس ادا آپ پلیز زایار ادا کو فون کریں وہ واپس آئیں اور مجھے لے کر جائیں اپنے ساتھ وہ اسے نظرانداز کرتی زاہد سے کہنے لگی

زاہد ہاں میں سر ہلا کر اپنا فون نکالنے لگا جس پر سندس نے اسے گھور کر دیکھا۔
لیکن تب ہی تراب کی گاڑی وہاں آ کر رکی

زاہد کسی کو فون مت کریں سنیہا کو ادا گھر چھوڑ دیں گئے ہیں نادا آپ بھی گاوں ہی جا رہے ہیں نا سنیہا کو بھی چھوڑ دیں وہ اس سے فون لیتے ہوئے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرنے لگی

اور ساتھ ہی تراب کو بھی کو اشارہ کیا۔اسے لگا جیسے وہ اس سب کا پلان کر کے بیٹھی تھی

نہیں مجھے کسی کے ساتھ نہیں جانا میں اپنے ادا کے ساتھ جاؤں گی یا زاہد ادا آپ خود مجھے چھوڑ آئیں وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی

ہر بات پر ضد نہیں کرتے شہزادی آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں گا جلدی کرو میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے وہ اس کا ہاتھ تھام تقریباً زبردستی سے اپنی گاڑی میں بیٹھنے لگا

زاہد کو اس کی یہ حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی
آپ چھوڑ آئیں ادا

زاہد اندر چلیں دیکھیں کتنے مہمان ہیں کیا سوچ رہے ہوں گے کہ ہم لوگ دروازے پر کیا کر رہے ہیں۔۔۔ماما بلا رہی ہیں آئیں اندر وہ لوگ چلے جائیں گے وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جانے لگی

انعم یہ تم کیا کر رہی ہو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم سنیہا کو کسی کے ساتھ کیسے بھیج سکتی ہو وہ تمہارا بھائی ہے سنیہا۔۔۔۔

وہ سنیہا کا شوہر ہے کوئی غیر نہیں اور اس سے بات کرنا چاہتے ہیں کتنے دنوں سے وہ کوشش کر رہے ہیں لیکن اس نے کہا ان کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔

گھر میں ان کی طلاق کی باتیں چل رہی ہیں اگر میں ان کی کچھ مدد کر سکتی ہوں تو اس میں کیا غلط ہے۔ میں جانتی ہوں میں غلط ہوں اپنی دوست کے ساتھ زیادتی کر رہی ہوں لیکن اپنے بھائی کو تڑپتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتی

پلیز زاہد مجھے غلط مت سمجھیں مجھے سنیہا اور اپنا بھائی دونوں بے حد عزیز ہیں۔
اور میں جانتی ہوں میرا بھائی اسے بے حد چاہتا ہے پلیز میرے بھائی کو ایک موقع تو دیا جائے وہ اپنے شہزادی کو اپنی محبت کا یقین ضرور دلائے گا وہ یقین سے بولی

جبکہ زاہد کے والدین اندر اس کے منتظر تھے وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا اندر چلا گیا

OOOO

مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا کیا آپ کو میری بات سمجھ نہیں آ رہی وہ کب سے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی نہ کھلنے پر وہ چلاتے ہوئے بولی

تم جو کہو گی سب ٹھیک ہے شہزادی بس ایک بار میری بات سن لو وہ آج پہلی بار منت کر رہا تھا

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی اور بار بار مجھے شہزادی کہنا بند کریں میرا نام سنیہا ہے وہ اپنے نام پر زور دیتے ہوئے بولی تو تراب مسکرا دیا

تمہارا نام جو بھی ہو شہزادی لیکن میرے لیے تو تم جب سے میری زندگی میں آئی ہو کسی شہزادی سے کم نہیں ہو

تراب حیدر شاہ تمہیں صرف شہزادی کہتا نہیں بلکہ اپنے دل کی شہزادی مانتا بھی ہے وہ بے حد محبت سے بولا

مجھے آپ کی یہ ساری باتیں نہیں سنیں گاڑی روکیں میں آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی ہوں بابا جلدی ہمارا کوئی فیصلہ کر دیں گے بہتر ہو گا کہ آپ آپ بھی یہ ساری امید چھوڑ دے

مجھے آپ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا وہ مضبوط لہجے میں بولی

کیا وجہ جان سکتا ہوں تمہارا کوئی تعلق نہ رکھنے کے فیصلے کی۔۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

آپ مجھے پسند نہیں ہیں اور کیا وجہ ہو سکتی ہے میں اس نکاح کے بارے میں کبھی بھی کچھ بھی نہیں جانتی تھی اگر اب کوئی آٹھ کا یہ کہے کہ میری اس سے شادی ہوئی ہے تو میں کیسے مان لوں ۔۔۔۔۔۔؟

میں آپ سے جوڑے اس نکاح کے بندھن کو سرے سے مانتی ہی نہیں ہوں اگر مجھے کچھ یاد ہی نہیں کہ کبھی میرا نکاح ہوا تھا تو میں کیسے اس رشتے کو مان سکتی ہوں وہ منظر جب میری نظروں کے سامنے کبھی پیش ہی نہیں آیا میں اس پر یقین کیسے کروں۔۔۔۔؟

نکاح میں دو لوگوں کی مکمل مرضی شامل ہوتی ہے لیکن اس نکاح میں میری کوئی رضامندی شامل نہیں

میں آپ کو اپنا شوہر نہیں مانتی اور نہ ہی میں اس نکاح کے بارے میں کچھ بھی جانتی ہوں اس کے پاس ایک مضبوط وجہ تھی

تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو لیکن اتفاق دیکھو میں بھی اس نکاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا میرا نکاح کب ہوا تمہارے ساتھ مجھے بھی یاد نہیں ہاں لیکن مانتا ہوں تم نہیں مانتی کوئی بات نہیں

کیونکہ یہ حقیقت ہے تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر تمہارے انکار کی وجہ یہ ہے تو میں تم سے دوبارہ نکاح کرنے کو تیار ہوں

بلکہ نکاح ہی کیوں مکمل شادی ہو گی ہماری لیکن تم اپنے باپ کے سامنے ہاں کرو گی۔۔۔ وہ ہار ماننے کو تیار نہیں تھا

میں آپ سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتی آپ کو اتنی سی بات سمجھ میں نہیں آرہی کیا مجھے آپ سے کوئی تعلق رکھنا ہی نہیں ہے مجھے آپ پسند ہی نہیں گئے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں تمہاری بات سمجھ گیا میں تمہیں پسند نہیں ہوں ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔۔

بتاؤ میں ایسا کیا کروں کہ تمہیں پسند آجاؤں وہ گاڑی روکتے ہوئے بولا سنیہا کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا

کیا مطلب ہے آپ کا آپ نے گاڑی کیوں روکی ہے گاڑی چلائیں مجھے گھر جانا ہے۔اب اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی

چھوڑ دوں گا تمہارے گھر پر بات سنو پہلے میری بتاؤ میں ایسا کیا کروں کہ تم مجھے محبت کرنے لگو۔۔۔۔۔۔؟

میں تمہیں پسند آجاؤں میں آج تک کسی کو بھی پسند نہیں آیا کوئی محبت نہیں کرتا مجھ سے

ماں بہن یہاں تک کہ باپ تک نفرت کرتا ہے مجھے کسی نے کوئی پیار نہیں دیا مجھے مجھے کسی کی محبت چاہیے بھی نہیں شہزادی

مجھے صرف اور صرف تمہاری محبت سے امیدیں تھیں میں نے کبھی کسی سے محبت نہیں مانگی کیونکہ مجھے یقین تھا کہ تم جب میری زندگی میں آو گی تو مجھے محبت دو گی اور اب میں تمہیں پسند نہیں ہوں۔۔۔

واو۔۔۔وہ جیسے اپنا مزاق اڑا رہا تھا

خیر اب تم بتاؤ کہ میں ایسا کیا کروں کہ میں تمہیں پسند آ جاؤں تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے تم میری امیدیں ایسے چھوڑ نہیں سکتی میں نے برسوں انتظار کیا ہے تمہارا یہ مت سوچنا کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا اس کے لہجے میں عجیب سی دیوانگی تھی۔سنیہا کو اس سے ڈر لگنے لگا

گاڑی چلائیں پلیز مجھے گھر جانا ہے وہ گھبراتے ہوئے بولی

گاڑی خراب ہو چکی ہے سنیہا اسی لیے یہاں پر کھڑی کر دی ہے لیکن تم چھوڑو اسے میں ٹھیک کر لوں گا تم چھوڑو ان سب کو تم بس یہ بتاؤ کہ میں ایسا کیا کروں کہ میں تمہیں پسند آ جاؤں

وہ ابھی تک اپنی ہی بات پر اڑا ہوا تھا گاڑی خراب ہو چکی تھی برستی بارش میں بیچ سڑک پر شاید وہ جنگل کے بیچوں بیچ کھڑے تھے۔

اوراس پاگل آدمی کو اپنی پڑی تھی۔ سنیہا سر پکڑ کر رہ گئی

○○○○○○

○○○

دیکھیں پلیز کچھ کریں مجھے گھر جانا ہے میرا فون تو میں نے پازیب کے بیگ میں ڈال دیا تھا آپ پلیز اپنے فون سے کسی کو فون کریں یا گاڑی ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ وہ اس اندھیری رات میں کافی خوفزدہ سی بول رہی تھی

جنگل سے جانوروں کی عجیب و غریب قسم کی آوازیں آرہیں تھیں جو اسے مزید خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔

سنیہا میری جان تم ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔؟ میں ہوں نا تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہوگا مجھے حارش پسند نہیں ہے شہزادی۔ زرا کم ہونے دو پھر ٹھیک کرتا ہوں گاڑی

اور میرا فون تو میں آتے ہوئے اپنے سگریٹز کے پیک کر ساتھ ٹیبل پر رکھ کر بھول گیا۔اب میرے پاس فون تو نہیں ہے۔ مگر گھبراو نہیں بارش کم ہونے دو اس برستی بارش میں تو کچھ سمجھ بھی نہیں ئے گا۔اور اندھیرے میں کچھ دیکھائی کیسے دے گا۔۔۔؟

تھوراانتظار کرلو وہ سمجھارہا تھا۔ لیکن وہ سمجھے بھی تو کوئی حل نکلے۔وہ گاڑی سے نیچے اترنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور اس آدمی کے پاس رہنااور بھی زیادہ مشکل تھا

وہ اس قدر پر سکون گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا جیسے اپنے گھر پر اپنے بیڈ پر آرام فرما رہا ہو

آپ کچھ کریں گے یا نہیں کریں گے بتا دیں تاکہ میں خود کچھ کرنے کی کوشش کروں وہ جذبات میں بہہ کر بولی۔ پھر خود ہی احساس ہو گیا کہ اس برستی بارش میں وہ خود بھی کچھ نہیں کر سکتی

شہزادی تم کون سے تیر مار لو گی اس برستی بارش میں یہاں پر ٹھیک سے کچھ نظر بھی نہیں آرہا اوپر سے اس قدر آندھی باہر نکلو گی تو یہ طوفانی بارش تمہیں اپنے ساتھ اڑا کر لے جائے گی۔

https://www.zubinovelszone.com

بول تو رہا ہوں تھوڑی دیر صبر کر جاؤ نکالتا ہوں کوئی حل اس برستی بارش میں بنا ٹارچ بنا موبائل لائٹ میں کیا وہاں جا کے مچھر ماروں تمہیں دو منٹ کا سکون نہیں ہے۔

شکر کرو کے اللہ کو ہم پر ترس آ رہا ہے جو ہر تھوڑی دیر کے بعد بجلی چمکا دیتا ہے جس سے اور کچھ نہ سہی ایک دوسرے کی شکل تو دیکھ رہے ہیں

اپنے آگے ہاتھ مارو چیک کرو وہ ڈش بورڈ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا سنیہا نے فوراً ہاتھ مارنا شروع کر دیا شاید وہ گاڑی ٹھیک کرنے کے لیے کوئی چیز ڈھونڈنے کا کہہ رہا تھا

سنیہا کے ہاتھ میں صرف ایک ڈبی آئی جو یقیناً سگریٹس کی تھی اس کے ہاتھ آتے ہی تراب اسے سے لے چکا تھا

شکریہ سب سے زیادہ مجھے اسی کی طلب تھی۔وہ فوراً سگریٹ نکالتا ڈبے کے بیچ ہی موجود لائٹر نکال کر اسے سلگانے لگا

مجھے سگریٹ پینے والے لوگوں سے چڑ ہے اس نے بتانا ضروری سمجھا تراب نے ایک نظر اسے دیکھا تھوڑی دیر میں بجلی چمکنے پر اس کا چہرہ قیامت ڈھا رہا تھا

اگر سگریٹ پینا چھوڑ دوں تو کیا میں تمہیں پسند آجاؤں گا وہ سوال کرنے لگا

نونیور سنیہا نے فوراً جواب دیا

تو پھر خاموشی سے برداشت کرو نہ تقریریں کیوں کر رہی ہو۔۔۔وہ بھنائے ہوئے لہجے میں بولا

اس کا بار بار نونیور سن کر اب وہ اکتانے لگا تھا

سنیہا ذرا سی کھڑکی کھول کر دھواں کو باہر کا رستہ دکھا رہی تھی۔کیونکہ ان جناب نے تو اپنی جانب کی کھڑکی بھی کھونے کی غلطی نہیں تھی

اس کے زایار ادا خود سگریٹ پیتے تھے اس کے سامنے تو نہ سہی لیکن کبھی کبھار وہ سگریٹ پیتے تھے دوستوں کے ساتھ اور وہ یہ بات جانتی بھی تھی

کہیں بار چھت پر اس نے خود زایار کو سگریٹ پیتے دیکھا بھی تھا اسی لیے سگریٹ پینے والوں سے اسے الجھن ہر گز نہیں تھی۔

وہ تو اسے چڑانے کے لئے کہہ دیا کہ اسے سگریٹ پینے والوں سے چڑ ہے۔ تا کہ تراب کو اندازہ ہو جائے کہ وہ اس کی پسند نہیں ہے۔ لیکن جناب نے اس چیز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی تھی۔

ooooo

باہر بہت تیز بارش ہو رہی تھی

وہ دونوں گھر کی جانب جا رہے تھے سفر تو کافی لمبا تھا جبکہ عائزہ آج بہت پہلے ہی چاچو کے ساتھ جا چکی تھی

کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ آج کا فنکشن کافی زیادہ لمبا ہے اور سب کی واپسی کافی لیٹ ہے اس لیے وہ چاچو کے ساتھ ہی واپس چلی گئی تھی اس وقت وہ دونوں اس برستی بارش میں اکیلے اس لمبے سفر کو تہہ کر رہے تھے

عالم کا فون بار بار بج رہا تھا اور جب جب اس کا فون بجتا نین کے لبوں پر مسکراہٹ کھل جاتی

اس کی مسکراہٹ کو کتنی دیر سے نوٹ کر رہا تھا اس کے فون پر آنے والی ساری کالز وہ بالکل نظر انداز کرتا بند کر رہا تھا

نین کو یقین تھا کہ وہی آنٹی بار بار تنگ کر رہی ہیں

میں تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں نین۔ مجھے سب کچھ بہت اچھا لگ رہا ہے اور عجیب بھی میرا مطلب ہے جو ہوا وہ سب کچھ بھلنا آسان تو نہیں ہو سکتا آخر ایسا کیا ہوا ہے کہ تم اچانک پچھلے چار مہینوں کو نظر انداز کر کے آگے بھڑ گئی

مطلب تم اتنی خوش اتنی شرارتی تمہارے انداز بدل چکے ہیں نین یہ سب کچھ بہت اچھا ہے لیکن عجیب لگ رہا ہے۔ میں سچ کہوں تو اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ میں بہت خوش ہوں۔ لیکن تمہارا بدلاؤ عجیب ہے

بلکہ بہت عجیب ہے اچانک سب کچھ بھلا کر یوں بے فکر آزاد زندگی گزارنا آسان نہیں ہوتا جب کہ تم صاف الفاظ میں کہہ چکی تھی کہ وہ یہ سب کچھ بھلا نہیں سکتی۔ وہ اسے دیکھتے ہو پھر وہیں سب باتیں کرنے لگا

یہ حقیقت تھی کہ عالم کے وہ الفاظ آج بھی اسے تکلیف دیتے تھے تو وہ کیسے اس قدر آرام اور سکون سے اپنی زندگی میں مگن ہونے لگی تھی۔

اس کی معصومیات اس کی شرارتیں چار مہینے پہلی والی دانین کی ہرگز نہیں لگ رہی تھی اسی لیے وہ آج سے سوال کرنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

توآپ چاہتے ہیں کہ میں ہر وقت منہ بنا کر روتی دھوتی رہوں۔کیا وہ سب کچھ گزر جانے کے بعد میرا زندگی پر کوئی حق نہیں رہا۔۔۔؟

میں وہ سب کچھ بھلانا چاہتی ہوں میں اپنی زندگی میں آگے بھرنا چاہتی ہوں۔اگر میں وہ چار مہنے ہی بھلا دینا چاہتی ہوں تو کیوں میں بار بار ان کو یاد کر کے روں

زندگی اللہ دی ہوئی ہے اسے نعمت سمجھنا چاہے۔معاف کر دینے والا اللہ کہ نظر بلند ہے۔کتنی عجیب بات ہے نہ عالم میں آگے بھرنا چاہتی ہوں تو عجیب لگ رہی ہوں۔

میں خوش ہونے کی کوشش کر رہی ہوں تو عجیب لگ رہی ہوں۔اپنی زندگی اپنی مرضی سے گزار رہی ہوں تو عجیب لگ رہی ہوں آپ بتائیں مجھے کیا کرنا چاہے۔

ہر وقت ان سب چیزوں کو یاد کر کے رونا چاہے۔ہر وقت آپ کو طنز کر کے اللہ کے فرمان نظر انداز کرنا چاہے۔مجھے ساری باتیں بار بار آپ کو یاد دلانے چاہیے تاکہ آپ کو احساس ہو کہ آپ نے میرے ساتھ غلط کیا ہے

تاکہ آپ کے دل میں میرے لئے جو محبت پیدا ہو رہی ہے وہ محبت نہیں بلکہ ترس اور ہمدردی ہو مجھے خوش رہنا ہی نہیں چاہیے۔

بلکہ اللہ کی دی ہوئی اس خوبصورت زندگی کو برباد کر لینا چاہیے ہر وقت ان سب چیزوں کو اپنے سر پر سوار کر کے اپنی آنے والی خوشحال زندگی کو جینے کی بجائے پل پل موت کی دعا کرنی چاہیے۔

بار بار آپ سے طلاق مانگ کر اللہ کا ناپسندیدہ کام کر کے اپنے لئے جہنم کمانی چاہیے کسی عجیب سوچ ہے ناا گر عورت معاف نہ کرے تو وہ ظالم اگر معاف کر دے ترسی ہوئی

آپ غلط تھے۔ لیکن تھے غلط فہمی کا شکار نہ اگر یہ سب کچھ نہ ہوا ہوتا عالم اور میں آپ کو آپ کے بیوی کے روپ میں ملتی تو کیا آپ میرے ساتھ ایسا سلوک کرتے۔۔۔۔؟
وہ اسے دیکھ کے سوال کر رہی تھی عالم میں نا میں سر ہلایا

میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تم میری زندگی ہو میری جینے کی وجہ ہو۔ میں جانتا ہوں میں نے جو کیا وہ بہت غلط تھا لیکن اب میں تمہارے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا بہت پیار کرتا ہوں تم سے بہت زیادہ

https://www.zubinovelszone.com

تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کہ تم نے مجھے معاف کر کے مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے تم میری زندگی ہو میری جان ہو میں تمہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں دوں گا وہ گاڑی ایک طرف لگاتا اسے ایک ہی لمحے میں اپنے بازو میں قید کرتا اپنے سینے میں بھیج چکا تھا

خوش رہنے کا حق ہے میں تو میں خوشیاں دوں گا میں تمہیں اتنی خوشیاں دوں گا صرف تمہاری زندگی کا ہر دکھ ہر غم بھول جائے گا

تم خوش رہنا چاہتی ہو نہ میرے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتی ہو ہم شروعات کریں گے ایک خوبصورت ایک نئی زندگی کی جس میں کوئی نہیں ہوگا صرف میں تم اور بہت ساری خوشیاں میں تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دونگا میری محبتیں تمہیں ہر دکھ ہر غم سے باہر لے آئے گی میں اپنے دیے ایک ایک زخم کا مداوا کروں گا

مجھے معاف کرنے کے لئے بہت بہت شکریہ کیا تم نے یہ سب کچھ مائی کی باتوں کی وجہ سے کیا ہے ۔۔۔؟ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اس کا چہرہ بے حد نرمی سے اپنے ہاتھوں میں تھامیں وہ سوال کر رہا تھا

نہیں اللہ کے حکم سے کیا ہے اللہ فرماتا ہے معاف کردو کیونکہ معاف کر دینے والا بڑا ہوتا ہے اللہ معاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے تو اللہ کا حکم مانا۔اب کوئی اسے کچھ بھی سمجھے اگر میں اللہ کا حکم مان رہی ہوں۔ تو اداس اور دکھی ہونے کا دکھاوا نہیں کر سکتی میں خوش رہنا چاہتی ہوں عالم

میں نے آپ کو پورے دل سے معاف کیا ہے صرف اوپر سے نہیں کہ ہر روز آپ کو تانے دے اپنی آنے والی زندگی خوشیوں کے بجائے پچھتاوے کی نظر کر دوں

اور اب آپ مجھے اس طرح سے دیکھنا بند کریں گاڑی سٹارٹ کریں گھر پہنچنا ہے دیکھیں کتنی زیادہ بارش ہو رہی ہے اور ویسے بھی یہ ہماری شادی کے بعد پہلی بارش ہے جسے ہم ایک ساتھ انجوائے کر سکتے ہیں

اس کے انداز میں ننھی سی خواہش تھی عالم تو اس کے انداز پر قربان ہو گیا
کیوں نہیں میری جان ابھی اس بارش کو انجوائے کرتے ہیں ویسے بھی جو مزہ یہاں جنگل کے بیچوں بیچ ہے وہ وہاں اس حویلی میں کہاں ہو گا۔۔۔؟

اس کے انداز میں شرارت تھی

چلو نین گاڑی سے اترو اس پہلی بارش کو انجوائے کرتے ہیں وہ اسے دیکھ کر بولا اور ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ کھلنے لگا۔

نہیں عالم پلیز روکیں یہاں نہیں یہاں بجلی چمک رہی ہے اور کتنی آواز پیدا ہو رہی ہے مجھے ڈر لگتا ہے طوفانی بارش ہے وہ اس کی شرٹ پکڑ کر بولی۔

نین بجلی تو گھر پر چمکے گی آواز بھی اسے ہی پیدا ہو گی تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ہوں نہ تمہارے ساتھ چلو جلدی سے باہر نکلو۔ اگر گھر پہنچتے ہوئے بارش رک گ ئی تو ہم اس حسین موسم کو مسکر دیں گے اور میں ایسا گرز نہیں چاہتا۔ آج سے ہماری زندگی کی نئ شرعاوت ہو چکی ہوئی ہے۔

جو ہم اس بارش کے ساتھ کریں گے میں اسے مس نہیں کر سکتا جلدی سے باہر آو۔ وہ اسے بے حد محبت سے کہتا گاڑی سے باہر نکالا تو نین کو بھی اس کی بات ماننی پڑی۔

تیز بارش نے لمحے میں انہیں سر تا پیر بھیگا دیا تھا عالم کا ہاتھ تھام کر سڑک کے بیچ لی کر آیا اور اپنے بازو کھول کر اس کے سامنے روکا۔ جیسے اسے اپنی زندگی میں ولکم کر رہا ہو۔

https://www.zubinovelszone.com

اس کے انداز پر وہ زرا سا مسکرائی اور اگلے ہی پل اس کی باہوں میں سما گئی۔اپنی تمام تر رضا کے ساتھ۔

عالم کو جیسے اس کی زندگی مل گئی تھی۔اسے اپنی باہوں میں سمیٹے وہ خود کو دنیا کا سب سے خوش قسمت ترین انسان محسوس کو رہا تھا۔

آئی لو یو نین۔آئی لو یو سو مچ۔تھنک یو مجھے معاف کرنے کے لیے۔مجھے نئی زندگی دینے کے لیے مجھے جینے کی وجہ دینے کے لیے آئی لو یو سو مچ۔وہ اسے اپنی باہوں میں بھیجے شدت سے بولے جا رہا تھا۔

جبکہ دانین صرف محسوس کر رہی تھی۔اس کے الفاظ کی شدت اس کی محبت اس کا جنون۔وہ سچ میں اس کا دیوانہ تھا

oooo

وہ گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند لر چکی تھی جبکہ تراب آرام س ءپے ایک سگریٹ ختم کر کے دوسرا اسلگانے لگا۔

جب اچانک بجلی کی تیز کڑک نے اسے ہڑ بڑا کر تراب کے سینے میں منہ دینے پر مجبور کر دیا۔

تراب ہی جیسے کوئی دلی مراد پوری ہو گئی۔وہ لمحے کی بھی تاخیر نہ کرتے ہوئے اسے اپنے دل کے قریب کر گیا۔

ریلکس شہزادی گھبراو نہیں میں ہوں نہ اپنی جان کے ساتھ وہ نرمی سے اس کے بال سہلاتا اسے ریلکس کرنے لگا۔

سنیہا کو اپنے بال میں چلتا ہاتھ محسوس ہوا وہ فوراً اس کی پاہوں سے نکلی۔ابھی وہ پیچھے ہوئی ہی تھی کہ ایک بار پھر سے تیز بجلی چمکی اور وہ پھر سے چیختی ہوئی اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی۔

تراب کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔اسے اپنے سینے سے لگائے وہ جیسے کسی اور ہی جہان میں تھا۔

مجھے گھر جانا ہے وہ نم آواز میں بولی۔تراب نے اس کے لہجے کی نمی محسوس کی تھی۔
شہزادی مجھے گاڑی ٹھیک کرنی نہیں آتی اور یقین کرو آج زندگی میں پہلی بار گاڑی خراب ہوئی ہے میری وہ پوری ایمان داری سے بتا رہا تھا۔

لیکن مجھے پھر بھی گھر جانا ہے۔ وہ روتی ہوئے اس کی شرٹ اپنے آنسوؤں سے بھیگو رہی تھی۔ ایک بارش باہر ہو رہی تھی۔ جس نے باہر کو جھل تھل کر دیا تھا اور ایک بارش اندر ہو رہی تھی جو تراب کو بے ایمان کر رہی تھی۔

اس کا نازک وجود اس کی باہوں میں چھپا ہوا تھا اس کا دل بے ایمان ہو رہا تھا۔ یہ سوچ ہی اس کے جذبات کو بے لگام کرنے کے لیے کافی تھی کہ اس کی باہوں میں اس کا جائز حق ہے۔

اس کی شہزادی ہے۔
شہزادی تم یوں قریب آ کر میرے جذباتوں کر بھڑکا رہی ہو۔ میری نیت خراب کر رہی ہو۔ بے شک میرے قریب رہو لیکن وعدہ کرو کہ اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی تو ناراض نہیں ہو گی۔

وہ جذبات سے بھرپور لہجے میں کہتا اس کی ٹھنڈی پیشانی پر اپنے لبوں کی مہر لگا چکا تھا۔ اس کی بات سن کر سنیہا ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔ دا بے ترتیب دھڑک کے جا رہا تھا۔

لیکن سامنے بھی تراب حیدر شاہ تھا وہ بلا اپنی شہزادی کو خود سے دور کیسے کرتا۔ وہ اسے ایک ہی پل میں کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

طوفانی بارش ہے شہزادی تم ڈر جاؤ گی۔وہ اسے جیسے اپنے اس عمل کی صفائی دے رہا تھا سنیہا نے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تو ایک بار پھر سے بادل گرجے ایسا لگا

جیسے دور کہیں بجلی گری ہو۔وہ خوف سے مزید اس کے سینے میں چھپ گئی۔تراب نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا کیسی قیمتی متاع کی طرح۔

وہ کسی چھوٹی سی سہمی ہوئی بچی کی طرح اس کی باہوں میں قید اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی ۔جیسے وہ اس کا سینا نہیں بلکہ سنیہا کی خفاظت گاہ ہے۔

وہ اسے اپنا کچھ بھی ماننے کو تیار نہ تھی۔لیکن پھر بھی خود کو اس کے ساتھ محفوظ تصور کرتی تھی۔

OOOOO

وہ کتنی دیر سے اسے خود میں سے لپیٹے کھڑا تھا برستی بارش نے انہیں ہر چیز سے بے انجان کر دیا تھا ۔ایک دوسرے کے علاوہ وہ کچھ بھی محسوس نہیں کر رہے تھے۔

جب عالم کو دور سے آتی گاڑی کی لائٹ محسوس ہوئی۔اس لائٹ کی روشنی میں سس نے دانین کو ایک نظر دیکھا۔اس کا بھیگا لباس اس کے نازک وجود سے چپکا ہوا تھا۔عالم نے اسے اپنے پیچھے کر دیا۔

اسے منظور نہ تھا کہ اس کی بیوی کو کوئی بھی اس حال میں دیکھے۔
گاڑی ان کے قریب آکر رکی۔جو کہ پولیس کی گاڑی تھی

سر طوفانی بارش کی وجہ سے آگے رستے میں درخت گر گئے ہیں راستہ صبح تک بند ہے یہاں قریب ہی ہوٹل ہے آپ لوگ رات وہیں سٹے کر لیں۔وہ بے حف مودبانہ انداز میں بولے۔

آپ کا بہت شکریہ جو آپ نے بتادیا تیز بارش کی وجہ سے ہمیں سفر میں پریشانی بھی ہو رہی تھی ہوٹل کس طرف ہے۔عالم نے ان کا شکرایہ ادا کرتے پوئے پوچھا

سر یہاں سے تقریباً پانچ منٹ دائیں جانب وہ انہیں تفصل سے بتاتے آگے بھر گئے۔جبکہ عالم اب نین کی جانب متوجہ ہوا۔

چلو جان راستے بلاک ہیں۔ہمیں آج کی رات پاس ہی ہوٹل میں گزارنی ہے وہ اسے بتانے لگا۔

https://www.zubinovelszone.com

واوعالم جلدی چلیں میں نے کبھی بھی ہوٹل میں رات نہیں گزاری اور اب نہ مجھے سردی بھی لگ رہی ہے وہ کافی ایکسائٹڈ سی ہاتھ ایک دوارے سے ملتے بتانے لگی۔

میری جان کو سردی لگ رہی ہے یہ چادر لو نہ اس سے سردی کم محسوس ہو گی وہ اسے گاڑی میں بٹھتا اپنی چادر اڑنے لگا جیسے وہ اکثر شام میں گھر آتے اس کے کندھے پر دیکھتی تھی

عالم نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے ہیٹر آن کیا اور موبائل چیک کرنے لگا۔
واوڈارلنگ سروسس بھی بند ہیں۔اس نے اپنے موبائل میں ایک مسیج ٹائب کر کے چاچو کو سینڈ کرنےتے ہوئے لکھا کہ چاچو کو صبح ائیر پورٹ سے ریسو کرنا ہے یب بھی سسروس اسٹارٹ ہوتی یہ میسج ضروران کو مل جاتا ویسے بھی وہ حیدر چاچو کو بتا ہی چکا تھا

ویسے نین کیا خوبصورت اتفاق ہے آج ہمیں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا راستے بلاک ہیں اور سسروس بھی اور بارش نے آج رکنا بھی نہیں ہے وہ دلکشی سے مسکرایا انداز ایسا تھا کہ دانین کی نظریں جھک گئی۔

ارے نین تم شرما کیوں رہی ہو۔۔۔! وہ اسے دیکھ کر بے حد شرارت سے بولا
چپ ہو جائیں آلو کچالو ورنہ میں بات نہیں کروں گی وہ چڑ کر بولی۔

https://www.zubinovelszone.com

یہ آلو کچالو کیا ہے۔۔۔؟ وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔

آپ کا نک نیم۔اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

عالو کچالو۔۔۔لائک سر ئیسلی۔۔۔! وہ اسے دیکھتے بلکہ گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ہاں تو آپ بھی تو مجھے نین کہتے ہیں۔اس کی پاس وجہ تھی

میں پیار سے کہتا ہوں نین۔ وہ جیسے سمجھانے لگا۔

میں بھی پیار سے ہی کہوں گی نہ۔وہ بھی صرف آپ کے سامنے ویسے بھی مجھے آلو بہت پسند ہیں وہ اسے دیکھتے انتہائی معصومیات سے بولی تو عالم آگے سے کچھ بھی نہیں بول پایا۔

پانچ منٹ میں ہی وہ ہوٹل پہنچ گئے تھے۔ہوٹل کی حالت سے وہ کافی خستہ حال لگا۔

عالم ایسی جگہ رہنا کبھی پسند نہ کرتا اگر مجبوری نہ ہوتی تو۔وہ اکیلا ہوتا تو گاڑی میں ہی رہ جاتا لیکن یہاں اس کے ساتھ نین بھی تھی جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا

ooooooo

سنیہا اس کے سینے میں سر دیئے گہری نیند میں اتر چکی تھی بارش اب بھی اسی رفتار سے ہو رہی تھی۔

تراب کو تو اس کنڈیشن میں نیند بھی نہیں آنی تھی۔موبائل بھی وہ آتے ہوئے عالم کو دے کر آیا تھا۔

اس میں تو کوئی شک نہیں تھا۔کہ یہ رات اس کی زندگی کی سب سے حسین رات تھی لیکن وہ اس طرح کی سچویشن کی امید نہیں کرتا تھا ہاں مگر وہ سنیہا کے ساتھ ساری زندگی یوں ہی اس گاڑی میں گزار سکتا تھا

۔اسے زندگی میں سنیہا کے ساتھ کے علاوہ اور کسی چیز کی خواہش نہیں تھی وہ سنیہا کے ساتھ زندگی کا سب سے خوبصورت وقت گزار رہا تھا

وہ چاہتا تھا اس رات کی کبھی صبح نہ ہو اور وہ یوں ہی اس کی باہوں میں رہے

ooooooo

وہ جتنی آکسائیڈ ہو کر ہوٹل کے اس کمرے میں داخل ہوئی تھی یہاں آکر عالم کو دیکھ کر رہ گئی

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

آلو کچالو یہ کیا ہے۔۔۔؟ وہ حیرانگی سے کبھی کمرے کو دیکھتی تو کبھی عالم کو

کمرہ ہے میری جان اس کے آلو کچالو کہنے پر اپنے لبوں کے کناروں پر ابھرتی مسکراہٹ کو روک کر بولا

لیکن فلموں اور ڈراموں میں تو ایسے کمرے نہیں ہوتے اور ناولوں کے ہوٹل کے روم کا تو لیول ہی الگ ہے۔

یہ کیا ہے عالم۔۔۔؟ وہ حیران سی کمرے میں موجود ایک کونے میں پڑی سنگل بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی جو بیڈ کم تختہ زیادہ لگ رہا تھا

کمرہ اتنا چھوٹا سا تھا کہ یہاں صرف ایک ہی انسان رہ سکتا تھا صرف ایک ہی بیڈ تھا وہ بھی سنگل اور کمبل بھی ایک ہی تھا

چھوٹا سا دروازہ تھا شاید وہ واش روم تھا عالم کو اس کی شکل دیکھ کر بہت ہنسی آرہی تھی

اچھا تو تم کسی فائیو سٹار ہوٹل کی امید کر رہی تھی میری جان جنگل کے بیچوں بیچ ایسے ہی ہوٹلز ہوتے ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

اسی لئے تو وہ مینیجر بار بار پوچھ رہا تھا کہ آپ میاں بیوی ہیں یا آپ کو الگ الگ کمرہ دیا جائے۔تب تم نے ہی تو کہا تھا کہ ہم میاں بیوی ہیں تمہیں اکیلے کمرے میں رہنے سے ڈر لگتا ہے

تو جانو اب ہم دونوں ایک ساتھ ہیں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہاں کمرہ تھوڑا چھوٹا ہے۔ لیکن ہم دونوں مل جل کر گزارہ کر سکتے ہیں

اور کمبل بھی ایک ہی ہے لیکن اس کو بھی ہم مل جل کر بانٹ سکتے ہیں۔اور باقی جہاں تک کمرے کی بات ہے تو ایک رات گزارا کر لیتے ہیں۔

باقی ہنی مون پر میں تمہیں ایک بہت ہی خوبصورت ہوٹل میں لے کر جاؤں گا۔وہاں پر تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ چلو فلحال کے لئے یہ ٹائٹ ڈریس پہن لو تا کہ سردی سے بچ سکو۔وہ اسے ایک نائٹ ڈریس نکال کر دیتے ہوئے بولا

عالم میں نے ایسے کپڑے کبھی نہیں پہنے وہ نائٹ ڈریس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔وہ بے ہودا تو ہر گز نہیں تھا لیکن اس کے ماپ کے حساب سے بہت بڑا اور کھلا تھا

گزارہ میری جان گزارہ ہم صرف گزارہ ہی کر رہے ہیں وہ شرارت سے بولا۔ وہ جب سے یہاں آیا تھا گزارہ لفظ ہزار بار یوز کر چکا تھا۔ جس پر اب نین اکتا چکی تھی

لیکن عالم انجوائے کر رہا تھا یقیناً وہ اس کی ایکسائٹمنٹ کو ناامیدی میں بدلتے دیکھ رہا تھا

وہ جتنا بھی بُرا سوچتی اتنا بُرا نہیں سوچ سکتی تھی

عالو کچالو وہ کھڑکی بھی ٹوٹی ہوئی ہے یہاں سے تو ہوا سیدھی اندر آئے گی وہ کھڑکی جانب اشارہ کرنے لگی کمرے میں یہی ایک واحد کھڑکی تھی۔ جو مکمل بے لباس تھی

وہ پوری طرح ٹوٹی ہوئی تھی اس پر کسی قسم کا کوئی پردہ یا شیشہ نہیں لگا تھا اور ہوا سیدھی اندر آ کر کمرے کو اچھا خاصا ٹھنڈا کر چکی تھی

کوئی بات نہیں ہم نے کونسا ساری زندگی یہاں گزارنی ہے بس مزید چند گھنٹے ان شاءاللہ صبح تک راستے کھل جائیں گے۔

تم جاؤ چینج کرو ٹھنڈ لگ جائے گی۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

آپ کو اتنا کھلا ڈریس لیناہی نہیں چاہیے تھا کتنا اچھا میرے ماپ کا دے رہے تھے وہ آپ نے بولا کہ آپ کو پیکٹڈ چاہیے جو انیوز ہو تو پھر ایسا ہی ہاتھ آنا تھانا۔

وہ اسے دیکھ کر پھر سے منہ بنا کر بولی

ہاں کیونکہ مجھے منظور نہیں کہ میری بیوی کسی اور کی چھوئی ہوئی چیز کو پہنے عالم سلطان شاہ کی زندگی کے کچھ اصول ہیں ڈارلنگ جنہیں تمہیں بھی فالو کرنا ہو گا۔

چلو اب چینج کرو کیوں میری پیاری سے بیوی کو بیمار کرنا چاہتی ہو وہ بے حد محبّت سے بولا تو نین مسکرا کر اس کی بات مانتی نائٹ ڈریس کو اٹھاتی واش روم میں چلی گئی

OOOO

جب تک وہ واپس آئی تب تک عالم بھی چینج کرتا کھڑکی کو بند کرنے کی خاطر سرہانے کا کور کو اتار کر ہوا کا راستہ روک چکا تھا

عالم نے ایک نظر اسے دیکھا تو اسے کپڑوں میں الجھا دیکھ مسکرایا وہ اتنے لمبے اور بڑے ڈریس میں بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

عالم کو تو کسی ننھی سی گڑیا سے کم نہ لگی۔

عالو کچالو کہیں کے آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں سب پتا ہے دل ہی دل میں ہنس رہے ہیں مجھ پر۔اتنی بری لگ رہی ہوں میں اتنے بڑے کپڑوں میں یہ کیا کسی موٹی سی آنٹی کے لیے ہوں گے۔۔۔؟

وہ اس کو کہتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھی۔

ہاں یہ ان آنٹی کے لیے ہونگے جن کو تم نے میرے پیچھے لگایا ہے۔وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا

دانین کو جیسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا مطلب وہ جانتا تھا اس آنٹی کو اس نے اس کے پیچھے لگایا ہے

میں نے میں نے کونسی آنٹی کو آپ کے پیچھے لگایا وہ انجان بنی

ہاں ہاں تمہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں تم تو بہت معصوم ہو۔کچھ جانتی ہی نہیں ہو اس بارے میں کیوں صحیح کہہ رہا ہوں نا میں۔۔۔؟

اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ ایک ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا

ہاں بالکل میں نہیں جانتی پتا نہیں کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔اس نے جھوٹ بولنے میں ہی اپنی بھلائی جانی۔

غلط بات ہے نین اگر غلطی کرو تو اسے قبول کر لو میں تمہاری اور آنٹی کی ساری باتیں سن چکا ہوں میں جانتا ہوں تم نے میک اپ والی بات کا بدلہ لینے کے لیے آنٹی کو میرے پیچھے لگا یا ہے

ابھی ہم شادی سے نکلے نہیں کہ ان کی فون کالز مجھے آنا شروع ہو چکی تھ۔
ویسے مجھے نہیں پتا تھا وہ میکپ تمہارے لئے اتنا اہم ہے

مگر کوئی بات نہیں تمہیں وہ سب کچھ کرنا اچھا لگتا ہے تو کاغان ناران جاکر ضرور کرنا لیکن صرف میرے سامنے۔وہ مسکراتے ہوئے بولا

ناران کاغان وہاں کون جارہا ہے۔۔۔؟وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی
میں اور تم۔۔عالم نے بتایا
کیا میں اور آپ ناران کاغان جانے والے ہیں۔۔۔؟وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

واؤ آلو کچالو مجھے یقین نہیں آ رہا میں تو کبھی اپنے گھر سے باہر بھی نہیں نکلی اور اب ان حسین وادیوں میں جانے والی ہوں۔اللہ وہ تو دنیا کا سب سے خوبصورت علاقہ ہے نا۔۔؟

آلو کچالو ہم کب جائیں گے۔۔۔۔؟ وہ اب بھی بے یقینی کی کیفیت میں پوچھ رہی تھی

جب تم کہو۔۔۔تراب نے ہمیں گفٹ دینے کے لیے ناران کاغان کی پلاننگ کی تھی ورنہ میں تمہیں ملک سے باہر لے کر جانے والا تھا

لیکن تراب نے کہا کہ تمہیں یقیناً ایسے علاقے پسند ہوں گے اور اب تمہاری باتیں سن کر مجھے لگ رہا ہے کہ تراب بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا

اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ ناران کاغان بے حد خوبصورت ہے۔میں اور تراب کالج کے دور میں گئے تھے وہاں ٹریپ پر کبھی سوچا نہیں تھا کہ تمہارے ساتھ بھی جانا نصیب ہو گا۔اب ہم دونوں وہاں جائے گئے۔اپنے آنے والے دنوں کو خوبصورت بنائے گئے

تھینک یو سوچ نین مجھے معاف کرنے کے لئے میں تو زندگی کی خواہش ہی چھوڑ دیتا۔اگر تم نہ ملتی تو شاید میں سانس لینا بھی چھوڑ دیتا میری زندگی میں آنے کے لیے تمہارا بے حد شکریہ

تم میری آتی جاتی سانسوں کے چلنے کی وجہ ہو

اس دل میں دھڑکن بن کر دھڑکتی ہو

نین تم میرے جینے کی وجہ ہو

تمہارے روپ میں اللہ نے مجھے نئ زندگی دی ہے۔

میری زندگی میں آنے کے لیے تمہارا بے حد شکریہ اس کے چہرے کو بے حد نرمی سے تھامتے وہ اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا

آف کتنی بار شکریہ کہیں گے۔میں بور ہو گئی ہوں آپ کی تھینک یو تھینک یو کی گردان سے وہ منہ بسور کر بولی تو عالم مسکرا دیا

اب میں تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہی ہو گا لیکن اب تمہیں مزید بور نہیں کروں گا بلکہ اب تو کچھ رومانٹک باتیں کر لینی چاہیے وہ اس کا چہرہ سامنے کرتے ہوئے شرارت سے کہتا اس کے چہرے پر جھکا تھا

اس کے چہرے کے نرم و نازک نقوش کو اپنے لبوں سے چھوتا اسے سمٹنے پر مجبور کر گیا نین خاموشی سے اس کا لمس محسوس کرتی نظریں جھکائے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی۔

اس کے ماتھے پر مہر ثبت کرتے ہوئے وہ اس کی آنکھوں کو لبوں سے چھو کر اس کی چھوٹی سی ناک میں جھولتی ہوئی نتھ کو چومتا اس کے نازک لبوں کو دیکھنے لگا۔

دانین اپنے چہرے پر کسی قسم کا لمس محسوس نہ کرتے ہوئے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی وہ پوری طرح اس کی نظروں کے حصار میں تھی۔

عالم نے مسکرا کر جیسے اس سے اجازت مانگی۔اس کے خوبصورت لبوں کی تراش میں دلکشی پیدا کرتی مسکراہٹ دانین کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گئی

عالم نے لمحے کی بھی تاخیر نہ کرتے ہوئے اس کی مسکراہٹ کو اپنی مسکراہٹ میں قید کر لیا۔وہ دونوں اس نازک لمحے میں قید تھے۔عالم بے حد نرمی سے اسے محسوس کرتا اس کے نازک سے وجود کو خود میں سمٹتا اپنے بے حد قریب کر گیا

اس کی محبت جیت گئی تھی وہ نازک سی لڑکی اس کے جذباتوں کے سامنے ہار مان گئی تھی اسے خود میں سمٹ کر وہ ساری دوریاں مٹانے لگا۔

جیسے پانا اس کا جنون تھا۔
جیسے حاصل کرنا اس کا پاگل پن
وہ عشق بن کر اس کی رگوں میں دوڑنے لگی تھی
آج وہ اسے پورے حق سے حاصل کر گیا تھا
وہ اپنی تمام تر رضامندی سے اس کی باہوں میں سمٹی ہوئی اس کی شدت میں سانسیں لے رہی تھی۔

وہ بے حد نرمی سے اسے چھوتا۔ اسے اپنی چاہتوں کا احساس دلا رہا تھا۔ اب دوریاں ممکن نہیں تھی ان کے رستے ایک ہو چکے تھے

عالم اس کی تمام راہ فرار بند کر چکا تھا اب صرف ایک سفر تھا محبتوں کا اور وہ دونوں اس کے مسافر خاموشی سے تمام مراحل تہہ کر رہے تھے

○○○○○

وہ گھر میں داخل ہوئے تو تقریبا رات کا ایک بجا رہا تھا وہ لوگ بے حد لیٹ ہو گئے تھے

https://www.zubinovelszone.com

سب موبائل سروسز بند تھی۔

وہ پاکیزہ بیگم کی خیریت پوچھنا چاہتا تھا لیکن اس وقت ان کو ڈسٹرب نہ کرنے کے خیال سے وہ سوئے ہوئے ہادی کو اپنے باہوں میں اٹھاتا کمرے میں لے آیا جب کہ پازیب آہستہ آہستہ اس کے ساتھ چلتی اوپر آرہی تھی

وہ کافی زیادہ تھک گئی تھی سفر نے اس کی حالت مزید بگاڑ دی تھی گاڑی میں تھوڑی دیر کے لئے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہی وہ نیند میں اتر چکی تھی

آج کا سفر جیسے زایار نے اکیلے کیا تھا۔ لیکن وہ بے حد خوش تھا وہ گاڑی آہستہ آہستہ لے کر آیا تھا کہ پازیب کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

آج کل تو اس کا سارا دن پازیب کا خیال رکھتے اور بار بار اس کی فون پر خریت پوچھتے گزر جاتا تھا وہ پازیب کی طبیعت پر بلکل رسک نہیں لینا چاہتا تھا اسے اپنا ہونے والا بچہ بے حد عزیز تھا

ہادی سے اس کی جنگ پہلے روز کی طرح جاری تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

اس نے عالم کو بریرہ کے بارے میں بتادیا تھا۔ لیکن عالم کا کہنا تھا کہ اب چوہے کے بل سے نکلنے کا وقت آگیا ہے اسی لیے ایسے چھوٹے موٹے کھیل کھیل کر اپنا بچاؤ کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ صرف ہمارا دھیان بٹانا چاہتا ہے اور کچھ نہیں

بریرہ کو آزاد کس نے کروایا اس بات کا اندازہ اسے بھی بالکل نہیں تھا لیکن جس نے بھی کروایا تھا بریرہ اسے یقینا کوئی نہ کوئی فائدہ دے سکتی تھی۔

لیکن عالم نے کہا تھا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ بریرہ کو مہرہ بنا رہا ہے تو بریرا اس کے کھیل کا سب سے کمزور مہرا ہوگی۔

کیونکہ روحان پاکستان واپس آرہا تھا اور وہ اپنی یاداشت بھی کافی تیزی سے ریکور کر رہا تھا جلد ہی اسے سب کچھ یاد آجانا تھا اور پھر یہ کھیل تمام ہو جانا تھا

اور اس کھیل کے پیچھے جو ماسٹر مائنڈ تھا اسے بھی بہت جلد ہی بے نقاب کرنے کا ارادہ رکھتے تھے ۔عالم کے مطابق اپنوں ہی میں کوئی بھیڑیا چھپا تھا جو اس طرح سے روحان کی جان لینا چاہتا تھا وہ اب بھی روحان کا دشمن تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس کا پہلا شکار روحان تھا۔اس نے ہادی کو بیڈ پر لیٹا دیا اور پازیب کو چینج کرنے کا کہنے لگا لیکن پازیب ہمیشہ کی طرح اپنے کپڑے چینج کرنے کے بجائے ہادی کے کروانے لگی

ایک بات پوچھوں تم سے پازیب وہ اسے ہادی کے کپڑے چینج کرواتے دیکھ پوچھنے لگا وہ بے حد نرمی سے یہ کام کر رہی تھی تاکہ ہادی کی نیند خراب نہ ہو اس نے ایک نظر زایار کی جانب دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا

ہادی کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے وہ بات بھی نہیں کر رہی تھی
کیا ہمارا بچہ ہو جانے کے بعد بھی تم ہادی کو اسی طرح پیار کرو گی میرا مطلب ہے ہادی کی محبت میں کوئی کمی تو نہیں آئے گی نہ وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

زایار ہادی میرے لیے کوئی غیر نہیں بلکہ وہ تو آپ سے ملوانے کا ذریعہ ہے اسی کے لئے تو میں آپ کی زندگی میں شامل ہوئی ہوں یہ آپ کا خون ہے میرے لئے بہت اہم ہے ہادی میرا بچہ ہے اور میں اس سے بہت پیار کرتی ہوں

وہ ہادی کے سر پہ ہاتھ پھیرتی بے حد محبت سے بولی تھیں لیکن زایار کو لگا کے اب وقت آ گیا ہے کہ وہ اسے ساری حقیقت بتا دے۔ وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ پازیب ہادی سے بے حد محبت کرتی ہے ہادی اس کے لیے بے حد اہم ہے

وہ کسی بھی حال میں ہادی کی محبت میں کمی نہیں آنے دی گئی تو اس سے یہ حقیقت چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ ہادی کو ماں سے بھر کر محبت اور توجہ دے رہی تھی اسے یہ جاننے کا حق تھا کہ ہادی کس کا خون ہے

شیر نے بھی اس سے یہی کہا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ اس حقیقت کو سب کے سامنے لے آیا جائے۔ کیوں کہ بریرہ جس طرح سے جیل سے آزاد ہو کر غائب ہوئی ہے اور بہت سارے راز کھول دے گی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ پازیب کے لیے کوئی بھی بات جھٹکا ثابت ہو

اس لیے اس نے یہ بات بتا دینے کا فیصلہ کیا۔ اور اس نے ایسا ہی کیا

oooo

بارش رک چکی تھی لیکن اب بھی ایسا لگ رہا تھا کہ اور دس منٹ میں بارش پھر سے شروع ہو جائے گی تراب نے بے حد محبت سے اس کا سر سیٹ سے لگا یا

اور اپنی چادر پوری طرح اس پر پھیلائی تاکہ اسے سردی نہ لگے گاڑی کی سیٹ تھوڑی سی پیچھے کی تاکہ وہ ریلیکس ہو کر سوئی رہی اور خود گاڑی ٹھیک کرنے کے لئے گاڑی سے باہر نکلا

اس نے جھوٹ بولا تھا کہ اسے گاڑی ٹھیک نہیں کرنی آتی اسے بھیگنا پسند نہیں تھا اور نہ ہی وہ اتنی بارش میں بھیگنا چاہتا تھا اور نہ ہی فی الحال سنیہا سے دور جانا چاہتا تھا۔

سنیہا کے ساتھ جو وقت اسے میسر ہوا تھا وہ اسے بار بار نہیں ملنا تھا اسی لیے وہ اس وقت کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرنا چاہتا تھا لیکن اب بہت وقت ہو چکا تھا

یقیناً سنیہا کے گھر میں بھی سب لوگ اب پریشان ہو رہے ہوں گے اس کے پاس موبائل بھی نہیں تھا۔ اس نے اپنے لائٹر کی روشنی اون کر کے گاڑی ٹھیک کرنا شروع کی۔ گاڑی میں کوئی مسئلہ نہیں تھا سفر لمبا ہونے کی وجہ سے گاڑی گرم ہو گئی تھی اسی لئے بند ہو گئی

لیکن اب سب کچھ نارمل تھا وہ واپس آ کر اپنی سیٹ سنبھال کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جبکہ سنیہا اسی حالت میں گہری نیند سو رہی تھی۔

تراب کا بس چلتا تو وہ یہیں سے اسے اپنے ساتھ کہیں دور لے جاتا لیکن اس سے سنیہا کو تکلیف ہوتی اور وہ اسے تکلیف نہیں دے سکتا تھا

اللہ اللہ کر کے یہ لمبا سفر طے ہوا اس نے گاڑی حویلی کے باہر روکی باہر اس وقت کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ شاید گارڈ بھی اس وقت آرام کرنے میں مصروف تھے

۔ ویسے بھی حویلی کو اتنی زیادہ پروڈکشن دی گئی تھی کہ چوری کا تو کوئی ڈر تھا ہی نہیں یہ الگ بات تھی کہ وہ جب چاہتا تھا بہت سکون سے اپنی شہزادی کے پاس آجایا کرتا تھا

اس نے ایک نظر سوئی ہوئی سنیہا پر ڈالی۔ وہ اب تک نیند میں تھی اس نے بے حد نرمی سے اس کے کندھے کو چھوا تو فوراً ہی اس کی آنکھ کھل گئی

شہزادی تمہارا گھر آگیا اب جاؤ اندر ورنہ میں یہیں سے تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا پھر تمہیں اعتراض ہوگا اس کی آواز میں خمار تھا شاید نیند کا خمار یا پھر اس کی قربت کا اس کے انداز نے سنیہا کو ایک ہی سیکنڈ میں پوری طرح بیدار کر دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولتے ہوئے حویلی کو دیکھا ہلکی ہلکی بوندا باندی پھر سے شروع ہو چکی تھی

اس نے ایک لمحے کی بھی دیر نہ کرتے ہوئے فوراً خود پر چادر پھیلائی اور گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے تقریباً بھاگتے ہوئے حویلی کی طرف چلی گئی حویلی کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے ایک نظر مڑ کر پیچھے دیکھا

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی نظروں میں کچھ عجیب تھا ایسا لگا جیسے وہ کہہ رہا ہو۔""" واپس آ جاؤ شہزادی میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں""" وہ کافی آسانی سے اس کی نظروں کی تحریر کو پڑھ چکی تھی۔

اس کے دل میں گھبراہٹ سی ہونے لگی اگلے ہی لمحے وہ پلٹ گئی چادر کو اچھے سے خود پر پھیلاتے ہوئے وہ خاموشی سے حویلی کی سیڑھیاں چڑھنے لگی جب خود پر موجود چادر سے اسے انجانی سی خوشبو آئی

اس نے فوراً اپنے وجود پر لپٹی اس چادر کو دیکھا تھا اسے حیرت ہوئی شاید یہ اسی نے اسے دی تھی

۔وہ جانتی تھی یہ تراب کی ہے وہ جتنی بار بھی آیا تھا اس چادر کے ساتھ ہی آیا تھا۔وہ اسے خود سے اتارنے لگی۔لیکن اس کا دل ہی نہ مانا کہ وہ اس چادر کو خود سے الگ کرے

اسے عجیب سے تحفظ کا احساس ہوا۔جانے کس احساس کے تحت اس نے اس چادر کو مزید خود سے لپٹا اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

OOOOOO

OOOO

وہ دونوں گہری نیند سو رہے تھے جب ہوا کے ایک سرد جھونکے نے کھڑکی پر ماجود کپڑے کی دیوار کو گرادیا

وہ سیمٹ کر مزید اس کے قریب آگئی۔عالم نے بے خودی سے اسے مزید میں بھینچ لیا۔

عالم سردی لگ رہی ہے وہ بے حد معصومیت سے اس کے کان میں بولی۔

عالم نے خمار آلودہ آنکھیں کھول کر اس کا معصوم چہرا دیکھا۔

اوراس کے گرد باہیں پھلاتے ہوئے کمبل کو پوری طرح اس پر پھیلا کر اسے خود میں قید کر لیا۔

اب سردی لگ رہی ہے۔۔۔؟اور اسے خود سمیٹے بے حد محبّت سے بولا۔انداز میں فکر مندی تھی۔ نین نے اس کے سینے میں سر چھپائے نامیں گردن ہلائی

عالم بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا آنکھیں بند کر گیا

عالم ایک بات پوچھوں۔۔۔؟وہ نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں بولی عالم بے اختیار آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا۔

میں آپ کو بہت تنگ کر رہی ہوں۔۔۔؟اور اس کے سینے میں منہ دیئے بے حد مدھم آواز میں بولی۔

کس بیوقوف نے کہا ایسا۔۔۔۔؟اس کا سر اپنے سینے میں رکھتے ہوئے وہ سیدھا ہو کر لیٹا جب کہ ہاتھ اب بھی اس کی گرد مضبوط حصار بنائے ہوئے تھا۔

کہا تو کسی نے نہیں میں نے خود سوچا۔پتا ہے عالم میں ہمیشہ کہتی تھی۔میرے نصیب میں کسی کی محبت نہیں لکھی

میرے بابا مجھ سے بہت محبت کرتے تھے میرے لاڈلے اٹھاتے تھے میری ساری باتیں مانتے تھے میری ہر ضد پوری کرتے تھے۔

لیکن میں بہت چھوٹی تھی جب وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں ان کا لمس آج بھی محسوس کرتی ہوں ۔میرے ماما بابا ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گئے اور مجھے اس دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔

چاچو نے مجھے بہت پیار دیا۔وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں میرا بہت خیال رکھتے تھے میری ہر بات ماننے کی کوشش کرتے تھے۔

لیکن چاچی کی باتوں نے مجھے جلد ہی اس بات کا احساس دلادیا کہ میں چاچو کی اپنی بیٹی نہیں ہوں۔

وہ مجھے چاچو کے پاس نہیں بیٹھنے دیتی تھیں وہ کہتی تھیں کہ ان کی اپنی بیٹیاں ہیں وہ تم سے پیار کریں یا اپنی بیٹیوں کو۔ تم بھتیجی ہو بھتیجی بن کر رہو اور بھتیجی بیٹی نہیں ہوتی صرف بیٹی جیسی ہوتی ہے

میں اس بات کی گہرائی کو سمجھ گئی عالم

میں سمجھ گئی تھی کہ میں ان کی بھتیجی ہوں بیٹی نہیں پھر میں ان کی بھتیجی ہی بن گئی میں نے کبھی ان کی بیٹی بننے کی کوشش نہیں کی۔

میں چاچو کو دیکھتی تھی وہ کس طرح سے اپنی بیٹیوں کا خیال رکھتے ہیں ان کے لاڈ اٹھاتے ہیں۔ ان سے محبت سے بات کرتے ہیں انہیں توجہ دیتے ہیں۔

میرا بھی بہت دل کرتا تھا۔ ان سے باتیں کرنے کو۔

اپنے دل کی باتیں شیئر کرنے کو۔ جیسے چاچو کی بیٹیاں سارے دن کی روٹین سناتی تھی میرا بھی دل کرتا تھا کہ میں بھی ان کے پاس جا کر بیٹھوں۔

مجھے بھی توجہ ملے مجھے بھی پیار ملے۔ لیکن جو نصیب میں ہی نہیں لکھا تھا وہ کیسے ملتا چاچی تو مجھے ان لوگوں کی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتی تھیں کہ کہیں ان کے گھر کو میری کالی نظر نہ لگ جائے ۔اس کے لہجے میں عجیب سی چبھن تھی وہ جیسے اپنے دل کی ہر بات اس کے سامنے ظاہر کرنا چاہتی تھی

اس وقت عالم کو سب سے زیادہ غصہ اس عورت پر آرہا تھا جس نے اس معصوم لڑکی کے جذبات کی زرا فکر نہ کی۔ لیکن پھر خود کی اپنی سوچ پر شرمندہ ہو گیا وہ خود کون سا اس کے ساتھ کچھ اچھا کر چکا تھا۔

عالم میں ہمیشہ اللہ سے دعا مانگتی تھی۔ مجھے بھی کوئی ملے۔ جیسے میں اپنے دل کی ہر بات کہہ سکوں ۔ جیسے میں بہت زیادہ تنگ کروں۔ بدلے میں وہ مجھ پر غصہ نہیں کرے بلکہ پیار کرے

میں اس سے اپنے دل کی ہر بات کہوں وہ خاموشی سے سنتا رہے۔

وہ میری فکر کرے۔ میرے لاڈ اٹھائے۔ خوب نخرے کروں وہ برداشت کرے۔ میں ضد کروں تو وہ فوراً میری بات مان جائے۔

https://www.zubinovelszone.com

عالم کیا بہت زیادہ مانگ رہی ہوں۔۔۔؟اس نے ذرا سا سر اٹھا کر عالم کے چہرے کو دیکھا جو آنکھیں بند کئے بس اسے سن رہا تھا اس کے جواب نہ ملنے پر وہ اس کی شرٹ کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگی عالم نے آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا

اور نرمی سے اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھ دیا۔

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا تمہارے لاڈ اٹھانوں گا تمہاری ہر بات مانوں گا۔ تمہیں اپنی دھڑکنوں میں بسا کے رکھوں گا۔ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ خوبصورت بنا دوں گا۔

تم نے تو کچھ مانگا ہی نہیں نین۔اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ساری دنیا کی خوشیوں کو تمہارے قدموں میں بچھا دیتا۔

کاش میں تمہارے لئے کچھ کر پاتا میں تمہارے بابا کو تو زندہ نہیں کر سکتا۔لیکن میں تمہاری کوئی بھی خواہش دوری نہیں رہنے دوں گا۔

تمہارے دل میں جو بھی بات ہو تو مجھ سے کہنا مجھ پر اعتبار کرنا میں کبھی تمہاری زندگی میں کوئی دکھ نہیں آنے دوں گا اس کے الفاظ میں شدت تھی

اس کے گال کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ ایک بار پھر سے اسے اپنے اندر سمٹ گیا۔

میں آپ پر اعتبار کرتی ہوں عالم مجھے پتا ہے کہ اب آپ کبھی بھی میری اداسی کی پہچان نہیں بنیں گے۔آپ مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیں گے۔

اور میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں۔کہ اگر میرے دل میں آپ کو لے کر کوئی بھی سوال ہوا تو میں جواب مانگنے آپ کے پاس آؤں گی۔

آئی پرامیس عالم میں آپ کے علاوہ کسی پر اعتبار نہیں کروں گی آپ بس میرے اعتبار کو ٹوٹنے مت دینا۔مجھے خود سے دور مت کرنا۔ورنہ میں روٹھ جاؤں گی اور پھر کبھی نہیں مانوں گی۔اس کے انداز میں محبت بڑی دھمکی تھی جیسے محسوس کر کے عالم مسکرا کر اس کے چہرے پر جھکا۔

اور اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چومنے لگا۔کوئی مزاحمت نہیں کوئی احتجاج نہیں وہ خاموشی سے اس کی باہوں میں پڑی اس کے لبوں کا لمس پے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔

اس کا انداز پیار بھری پھوار جیسا تھا وہ برستی بارش کی طرح بوند بوند اس پر برس رہا تھا۔ نین خاموشی سے اس کے پیار کی بارش میں بھیگتی چلی جا رہی تھی۔

ooooo

اس کی نینداس کا سکون سب کچھ کھو چکا تھا۔

وہ جب سے گھر آئی تھی اس کی نظروں کے حصار میں قید تھی۔ تراب کی نظریں اس کے لیے ایک امتحان بنی ہوئی تھی۔

اس کی آنکھوں کی پکار نے اسے جیسے قید کر لیا تھا۔ وہ کچھ بھی محسوس ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ کروٹ پر کروٹ لیتی سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جیسے نیند بھی آج اس سے خفا ہو گئی تھی۔

وہ بے حد پریشان تھی تراب اس کے سامنے سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا کہ وہ کچھ اور سوچ پاتی۔

https://www.zubinovelszone.com

تراب کی چادر اس نے اب تک خود پر اُڑر کھی تھی۔ وہ اس کی خوشبو کو محسوس کر رہی تھی۔ اس کی چادر میں جیسے وہ اس کے لمس سے آشنا ہو رہی تھی۔

وہ پوری طرح اس کی ہر سوچ پر سوار ہو چکا تھا وہ نہ تو کچھ اور سوچ پا رہی تھی اور نہ ہی اسے کچھ سمجھ آرہا تھا اس نے کتاب اٹھا کر پڑھنے کی کوشش کی

تو جیسے ہر ورک میں اسے تراب کی تصویر نظر آنے لگی۔ اس نے فوراً کتاب بند کر دی۔ اور بیڈ پر آکر ایک بار پھر سے کروٹیں بدلنے لگی آج کی رات اس پر بہت بھاری تھی

نہ تو یہ سیاہ رات ختم ہو رہی تھی نہ تراب اس کی سوچ اس کے ذہن سے نکل رہی تھی

oooo

وہ سیدھا ایئرپورٹ آیا تھا۔ کیونکہ عالم نے اس سے کہا تھا کہ ہو سکتا ہے وہ مصروف ہو۔ لیکن پھر بھی وہ کوشش کرے گا۔

وہ عالم کی مدد کے لئے یہاں آگیا تھا اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا روحان یا پھر واصف شاہ یہاں آنے سے اسے کسی سے بھی کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ اپنے آپ سے مطلب رکھنے والا شخص تھا۔

ہاں لیکن واصف شاہ اس بار جس مقصد کیلئے یہاں آنے والے تھے وہ اس کے مطلب کا تھا۔ وہ پاکیزہ بیگم سے معافی مانگنے کی خاطر یہاں آرہے تھے

۔

ان سے معافی مانگنے کے بعد وہ تراب کا سنیہا کے لیے رشتہ مانگنے والے تھے۔ وہ اپنی تمام غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہتے تھے

وہ اپنے کی گئی غلطیوں کی معافی مانگنا چاہتے تھے اپنی کم اعتباری کی وجہ سے انہوں نے کیا کھویا تھا اس کا انہیں اچھے سے احساس تھا۔ وہ آج بھی پچھتا رہے تھے۔

حقیقت یہی تھی کہ تراب کو سنیہا کے علاوہ اور کسی سے کوئی مطلب نہیں تھا وہ سنیہا کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا۔ وہ سنیہا کو اپنے تمام تر جذبات کا مالک سمجھتا تھا

اسے اپنی زندگی میں سنیہا کا ساتھ چاہیے تھا اس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔ سنیہا کا ساتھ پانے کے لیے اگر اسے کسی کا قتل بھی کرنے کو کہا جاتا تو وہ پیچھے نہ ہٹتا۔

اس کی محبت کو پانے کے لیے وہ ہر حد پار کر جاتا۔ وہ اپنے علاوہ کسی اور کو اہمیت نہیں دیتا تھا۔

وہ بچپن سے ہی ایسا تھا اس نے اپنی آنکھوں سے اپنی ماں کو مرتے دیکھا تھا اسے تڑپ تڑپ کے آخری سانسیں لیتے دیکھا تھا۔

وہ چھوٹا بچہ تھا اپنی ماں کے لیے کبھی کچھ نہیں کر سکا یہاں تک کہ اپنی ماں کے قاتل کے خلاف آواز تک نہیں اٹھا سکا

اس نے حقیقت بیان کرنے کی کوشش کی تو اسے ہوسٹل بیچ دیا گیا۔ اسے اپنی ماں کے حق میں بولنے تک نہ دیا گیا۔

بچے کی گواہی کو مانا نہیں جا سکتا تھا۔ ورنہ شاید وہ اپنی ماں کے قاتل اپنے ہی باپ حیدر شاہ کو اس کے انجام تک ضرور پہنچاتا۔

اپنے باپ کی خود غرضی کی وجہ سے وہ سب سے کٹ گیا۔اس نے سب سے بات کرنا چھوڑ دی وہ خود تک محدود رہنے لگا اسے ہر شخص سے نفرت ہو گئی تھی۔

تب اس کی زندگی میں سنیہا آئی تھی۔ وہ اپنے اور سنیہا کے رشتے کو نہیں سمجھتا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا محبت کیا ہے لیکن اس چھوٹی سی عمر میں وہ محبت کر بیٹھا تھا۔

اسے سنیہا کے ساتھ باندھ دیا گیا تا کہ وہ اپنے ذہن سے اس حقیقت کو جھٹلا دے جو اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ وہ سب کچھ بھول گیا وہ نارمل ہونے لگا تھا

جب سنیہا کو اس سے دور کر دیا گیا۔ پاکیزہ اور واصف کی طلاق ہو گئی پاکیزہ بیگم کیس جیت گئیں ۔اور بچوں کی کسٹڈی ہمیشہ کے لئے پاکیزہ بیگم کو دے دی گئی۔

اس کی محبت اس سے دور ہو گئی وہ پھر تنہا ہو گیا بس پھر سے اندھیروں میں چلا گیا۔ لیکن اسے بھلا نہیں پایا۔اسے بھلانا اس کیلئے بہت مشکل تھا۔

وہ اس کی سانسوں میں بسنے لگی تھی۔ گزرتے ہر لمحے کے ساتھ وہ اس کا جنون بنتی جا رہی تھی۔

وہ کچھ بھی بھولا نہیں تھا۔سنیہا کے ساتھ جڑا اپنا رشتہ وہ اچھے سے پہچانتا تھا۔وہ چاہتا تھا کہ سنیہا بھی اس رشتے کو پہچانے وہ اکثر اس سے ملنے جاتا۔

شروع میں تو وہ اسے کوئی جن سمجھتی تھی۔وہ اس سے بہت خوفزدہ رہتی تھی اور اس کا خوف اسے مزہ دیتا تھا۔لیکن اب ایسا نہیں تھا وہ اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا وہ اسے پانا چاہتا تھا۔

لیکن اسے پانا مشکل ہو گیا تھا اسے چاچو کی ضرورت تھی۔اس نے فون کیا تھا انہیں کہا تھا کہ اپنی بیٹی مجھے دیں ورنہ میں پاگل ہو جاؤں گا۔

مجھے بچالیں چاچو۔اگر مجھے سنیہا نہ ملی تو میں خودکشی کر کے مر جاؤں گا۔اس کے انداز میں جو جنون تھا اسے محسوس کر کے واصف شاہ نے پاکستان اور نے کا فیصلہ کیا۔

اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے یہاں آئے تھے روحان کے ساتھ یہ روحان کی بھی ضد تھی وہ بھی پاکیزہ سے معافی مانگنا چاہتا تھا اپنے گرے ہوئے الفاظ پر وہ ان دونوں کو لے کر گھر آگیا تھا۔

سب گھر والے یہ سوچ کر پریشان ہے کہ روحان کو زندہ دے کر دانین کیا ری ایکشن دے گی ۔ابھی تو سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے ہوا نہیں۔ابھی تو ایک بھروسے کی دیوار قائم ہو رہی ہے۔

دانین کو جب یہ پتہ چلے گا کہ جس گناہ کی سزا وہ چار ماہ تک کاٹتی رہی وہ جو کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔

سب گھر والے جہاں روحان کی واپسی پر خوش تھے اسے زندہ دیکھ کر جیسے حویلی میں عید کا سماں تھا وہیں دانین کے ری ایکشن کو سوچ کر سب لوگ پریشان تھے سوائے صنم کے اسے بہت دنوں بعد اسے سکون ملا تھا۔

○○○○○

وہ کمرے میں آئی تو ہادی سو رہا تھا۔زایار صبح ہوتے ہی کام پر نکل گیا تھا

سکندر صاحب کو جب سے پتہ چلا تھا کہ بریرہ جیل میں نہیں بلکہ کہیں اور ہے انہوں نے زایار کو اچھا خاصا تنگ کر رکھا تھا

وہ بار بار اسے ایک ہی بات کہے جا رہے تھے بریرہ تمہاری بیوی ہے تمہیں اسے گھر واپس لانا چاہیے اس کے بارے میں معلوم کرنا چاہیے

لیکن زایار کو ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ بالکل خاموش لاپرواہ اپنے کام میں مگن تھا۔

لیکن پازیب جانتی تھی کہ وہ اتنا لاپرواہ نہیں ہے وہ یقیناً بریرہ کے بارے میں معلوم کر رہا ہوگا کل رات اس نے اسے بریرہ کے بارے میں ساری حقیقت بتائی تھی

اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ ہادی اس کا نہیں بلکہ اس کے بے حد عزیز دوست کا بیٹا ہے یہ سب کچھ جان کر وہ ہادی اور بھی زیادہ محبت کرنے لگی تھی

وہ جانتی تھی وہ معصوم سا بچہ نفرتوں کے نہیں بلکہ محبت کے لائق ہے۔ بریرہ کیسے اس معصوم کی جان لینے کی کوشش کر سکتی ہے وہ صرف سوچ ہی سکتی تھی

ہادی کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ زایار کے کپڑے بیڈ سے اٹھا کر دھونے کے لئے ڈالنے لگی جب زایار کی سفید شرٹ خون سے لت پت اس کے ہاتھ میں آئی اس کی شرٹ کی حالت دیکھ کر بے ساختہ اس کی چیخ بلند ہوئی وہ شرٹ کو پھینک کر باہر کی جانب جانے لگی جب فون بجنے لگا

اس کے ہاتھ پیر بری طرح سے کانپ رہے تھے ایسی حرکت بلا کون کر سکتا تھا یہ شرٹ تو آج صبح ہی وہ اتار کر گیا تھا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے فون اٹھایا انجان نمبر دیکھ کر اس کا دل مزید گھبرانے لگا اس نے کال ریسو کرتے ہوئے فون کان سے لگایا۔

ہیلو۔۔۔اس کی آواز میں کپکپاہٹ واضح تھی جسے محسوس کر کے دوسری طرف سے قہقہ لگایا گیا۔

تحفہ کیسا لگا سوتن۔۔۔۔۔؟

تم تو صرف زایار کی شرٹ کو دیکھ کر ہی کپکپانے لگی ذرا سوچو اگر زایاد شاہ سچ میں تمہیں ایسی حالت میں تو تم کیا کرو گی۔۔۔؟

اللہ نہ کرے بکواس بند کرو بریرہ وہ لہجے میں اسے پہچان گئی تھی اس کے لہجے کی تڑپ کو محسوس کر کے اس نے پھر سے قہقہ لگایا

واہ تمہاری توزبان بھی کھل گئی ہے اچھا ہوا تم نے مجھے پہچان لیا میں بھی ایسی ہی محبت کرتی ہوں اس سے۔ لیکن اس نے کبھی میری محبت کی قدر نہیں کی کیا نہیں کیا میں نے اس کے لئے ____؟

اس کے خاندان کی خدمت کی

نمبر دار بہو بننے کے ڈرامے کیے

جھوٹی محبتوں کے دکھاوے کیے۔

جس بچے کو میں دنیا میں لانا ہی نہیں چاہتی تھی اس کے لئے لائی اسے جنم دیا اپنا آپ برباد کیا۔

لیکن نہیں وہ میرے لئے بس خاندان کو چھوڑ کر میرے لئے جاتا ہے۔

کیا غلط کیا میں نے آگے سے جائیداد مانگنے کے لیے کہا وہ بیٹا ہے اس خاندان کا کم از کم اس کے حصے کی جائیداد اس کے نام پر ہی دیتے ہیں وہ لوگ۔

صرف وہ چاہیے تھا لیکن اسے اس کا سارا خاندان چاہیے میں پوچھتی ہوں کیا دیتا ہے اس کا خاندان سوائے ٹینشن کے۔

اس صرف اور صرف ہادی اپنی زندگی میں نہیں چاہتی تھی صرف اسے کہہ دیا کہ اسے کسی یتیم خانے میں چھوڑ آئے تو میں بُری ہو گئی۔

میں اس کے لیے سب کچھ چھوڑ دینے کو تیار تھی وہ میرے لئے صرف اس ناجائز ہادی اور اپنے خاندان کو نہیں چھوڑ سکتا۔

پتا نہیں کون سی دوستی کا بخار چڑھا ہے اسے جو دوست کے بچے کو پالنے لگ گیا۔

میں نے بہت محبت نبھانے کی کوشش کی سوتن لیکن اس نے کیا کیا۔۔۔؟

محبت کی تم سے۔۔۔

رشتہ جوڑا تو تم سے۔۔۔۔

بچہ بھی پیدا کر رہا ہے تم سے۔۔۔۔۔۔۔

میں کہاں گئی۔۔۔۔؟

بریرہ کہاں گئی سوتن۔۔۔؟

جو دیوانوں کی طرح اس سے محبت کرتی ہے۔۔ پاگلوں کی طرح اس پر مرتی ہے۔۔۔ کیا محبت کرنے والوں کے ساتھ ایسا کیا جاتا ہے سوتن۔۔۔۔۔۔۔!

میرے حصے کی محبت وہ تمہیں دے رہا ہے۔۔۔ تم مانو یا نہ مانو نہ انصافی تو کوئی ہے میرے ساتھ۔

اس کی سزا اسے میں دینے والی ہوں ابھی تو تم نے صرف اس کی شرٹ دیکھی ہے اگر تم کے قریب گئی تو اس کی لاش بھی دیکھو گی۔

ہاں سوتن جو میرا نہیں وہ تمہارا بھی نہیں اب سے تمہیں بھی وہی ملے گا جو میرے حصے میں آئے گا۔

https://www.zubinovelszone.com

اب سے اگر تم زایار کے قریب گئی تمہیں زایار کو ہمیشہ کے لئے تم سے دور کردوں گی۔ تم دونوں کی قربتوں کو سوچ کر میں کیوں تڑپوں۔۔۔؟ جو تکلیف میں سہوں گی وہ بھی سہے گا اور تم بھی۔۔۔

اس فون کال سے زایار کو انجان ہی رکھنا کیونکہ اسے پتہ چلا اس کی جان کو خطرہ ہو گا۔ تم فاصلہ بناؤ مجھے سکون آجائے گا اور مجھے سکون ملے گا تو تم بھی سکون میں رہو گی سوتن وہ قہقہ لگاتی فون بند کر چکی تھی۔

جب کہ پازیب خاموشی سے سنتی یقین کر چلی تھی کہ بریرہ پوری طرح پاگل ہو چکی ہے۔

ooooo

وہ نین کا ہاتھ تھامیں گھر میں داخل ہوا جب کہ اس کے چہرے پر پھیلی سوخی عالم کو بار بار کبھی اس کے گال تو کبھی اس کے لبوں پر جھکنے پر مجبور کر دیتی ہے

اس کی بے باکیوں پر وہ اسے گھور سکتی تھی وہ بھی صرف اتنی ہی جتنی دیر وہ اس کے چہرے پر جھکتا اس کے بعد تو اس کی بے تابیاں پھر سے محبت کی داستانیں سنانے لگتی

سب لوگوں کو باہر ہال میں بیٹھا دیکھ وہ اس کا ہاتھ تھامیں اندر داخل ہوا

دانین کو دیکھ سارے ہی جیسے ساکت رہے گئے۔

دانین بھی انہیں خاموش دیکھ کر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی عالم کے پیچھے آئی

صوفے پر بیٹھے واصف چاچو کو دیکھ کر عالم نے صرف ایک نظر روحان کو دیکھا تھا

دانین کے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کی گرفت سخت ہو گئی۔وہ خاموشی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی اسے کچھ عجیب لگا جب نظر صوفے پے بیٹھے اس ساکت وجامد شخص پر پڑی

عالم کے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی۔ جیسے محسوس کر کے عالم نے ایک لمحے کے لیے اپنی آنکھیں بند کیں۔

دانین پتر یہ بات واصف شاہ ہے میرا بیٹا اور یہ روحان میرا پوتا جس کی وجہ سے تو آج رہا ہے۔ دادا جان کے لہجے میں شرمندگی تھی دانین کو اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا وہ حیران کیسے عالم کو دیکھ رہی تھی۔

جہاں وہ بالکل خاموش دانین کا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے کھڑا تھا۔

ooooooo

روحان ضدمت کرو تم کہیں نہیں جا سکتے تم اتنی سی بات کو کیوں نہیں سمجھ رہے ہو ڈاکٹر نے تمہیں فی الحال کہیں پر بھی جانے سے منع کیا ہے

تمہیں ٹینشن سے دور رکھنے کے لیے کہا ہے فی الحال تمہیں ہم شاہ حویلی جانے کی اجازت نہیں دے سکتے واصف شاہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ روحان کی ایک ہی ضد تھی کہ اسے اس کی ماں سے ملنا ہے

آپ لوگ میری بات کو کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے اپنی ماں کے پاس جانا ہے ان سے معافی مانگنی ہے میں نے ان کا دل دکھایا ہے

روحان تمہارا باپ یہاں ہیں واصف شاہ تمہارا باپ ہے۔ جس شخص کو تم اپنا باپ سمجھ رہے ہو وہ تمہارا باپ نہیں ہے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو دادا جان اس کی مینٹل کنڈیشن کو سمجھے بغیر بولے

واصف شاہ نے انہیں خاموش رہنے کے لیے کہا تو وہ اس بار اس کی کنڈیشن کو سمجھتے ہوئے نہ صرف خاموش ہو گئے بلکہ کمرے سے ہی نکل گئے انہیں صفدر شاہ سے سالوں سے نفرت تھی جو ان سے ان کے پوتے پوتی کو چھین کر چلا گیا

اور آج ان کا پوتا کتنے دھرنے سے کہہ رہا تھا کہ صفدر شاہ اس کا باپ ہے
آپ سب لوگ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں مجھے میرے بابا کے پاس جانا ہے

یہاں رہنا میرے لئے بہت مشکل ہے پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتا ان کی منتیں کر رہا تھا۔

واصف شاہ کے اشارے پر تراب نے اسے بہت مشکل سے کنڑول کر کے بیہوشی کا انجیکشن لگا دیا

https://www.zubinovelszone.com

جو وقتی طور پر اس کے سکون کے لیے بے حد اہم تھا

اس کی جان کو خطرہ تھا وہ روحان کے یہاں ہونے کا کسی کو بتانا نہیں چاہتے تھے

○○○○○○

وہ چپ چاپ کمرے میں آ گئی تھی

عالم بھی تھوڑی دیر بعد اس کے پاس کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پر خاموشی سے بیٹھی شاید اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

عالم خاموشی سے قدم اٹھاتا اس کے ساتھ ہی بیڈ پر آ بیٹھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بیڈ پر بیٹھتا وہ اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگی

نین پلیز میری بات سنو وہ جھٹکے سے اس کا ہاتھ تھامتا اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا

وہ اس کے سینے پر آ گری تھی عالم کا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب تھا

عالم پلیز۔۔۔۔پلیز اس وقت کچھ بھی نہیں

اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گی

بس اب اور نہیں۔۔۔میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں پلیز مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دیں پلیز مجھے تھوڑا وقت صرف اپنے ساتھ وقت گزارنا ہے اس کی آواز بھاری تھی یقیناً یہاں آنے کے بعد وہ صرف اور صرف روتی رہی تھی

ایک بار میری بات سن لو صرف ایک بار وہ جیسے منت کر رہا تھا
اس کے بعد میں کچھ نہیں کہوں گا ایک بار مجھے اپنی طرف سے ساری بات کلیئر کرنے دو اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ اسے سننے پر مجبور کر رہا تھا

لیکن اس وقت نین اس کی کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی عالم نے آہستہ سے اپنے قریب کرتے ہوئے بیڈ پر اپنے ساتھ بٹھا کر اتنے قریب کر لیا کہ وہ چاہ کر بھی اس کے قریب سے اٹھ نہیں پائی
۔

۔۔۔"نین کل رات تم نے ہوٹل میں مجھے بتایا تھا نا کہ تمہیں کبھی کسی کا پیار نہیں ملا میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کسی نے محبتیں نہیں دیں۔یا کسی نے مجھے پیار نہیں کیا یہ ناانصافی ہے ان سب رشتوں کے ساتھ جنہوں نے مجھے توجہ دی ہے۔۔۔"

مجھے بہت پیار ملا بہت توجہ ملی میں گھر کا پہلا بچہ تھا ہر کوئی مجھ سے بہت محبت کرتا تھا اور محبتوں کے ساتھ پہلا بچہ ہونے کی وجہ سے میرے سر پر بہت ساری ذمہ داریاں بھی تھی۔۔۔۔"جو میرے ساتھ یہاں رہتے ہوئے تم بھی سمجھ رہی ہو

جانتی ہو نین جب آہستہ آہستہ میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے سب کے منہ سے یہی سنا ہے کہ عالم ہے نہ سب ٹھیک ہو جائے گا عالم سب ٹھیک کر دے گا وہ سب سنبھال سکتا ہے

بس میں سب کچھ ٹھیک کرنے لگا سب کچھ سنبھالنے کی کوشش کرنے لگا نین میں سب کی امیدوں پر پورا اترنا چاہتا تھا۔میں کسی کو نا امید نہیں کرنا چاہتا تھا۔اور اس چیز نے میرے اندر سے سہی غلط کی پہچان ختم کر دی۔۔۔۔۔

میں کوشش کرتا تھا کہ کسی کو بھی مجھ سے کوئی مسئلہ نہ ہو کسی کو بھی کوئی پرابلم ہو تو میں اس کی ہیلپ کروں چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو انعم صنم تراب روحان یہاں تک کہ بابا چاچو اور بے شک دادا جان ہی کیوں نہ ہوں

میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ لوگ کسی بھی چیز کو لے کر پریشان ہوں میں ان کے سارے مسئلے حل کر دینا چاہتا تھا مجھ سے میری فیملی کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی تھی جب روحان کے ساتھ یہ حادثہ

پیش آیا تو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ روحان کا زندہ بچنا ناممکن ہے وہ اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ صرف چار دن کا مہمان ہے

مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں میں کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا کسی کو درد نہیں دینا چاہتا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ روحان کی موت ہمارے گھر کو توڑ کر رکھ دے گی۔۔۔۔۔

میں کسی کو جھوٹی امید نہیں دینا چاہتا تھا
بس اسی لیے میں نے کہہ دیا کہ وہ نہیں رہا اور اس کی لاش کو میں نے اپنے آبائی علاقے میں دفنا دیا ہے سب لوگ مجھ سے بہت خفا ہو گئے تھے گھر میں ایک کہر ٹوٹ پڑا تھا ایک قیامت چھا گئی تھی

اپنے گھر والوں کو تکلیف میں دیکھ کر میں بھی تکلیف میں تھا دادا جان بہت زیادہ بیمار ہو گئے تھے ان کا کہنا تھا کہ انہیں روحان کی موت کا بدلہ لینا ہے

ہم روحان کو اس حال میں پہچانے والے کو اس طرح سے آزاد نہیں گھومنے دے سکتے تھے ہمیں اپنے خاندان کے خون کا حساب چاہیے تھا روحان کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی

نین وہ زندہ تھا لیکن موت کے اس حد تک قریب تھا کہ اسے زندہ انساوں میں شمار کرنا ایک بے وقوفی تھی

ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ روحان بچ نہیں سکتا اور روحان کو مارنے والا راحیل تھا اور راحیل کا ساتھ دے رہی تھی دانی

ہم روحان کی موت کو ضائع نہیں جانے دے سکتے تھے روحان کی موت کا بدلہ تو ہمیں بھی لینا تھا ہم بھی جاننا چاہتے تھے کہ وہ لڑکی کون ہے جو روحان کی موت کی وجہ بن رہی ہے روحان نے اس حادثے سے کچھ دن پہلے مجھے اس لڑکی کی پریگنسی رپورٹ لا کر دی تھی جس میں یہ بات ثابت ہو رہی تھی

کہ وہ لڑکی جس کا نام دانی ہے وہ روحان کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔اور پھر میں نے اس لڑکی کے بارے میں پتہ لگانے کی کوشش کی تو مجھے پتا چلا کہ دانی نام کی لڑکی کو بریرہ نے اس کے پیچھے لگا رکھا تھا بریرہ کے فون سے مجھے تمہارا نمبر ملا

https://www.zubinovelszone.com

بریرہ کے پاس تمہارا نمبر کہاں سے آیا یہ سب کچھ مجھے نہیں پتا بس مجھے یہ پتا تھا کہ تم وہ لڑکی ہو جو روحان کی موت کی وجہ بن رہی ہو۔اپنے گھر والوں کو اس برے وقت سے گزرتے دیکھ کر ان کی تکلیف سہنا میرے برداشت سے باہر تھا

جس دن میں نے تمہیں دیکھا تھا اس دن یہ دل تم پر ہار بیٹھا تھا میں تم سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہتا بے ساختہ مسکرایا اس کے انداز میں درد تکلیف سے زیادہ دانین کے لیے محبت نماں تھی۔وہ بہت محبت سے اس کے لبوں پر جھکا اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اس کی مزاحمت کی پرواکیے بنا اسے یوں ہی خود میں قید کیے بولتا رہا

لیکن جب روحان کے کیس کے سارے ثبوت تمہارے خلاف نکلے تو میرے دماغ نے مجھے تم سے محبت کرنے کی اجازت نہیں دی

نین یہ غصہ یہ نفرت صرف روحان کی وجہ سے نہیں تھی۔یہ سب کچھ میری بدترین ذہنی کیفیت تھی کہ میں اپنے دل کو یہ بات سمجھا نہیں پا رہا تھا کہ جس لڑکی سے محبت کر بیٹھا ہوں وہی لڑکی روحان کی جان لینے والی ہے

تمہیں جو سزائیں دیتا تھا وہ روحان کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی ذہنی کیفیت کی وجہ سے دیتا تھا میں اس بات کو قبول ہی نہیں کر پاتا تھا کہ میری محبت اتنی گری ہوئی ہو سکتی ہے میں بار بار تمہاری طرف متوجہ ہو جاتا تھا

میں تمہیں سزائے موت دلوانا چاہتا تھا لیکن میرا دل وہاں پر بھی نہیں مانا تمہارے سامنے نکاح کی شرط رکھ کر مجھے لگا کہ شاید اب مجھے سکون ملے گا لیکن تم نے نکاح کر لیا تم ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے رہنے لگی

یہ میری نہیں دادا جان کی شرط تھی کہ روحان کے قاتل کو ہمیشہ اس گھر میں رہ کر اس کی موت کی سزا دی جائے لیکن انہوں نے نہیں سوچا کہ وہ سزا مجھے دے رہے ہیں

میری زندگی میری آنکھوں کے سامنے برباد ہو رہی تھی اور میں کچھ بھی نہیں کر پا رہا تھا میں تو گھر کا بڑا بیٹا ہوں نا سب کچھ ٹھیک کرنا میرا فرض ہے میں نے تم سے شادی کر لی تمہیں گھر لے آیا تمہیں طرح طرح سے تکلیف دینے لگا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن تمہاری ہر تکلیف کے ساتھ مجھے کتنی تکلیف ہو رہی تھی یہ کوئی نہیں سوچ رہا تھا تمہارے اس گھر میں آنے کے بعد میں ہر دن ہے دعا مانگتا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے میری نین بے گناہ ہو میں ہر ممکن طریقے سے پتہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا

لیکن ہر ہر چیز تمہارے خلاف آ رہی تھی ابورشن کی رپورٹ پر تمہارا نام روحان کی لائی کی رپورٹ غائب ہو چکی تھی

روحان کے دوست عمر نے تمہارا نام لیا تمہاری سہیلی اقصیٰ نے تمہارا نام لیا بریرہ تمہارا نام لے رہی تھی تو نین تم بتاؤ مجھے میں کیا کرتا۔۔۔؟میری ہر ممکن کوشش کے باوجود میں تمہیں بے گناہ ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہو پا رہا تھا

میں بدترین ذہنی دباؤ کا شکار تھا ایک طرف میری فیملی تھی دوسری طرف میری محبت تھی میرا بھائی موت کے دروازے پر کھڑا تھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا میں کیا کروں گا لیکن میں بھی انسان ہی ہوں

https://www.zubinovelszone.com

مجھے بھی چیزیں سمجھنے سمجھانے میں وقت لگتا ہے میں بھی ہر چیز پرفیکٹ نہیں کر سکتا تمہیں درد دے کر تمہیں تکلیف دے کر بھی سکون میں نہیں رہا تمہاری پر تکلیف کو میں نے بھی سہا ہے تمہارا ہر درد میں نے بھی محسوس کیا ہے۔

میرے تھپڑوں کے نشان تو شاید تمہارے چہرے سے ہمیشہ کے لیے مٹ چکے ہوں گے۔ لیکن تمہیں درد دینے کے بعد جو زخم میں نے خود کو دیے ہیں ان کی نشان ساری زندگی نہیں جائیں گے۔اور نہ ہی میں جانے دوں گا

عالم نے اسے خود میں چھپاتے ہوئے کہا تو وہ حیرانگی سے اسے سنے جا رہی تھی اس کی آخری بات پر اسے دیکھنے لگی عالم اس کے فکرمندانہ انداز پر مسکرا دیا

کہاں ہیں زخم آپ نے خود کو تکلیف کیوں پہنچائی۔۔۔؟اس کے لہجے کی ناراضگی اس کے زخموں کی بات پر کمزور ہونے لگی تھی

وہ اس کا سینہ ٹٹولنے لگی۔عالم نے اس کے ہاتھ قید کر لیے
بھر جائیں گے نین میرا ہر زخم بھر جائے گا بس تم مجھے معاف کر دو میرا ہر درد کم ہو جائے گا۔جانتا ہوں میں تم سے بہت زیادہ مانگ رہا ہوں معافی ہر بار نہیں ملتی۔میری کوئی نہ کوئی غلطی بار بار

تمہارے سامنے آجاتی ہے اور میں تم سے معافی مانگنے لگتا ہوں میں تمہیں اتنی خوشیاں نہیں دے پاتا جتنی تکلیفیں دیتا ہوں

میں جانتا ہوں میں تمہارے جیسی لڑکی کے قابل نہیں ہوں میں ایک ناکام انسان ہوں نین میں سب کو خوش کرنے کی کوشش میں اپنا سب کچھ برباد کر لیتا ہوں

سب مجھے پرفیکٹ سمجھتے ہیں۔میں جانتا ہوں کہ میں پرفیکٹ نہیں ہوں لیکن پھر بھی پرفیکٹ بننے کی کوشش کرتا رہتا ہوں تاکہ کسی کی امید نہ ٹوٹے۔وہ بولے جا رہا تھا جبکہ نین اس کے جسم کو نگاہوں میں لیے اس کے زخم تلاش کر رہی تھی اس کے نازک ہاتھ اس کے ہاتھوں میں قید تھے اور وہ بولے جا رہا تھا

۔۔۔"لیکن اس بار میں تم سے آخری بار معافی مانگ رہا ہوں۔سب کے لئے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہوں لیکن اپنے لیے کبھی کچھ نہیں کیا آج پہلی بار اپنے لیے کچھ کرنے جا رہا ہوں مجھے تمہارا ساتھ چاہیے

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر میری زندگی ویران ہو جائے گی میں تمہیں کھو نہیں سکتا اگر تمہیں کھو دیا تو شاید موت بھی مجھ جیسے انسان کو منہ نہ لگائے۔

اگر آج تم نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں اپنے آپ کو ختم کر دوں گا

عالم۔اس کے الفاظ میں شدت تھی جسے محسوس کر کے دانین کانپ اٹھی

مجھے آخری بار معافی چاہیے میں تم سے وعدہ کرتا ہوں اس کے بعد مجھ سے کوئی غلطی نہیں ہو گی ۔میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا بس آخری بار مجھے معاف کر دو۔اس کے دونوں ہاتھ تھامے وہ بے حد عاجزی سے اس سے معافی مانگ رہا تھا

۔عالم کو لگا جیسے اگر اس نے اسے معاف نہ کیا تو اس کا سب کچھ ختم ہو جائے گا وہ سمجھ سکتا تھا اس وقت دانین کی سوچ کیا ہے اتنے مہینوں سے جو تکلیف وہ سہہ رہی تھی جس چیز کی سزا وہ کاٹ رہی تھی اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا

جس شخص کی موت کی سزا اسے دی جا رہی تھی وہ شخص تو زندہ تھا۔تو پھر اسے کس لیے اتنی تکلیف دی جا رہی تھی پہلے تو دانین یہ سوچ کر سب کچھ نظر انداز کر گئی تھی کہ ان لوگوں کا بیٹا مرا ہے اس شخص کا بھائی مرا ہے لیکن اب وہ اس چیز کو نظر انداز کیسے کرتی عالم نے سچ میں اسے امتحان میں ڈال دیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

عالم نے جب اسے ساری حقیقت بتائی تو وہ یہ بھی بتا دیتا کہ روحان زندہ ہے جو وہ ہر چیز کے لئے اسے دل سے معاف کر سکتی تو شاید وہ اس کی غلطی بھی معاف کر دیتی لیکن سارے انکشافات یوں وقفے وقفے سے کیوں ہو رہے تھے اسے وقفے وقفے سے موت کیوں دی جا رہی تھی۔۔۔؟

جب وہ سب کچھ بھلا کر آگے بڑھنے کا سوچ رہی تھی تب ایک اور کروا سچ اس کے سامنے آگیا اور اب وہ سب لوگ ایک بار پھر سے اس سے معافی مانگ رہے تھے۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے وہ عالم کو اس غلطی کے لیے معاف نہیں کرنا چاہتی تھی یہ غلطی عالم نے انجانے میں نہیں بلکہ جان بوجھ کر کیا تھا

وہ اسے چھوڑ کر اپنے گھر جا کر اپنے چاچا پر بوجھ نہیں بن سکتی تھی دنیا سے مقابلہ کرنے کی ہمت اس میں نہیں تھی اور اب عالم سے الگ ہونے کے بارے میں وہ سوچ نہیں سکتی تھی

عالم کا یہ قصور اتنا برا تو نہ تھا کہ وہ اسے ساری زندگی جدائی کی سزا دیتی لیکن اتنا چھوٹا بھی نہ تھا کہ وہ اتنی آسانی سے اسے معاف کر دیتی ہے وہ عالم کا ہاتھ اپنے وجود سے پیچھے کرتی آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھ گئی تھی

اس کے سینے پر سگریٹ کے جلنے کے نشان وہ آج صبح ہی دیکھ چکی تھی اور پھر ایسے ہی کہیں نشان اس کے بازو پر بھی تھے اس وقت وہ سو رہا تھا ورنہ وہ ضرور پوچھتی

وہ جانتی تھی ایسے بے پناہ نشان اس کے جسم پر موجود ہیں اور یہی وہ نشان ہیں جو وہ اسے تکلیف دینے کے بعد اپنے جسم پر لگاتا تھا

دانین میری بات سنو عالم اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا جب کہ دانین اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا کر واش روم میں بند ہو گی اس کی خاموشی نے عالم کو تڑپا ڈالا

عالم نے کتنی دیر دروازہ کھٹکھٹایا تھا اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا رہا لیکن جب تک وہ کمرے سے باہر نہ نکل گیا تب تک دانین باہر نہ آئی

یہ ممکن نہیں تھا کہ عالم ہر بار غلطی کرے اور دانین اسے ہر بار معاف کر دے اسے خوشی تھی کہ ان کا روحان زندہ ہے جس سے وہ سب لوگ بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس بات کی تکلیف بھی تھی کہ اسے اس شخص کے لئے سزا دی گئی۔اور ہر بات سے زیادہ تکلیف اس بات کی تھی کہ عالم نے اسے حقیقت پہلے کیوں نہیں بتائی یقیناسب سچ جان کر وہ اسے پورے دل سے معاف کر دیتی وہ پرانی کسی بات کو لے کر اس سے ناراض نہیں تھی

وہ ناراض تھی صرف اس لئے کیونکہ عالم نے اسے پوری بات نہیں بتائی وہ پوری طرح اس پر اعتبار نہیں کر سکا۔یا شاید عالم نے اتنی اہم بات بتانا اسی ضروری ہی نہ سمجھا

ooooo

بابا کیا میں کمرے میں آجاؤ سنیہا دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی صفدر شاہ نے مسکرا کر اسے اندر آنے کے لئے کہا اور اپنی باہیں پھیلائیں وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئی تھی

میری جان یونیورسٹی کب سے جوائن کر رہی ہے وہ بے حد محبت سے پوچھ رہے تھے

ان شاءاللہ کچھ ہی دن میں جوائن کرلوں گی وہ نرمی سے مسکراتی ہوئی بولی تو صفدر شاہ نے ہاں میں سر ہلایا

دیکھو بیٹا اب تم سے کچھ چھپا ہوا تو ہے نہیں تم تراب حیدر شاہ کے بارے میں ساری حقیقت جان چکی ہو میں تم سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں

میرا مطلب ہے تم پر کسی بھی قسم کی زور زبردستی نہیں ہے لیکن وہ لوگ رشتہ لے کر یہاں آنا چاہتے ہیں

وہ پھر سے شادی کرنا چاہتے ہیں پورے رسم ورواج کے ساتھ نکاح کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے ان کو صاف کہہ دیا ہے کہ جہاں میری بیٹی کی مرضی ہوگی میں وہیں پر اس کی شادی کروں گا میری بچی کے ساتھ کسی بھی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی

میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے بارے میں سوچو میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ سب کچھ تمہارے لیے بہت مشکل ہے لیکن بیٹا آسان کچھ بھی نہیں ہے سانس لینے کے لئے بھی ہمیں بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

ایک طلاق یافتہ لڑکی کی زندگی بہت مشکلوں سے گزرتی ہے خاص کر ایسے حالات میں جہاں رخصتی بھی نہ ہوئی ہو

بے شک تمہارے ساتھ تراب کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن نکاح کا بندھن اتنا عام بندھن نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے میں تمہیں بس اتنا ہی کہوں گا کہ جو بھی فیصلہ کرو سوچ سمجھ کر کرو یہ ساری زندگی کا سوال ہے

اگر تم پاکیزہ کے ساتھ ہوئے حالات کی وجہ سے یہ سوچ رہی ہو کہ تمہاری زندگی مشکل ہو جائے گی تو ایسا مت سوچو سب کی تقدیریں ایک جیسی نہیں لکھی ہوتی

نصیب لکھنے والی ذات وہ ہے وہ اچھا برا سب سمجھتی ہے۔اگر اپنی ماں کا نصیب سوچ کر تم اپنی زندگی کا فیصلہ کر رہی ہو تو ہر گز مت کرنا میں نے تراب حیدر شاہ کی نظروں میں تمہارے لئے سچی محبت دیکھی ہے

تم ایک بار اس محبت کو محسوس کرنے کی کوشش کرو تمہیں مایوسی نہیں ہو گی وہ سائیڈ دراز سے پیپرز نکالتے ہوئے اس کے سامنے کرنے لگے تو وہ حیرانگی سے ان کاغذات کو دیکھ رہی تھی

یہ طلاق کے کاغذات ہیں۔اگر تم تراب کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تو بس ان کاغذات پر سائن کر دینا میں تمہارا جواب سمجھ جاؤں گا اور آگے کا سارا معاملہ میں خود حل کر لوں گا

لیکن کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے سوچ لینا یہ صرف تمہاری نہیں بلکہ تراب کی زندگی کا بھی سوال ہے دو خاندانوں میں چلتی سالوں کی دشمنی کو ختم کرنے کا واحد راستہ ہے آگے تمہاری مرضی

وہ کاغذات اس کے حوالے کرتے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھ کر چلے گئے جب کہ سنیہا کتنی دیر پریشانی سے ان پیپرز کو ہاتھ میں تھامے عجیب کشمکش میں گرفتار تھی

ooooo

روحان کہاں ہے تراب۔۔۔۔۔؟ وہ کمرے میں آیا تو روحان وہاں نہیں تھا باہر نکل کر تراب سے پوچھنے لگا تو تراب حیرانی سے دیکھنے لگا

اندر کمرے میں بے ہوش پڑا ہے تھوڑی دیر پہلے میں نے اسے انجکشن دیا ہے تراب نے اسے بتایا

کوئی نہیں ہے تراب کوئی بھی نہیں ہے کمرے میں روحان کہاں ہے عالم پریشانی سے پوچھنے لگا تراب بھی پریشان ہو چکا تھا۔

وہ اپنے پیروں پر نہیں چل سکتا تو اسے کہاں جا سکتا ہے میں نے خود اسے انجکشن لگایا تھا وہ بے ہوش ہوا تھا میں خود اسے بیڈ پر لٹا کر کمرے سے باہر آ گیا تھا

تراب پریشانی سے بتانے لگا روحان کا غائب ہونا کوئی عام بات نہیں تھی اس کی جان کو خطرہ تھا

عالم نے سب ملازموں کو بلا کر پوچھا اور گھر سے باہر نکلنے لگا جب عالم کا فون بجنے لگا اس نے دیکھا کوئی انجان نمبر سے اسے کال کر رہا تھا۔

عالم نے فوراً فون اٹھا لیا اور اس کے شک کے مطابق دوسری طرف اب یہ کھیل اپنے اختتام کی طرف جا رہا تھا

روحان کہاں ہے۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔ تم۔؟ اس نے بنا اپنا وقت ضائع کیے سوال کیا

واعالم سلطان شاہ سمجھدار ہو میرے دیے ہوئے ایڈریس پر پہنچ آئو تمہیں روحان مل جائے گا لیکن زندہ ملے گا اس کی میں گرنٹی نہیں دیتا فون بند ہو چکا تھا جبکہ عالم اپنے موبائل سے آنے والی لوکیشن کو دیکھ رہا تھا

oooo

ooo

وہاں خطرہ ہو سکتا ہے عالم میں بھی تمہارے ساتھ آؤں گا تراب نے کہا

نہیں تم میرے ساتھ نہیں آؤ گے تراب میں اکیلا وہاں جاؤں گا اس نے مجھے کہا ہے کہ میں اکیلا آؤں میں نہیں چاہتا کہ روحان کو کسی بھی قسم کا خطرہ ہو

مجھے اکیلے ہی وہاں جانا ہو گا اگر مجھے تمہاری ضرورت ہوئی تو میں تمہیں فون کر لوں گا عالم نے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن تراب اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا

عالم تمہیں میری بات سمجھ میں نہیں آرہی میں نے کہا وہاں تمہاری جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے

مجھے روحان سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں اس کے لیے اپنے دل میں کسی قسم کے کوئی جذبات رکھتا ہوں لیکن تم میرے لیے اہم ہو میں تم پر رسک نہیں لینا چاہتا

میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ نہ آئے مجھے اپنے ساتھ لے چلو وہ ضد کر رہا تھا

تراب میں منع کر رہا ہوں نا تو تم میری بات کیوں نہیں سمجھتے ہو کہہ تو رہا ہوں کہ اگر مجھے کوئی بھی پرابلم ہوئی تو میں فون کر لوں گا۔اس کی ضد دیکھتے ہوئے وہ غصے سے بولا

https://www.zubinovelszone.com

جب حیدر شاہ حال میں داخل ہوئے عالم کا انداز انہیں بے حد نا گوار گزرا تھا
انہیں تو یہی لگتا تھا کہ عالم تراب کو ہمیشہ جھکا کر اور دبا کر رکھنا چاہتا ہے عالم کا انداز شروع سے حق جتانے اور حکم چلانے والا تھا

انہوں نے تراب کو بھی بہت بار سمجھانے کی کوشش کی کہ تم عالم کے بھائی ہو اس کے ملازم نہیں اس کی ہر بات ماننے سے بہتر ہے کہ تھوڑا اپنے لیے آواز اٹھایا کرو

وہ تمہیں دبا کر رکھنا چاہتا ہے تم بھی اس خاندان کے وارث ہو عالم کی ہر بات ماننا تم پر فرض نہیں ہے۔

لیکن تراب کا ہمیشہ ایک ہی جواب ہوتا عالم میرا بھائی ہی نہیں میرا دوست بھی ہے اس سے زیادہ اور کوئی میرا بھلا نہیں چاہتا تو بہتر ہے کہ آپ میرے اور علم کے معاملے میں مت بولے

تراب کبھی بھی عالم کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتا تھا چاہے بولنے والا اس کا باپ ہی کیوں نہ ہو

عالم تراب کو انہیں کچھ بھی نہ بتانے کا اشارہ کرتا ہوا وہاں سے جانے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ سے گاڑی کی چابی گر گئی اس سے پہلے کہ عالم اسے اٹھاتا تراب نے جھک کر اس کی چابی کو اٹھا کر عالم کے حوالے کیا

عالم ان کے قریب سے گزرتا ابھی دروازے تک نہیں پہنچا تھا جب چاچو کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے

یہی تو وہ کرنا چاہتا ہے تراب وہ تمہیں جھکانا چاہتا ہے وہ تمہیں ملازموں کی طرح ٹریٹ کرتا ہے۔وہ تمہیں کبھی خود سے آگے نہیں نکلنے دے گا اس خاندان کا مسٹر پرفیکٹ عالم سلطان شاہ ہے تراب حیدر شاہ کا تو کہیں نام ہی نہیں

تمہیں یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی عالم کے دل میں تمہارے لئے کوئی محبت نہیں ہے وہ تمہارا حصہ بھی ہتھیا لے گا۔حیدر شاہ کی سوچ اسے حیران کر گئی تھی

عالم میرا آپ سے زیادہ خیر خواہ ہے حیدر شاہ۔اگر وہ مجھے جھکانا بھی چاہتا ہے تو بھی میں خوشی سے اس کے سامنے جھک جاؤں گا کیوں کہ اس کے ساتھ میرا ایک نہیں بلکہ بہت سارے رشتے ہیں۔

اور جہاں تک بات ہے ملازموں کی طرح ٹریٹ کرنے والی تو معاف کیجیے گا اسے حق جتانہ کہتے ہیں وہ حق جو بڑے بھائی کا اپنے چھوٹے بھائی پر ہوتا ہے۔

ایک استاد کا اپنے شاگرد پر ہوتا ہے۔ایک دوست کا اپنے دوست پر ہوتا ہے خیر آپ کو یہ ساری باتیں سمجھ میں کبھی نہیں آئیں گی کیونکہ آپ نے رشتوں کو ہمیشہ اپنے مطلب کے لئے استعمال کیا۔

آپ کی نظروں میں ہر رشتہ منافق ہے کیونکہ آپ کا اپنا دل منافق ہو چکا ہے آپ خود زندگی میں کبھی کچھ نہیں بن پائے اور اب آپ مجھے بھی اپنی طرح ناکام کر دینا چاہتے ہیں۔

آپ مجھے عالم کے خلاف کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کوشش بھی مت کیجئے۔اس کے الفاظ نے جیسے عالم کے قدموں میں ایک بار پھر سے جان ڈال دی تھی۔وہ خاموشی سے وہیں سے گھر سے باہر نکل گیا اس کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی۔

وہ جانتا تھا دنیا اس کا ساتھ چھوڑ سکتی ہے لیکن تراب حیدر شاہ کبھی نہیں ہاں لیکن آج سے چاچو کی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔وہ آج کیا امریکہ روانہ ہونے والے تھے ایک بزنس ٹور کے سلسلے میں شاید ان کے واپس آنے تک عالم کا یہ درد کم ہو جائے گا جو آج ان کے لفظوں نے اسے دیا تھا

ooooo

کیا مجھے فون کرنا چاہئے۔۔۔؟

نہیں میں فون نہیں کروں گی پتہ نہیں وہ کیا مطلب نکالیں وہ پریشانی سے تین چار بار فون اٹھا کر واپس رکھ چکی تھی

لیکن پھر جب دل کی بے چینی حد سے سوار ہو جاتی تو ایک بار پھر سے ہاتھ اپنے آپ فون کی جانب بھرنے لگتے

اس نے بہت ہمت کر کے اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کیا اس نمبر سے نہ جانے وہ کتنی بار اسے فون کر چکا تھا اسے بس اتنا ہی یاد تھا جب اس نے پہلی بار اس نمبر سے تراب کی کال وصول کی تھی اس نے فون بند کر دیا تھا۔

پھر اس کے بعد تراب نے بہت بار اسے اس نمبر سے فون کرنے کی کوشش کی لیکن سنیہا نے کبھی بھی فون نہ اٹھایا۔

https://www.zubinovelszone.com

اور آج وہ خود اسے فون کرنے جا رہی تھی اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا موبائل پر موجود وہ نازک سے ہاتھ بے تحاشا کانپ کر رہے تھے

نہیں میں فون نہیں کروں گی نہ جانے وہ کیا مطلب نکالے مجھے فون نہیں کرنا چاہیے وہ فون دوبارہ بیڈ پر رکھتی اپنے فیصلے پر قائم رہی

لیکن کب تک اسے اس مسئلے کا حل چاہیے تھا اور حل تب ہی نکل سکتا تھا جب وہ تراب سے بات کرتی

وہ یوں ہی پیپرز پر سائن نہیں کر سکتی تھی وہ جانتی تھی کہ یہ سب بہت مشکل ہے اور زندگی بھی آگے جا کر بے حد مشکل ہو جائے گی

اس مسئلے کا ایک ہی حل تھا کہ وہ تراب سے اس بارے میں بات کرے وہ خاندانوں کی دشمنی کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی

دوسری طرف اس کا دل اس سے بغاوت کرنے لگا تھا تراب کو اپنی سوچوں سے دور کرنے کے باوجود بھی وہ اس کی سوچوں سے نکلا نہیں تھا

وہ اس کے لئے بے حد مشکل امتحان ثابت ہو رہا تھا اس کی چادر اب بھی اس کے پاس پڑی تھی ۔اس نے ہمت کر کے فون اٹھایا اس یقین کے ساتھ کہ اس بار وہ ہمت ہار کر فون دوبارہ نہیں رکھے گی

اس نے تراب کا نمبر ملاتے ہوئے ہمت کر کے فون اپنے کان کے ساتھ لگایا

oooo

وہ عالم کو لے کر بے حد پریشان تھا عالم اسے قسم دے کر گیا تھا کہ میرے پیچھے مت آنا میری غیر موجودگی میں تم گھر پر ہی رہو گے

اگر میری بات تمہارے لئے اہمیت رکھتی ہے تو بس تم وہی کرو گے جو میں تمہیں کرنے کے لیے کہوں گا عالم کی بات کا مان رکھتے ہوئے وہ بہت مشکل سے صبر سے اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا

جب اس کا فون بجنے لگا اس نے بے حد بے زاری سے اپنا فون اٹھا کر نمبر دیکھا اسے تو جیسے یقین ہی نہ آیا اس نے حیرانگی سے دو تین بار نمبر دوسرا ڈالا لیکن وہ غلط نہیں تھا اس کی شہزادی خود اسے فون کر رہی تھی

اس نے جلدی سے فون اٹھایا کہ کہیں فون کٹ ہی نہ جائے ہیلو شہزادی کیا تم بات کر رہی ہو مجھ سے اس کے لہجے کی بے یقینی سنیہا نے نوٹ کر لی تھی اس کی ہتھیلیوں میں پسینہ آنے لگا۔

ج۔۔۔جی۔۔وہ بس اتنا ہی بول پائی تراب کی تو جیسے خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ رہی

مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم نے مجھے فون کیا ہے اپنے لبوں سے میرا نام لو مجھے یقین دلاؤ کہ وہ تم ہی ہو وہ آہستہ سے آنکھیں بند کرتا بیڈ پر بیٹھ گیا جیسے اسے محسوس کر رہا ہو بند آنکھوں سے اس کا حسین چہرہ دیکھ رہا ہو

میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں اس نے بڑی مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تراب نے اپنی آنکھیں کھولیں

قربان شہزادی خادم خاضر۔۔کہاں آوں۔۔؟میں آدھے گھنٹے میں حویلی میں ملتا ہوں تم سے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا

https://www.zubinovelszone.com

نہیں بالکل بھی نہیں وہ پوری طرح سے گھبرا گئی اس کے انداز نے تراب کو مسکرانے پر مجبور کر دیا

تمہارے کمرے میں آ جاؤں۔۔؟ وہ جیسے سے اجازت مانگ رہا تھا
نہیں پلیز نہیں۔۔۔وہ بری طرح سے گھبرا رہی تھی

اچھا اچھا شہزادی گھبراؤ مت ہم باغ میں ملتے ہیں تم باغ میں آؤ میں وہاں پہنچتا ہوں اس نے کچھ سوچتے ہوئے فیصلہ کیا

نہیں میں وہاں نہیں آسکتی مجھے حویلی میں کوئی بھی اکیلے اس جانب جانے کی اجازت نہیں دے گا اور لالی کو میں اپنے ساتھ لے کر نہیں جاسکتی میں گھر میں کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتانا چاہتی

مجھے بس آپ سے مل کر آپ سے کچھ باتیں کرنی ہے وہ سمجھاتے ہوئے بولی
تو پھر بتاؤ کہاں ملنا ہے تم سے میں حاضر ہو جاؤں گا وہ پر سکون لہجے میں بولا اس کے لئے تو شہزادی کا اشارہ ہی کافی تھا وہ ساری دنیا ایک طرف چھوڑ کر آجاتا

میں تین دن کے بعد یونیورسٹی جا رہی ہوں وہی پر ملوں گی آپ سے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی

تین دن میں مر گیا تو۔۔؟ تھوڑا سا تو رحم کرو اپنے عاشق پر حسینہ اتنی بھی ظالم نہیں ہوتی شہزادی وہ جیسے اسے سمجھا رہا تھا

اس کے اس طرح سے کہنے پر سنیہا کے دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی

اللہ کا واسطہ ہے میرے سامنے یہ مرنے مارنے کی بات نہ کیا کریں اس کے لہجے میں عجیب سی بے قراری تھی جیسے محسوس کر کے تراب کو سکون ملا

میں تین دن کے بعد یونیورسٹی میں آپ سے ملوں گی آپ پلیز وہاں آ جائے گا وہ منت بھرے لہجے میں بولی

تم حکم کرو شہزادی تمہاری یونیورسٹی میں تو کیا میں بارات لے کر تمہاری حویلی کے باہر آ کر رکوں گا وہ بے حد دلکشی سے بولا

جبکہ اس کی باتوں سے گھبرا کر سنیہا نے بنا کچھ کہے فون کاٹ دیا تراب نے غصے سے فون کو دیکھا تھا

پوری طرح آواز تو سننے دیتی شہزادی کیوں تڑپاتی ہوا اپنے عاشق کو وہ فون کو اپنے لبوں سے چومتا واپس بیڈ پر ڈھیر ہو گیا۔

ooooo

یہ ایک بالکل ویران جگہ تھی۔
اس وقت یہاں سوائے اندھیرے کے اور کچھ نہیں تھا عالم کو بہت دور فاصلے پر ایک لائٹ جلتی نظر آئی تو وہ اسی کی طرف بڑھنے لگا

وہ جلد ہی وہاں پہنچ گیا تھا وہ شخص دوسری طرف پیٹھ کیے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

آو عالم سلطان شاہ آو بہت انتظار کروایا تم نے لگتا ہے تمہیں روحان کی جان پیاری نہیں ہے وہ اسی طرف منہ کیے بولا تو عالم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

معارج اصغر انسان کو ایسے کام کرنے ہی نہیں چاہیے جس کے لیے اسے منہ چھپانا پڑے وہ اس کا نام لیتے ہوئے کوئی اعلان کر رہا تھا کہ وہ اسے جانتا ہے اس نے حیران ہو کر کہا اس کی جانب چہرہ پھیرا

https://www.zubinovelszone.com

تو تم مجھے جانتے ہو۔۔۔جو پہلے حیران تھا اب بے فکر ہو کر پوچھنے لگا

نہیں معارج اصغر میں تمہیں نہیں جانتا تم میں ایسا کچھ ہے ہی نہیں جو تمہیں جانا جائے۔ تم ایک ناکام اور ایک دھوکے باز شخص ہو تو میں دوستی نبھانی نہیں آئی تمہیں رشتے نبھانے نہیں آئے

تم مطلب میں گرے صرف اپنی ذات سے محبت کرنے والے شخص ہو۔ تم سوائے خود کے اور کسی سے محبت نہیں ہوئی اس چیز نے تمہیں صرف نقصان ہی پہنچایا ہے

تمہاری بیوی نے تم سے طلاق لے لی لیکن اپنی گندی فطرت تم نے پھر بھی نہ چھوڑی تم وہی ہو نا جس نے پاکیزہ صفدر شاہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی اسے گھر میں اکیلے پا کر۔

اور جب تم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو تم نے واصف شاہ کے سامنے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ انہیں صرف پاکیزہ ہی غلط لگے۔

پاکیزہ کو طلاق ہو گئی وہ برباد ہو گئی لیکن صفدر شاہ نے اپنی بہن سے جڑے تمہارے رشتے ختم کر ڈالا تمہیں تین سال کی جیل ہو گئی اپنے گندے کاموں کی وجہ سے تم تین سال جیل میں سڑتے رہے لیکن عقل تو میں پھر بھی نہ آئی

یہاں تک کہ تم اس قدر مطلبی شخص ہو کہ تم نے اپنی بیٹی تک کو استعمال کیا۔ تم نے اپنی بیٹی کو کسی خوراک کی طرح روحان کے آگے ڈال کر اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا تھا

یہ سب کچھ جانتا ہوں میں لیکن تمہارا مقصد صرف ہمیں برباد کرنا ہے اپنی سو کولڈ انا کا انتقام لینا ہے لیکن تم روحان کا قتل کیوں کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔؟ میں یہاں اس سوال کا جواب لینے آیا ہوں۔

اب تم میرا وقت برباد مت کرو وہ اسے دیکھتے ہوئے گھڑی کی جانب دیکھنے لگا۔
تم بہت سمجھدار ہو عالم بالکل ٹھیک کہا تم نے میں تم لوگوں سے صرف اور صرف اپنے ساتھ ہوئے زیادتیوں کا بدلہ لینا چاہتا ہوں

زیادتیاں عالم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ زیادتی معصوم کے ساتھ ہوتی ہے معارج ظالم کے ساتھ نہیں۔ تمہارے ساتھ کون سی زیادتیاں ہوئی ہیں ذرا روشنی ڈالو گے وہ حیرت میں گرا اسے دیکھ رہا تھا پاگل انسان کس چیز کو بنیاد بنا کر یہ سب کچھ کر رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

کیا یہ میرے ساتھ ظلم نہیں کہ مجھ سے میری بیوی چھین لی گئی مجھے زبردستی طلاق دینے پر مجبور کیا گیا۔میری بیوی ماں بننے والی تھی وہ میرے دوسرے بچے کو جنم دینے والی تھی۔صرف اور صرف واصف شاہ اور صفدر شاہ کی وجہ سے ہوا تھا یہ سب کچھ

واصف شاہ نے پاکیزہ کو طلاق دی تو صفدر نے اس سے نکاح کر کے میری بیوی کو مجھ سے زبردستی طلاق دلوائی

واصف شاہ میرا بہت اچھا دوست تھا وہ مجھ پر بہت اعتبار کرتا تھا وہ اکثر مجھے اپنے گھر لے کر جایا کرتا تھا پاکیزہ کو دیکھتے ہی میری نیت خراب ہو گئی۔

مجھے بس کسی بھی حال میں پاکیزہ چاہیے تھی۔مجھے پتا چلا کہ پاکیزہ حویلی کی روایات سے تنگ آکر اپنا گھر شہر میں لے چکی ہے جس میں واصف کا آنا جانا بہت کم ہے

واصف کی بھابی نرجس اکثر ہی اس کے کان پاکیزہ کے خلاف بھرتی رہتی کہ پاکیزہ آزاد ماحول کی عادی ہے اس لیے اسے حویلی کی رسم و رواج پسند نہیں آئے نرجس یہ سب کچھ اپنی بھڑاس نکالنے کے لئے کرتی تھی لیکن مجھے اس سے بہت فائدہ ہو گیا

واصف اپنی پرسنل پروبلم مجھ سے شیئر کرنے لگا وہ کہتا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اور بچے اس کے خاندان کے ساتھ مل جل کر رہے وہ اپنے باپ کو چھوڑ نہیں سکتا۔

لیکن پاکیزہ اس چیز کے لیے تیار نہیں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ میں پاکیزہ کو سمجھانے جاتا ہوں تو پہلے تو اس نے منع کر دیا لیکن میرے بار بار کہنے پر اس نے مجھے اجازت دے دی

اس رات واصف نے مجھے اور میری بیوی کو رات نو بجے کے قریب اپنے گھر آنے کے وقت پر بلایا تھا

میں نے اپنی بیوی کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا اور نو بجے کے بجائے میں ساڑھے چھ بجے ہیں وہاں چلا گیا لیکن میری خراب قسمت اس دن صفدر شاہ نے مجھے دیکھ لیا پہلے اس نے مجھے شہر میں آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے سچ بتا دیا کہ میرے دوست کی پرسنل پرابلم چل رہی ہے میں اس کی بیوی کو سمجھانے آیا ہوں

صفدر نے مجھ سے کہا کہ کوئی مسئلہ ہو تو مجھ سے شیئر کر سکتے ہو ان دنوں طلاق کے کیس زیادہ ہی حل کر رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اس سے بات کر کے میں ہوٹل سے باہر نکلا تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں اپنے سگریٹ وہی ہوٹل کی چائے ٹیبل پر چھوڑ آؤں گا اس وقت پاکیزہ کو گھر میں اکیلے سوچ کر میرے دماغ پر شیطان سوار ہو چکا تھا

لیکن صفدر جانتا تھا کہ میں سگریٹ کا کس حد تک نشائی ہوں یہی وجہ تھی کہ وہ میرے پیچھے سگریٹ دینے آ گیا اور اس نے سب کچھ دیکھ لیا۔

میں اپنا مقصد پورا نہیں کر سکا اثرات صفدر شاہ نے مجھے بہت مارا۔
لیکن واصف کے سامنے میں نے ساری کہانی بدل ڈالی۔ میں نے کہانی کا دوسرا حصہ اس کے سامنے پیش کر دیا وہ پہلے ہی بھرا ہوا تھا وہ صفدر سے وہ بچپن سے نفرت کرتا تھا جو رشتے میں اس کے چچا کا بیٹا تھا

میں سارا الزام صفدر پر ڈال کر وہاں سے غائب ہو گیا اور واصف نے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی شاید یہ سب کچھ اس نے صفدر کی نفرت میں کیا تھا یا پاکیزہ پر اسے یقین نہیں تھا یا اس کے خاندان نے اس کے دماغ میں ایک تنہا عورت کے خلاف اتنا زہر بھر دیا تھا وہ اس پر یقین ہی نہ کر سکا۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اس نے اپنا گھر خود ہی برباد کر لیا تھا جس کے بعد اسے بہت نقصان اٹھانا پڑا وقتی تو وہ پاکیزہ کو طلاق دے کر اس سے الگ ہو گیا تھا لیکن بعد میں سوائے پچھتاوے اور کچھ نہ ملا

صفدر نے پاکیزہ کو خاموش نہ بیٹھنے دیا پاکیزہ نے مجھ پر کیس کرا دیا جس کی وجہ سے مجھے تین سال جیل کی سزا ہو گی

میری طلاق ہو گی میرے دوست کو پتہ چل گئی ساری حقیقت اس نے میرا ساتھ چھوڑ دیا میں برباد ہو گیا میری بیوی کو کینسر تھا اور اس بارے میں میں کچھ نہیں جانتا تھا میرا دوسرا بچہ ضائع ہو گیا۔

لیکن بیوی کے مرنے کا مجھے یہ فائدہ ہو گیا تین سال کے بعد اپنی بیٹی کی کسٹڈی مجھے بہت آسانی سے مل گئی۔

مجھے پاکیزہ صفدر اور اس کے بچوں سے نفرت تھی وہ ان کو پھنسانا میرا فیصلہ تھا لیکن اسے جان سے مارنا ہر گز نہیں اسے جان سے مارنے والا تمہارا بے حد عزیز رشتہ دار ہے اور ایک اور بات بتاؤں میں صرف روحان کو نہیں بلکہ تمہیں بھی جان سے مار دینا چاہتا ہے

ایسا لگا جھٹکا کہو تو نام بھی بتاؤں یا تم نے اندازہ لگا لیا وہ ہنستے ہوئے بولا
اور ساتھ ہی پیچھے کی جانب اشارہ کیا عالم نے فون پیچھے مڑ کر دیکھا تھا یقین کرنا مشکل تھا لیکن اتنا بھی نہیں۔

جانتے ہو معارج میں نے زندگی میں صرف ایک شخص کو مخلص دیکھا ہے صفدر شاہ کو میں نے اس جیسا انسان نہیں دیکھا جو اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لیے جیتا ہے وہ شخص میں سچ میں میرا آئیڈیل ہے

اور مجھے افسوس ہے کہ یہ شخص میرا اخونی رشتہ ہے وہ سامنے مجبور شخص کو دیکھتے ہوئے بولا نہ جانے کیوں اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

جب اچانک کی پولیس تیزی سے بھاگتی ہوئی اس جگہ میں داخل ہوئیں
عالم سلطان شاہ یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے ہمیں دھوکا دیا اس کی سزا تو تمہیں ملے گی

وہ چلاتے ہوئے اپنی بندوقیں اس پر تان چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا پولیس کے ہاتھ پر گولی مار تھی بندوق کپڑے پھیل چکی تھی عالم مسکرا کر پلٹا ہی تھا جب ایک گولی اس کے سینے کے آر پار ہو گئیں

یقین کرنا پھر سے ناممکن ہوگیا خونی رشتے اتنے بھی گر سکتے ہیں

وہ بھی ایک جھٹکے سے ہی نہ سنبھلا تھا جب دوسری گولی اس کے بازو کو چیرتے ہوئے اسے لہولہان کر گئی وہ شخص پستول پھینک تھا وہاں سے بھاگنے لگا تھا پولیس اس کے پیچھے بھاگنے لگیں

جبکہ معارج کو گرفتار کر لیا گیا تھا پولیس کے نمائندے اس کے آگے پیچھے جمع ہونے لگے تھے

ر۔۔روح۔۔۔۔روحان۔۔تکلیف سے الفاظ اس کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکل رہے تھے

سر روحان بے ہوشی کی حالت میں انہیں کمرے میں سے ایک کمرے سے ملا ہے ایمولیس بلاؤ انسپیکٹر اسکی پریشانی دور کرتے ہوئے کانسٹیبل کو حکم دینے لگا۔

جبکہ عالم کی آنکھیں اب آہستہ آہستہ بند ہونے لگی تھی۔ بچپن کی یادیں اس کی آنکھوں میں پھر سے جینے لگی تھی وہ شخص اسے کندھوں پر اٹھا کر گھومتا تھا۔

اس نے سے بندوق چلانا سکھائی تھی۔وہاں سے شیر اور اور بھیڑیے کی کہانی سناتا تھا جس میں وہ کہتا تھا کہ بھیڑیا اپنوں میں ہی چھپا ہوتا ہے اور آج اسے اس بات پر یقین ہو گیا تھا

oooo

○○

شاہ حویلی میں ہنگامہ مچ چکا تھا عالم سلطان شاہ کو گولیاں لگی تھیں وہ اس وقت ہسپتال میں ایڈمٹ تھا

ہر بڑے نیوز چینل پر یہی خبر چل رہی تھی شاہ حویلی کے ساتھ ساتھ یہ خبر بڑی حویلی تک پہنچ چکی تھی

جس جگہ یہ واقعہ پیش آیا تھا تفصیلات کے مطابق وہاں عالم سلطان شاہ اپنے چھوٹے بھائی روحان شاہ کو بچانے گیا تھا۔

روحان کی حالت اب خطرے سے باہر تھی۔اسے بے ہوشی کی اوور ڈوز لگا دی گئی تھی لیکن وقت رہتے اس کا علاج ہو گیا۔ جس کی وجہ سے اب وہ بالکل ٹھیک اس وقت ہسپتال میں ہی داخل تھا

جبکہ عالم سلطان شاہ کی جان خطرے میں تھی ڈاکٹر کے مطابق اس کا خون بہت زیادہ مقدار میں ضائع ہو چکا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

یہ خبر آگ کی طرح پھیلتی جا رہی تھی۔ شاہ حویلی میں تو جیسے قہر مچا ہوا تھا ہر کوئی ہسپتال جانا چاہتا تھا۔ دانین کو تو جب سے عالم کی حالت کا پتہ چلا تھا اسے بالکل چپ لگ گئی تھی وہ کسی سے کچھ نہیں کہہ رہی تھی سوائے اپنے رب کے۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اس مشکل وقت میں اس کی اور کوئی نہیں سنے گا سوائے اس پاک ذات کے جو انسان کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

اپنے اکلوتے بیٹے کی حالت جان کر نسرین بیگم بے ہوش ہو چکی تھی انہیں اب تک ہوش نہیں آیا تھا۔ جبکہ سلطان شاہ جھکے کندھوں کے ساتھ کبھی ہسپتال تو کبھی گھر کے چکر لگا رہے تھے۔

واصف شاہ ان کا ساتھ دینے کی پوری کوشش کر رہے تھے جبکہ حیدر شاہ آج شام ہی امریکا کے لیے روانہ ہو چکے تھے

تراب ہسپتال میں تھا وہ تو آپریشن کے دوران بھی اس کمرے کے باہر سے ایک سیکنڈ بھی نہ ہلا

گولیاں نکال دی گئی تھی لیکن عالم کو ہوش نہیں آ رہا تھا ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اگر 24 گھنٹے میں ہوش نہ آیا تو عالم کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے سب لوگ پریشان تھے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یوں اچانک اتنا بڑا حادثہ ہو جائے گا۔

oooo

دادا جان کا بی پی ایک بار پھر سے خطرناک حد تک ہائی ہو چکا تھا۔ عالم کی ٹینشن نے انہیں بے حد بیمار کر دیا تھا وہ کچھ ہی گھنٹوں میں بہت زیادہ بوڑھے لگنے لگے تھے

عالم کو ہوش نہیں آرہا تھا 24 گھنٹے مکمل ہونے میں صرف تین گھنٹے باقی تھے۔ تراب نے فون کر کے بتایا تھا کہ ڈاکٹرز نا امیدی کا اظہار کر رہے ہیں۔

نسرین بیگم کو ہوش آیا تو ان کا کلیجہ اپنے بیٹے کے لیے تڑپ اٹھا ان کی ضد پر وہ انہیں ہسپتال لے آئے

ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اب آپ لوگ صرف دعا ہی کریں ہم لوگ اپنا کام کر چکے ہیں اب

انشاءاللہ اپنا کام کرے گا سلطان شاہ اور نسرین بیگم نہ جانے کتنی دیر عالم کے قریب بیٹھ کر اسے بلاتے رہے کہ شاید ان کی پکار پر وہ بول اٹھے جیسے ہمیشہ وہ ان کی ایک پکار پر حاضر ہو جاتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

لیکن اب وہ خاموش تھا کسی کی پکار پر نہیں واپس آرہا تھا نسرین بیگم نے رو رو کر اپنا حال خراب کر رکھا تھا

جبکہ سلطان شاہ کے لیے تو اپنے بیٹے کو اس طرح سے دیکھنا بھی مشکل تھا۔ واصف شاہ جتنا ہو سکے انہیں حوصلہ دینے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ سمجھتے تھے کہ یہ تکلیف بہت بڑی ہے

جوان بیٹے کو کھو دینے کی سوچ ہی اندر تک ہلا کر رکھ دیتی تھی۔

دادا جان بھی ہسپتال آ گئے تھے ان سب نے منع کر رکھا تھا لیکن اپنے لاڈلے پوتے کی خاطر وہ کسی کی بھی بات کو کھاتے میں نہ لائے

انہیں صرف اور صرف اپنے پوتے سے ملنا تھا انہیں کسی سے کوئی مطلب نہیں تھا عالم کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور اسے پکارنے کی کوشش کرتے رہے وہ اسے جگانا چاہتے تھے لیکن کوئی پکار اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور نہیں کر رہی تھی

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ گولی دل سے چند انچ کے فاصلے پر لگی ہے اگر ایک انچ بھی مزید دل کے قریب لگتی تو بچانا بے حد مشکل ہو جاتا

لیکن یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ عالم کی جان خطرے سے باہر ہے کیونکہ اسے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی۔اس کا اندرونی سسٹم آہستہ آہستہ جام ہو رہا تھا۔

اسے ہوش میں لانا بے حد ضروری تھا ورنہ حالت مزید خراب ہو سکتی تھی۔اسے زندگی کی طرف واپس بلانے کی کوشش کی جائے۔ورنہ جلد ہی وہ ان سب کو الوداع کہہ کر ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو جائے گا

اگر وہ لوگ اسے زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کرنا ہو گا کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ وہ واپس زندگی کی طرف لوٹ آئے

وہ اپنی موت سے لڑنے میں کامیاب ہو جائے رفتہ رفتہ مشینی سسٹم کی لائن سیدھی ہوتی جا رہی تھی وہ موت کے بہت قریب جا رہا تھا۔

کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کیا جائے جب تراب کو یاد آیا کہ عالم نے اس سے بتایا تھا کہ نین اس سے پھر سے ناراض ہو گئی ہے

https://www.zubinovelszone.com

تراب نے ہمیشہ عالم کے لب ولہجہ میں جس کے لئے سب سے زیادہ محبت محسوس کی تھی وہ اس کی نین ہی تھی

وہ اچانک اٹھ کھڑا ہوا تو دادا جان اسے دیکھنے لگے جب کہ نسرین بیگم بنا پلکیں جھپکائے عالم کو دیکھ رہی تھیں معلوم تھا تو صرف اتنا کہ اگر عالم کی سانسیں رک گئی تو ان کی سانسیں بھی رک جائیں گے

میں دانین کو لینے جارہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عالم کو زندگی کی طرف کھینچ لائے گی۔ وہ اس کے اندر جینے کی خواہش پیدا کرے گی وہ ایسے ہمت دے کی موت سے لڑنے کی مجھے یقین ہے دانین ایسا کر سکتی ہے

ہاں تم دانین کو لے آؤ وہ میرے بیٹے کو واپس لے آئے گی یہ بہت پیار کرتا ہے اس سے مجھے یقین ہے وہ پکارے گی تو عالم ضرور آٹھے گا نسرین بیگم نے امید سے اس کی طرف دیکھا وہ صرف سر ہلاتا جلدی سے وہاں سے باہر نکل گیا تھا۔

○○○○○

https://www.zubinovelszone.com

یہ سب کچھ کس نے اور کیوں کیا تھا اسے بالکل پتہ نہیں تھا اسے بس عالم واپس چاہیے تھا

اس کے پاس یہ ایک واحد رشتہ تھا جیسے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا یہ حقیقت تھی کہ اس نے کبھی اپنے باپ سے محبت نہیں کی تھی

بلکہ حیدر شاہ کو تو اپنی نفرت کے بھی قابل نہیں سمجھتا تھا لیکن عالم وہ واحد انسان تھا جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

ہاں بس اتنا جانتا تھا کہ سنیہا کے علاوہ اگر وہ کسی کے لیے اپنی جان دے سکتا ہے تو وہ عالم تھا جو اس کے ہر صحیح غلط میں اس کا ساتھ دیتا رہا

عالم صرف اس کا تایازاد ہی نہیں۔بلکہ دوست بھی تھا بھائی بھی تھا استاد بھی تھا وہ اس کے لیے اس کا سب کچھ تھا۔

اور وہ اپنا سب کچھ کھو نہیں سکتا تھا اسے عالم چاہیے تھا کسی بھی حال میں اور اس کا یقین کہتا تھا کہ عالم نے دانین سے بھر کر کسی سے محبت نہیں کی وہی اس کے جینے کی واحد وجہ تھی

اسے یقین تھا وہ اپنی دانین کو دنیا کے سہارے ہر گز نہیں چھوڑے گا۔اس کے پکارنے پر وہ لوٹ آئے گا۔ہاں اگر دانین پکارے گی تو لوٹ آئے گا وہ اپنی محبت کی آواز پر موت کے منہ سے بھی لوٹ آئے گا۔

اسے آنا ہو گا کسی بھی حال میں۔وہ تیزی سے گاڑی دوڑاتا گاؤں کی حدود سے ابھی بے حد دور تھا اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے عالم کو کھو دینے کا خیال بھی اس کی جان لے رہا تھا ۔

اس نے دانین کو فون کیا

دانین جائے نماز پر بیٹھی مسلسل عالم کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔سب لوگ باری باری عالم کو دیکھنے کے لیے جا رہے تھے لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ عالم کے زخمی وجود کو اپنی آنکھوں سے دیکھ پاتی

اسی لیے سب سے چھپ کر کمرے میں اکیلی بیٹھی رو رہی تھی۔اندر ایک عجیب سا خوف بھرا ہوا تھا

اسے ہمیشہ سے لگتا تھا کہ وہ جس سے بھی محبت کرتی ہے وہ اس سے دور ہو جاتا ہے اور آج اسے یہ بات سچ لگ رہی تھی۔اس کے ماں باپ اس سے دور چلے گئے اور آج اس کا شوہر بھی اس سے دور جا رہا تھا

یہ سوچ آتے ہی وہ ایک بار پھر سے شدت سے دعا مانگنے لگتی اس کے پاس سوائے دعا مانگنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا فون پے اداتراب کا نمبر دیکھا اس نے فوراً کال رسیو کر لی تھی

اداوہ کیسے ہیں پلیز مجھے بتائیں وہ بے چینی سے پوچھنے لگی

میں تمہیں لینے آ رہا ہوں نائین عالم کو تمہاری ضرورت ہے وہ ڈاکٹر کہہ رہا ہے کہ عالم کو بچانے کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہو گی

وہ اپنے زخموں سے لڑ نہیں پا رہا وہ موت کے بہت قریب جا چکا ہے ہمیں اسے واپس لانے کے لئے اسے کوئی امید دینی ہو گی اور میں تمہیں لینے آ رہا ہوں میں جانتا ہوں تم پکارو گی تو وہ لوٹ آئے گا

وہ تم سے بے حد محبت کرتا ہے تمہارے لئے کچھ بھی کر جائے گا وہ موت سے بھی لڑے گا تم تیار ہو جاؤ میں تمہیں ابھی لینے آ رہا ہوں

اس کے یقین پر وہ انکار بھی نہ کر سکیں وہ اسے یہ بھی نہ بتا سکیں کہ عالم کا زخموں سے چور بدن دیکھنا اس نازک سی لڑکی کے لیے بے حد مشکل ہے

بس اس کے یقین پر وہ فوراً ہی اپنی چادر نکالتی نیچے ہال میں آ گئی۔ جہاں باہر انعم بیٹھی اپنی ماں کے ساتھ روئے جا رہی تھیں جبکہ صنم کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا

اب کیوں نکلی ہو کمرے سے باہر وہی بیٹھی رہو کرتی رہو بد دعائیں اب تو تمہیں مل گیا ہو گا سکون ۔۔یہی چاہتی تھی نہ تم کہ تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی سزا اللہ ہمیں دے

اسی لئے ہم سب کو معاف کر دیا تم نے اور ہمارا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا اب تو سکون مل گیا ہو گا نا ۔۔۔بد دعائیں دیتی رہی ہو نہ مبارک ہو تمہاری بد دعا لگ گئی ہے مر رہا ہے وہ۔ صنم بے حد غصے سے اس کے قریب آتی اسے جھنجھوڑ چکی تھی

ہوش میں آئے صنم میں بلا بد دعائیں کیوں دوں گی وہ میرا شوہر ہے آپ کو کیا لگتا ہے میں اپنے شوہر کو موت کی بد دعا دوں گی۔

میں منافق نہیں ہوں میں سب کو معاف کر چکی ہوں۔میں جو آپ لوگوں کے سامنے ہوں اللہ کے سامنے بھی وہی ہوں۔اور وہ اللہ ہے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرنے والا کسی کی سازش اس کے سامنے نہیں چلتی۔

میں اپنے شوہر کو موت کی بد دعا دے کر خود بیوہ ہونے کی خواہش کروں گی۔۔۔؟وہ اسے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی یا شاید اس کی چھوٹی سوچ پر حیران ہو رہی تھی۔

وہ گھر سے نکلتی باہر لان میں کھڑے ہو کر تراب کا انتظار کرنے لگی آنسو روانی سے اس کی آنکھوں سے بہتے چلے جا رہے تھے۔

ooooo

شیر پاکیزہ کو لے کر ہسپتال آیا تھا۔کسی نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا انہیں روحان کے کمرے میں بھیج دیا گیا روحان دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھا

https://www.zubinovelszone.com

پاکیزہ بیگم اس کے پاس بیٹھی کتنی دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی ان کا بیٹا زندہ تھا یہ احساس ہی انہیں جیسے ایک نئی زندگی دے گیا تھا لیکن عالم کی حالت نے انہیں بے حد پریشان کر دیا تھا

بے شک آج عالم جس حال میں تھا ان کے بیٹے کی وجہ سے تھا ان کے بیٹے کو بچاتے ہوئے عالم خود موت کے منہ میں چلا گیا تھا

کاش وہ اس کے لیے کچھ کر پاتی لیکن اس معاملے میں وہ بے بس تھی صرف اسے دعائیں ہی دے سکتی تھیں۔

وہ اس کے پاس بیٹھی تھیں جبکہ شیر عالم کی خیر خیریت جاننے کے لئے چلا گیا۔عالم کو پہلے ہی یقین تھا کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اس میں کہیں نہ کہیں کوئی اپنا ہی شامل ہے لیکن کون یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا

عالم نے یقیناً اس شخص کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو گا یقیناً اسے پہچانتا ہو گا۔وہ بھی جاننا چاہتا تھا کہ وہ شخص کون ہے لیکن جب تک عالم کو ہوش نہ آ جائے یہ جاننا تقریباً ناممکن تھا

https://www.zubinovelszone.com

عالم کی کمرے سے ہو کر وہ پاکیزہ کے پاس واپس آیا

چلیں چاچی گھر چلتے ہیں بہت وقت ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں اتنی دیر رکنے کی اجازت نہیں ہے وہ پاکیزہ بیگم کے پاس آتے ہوئے بولا

شیر میں تھوڑی دیر یہی رہنا چاہتی ہوں روحان کے پاس ان کی آنکھوں میں نمی اترنے لگی

چاچی ایسا ممکن نہیں ہے یہ ہسپتال کے اصولوں کے خلاف ہے میں وعدہ کرتا ہوں میں آپ کو کل پھر لے آؤں گا لیکن ابھی یہاں سے چلانا ہو گا اور ویسے بھی روحان کو ابھی ہوش نہیں آئے گا

ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ ایسی نیند کے انجکشن لگائے گئے ہیں اور آٹھ گھنٹے سے پہلے اسے بالکل ہوش نہیں آنے والا آپ کی طبیعت پہلے ہی سہی نہیں ہے بہتر ہے کہ ہم گھر واپس چلتے ہیں

آپ جب حکم کریں گی میں آپ کو یہاں لے آؤں گا وہ انہیں دیکھ کر سمجھانے لگا پاکیزہ بیگم نے ایک نظر روحان کے چہرے کو دیکھا اور پھر ہاں میں سر ہلاتی اس کے سہارے آہستہ آہستہ چلتی باہر نکلیں

https://www.zubinovelszone.com

ooooo

وہ اسے لے آیا تھا۔ وہ ایک سیکنڈ بھی رکا نہیں تھا گھر کے باہر ہی اس نے گاڑی کا ہارن بجایا تو وہ فورا باہر نکل آئی وہ وہاں سے ہی اسے لے کر واپس پلٹ آیا تھا۔۔

وہ سارے راستے میں مسلسل روتی رہی تھی جبکہ تراب اپنے آنسو پر کنٹرول کرتا رہا۔ اور اسے سمجھاتا رہا کہ عالم کو کچھ نہیں ہو گا۔

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے سمجھا رہا تھا یا آپ نے آپ کو یقین دلا رہا تھا۔

تراب نے اسے عالم کے کمرے کے اندر بلایا تو جیسے اس کے پیر من من بھاری ہو گئے وہ خود میں عالم کو دیکھنے کا حوصلہ نہیں پا رہی تھی

کمرے کے اندر سب لوگ موجود تھے سب لوگ اسے امید بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جیسے سب کو یقین ہو کہ وہ عالم کو واپس لے آئے گی۔

اسے دیکھتے ہی نسرین بیگم نے اپنی کرسی چھوڑ دی وہ بے حد مشکل سے پیر اٹھاتی آہستہ آہستہ بیڈ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

نسرین بیگم اسے دیکھتے ہوئے عالم کو دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہوں کہ آپ صرف تمہارا ہی سہارا ہے۔تم کوشش کرو تو اسے بچا لو گی۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کرسی پر جا بیٹھی وہ عالم کے بے حد قریب تھی اس کا سینا زخموں سے بھرا ہوا تھا۔سینے اور کندھے کے درمیان ایک بڑی پٹی بندھی ہوئی تھی جب کے بایاں بازو ویسے ہی قید تھا۔

تم پکارو اپنے شوہر کو دانین ہمیں یقین ہے وہ تمہیں سن سکتا ہے دادا جان نے

کی آواز پر دانین نے پلٹ کر دیکھا عالم کا چہرہ دیکھنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔اس کے آنسو جو مسلسل بہہ رہے تھے وہ کسی کی امید توڑنا نہیں چاہتی تھی

لیکن کیا اس کی محبت میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ ایک انسان کو جینے کی امید دے پاتی۔ کیا اس کی محبت کمزور تھی اس کا دل اس کے سامنے سوال اٹھا رہا تھا نہیں اس کی محبت ہر گز کمزور نہیں تھی وہ اسے پکارے گی تو وہ آئے گا اپنی نین کے لیے اسے یقین تھا

عالم۔۔۔۔اس نے بے حد کم آواز میں پکارا۔

عالم اٹھیں۔۔۔

عالم پلیز اٹھیں۔۔

عالم۔۔۔وہ پوری شدت سے اسے پکار رہی تھی

عالم اگر اب بھی اپ نا اٹھے تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی وہ بھی پکی والی پھر آپ منائیں گے تب بھی میں نہیں بولوں گی۔

عالم پلیز اٹھ جائیں آپ کو پتہ ہے نہ۔۔۔کوئی نہیں ہے مجھے پیار کرنے والا آپ بھی نہیں ہوں گے تو میرا کوئی بھی نہیں ہو گا

آپ کو پتہ ہے نہ مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا صرف آپ ہی ہیں۔عالم پلیز اٹھ جائیں ورنہ میں مر جاؤں گی اگر آپ کو کچھ ہو گیا نہ تو میں بھی زندہ نہیں رہ پاؤں گی اس کے رونے میں شدت آتی جا رہی تھی اس کی اتنی پکار پر بھی عالم نہ اٹھا۔

اس نے ناامیدی سے تراب کی جانب دیکھا

جیسے کہہ رہی ہو بس اس میں اتنی ہمت تھی اس کا دل تڑپ رہا تھا شاید تراب بھی اس کی کنڈیشن سمجھ چکا تھا اس لیے کچھ نہیں بولا وہ بے جان نظروں سے عالم کی جانب دیکھتی آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھی

دادا جان اونچی آواز میں رونے لگے۔

اس بار تراب کا ضبط بھی جواب دے چکا تھا۔۔وہ تھکے قدموں کے ساتھ کمرے سے ہی نکل گیا۔

نسرین بیگم غش کھانے لگیں۔جبکہ سلطان صاحب یہ سب کچھ ہینڈل نہیں ہو رہا تھا۔

دادا جان کا بی پی پھر سے خطرناک حد تک تیز ہو گیا۔

وہ عالم کو کھو چکے تھے۔وہ موت سے ہار رہا تھا۔اس کی نین بھی اسے پکار نہ سکی۔وہ اس کی آواز پر بھی لوٹ کے نہ آیا۔

اس نے اسے معاف کیا تھا لیکن شاید قسمت نے اسے معاف نہ کیا تھا

نین کو لگا جیسے اس کے قدموں میں جان ختم ہو چکی ہے اب اس کے پاس کچھ نہیں بچا سب رو رہے تھے جب اچانک کمرے میں انعم اور صنم داخل ہوئیں ان کے پیچھے ہی نرجس بیگم بھی تھیں

صنم تیزیِ سے اس کے پاس آئی اور پاگلوں کی طرح اس پر تھپڑوں کی برسات کرنے لگی۔مل گیا سکون ہم سب سے ہمارے عالم کو چھین کر اب خوش ہو۔۔۔؟ہم نے تمہیں تکلیف دی تھی۔

عالم کا قتل وہ شخص نہیں جس نے اسے مارا ہے بلکہ تم ہو تمہاری وجہ سے عالم آج اس حال میں ہے۔تمہیں کوئی حق نہیں ہے عالم کے پاس رہنے کا۔دفع ہو جاو یہاں سے اور آئندہ کبھی اپنی شکل مت دیکھنا۔سب خیرانگی سے صنم کو دیکھ رہے تھے۔یہ وقت تھا بلا ایسی باتوں کا

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر گھسٹ رہی تھی وہ بے جان جسم لیے اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔ جب اسے اپنے ہاتھ پر پکڑ محسوس ہوئی۔ جیسے صنم بھی محسوس کر چکی تھی

اس نے مڑ کر دیکھا۔ اس کی آنکھیں بند تھی لیکن نین کے ہاتھ پر اس کے ہاتھ کی سختی بلا کی تھی۔ صنم اس کا ہاتھ چھوڑتی ڈاکٹر ڈاکٹر کرتی باہر بھاگی تھی۔

نین صرف اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی جو اس کی مضبوط گرفت میں قید تھا ڈاکٹرز تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔

آپ سب لوگ باہر جائیں پلیز ڈاکٹر انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔

سب جا رہے تھے۔ جبکہ نین اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

نرس اس کی مدد کرنے لگی۔

ڈاکٹر وہ ہاتھ نہیں چھوڑ رہے۔۔ نرس نے بے بسی سے کہا۔ اس کی پکڑ سے ہاتھ نکلنا ناممکن تھا۔

مسز عالم آپ یہیں رکیں۔آپ کے ہسبینڈ نہیں چاہتے کہ آپ ان سے دور جائیں۔ڈاکٹر کہہ کر اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔میشنی جھٹکے اور ڈاکٹرز کے ٹریمینٹ کے دوران اس کی پکڑ زرا سی نرمی آئی تھی لیکن اس نے ہاتھ چھوڑا نہیں۔

یہاں ایسا کیا ہوا ہے جو ان کی برداشت سے باہر تھا۔۔میرا مطلب ہے یہاں ایسا کچھ ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ موت سے لڑنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر اسے چیک کرتے ہوئے بولا تو نین کا دھیان بے ساختہ صنم کی جانب گیا

تو کیا وہ جانتی تھی کہ اپنی نین کی تکلیف وہ برداشت نہیں کر سکتا

مسز عالم آپ یہیں رہیں کیونکہ آپ کے شوہر آپ کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتے۔ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔

ان کی جان اب خطرے سے باہر ہے۔ویسے منانا پڑے گا بہت پیار کرتے ہیں آپ سے اسی لیے وہ آپ کا ہاتھ اس کنڈیشن میں بھی نہیں چھوڑ رہے جبکہ گولی بھی اسی سائِیڈ لگی ہے آپ کوشش کیجے گا کہ انہیں جھٹکا نہ لگا۔

https://www.zubinovelszone.com

بلکہ آپ ان کے پاس ہی رہیں۔ میرا نہیں خیال کہ یہ آپ کا ہاتھ چھوڑنے ارادہ رکھتے ہیں۔

وہ مسکرا کر کہتا باہر نکل گیا دانین اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی اسے دیکھنے لگی۔

وہ اسے دیکھے جا رہی تھی جب اچانک جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھے اس کے ہاتھ پر عالم کی گرفت سخت ہوئی تھی۔

ٹھرکی آلو۔۔۔وہ کھلکھلا کر اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگی

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ایک دو گھنٹوں میں اسے ہوش آ جائے گا تب تک وہ اس کے پاس رہے وہ اسے محسوس کر سکتا ہے اس کی ساری باتیں سن سکتا ہے

OOOO

سنیہا صبح سے دوبرہ یونیورسٹی جوائن کر رہی تھی۔ تو تائی امی کے ساتھ ساتھ چاچی بھی اسی کی چیزیں تیار کرنے میں لگی ہوئیں تھیں

پاکیزہ بیگم نے اسے بہت بار منع کیا تھا یہاں تک کہ صفدر شاہ سے بات کی تھی لیکن وہ سنیہا کی پڑھائی پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے۔

ان کا کہنا تھا کہ ان کی بیٹی کی پڑھائی خراب نہیں ہونی چاہیے وہ کچھ بننا چاہتی ہے اپنی زندگی میں کچھ کرنا چاہتی ہے اور وہ کسی کو بھی اپنی بیٹی کے خواب میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گے

پاکیزہ ہر بار کی طرح ان کی ضد پر خاموش ہو گئی تھیں۔اسی لئے تو اس وقت اس کے کمرے میں اس کے جانے کی تیاری میں مگن تھیں۔

اب موسم بدل رہا ہے تو زیادہ گرم کپڑے رکھو اب کیا پتا گاؤں کے بانسبت شہر میں کتنی سردی ہے۔صفیہ بیگم ان اس کی سویٹر رکھتے ہوئے بولیں۔

جب کہ سنیہا اپنا چھوٹا چھوٹا سامان سمیٹتی ہاں میں سر ہلا گئی جبکہ لالی وہی بیڈ پر ڈھیر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

کیا بات ہے یونیورسٹی جانے والے لوگ تو وی آئی پی ہوتے ہیں اور ہمیں تو کوئی منہ ہی نہیں لگاتا ۔اے اور تو خدا کے خوف سے ڈرو اتنی محبت صرف ایک کونہ دو

ذرا مجھ معصوم کو بھی دیکھو کیسے آپ لوگوں کہ ایک بار کہنے سے اس ہٹلر مونچھڑ کھڑوس کہ آگے اپنی چھوٹی سی جان رکھ دی۔

میری فرمانبرداری کو بھی ایک نظر دیکھ لو۔اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ لوگوں کی مرضی پر سر جھکا لیا۔

کیا میرے ارمان نہیں تھے بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں جا کر پڑھنے کے۔۔۔؟ کیا میری ارمان نہیں تھے۔۔۔۔۔

لالی بعد میں۔۔۔۔یار پہلے ہی مجھے نوٹس نہیں مل رہے۔اور جبر دار سے تم نے میرے ادا کو کھڑوس اور ہٹلر بولا۔ہاں مونچھڑ بول سکتی ہو۔کیونکہ یہ چیز ان پر جچتی ہے۔وہ اسی ٹوکتے ہوئے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی

ہاں ہاں میں تو کچھ بھی نہ بولوں۔وہی بولتے رہے۔ارے مائوں زرا خیال کرو ظلم ہوا ہے میرے ساتھ شادی کے بعد بھی مجھے اتنی موٹی موٹی کتابیں پڑھائی جارہی ہیں میری کسی بات کو نہیں مانا جارہا مجھ پر دن رات ظلم ہو رہے ہیں۔

ماؤں ذرا دیکھو اس معصوم کو جس پر دن رات تشدد کیا جاتا ہے۔ وہ دوائیاں دے رہی تھی لیکن اس کی دوائیاں سن کون رہا تھا ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا

اور تم یہ سارا تشدد خود پر خوشی خوشی برداشت کر رہی ہو میرے ادا نے تمہیں پڑھائی کے لیے منع کر دیا تھا تمہیں خود ہی شوق چڑا تھا ماہم سے آگے نکلنے کا۔

اور اب یہ الٹی سیدھی حرکتیں تم ادا کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کرتی ہو۔۔ سینہا نے اسے ذرا حقیقت کا آئینہ دکھایا تو وہ منہ کھولے اسے گھورنے لگی

کون سی الٹی سیدھی حرکتیں میں کیوں کچھ کروں گی انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ انداز میں بھلا کا ناز تھا۔

کیوں کہ تم میرے بیٹے سے بہت محبت کرتی ہو۔ آج پہلی بار پاکیزہ نے ان کی باتوں میں داخل اندازی کی تھی

محبت کون سی محبت۔۔۔؟ان کے جواب میں وہ گھورتے ہوئے بولی۔جب اچانک باہر سے شیر کی پکار سنائی دی۔

وہ گھر آچکا تھا مطلب کہ اسے دیدار یار کی ضرورت تھی۔

ہائے میرے شیر وآگئے وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔اس کے انداز نے سب کو مسکرانے پر مجبور کیا تھا وہ خفیف سی ہو کر سب کو دیکھنے لگی پھر بڑے ناز سے بولی۔

میں ذرا اپنے سرتاج کو چائے پانی کا پوچھ کی آتی ہوں۔اس کے جاتے ہی پاکیزہ بیگم اور صفیہ بیگم اس کے لئے دعائیں کرنے لگیں۔

شادی سے پہلے صفیہ بیگم کو یہ ڈر تھا کہ اپنے بچپنے میں وہ اپنے اور شیر کے رشتے کو سمجھے گی بھی یا نہیں۔

لیکن شیر نے اسے جس طرح سے ہینڈل کیا تھا اس نے صفیہ بیگم کی ساری پریشانی دور کر ڈالی تھی۔

شیر نے بہت خوبصورتی سے اپنی محبت کو سنبھال لیا تھا۔

بلکہ اس سے بھی مجبور کر ڈالا تھا خود سے محبت کرنے کے لئے۔وہ زن مرید ہرگز نہیں تھا لیکن اس کی چھوٹی چھوٹی فرمائشیں پوری کر کے اسے اہمیت ضرور دیتا تھا اسے اس بات کا احساس ضرور دلاتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہے

صفیہ بیگم کو تو اپنے داماد میں کبھی کوئی برائی پہلے بھی نظر نہیں آئی تھی وہ تو اپنی بیٹی کی حرکتیوں سے اجز آ گئی تھیں جو وقت کے ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھی

ooo

ہائے سرتاج اب آتے ہیں سو گئے۔۔اسے بیڈ پر سوئے ہوئے پایا تو وہ فوراً اس کے پاس چلی آئی۔اور ساتھ ہی آتی اس کے سینے پر چڑھ ہیں اس کی موچ کا اکلوتا الگ ہوا بال کرنے ساتھ لگی جب اچانک شیر نے اس کا ہاتھ تھام کر انگلی کے اشارے سے اسے منع کیا وہ اسے اپنی مونچھوں کو چھونے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

لالی منہ بناتے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔
کیا ہوا تھک گئے ہیں۔۔؟میں چائے بنا کر لاؤں۔۔اس کا انداز توجہ سمیٹے ہوئے تھا
تمھیں میری چائے وہ تھوڑی دیر یہاں بیٹھ کر میرا دماغ کھاؤ خود بخود ٹھیک ہو جاؤں گا وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے بولا

لالی نے پہلے منہ پھلا یا پھر فخر سے سر اٹھاتی او کے کر کے دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔

لالی نے آہستہ سے اپنا ہاتھ ایک بار پھر سے اس کے چہرے کی طرف لے جانے کی کوشش کی شیر جو آنکھیں بند کر کے آرام سے لیٹا ہوا تھا اس کا ہاتھ اپنے چہرے پر محسوس کر کے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ گیا

زکوٹا آپ کی مونچھ کا ایک بال الگ ہو کر اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہے میں ساتھ کر رہی ہوں الگ ہو کر رو رہا ہے بیچارہ اکیلا تنہا لالی نے سمجھانا چاہا۔

میں خود کر لوں گا تم بس وہ کرو جس کام کے لیے تمہیں بلایا ہے۔وہ زرا سختی سے بولا تو لالی منہ بناتی اس کے سینے پر انگیوں سے کچھ لکھنے لگی۔

جبکہ وہ صرف اسے محسوس کر رہا تھا اس کی یہ حرکتیں اس کا سکون تھی۔

oooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو پازیب شیشے کے سامنے کھڑی بال بنا رہی تھی۔ نجانے کیوں آج کل وہ اسے خود سے تھوڑا دور محسوس کر رہا تھا۔

کچھ دنوں سے وہ خود بھی بہت مصروف تھا۔پھر عالم کو گولی تھی۔اس چیز نے بھی اسے پریشان کیا تھا عالم اب خطرے سے باہر تھا اس لیے وہ وہ ریلکس ہو چکا تھا

رات زایار نے ہادی کے سونے کے بعد اسے اپنے قریب کرنا چاہا تو وہ بنا کچھ بولے فاصلہ بنا گئی ۔اس کی یہ حرکت اسے پسند تو نہ آئی لیکن وہ بنا کچھ بعلے سو گیا۔اسے لگا شاید اس کی طبیت خراب ہے۔

پریگیسی کے چوتھے ماہ میں بے زاری ایک عام سے بات تھی۔
وہ دروازہ بند کر کے اس کے پاس آگیا۔اسے اپنی باہوں میں لیتے ہوئے آہستہ سے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے

زایار۔۔نہیں۔۔پلیز۔۔۔وہ اسے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔
کیاہوا جان تمہاری طبیت تو ٹھیک ہے نا۔وہ فکر مند ہوا۔
میں ٹھیک ہوں۔۔۔اس نے فوراً جواب دیا اور کچھ فاصلے پر ہونے لگی۔

واپس آو۔۔اس کے دو قدم کے فاصلے پر وہ سرد لہجے میں بولا۔اس نے نا محسوس انداز میں یہ حرکت کی تھی لیکن وہ پھر بھی جان گیا۔

اس کا سخت لہجہ پازیب کو واپس اس کے قریب آنے پر مجبور کر گیا۔
زایار آہستہ سے اس کا چہرہ تھام کر اس کے نازک لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لے چکا تھا

اس لے انداز نے اسے گھبرانے پر مجبور کیا۔
اس کے لبوں کو آزاد کر وہ اس کا بگاڑا ہوا تناسب دیکھ رہا تھا۔ جبکہ پازیب لمبی لمبی سانس لیتی اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔ زایار اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے گرد اپنا حصار تنگ کر گیا

اس کی گردن کو چومتا وہ اسے خود میں قید کرنے لگا۔ جبکہ پازیب کے دماغ میں بریرہ کی باتیں چل رہی تھی۔ وہ اس انداز میں اس سے دور ہوئی کہ وہ زیادہ محسوس نہ کر سکے۔ زایار نے اس کی حرکت پر گھور کر اسے دیکھا

وہ پاکیزہ چاچی کے لیے سوپ بنانے رکھ کے آئی تھی وہ اس سے دور ہونے کی وجہ بیان کرتی جیسے اس سے اجازت مانگ رہی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

جلدی آنا میں انتظار کر رہا ہوں۔ وہ اجازت دیتے ہوئے بولا تو پازیب فوراً کمرے سے چلی گئی۔ اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ زایار کو خود سے دور کیسے رکھے گی۔ بریرہ کا دوسری بار فون آچکا تھا۔

عالم آج جس حال میں تھا اس کی وجہ بریرہ تھی۔ وہ اب بریرہ کی بات نہ مان کر وہ زایار کو اس حال میں نہیں لے کر جاسکتی تھی

OOOO

عالم کو ہوش آچکا تھا۔ سب لوگ کمرے میں تھے۔ جبکہ اس نے ابھی تک دانین کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر رکھا تھا۔

اس کی جان خطرے سے باہر تھی لیکن اسے اپنی کچھ دن ہسپتال میں ہی رہنا تھا۔ وہ بچپن سے ہی بہت سنجیدہ اور صوبر بچہ تھا۔ اس نے کبھی کسی کو تنگ نہیں کیا تھا لیکن ایک ہی بار میں اگلے پچھلے سب ریکوڈ توڑے تھے۔

پولیس اس کا بیان لے کر جاچکی تھی وہ بہت کوشش کے باوجود بھی دوسرے شخص کا نام نہ لے سکا۔ جس پر تراب اس سے ناراض ہو رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ دوسرے شخص کا نام کسی کو پسند نہیں آئے گا

اب ڈاکٹر نے اسے آرام کرنے کے لیے کہا تو بھی دانین کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا۔

عالم ہاتھ چھوڑیں مجھے واش روم جانا ہے۔وہ جو کب سے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کی گھوری پر بولی تو عالم مسکرایا۔

جانا ضروری ہے۔۔۔؟

آفکورس ضروری ہے۔وہ گھورتی ہوئے بولی۔

پھر تو تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔۔تو زرا ایک پیاری سی چھوٹی سی کس ہی دے دو جیسے میری بے ہوشی کے دوران دی تھی۔اس کے لہجے میں شرارت تھی۔

تمہارا اٹھر کی آلو تم سے ایک چنی منی سی کس چاہتا ہے۔وہ بے حد شرارت سے بول رہا تھا

توبہ ہے نجانے کون سے لوگ ہوتے ہیں جو گولی لگنے کے بعد تین چار ہفتے بول ہی نہیں پاتے اور آپ کا منہ ہی بند نہیں ہو رہا۔وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔لیکن عالم نے کوئی اثر نہ لیا۔

کس کرو تو ہی ہاتھ چھوٹے گا۔وہ جیسے شرط رکھ رہا تھا

عالم مجھے واش روم جانا ہے۔وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

ہاں تو ٹائم کیوں ویسٹ کر رہی ہو کس کرا ور جاو۔ وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔

نہیں۔ میں تو ناراض ہوں آپ سے بھول گئے آپ وہ یاد دلانے لگی

بھاڑ میں گئی ناراضگی اب اگر مجھ سے ناراض ہوئی نہ تو دیکھنا اپنا حال وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا۔ کس کرو گی یا میں خود کروں۔۔ وہ اسے اوپشن دے رہا تھا۔

خربوزے سے پوچھ رہے ہیں چھری پر گرنا ہے یا چھری خود گرے۔ وہ گھورتے ہوئے بولی تو عالم دلکشی سے مسکرایا۔؟

میں تو بیوی سے پوچھ رہا ہوں۔ خربورہ مجھے زایادہ پسند نہیں۔ وہ بے حد شرارت سے بولا۔

آلو کچالو جانے دیے پلیز۔ اب وہ مینتوں پر اتر آئی۔

پہلے کس۔۔ وہ مسکرایا اسے تنگ کرنے میں اپنا ہی مزا تھا۔

میں واپس آکر کروں گی وہ فوراً بولی۔

تم واپس مجھے میسر ہی نہیں ہو گی پہلے کس وہ اپنی ضد پر قائم تھا۔

عالم۔۔۔ وہ اجزی سے بولی

پہلے کس۔ وہ پیچھے نہ ہٹا

عالم پلیز۔وہ مینتں کرنے لگی

پہلے کس۔اس کی ایک ہی گردان تھی

عالم دیکھیں۔۔۔

فضول بحث مت کرو نین ابھی تک تم اپنا کام ختم کر کے واپس بھی آ جاتی بے کار میں اپنا ٹائم برباد کر رہی ہو۔وہ ٹوکتے ہوئے بولا۔

آلو کچالو کہیں کے آپ بہت برے ہو

بہت زیادہ عالم نے مسکرا کر اعتراف کیا۔

وہ آہستہ سے اس کے مزید قریب ہوئی۔اور اس کا چہرہ دوسری طرف پھیر کر اس کا گال سامنے کیا

عالم آنکھیں بند کرتے ہوئے مسکرایا وہ اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت احساس کو محسوس کرنے جا رہا تھا۔اس کے ہونٹوں کا لمس جس کا وہ شدت سے انتظار کرتا تھا۔

جانِ عالم بعد میں شرما لینا اتنا بھی مت تڑپاؤ اس سے زیادہ انتظار نہیں کر پاؤں گا وہ اس سے اب تک کر کے دیکھ کر بولا

ایک دم چپ آلو کچالو کہیں کے میں کر تو رہی ہوں ناوہ ذرا غصہ ہوئی

اوکے اوکے سوری ایم ویٹنگ وہ فوراً معذرت کرنے لگا

اب آواز نہیں نکلنی چاہیے کس لینے کے بھی کچھ مینرز ہوتے ہیں وہ زرا اترا کر بولی۔

میں اس معاملے میں کچا ہو جان تم سمجھا دینا میں نے اس سے پہلے کبھی کسی لڑکی سے کس نہیں لیا

اس کے انداز میں شرارت ہی شرارت تھی

ہاں تو میں تو جیسے لڑکوں کو کس کرنے کی عادی ہو نا۔ وہ برا بنا کر بولی

لڑکوں کو گولی مارو تمہیں مجھے کس کرنے کی عادت ہونی چاہیے ہے۔ وہ بھرپور شرارت سے بولا

نین نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

نین صرف ایک کس کے لئے بولا ہے تو گھنٹہ لگا دیا ہے ابھی تو گال پر کس لے رہا ہوں اگر لپس کس کے لئے کہہ دیتا تو تم نے پورا سال لگا دینا تھا۔ اب کر بھی تو کیا اس کے لئے ایک کس کیلئے اپائنٹمنٹ لینی ہو گی۔ تو انتظار کرتے کرتے اکتا گیا

ہاں تو کر تو رہی ہوں تھوڑا صبر نہیں ہے کیا آپ میں وہ ذرا غصہ ہوئی۔

https://www.zubinovelszone.com

اوراس کے گال کے بالکل قریب لب کیے اس سے پہلے کہ وہ اپنے لب اس کے گال رکھتی دروازہ کھلا اور تراب اچانک اندر داخل ہوا۔ نین کی سپیڈ دیکھنے لائق تھی عالم نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔واش روم کے اندر جا چکی ہے

○○○○○

تم دونوں رومانس مار رہے تھے وہ دروازے پر کھڑا اشکی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا

تم مرنے دو کہ تو کچھ ماریں گے نا پانچ منٹ صبر نہیں ہوتا تم سے بس ہم منزل پر پہنچنے والے تھے وہ منہ بنا کر بولا تو تراب مسکرا دیا

اچھا ٹھیک ہے تم لوگ منزل پر پہنچو میں پندرہ منٹ بعد آتا ہوں۔وہ ہنستے ہوئے بولا

رہنے دو یار اب کونسا اس نے ہاتھ آنا ہے عالم نے سرد آہ بھری تران نے قہقہ لگایا۔اوراس کے پاس آ بیٹھا

تم نے پولیس کو صرف ایک نام بتایا دوسرا نام کیوں نہیں بتایا دوسرا کون تھا عالم۔۔۔؟وہ اس کی نظروں میں جھانکتا سوال کر رہا تھا

میں نے کہا تو سہی کہ میں نے دوسرا آدمی نہیں دیکھا وہ اندھیرے میں کھڑا تھا میں اسے صحیح طرح سے دیکھ ہی نہیں سکا عالم نگاہیں چراتے ہوئے بولا وہ کسی کے سامنے جھوٹ نہیں بولتا تھا

کیا میں اسے جانتا ہوں تراب نے سوال کیا۔۔۔
اسے میں بھی نہیں جانتا تھا وہ کوئی انجان شخص تھا عالم نے بتانے کی کوشش کی طرح اب میں نہ میں سر ہلایا

مجھے بتاؤ عالم کیا میں اس شخص کو جانتا ہوں۔ تم نے کہا تھا اپنوں میں ہی کوئی چھپا بھیریا ہے کیا میں اس بھیڑیے کو جانتا ہوں عالم۔۔۔؟ مجھے جواب دو عالم اس کے چہرہ پھیر نے پر وہ اس کا چہرہ تھام کر واپس اپنے جانب کر کے پوچھنے لگا۔

عالم کیا میں اس بھیڑیے کو جانتا ہوں کیا اس بھیڑیے کا نام حیدر شاہ ہے وہ سوال کر رہا تھا عالم کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

عالم تمہیں میری قسم کیا وہ حیدر شاہ تھا۔۔۔؟
ہاں وہ حیدر شاہ تھا۔۔ مجھ پر گولی چلانے والا مجھے جان سے مارنے کی کوشش کرنے والا یہاں تک کہ روحان کی جان لینے کی کوشش کرنے والا حیدر شاہ تھا۔

آپ یقیناً وجہ بھی جاننا چاہتے ہو کہ تو

https://www.zubinovelszone.com

وجہ وہی گھسی پٹی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اس جائیداد کا وارث صرف اور صرف تراب حیدر صاحب نے ان کا بیٹا۔

اس دولت کا ایک حصہ بھی کسی اور کے پاس نہ جائے وہ چاہتے ہیں کہ سب کچھ ان کے بیٹے کو ملے عالم نے کچھ بھی نہیں چھپایا

جانتا تھا کہ یہ وہی آدمی ہو گا یہ آدمی گر سکتا ہے کسی بھی حد تک گر سکتا ہے نفرت ہے مجھے اس سے پہلے اس نے میری ماں کو مار ڈالا اب یہ گھٹیا شخص مجھ سے میرے رشتوں کو چھیننا چاہتا ہے میں اسے جان سے مار ڈالوں گا وہ غصے سے آپے سے باہر ہونے لگا۔

تم کسی کو کچھ نہیں کہو گے تمہیں میری قسم ہے تراب تم اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرو گے۔ میں خود اس مسئلے کا حل نکال لوں گا

لیکن عالم میں۔۔۔۔۔
میں نے کہا نہ تم کچھ نہیں کرو گے میں سنبھال لوں گا سب کچھ میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ سب جاتے ہوئے بولا اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر اس نے خود اس کے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیے۔

https://www.zubinovelszone.com

دنیا کی کوئی طاقت ہمیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کر سکتے۔ تراب میں جانتا ہوں میں تمہارے لئے کیا ہوں۔ تمہیں میری قسم ہے تم اس معاملے میں نہیں پڑو گے تم کچھ بھی نہیں کرو گے

اچھا اب تم جاؤ آرام کرو اتنے دنوں سے ہسپتال میں ہوں اپنی حالت سدھارو اپنی ایسی حالت میں تمہیں سنیہا دیکھ لے تو کبھی بھی تم سے شادی کے لیے راضی نہ ہو۔ وہ شرارت سے مسکرایا

اس کے تو اب اچھے بھی شادی کیلئے تیار ہوں گے بلایا ہے تیرے بھائی کو اس نے ملنے کے لیے اس بار تو میں بھی منا کے آؤنگا۔ تراب بتاتے ہوئے مسکرایا

تین چار دن سے وہ بے آرامی میں یہاں گزار رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے چہرے کی وجاہت برقرار تھی۔ اس قدر بے آرامی اور بکھرے ہوئے میں بھی وہ بے حد آرام سے کسی کو بھی اپنا اسیر کر سکتا تھا۔

چل ٹھیک ہے پھر تو اسے منانے جا اور جاتے ہوئے نین کو بھیج دینا مجھے میرا سین پورا کرنا ہے وہ شرارت سے ہنستے ہوئے بولا تو پھر آپ بھی ہنس دیا

تراب سے باتوں کے دوران وہ نین کو آہستہ سے باہر نکلتے دیکھ چکا تھا۔اتنی آسانی سے تو وہ اسے چھوڑنے والا ہر گز نہیں تھا آج ہی تو ہاتھ آئی تھی

ооооо

سوچا تھا آج صرف انتظار ہی کرنا پڑے گا لیکن تم تو بیچ میں آگئی۔ کہیں آج قبولیت کا دن تو نہیں جو مانگوں مل جائے۔اسے ہوٹل کے اندار آتے دیکھ وہ خوشی سے بولا.

جبکہ سنیہا کا سارا دھیان آگے پیچھے تھا۔شاید ڈر تھا کہ کوئی اسے پہچان نہ لے۔اس کے ڈر کو دیکھ ہر تراب مسکرا دیا۔

ڈونٹ وری یہاں کوئی نہیں ہے تمہیں جاننے والا اور نہ ہی بے مہارے بھائیوں نے تمہارے پیچھے جاسوس لگائے ہیں. بے فکر ہو جاو۔

اور میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ زایار اور شیر عالم سے ملنے گئے ہیں تمہارے بابا ایک اہم کیس کے لیے کورٹ میں ہیں تمہارے زار چاچو لندن میں ہیں اور تمہارے سکندر تایا اپنے آفس میں تو اب تم پریشان ہونا چھوڑ

اور ہاں تمہارے گھر کی عورت گھر پر ہی ہیں۔ وہ بات ختم کرتا اچانک پھر سے بولا تو سنیہا کے لبوں کی تراش میں پیاری سے مسکان آکر غائب ہوئی۔ جیسے محسوس کر کے وہ بھی مسکرا دیا۔

اور ساتھ ہی ایک بے حد خوبصورت سا گلاب نکل کر اسے دینے لگا جیسے دیکھ وہ خوش ہونے کی بجائے پریشان ہوئی۔

سب پھولوں کو چھوڑ کر تمہارے لیے سیلکٹ کیا ہے۔ پکڑو نہ میں زندگی میں پہلی بار کسی کو پھول دے رہا ہوں میں تو کسی بیمار کو بھی نہیں دیتا یہی سے اندازہ لگا لو تم کتنی سپیشل ہو. وہ مسکرا رہا تھا

سنیہا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اسے تنگ کرنے لے لیے اس طرح کی باتیں کر رہا ہے یا وہ ایسا ہی ہے۔

نو تھینکس مجھے نہیں چاہیے وہ انکار کرتے ہوئے بولی اس کا انکار سامنے بیٹھے شخص کو ہر گز پسند نہ آیا تھا اور اس بات کی گواہ اس کے ماتھے پر واضح ہونے والے رگیں تھی

پکڑو اسے۔۔وہ بے حد غصے سے حکم دے رہا تھا سنیہا نے ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا اور پھر سہم کر آہستہ سے پھول تھام لیا

گڈ گرل۔اندازہ بھی ہے کیسے سب سے خوبصورت پھول ڈھونڈ ھو کے لایا ہوں۔۔۔ایک گھنٹہ لگ گیا تھا چوز کرتے ہوئے اب کہو کیوں بلایا یاد آرہی تھی میری وہ پھر سے نارمل ہو کر شرارتی انداز میں بولا سنیہا نے فل جوش میں نہ میں گردن ہلائی

ہاں ہاں پتہ ہے مجھے میں تمہیں یاد نہیں آسکتا گردن مت توڑ دینا اپنی وہ اس کا جوش دیکھتے ہوئے بولا

سنیہا کو یہاں آنا ہی غلط لگا اس نے جلدی سے پیپرز نکال کر اس کے سامنے کر دیے وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا

کیا ہے یہ۔وہ پیپرز پر ایک نظر بھی ڈالے بغیر پوچھا

ڈیوائس پیپرز۔۔۔وہ مدھم سی آواز میں سر جھکا کر بولی۔

ہمم۔۔تو۔۔۔؟وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

بابا نے دیے ہیں کہا ہے کہ اگر میں سائِن کر دوں تو یہ کیس وہ سمبھال لیں گے وہ بے حد کم آواز میں سر جھکا کر بول رہی تھی۔اگر تراب کا سارا دھیان اس کی طرف نہ ہوتا تو شاید ہی وہ سن پاتا۔

تو۔۔؟تم نے سائن کر دیے۔۔۔!وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

سنیہا نے نہ میں سر ہلایا۔

اچھی بات ہے۔جان بچ گئی تمہاری۔۔۔وہ ریلیکس ہو کر بولا سنیہا نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

کیا مطلب۔۔۔؟وہ پوچھنے لگی۔

https://www.zubinovelszone.com

مطلب یہ جاناں کہ اگر تم نے سائن کر دیے ہوتے تو ایک گولی تمہیں مارتا اور دوسری کو وہ بہت ریلیکس ہو کر بولا تھا جب کہ سنیہا تو اسے دیکھ کر رہ گئی

آپ مجھے دھمکی دے رہے ہیں سوال کرنے لگی

میں سچ بول رہا ہوں اگر تمہیں دھمکی لگ رہی ہے تو سائن کر کے دیکھ لو تم یہ مت سوچنا کہ میں اپنے ذاتی کے اس کو کبھی بھی کورٹ کچہریوں میں پہنچنے دوں گا میں پہلے ہی اس کیس کو ختم کر دوں گا وہ بھی جڑ سے

میں نے اپنے آپ کو صرف تمہارے لئے رکھا ہے اپنے جذبات اپنی محبت ہر چیز تمہارے لئے اگر میں مر بھی گیا ہے تو کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا

اسی لیے یہ مت سوچنا کہ مجھے موت سے ڈر لگتا ہے خیر کیا کھاؤ گی تم چلو آج میری پسند کا کچھ ٹرائی کرتے ہیں وہ ویٹر کو آرڈر دیتے ہوئے بولا

مجھے بھوک نہیں لگے مجھے واپس ہوسٹل جانا ہے اس پاگل کے ساتھ دماغ کھپانے سے وہ واپس جانا بہتر سمجھ رہی تھی

https://www.zubinovelszone.com

بیٹھ جاؤ آرام سے تم یہاں اپنی مرضی سے آئی ہو لیکن جاؤ گی میری مرضی سے وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا تو سنیہا سہم کر پھر سے بیٹھ گئی۔

اب پر سکون ہو کر مجھے بتاؤ کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے طلاق کے پیپر لے کر میرے پاس کیوں آئی ہو کیا چاہتی ہو پہلے میں سائن کروں اب وہ مدے کی طرف آیا تو سنیہا نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میرے بابا کہتے ہیں کہ مجھے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے میرے بابا کا کہنا ہے کہ آپ برے انسان نہیں ہیں لیکن مجھے ان کی بات میں کچھ بھی سچائی نہیں لگتی وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو تراب کی دلکش مسکراہٹ واضح ہوئی یقیناً اس کی اس بات نے اسے لطف دیا تھا

تو کیا اب تم اس برے انسان سے طلاق چاہتی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا سنیہا کو جواب میں کچھ بھی سمجھ نہیں آیا

میں اپنے بابا کے بعد پر یقین کرنا چاہتی ہوں وہ نظر جھکا کر بولی۔

تراب کو لگا جیسے اس کی زندگی مل گئی ہو وہ بے ساختہ ہیں اس کا ٹیبل پر رکھا ہوا سر دہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا چکا تھا۔

بالکل بے فکر ہو جاؤ پیپرز پر اپنا خوبصورت نام مت لکھنا باقی سب میں سنبھال لوں گا لیکن اگر پھر بھی سائن کرنے کا بہت شوق چڑا ہے تو میرا دل حاضر ہے سہاگ رات پر جتنے چاہے سائن کر لینا وہ بے حد بے باکی سے بولا سنیہا کی تو کانوں کی لوح بھی سرخ ہو گئی

لنچ آچکا تھا سر اس کے اشارے پر اس نے زندگی میں پہلی بار اس کی پسند کا کھانا کھایا تھا جو کافی اچھا تھا۔

وہ کھانا چھوڑنے لگی تب تراب کی ایک اور دھمکی اسے مل گئی

اگر تم نے کھانا ادھورا چھوڑا تو میں یہی بٹھا کر تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاؤنگا۔

میرا ہو گیا میں نے کھانا کھالیا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی یقیناً ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے زبردستی نہ کھلانے لگے

ابھی میرا نہیں ہوا تو تمہارا کیسے ہو گیا چلو کھاؤ جب تک میرا ختم نہیں ہوتا تب تک تم بھی چھوڑ نہیں سکتی اس کے اپنے ہی اصول تھے سنیہا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

لنچ کے بعد وہ اٹھنے لگی تو تراب نے اس کا ہاتھ تھام لیا

میں خود چھوڑ کے آؤں گا آتے ہوئے کیسے آئی ہو۔۔۔؟ وہ اس کے ساتھ اٹھتے ہوئے ٹیبل پر رقم رکھتا باہر نکلا

رکشے سے۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ تھامنے پر آگے پیچھے ہر طرف دیکھتی اس کے ساتھ کھنچتی چلی جا رہی تھی

میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ تمہارے گھر کا کوئی بھی جاسوس یہاں موجود نہیں ہے تو اتنی کیوں ڈر رہی ہو۔

ویسے اس طرح سے ڈرتی ہوئی کافی کیوٹ لگتی ہو وہ اسے باہر لے آتا اپنی گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھاتے ہوئے بولا۔

ooooo

روحان جاگ چکا تھا وہ اب بالکل ٹھیک تھا زایار اور شیر سے مل کر وہ بے حد خوش تھا

شیر نے اسے بتایا تھا اس کی بے ہوشی کے دوران وہ لوگ پہلے بھی آئے تھے اور تب ان کے ساتھ پاکیزہ بیگم بھی تھی پاکیزہ بیگم کو یاد کر کے وہ بری طرح سے رونے لگا۔

وہ پاکیزہ بیگم سے اپنے الفاظ پر معافی مانگنا چاہتا تھا شیر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلی بار پاکیزہ بیگم کو ساتھ لے کر آئے گا

لیکن اس وقت وہ اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں جا سکتے تھے کیونکہ اسے سپیشل سکیورٹی دی گئی تھی اس کی طبیعت ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھی جبکہ اس کی جان کو اب بھی خطرہ تھا

دو لوگوں میں سے ایک آدمی کو پکڑ لیا گیا تھا جو کہ فی الحال کوئی بھی نام نہیں لے رہا تھا جبکہ دوسرا آدمی بھاگ چکا تھا

ابھی تک عالم نے بھی کھل کر کسی کا نام نہیں لیا تھا شاید ایک امید تھی کہ وہ آ کر اس سے معافی مانگیں گے شاید وہ کہیں گے کہ وہ بہک گئے یا ان سے غلطی ہو گئی اسی لیے عالم کی طرف سے فی الحال صرف خاموشی تھی۔

تراب نے تو اس سے کہا تھا کہ وہ صاف نام لے کر اس شخص کو اپنے کیے کی سزا دلوائے لیکن عالم اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا کہ اس شخص کے ساتھ اس کا بہت گہرا رشتہ ہے جو اس کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے

تراب کو تو عالم پر غصہ آیا تھا کہ اگر اس شخص نے رشتے کی فکر نہیں کی تو عالم کیوں کر رہا ہے

وہ شخص عالم کی جان لینا چاہتا تھا اور عالم ابھی تک اپنے اور اس کے رشتے کے احترام میں خاموش بیٹھا تھا

OOOOOO

دادا جان آپ سب جائیں اب آرام کریں میں اب ٹھیک ہوں میری وجہ سے آپ سب لوگوں کو اتنی زیادہ پریشانی اٹھانی پڑ رہی ہے

اپنی وجہ سے کسی کو تکلیف دینا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا گھر کے تقریبا سبھی لوگ یہاں ہسپتال میں آئے ہوئے تھے اور ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ صرف ایک ہی انسان اس کے ساتھ رک سکتا ہے۔

دادا جان تو اس عمر میں کہہ رہے تھے کہ انہیں عالم کے ساتھ رکنا ہے لیکن پھر فیصلہ ہوا کہ تراب ہیں اس کے ساتھ رکھے گا۔

نہیں آج کی رات تراب کو بھی آرام کرنے دیں وہ اتنے دنوں سے یہاں بے آرامی میں رہ رہا ہے آج میرے ساتھ نین رکے گی وہ جو کب سے خاموش کھڑی ان سب کو سن رہی تھی اپنے نام پر سر اٹھائے حیرانی سے دیکھنے لگی جیسے اس نے کوئی ناممکن سی بات کر رہی ہو

نین کیسے رکے گی اکیلی کیسے سنبھالے گی یہ سب کچھ لڑکی ذات ہے کہاں کہاں بھاگے گی تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے نسرین بیگم اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

مجھے صرف میری بیوی کی ضرورت ہے آپ لوگ بے فکر ہو جائیں وہ سنبھال لے گی یا پھر میں سنبھالنے کے لوگ تو بت ہی نہیں آنے دوں گا اسے میرے پاس چھوڑ جائیں وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا

نین تو اس کی باتی پر شرمندگی سے سر بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔ کیسا بے شرم شخص تھا سب کے سامنے کتنی بے باکی سے کہہ رہا تھا کہ اسے صرف اس کی بیوی کی ضرورت ہے

اسے تو وہ سب کے جانے کے بعد ٹھیک کرنے کا سوچ رہی تھی تراب کے اچانک آجانے کی وجہ سے نین اس کی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی کہ وہ واپس کمرے میں ہی نہ آئی

اور اب وہ صرف اور صرف اسی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا اسی لیے زبردستی اسے روک لیا جبکہ روحان کے ساتھ بھی کسی نہ کسی کا ہونا تو ضروری تھا تو یقین کا کوئی نہ کوئی روحان کے ساتھ یہاں رہنے والا تھا

شاید واصف چاچو تو اسے نین کی زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یقیناً گو سنبھال لیں گے۔

اس کی ضد پر پھر سب نے نین کو ہی یہاں چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور اس کے اندازے کے مطابق واصف چاچو بھی یہی رہنے والے تھے وہ انہیں کمرے میں چھوڑ کر جانے سے پہلے دانین کو کہہ رہے تھے کہ کوئی بھی مسئلہ ہو تو دوسرے کمرے میں ان کے پاس آئے

https://www.zubinovelszone.com

پریشان ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ یہاں اکیلی بالکل نہیں ہے انہیں پا کر دانین کافی بے فکر ہو چکی تھی جبکہ اب ارادہ دو دو ہاتھ عالم کے ساتھ کرنے کا تھا

۔لیکن اس سے پہلے اسے صنم سے بات کرنی تھی اس لیے ان لوگوں کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ اسے جاتے دیکھ عالم نے اسے گھورا تھا

گھور کیوں رہے ہیں نہیں جا رہی ہو گھر یہاں باہر جا رہی ہوں ابھی آتی ہوں اس کے گھورنے پر وہ اسے شرم دلاتے ہوئے بولی لیکن وہ آنکھ دبا کر اسے جلدی آنے کا کہتا ہے اسے مزید شرمندگی ہے کر گیا

ooooo

بولو کیا بات کرنی ہے وہ احسان جتاتے انداز میں اس کے سامنے رکی

مجھے آپ کو تھینک یو بولنا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تو صنم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

تھپڑ مارنے کے لیے۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی

میں جانتی ہوں آپ نے مجھے تھپڑ کیوں مارا کیونکہ آپ کو پتا تھا کہ عالم مجھے تکلیف میں نہیں دیکھ پائیں گے وہ یقین سے بولی

اور مجھے بھی پتا تھا کہ عالم تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ پائیں گے

میں نے عالم سے سچی محبت کی تھی دانین اور آج سے نہیں بچپن سے انہیں پانے کے لئے میں ایسی بہت ساری الٹی سیدھی چھوٹی بڑی حرکتیں کرتی رہی لیکن وہ تم سے محبت کرتے ہیں

یہ بات میں بہت پہلے ہی سمجھ چکے تھے لیکن محبت کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرنا بھی محبت کی ناکامی ہے

میں نہیں چاہتی تھی کہ میری محبت ناکام ہو جائے اسی لئے پہلے میں کوشش کرتی رہی کہ تم کسی بھی طرح عالم کی نگاہوں میں نہ آؤ۔ لیکن تم ان کے نکاح میں تھی

اللہ نے تم لوگوں کو جوڑ دیا تھا تو میں کون ہوتی تھی توڑنے والی۔

پھر بھی کوشش کرتی رہی ہو سکتا ہے میری دعائیں سنی جائیں لیکن کچھ دن پہلے عالم نے مجھے کہا

کہ اپنے والدین کو ناراض کر کے میں نے ایک بہت اچھے شخص کو ٹھکرا دیا ہے۔جو یقیناً میری زندگی میں وہ ساری خوشیاں لانے والا تھا جو آج انعم کی زندگی میں ہیں۔اپنی بہن کو خوش مطمئن دیکھ کر مجھے اپنے آپ پر ترس آنے لگا

میں بہت خود غرض ہو گئی تھی صرف سائے کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔عالم کی بیماری کے دوران ابھی میں نے تمہارے ساتھ بہت برا رویہ رکھا مجھے تم سے معافی بھی مانگ لی تھی

اور جب تم عالم کے نکاح میں اس گھر میں بے مول بے حثیت ہو کر رہ گئی تھی تب بھی میرا رویہ تمہارے ساتھ بے حد برا تھا لیکن اس کے باوجود بھی تم نے مجھے کوئی سزا نہیں تھی یہاں تک کہ بددعا بھی نہیں تھی لیکن آج میں تم سے کہتی ہوں پلیز میرے لیے دعا کرنا

کہ اللہ مجھے ہدایت دے میں بہت غلط راستے پر نکل چکی تھی میرے لیے دعا کرنا کہ اللہ مجھے سیدھا راستہ دکھائے۔

https://www.zubinovelszone.com

اور پلیز میری ساری غلطیوں کو معاف کر دینا میں سچ میں شرمندہ ہوں تمہارے ساتھ کی ہے اپنے سلوک کے لیے میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اس کی آنکھوں میں آنسو چمکنے لگے دانین نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

جس نے آپ کو آپ کی غلطی کا احساس دلایا ہے وہ آپ کو سیدھا راستہ بھی دے گا اور ہدایت بھی دے گا بس اپنی غلطیوں کے لیے آپ اپنے والدین سے بھی معافی مانگ لیں۔وہ بے حد نرمی سے بولی صنم نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا کیونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ اس کی طبیعت کی خود غرضی اس کے خون کا حصہ ہے

oooooo

گول گپے پسند ہیں نا تمہیں ویسے یہاں ایک پاس ہیں گول گپے کا سٹال ہے کیا خیال ہے ویسے مجھے بالکل پسند نہیں ہیں لیکن تمہارے لئے تھوڑا بہت کمپر ومائز کر سکتا ہوں آخر تم نے بھی تو میری پسند کا لنچ کیا ہے

مجھے ہوسٹل جانا ہے وہ جلدی سے بولی

میں کوئی بے کار بات کر رہا ہوں۔۔۔؟ نہیں نہ۔۔۔۔؟

تو تم کیوں فضول باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔؟

جو سوال پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو بتاؤ یہاں پاس والے سٹال پر چلنا ہے یا دور کہیں لے چلوں ویسے دور جائیں گے تو بڑا مزہ بھی آئے گا تو ڈیٹ بھی ہو جائے گی۔اس کے انداز میں شرارت ہی شرارت تھی سنیہا اسے دیکھ کر التجا کرتے ہوئے نہ میں سر ہلانے لگی

یار بہت ہی بورنگ کی قسم کے انسان ہو میں تو انتظار کر رہا ہوں تمہارا کب تم میری زندگی میں اور مجھ سے فرمائشی کرو گی نخرے اٹھاؤ گی۔ تم تو کھل کر بات بھی نہیں کر رہی ہو ایسے کیسے چلے گا یار

۔

چلو کوئی بات نہیں چھوٹی سی ڈیٹ مار ہی لیتے ہیں ایسا کرتے ہیں کہ ہم اپنی ڈیٹ کا ایک پیارا سا نام بھی رکھ لیتے ہیں گول گپا ڈیٹ کیسا ہے مجھے پتا ہے بہت اچھا ہے۔اس کے کچھ بھی بولنے سے پہلے ہی بول پڑا۔

اور کچھ ہی فاصلے پر جا کر ایک جگہ گاڑی روک کر ایک انسان کو اپنی طرف بلایا۔

جلدی سے گول گپے کی پلیٹ لے کر آؤ۔اور سنو چٹنی زیادہ ڈالنااور پانی زیادہ تکھا کرنا میری بیوی کو پھیکے گول گپے بالکل پسند نہیں ہیں۔

وہ آرڈر دیتے ہوئے اسے پیسے دینے لگا جب کہ سنیہا اسے سن رہی تھی وہ یہ سب کچھ کیسے جانتا تھا۔یقیناًاس نے نوٹ کیا ہو گا اب پھیکے گول گپے تو کسی بھی لڑکی کو پسند نہیں ہوتے۔

ویسے شادی کے بعد ہم ہر ہفتے یہ ڈیٹ کریں گے لیکن یاد رکھنا کی ڈیٹ کے بعد کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں جن میں میں کسی قسم کے نخرے برداشت نہیں کرتا۔

گول گپے آ چکے تھے اور یقیناً اب اسے کھانے تھے اگر وہ نہیں کھاتی کہ یہ شخص اتنی آسانی سے اس کی جان نہیں چھوڑنے والا تھا وہ یہاں آئی ہی کیوں تھی یہی سوچ کر وہ پچھتا رہی تھی

کون سے اصول۔۔۔؟وہ ایک گول گپے کھاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

تم سچ میں بچی ہو یا میرے سامنے بچی بنتی ہو کم آن یار میں "کس" کی بات کر رہا ہوں وہ بے ساختہ بے باکی سے بولا تو سنیہا کا گول گپا اس کے گلے میں اٹک گیا

https://www.zubinovelszone.com

oooo

ارے شہزادی کیا ہوا گلے میں اٹک گیا میں تو صرف رول بتا رہا تھا ڈیٹ کا میں کون سا تمہیں کس کرنے کا بول رہا ہوں

وہ اسے پانی کا گلاس پکڑاتا اسی انداز میں بولا

آپ مجھے ہوسٹل چھوڑ دیں۔اب وہ التجا کر رہی تھی

یار ابھی سے تمہارا یہ حال ہے میں سوچ رہا ہوں شادی کے بعد تمہارا کیا حال ہو گا ویسے میری سانسوں کی مہک کو کافی اچھے طریقے سے محسوس کر چکی ہو اب یہ گھبرانا شرمانا مجھے کچھ فضول لگتا ہے

وہ بھی ایسے حالات میں جب ہمیں تنہائی کے بہت سارے لمحات میسر ہو چکے ہوں

ایک بات بتاؤ کیا تم نے کبھی تنہائی میں میرے بارے میں نہیں سوچا جیسے کہ میں تمہیں کتنا اچھا لگتا ہوں

میرا پاس آنا تمہیں کتنا اچھا لگتا ہے

میرا چھونا تمہیں کتنا اچھا لگتا ہے

یا میرے چھونے پر تم کیسا محسوس کرتی ہو وہ نون سٹاپ بولے جا رہا تھا

میں آپ کے بارے میں سوچتی ہوں بے شک سوچتی ہوں لیکن اتنا فضول نہیں سوچتی وہ پوری ایمانداری سے بولی تو تراب قہقہ لگا اٹھا

فلحال میں تمھیں اپنے بارے میں کسی بھی قسم کی فضول سوچ سوچنے بھی نہیں دینا چاہتا کیوں کہ ڈارلنگ میں تمہاری سوچ سے زیادہ فضول شخص ہوں وہ آنکھ دباتا آہستہ آواز میں بولا۔

سنیہا شدت سے اس سفر کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی جب وہ بولا
یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک لورز پوائنٹ ہے کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔۔۔۔

اللہ کا سوال ہے مجھے میرے ہوسٹل چھوڑ دیں میں نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر دی یہاں آ کر وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی

تمہیں پتا ہے اس وقت تمہارے علاوہ اگر کوئی اور لڑکی میرے ساتھ ہوتی تو خود کو کتنا خوش قسمت محسوس کرتی اور ایک تم ہو انتہا کی بورنگ انسان دیکھو شادی کے بعد میں یہ نخرے بالکل برداشت نہیں کروں گا

مجھے ایک بہت ہی پیاری سویٹ سویٹ سے میری ساری باتیں ماننے والی بیوی چاہیے اور میں ایک بہت ہی رومینٹک پرسن ہوں تو مجھے میری بیوی بھی رومینٹک چاہیے یا پھر رومینس کرنے والی چاہیے۔

ہر بات پہ نو نہیں مہنگا پڑ سکتا ہے تمہیں وہ وارننگ دے رہا تھا
تو پھر آپ کسی اور سے شادی کر لیں۔ میری طرف سے پوری اجازت ہے اس کی دھمکی پر اس کا جواب فوراً سے آیا تھا۔

تھینک یو سوچ اجازت دینے کے لیے لیکن اس کے بارے میں فیوچر میں سوچوں گا فی الحال جو ہے اسی پر گزارا کروں گا وہ مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر آہستہ سے اس کے ہاتھ کو ایک بار پھر سے اپنے لبوں سے چھونے لگا

تراب۔۔۔ نہیں پلیز نہیں اس کی جان ہوا ہونے لگی
پھر نہیں۔۔۔؟ تمہیں ایک ذرا سی بات سمجھ میں نہیں آتی تمہارے منہ سے یہ لفظ مجھے زہر لگتا ہے لیکن اپنا نام بہت میٹھا لگتا ہے ایک بار پھر سے میرا نام لو وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔

وہ حیرانگی سے کبھی اس پاگل شخص کو تو کبھی آگے پیچھے سڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو صرف اس کی ایک ملاقات پر اس کی حالت خراب کر رہا تھا

شادی کے بعد اس کا کیا کرتا ہے
یااللہ یہ سفر جلدی ختم ہو اس نے شدت سے دعا مانگی تھی جو تھوڑی ہی دیر میں پوری بھی ہو گئی تھی

oooo

نین یہاں آکر بیٹھو نا میرے پاس گولی لگنے کی وجہ سے میری دور کی نظر کمزور ہو گئی ہے پاس آکر بیٹھو یار یہاں سے تو مجھے ٹھیک سے تمہارے منہ کے زاویے بھی نظر نہیں آرہے

وہ دس بار اسے اپنے پاس بلا چکا تھا جبکہ وہ دور صوفے پر بیٹھی ہاتھ میں کوئی میگزین پکڑے بے وجہ ہی دیکھے جا رہی تھی جب کہ سارا دھیان اسی کی طرف تھا

https://www.zubinovelszone.com

کوئی بات نہیں آپ کی گولی کا علاج ہو جائے بعد میں ہم آپ کی آنکھوں کا بھی علاج کروا دیں گے یہ ہوسپیٹل بہت بڑا ہے یہاں ہر بیماری کا علاج ہے وہ اطمینان سے بولی

ہاں تو ٹھیک ہے نا میں کون سا پاس بلا رہا ہوں میگزین سیدھی کر کے پڑھو وہ آف موڈ کے ساتھ بولا جس پر دانیں کا دھیان فوراً اپنے میگزین پر گیا تھا جو اس کے ہاتھ میں اس نے الٹا پکڑ رکھا تھا اس نے جلدی سے سیدھا کیا

اتنے دور سے میں نظر نہیں آ رہی لیکن میگزین الٹا ہے یہ نظر آ رہا ہے واہ بھئی واہ کتنی کمزور ہو گئی ہے آپ کی نظر وہ اس کی نظر پر چوٹ کرتے ہوئے بولی تو عالم دلکشی سے مسکرایا

جب کہ ذرا سا اٹھنے کی کوشش میں ایک دردناک آہ اس کی زبان سے نکلی دانین بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی

عالم کیا ہوا آپ کو درد ہو رہا ہے آپ اٹھے ہی کیوں ڈاکٹر کو بلا کے لاتی ہوں پریشانی سے اس کے قریب سے اٹھ کر باہر بھاگنے لگی جب اچانک عالم نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا۔

https://www.zubinovelszone.com

ڈاکٹر کی نہیں تمہاری ضرورت ہے بے وقوف جو علاج تم کر سکتی ہوں وہ یہ ڈاکٹر نہیں کر سکتا وہ اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں میں لے چکا تھا

وہ کچھ بھی نہ بھول پائی لیکن اس سے دور رہنے کی پوری کوشش کر رہی تھی تاکہ اس کے چج ہونے سے اسے تکلیف نہ ہو لیکن نہ جانے اس کے سر پر کیا بھوت سوار تھا وہ اسے اپنے بالکل قریب کرتا اسے خود سے لگا چکا تھا دونوں میں ایک انچ کا بھی فاصلہ نہ رہا

عالم آپ کو درد ہو گا وہ اس کے ہونٹوں کو بخشتا اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

تمہارے پاس آنے سے درد نہیں ہوتا سکون ملتا ہے۔

تم دور مت جایا کرو وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بے حد چاہت سے بولا۔اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ اس کے گردن کی طرف جا رہے تھے

عالم درد ہو گا نا آپ کو وہ پیچھے ہٹتے ہوئے سمجھانے لگی لیکن اس کے گھورنے پر خاموش ہو کر نظریں جھکا گئی

پاس آؤ وہ گھورتے ہوئے بولا۔۔

عالم آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔۔۔!آپ کو پتہ ہے کہ لوگوں کو گولیاں لگتی ہیں نا وہ سکون سے چند دن آرام کرتے ہیں آپ کی طرح فرمائش نہیں کرتے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

اور جن کے شوہر کو گولیاں لگتی ہیں نہ ان کی بیویاں ان کی ہر فرمائش پوری کرتی ہیں اسی لیے دماغ کھانا بند کرو اور میرے پاس آؤ۔

پاس ہی تو ہوں صرف انچ کا فاصلہ ہے آپ سے وہ بھی آپ سے برداشت نہیں ہو رہا وہ گھور کر رہ گئی اس کی بے باک فرمائش پر

مجھے تمہارے تل کو کس کرنا ہے وہ اس کی گردن پر موجود چھوٹے سے تل کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ گھبرا کر پیچھے ہٹنے لگی مگر اپنی کمر پر اس کا بازو محسوس کر کے وہی رک گئی

عالم انسان بن جائیں اللہ کا واسطہ ہے آپ سنیں حالت دیکھیں کون کہہ سکتا ہے کہ جس انسان کو دو گولیاں لگی ہیں وہ ہسپتال کے بیڈ پر اپنی بیوی کے ساتھ ایسی حرکتیں کر کے سکون محسوس کر رہا ہے

وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جس پر عالم مسکرایا

دیکھو نین تمہیں پتا ہے اس وقت میں کتنی تکلیف میں ہوں تمہیں میری مدد کرنی چاہئے اور تم فضول کی بحث کر رہی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے شرم دلانے والے انداز میں بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی

مجھ سے کس قسم کی مدد چاہتے ہیں وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی

مجھے موونگ میں تکلیف ہو رہی ہے تو خود میرے پاس آؤ اب تم اپنے اتنے پیارے شوہر کی ایک چھوٹی سی فرمائش پوری کر رہی سکتی ہو میں کونسا تمہیں آسمان سے تارے توڑ کر لانے کے لیے کہہ رہا ہوں

چلو میں تو بس پیارے سے تل کو اپنے لبوں سے چھونا چاہتا ہوں ایک چھوٹی سی فرمائش جو میں تم سے پہلی بار کر رہا ہوں اس کنڈیشن میں تمہیں تو اچھی بیوی کا فرض نبھاتے ہوئے میرے قدموں میں بیٹھ جانا چاہیے اور تمہارے نخرے نہیں ختم ہو رہے وہ افسوس کرتے ہوئے بولا

اس کے بعد کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے وہ ہار مانتے ہوئے سوال کرنے لگی عالم نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تمہیں کس تو میں ویسے بھی کر لوں گا تم ہی میرے دماغ میں یہ فضول کی فرمائشیں ڈال رہی ہے یہ سب چھوڑو میری فرمائش پوری کرنے کے بارے میں سوچو وہ بھرپور ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا

میرا مطلب ہے کہ آپ میرے ساتھ فضول کی کوئی بھی فرمائش نہیں کریں گے اس کے بعد وہ شرط رکھتے ہوئے بولی۔ عالم تھوڑی دیر سوچ میں پڑ گیا

تمہیں کس گدھے نے کہا کہ یہ فضول کی فرمائش ہے یہ میری جائز فرمائش ہے اس نے گھورتے ہوئے کہا نین کو لگا تھا کہ شاید وہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے ہاں کرے گا لیکن اس نے تو آگے سے ایک اور فتوی لگا دیا تھا

عالم میرا مطلب ہے کہ اس کے بعد آپ آرام کریں گے اور اپنے آپ پر تھوڑا سا رحم کھائیں گے وہ سمجھاتے ہوئے آسان لفظوں میں بولی

رحم کھانے کا کیا فائدہ جب میری بیوی کو مجھ پر ترس نہیں آتا وہ بے حد افسوس سے بولا

جس پر نین نے اپنا ہاتھ زور سے اپنے سر پر مارا ضرورت سے زیادہ زور سے لگ گیا

بے وقوف لڑکی کیوں مار رہی ہو اپنے آپ کو تکلیف دی اپنے آپ کو تو ہاتھ کاٹ کر دوسرے ہاتھ میں رکھ دوں گا وہ غصے سے سخت لہجے میں بولا

اس کے انداز پر نین بنا کچھ بولے ذرا سا اوپر ہوئی۔اور اپنی آنکھیں بند کر لیں جس کا مطلب سمجھ کر علم فتحیاب انداز میں مسکرایا

ویسے اتنی بھی بری نہیں ہو جتنی بنتی ہو۔اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کے عالم آہستہ سے اس کی گردن پر جھکا۔اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہی وہ پیچھے ہٹی اور فوراً اس سے اٹھ کر دور صوفے پر جا بیٹھی اور عالم پھر سے لیٹ گیا

اب آپ آرام سے سو جائیں پلیز عالم آپ کی یہ فرمائش آپ کی صحت کے لیے بالکل بھی اچھی نہیں ہیں۔وہ سمجھاتے ہوئے بولی

تم یہاں میرے پاس آ کر سو ہم دونوں ایک ساتھ مل کر سوتے میں تمہیں بالکل بھی تنگ نہیں کروں گا وہ وعدہ کرتے ہوئے بولا۔

https://www.zubinovelszone.com

ہاں آپ کو تو جانتی ہی نہیں ہوں آرام سے آنکھیں بند کر کے سو جائیں ورنہ میں یہاں سے چلی جاؤں گی روحان ادا کے کمرے میں وہاں سے چاچو کو یہاں بھیج دوں گی پھر کرتے رہنا ان کے ساتھ فضول قسم کی باتیں

وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی

نہیں ایسا مت کرنا میں ان کی شکل ساری رات نہیں دیکھ سکتا میں وہ سر تکیہ پر رکھتے ہوئے بولا اتنی بھی بری شکل نہیں ہے ماشاءاللہ کتنے پیارے دیکھتے ہیں نین نے اس کی بات کا غلط مطلب نکالا

ہاں ان کی شکل تو بہت پیاری ہے ماشاءاللہ سے لیکن ان میں مجھے میری بیوی نظر نہیں آتی اور یقین کرو انہیں دیکھ کر مجھے کوئی رومینٹک فیلنگ بھی نہیں آتی اس کا جواب ایک بار پھر سے بے باکی سے بھرپور تھا دانین اپنا کمبل خود پر ٹھیک کرتی اگلے ہی لمحے پوری طرح اس کمبل میں چھپ کر صوفے پر لیٹ گئی تھی اس سوفے پر وہ کافی آسانی سے پوری آچکی تھی

OOOOOOO

رات کا نا جانے کون سا پل تھا جب اس سے اپنے لبوں کے بعد اپنی گردن پر اس کا لمس محسوس ہوا۔

پہلے تو وہ اسکے بہکا دینے والے لمس پر مسکرا کر اس کے گرد اپنی باہیں پھیلا گئی۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اسے بند آنکھوں کے پیچھے صرف خون کے دھبے نظر آنے لگے۔
اس نے زایار کو غیر محسوس انداز میں خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن وہ تو جیسے
پوری طرح سے بہک چکا تھا

اس کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کئے اسے اپنی پناہوں میں سمیٹا اس کی
ساری مزاحمت نظر انداز کر گیا۔

وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اس کی بڑھتی ہوئی بے باکی کو روک نہ پائی تھی وہ خاموشی سے اس
کی جسارت محسوس کرتی خاموشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر گئی

oooo

تم ابھی تک سوئی نہیں وہ کمرے میں آیا تو لالی کو کتابوں میں سر کھپاتا دیکھ کر پوچھنے لگا

اسے پڑھتے دیکھ کر اسے ہمیشہ ہی بہت خوشی ہوتی تھی اب تو اس کے پیپرز بھی بالکل قریب تھے

نہیں بس سونے ہی والی تھی آپ کا انتظار کر رہی تھی سوچا ایک بار پھر سے پڑھ لوں اس نے
مسکراتے ہوئے آج پھر شیر کی مونچھوں کو چھونے کی کوشش کی

جہاں ایک بال اسے کافی دنوں سے تنگ کر رہا تھا اس کی خوبصورت مونچھ پر ایک اکلوتا بال الگ اسے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا

لالی ڈونٹ وہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتا آرام سے بیڈ پر لیٹ گیا
زکوٹا جن وہ اکیلا ہے بچارا روز مجھ سے کہتا ہے پلیز مجھے میری فیملی سے ملوا دو وہ معصومیت سے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی تو شیر مسکرا دیا۔

اسے اکیلے ہی رہنے دو کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی فیملی سے ملوانے کی اسے اپنی باہوں میں قید کیے اس کے بال سہلاتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا

لالی نے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں وہ بال پھر سے اسے دیکھ کر فریاد کرنے لگا جیسے نظرانداز کرتے اس نے آہستہ سے شیر کے گال پر اپنے لب رکھے تو شیر کے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ خوبصورتی سے چمکی

کیا بات ہے میری جاناں کو آج بڑا پیار ا رہا ہے مجھ پر وہ ایسے ہی آنکھیں بند کئے بے حد محبّت سے مسکراتے ہوئے بولا جب اس کے لب اپنے دوسرے گال پر محسوس ہوئے

کہتے ہیں اگر شوہر اچھا ملے تو کبھی کبھی پیار کر لینا چاہیے اس نے بے تکا لوجک دیتے ہوئے اس کی تھوڑی پر لب رکھے

لالی اب یہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے وہ اس کی بے باکی پر بولے بنا نہ رہ سکا

ابھی تو اس سے بھی زیادہ ہو گا میری چھمک چھلو وہ لوفرانہ انداز میں کہتی اسے ہنسنے پر مجبور کر گئی جب اگلے ہی لمحے اس کے ہونٹ اسے اپنی مونچھوں پر محسوس ہوئے۔

اس کے بعد جو درد اس نے محسوس کیا تھا اس سے وہ تڑپ اٹھا

لالی یہ کیا بے وقوفی ہے کیا کیا ہے تم نے وہ اسے خود سے پیچھے کرتا اٹھ بیٹھا جب کہ لالی بڑے فخر سے اپنے ہاتھ میں اس کا ننھا سا مونچھ کا بال پکڑے دیکھ رہی تھی

مجھ سے اس معصوم کا درد برداشت نہیں ہو رہا تھا اب آپ بتائیں اسے الفی سے واپس لگاؤں یا سنبھال کر اندر رکھ دوں وہ بال کو دیکھتے ہوئے بولی شیر بس اسے گھور کر رہ گیا۔

تمہیں تو میں بتاتا ہوں اس کے درد کا بہت خیال ہے تمہیں اب جو درد مجھے دیا ہے اس کا انجام بھگتو وہ اسے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں بیڈ پر پھینک چکا تھا۔

جبکہ شیر اس کے دونوں بازو اپنے ہاتھوں میں قید کرتا اس کے لبوں کی نرماہٹ کو اپنے لبوں سے محسوس کرنے لگا جس سے اور کچھ ہونہ ہو لیکن اس کے بال کی تکلیف ضرورت کم ہورہی تھی۔

اس کے شدت بھرے انداز پر لالی نے ذرا سی مزاحمت کی جیسے وہ سرے سے نظرانداز کرتا اپنی جسارتوں کی ایک نئی داستان لکھتا چلا گیا۔ جبکہ لالی اس کی باہوں میں پگھلتی خاموشی سے اسے محسوس کئے جارہی تھی

○○

کسی چمکتی چیز کو اس نے اپنی طرف آتا محسوس کرلیا تھا شاید وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ کون ہے

اس شخص کا ہاتھ کانپ رہا تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں چمکتا چاقو بھی بری طرح سے کانپ کررہا تھا ۔عالم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

https://www.zubinovelszone.com

یہ واقع ہی آسان نہیں تھا کسی کے لیے بھی یہ بہت مشکل کام تھا۔ شاید وہ دیکھ نہیں سکتا تھا کہ عالم جاگ رہا ہے۔ وہ پوری آنکھیں کھولے اس شخص کو دیکھ رہا تھا جو آہستہ آہستہ اس کی جانب آ رہا تھا

اور وہ کس مقصد کے لیے آ رہا تھا وہ بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا لیکن آج وہ رشتے کے اعتبار کی آخری انتہا تک جانا چاہتا تھا کیا وہ شخص ایسا کر سکتا ہے کیا اس کا کانپتا ہاتھ اسے ایسا کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔

وہ اس کے بالکل قریب آ کر رکا کس نے وار کرنا چاہ عالم خاموشی سے پڑا رہا۔ اس کا دل کہتا تھا وہ شخص اتنا نہیں گر سکتا۔ وہ جانتا تھا اس پر گولیاں اس نے بوکھلاہٹ کے شکار میں چلائی تھی۔

وہ اسے مار نہیں سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ مارنے کی حد تک چلا گیا وہ یہاں سے مارنے کے لئے ہی آیا تھا اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔

اس نے چاقو اوپر کرتے ہوئے اس کے سینے تک پورے زور سے چلانے کی کوشش کی لیکن نہیں چلا پایا۔ اس کا ہاتھ بری طرح سے کانپ رہا تھا اس نے ایک اور کوشش کی۔ وہ پھر سے ناکام ہوا شاید اس کا ضمیر سے اجازت نہیں دے رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

ایک اور کوشش کریں چاچو۔۔۔اگر آپ کو لگتا ہے کہ عالم سلطان شاہ تراب حیدر شاہ کا حق مار سکتا ہے تو پیچھے مت ہٹیں اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کے بیٹے کی راہ میں رکاوٹ ہو تو مار دیں مجھے۔مجھے پھر بھی آپ سے کوئی گلا نہیں ہو گا۔

تراب میرے لیے میرا چھوٹا بھائی ہے میرا دوست ہے میرا اہم راز ہے میرے ہر دکھ کا ساتھی ہے ۔اس کا حق مار کر میں ویسے بھی نہیں جیت سکتا میں نہیں جانتا کہ آپ کو کب لگا کہ میں اس حق سے چھین لوں گا۔

شاید جب دادا نے ساری جائیداد میرے نام کرنے کا فیصلہ کیا

۔یا اس جائیداد کے تین حصے بنانے کا فیصلہ کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ اس ساری جائیداد پر صرف میرا حق نہیں ہے یہ تراب اور روحان کی بھی ہے ۔میں جانتا ہوں آپ ہمیشہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ میں تراب کو اپنے نیچے لگانا چاہتا ہوں یا اس سے خود سے کم ثابت کرنے کی کوشش کرنا چاہتا ہوں۔

لیکن ایسا کچھ نہیں ہے چاچو وہ ہمیشہ سے میرے برابر کھڑا ہے بس آپ کی نظروں میں فرق ہے اور کچھ فرق نرجس چاچی کی نظروں میں ہے۔جو وہ آپ کو غلط طریقے سے دکھاتی ہیں

اور جہاں تک روحان کی بات ہے روحان بھی اس جائیداد میں اپنا مکمل حصہ رکھتا ہے وہ بھی اس خاندان کا وارث ہے میں روحان کے حصے کا تو نہیں لیکن اپنے حصے کی ساری جائیداد تراب کے نام کرنے کو تیار ہوں آپ بس اس سے پوچھ لیجئے گا کہ وہ میرے حصے کا کچھ لینا پسند کرے گا۔

اس کا جواب نہیں ہو گا جانتے ہیں کیوں۔۔۔؟کیوں کہ پیسہ دولت جائیداد شہرت یہ سب کچھ اسے کبھی بھی نہیں چاہیے۔اسے ہمیشہ سے آپ کی توجہ چاہیے تھی جو آپ اسے کبھی دیکھے ہی نہیں سکے

اب تک یہاں جو کچھ بھی ہوا اس میں مجھے آپ کی کوئی غلطی نظر نہیں آئی میں جانتا ہوں اور روحان کو مارنے کے پیچھے ماسٹر پلینر معارج تھا۔

وہ واصف چاچو اور صفدر شاہ سے اپنا انتقام لینے کے لیے ان دونوں سے روحان کو چھین لینا چاہتا تھا

۔

جس میں اس نے آپ کو اپنے ساتھ ملا لیا تاکہ روحان اور میں مارے جائیں اور ساری جائیداد تراب کے نام ہو جائے لیکن آپ نے کبھی سوچا ہے اس سب کی بات کیا کر اب یہ سب کچھ قبول کرے گا۔۔۔؟ نہیں چاچو تراب کو ان سب چیزوں کی ضرورت ہی نہیں ہے اسے ہمیشہ سے آپ کی ضرورت تھی۔

تراب نے سات سال کی عمر میں آپ کو اپنی ماں کو بری طرح سے مارپیٹتے دیکھا تھا۔اس وقت ایک سات سال کے بچے کا دماغ اتنا کام نہیں کر سکتا تھا کہ وہ یہ بات سمجھ سکے کہ اس کی ماں پاگل ہے۔

تراب نہیں جانتا تھا کہ اس دن زلیخا چاچی خودکشی کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس دن اس نے آپ کو اپنی ماں کو مارتے دیکھا تھا۔

وہ نہیں سمجھ پایا اس کی ماں کس طرح سے مری۔بس اس نے اپنی ماں کی تڑپتی لاش کس کے ساتھ آپ کو خون سے بھرا چاقو پکڑے دیکھا تھا۔

اس دن آپ غلط نہیں تھے چاچو لیکن آج آپ غلط ہیں۔ آپ اتنے سالوں سے اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگانے کے لئے تڑپ رہے ہیں لیکن آج مجھے مار کے آپ اس کو ہمیشہ کے لئے اسے خود سے دور کر دیں گے۔

آپ مجھے مار ڈالیں مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا لیکن اگر آپ یہ سب کچھ تراب کے لئے کر رہے ہیں تو مت کریں کیونکہ میرے بغیر سے یہ سب کچھ قبول نہیں ہو گا۔ وہ دعوے سے بولا۔

وہ جانتا تھا کہ بہتراب اور عالم کے رشتے کو غلط طریقے سے دیکھ رہے ہیں۔ تراب کا اسے اہمیت دینا اس کی ہر بات ماننا یہاں تک کہ وہ عالم کے جوتوں کے تسمے باندھنے کے لیے بھی پیچھے نہ ہٹتا۔

اور حیدر چاچو ان سب چیزوں کو عالم کی غلامی قرار دینے لگے تھے انہوں نے کہیں بار یہ بات دادا جان کے سامنے بھی یہ بات کہی تھی کہ عالم میرے بیٹے کو اپنے نیچے لگانا چاہتا ہے۔ اسے اپنا نوکر بنانا چاہتا ہے جیسے اتنے سالوں سے سلطان شاہ اور واصف شاہ نے انہیں بنا کر رکھا ہے۔

حقیقتاً ایسا کچھ بھی نہیں تھا صرف نظر کا دھوکا تھا وہ ان کے رشتے کو غلط نام دیتے تھے۔

عالم نے انہیں گہری سوچ میں ڈال دیا تھا وہ کتنی ہی دیر اندھیرے میں ڈوبے اس وجود کو دیکھنے کی کوشش کرتے رہے جب اچانک کسی نے پیچھے سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا ان کے پیچھے مڑنے کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں موجود تیز دھار والا چاقو سامنے والے کے ہاتھ پر لگا۔

اس کی آہ نکلی جس پر فوراً دانین کی آنکھ کھل گئی اس نے تیزی سے ہوئے کمرے کی لائٹ آن کی۔

ooooo

لیکن سامنے کا منظر اس کے لئے بھی بے حد عجیب سامنے تراب ہاتھ سے بہتے ہوئے خون کو نظر انداز کرتا بے حد اسے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہا تھا جبکہ عالم بیڈ پر لیٹا تراب کو دیکھ رہا تھا یہ واحد شخص تھا جسے وہ اس وقت یہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا

جب کہ حیدر شاہ اپنے بیٹے کے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھ کر بری طرح سے تڑپ اٹھے تھے

کیوں آئے تھے یہاں آپ عالم کو مارنے کے لیے آپ اتنے گر سکتے ہیں میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

ذرا شرم نہیں آئی آپ کو اپنی اولاد کے ساتھ ایسا گھٹیا کام کرتے ہوئے مجھ سے میرے سارے رشتوں کو چھین لینا چاہتے ہیں آپ۔۔۔۔؟

پہلے میری ماں کو مار ڈالا آپ میرے بھائی کو مارنا چاہتے ہیں۔۔؟ وہ بے حد سے آگے بڑھ رہا تھا یقیناً آج کچھ نہ کچھ ضرور ہونے والا تھا

وہیں رک جاؤ تراب تمہیں میری قسم وہ غصے سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا جب عالم چلاتے ہوئے بولا اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا تراب کو روکنے کا

عالم تو اس گھٹیا شخص کے لئے مجھے اپنی قسمت دے رہے ہو۔۔۔؟

اس انسان کے لیے جو رشتوں میں چھپا ہوا ایک بھیڑیا ہے۔۔۔۔؟

یہ تمہیں یہاں جان سے مارنے آیا تھا۔۔۔۔اسے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا شرم آتی ہے مجھے اس شخص کو اپنا باپ کہتے ہوئے۔۔

تراب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے

نہیں تراب تم کچھ نہیں کرو گے کچھ بھی نہیں وہیں رک جاؤ۔پہلے ایک بار میری بات سن لو۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

چاچو سے غلطی ہوئی ہے وہ بہہ گئے تھے لیکن ان کا قصور اتنا بڑا نہیں ہے جتنی بڑی سزا تو میں نہیں دینا چاہتے ہو۔

ہر باپ اپنے بیٹے کی بھلائی سوچتا ہے وہ بھی تمہارے لئے کچھ بہتر سوچنے کی کوشش کر رہے تھے ہاں میں مانتا ہوں ان کا طریقہ غلط تھا۔لیکن سوچ غلط نہیں تھی

ہر باپ اپنے بیٹے کی کامیابی دیکھنا چاہتا ہے یہ تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتے تھے۔معارج نے انہیں غلط راستہ دکھایا اور اپنے بیٹے کے لئے وہ غلط راستے پر چلنے کے لئے تیار ہو گئے تو اس میں کیا غلط ہے ۔۔۔؟

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ تراب کے ماتھے کی رگیں صاف کہہ رہی تھی کہ وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں ہے۔۔دانین نے توجب سے یہ سنا تھا کہ حیدر چاچو اسے جان سے مارنے آئے تھے وہ بہت زیادہ گھبراہٹ چکی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ عالم کے پاس کھڑی تھی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی جبکہ اس کنڈیشن میں بھی عالم کا حیدر شاہ کو سپورٹ کرنا سے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔ تراب وہ تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ تمہیں مجھ سے آگے جاتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ تمہیں ایک بار اپنے سینے سے لگانا چاہتے ہیں تمہیں پیار کرنا چاہتے ہیں ---

بس کرو عالم بہت ہو گیا بہت کر لی فضول باتیں میں پولیس کو فون کر رہا ہوں اس جیسے قاتل کی جگہ ہم لوگوں کے بیچ میں نہیں بلکہ جیل میں ہے۔ وہ اس کی بات تو بری طرح سے غصہ ہوتا اپنی جیب سے موبائل نکالنے لگا جس پر عالم کی کچھ بھی کہنے سے پہلے حیدر شانے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا

اسے کرنے دو عالم کو جو کر رہا ہے اسے کرنے تو۔۔ وہ بالکل صحیح کہہ رہا ہے میں ایک گھٹیا گرا ہوا شخص ہوں مجھ جیسے انسان کی جگہ تم جیسے لوگوں میں نہیں ہے۔

لیکن تم بھی میری بات سن لو تراب حیدر شاہ

https://www.zubinovelszone.com

یقیناتومیری کوئی بات نہیں سننا چاہتے ہو لیکن میں آج تم سے کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں اور تمہیں میری باتیں سنی ہوں گی

ooooo

میں تمہاری ماں سے بہت محبت کرتا تھا۔بے حد محبت دیوانوں کی طرح چاہتا تھا اسے ہاں یہ ارینج میرج تھی۔ہماری شادی خاندان والوں کے کہنے پر ہوئے تھے

لیکن شادی کے بعد مجھے احساس ہوا کہ زلیخا سے اچھی لڑکی میری زندگی میں کبھی آہی نہیں سکتی ۔اسے چاہنااس سے پیار کرنا ہمیشہ اس کے ساتھ رہنا میری زندگی کا مقصد بن گیا تھا۔

زلیخامیرے سامنے کچھ اور تھی لیکن گھر والوں کے سامنے کچھ اور مجھے اکثر کہا جاتا تھا کہ وہ عجیب قسم کی حرکتیں کرتی ہے اپنے آپ سے باتیں کرتی رہتی ہے۔

گھنٹوں ایک کی جگہ بیٹھی رہتی ہے ایک ہی جگہ دیکھتی رہتی ہے۔مجھے ان سب باتوں پر یقین نہیں آتا تھا۔شادی کے کچھ ہی عرصے کے بعد ہم دونوں ہنی مون پر چلے گئے۔

https://www.zubinovelszone.com

وہاں جا کر اس کی کچھ حرکتیں میرے سامنے بھی آئیں۔ وہ آدھی رات کو ہوٹل سے باہر نکل جاتی تھی میں پاگلوں کی طرح اسے ہر طرف ڈھونڈتا۔ پھر آہستہ آہستہ گھر والوں کی باتیں بھی مجھے سچ لگنے لگی وہی ساری حرکتیں میرے سامنے بھی کرنے لگی

وہ میرے سامنے بالکل نارمل تھی وہ نارمل طریقے سے رہتی تھی ایسے میں اس کی اس طرح کی حرکتیں مجھے بہت پریشان کرنے لگی۔

ہم واپس آئے تو مجھے پتہ چلا کہ زلیخا کافی عرصے سے مینٹلی ڈسٹرب ہے۔ جب سے اس کے والد اور بھائی کا قتل ہوا تھا وہ ٹھیک نہیں تھی۔ جب اس کی شادی ہوئی تو اس کی ماں نے ہم سے یہ ساری باتیں چھپائی تھی لیکن یہ سب کچھ جان کر میں نے اسے چھوڑا نہیں بلکہ اس کا علاج کروانا شروع کر دیا۔

کیونکہ میں اس سے بہت پیار کرتا تھا انھوں نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جو یقیناً ان سب باتوں سے اکتایا ہوا تھا اسے ان کی کسی بات پر ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں تھا

خاموش کیوں ہوگئے آپ ویری گڈ جاری رکھیں اپنی من گھڑت کہانی۔یہ ختم ہوگی تو میں پولیس کو فون کروں گا بگڑتے ہوئے چہرہ پھیر گیا

مطلب وہ سمجھ رہا تھا کہ اس کا باپ اپنا گناہ چھپانے کے لیے اس کی ماں کو پاگل قرار دے رہا ہے۔

میں نے اس کا علاج کروایا وہ کافی بہتر ہو چکی تھی جب تم پیدا ہوئے ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ہم دونوں تمہیں پا کر بہت خوش تھے ہماری زندگی جنت ہو گئی تھی۔

لیکن نہ جانے کس طرح سے اس کے دماغ میں شک کا خناس بھر گیا۔وہ مجھ سے لڑنے لگی آئے دن ہماری لڑائیاں ہونے لگی۔

اوران سب لڑائیوں میں وہ خود کو نقصان پہنچاتی تھی کبھی اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیتی۔دو تین دن تک کمرہ نہیں کھولتی

کبھی خود کو پھانسی لگانے کی کوشش کرتی

کبھی خود کو جلانے کی کوشش کرتی

کبھی کبھی تو اپنے ہاتھ پر چاقو سے کاٹا لگا لیتی

اسے پھر سے دورے پڑنے لگے میں بہت پریشان ہو گیا تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کروں میں نے پھر سے اس کا علاج کروانا شروع کر دیا۔

اس دوران مجھے اپنے آفس میں 15 سیکرٹریز چینج کرنی پڑیں۔ کیونکہ وہ آفس آکر انہیں بے عزت کیا کرتی تھی

آفس میں میرا کردار مشکوک ہونے لگا اس کی ان حرکتوں کی وجہ سے مجھے بہت غصہ آتا تھا جس کی وجہ سے کبھی کبھار میں اس کا ہاتھ بھی اٹھا لیتا۔ جس کے بعد وقت تمہیں اپنے سینے سے لگا کر روتے ہیں اور یہ کہتی کہ میں اس کے ساتھ بے وفائی کر رہا ہوں اسے دھوکہ دے رہا ہوں

تم سات سال کے تھے جب ہمیں پتہ چلا کہ وہ دوبارہ ماں بننے والی ہے۔ مجھے لگا کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد وہ ٹھیک ہو جائے۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن نہیں اس دوران میرے آفس میں نرجس کام کر رہی تھی۔ نرجس ایک بہت چالاک عورت تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ زلیخا اور نرجس کا کبھی بھی آمنا سامنا ہو۔

زلیخا آفس آتی تو میں نرجس کو یا تو چھٹی پر بھیج دیتا یا اسے کسی کام پر لگا لیتا۔ لیکن ایک دن نرجس کو دیکھ کر وہ پھر سے پرانی حرکتیں کرنے لگی

اس رات وہ اپنے آپ کو مارنے کی کوشش کر رہی تھی میں صرف اس کی جان بچانا چاہتا تھا۔ لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ وہ چاقو اسی کی جان لے لے گا۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کیا دیکھا۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ اس کے بعد میں تمہاری نظروں میں گنہگار ہو گیا۔

بہت اچھی کہانی سنائی آپ نے مگر اب آپ اپنے انجام بھگتنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

کیونکہ اس ساری کہانی میں اپنی اور نرجس کی شادی کا پوئنٹ تو بھول ہی گئے کہ آپ نے میری ماں کے کل پورے ہونے سے پہلے کیسے ایک دوسری عورت سے شادی لی۔ وہ ان کی ساری باتوں کو جھوٹا قرار دیتے ہوئے بولا تو حیدر شاہ نے ہاں میں سر ہلا یا۔

https://www.zubinovelszone.com

تمہاری ماں کی موت کے بعد نرجس بدنام ہو گئی تھی۔ ہر کوئی اس پر سوال اٹھانے لگا تھا یہ بات کسی سے چھپی نہیں رہ سکیں کہ ہماری لڑائی نرجس کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس کے گھر پر پتھر برسائے جا رہے تھے اسے گندی عورت کہا جا رہا تھا اٹھتے بیٹھتے اسے تنگ کیا جا رہا تھا۔ میں اس کی محبت میں گرفتار ہو کر نہیں بلکہ اس کی عزت بچانے کی خاطر اس کا ہاتھ تھامنے پر مجبور ہوا تھا

اسے عزت کی چادر تھمانے کے لیے میں نے تمہاری ماں کی کل پورے ہونے کا انتظار نہیں کیا تھا ۔تم نے غلط دیکھا تھا اب تم مجھ پر یقین کرو یا نہ کرو لیکن حقیقت یہی ہے میں اس دن غلط نہیں تھا لیکن آج غلط تھا۔

بلکہ بہت غلط تھا میں اپنے ہی خون کو اپنے ہاتھوں سے ختم کرنے جا رہا تھا معارج کی باتوں میں آگیا تھا مجھے لگا کے ساری دولت تمہارے نام ہو جائے گی تمہیں تمہارا حق ملے گا جس پر عالم قبضہ جما رہا ہے اور روحان بھی اس کا حصہ دار بن چکا ہے میں صرف تمہیں کامیاب دیکھنا چاہتا تھا۔

لیکن میں غلط تھا میں بہت غلط تھا عالم مجھے معاف کر دو میں تمہیں سمجھ نہیں پایا

https://www.zubinovelszone.com

میں نے بہت برا کیا عالم میں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن میں پھر بھی تم سے معافی مانگتا ہوں

تم پولیس کو فون کروں میں اپنا جرم قبول کروں گا۔ میں نے تمہیں یہاں پہنچا دیا موت کے منہ تک اس دن مجھے لگا کہ میں پھنس جاؤں گا اسی لیے بوکھلاہٹ میں میں نے تم پر گولی چلائی۔

مجھے آپ سے کوئی گلا نہیں ہے چاچو آپ کبھی بھی غلط نہیں تھے نہ آج نہ ہی بیس سال پہلے اور معارج بہت جلد اپنے انجام تک پہنچے گا۔ وہ ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو تراب غصے سے کمرے سے نکل گیا۔

آپ بے فکر ہو جائے چاچو حقیقت اس کے سامنے ہی یقین بھی کرلے گا لیکن اپنی ماں کو غلط سمجھ کر آپ کو ٹھیک کہنا فی الحال اس کی انا اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتی آپ اسے تھوڑا وقت دیں وہ جلد ہی آپ کو سمجھ جائے گا۔

نین یہ بات اس کمرے سے باہر نہیں نکلنی چاہیے۔ وہ حیدر شاہ کو سمجھاتے ہوئے دانین سے کہنے لگا۔ جس پر دانین نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

https://www.zubinovelszone.com

ویسے آپ کے بیٹے کو منانے کا ایک زبردست آئیڈیا ہے میرے پاس وہ ان کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ایک آس سے اس کی جانب دیکھنے لگے۔

اپنے بیٹے کے لئے اس کی من پسند لڑکی کا رشتہ لے کر جائیں اور اس کی من چاہی بچپن کی منکوحہ کو دلہن کے روپ میں پوری عزت سے اپنی حویلی لے آئیں۔

ہوش سنبھالنے سے پہلے اور بعد کی پہلی اور آخری خواہش ہے تراب حیدر شاہ کی سنیہا واصف شاہ۔میں جانتا ہوں آپ پاکیزہ بیگم کے سامنے کبھی جھکنا نہیں چاہتے لیکن اپنے بیٹے کے لئے سر جھکا لیجئے۔

اور کچھ ہو نہ ہو لیکن اس سے بہت کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔یہ میرا دعویٰ ہے وہ یقین سے کہہ رہا تھا جب کہ حیدر شاہ اپنے بیٹے کی خوشی کے لئے پاکیزہ کے سامنے جھکنے کے لیے تیار تھے۔

oooo

oooooo

میں نے تمہیں سمجھایا تھا سوتن لیکن تم نے میری بات نہیں مانی اب انجام کے لیے بھی تیار رہنا ۔وہ بے حد غصے سے بولی۔

بریرہ بیگم میں نے بہت کوشش کی ان کو روکنے کی لیکن وہ نہیں مانے پلیز آپ کچھ مت کیجیے گا میں آئیندہ ایسی کوئی غلطی نہیں ہونے دوں گی وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔

نہیں اب تو تمہیں حساب چکانا ہوگا۔اب کوئی معافی نہیں۔اب سزا ملے گی تمہیں۔اگر تم زایار کی زندگی چاہتی ہو تو خاموشی سے میری اور زایار کی زندگی سے نکل جاو۔

یہی تمہاری سزا ہے۔
نہیں ایسا ممکن نہیں ہے بریرہ میں ان کے بچے کی ماں بننے والی ہوں وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

یہ سب کچھ نہیں سننا چاہتی سوتن یہ تمہارا مسئلہ ہے اگر تم زایار کی زندگی چاہتی ہو تو تمہیں زایار کو چھوڑنا ہو گا بس یہ میرا آخری فیصلہ خاموشی سے زایار کی زندگی سے نکل جاؤ

اس کے علاوہ میں تم سے اور کچھ نہیں مانگوں گی فون بند ہو چکا تھا۔جب کہ پازیب وہی بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جبکہ ہادی دروازے پر رکا حیرانگی سے دیکھ رہا تھا

ooooo

https://www.zubinovelszone.com

ایسے کیسے اپنے کمرے میں چلی جاؤں میں سنیہا تمہیں بخار ہے اور مجھے لگتا ہے کہ اگر تم اکیلے کمرے میں رہی تو تمہاری طبیعت زیادہ خراب ہو جائے گی اسی لیے میں تمہیں چھوڑ کر بالکل بھی نہیں جانے لالی اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولی

نہیں جانو ایسا کچھ نہیں ہو گا تم جاؤ آرام سے جا کر ریسٹ کرو اور ویسے بھی مجھے ہاتھ پیر رکھنے کی عادت ہے اور تمہیں میری یہ حرکت پسند نہیں تم ڈسٹرب ہو گی

وہ سوں سوں کرتے ہوئے بولی اسے آج دوپہر سے ہی زکام بخار کی شکایت ہو رہی تھی

ارے چھوڑو یار تم کم ہاتھ پیر رکھتی ہو تمھارے ادا نے تو مجھے اپنا شاندار بستر ہی سمجھ رکھا ہے ایسے تکیے کی طرح دبوچ کر سوتے ہیں کہ ۔۔۔۔ وہ بولتے بولتے اچانک رک کر سنیہا کے ایکسپریشن دیکھنے لگی

جو اس کی پوری بات سننے کے لئے کافی ایکسائیٹڈ نظر آ رہی تھی

بے شرم لڑکی کنواری لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا ہے ایسی باتیں سننا کان بند کرو اپنے وہ اسے شرم دیلانے والے انداز میں بولی

ہاں تو کیا شادی شدہ لڑکیوں کو زیب دیتا ہے کہ وہ اپنی کنواری بہن کے سامنے اس طرح منہ کھول کھول کر اپنے رومینس کی داستان سنائے اس کے ڈانٹنے پر وہ منہ پھلا کر بولی

جسے تم رومینس کہہ رہی ہوں اسے میں ظلم کی داستان کہتی ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی جس پر وہ ہنسی اور پھر ہنستی ہی چلی گئ

بس بس یہ ڈرامے نہ کسی اور کے سامنے کرو مجھے پتہ ہے تم کتنی پانی میں ہو۔ میرے ادا کی مونچھ تک تو برداشت نہیں ہوتی تم سے اور ای خود پر ظلم کی داستان سنانے والی وہ آنکھیں گھما کر بولی۔

نہیں مونچھ کا وہ اکلوتا بال جوان کی مونچھ میں بہت برا لگ رہا تھا ایسے الگ کھڑا تھا جیسے ناراض ہو اسی لیے میں نے اسے جڑ سے اکھاڑ دیا اور تمھیں نہیں پتہ اس کے بعد مجھ غریب پر کیا کیا ظلم ہوئے ہیں وہ شیر کی شدت یاد کرتے ہوئے لال ہونے لگی

میرے پاس بہت وقت ہے تم آرام سے سناؤ سب وہ ایک بار پھر سے ایکسائٹڈ ہو گی۔
تھپڑ کھانے کا وقت ہے وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولے سینہا نے منہ بنایا۔

ہاں پتا ہے تم اور کچھ کھلا بھی نہیں سکتی اٹھو جاؤ اپنے کمرے میں میرے بے چارے ادا انتظار کر رہے ہوں گے

ویسے بھی تمہارے یہاں رہنے کا مجھے کون سا فائدہ ہے باتیں تو تم نے ساری رات ویسے بھی آپنے ان کے بارے میں ہی کرنی ہے پتا نہیں زایار ادا کو پتہ کیسے چل گیا کہ مجھے بخار ہو گیا ہے شام ہوئی نہیں مجھے وہاں سے یہاں لے آئے

پتا بھی ہے ان کو کہ کچھ ہی دن میں میرے پیپرز ہونے والے ہیں وہ تو شکر ہے خدا کا کہ بیچ میں دو تین چھٹیاں آگئی پہلے ہی بہت سارے لیکچرز مس کر کے بیٹھی ہوں۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ باہر شیر کے پکارنے کی آواز سنائی دی
یہ تمہارے ادا آج کہاں سے ٹپک پڑے یہ تو رات ایک بجے کے بعد آنے والے تھے پہلے فون کر کے بتایا تھا مجھے وہ پریشانی سے اٹھی

کبھی خوش بھی ہو جایا کرو لالی ہو سکتا ہے میرے ادا صرف تمہارے لئے آئے ہوں سینہا اسے گھور کر بولی تو وہ شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتی کمرے سے باہر نکل گئی یقیناً اب اس کا واپس آنا ممکن نہ تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

اسی لیے سنیہا نے بھی اپنی ناک رگڑتے ہوئے سونے کی کوشش کی اور بیڈ پر لیٹ گئی

○○○○○○

وہ شیر کے آرڈر پر اس کی چائے بنا کر کمرے میں لے کر جا رہی تھی کہ ہادی اپنی نم آنکھیں لئے نظر آیا

شہزادے کو کچھ چاہیے وہ اسے پیار کرتے ہوئے بولی

پھوپو ماما کرائے ہادی کی مما بریو نہیں ہیں وہ فون پہ بڑی ماما سے بات کر رہی تھی اور بہت زیادہ رو رہی تھی بہت بہت زیادہ بریرہ ماما سے معافی مانگ رہی تھی کہہ رہی تھی کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا پلیز اسے معاف کر دیا جائے

بتائیں نا پھوپو ماما سے کون سی غلطی ہوئی اس کی وجہ سے وہ اتنا زیادہ رو رہی تھی وہ آنکھیں مسلتا اس لئے پوچھ رہا تھا جبکہ لالی تو حیرانگی سے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

پازیب کا لب ولہجہ وہ کافی دنوں سے نوٹ کر رہی تھی وہ بھی اسے کافی ڈری سہمی سی لگتی تھی ایک دو بار وجہ پوچھنے پر اس نے ٹھیک سے اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی تھی لیکن آج ہادی کی باتیں تو کوئی اور ہی مطلب نکال رہی تھی اور وہ ٹھیک سوچ رہی تھی یا غلط اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

https://www.zubinovelszone.com

○○○○○

ماما آپ ابھی رو رہے ہیں وہ کمرے میں آکر پوچھنے لگا تو پازیب فورن اپنے آنسو صاف کرتی اسے اپنے ساتھ لگا چکی تھی جب کہ لالی دروازے پر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

وہاں کیوں کھڑی ہو اندر آ جاؤ لالی کو دیکھتے ہوئے بولی اور اپنے چہرے سے ساری پریشانی پیچھے دھکیلنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

ارے نہیں میں تمہارے ادا کو چائے دینے جا رہی ہوں بس ہادی پریشان ہو رہا تھا کہ اس کی مما رو رہی ہیں تو تمہیں دیکھنے آ گئی کہ تمہیں ایسا کون سا مسئلہ ہو گیا جس کی وجہ سے تم رو رہی ہو وہ مسکراتے ہوئے بولی تو پازیب نے بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔

نہیں نہیں مجھے صفائیاں دینے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے میں تم سے کسی قسم کی کوئی صفائی نہیں مانگ رہی بس یہ کہنا چاہوں گی کہ جس کے پاس ہم سب جیسی فیملی ہو زایار شاہ جیسا شوہر اور ہادی جیسا پیارا سا بچہ ہو اور جو خود ماں بننے والی ہو۔

اسے کبھی ڈرنے گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تمہیں کوئی بھی مسئلہ ہو تو تم ہم سب سے شیئر کرو تمہارا رشتہ صرف زایار ادا سے نہیں بلکہ اس پوری فیملی سے ہے

ہم سب تمہارے اپنے ہیں اگر تمہیں لگتا ہے کہ ہم تمہارا مسئلہ حل نہیں کر سکتے تو تم بابا کو اپنا مسئلہ بتاؤ اور کوئی تمہاری مدد کرے نہ کرے لیکن میرے بابا کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے

اوہو باتوں کے چکر میں میں اپنے شوہر کی چائے ٹھنڈی کر بیٹھی اب وہ مجھ سے ناراض ہوں گے وہ سر پہ ہاتھ مارتے چائے کو دیکھتی مسکرا کر باہر نکل گئی۔

ہادی اب بھی معصومیت سے صرف اسے ہی دیکھے جا رہا تھا اسنے آہستہ سے ہادی کی جانب دیکھا اور پھر اسے تھام کر گود میں بھینچ لیا۔

نہیں وہ اپنے شوہر سے اپنے بچے سے دور نہیں جائے گی ہادی کی بہن یا بھائی کو وہ اس گھر میں سب فیملی کے بیچ جنم دے گی وہ ڈرپوک یا کم ہمت ہر گز نہیں ہے اس کے پاس اس کی پوری فیملی ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتی۔

بس ایسے تھوڑی سی ہمت کرنی تھی اپنے لیے اپنے بچوں کے لئے اپنے شوہر کے لئے اسے خبر مل چکی تھی کہ زایار واپس آچکا ہے اور اس وقت وہ بابا کے کمرے میں ہے وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتی بابا کے کمرے کی جانب جاچکی تھی

OOOO

اچانک اسے کھڑکی کی جانب سے آواز سنائی دی تو اس کی آنکھ کھل گئی اندھیرے کمرے میں کسی کی ماجودگی وہ محسوس کر چکی تھی۔

اور پھر اس کی پرفیوم کی خوشبو اس کی سانسوں سے ٹکرائی تو وہ اسے پہچان بھی گی لیکن وہ آدھی رات کو یہ اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا

وہ اسکے بیڈ کے کے قریب آیا تو اس کا چہرہ بھی نائٹ بلب کی روشنی میں آسانی سے نظر آنے لگا

تراب آپ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بے چینی سے اٹھ کر بیٹھنے لگی جب تراب نے آہستہ سے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دوبارہ بیڈ پر لٹا دیا

میری شہزادی کی طبیعت خراب ہے میں اس کا خیال رکھنے آیا ہوں وہ آہستہ سے اس کا ماتھا چومتا اس کے بالکل قریب بیٹھ گیا اس کی بے ساختہ حرکت پر وہ سمٹ کر نگاہیں جھکا گی

تراب پلیز جائیں یہاں سے کوئی آجائے گا وہ پریشان ہو گئی

آتا ہے تو آجائے آئی ڈونٹ کیئر میری بیوی بیمار ہے مجھے اس کا خیال رکھنا ہے اور تم بھی یہ ڈر کہ اپنے دماغ سے نکال دو

تم میری بیوی ہو تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے چلو لیٹ جاؤ میں تمہارے بالوں میں انگلیاں چلاتا ہوں تمہیں اچھا محسوس ہو گا۔اس کے انداز میں محبت فکر مندی چھپی ہوئی تھی

اس کی ضرورت نہیں ہے میں نے میڈیسن لے لی ہے ٹھیک ہو جاؤں گی

تمہارا دماغ خراب ہو گیا لڑکی زکام میں میڈیسن کون کھاتا ہے۔اس بیماری کا علاج نہیں کرنا چاہیے۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو سینہا نے پریشانی سے اسے دیکھا

کیا مطلب کیا بیماری کا علاج بھی نہیں کرنا چاہیے اس کی بات پر وہ حیران ہوتے ہوئے کہنے لگی

نہیں اس بیماری کا علاج نہیں کرنا چاہیے وہ اپنی بات پر قائم تھا

ہاں بالکل تاکہ یہ بیماری ہر طرف پھیل جائے ہر انسان کو لگنا شروع ہو جائے اور آپ بھی دور رہیں مجھ سے میں نہیں چاہتی کہ کسی کو بھی میری وجہ سے زکام ہو یہ چھونے سے پھیلتا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے ڈرانے لگی ہو سکتا ہے اسی بہانے وہ اس کے پاس نہ آئے

ہاں تو چھونے سے پھیلتا ہے اس کا مطلب یہ تو نہیں کے انسان سے دور جایا جائے یہ تو ایک بہت رومانٹک بیماری ہے جو ایک سے دوسرے کو پھر تیسرے کو لگتی ہے بالکل محبت کی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے وہ شرارت سے بھرپور لہجے میں بولا

جی بالکل کرونا وائرس کی صورت میں پوری دنیا میں بھی پھیلی ہوئی ہے وہ گھورتے ہوئے بولے آواز بے حد مدہم تھی تاکہ کوئی بھی اس کی آواز کو سن نہ سکے

اب تم اتنے بڑے وائرس کو ایک چھوٹی سی معصوم سی بیماری کے مقابلے میں لا رہی ہو۔ جبکہ یہ معصوم سی بیماری تو کسی کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچاتی۔ ابھی بول ہی رہا تھا کہ سنیہا زور سے چھینکی۔ اس پر تراب اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا

تراب پلیز آپ مجھے بیماروں کی طرح تریٹ نہ کریں اتنی بھی کوئی بڑی بیماری نہیں لگ گئی مجھے ۔ اس کی فکر مندی پر وہ خود پریشان ہوتے ہوئے کہنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

بیماری کوئی بھی بڑی نہیں ہوتی بس خیال رکھنے والا پاس ہونا چاہیے وہ بے حد محبت سے بولا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی جیسے وہ فوراً ہی چھپا گئی

وہ اس کی فکر میں یہاں تک آیا تھا یہ احساس ہی بہت پیارا تھا۔
اس کی آہستہ آہستہ اپنی سر پر چلتی انگلیاں محسوس کرتے ہوئے وہ غنودگی میں جانے لگی۔

وہ جب بھی اس کے ساتھ ہوتی تھیں ایک عجیب سے تحفظ کا احساس اس کے چاروں طرف چھا جاتا جیسے اس وقت وہ اس کے اتنے قریب پر سکون نیند سو چکی تھی
OOOOO
میں اندر آسکتی ہوں پاپا وہ دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی شیر اور زا یار نے بس ایک نظر اسے دیکھا سکندر صاحب نے اسے اندر آنے کی اجازت دیتی

آؤ بیٹا کیا ہوا کچھ کہنا تھا کہ تم اس وقت

وہ اس وقت کبھی بھی ان سے ملنے نہیں آتی تھی وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو بے حد کم مخاطب کرتے تھے

https://www.zubinovelszone.com

جی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اگر آپ کے پاس وقت ہو تو۔۔؟اس کے بے حد ضروری کہنے پر زایار کے کان کھڑے ہو گئے وہ ان سے کیا بات کرنا چاہتی تھی

ضرور کہو تمہارے لئے وقت نہیں ہو گا تو اور کس کے لیے ہو گا تم میری بیٹی ہو وہ خوشگوار لہجے میں کہتے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگے جب سے اس کی طرف سے انہیں خوشخبری ملی تھی وہ اسے بہت زیادہ اہمیت دینے لگے تھے

بابا اگر میں آپ کی بیٹی ہوں تو یہ یاد رکھیں کہ جس کے بارے میں بات کرنے جا رہی ہوں وہ بھی آپ کی بیٹی اور آپ کو بے حد عزیز ہے
وہ انہیں دیکھتے ہو میں سیریس انداز میں بولی تو وہ پریشان ہوئے

کیا تم بریرہ کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہو انہوں نے اندازہ لگایا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا تو زایار کا سارا دھیان بھی اسی کی جانب ہو گیا

ریلیکس ہو کر سکون سے یہاں بیٹھ کر بات کرو وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بریرہ کی پہلی کال سے لے کر آج تک آنے والے تمام کالز کے بارے میں بتانے لگی

https://www.zubinovelszone.com

اسے نہیں پتہ تھا کہ سکندر صاحب اس پر یقین کریں گے یا نہیں کریں گے لیکن آج وہ کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتی تھی اس کی باتوں سے زایار کے ماتھے کی رگیں واضح ہوئی تھی شیر کو بھی اچھا خاصا غصہ آ گیا

سکندر صاحب خاموشی سے سنتے رہے۔
اب آپ کیا کہنا چاہیں گے۔ بابا وہ لڑکی میری بیوی کو ذہنی دباؤ کا شکار کرنا چاہتی ہے اسے ہم سے دور کرنا چاہتی ہے۔اور دوبارہ سے اس کی جگہ لینا چاہتی ہے زایار کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ غصے سے کیا کر ڈالے

بریرہ کے خلاف جتنے بھی ثبوت ان کے ہاتھ لگے تھے وہ پہلے ہی سکندر صاحب کو دکھا چکا تھا سکندر صاحب کی خاموشی کی وجہ یہی تھی کہ وہ بریرہ کی حقیقت کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان چکے تھے۔

بیٹا تم جاؤ کمرے میں آرام کرو اور کسی سے ڈرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر بے حد محبت سے سمجھا رہے تھے پازیب ایک نظر انہیں دیکھتی خاموشی سے ان کے قریب سے اٹھ کر باہر چلی گئی جب کہ سکندر صاحب گہری سوچ میں جا چکے تھے

○○○○○

امی مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی بہت برا بیٹا ہوں

آپ پر الزام لگانے سے پہلے مجھے شرم سے ڈوب مرنا چاہیے لیکن میں زندہ ہوں مجھے تو موت بھی نہیں آتی مجھ جیسی نافرمان اولاد کو موت بھی قبول نہیں کرتی وہ زار و قطار روتا ان کے سینے سے لگا کسی معصوم بچے کی طرح بول رہا تھا

بس میرا بچہ ان سب باتوں کو مت سوچو بھول جاؤ سب کچھ خود کو ٹینشن مت دو اللہ سب ٹھیک کر دے گا وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولی اس کا اس طرح سے رونا اس کی صحت کے لیے بالکل بھی اچھا نہیں تھا

امی مجھے بچہ نہ کہیں میں آپ کا بچہ کہلانے کے قابل نہیں ہوں۔ میں ایک خود غرض لڑکی کے لیے اتنا گر گیا کہ ماں باپ کی پہچان بھول بیٹھا

اپنی جنم دینے والی ماں کو بھول بیٹھا جس نے میرے لیے اتنی ساری تکلیف سہی وہ بری طرح سے روئے جا رہا تھا جب کہ صفدر صاحب وہیں قریب کھڑے اسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہے تھے جوان بیٹے کو اس طرح سے روتے دیکھنا ان کے بس سے بھی باہر تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

جبکہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ پاکیزہ بیگم دوسرے کمرے میں آئی ہوئی ہے واصف شاہ میں اتنی ہمت نہ ہوئی کہ وہ اٹھ کر ایک نظر دیکھ لیں

ویسے بھی ان لمحات پر صفدر کا حق تھا وہ اپنا حق سالوں پہلے کھو چکے تھے

○○○○○

اسے ایک ہفتے کے بعد ڈسچارج کیا گیا۔وہ جب سے گھر آیا تھا اس نے دانین کی ناک میں دم کر رکھا تھا

ہر تھوڑی دیر کے بعد کمرے سے آواز آتی۔

دانین میں بور ہو رہا ہوں ٹی وی آن کر جاؤ۔

دانین میں بور ہو رہا ہوں تھوڑی دیر میرے پاس آکر بیٹھ جاو۔

دانین مجھے چائے کی طلب ہو رہی ہے۔

دانین میری شرٹ چینج کرواؤ

وہ چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے اسے آواز دے رہا تھا۔دانین کے قدم پہلی سیڑھی پر ہی ہوتے کہ اسے کمرے کے پار سے عالم کی پکار سنائی دیتی۔

انسان جب بستر پر پڑتا ہے نہ تھوڑی دیر خاموش ہو کر سکون سے آرام کرتا ہے اس نے کمرے میں قدم رکھتے ہوئے اسے سنایا تھا۔

جب کسی کا شوہر بستر پر پڑتا ہے نہ تب اس کی بیوی منہ اٹھا کر آگے پیچھے نہیں گھومتی بلکہ اپنا منہ اس کے سامنے رکھتی ہے۔

تم تھوڑی نہیں بلکہ بہت ساری شرم کرو یہاں شوہر بستر پر پڑا ہے اور تمہیں سیر سپاٹے سے فرصت نہیں ہے آخری بار کہہ رہا ہوں اگر اب تم کمرے سے باہر نکلی نہ تو میں پیچھے پیچھے آجاؤں گا پھر میری طبیعت کی فکر نہ کرنا

اور کوئی بھی کچھ پوچھے گا تو کہہ دوں گا کہ میری بیوی ایک نمبر کی نکمی ہے اپنے شوہر کی بالکل فکر نہیں ہے اسے

میری بیوی میرے پاس نہیں آتی اسی لئے میں اس کے پیچھے پیچھے ہر طرف جاتا ہوں وہ بے حد سکون سے بولا تو نین نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے

https://www.zubinovelszone.com

چائے بنانے جا رہی تھی آپ کے لیے اس حکم سے پہلے ایک اور حکم بھی آیا تھا آپ کا وہ اسے یاد دلاتے ہوئے بولی

تمہیں کیا ضرورت ہے چائے بنانے کی بول دو کسی کو بھی بنا لائے گا تم کیوں سامنے سے ہٹ رہی ہو۔ تم بس ہر وقت میرے سامنے رہو وہ فرمائش کرتے ہوئے بولا۔ جب سے نین نے اسے معاف کیا تھا وہ کچھ عیجب ہو گیا تھا۔

الٹی سیدھی فرمائشش. ہر وقت اسے شیشے کی طرح سامنے بٹھائے رکھنا۔ سب کے سامنے وہ بہت نارمل تھا لیکن اس کے سامنے بچوں کی طرح حرکتیں کرتا تھا۔

آج صبح اس نے تراب کو اپنے کام کی وجہ سے بہت ڈانٹا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس سے خوف زدا ہو کر دو گھنٹے کمرے میں ہی نہ آئی۔ لیکن بعد میں اس کی غیر ماجودگی کو محسوس کر کے وہ اسے آوازیں دینے لگا

اور تب سے یہ سلسلہ شروع تھا۔ وہ اس وقت بھی اسے اپنے سامنے رہنے کے لیے کہہ رہا تھا جس پر دانین مسکراتے ہوئے اس کے پاس آئی اور اس کے موبائل سے اپنی تصویر نکال کر اس کے سامنے کر دی۔

آپ اس کو دیکھیں پانچ منٹ میں آپ کے لئے چائے بنا کے لاتی ہوں وہ اس کے مسئلے کا حل نکال رہی تھی عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر موبائل میں موجود اس کی تصویر کو

اور بے حد نرمی سے اپنے موبائل کی سکرین پر لب رکھے
عالم یہ کیا حرکت تھی وہ شرم سے سرخ ہوتے ہوئے بولی

اگر میری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اسے ترسی ہوئی مخلوق کہتا لیکن بات خود پر آرہی ہے اس لیے میں اسے محبت کہوں گا پلیز میرے پاس رہو وہ بے حد مسکین شکل بنا کر بولا تو دانین سر پکڑ کر بیٹھ گئی

جب اس کے بیٹھتے ہی عالم نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا
اور اس کے گال پر لب رکھتے ہوئے اس کی گردن میں منہ دیتا اسے زبردستی خود میں سمیٹا

یار تم میرے پاس رہو میں خود ٹھیک ہو جاؤں گا ڈاکٹرز اور میڈیسنز ضرورت نہیں ہے مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے تم میرا علاج ہو۔

وہ بے حد محبت سے اس کے کان میں سر گوشی کر رہا تھا جبکہ دانین اس کے سینے پر سر رکھتی آنکھیں بند کر گئی کون سا اس کے کچھ بھی سمجھانے سے وہ سمجھ جاتا

○○○○

تم نے یہ ساری باتیں مجھے کیوں نہیں بتائی پازیب تم جانتی ہو ٹینشن کی وجہ سے تمہاری طبیعت کس حد تک بگڑ سکتی ہے

اپنی حالت سمجھتی ہو تم۔۔۔؟ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن لینے سے سخت منع کیا ہے ایسے میں تم یہ ساری چیزیں اپنے تک رک کر اتنی زیادہ سٹریس کا شکار رہی ہو کیا اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔۔؟

مجھے سمجھ میں نہیں آتا اس میں ایسی کون سی بات تھی جو تم نے مجھ سے چھپائی بریرہ تمہیں دھمکیاں دے رہی تھی یہ بات مجھے نہ بتانے کا کیا مقصد تھا

کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنا کمزور ہوں کہ اپنی فیملی کی حفاظت نہیں کر سکتا یا مجھے خود اپنی حفاظت کرنی نہیں آتی اگر تم یہ سب کچھ مجھے پہلے بتا دیتی تو یہ سب کچھ میں کب کا حل بھی کر چکا ہوتا

https://www.zubinovelszone.com

پلیز زایار ایسی بات نہیں ہے میں بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ وہ آپ کو جان سے مار ڈالے گی۔

میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی زایار مجھے لگا میں آپ کو کھو دوں گی۔ میں آپ سے اور ہادی سے دور جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

میں جانتی ہوں میں بہت بے وقوف ہوں ہمیشہ ایسی حرکتیں کرتی ہوں جو آپ کی تکلیف کی وجہ بنتی ہیں لیکن میں کیا کروں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس وقت آپ کو کھو دینے کا خیال ہی میری جان لے رہا تھا پلیز مجھے معاف کر دیں۔

وہ اس سے معافی مانگتے ہوئے بری طرح سے رونے لگی تو زایار اس کی حالت کے مد نظر اپنا غصہ تھوک کر اسے تھام کر اپنے قریب کر گیا۔

یہ تمہاری آخری غلطی ہے پازیب جسے میں معاف کر رہا ہوں آج کے بعد اگر تم نے ایسی غلطی دوبارہ کی تو مجھ سے کسی بھی قسم کی نرمی کی امید مت رکھنا وہ بے حد غصے سے اسے اپنے سینے سے لگا کر بولا۔

جب کہ اسے مانتا دیکھ کر پازیب بھی اپنے آنسو صاف کرتی اس کے سینے سے لگ گئی۔

میں بھی۔۔۔آپ دونوں کو ہگ کروں گا ہادی کمرے کے اندر بھاگتا ہوا ان کے ساتھ آ لگا اس کے اچانک آنے پر ان دونوں کو سنبھلنے کا بھی موقع نہ ملا۔ جبکہ اس کی حرکت پر زایار اور پازیب دونوں نے مسکرا کر اسے بھی اپنے ساتھ لگا لیا

○○○○○

مطلب کہ اب وہ لوگ یہاں آنا چاہتے ہیں ہمارے گھر میں سنیہا کا رشتہ لے کر۔۔اور اب آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم خوشی خوشی اپنی بچی کو ان کے حوالے نہیں کر دیں

۔۔نہیں صفدر ایسا ہر گز نہیں ہو گا میں کسی حالت میں اپنی بیٹی کی شادی اس خاندان میں نہیں کروں گی

میں نے آپ کو طلاق کے بارے میں بات کرنے کے لئے کہا تھا نہ کہ کل لوگوں کو یہاں بلانے کے لئے

https://www.zubinovelszone.com

۔ٹھیک ہے عالم اور تراب نے روحان کی جان بچائی ہے اس کے لئے بہت کچھ کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ میں اپنی بیٹی ان لوگوں کے حوالے کر دوں گی

میں اس خاندان میں سنیہا کی شادی نہیں ہونے دوں گی نہ میں پہلے اس نکاح کے حق میں تھی اور نہ ہی آج ہوں

بتادیجئے انہیں کہ میری طرف سے اس شادی سے صاف انکار ہے میں اپنی بیٹی کی شادی کبھی بھی وہاں نہیں کروں گی جہاں میری زندگی برباد ہوئی ہے

ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ غصے سے کیا کر ڈالیں

بچپنا مت کرو پاکیزہ یہ صرف تمہاری زندگی نہیں بلکہ ہماری بیٹی کی زندگی ہے میں اس سے پوچھ چکا ہوں اور اسے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے

ایسے کیسے سنیہا کو کوئی اعتراض نہیں ہے مجھے اعتراض ہے میں اس شادی کے حق میں نہیں ہوں صفدر آپ کیوں نہیں سمجھ رہے۔

میں جو کہہ رہا ہوں وہ بالکل صحیح ہے وہ لوگ آ جا رہے ہیں یہاں سنیہا کی بات کرنے کے لئے فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہو گا لیکن یاد رکھنا صرف فیصلہ تمہارا نہیں بلکہ سنیہا کا بھی ہو گا۔

یاد رکھنا اس میں صرف تمہاری مرضی نہیں بلکہ سنیہا کی خوشی بھی شامل ہو گی وہ انہیں کہتے کمرے سے باہر نکل گئے جبکہ پاکیزہ خاموشی سے آنے والے وقت کو سوچنے لگیں

oooo

آخر آج روحان اپنی بہن کا رشتہ مانگنے کے لیے سب کے ساتھ جا رہا تھا وہ جب سے یہاں آیا تھا ہر کوئی اس کا بے حد خیال رکھ رہا تھا

عالم اسے یہی پر لے کر آیا تھا فلحال جب تک وہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہو جاتا اسے بڑی حویلی نہیں بھیجا گیا تھا

https://www.zubinovelszone.com

پہلے پاکیزہ بیگم نے تھوڑا بہت اعتراض اٹھایا تھا لیکن پھر انہیں بھی یہی ٹھیک لگا کیونکہ یہاں اس کا خیال رکھنے کے لیے بہت سارے لوگ تھے

اور صفدر شاہ کا کہنا تھا کہ واصف شاہ کا بھی عوحان پر حق ہے کچھ دن اسے ان کے پاس بھی رہنے دیا جائے

اور فی الحال روحان کی یادداشت پوری طرح سے واپس نہیں آئی تھی۔اسے ابھی بہت ساری چیزیں بھول جاتی تھی شاہ حویلی میں اس کا پروپر علاج ہورہا تھا

دانیہ معارج نامی ایک لڑکی کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا جو کہ معارج کی بیٹی تھی اس لڑکی پر اور بھی بہت سارے کیسز تھے

جن میں جوان لڑکوں کو پھنسا کر پیسے حاصل کرنا اس گناہوں میں شامل ہوتا تھا۔لیکن روحان کو کسی دانیہ نامی لڑکی کے بارے میں کچھ یاد ہی نہ تھا یا شاید وہ خود ہی اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

تراب اور عالم نے دو تین بار اس کے سامنے دانیہ کا نام بھی لیا جس پر اس نے کسی قسم کا کوئی بھی ایکشن نہیں دیا۔

آج کل اس کا سارا دھیان صنم کی طرف تھا جو رشتے میں اس کے چاچا کی بیٹی تھی اس نے سارے خاندان کے سامنے اپنے والدین سے معافی مانگی تھی

نہ جانے اس نے کیا غلطی کی تھی لیکن اس کا سب کے سامنے معافی مانگنا اسے بے حد اچھا لگا تھا والدین کی قدر کرنا ان کا ہر حکم ماننا ہی اولاد کا فرض ہے اور یہ بات تواب روحان بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

ooooo

عالم تیار کھڑا آئینے میں اپنی تیاری دیکھ رہا تھا۔جب دانین شاور لے کر واش روم سے بال پونچھتی باہر نکلی۔

آپ تو تیار بھی ہو گئے۔اور آپ کی وجہ سے میں ہمیشہ کی طرح لیٹ ہوں وہ آئینے کے سامنے اتی تیزی سے ہاتھ چلانے لگی۔

جبکہ خود پر الزام لگنے پر عالم نے مسکراتے ہوئے الزام کو نہ صرف قبول کیا بلکہ آگے بڑھتے ہوئے اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے کر اس کی گردن میں اپنے منہ چھپایا

اس کے بالوں کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتے ہوئے وہ اس کی گردن پہ لب رکھ چکا تھا

تم حکم کرو جان ابھی اور لیٹ کر دوں گا وہ بے باکی سے کہتا جسارتوں کی ایک اور خوبصورت رقم تحریر کرنے لگا۔ جس پر دانین سر سے پیر تک سرخ ہو گئی

عالم شرم کریں نا دن دیکھتے ہیں نا رات بس جہاں موقع ملتا ہے شروع ہو جاتے ہیں۔ اب آپ بالکل ٹھیک ہیں آفس جایا کریں اپنا کام کیا کریں 24 گھنٹے کمرے میں نہ رہا کریں آپ کی وجہ سے مجھے بھی کمرے میں رہنا پڑتا ہے

سب کو لگتا ہے میں بیمار شوہر کا خیال رکھ رہی ہوں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ آپ بالکل بھی بیمار نہیں ہیں بلکہ فٹ فاٹ لوگوں سے بھی چار قدم آگے ہیں آپ کو آرام کی نہیں لگام کی ضرورت ہے۔

وہ اس کی باہوں کا گھیرا کھولتے ہوئے اسے شرم دلانے کی کوشش کرنے لگی جبکہ ڈھیٹ بنا ہستا جا رہا تھا

ابھی کہاں نین جان ابھی تو شروعات ہے ابھی تو میں تمہیں اپنے ساتھ ہنی مون پر لے کر جاؤں گا جہاں میں تمہاری اتنی خوبصورت پینٹنگ بناؤں گا۔ وہ بے حد محبت سے بول رہا تھا جب کہ اپنی پینٹنگ کا نام سنتے ہی وہ ایکسائیڈ ہو گئی۔

عالم مجھے ساری پینٹنگز دکھائیں نا مجھے عائزہ نے بتایا تھا کہ اس پینٹنگ روم میں میری بہت ساری تصویریں ہیں جو آپ نے اپنے ہاتھوں سے پینٹ کی ہیں مجھے بھی دیکھنی ہیں

عائزہ نے یہ بات اسے کچھ دن پہلے ہی بتائی تھی جس کے بعد اس نے اس پینٹنگ روم کو دیکھنے کی کوشش کی تو عالم نے تالا لگا دیا۔

نہیں ابھی نہیں بتایا تو تھا کہ ایک تصویر ابھی مکمل نہیں ہے جس دن میں نے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا تھا اسی دن میں نے اس تصویر کو شروع کیا تھا

پھر بیچ میں زندگی کی تلخیاں شروع ہو گئی تو اسے مکمل نہیں کر پایا اب جب تک وہ تصویر مکمل نہیں ہو جاتی میں تمہیں نہیں دکھاؤں گا۔

کیونکہ وہ تصویر میری زندگی کی سب سے خوبصورت تصویر ہے اور وہ تصویر میں تو میں تب دکھانا چاہتا ہوں جب میں اسے مکمل کروں گا۔

لیکن دوسری باقی کی تو دکھا دیں نا وہ پھر سے منتیں کرنے لگی ایک تصویر کے لئے تو وہ انتظار کر سکتی تھی لیکن وہ باقی تصویریں جن کا ذکر عائزہ نے کیا تھا ان سب کے لئے وہ صبر کیسے کرے

https://www.zubinovelszone.com

ان سب کے لئے تمہیں مجھے کس کرنا ہو گا وہ بھی میرے ہونٹوں پر جو یقیناً تم نہیں کر سکتی تو چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔وہ شرط رکھتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ وہ صرف پیر پٹک کر اس کے پیچھے ہی آ سکی۔

انتہائی فضول قسم کی شرطیں رکھ سکتے ہیں ایک تصویر نہیں دکھا سکتے یہ محبت ہے آپ کی۔۔۔ ایسی محبت کا کیا فائدہ۔۔۔میں پوچھتی ہوں صرف ایک تصویر نہیں دکھا سکتے آپ مجھے

چہ چہ چہ افسوس۔۔۔۔۔۔۔اور اس کے پیچھے چلتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی

بس کر جاؤ نین ورنہ ایسا ہی افسوس میں سب کے سامنے کروں گا کہ کیسی بیوی ہو تم ایک کس نہیں کر سکتی سوچ لو پھر تمہیں شرمندگی ہو گی وہ دھمکی دے رہا تھا

جبکہ اس کا کوئی بھروسہ بھی نہیں تھا وہ بے باکی جو صرف کمرے میں دیکھا تھا سب کے سامنے دکھانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا وہ تھا ہی سدا کا بے شرم اس معاملے میں وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔وہ غصے سے کہتی اپنا راستہ ہی بدل گئی جس پر عالم پر سکون سا سیڑھیاں اترنے لگا

○○○○

وہ بریرا کے نمبر کی لوکیشن ٹریس کر کے یہاں تک پہنچے تھے۔یہ ایک بہت بڑا ہوٹل تھا جہاں وہ بہت ہی آرام دہ اور سکون سے رہ رہی تھی۔

انہوں نے ساری انفارمیشن نکالی اور بریرہ سے ملنے کے لئے آج یہاں آ گئے۔اپنے سارے کام نپٹا کر وہ اس کام کے لیے بہت سارا وقت نکال کر آئے تھے تاکہ وہ سکون سے بات کر سکیں

انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو انھیں زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا اگلے ہی لمحے بریرہ دروازہ کھول چکی تھی

انہیں اپنے سامنے کھڑا دیکھ ایک لمحے کے لیے وہ وہ چونکی پھر سنبھل کر انہیں دیکھنے لگی

https://www.zubinovelszone.com

ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ جو کس چیز کی تھی بریرہ سمجھی نہیں لیکن اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر انہیں سلام کیا

السلام علیکم تایا ابو آپ باہر کیوں رکیں ہیں پلیز اندر آئے نہ وہ کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر آنے کا راستہ دینے لگی سکندر صاحب خاموشی سے اندر آ گئے۔

میں تم سے بہت ضروری باتیں کرنے آیا ہوں بریرہ۔ لیکن میرا پہلا سوال تم سے یہ ہے کہ اپنے تایا کا گھر ہوتے ہوئے اپنے باپ کا گھر ہوتے ہوئے تم وہاں کی بجائے یہاں کیوں رہی ہو۔۔۔؟

وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگے تو بریرہ کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ آئی۔

آپ کا بیٹا چاہتا ہے کہ میں گھر آؤں۔۔۔؟

نہیں نہ آپ کا بیٹا چاہتا ہی نہیں ہے کہ میں کبھی اس کی زندگی میں بھی آؤں۔ یہاں تک کہ آپ کے بیٹے نے مجھے جیل سے چھڑوانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ ان کے سامنے بیٹھی

ثبوت تمہارے خلاف تھے بریرہ وہ جیسے زایار کی طرف سے صفائی دینے لگے

تو غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے تایا ابو مجھ سے بھی ہو گئی اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ مجھے جیل میں سڑنے کے لیے چھوڑ دیا جائے وہ کہیں سے بھی انہیں شرمندہ نہ لگی۔

یہی تو بات ہے بیٹا غلطی کی معافی ایک بار دی جاتی ہے دو بار دی جاتی ہے تین بار دی جاتی ہے۔

لیکن اگر غلطی بار بار دہرائی جائے تو وہ غلطی نہیں عادت بن جاتی ہے اور یہ ساری غلطیاں کرنا تمہاری عادت بن چکی ہے۔

میں نے ہر قدم پر تمہارا ساتھ دیا تمہارے غلط میں بھی تمہارا ساتھ دیا یہاں تک کہ تمہاری ناجائز اولاد کو بھی اپنے خاندان کا نام دیا

ہر انسان سے یہ بات چھپالی یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہادی زایار کا بیٹا نہیں ہے میں نے زایار کو الزام دیا صرف اس لئے کہ روز قیامت میں اپنے بھائی کے سامنے سر اٹھا کر بات کر سکوں۔

تمہارے ہر الزام پر میں نے زایار کو گنہگار ٹھہرایا سات سال تک اس سے بات کرنا چھوڑ دی۔

تم نے دن رات اسے ٹوچر کیا اسے بلیک میل کیا ہادی کو مارنے کی کوشش کی اور بعد میں ہادی کو مارنے کی دھمکیاں دیتی رہی

یہاں تک کہ علیحدگی پر تم نے ہادی کی کسٹڈی لینے کی دھمکی دی۔ وہ بولے جا رہے تھے جب کہ بریرہ حیران کیسے انہیں دیکھ رہی تھی۔

یہ ساری باتیں انہیں کیسے پتا تھی بس کیا زایار نے انہیں سب کچھ بتایا تھا۔ مطلب اتنے سالوں سے جو زایار کے خلاف ان کے کان بھر رہی تھی سب بے کار تھا۔

جس دن زید کا انتقال ہوا تھا اس سے کچھ دن پہلے ہی زیادہ مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔

اس کی خواہش تھی کہ تمہارا نکاح زایار کے ساتھ ہو جائے اور میری بھی یہی خواہش تھی لیکن نکاح کے روز جب اس نے مجھے تمہاری آوارگی کے بارے میں بتایا

کہ تم اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ مل کر ان کی صحبت میں ڈرگز جیسے غلیظ کاموں میں پر چکی ہو تو مجھے سب سے زیادہ غصہ اپنے بھائی پر آیا تھا۔

لیکن میرا بھائی مرتے ہوئے میرے سامنے رو رہا تھا کہ اس کی بیٹی رول جائے گی۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں لیکن تب مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ تم اس وقت ماں بننے والی ہو۔

تم اتنی گر جاؤ گی یہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میرے خاندان کا خون اتنا گندہ ہے ۔شادی سے پہلے تمہارے کسی کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے یہ جان کر مجھے اپنی چوائس پر شرمندگی ہوئی

میں تو صرف اپنے بھائی کی عزت بچانے کی خاطر اپنے بیٹے کو اس کھائی میں گرانے کے لیے تیار ہو گیا لیکن تم اس کھائی میں کس حد تک گری ہوئی تھی یہ تمہیں کبھی سوچ بھی نہ سکا۔

میرا بیٹا مجھ سے ناراض ہو گیا سات سال تک اس نے مجھ سے ہر تعلق ختم کر لیا میری بیوی دن رات مجھے بتاتی کہ تم کس حد تک گری ہوئی ہو

لیکن میں اپنی زبان سے ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔اپنے بھائی کی عزت کی خاطر میں نے اپنی زبان سی لی۔

اس سوچ کے ساتھ کے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم میرے بیٹے کو زندگی کی طرف لے آؤ گی۔

میں نے تمہیں خاندان میں عزت دلوائی سب کو تم سے محبت کرنے کا حکم دیا لیکن میں کسی کے دل میں تمہارے لئے زبردستی محبت جگا نہیں سکتا تھا ورنہ شاید میرا بیٹا میرے کہنے پر یہ بھی کر جاتا

مجھے لگا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم سب کچھ ٹھیک کرنے کی کوشش کرو گی لیکن تم نے سب کچھ ٹھیک کرنے کی بجائے سب کچھ خراب کرنا شروع کر دیا

تم نے کبھی ایک عورت کی طرح اپنا گھر بسانے کی کوشش کی ہی نہیں۔ تم نے ہادی کو مارنے کی کوشش کی۔

ایک ماں بھلا اپنی اولاد کو مارنے کی کوشش کیسے کر سکتی ہے بریرہ۔ چلو ماں تو ماں ہوتی ہے ایک عورت بچے کو مارنے کی کوشش کیسے کر سکتی ہے تم تو عورت کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو۔

بلکہ تم انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہو

https://www.zubinovelszone.com

میں اپنے بیٹے کے ساتھ زبردستی کرتا رہا اسے زبردستی تم سے محبت کرنے پر مجبور کرتا رہا صرف اور صرف اپنے مرے ہوئے بھائی کی عزت کی خاطر

مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرا بیٹا غصے میں آکر تو میں طلاق نہ دے دے۔ کیونکہ تم اتنی گر چکی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ طلاق کے بعد تمہاری زندگی سڑک پر چلنے والی عورتوں جیسی ہو گی جنہیں اپنی عزت کی رتی برابر پروا نہیں ہوتی۔

تاکہ تمہارا نام ہمیشہ زایار کے نام کے ساتھ جڑا رہے تاکہ تم عزت کے ساتھ زندگی گزارو لیکن تم توزایار کے سامنے بھی شرط رکھتی رہی کہ وہ سارے خاندان کو چھوڑ کر صرف اور صرف تمہیں چاہے وہ ہادی کو یتیم خانے چھوڑ آئے۔

ارے تم نے توزایار کے محبت سے بھڑائے ہاتھ کو صرف اور صرف اپنی انا اور خود غرضی کی خاطر جھٹلا دیا ۔اور تم مجھ سے پوچھتی ہو تمہارا قصور کیا ہے تمہارا کون کون سا قصور گنواؤں میں

تمہاری بارے میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی تمہارے ایک ایک لفظ کے جھوٹ کو پہچانتے ہوئے بھی میں نے تم پر اس امید سے یقین کیا کہ ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا۔

لیکن تم کچھ بھی ٹھیک نہیں کر پائی کیونکہ تم گھر بسانے والی عورت ہو ہی نہیں

پازیب جو کہنے کو ایک کم پڑھی لکھی ایک چھوٹے سے گھر سے آئی ہوئی لڑکی ہے

تم جانتی ہو اس میں اور تم میں فرق کیا ہے اس میں اور تم میں یہ فرق ہے بریرہ کے اس کے ساتھ چند لمحات گزار کر میں نے زایار کے چہرے پر وہ مسکراہٹ دیکھی تھی جو تمہارے ہوتے ہوئے سات سال تک نہیں آئی

میں نے زایار کو خوش دیکھا تھا سات سال میں پہلی بار میں نے اس کے چہرے پر سچی خوشی دیکھی تھی جو تم اسے نہیں دے پائی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے اس انداز میں بولے کہ بریرہ کچھ بھی نہ کہہ پائی۔

انہوں نے فائل نکال کر اس کے سامنے کی۔ جیسے وہ حیرانگی سے دیکھے جا رہی تھی

ooo

https://www.zubinovelszone.com

یہ کس چیز کے کاغذات ہیں۔۔۔؟وہ فائل دیکھ کر کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھنے لگی

تمہارے حصے کی ساری جائیداد کے وہ ریلیکس ہو کر بولے بریرہ کے چہرے پر بھی سکون اترا

مطلب آپ مجھے میرے حصے کی جائیداد دے رہے ہیں اس کے انداز میں خوشی صاف جھلک رہی تھی

ہاں میں تمہیں تمہارے حصے کی جائیداد دے رہا ہوں

تمہارے بابا کے حصے میں جتنی بھی جائیداد آتی ہے اس ساری جائیداد کے علاوہ زایار کی طرف سے حق مہر بھی جو ہم تمہیں پہلے ہی ادا کر چکے ہیں

لیکن اب بات طلاق کی طرف جائے گی تو تمہیں سب کچھ دینا پڑے گا وہ اسی طرح بولے جبکہ طلاق کا نام سن کر بریرہ غصے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی

آپ میری طلاق کروانا چاہتے ہیں آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔؟

میں نے کب کہا کہ مجھے طلاق چاہیے وہ بے حد بد تمیزی سے بولی

اگر طلاق نہیں چاہیے تو پھر تمہیں ساری زندگی جیل میں رہنا ہو گا یہ پیسہ یہ دولت یہ شہرت تمہارے حصے کی جائیداد کچھ بھی تمہیں حاصل نہیں ہو گا ان کے انداز میں ذرا برابر بدلاو نہ آیا

جیل میں مگر کیوں۔۔۔؟

تمہیں پتا ہے تم نے ہادی کو زہر دیا تھا اس وقت کی رپورٹ آج بھی میرے پاس موجود ہیں جو میں نے زایار سے بھی چھپائی

اس کے علاوہ جس ملازمہ کے ساتھ مل کر تم نے یہ حرکت کی تھی وہ تمہارے خلاف گواہی دینے کے لیے بھی تیار ہے

حارث نے تمہاری وجہ سے اپنی زندگی کی بازی ہار دی

اس کی موت کی وجہ تم ہو اس بات کی گواہی اس کے ڈاکٹر اور نرسز آج بھی دینے کو تیار ہیں

https://www.zubinovelszone.com

روحان آج جس کنڈیشن میں ہے وہاں پہنچانے والی تم ہو بریرا اور روحان بھی اس بات کی گواہی دینے کو تیار ہے

اس کے علاوہ پازیب کو خودکشی کرنے پر مجبور تم نے کیا تھا اور اس بات کے بھی گواہ میرے پاس موجود ہیں اب تمہاری مرضی اگلے دس سال تک جیل میں رہنا پسند کرو گی یا آزادی سے اپنی زندگی پیرس میں گزارو گی

وہ فائل ٹیبل پر پھینکتے اٹھ کر کھڑے ہو گئے

میں زایار محبت کرتی ہوں تایا ابو آپ کو یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی وہ چلاتے ہوئے بولی

تم صرف خود سے محبت کرتی ہو بریرہ محبت کرنے والے اپنی محبت کے ایک اشارے پر جان دینے کو تیار ہو جاتے ہیں میرے بیٹے نے تمہیں کتنے موقع دیے تمہیں نئی زندگی دینے کی کوشش کی تمہیں خوشیاں دینے کی کوشش کی

لیکن تمہیں کبھی بھی زایار چاہیے ہی نہیں تھا تمہیں صرف اپنی جیت چاہیے تھی تمہیں شوہر نہیں حکم کا غلام چاہیے تھا۔

تمہیں محبتیں چاہتیں نہیں آزادی چاہیے تھی اور اب ہم تمہیں آزادی ہی کر رہے ہیں زایار نے اپنی جائیداد کا ففٹی پرسنٹ تمہارے نام کر دیا ہے وجہ وہی ہے کہ وہ اپنے چاچا کی اولاد کو رولتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتا

لیکن ایک اور بات کان کھول کر سن لو اگر تم نے پیرس جا کر دوبارہ ڈر گز لینے یا پھر اس پیسے کو غلط طریقے سے استعمال کرنے کی کوشش کی تو ساری جائیداد تم سے چھین لی جائے گی تمہیں اس میں سے ایک کوٹھی کوڑی بھی نہیں ملے گی

تمہیں بے شک آزادی دی جا رہی ہے لیکن آزادی کی بھی کچھ لیمٹس ہوتی ہیں اور تم ان لمٹس کو کراس نہیں کر سکتی

اگر چاہو تو وہاں ایک اچھا سا لڑکا ڈھونڈ کر طلاق کے بعد شادی بھی کر لینا ہم خود تمہاری شادی میں شامل ہوں گے یہ مت سوچنا کہ ہم تم سے ہر تعلق توڑ رہے ہیں

بس ہم زایار سے یہ زبردستی کا رشتہ ختم کر رہے ہیں جو اسے صرف تکلیف دیتا ہے۔ ہم تمہیں صرف زایار کی زندگی سے دور کر رہے ہیں

اگر چاہتے تو یہی رہ کر بھی دور کر سکتے ہیں لیکن ہم جانتے ہیں کہ تم یہاں رہو گی تو زایار کو تکلیف ہو گی وہ سکون سے اپنی زندگی جی نہیں پائے گا اسی لیے تمہیں یہاں سے جانا ہو گا سائن کروان کاغذات پر وہ پیپر اس کے سامنے کرتے ہوئے بولے

جلدی کرو بریرہ ،ہمیں کام پر جانا ہے تم وقت برباد کر رہی ہو اب تم بتاؤ تم اپنی زندگی سکون سے انتظار کرنا چاہو گی یا اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ جیل میں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تو بریرہ سوچ میں پڑ گئی زایار اسے کسی بھی حال میں حاصل نہیں تھا

اب یا تو ساری زندگی جیل میں برباد ہوتی یا پھر اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے گزار سکتی تھی

اسے زایار کسی قیمیت پر حاصل نہیں تھا اسے حاصل کرنے کے لئے اس نے کیا نہیں کیا تھا

لیکن وہ اس کا نہ ہو سکا زایار نے اسے زندگی کے سات سال دیے تھے اگر اس کی چاہت صرف زایار ہوتا تو کوئی پازیب ان کی زندگی میں کبھی آ بھی نہ پاتی

وہ خاموشی سے بیٹھی سامنے طلاق کے کاغذات کو دیکھ رہی تھی

اس نے سچ میں کبھی کوشش ہی نہیں کی تھی زایار کے ساتھ گھر بسانے کی اسے تو صرف زایار چاہیے تھا اسے حاصل کرنا تھا اسے سب سے الگ کر کے صرف اور صرف اپنا بنانا تھا

سکندر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے تھے اگر وہ یہاں پر ان کی آفر کو قبول نہیں کرتی تو پوری زندگی یہاں اسے پاکستان کی جیل میں ہی گزارنی پڑتی اس پر چار کیسز اتنے بھی عام نہیں ہوئے تھے اس نے چار لوگوں کی جان لینے کی کوشش کی تھی جن میں ایک آدمی مر چکا تھا

حارث کو مینٹلی ڈسٹرب کرنے والی وہی تھی۔ اگر آج وہ ان لوگوں کے بیچ نہیں تھا تو وجہ وہی تھی۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی یہ لوگ اسے آزاد زندگی گزارنے کا موقع دے رہے تھے

اسے معاف کر رہے تھے اس زندگی گزارنے کے لئے اتنی ساری آزمائشیں دے رہے تھے جو صرف زایار کے سائے کے پیچھے بھاگنے سے اسے ہرگز نہیں ملتی

وہ کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی سوچتی رہی۔

پھر ہمت کر کے قلم اٹھایا اور طلاق کے کاغذات پر سائن کر دیے اس کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ رہے تھے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

تم اپنی مرضی سے زایار سے طلاق چاہتی ہو زایار نے اس معاملے میں بھی تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی زبردستی نہیں کی ہے یاد رکھنا

اب سے تم آزاد ہو جیسے چاہو اپنی زندگی جیو تمہارا ہادی اور زایار سے کوئی تعلق نہیں ہے ہاں لیکن ہمارے خاندان سے ہے تم جب چاہے وہاں آسکتی ہو وہ تمہارا گھر ہے سکندر صاحب نے بہت نرمی سے اپنے ساتھ لگایا اور اس کا ماتھا چومتے ہوئے اور دعائیں دیتے باہر نکل گئے۔

جانتے تھے کہ وہ اس نرمی کے لائق ہرگز نہیں ہے مگر وہ کیا کرتے وہ ان کے بھائی کی بہت عزیز اکلوتی بیٹی تھی وہ اس کے ساتھ چاہ کر بھی سختی سے پیش نہیں آسکے

جبکہ بریرہ وہی بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

کیا اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا۔۔۔؟ لیکن زایار سب کچھ تو نہیں تھا

اس کے سامنے پوری زندگی تھی خوشیاں تھی آزادی تھی۔

ہاں لیکن زایار شاہ نہیں تھا

OOOOOO

پاکیزہ وہ لوگ آنے والے ہیں اور تم یہاں کمرے میں اداس بیٹھی ہو اٹھو چلو انھیں ویلکم کرنا ہے
صفدر شاہ کمرے میں داخل ہوئے تو پاکیزہ کو اداس بیٹھے دیکھا

صفدر مجھ سے یہ سب کچھ نہیں ہو گا میں جانتی ہوں وہ بھی سب کی طرح ہو گا میری بیٹی اس کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی میں جانتی ہوں ان مردوں کو صرف اور صرف اپنی انا پیاری ہے عورت جائے بھاڑ میں

عورت کے وجود سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس وقت بھی صرف اپنی ناک اونچی رکھنے کے لیے یہ لوگ رشتہ لے کر آئے ہیں۔

صرف اور صرف بچپن کا نکاح نبھانے کے لیے رونہ سنیہا کے لئے ان کے دل میں کوئی محبت کوئی چاہت نہیں ہے

مجھے تو لگتا ہے تراب کے ساتھ زبردستی کی جا رہی ہے جب نکاح ہوا وہ بھی بچہ تھا ان سب چیزوں کو سمجھنے سے قاصر تھا آپ کو کیا لگتا ہے جو رشتہ وہ لوگ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں ہمارے بچوں کی زندگی کے لئے صحیح ثابت ہوگا اس چیز کی کیا گرنٹی ہے سنیہا اس کے ساتھ خوش رہے گی

پاکیزہ بیگم ابھی بھی صفدر شاہ کے بات وہ سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھیں

پاکیزہ میں اور کسی بات کی گواہی نہیں دے سکتا تھا لیکن اس بات کے دے سکتا ہوں کہ تراب سچ میں ہماری سنیہا سے محبت کرتا ہے اس کی پرواہ کرتا ہے وہ یہ رشتہ اپنے خاندان کی مرضی سے نہیں کر رہا

میں نے اس لڑکے کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کے لیے بے حد چاہت دیکھی ہے یقیناً۔آج تم بھی دیکھو گی۔ چلو اب ان سب باتوں کو دماغ پر ڈال کر ٹینشن مت لو آج تمہارا بیٹا گھر واپس آ رہا ہے ایسی چیز کی خوشی منا لو

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولے جب ملازمہ نے دروازہ کھٹکھٹایا

وہ لوگ آ گئے ہیں۔ آپ لوگ باہر آ جائیں سب لوگ حال میں ہیں ملازمہ کہتی وہیں سے پلٹ گئی جب صفدر شاہ نے ایک نظر پاکیزہ کو دیکھا جو خاموشی سے ان کے ساتھ باہر کی جانب آ گئی تھیں

ooooo

دادی جان کے ساتھ تراب عالم دانین انعم اور زاہد اور ان کے علاوہ واصف شاہ روحان کو بھی اپنے ساتھ لائے تھے۔

اپنی ماں کو دیکھتے ہی پر روحان ان کے گلے لگ گیا جبکہ ان کے آنے پر سب لوگ ہی کھڑے ہو چکے تھے واصف شاہ نظر جھکائے کھڑے تھے ان میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ پاکیزہ کو دیکھ پاتے لیکن وہ آج اس سے معافی مانگنے آئے تھے

دادا جان جانا چاہتے تھے لیکن اپنی ناساز طبیعت کی وجہ سے نہیں آ سکے وہ شادی میں شرکت کرنے والے تھے

کیونکہ انہیں ان کی طرف سے اچھی امید دلوائی گئی تھی انہیں یقین تھا کہ پاکیزہ شادی کے لئے تیار ہو جائیں گیں

پاکیزہ نے واصف شاہ کو دیکھے بنا سب کو بیٹھنے کی لئے کہا اور خود بھی صفدر شاہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں

پاکیزہ میں جانتا ہوں میں نے بہت غلطیاں کی ہیں تمہارے ساتھ بہت زیادتی ہی ہے میں اپنی ہر غلطی کی معافی مانگنا چاہتا ہوں میں تم پر اعتبار نہیں کر سکا میرے دماغ میں بہت عجیب عجیب خناس بھر دیا گیا تھا۔

مجھے شرمندگی ہے اپنی تمام غلطیوں پر میں ان سب کو ٹھیک تو نہیں کر سکتا لیکن تم سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ میری غلطیوں کی سزا ہمارے بچوں کو مت دو

تراب سنیہا سے بے حد محبت کرتا ہے اور میرے خیال میں اب ہمیں آگے بڑھنا چاہیے سالوں کی دشمنی کو دوستی میں بدل دینا چاہے یہ سگے رشتے ہیں جو سالوں سے ایک دوسرے کے خلاف ہیں ایک دوسرے سے الگ ہیں یہ اچھا موقع ہے انہیں دوبارہ ایک ساتھ کرنے کا

میں جانتا ہوں میری غلطیاں اس قابل ہی نہیں کہ مجھے ان کے لیے معاف کیا جا سکے جو شخص اپنی بیوی پر اعتبار نہیں کر سکتا وہ شخص کبھی معافی کے قابل ہوتا ہی نہیں میں اپنا کیا کبھی بدل نہیں سکتا

لیکن مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ تمہیں صفدر شاہ جیسا انسان ملا ہے جو صرف قابل احترام نہیں بلکہ قابل محبت ہے۔

اس شخص کے تو مجھ پر بہت احسانات ہیں جو میں جھٹلا نہیں سکتا وہ ایک نظر صفدر شاہ کو دیکھ کر بولے۔

مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں واصف شاہ حقیقت یہ ہے کہ ماں باپ کا دل دکھا کر خوشیوں کے محل نہیں بنائے جاتے ہیں میں اپنے ماں باپ کا دل توڑ کر انہیں رسوا کر کے آپ کے ساتھ آ رہی تھی رسوائی تو میرا مقدر تھی

لیکن اللہ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے تھامے رکھا اس نے مجھے صفدر شاہ جیسا شخص دیا اس کے قابل میں آج بھی اپنے آپ کو نہیں سمجھتی

خیر وقت کتنا بدلا ہے یہ دشمنیاں ختم ہو گیں یا مزید پڑھیں گیں نہیں پتا لیکن میں ان سب چیزوں میں اپنی بیٹی کو سولی نہیں چڑانا چاہتی۔

مجھے لگتا ہے کہ اس شادی سے میری بیٹی کی زندگی مشکل ہو جائے گی بچپن کے فیصلوں کو موقع دینے سے بہتر ہے کہ وہ فیصلہ کیا جائے جو ہم چاہتے ہیں اپنے دل کی مانی جائے

سنیہا اور تراب کا نکاح ہوا تو وہ دونوں ہی بچے تھے اس رشتے کی نزاکت کو نہیں سمجھتے تھے میرا نہیں خیال کہ اب یہ رشتہ ان دونوں پر تھوپنا چاہیے ہے

پاکیزہ بیگم بہت آہستہ آواز میں بول رہیں تھیں جبکہ کچن سے نکلتی سنیہا ان کی بات پر بری طرح سے لڑکھڑائی جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود چائے کے برتن ہلے اور چائے چھلک کر اس کے بازو پر گری۔

تراب جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا

https://www.zubinovelszone.com

لالی نے فوراً اس کے ہاتھ سے چائے کے برتن تھام کر پیچھے ملازمہ کو دے دیے اور اس کا ہاتھ دیکھنے لگی جو بری طرح جھلس چکا تھا۔

جبکہ تراب تو پاگل ہی ہو گیا تھا

کیا کر لیا ہے بے وقوف لڑکی ہوش کہاں ہے تمہارا سارا ہاتھ جلا دیا پیر پر بھی گری ہے درد ہو رہا ہو گا نہ تو اس کے دونوں ہاتھ تھامتا بے حد پیار سے بولا۔

تمہیں کیوں اس گھر میں رکھا گیا ہے سارا ہاتھ جل گیا ہے اس کا اپنے کام خود کیا کرو مجھے تم وہ ملازمہ پر چلایا

چلو میں ڈاکٹر کے پاس لے کے چلتا ہوں۔اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی باہر لے جانے لگا اس کا جذباتی پن دیکھ کر سینہا تو شرمندہ ہی ہو گئی تھی۔

کل رات بخار تیز ہونے پر تراب نے جس طرح اس کا خیال رکھا اس کے بعد تو وہ اسے نظر تک نہیں ملا پا رہی تھی اور اب یہ شخص مزید اپنی دیوانگی سب کو دکھا رہا تھا

کیاہوا چلا نہیں جارہا پیر میں بھی درد ہو رہا ہے وہ اسے دیکھ کر کہتا پریشانی سے بولا جس پر سنیہا نے نہ میں سر ہلایا

میں ٹھیک ہوں بس ذرا سی چائے گری ہے وہ سمجھاتے ہوئے بولی

زیادہ بہتر جانتی ہو تم۔۔۔؟ایک دم چپ ہو جا سارا بازو جل گیا ہے چلو میرے ساتھ اندر تک جلن ہوتی ہے تکلیف ہوتی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ تم ٹھیک ہو وہ زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر گھسٹتے ہوئے باہر لے گیا۔

وہ تو اس وقت یہ بھی فرموش کر چکا تھا کہ وہاں کچھ اور لوگ بھی موجود ہیں۔

اسے تو بس اتنا پتا تھا کہ اس کی شہزادی کو چوٹ لگی ہے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ خود مرہم بن جائے

اب بھی آپ یہی کہیں گیں مسز صفدر کے یہ زبردستی کا رشتہ ہے یا کسی پر تھوپا جارہا ہے عالم پاکیزہ کو دیکھتے ہوئے بولا تو پاکیزہ سے کوئی جواب نہ بن پایا

پھر کچھ دیر کے بعد بولیں

بارات لے کر کب آئیں گے۔۔۔؟ان کا سوال وہاں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ لے آیا تھا

جب آپ حکم کریں۔۔عالم نے مسکرا کر جواب دیا

جبکہ لالی چائے ان کے سامنے رکھتی بڑے آرام سے بولی۔

یہ سارے فیصلے میں کروں گی کیوں کہ اس گھر میں سب سے زیادہ سنیہا پر میرا حق ہے جب تک میری تیاری مکمل نہ ہو جائے کوئی شادی نہیں ہو گی میں تو اپنی شادی بھی انجوائے نہیں کر پائی تھی۔

اسی لئے جب تک میری ساری تیاری نہیں ہو جاتی تب تک کچھ نہیں ہو گا وہ بڑے مزے سے بولی اس کے بات تو پر جہاں سب مسکرا رہے تھے وہیں شیر اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔اس لڑکی نے کبھی نہیں سدھرنہ تھا۔

اسے سر پکڑتے دیکھ کو وہ پریشان ہوئی

کیاہواز کوٹا آپ کے سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔۔؟ وہ بے حد کم آواز میں اس سے پوچھنے لگی شیر نے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجا کر نہ میں سر ہلایا اب وہ اسے کیا سمجھاتا کہ جس کی بیوی لالی جیسی ہو اس سر کا درد جاتا ہی نہیں

ooooo

سر میں نے دوا لگا دی ہے اب ان کا درد کم ہو جائے گا جلن بھی نہیں رہے گی آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے تو آپ اپنی مسز سے پوچھ لے تراب کے غصے سے گھورنے پر ڈاکٹر نے سنیہا کو جیسے مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا

کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے

اسے تکلیف ہے اور میں جانتا ہوں اسے تکلیف ہے

https://www.zubinovelszone.com

تمہاری ڈاکٹر کی ڈگری کس نے پاس کی ہے۔۔۔؟ کس نے بنایا ہے تمہیں ڈاکٹر۔۔۔؟ تمہیں اتنا بھی نہیں پتا کہ پیشنٹ کو تکلیف ہو رہی ہے تم کہہ رہے ہو نہیں ہے

تراب وہ یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہو گیا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اب بہتر ہو گیا ہے کچھ دیر میں آرام آجائے گا ڈاکٹر یہی مطلب ہے نہ آپ کی بات کا اس نے ڈاکٹر کی جان بچانے کے لئے چھوٹی سی کوشش کی

جی جی مسز شاہ میری بات کا یہی مطلب ہے آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ڈاکٹر نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

تو پھر اس نے یہ کیوں کہا کہ تمہیں آرام آگیا اس کے چہرے سے نہیں لگ رہا کہ اسے تکلیف ہے تراب نے اب اسے گھورنے کے لیے نئی وجہ نکال لی تھی۔

تراب گھر چلتے ہیں وہاں ہم دونوں کی شادی کا فیصلہ کیا جا رہا ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے عالم وہی ہے سب کچھ سنبھال لے گا اور ویسے بھی وہاں کوئی نہیں ہوتا ہم دونوں کا فیصلہ کرنے والا ہمارا فیصلہ پہلے بھی کر چکا ہے وہ بے فکر انداز میں بولا۔

لیکن ہمیں اس طرح نہیں آنا چاہیے نہ۔ پتہ نہیں ماما کیا سمجھ رہی ہو گیں۔ وہ پریشانی سے کہنے لگی ۔اور ساتھ ہی اٹھ کر باہر آئی

تمہاری ماما ہی تو سارا مسئلہ ہے۔ اگر وہ مان جاتیں تو اتنا سب کچھ ہوتا ہی نہیں پر ہوا تو اب بھی کچھ بھی نہیں ہے ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو گا میں عالم کو فون کرتا ہوں۔

وہ آہستہ سے اسے گاڑی میں بٹھاتا گاڑی کا دروازہ بند کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر آیا اور عالم کو فون کرنے لگا

oooo

عالم سب ٹھیک ہے نا۔ بس تھوڑی ہی دیر میں پہنچ رہا ہوں سنیہا کے ساتھ وہ گاڑی چلاتے ہوئے بولا

نہیں اب تمہیں کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے خاص کر اس حویلی میں اب تم تب تک نہیں جا سکتے جب تک میں نہ کہوں۔ہم سب گھر واپس آ گئے ہیں تم بھی گھر ہی آ جاؤ عالم بے حد سیریس موڈ میں بولا

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟سب لوگ اتنی جلدی گھر چلے گئے ہیں۔اور میں وہاں کیوں نہیں جا سکتا۔تم مجھے بتاؤ گے ہوا کیا ہے۔۔تراب پریشان ہوا تھا جبکہ اس کے انداز پر سنیہا بھی پریشانی سے دیکھنے لگی

تم گھر او تراب۔۔اور سمجھانے والے انداز میں بولا جب کہ اپنی ہنسی کو کنٹرول کرنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا

وہ لوگ واپس کر جا رہے تھے جبکہ دانین اس کی منتیں کر رہی تھی کہ تراب کو سچ بتا دیا جائے ۔لیکن عالم کا موڈ نہیں بن رہا تھا

میں سنیہا کو اپنے ساتھ لے کر آ رہا ہوں عالم اگر وہ لوگ شادی کے لیے تیار نہیں ہیں تو مجھے بھی کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے جذباتی ہونے لگا

https://www.zubinovelszone.com

ایسی غلطی مت کرنا تراب تم سنیہا کو حویلی چھوڑ دو اور خود واپس آؤ ہمیں تقدیروں کے فیصلوں پر راضی ہو جانا چاہیے۔ تم بھی راضی ہو جاؤ یہ سمجھ کر کہ تمہاری تقدیر نے یہی فیصلہ کیا ہے۔

جلدی گھر آؤ ہم سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں وہ ایک نظر نین کو دیکھتا آنکھ دبا کر بولا۔

جبکہ اس کی حرکتوں پر دا نین صرف ہاتھ جوڑ کر رہی تھی کہ تراب سے اتنی بڑی خوشخبری چھپائی نہ جائے

میں سنیہا کو نہیں چھوڑوں گا عالم یاد رکھو اس بار وہ ذرا غصے سے بولا جبکہ اس کے ساتھ بیٹھی سنیہا بے حد پریشان تھی۔

تراب تمہیں میری قسم ہے سنیہا کر چھوڑ کر سیدھے گھر آؤ ہم سب مل کر اس مسئلے کا حل ڈھونڈیں گے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جبکہ دوسری طرف سے تراب فون بند کر چکا تھا جب بھی عالم اسے اپنی قسم دیتا تھا وہ ایسا ہی کرتا تھا۔

بچارہ مسٹر کھڑوس۔۔وہ فون ڈیش بورڈ پر رکھتا ہنستے ہوئے بولا

شرم آنی چاہیے عالم آپ کو اپنے بھائی کے ساتھ ایسا مذاق کرتے ہوئے جانتے ہیں وہ کتنے زیادہ پریشان ہیں اتنی بڑی خوشخبری چھپانے کا بھلا کیا مقصد ہے۔اسے بے حد غصہ آ رہا عالم پر

جانِ عالم نہیں جانتی میں نے اپنے یار کو اس خوشخبری کے لئے پلنپل ترستے دیکھا ہے اور آج میں فون پر اسے یہ خوشخبری سنا کر اس کے چہرے کی وہ خوشی نہ دیکھ پاؤں جو ہمیشہ سے دیکھنا چاہتا ہوں تو بھلا کیا فائدہ

میں اپنی آنکھوں سے اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں جب وہ خوشخبری سنے تو کوئی تو ہو اس کے ساتھ سلیبریٹ کرنے کے لئے اور جہاں تک اسے تھوڑی دیر پریشان کرنے کی بات ہے اس نے بھی ہمیں بہت پریشان کیا ہے

ہر وقت اپنے منہ پر ہُو کیئرز کا ٹیک لگانے والا آج آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے خیر چھوڑو اسے تم اتنی دور کیوں بیٹھی ہو پاس آو نہ میرے وہ موضوع چینج کر کے اس کا بازو کھینچنے لگا

انسان بن جائیں عالم ایک تو پتا نہیں کس نے آپ کو ڈرائیونگ کی اجازت دے دی ہے اور پھر اوپر سے آپ کی فرمائشیں مجھے دانین کے ساتھ اکیلا جانا ہے وہ منہ بناتے ہوئے اپنا ہاتھ چھوڑ کے تقریبا دروازے کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی۔

جبکہ عالم مسکراتے ہوئے گاڑی چلاتا بار بار اس کے گال کھینچ رہا تھا

ooo

بابا مجھے یقین نہیں ہو رہا کہ بریرا نے اتنی آسانی سے طلاق کیسے لے لی آپ نے اسے راضی کیسے کیا۔۔۔

وہ اپنے فائدے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کرتی تو آپ مجھے بتائیں گے آپ نے اسے کون سا فائدہ دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ وہ صرف جائیداد کے نام پر یہاں سے جا سکتی ہے۔یقیناً اس نے آپ کے ساتھ کوئی ڈیل کی ہے بابا مجھ سے کچھ مت چھپائیں ہے پلیز مجھے سب کچھ بتا دیجیے آپ دونوں میں کون سی بات ہوئی ہے

وہ بہت پریشان تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا باپ بریرہ کی کسی بھی چال میں پھنسے اور بریرہ اتنی سیدھی ہرگز نہیں تھی کہ وہ انہیں اتنی آسانی سے اسے چھوڑ دیتی بریرہ اس کو اتنی آسانی سے اس کی زندگی جینے نہیں دے سکتی تھی۔

میں نے بریرہ کے سامنے یہ شرط رکھی کہ اگر وہ تمہیں طلاق دینے کے لئے راضی نہیں ہے تو اسے ساری زندگی جیل میں رہنا ہوگا

مطلب اس نے جتنی غلطیاں بلکہ گناہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا کیے ہیں اس کے بعد وہ ایک عام انسان کی طرح ایک عام زندگی ہرگز نہیں گزار سکتی۔

مجرم ہمیشہ جیل کے پیچھے اچھا لگتا ہے لیکن میں نے اس مجرم کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ صرف مجرم نہیں بلکہ میرے لئے میری بیٹی سے بڑھ کر تھی

میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا ہے لیکن اپنے بیٹے کی خوشیوں کے لیے میں بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے تیار تھا

کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرے بیٹے کی خوشی پازیب میں ہے بریرا میں نہیں

تم نے میرے کہنے پر بریرا کے ساتھ سات سال تک اس رشتے کو نبھایا لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے آج شرمندگی محسوس ہورہی ہے کہ میں نے غلط انسان پر بھروسا کیا

وہ اس قابل نہیں تھی وہ نہ ایک اچھی بیٹی بن پائی نہ ایک اچھی بہو بن پائی نہ ایک اچھی بیوی بن پائی اور افسوس وہ ایک اچھی ماں نہ بن پائی کیونکہ وہ ایک اچھی عورت نہیں تھی

اگر میں چاہتا تو اسے ساری زندگی جیل بھیج سکتا تھا وہ اس کی زندگی کیسی ہوتی وہ خود بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی۔

لیکن میں آپ نے پھر بھی اسے ایک موقع دیا لیکن اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی میں کوئی غلط کام نہیں کرسکتی میں جانتا ہوں میں تھوڑی خود غرضی کر گیا لیکن میں کیا کرتا وہ میری بیٹی ہے زایار میں اسے بیٹی کہتا نہیں بلکہ مانتا بے ہوں وہ جہاں بھی رہے خوش رہے بس میری یہی دعا ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں کی نمی چھپا نہیں پائے تھے زایار نے آہستہ سے ان کا کاشانہ تھام کر انہیں اپنے ساتھ لگایا شاید اس وقت انہیں اپنے بیٹے کی شدید ضرورت تھی

آپ نے ٹھیک کیا بابا وہ انہیں اپنے ساتھ لگا تا بس اتنا ہی کہہ پایا

ooooo

عالم کے کہنے پر سنیہا کو گھر چھوڑ کر وہ سیدھا اپنے گھر ہی آیا تھا جہاں سب لوگ اس کے منتظر تھے

اس نے پہلی نظر عالم کے چہرے پر ڈالی تھی۔ جو خاموش سا صوفے پر بیٹھا کافی پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا ہوا ہے اب کچھ بتاؤ گے بھی۔۔۔؟

خیر جو بھی ہے جو بکواس تم فون پر کر رہے تھے وہ اب مت کرنا۔ سینہا ہر قیمت پر میری ہے۔ اور میری ہی رہے گی۔ کسی کو منظور ہو نہ ہو۔ اس انداز میں جنون تھا

او کے باس جو بکواس میں نے فون پر کی تھی اب میں تمہارے سامنے نہیں کروں گا۔ کیونکہ اب جو بکواس میں کیا کرنے جارہا ہے اس کے بعد شاید تم خوشی سے پاگل ہو جاؤ گے یا ہو سکتا ہے مجھے دو تین گالیاں بھی دے ہی دو

وہ مسکراتے ہوئے بولا تو تراب کو مزید غصہ آنے لگا

عالم بات کو مت الجھاؤ صاف صاف بات کرو میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔ تمہیں پتا ہے مجھے یہ سب چیزیں پسند نہیں اور خاص کر تب جب اتنا سیریس موضوع ہو۔اس کی مسکراہٹ نے اسے مزید غصہ دلایا تھا

اور تمہیں لگتا ہے کہ اتنے سیریس موضوع پر میں تمہارے ساتھ مسکرا مسکرا کر بات کر کے تمہیں الجھانے کی کوشش کروں گا۔۔۔؟

اس کی مسکراہٹ اب بھی برقرار تھی

تو پھر بتاؤ آخر ہوا کیا ہے وہاں۔۔۔؟

تم لوگ اتنی جلدی وہاں سے واپس کیوں آ گئے۔۔۔؟

سنیہا کی امی نے کیا کہا۔۔۔؟

اب وہ کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟

میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا سنیہا میری ہے اسے کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں لیکن تم لوگوں کو رشتہ مانگنے جانا تھا دشمنی ختم کرنی تھی تو بتاؤ اب کیا کہ ہوا ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا لیکن عالم کے انداز نے اسے کسی حد تک نارمل کر دیا تھا اس کا غصہ بھی تھوڑا کم ہو چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ تمہاری ہی ہے تراب اور ہمیشہ صرف تمہاری ہی رہے گی کوئی بھی اس کو تم سے نہیں چھین سکتا ۔تمہاری محبت کی شدت پر پاکیزہ آنٹی بھی یقین کرنے لگی ہیں۔

انہیں سنیہا اور تمہارے رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔لیکن انہوں نے یہ شرط رکھی ہے کہ نکاح دوبارہ ہوگا۔تاکہ جو لمحات سنیہا اپنی زندگی میں یاد نہیں کر پارہی تھی وہ ہمیشہ کے لئے اس کی خوبصورت یادوں میں محفوظ ہو جائیں

ہمیں ان کی شرط پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور ہمیں یقین ہے کہ تمہیں بھی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا اسی لئے اس جمعہ کو ہم نے تمہارا اور سنیہا کا نکاح رکھا ہے۔اور اسی دن وہ لوگ تمام رسومات کے بعد سنیہا کو تمہارے ساتھ رخصت کردیں گے۔

اور تمہاری سنیہا ہمیشہ کے لئے تمہارے پاس آجائے گی اور یہ خوشخبری میں تمہیں اپنے سامنے سنانا چاہتا تھا تاکہ تمہارے چہرے کی خوشی یہ رونق میں اپنی آنکھوں سے دیکھ پاؤں

عالم اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تو تراب پہلے تو بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھتا رہا تھا پھر جیسے زندگی کے ہر خوشی آنکھوں کے سامنے آتے ہی آنکھیں دھندلا سی گئی۔

عالم نے اسے شانے سے تھام کر اپنے سینے میں بھینچ لیا۔

اس کی خوشی کا اندازہ وہ اپنے سینے سے لگاے اس کے سینے میں موجود تیز رفتار سے دھڑکتے دل سے لگا چکا تھا۔

اب وقت آگیا تھا اس کی خوشیوں کا اس کے سکون تھا۔ دنیا سے کٹ کر رہنے والا اب اپنی دنیا بنائے گا۔ ہاں وہ شدت پسند تھا جنونی تھا اور ضد میں تو اس کا کوئی ثانی ہی نہ تھا لیکن عالم کو یقین تھا سنیہا اس کے علاوہ اور کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتی

وہ اسے سر آنکھوں پر بٹھائے گا وہ اس کی شہزادی تھی۔ وہ اسے شہزادی بنا کر رکھے گا

سب لوگ خوشی سے اسے دیکھ رہے تھے

باری باری سب اسے اس کی خوشیوں کی دعائیں دے رہے تھے وہ سب سے ملا۔ جب حیدر صاحب اس کے قریب آئے۔ اور چند قدموں کے فیصلے پر رک گئے۔

وہ چاہ کر بھی سب کی طرح اسے گلے نہ لگا سکے۔ انہوں نے۔ مسکرا کر اسے مبارک دی تو اس نے سر ہلا کر وصول کر لی۔

نہ اس نے قدم بڑھائے اور نہ ہی حیدر صاحب ہمت کر پائے۔

OOOOOO

عالم نے حیدر صاحب کے بارے میں کسی کو کچھ پتا نہ چلنے دیا۔یہی وجہ تھی کہ آج بھی وہ سب کے سامنے سر اٹھا کر بات کرنے کے قابل تھے

صنم کی نافرمانی کے بعد حیدر صاحب نے نرجس بیگم سے بات چیت بالکل چھوڑ دی تھی اپنے شوہر کی اس عمر میں اس طرح کی ناراضگی نے انہیں بری طرح سے جھنجھلا دیا تھا۔

وہ ان سے بات کرنے کی ہر ممکن کوشش کر چکی تھیں لیکن حیدر صاحب ہمیشہ چہرہ ہی پھیر لیتے ویسے تو صنم سب سے معافی مانگ چکی تھی اور حیدر صاحب بھی اسے دل سے معاف کر چکے تھے
۔

لیکن نرجس بیگم سے وہ اب بھی خفا تھے۔اور ان کی ناراضگی نرجس بیگم بہت اچھے طریقے سے سمجھ بھی چکی تھیں۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ صنم کی پرورش ٹھیک سے نہیں کر پائیں اور اگر انعم بھی دادی کے ہاتھ میں نہ ہوتی تو شاید ایسی ہی ہوتی جیسی صنم ہے انہوں نے صنم کو اپنی طرح خود غرض بنا دیا تھا۔

یہ تو اللہ کا بڑا شکر تھا کہ وقت رہتے صنم سنبھل گئی تھی۔وہ یہ بات سمجھ گئی تھی کہ سائے کے پیچھے بھاگنے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا

وہ عالم کے بارے میں بہت کچھ سوچتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی عالم نے کبھی اس کے جذبات کو ہوا نہیں دی تھی۔

وہ اسے ہمیشہ آسان لفظوں میں سمجھاتا آیا تھا کہ وہ کبھی بھی اس کی پہلی چوئس نہیں ہے اور اس کے ساتھ شادی کے بارے میں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ صنم عالم کے لئے صرف اس کی چھوٹی بہن تھی۔اس سے بڑھ کر عالم نے کبھی اس کے بارے میں نہیں سوچا تھا اور یہ بات صنم بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اس کے لیے تین اچھے گھروں سے بہت اچھے اچھے رشتے آئے تھے جس پر حیدر صاحب نے اس سے اس کی مرضی پوچھی تو اس نے کہہ دیا بابا جو آپ کو منظور ہو جو آپ کو ٹھیک لگے۔

اس کے جواب پر حیدر صاحب بہت خوش ہوئے تھے اور اب وہ تراب کے ساتھ ہی صنم کی بھی شادی کرنا چاہتے تھے۔

یہ حقیقت تھی کہ وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو گھر سے باہر نہیں جانے دینا چاہتے تھے ان کے دماغ میں معارج نے جو خناس بڑھا تھا اس سے پہلے وہ عالم اور روحان دونوں کو ہی اپنی بیٹیوں کے لئے سوچے ہوئے تھے

لیکن اب یقیناً ایسا نا ممکن تھا عالم اپنی زندگی میں دانین کے ساتھ بے حد خوش تھا اور روحان بلا صنم جیسی لڑکی سے شادی کیوں کرنا چاہے گا۔

جس نے سارے خاندان کے سامنے اپنے باپ سے اپنی نافرمانی کی معافی مانگی تھی بے شک صنم نے اپنی غلطی کی معافی مانگ لی تھی اور سب نے ہی اسے معاف کر دیا تھا

لیکن اس کے بعد صنم کیلیئے روحان کی امید کرنا انہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا اور وہ بھی تب جب وہ جانتا تھا کہ صنم کے باپ نے ہی اس کی جان لینے کی کوشش کی ہے

یقینا صنم کے ساتھ روحان کبھی بھی شادی نہیں کرنا چاہے گا۔

https://www.zubinovelszone.com

ooooo

اب کیا مطلب ہے تمہاری اس بے فضول بات کا نین مجھے یہ سب کچھ پسند نہیں ہے تم کیوں بیکار میں ضد کر رہی ہو جب کہ میں تمہیں ایک بار سمجھا چکا ہوں کہ مجھے تمہیں میکپ میں دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔وہ کمرے میں آیا تو نین ایک نئی ضد لے کر بیٹھ گئی اس نے کہا کہ وہ تراب کے شادی میں مکمل بیوٹیشن سے تیار ہو گی جیسے دلہن تیار ہوتی ہے

جبکہ عالم اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اسے میک اپ میں یا ایسے فضول بناوٹی چیزوں میں ہر گز نہیں دیکھنا چاہتا اس کی نین بے حد حسین ہے اسے ان سب چیزوں کی ہر گز بھی کوئی ضرورت نہیں ہے

وہ ان سب چیزوں کے بغیر بھی بے حد حسین لگتی ہے بلکہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگتی ہے

عالم کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ آپ کو پتہ ہے میں کبھی بھی دلہن نہیں بنی یہاں تک کہ جب ہماری شادی ہوئی تب بھی میں دلہن نہیں بنی

مجھے دلہن بننا ہے بس۔۔۔وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی تو عالم کو اچانک ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا

وہ اتنی بڑی غلطی کیسے کر سکتا تھا اسے احساس کیوں نہ ہوا کہ اس کی نین تو اب تک دلہن بنی ہی نہیں تھی

ہر لڑکی کی طرح اس کی بھی کچھ خواہشیں تھی اسے بھی دلہن بننا تھا اسے بھی دلہن کی طرح سجنا تھا

وہ کیسے اتنی بڑی بات کو نظر انداز کر گیا۔

ہاں یہ سچ تھا کہ اس نے اپنی نین کو کبھی میک اپ زدہ چہرے میں دیکھا ہی نہیں تھا۔وہ تو سادگی میں ہی سیدھے اس کے دل میں اترتی تھی۔اس نے تو کبھی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی نین کو سجے سنورے دیکھنے کی۔

وہ تو اسے ہر حال میں پسند تھی انعم کی شادی میں اس نے بس ایک جھلک دیکھی تھی اس دن وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی لیکن اس دن بھی بے حد ہلکے سے میک اپ میں تھی دلہن کی طرح تیار تو ہر گز نہیں تھی

اسے ڈر تھا کہ کہیں کوئی اس کا یہ حسن دیکھ کر اسے نظر نہ لگا دے اور وہ بھی تب جب وہ پوری طرح سے اس کے حسن سے واقف تک نہیں تھا

وہ خود سے پہلے اپنی نین کو کسی کو دیکھنے کی اجازت تو ہر گز نہیں دے سکتا تھا

اور اب جب وہ اس کے ہر انداز کو اپنے دل کی گہرائیوں میں بسا چکا تھا تب تو وہ اپنی نین پر بالکل بھی کسی قسم کی نظر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

تمہیں پتا ہے لڑکیاں دلہن کیوں بنتی ہیں وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

تاکہ وہ بہت خوبصورت لگے۔۔اس نے فوراً جواب دیا۔

۔غلط۔۔عالم نے کہا۔

تو۔ پھر۔۔ وہ آنکھیں بڑی کر کے بولی۔

تاکہ وہ اپنے شوہر کو خوبصورت لگے۔ وہ دلکشی سے مسکرایا

جس پر نین کا منہ ایک بار پھر سے بن گیا

تو اس کا مطلب ہے کہ آپ مجھے کبھی میکپ نہیں کرنے دیں گے۔۔۔ وہ بے حد معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

نہیں میری جان کیوں نہیں تو ضرور دلہن بنو گی۔۔۔ تم اپنے عالم کی دلہن بنو گی اور ضرور بنو گی ۔ تمہارا عالم تو میں خود دلہن بنائے گا اور بے حد محبت سے بول رہا تھا۔

آپ کو میک اپ کرنا آتا ہے۔۔۔۔؟ اس کی حیرانگی کی کوئی انتہا نہ تھی اس کی معصومیت پر عالم مسکرا دیا۔

نہیں میک اپ کرنا تو نہیں آتا لیکن تمہارا کر دوں گا۔ کیوں کہ تم تو میری ہو میں جو چاہے کروں۔ تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا

ارے ایسے کیسے اعتراض نہیں ہو گا مطلب آپ مجھے بھوتنی بنا دیں اور میں آرام سے آپ کے سامنے بیٹھی رہوں وہ پوری آنکھیں کھولے اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔

اس کی بات پر عالم مسکرا دیا

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں بھوتنی بنا دوں گا یار اتنا تو یقین کرو مجھ پر وہ ہنستے ہوئے بولا۔

میں تو تمہیں بہت خوبصورتی سے تیار کروں گا تمہاری خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں میں گہرا کاجل ڈال کر اپنے ڈوبنے کا سامان خود تیار کروں گا وہ اس کی آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا۔

اور تمہارے ان خوبصورت گالوں پر کچھ بھی لگانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی ان پر میں اپنے لب رکھوں گا یہ خود ہی لال ہو جائیں گے

https://www.zubinovelszone.com

اور تمہارے ان خوبصورت ہونٹوں پر اپنے ہاتھوں سے خوبصورت لال رنگ لگوں گا وہ کیا بولتے ہیں اسے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ کچھ سوچنے لگا تو نین فوراً بولی

لپس اسٹک۔۔۔۔

ہاں وہ لپس اسٹک وہ میں لگاؤں گا تمہارے خوبصورت لبوں پر وہ اس کے لبوں پر جھکنے لگا تو نین نے فوراہی اپنا ہاتھ اس کے لبوں پر رکھ لیا۔

کیا ہوا مجھے سنگھار تو پورا کرنے دو وہ اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹاتے ہوئے اس کا شرمایا ہوا روپ دیکھ کر مسکرایا

نہیں آپ رہنے دیں مجھے نہیں کروانا۔ وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتی شرما کر بولی۔

تو عالم نے قہقہ لگایا۔

https://www.zubinovelszone.com

اب تو نہیں رہنے دوں گا اب تو تمہیں میری دلہن بننا ہو گا۔ تم دلہن ضرور بنو گی ویسے بھی دادا جان ہمارا ولیمہ کرنا چاہتے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا۔ نین نے اس کے سینے سے چہرہ نکال کر اسے دیکھا۔

ولیمہ کی دلہن بنوں گی میں۔۔۔؟ وہ بے حد معصومیت سے بولی تو عالم اپنا تمام تر کنٹرول کھوتا اس کے لبوں پر جھک گیا۔

شاید وہ اس کے لبوں سے اس کی معصومیت چوڑا لینا چاہتا تھا۔

عالم۔۔۔اس کی شدتوں سے گھبراتی وہ ایک بات پھر سے اس کے سینے میں پناہ ڈھونڈنے لگی۔

عالم کی جان۔۔۔ تم پاگل کر دو گی مجھے۔ نین میں بے بس ہوتا جا رہا ہوں تمہیں لے کر میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر وہ اسے خود میں سمیٹتا جذبات سے بوجھل لہجے میں ہوا تو نین مدھم سے مسکرا تھی۔ جبکہ اس کے دل سے کان لگائے وہ اس کی ہر دھڑکن میں باآسانی اپنا نام سن رہی تھی۔

OOOOOO

https://www.zubinovelszone.com

تم خوش تو ہو نہ سنیہا۔۔۔میری جان تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہے۔تم چاہے تو ابھی انکار کردو

مجھے تراب اچھا انسان لگا۔مجھے لگا وہ تمہارا خیال رکھیں گا تو ہاں کردی

پاکیزہ بیگم رات اس کے کمرے میں آئی تھیں۔

امی مجھے آپ کا اور بابا کا ہر فیصلہ منظور ہے۔اور جہاں تک تراب کی بات ہے میں جانتی ہوں وہ ایک بہت اچھے انسان ہیں آپ میرے معاملے میں بالکل بے فکر ہو جائیں اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔

بے شک وہ اپنے بندوں کو ہم سے بہتر جانتا ہے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو پاکیزہ بیگم نے اس کی پیشانی چومی اور اسے اپنے سینے سے لگایا

میں جانتی ہوں میری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔اور وہاں جا کر بھی اپنی ماں کی پرورش کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دیں گی اللہ تمہیں یوں ہی خوش و خرم رکھے تمہیں زندگی کی ہر خوشی عطا

https://www.zubinovelszone.com

کرے۔ وہ اس کی فرمانبرداری پر بے حد خوش تھیں۔ سنیہا کو تراب کی محبت پر یقین تھا لیکن وہ سب کی مرضی چاہتی تھی۔

اور اب اس رشتے میں سب کی مرضی شامل تھی۔ اسے اپنا اور تراب کا رشتہ یاد نہیں تھا لیکن اسے تراب کی جانب سے کھینچ پہلے دن سے محسوس ہوتی تھی۔ جو شاید نکاح کے ہی دو بول کی تھی۔ وہ پرسکون تھی۔

اس کا دل خوش تھا۔ وہ تراب کے ساتھ اس نئے رشتے پر دل سے راضی تھی۔ وہ اس کے ساتھ اس نئے سفر کے لیے تیار تھی۔

oooo

بھیا یہاں پر پھولوں کی لڑیاں لگائیں اور وہاں دروازے پر بھی لگائیں وہاں بھی کم ہیں وہ راستہ ہے نہ وہاں زیادہ لگائیں اور حویلی کی پچھلی سائیڈ پر بھی دانین گھر سے باہر کی طرف سیٹنگ کروا رہی تھی

لائٹنگ کا کام کروا کے عالم لائٹنگ والے لوگوں کے ساتھ ہی باہر نکل آیا تھا جو لائٹنگ کا کام کر رہے تھے اور یہاں دانین کے ہاتھوں سب ملازمین کی شامت آئی ہوئی تھی

دادا جان نے سارا کام اسی کے کندھوں پر ڈال دیا تھا کہ گھر کی بڑی بہو ہے سب کچھ وہی سنبھالے گی۔ وہ شاید اسے بھی عالم کی طرح ساری زمہ داریاں دینے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن عالم نے کہہ دیا کہ وہ اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرے گی

شادی کے سارے کام گھر کے بڑے ہی کریں دانین کو سکون سے شادی انجوائے کرنے دیں

لیکن دادا جان نے پھر بھی تراب کی شادی کی زمہ داری اسے ہی دی تھی اور وہ بھی یہ زمہ داری بہت خوشی سے نبھا رہی تھی صنم اور انعم اس کام میں اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی جبکہ عائزہ تو بالکل اس کے حکم کی غلام بنی ہوئی تھی

اندر کا سارا کام ختم کر کے وہ باہر آئی تو اسے پھول کم لگنے لگے آخر مہندی کی رسم ادا ہونی تھی اتنے کم پھولوں میں کیسے ہو سکتی تھی۔ اور اسے تو ویسے بھی زیادہ پھول پسند تھے

ایک شادی اتنی جلدی اور کام بھی سارے جلدی جلدی کرنے تھے دانین کے نازک کاندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آگئی تھی اور ایسے میں عالم کی شرارتیں اور بے باکیاں عروج پر تھی

جس سے بچنے کی وہ ہر ناکام کوشش کر رہی تھی ناکام اس لئے کیونکہ عالم سے بچنا اس کے بس سے باہر تھا۔ عالم کو وہ بس نظر آجائے تو عالم فری ہو جاتا تھا اب بھی بار بار اس سے کام کا پوچھنے آرہا تھ

کیونکہ دادا جان نے کہا تھا سب دانین کی مرضی کا ہو گا جس کی وجہ سے عالم کو مواقع مل گیا تھا اس کو تنگ کرنے کا

اس وقت بھی عالم باہر کی لائینگ کروا کر واپس آرہا تھا جب اسے ملازمین کو لڑیاں اور لگانے کا کہتے سن چکا تھا اور اس وقت سب سے نظر بچا کر اسی کی جانب جانا چاہتا تھا جب کسی کو دیکھتے ہوئے اس کے ماتھے پر غصے سے بل پڑنے لگے

وہ تیزی سے چلتا ہوا اس کے پاس جانے لگا تاکہ وہ دانین سے مل بھی نہ سکے
لیکن اس کے آنے میں دیر ہو گئی۰

۰۰۰۰

https://www.zubinovelszone.com

بی بی جی یہ صاحب آپ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہہ رہے تھے کہ انہیں آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے ملازم اس آدمی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بتانے لگا تھا دانین نے اسے دیکھا

شاید اس نے اسے کہیں تو دیکھا تھا اس کا چہرہ اس کے لیے کافی زیادہ جانا پہچانا تھا لیکن پھر بھی اسے یاد نہیں آ رہا تھا

السلام علیکم دانین میرا نام عمر ہے میں روحان کا دوست ہوں۔ ملازم کے جانے کے بعد وہ اسے بتانے لگا۔ عمر نام کے کسی انسان کو وہ نہیں جانتی تھی

اور نہ ہی روحان کے حوالے سے وہ اس سے واقف تھی تو یہ انسان اس سے کیوں ملنا چاہتا تھا

دانین تم مجھے نہیں جانتی ہو گی لیکن تمہاری زندگی میں طوفان لانے والا ایک شخص میں بھی ہوں

https://www.zubinovelszone.com

میں تم سے معافی مانگنے یہاں آیا ہوں۔ میں جانتا ہوں جو غلطی میں نے کی ہے اس کے بعد مجھے معاف کرنا تمہارے بس میں نہیں ہو گا لیکن میں بہت زیادہ مجبور تھا میں نے ہی تمہارے خلاف عالم ادا کو جھوٹی گواہی دی تھی

جب عالم نے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھا اور مجھے تمہاری تصویر دکھائی تو میں نے کہہ دیا کہ تم ہی وہ لڑکی ہو جو روحان کی گرل فرینڈ تھی

اور ایسا کرنے کے لئے مجھے معارج نے دھمکی دی تھی
میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے دانین صرف ایک چھوٹی بہن ہے جو 11 سال کی ہے۔ تم بتاؤ جس کی معصوم چھوٹی سی گیارہ سال کی بہن کی عزت خطرے میں آجائے وہ بھائی کیا کرے

اس آدمی نے میری بہن کو اغوا کر لیا تھا اور کہا تھا کہ اگر عالم کے سامنے میں نے جھوٹی گواہی نہیں دی تو وہ میری بہن کے ساتھ۔۔۔ یا خدا یا کوئی بھائی اپنی زبان سے ایسے الفاظ سے ادا نہیں کر سکتا جو اس بھائی نے اپنے کانوں سے سنے تھے

میں نے مجبور ہو کر وہ کام کیا اور اس کے بعد اپنی ساری جائیداد بیچ کر اپنی بہن کو لے کر ہمیشہ کے لئے امریکا شفٹ ہو گیا

باپ کا انتقال بہت سال پہلے ہی ہو چکا تھا اور ماں کے انتقال کے بعد میری بہن کا میرے علاوہ اور کوئی نہیں تھا نے میں بہت مجبور تھا میں تم سے معافی چاہتا ہوں میں نے بہت برا کیا

لیکن یقین کرو جتنا برا معارج میری بہن کے ساتھ کرتا اتنا عالم ادا تمہارے ساتھ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا تھا جانے کتنی دیر اسے دیکھتی رہی جو اس کے لئے بالکل انجان تھا اس کی زندگی میں طوفان لانے والا ایک شخص یہ بھی تھا وہ تو اس سے بے خبر تھی

معارج کون تھا یا وہ لڑکی کون تھی جس کی وجہ سے یہ ساری غلط فہمی ہوئی تھی اسے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ یہ سب کچھ پلاننگ کے تحت کیا جا رہا ہے یہ سب کیا تھا کیا نہیں وہ بالکل بے خبر تھی اور وہ خود ہی بے خبر تھی تو وہ بلا اسے کیا کہتی جبکہ عالم کہہ چکا تھا کیا وہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا سب کچھ سنبھال لے گا

دانین نے آہستہ سے قدم بڑھائے اور اس شخص کے بندھے ہوئے ہاتھوں کو کھول دیا

میں آپ کو معاف کرنے کے لئے تیار ہوں عمر بھائی لیکن میری ایک شرط ہے میرے بھائی کی شادی ہے آپ کو آنا ہو گا وہ بھی اپنی بہن کو لے کر اور اگر آپ نہیں آئے تو میں آپ کو معاف نہیں کروں گی

اس کی بہتی آنکھوں میں آنسو دیکھ دانین مسکرائی تھی جبکہ عمر کی آنکھوں سے مزید اشک بہنے لگے کچھ فاصلے پر کھڑا عالم کچھ نہیں بول پایا تھا

ضرور آؤں گا اور تہمینہ کو بلاؤں گا وہ بھی تم لوگوں سے مل کر بہت خوش ہو گی۔ سلامت رہو سدا خوش رہو

بہت بڑا دل ہے تمہارا۔ بے شک تم اللہ کے پسندیدہ لوگوں میں سے ایک ہو وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا پلٹ کر جانے لگا جب سامنے عالم کو دیکھا اس کے پیر اپنے آپ پر رکے تھے عالم چلتا ہوا اس کے سامنے آیا

بہن کو لے کر شادی پر ضرور آنا۔ عالم آہستہ سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو عمر مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتا تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ عالم کا سارا دھیان دانین کی جانب تھا جو اسے دیکھتے ہی اندر بھاگنے کی تیاریوں میں تھی

ooooo

عالم تیزی سے اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچتے ہوئے اسے حویلی کی پچھلی سائیڈ لے آیا۔اس کے ساتھ کھنچتی چلی آئی تھی

وہ اسے دیوار کے ساتھ لگاتے بے باکی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔اس کے اس حد تک بے باک ہونے پر دانین کانپ کر رہ گئی۔وہ ہر طرف نظر دہراتے دیکھنے لگی کہ کوئی ہے تو نہیں جو انہیں اس حال میں دیکھ رہا ہو

۔جبکہ عالم پوری طرح سے اپنے جذبات اس پر ظاہر کرتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا ان دونوں میں انچ بھر کا بھی فاصلہ اب نہیں تھا اس کے بے لگام ہوتے جذبات پر کنٹرول کرنا اس کے لیے بے حد مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

عالم کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟

ہر طرف ملازمین ہیں شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں اور آپ کو مستیاں سوجھ رہی ہیں کوئی دیکھے گا تو کیا سوچے گا۔وہ اس کے حصار میں قید پھڑ پھڑ آتی چڑیا کی طرح بولی

جب عالم اس کی کسی بھی بات پر دھیان دیے بنا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامنے لگا

https://www.zubinovelszone.com

عالم پلیز ایسے مت کریں۔۔ کوئی آجائے گا۔۔ دانین اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی جب کہ عالم اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چوم رہا تھا۔

جو بھی ہو گا ہمیں اس قدر اک دوسرے کے قریب دیکھ کر خود بھی واپس چلا جائے گا۔ اسی لئے فی الحال مجھے میرے جذبات کو تھوڑا سا سکون پہنچانے دو

وہ مزید بے باکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے ہونٹوں کا سفر طے کرنے لگا۔ جبکہ اس کے انداز پر وہ بُری طرح سے کانپنے لگی تھی

ساری رات آپ کے جذبات کو سکون نہیں ملتا۔۔۔؟
آپ ایسے تو نہیں لگتے تھے آپ ضرورت سے زیادہ ہی بے باک ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے انداز میں ایک شکایت تھی جو وہ اور کسی کو نہیں لگا سکتی تھی۔ عالم صرف مسکرا دیا۔

وہ اس کا کندھا تھامتے ہوئے اس کے شدید جذبات پر اسے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

میں تو ایسا ہی ہوں۔۔ مسز دانین عالم شاہ اور آگے بھی زندگی میں ایسا ہی رہوں گا بس تم خود کو تیار کر لو پوری طرح سے میرے جذبات کو ہینڈل کرنے کے لئے

تمہیں دیکھ کر میری حالت کیا ہو جاتی ہے میں تمہیں بتا بھی نہیں سکتا تم میرے لیے جینے کی واحد وجہ ہو میرا پیار ہو میری محبت ہو میرا عشق ہو میرا جنون ہو میری زندگی ہو
"تم سب کچھ ہو دانین رالم شاہ سب کچھ"

تمہارے علاوہ عالم سلطان شاہ کچھ بھی نہیں وہ شدت سے بھرپور لہجے میں کہتا اس کے ماتھے لب رکھتے ہوئے اسے اپنے سینے میں بھیج گیا

اتنا کچھ ہوں میں آپ کے لئے پھر بھی آپ مجھے وہ پینٹنگ نہیں دکھاتے جو آپ نے میرے لئے بنائی ہے اس کے کھل کر اظہار کرنے پر وہ اس کے سینے میں دبی دبی سی آواز میں بولی

بس چند دن صبر کر لو پھر تم ہو گی میں ہوں گا اور وہ پینٹنگ تم اسے دیکھنا میں تمہیں دیکھوں گا وہ اس کی نتھ کو لبوں میں دباتے ہوئے بولا۔

اور مزید جھکتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر گیا۔اس کے جذبات میں پھگلتی وہ بے بسی ہو کر اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں بھیج چکی تھی۔

اس کی شدتوں کی تاب لانا کہ اس کے بس میں نہ تھا وہ جب پیار کرنے پر آتا تھا تب صرف اپنی سنتا تھا اس تھوڑے سے عرصے میں وہ اسے اتنا تو جان ہی چکی تھی۔

کچھ معاملوں میں عالم صرف اور صرف اپنی زندگی تھا

ooooo

یہاں پر بھی لگاو لالی سب جگہ لگایا ہے یہ چھوڑ دی
میری گلو میں کمی نہیں آنی چاہے۔میں اپنی شادی پر بہت بہت خوبصورت لگانا چاہتی ہوں سنیہا نے لالی سے کہا جو اسے ہلدی لگا رہی تھی۔

توبہ سنیہا لڑکی کو اس طرح بات نہیں کرنی چاہے غلط بات ہوتی ہے لالی نے اسے ڈرانا چاہا

تم سہی غلط کو چھوڑو ٹھیک سے لگاو ہلدی وہ بھی پورے منہ پر کوئی جگہ رہنی نہیں چاہے۔پورا گلو ہو فیس پر۔وہ اس کی بات کو چٹکیوں میں اڑتی ہوئی بولی

ویسے اپنی باری بھول گئی کہ کیسے منہ کھول کھول کے باتیں کر رہی تھی۔اور میری باری پر غلط بات ہے۔وہ اسے گھور کر بولی۔

تم مجھ سے اس طرح بات نہیں کر سکتی سنیہا میں تمہاری بڑی ہوں۔تمہاری بھابھی ہوں تمہیں سہی غلط بتانا میرا فرض ہے۔

وہ ڈرامائی انداز میں بولی تو سنیہا نے اسے گھورا۔

آففففف۔بتائیں بھائی جی مگر یہ سب نہیں بلکہ یہ کہ میرے فیس پر اور زیادہ گلو کیسے آئے گا وہ اسے اپنے مطلب کی بات پر لائی۔

گلو کی بچی جب میں کہتی تھی ان کتابوں کو چھوڑو اپنی فکر کرو تب تم نے میری ایک نہ سنی اب عقل ٹھکانے آئی ہے شادی کے دن جد ہے اب تمہیں بہت محنت کی ضرورت ہے میری پیاری۔

لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ۔ابھی ہلدی کی رسم ختم ہونے دو میں خود تمہارا فیشل کروں گی پھر فیکھنا اپنی گلو تر اب میاں تو اپنا نام ہی بھول جائے گے یاد رہے گا صرف ایک نام سنیہا وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔

تو سنیہا شرما کر سر جھکا گئی۔ جبکہ لالی ہر تھوڑی دیر میں تراب کا نام لے کر اس کے دل کی دھڑکن تیز کر دیتی۔

ابھی کے لیے تو تراب کا نام ہی کافی تھا اس کی نیندیں اڑنے کو۔ سنیہا نے تو شرما شرما کر ہی خود کو ہلکان کر رکھا تھا۔ تراب کے نام سے آنے والی سرخی کو وہ چھپا نہیں پا رہی تھی۔

ooooo

یار بس بہت ہو گیا اب مجھے مت لگانا یہ سب کچھ مجھے نہیں لگوانا بس بہت ہو گیا صنم انزم اور عائزہ اسے باری باری سے ہلدی لگا رہی تھیں جبکہ وہ پوری طرح سے اکتا گیا

ایسے کیسے بہت ہو گیا۔۔۔

ابھی تو ہم نے شروع کیا ہے ابھی تو ہم نے آپ کو بہت ساری ہلدی لگانی ہے آپ کے پورے چہرے پر ہلدی لگائیں گے

تبھی تو آپ کے دلہا بننے پر آپ کے فیس پر بہت سارا گلو ہو گا عائزہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تاکہ وہ اٹھ نہ پائے

https://www.zubinovelszone.com

اللہ کا واسطہ ہے میرے ساتھ یہ سب کچھ مت کرو یہ ساری رسمیں تو لڑکیوں کے لیے ہوتی ہیں مجھے تم لوگ ذرا سی مہندی لگا دینا بس رسم ہو جائے گی یہاں پر مجھ سے پر یہ سب کچھ مت کرواو

وہ صنم کا ہلدی والا ہاتھ تھامے ہوئے بولا جو پوری طرح سے ہلدی سے گیلا تھا اور اب جیسے ہی وہ چھوتا یقیناً اس کے منہ پر آکر لگتا اور اس کا سارا چہرہ ہلدی نما ہو جاتا

رسم تو آپ کو ادا کرنی ہو گی یہ والی بھی اور مہندی والی بھی اگر آپ کو لگتا ہے کہ بنا رسم ادا کیے یہاں سے کہیں جا سکتے ہیں تو ایسا ممکن نہیں ہے اور اگر آپ نے ہماری رسم ادا نہیں ہونے دی نہ تو ہم بھی آپ کی بارات لے کر نہیں جائیں گے

صنم نے اسے میٹھی سی دھمکی دی۔

تم لوگ مت لے کر چلنا میری بارات میں خود جاؤں گا اپنی دلہن لے لوں گا اور یہاں سے ہمیشہ کے لیے کسی دوسری دنیا میں بس جاؤں گا

لیکن تم لوگوں کی بات ماننے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں مزید اپنا چہرہ نہیں بگاڑ سکتا اب بس رات کو رسم کرنا مہندی کی ختم کرو یہ سب کچھ

وہ اب تنگ آ چکا تھا

جب لڑکیوں نے امید بھری نظروں سے جانے کچن کی جانب سے آتی دانین کی جانب دیکھا ۔کیوں کہ اس شادی کی ہیڈ تھی جو سب لوگوں کے لئے چائے بنا کر لائی تو ان سب تراب سے لڑتے ہوئے دیکھا یہ رسم یہاں پر صرف اور صرف لڑکیوں کے ساتھ کی جا رہی تھی

لڑکیاں دانین کے کہنے پر ہی اسے گھسیٹ کر یہاں لے کر آئی تھی اور اب زبردستی اسے بٹھا کر ہلدی لگا رہی تھی

دانین نے سب کو چائے دی اور پھر آ کر اس کے پاس بیٹھی اسے گھورنے لگی اس کے گھورنے پر تراب کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی

جی فرمائیں کیا فرما رہے تھے آپ۔۔۔وہ ہاتھوں میں ہلدی کا پیالہ لئے اپنے ہاتھ پر مہندی لگاتی اس کے چہرے پر لگاتے ہوئے پوچھ رہی تھی

میں غریب کیا کہہ سکتا ہوں یہی کہہ رہا تھا کہ آئیں بیٹھے ہلدی لگائے رسم ختم کریں پھر باقی کی رسم بھی ادا ہونی ہے رات کو مہندی ہے اس کی بھی تیاری کرنی ہے وہ ایک لمحے میں بدلتے ہوئے بولا دانین کے ساتھ ساری لڑکیاں ہنسی

https://www.zubinovelszone.com

یہ ہوئی نہ اچھے بچوں والی بات دانین اس کے پورے چہرے پر ہلدی لگا دیتے ہوئے بولی۔ تو تراب ساتھ ساتھ وہاں موجود سب لوگ ہنسنے لگے

ooooooo

مہندی کی رسم ادا ہو رہی تھی سنیہا کو مہندی کی لگانے شاہ حویلی کے سب لوگ آئے تھے سوائے تراب کے

اب تراب سے اس کی ملاقات اب کل ہی ہونی تھی جب سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تراب کی ہو جاتی۔ سنیہا تو حیران تھی اس کے صبر پر تراب کا یوں بٹھنا کسی مجزے سے کم نہ تھا

وہ بالکل بھی صبر کرنے والوں میں سے نہیں تھا لیکن اس معاملے میں وہ صبر کر گیا تھا اسے اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملنے والی تھی بلا اسے اور کیا چاہے تھا۔ اپنی شہزادی سے زیادہ اسے اور کیا عزیز تھا

بے شک اسے اس کی خوشی ملی تھی وہ بھی وہ خوشی جو وہ سب کی رضامندی سے حاصل کر رہا تھا تو اتنا تو صبر کر ہی سکتا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ اپنی شادی میں کسی قسم کی کوئی الجھن نہیں چاہتا تھا وہ سیدھے طریقے سے شادی چاہتا تھا اپنی سنیہا کو حاصل کرنا چاہتا تھا

وہ بھی سب کی مرضی اور رضامندی سے اور ایسا ہی ہو رہا تھا وہ کسی کے خلاف کوئی کام نہیں کر رہا تھا گھر کا کوئی بھی انسان اسے شادی کے بارے میں جو کہتا وہ خاموشی سے کر دیتا اور اب تو ساری ذمہ داری دانین پر آگئی تھی

اور عالم کا حکم تھا کہ اس کے دانین کو کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے جس پر اس نے خاموشی سے سر جھکا لیا تھا یہاں تک کہ سنیہا سے ملنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ جانا چاہتا تھا ایک بار اپنے جزبات اس پر ظاہر کرنے کے لیے لیکن پھر یہ سوچ کے نہیں گیا کہ کل وہ ساری زندگی کے لیے اس کے پاس آنے والی ہے اس کے ہونے والی ہے

ہاں وہ اسے دیکھنا چاہتا تھا اس کی خوبصورت مہندی اور سجے ہوئے مہندی والے روپ کو اپنی آنکھوں میں بسانا چاہتا تھا لیکن ابھی نہیں

https://www.zubinovelszone.com

وہ صبر اور شکر سے بیٹھا تھا وہ جانتا تھا کہ صبر کا پھل میٹھا ہو گا وہ صبر کر رہا تھا اپنی سنیہا کے لیے اپنی شہزادی کے لئے

اس وقت حویلی میں بالکل تنہا تھا چند ایک ملازمین تھے جو اپنے اپنے کام میں لگے تھے جبکہ باقی سب لوگ ہی رسم ادا کرنے جا چکے تھے۔آج تو نرجس بیگم بھی سب سے آگے آگے تھیں۔اور خوشی سے تراب کی شادی کی رسموں میں شامل ہو رہی تھیں

وہ سونا چاہتا تھا جب اسے پانی کی طلب محسوس ہوئی۔کمرے میں پانی نہیں تھا وہ نیچے کی جانب آیا تو حیدر صاحب کا کمرہ کھلا دیکھا

اس کا دل کیا وہ ایک بار ان کے پاس جائے ان سے ملے اس نے بعد میں اپنے دادا سے بھی یہ ساری بات پوچھنی تھی یہ حقیقت تھی کہ اس کی ماں پاگل تھی

لیکن وہ آج بھی اس حقیقت کو قبول نہیں کرنا چاہتا تھا اس کی نظر میں اس کی ماں ایک بہت اچھی عورت تھی اس کے باپ سے بے حد محبت کرنے والی لیکن اس کا باپ بھی گناہگار نہیں تھا اس بات پر بھی اسے یقین کرنا پڑا تھا

https://www.zubinovelszone.com

نرجس کو اپنی غلطیوں کی سزا ان کے شوہر کی ناراضگی کے روپ میں مل رہی تھی وہ بے حد بے چین تھیں اور ان کی بے چینی کسی سے بھی چھپی ہوئی نہیں تھی

وہ بنا پانی پیے ہی واپس اپنے کمرے کی جانب جانے لگا جب دروازہ کھلا ہے حیدر صاحب کمرے سے باہر نکلے شاید وہ بھی کہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے اسے دیکھ کر رک گئے

میں بھی مہندی پر جانا چاہتا تھا میری طبیعت خراب تھی اس لیے نہیں جا سکا وہ جیسے صفائی دینے لگے تراب سیڑھیاں اترتا ان کے سامنے آیا

اسے دیکھتے ہی حیدر صاحب کا دل بے چین ہونے لگا وہ اسے چھونا چاہتے تھے وہ کبھی اپنے بیٹے کا لمس محسوس نہیں کر پائے انھوں نے ہاتھ بڑھایا تو تراب خاموشی سے ان کے قریب آتے ہوئے ان کے سینے سے لگ گیا حیدر صاحب کے تو جیسے من کی مراد پوری ہو گئی

خوشیاں بہت بہت مبارک ہو تراب اللہ تمہیں ایسے ہی خوش رکھے انہوں نے دل سے دعا دی تو تراب نے مسکرا کر انہیں دیکھا

آپ کو بھی بیٹے کی خوشیاں مبارک ہوں بابا اولاد کی خوشی پر سب سے زیادہ حق اس کے والدین کا ہوتا ہے اس نے مسکرا کر کہا

توحید صاحب نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے ایک بار پھر سے اپنے سینے سے لگا لیا آج ان کے دل کو ٹھنڈک ملی تھی

آج ان کے برسوں کی خواہش پوری ہوگئی تھی ان کا بیٹا انہیں معاف کر کے اتنے سچے دل سے اپنے سینے سے لگا چکا تھا اس سے بڑھ کر بلا ان کے لیے اور کون سی خوشی ہو سکتی تھی

oooooo

رسم ختم ہو چکی تھی۔ سب لوگ جا چکے تھے۔ صرف دور دور کے رشتہ دار تھے جو شادی کے دوران حویلی کے مہمان تھے۔ لیکن رات کے تین بجے تک تو وہ بھی آرام کی نیت سے جا چکے تھے۔

لیکن تراب کو اب بھی اجازت نہ ملی تھی وہ اب بھی ان چاروں کے درمیان بیٹھا نیند سے بے حال ان کی مینتں کر رہا تھا کہ اب اسے جانے دیا جائے صبح اس کی بارات جانی تھی لیکن یہاں وہ بڑی طرح سے پھنس چکا تھا

https://www.zubinovelszone.com

وہ سب ادے جانے نہیں دے رہی تھی پہلے تو اس کے ساتھ مل کر خوب ڈانس کی جس میں عالم کے ساتھ ساتھ گھر کے سب بڑوں نے بھی ان کا خوب ساتھ دیا۔

اور اب وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر گانے گا رہی تھیں۔ کیونکہ ان سب کو اندازہ تھا کہ تراب صرف آج ہی ان کے ہاتھ لگا ہے۔اس کے بعد تراب نے کبھی ان کے ہاتھ نہیں آنا اسی لیے وہ اپنی تمام حسرتیں پوری کر رہی تھیں

گھر کے تمام لوگ سونے جا چکے تھی یہاں تک کہ عالم بھی سارے دن کا تھکا اب آرام کرنے جا چکا تھا۔

اس وقت حال میں صرف تراب تھا اور اس کے آگے پیچھے بیٹھی۔ دانین انعم صنم اور عائزہ بیٹھی اپنی مستیوں میں لگی تھی۔

یار شادی کرنا بھی عذاب سے کم نہیں ہے اب تو جانے دو مجھے یار نیند آرہی ہے وہ کچھ واقفے کے بعد پھر بولا۔

اس عذاب سے آپ کی جان چھوٹ سکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اب آپ کو ایک گانا گانا ہوگا سنیہا بھابھی کے نام۔ صنم نے کہا۔

ہاں ہاں اب بہت ٹائم ہو گیا ہے پلیز اب آپ سنیہا بھابھی کے نام ایک پیارا سا گانا گا کر ہماری جان چھوڑیں انعم نے اس انداز میں کہا جیسے اس نے ان سب کو زبردستی بیٹھایا ہو۔

لیکن تراب نے فلحال خاموش کہنا بہتر سمجھا۔
کیا فائدہ شہزادی کے نام کا گانا گانے کا وہ کونسا سن رہی ہے اس نے کیسے بہانہ بنایا تھا

کوئی بات نہیں ہم آپ کی ویڈیو بنا کر شیئر کر دیں گے لیکن یہاں سے جان چھڑانے کے لئے آپ کے گانا تو گانا پڑے گا۔

دانین نے فوراً اس کے بہانے کو رد کیا۔ تراب اسے دیکھ کر ہمیشہ کی طرح مسکرا دیا نہ جانے کیا بات ہے کہ اس کے سامنے وہ بھی کوئی دوسری بات کرتا ہی نہیں تھا۔

اس لڑکی کا خوش رہنا اس کی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اسے بے حد عزیز تھی۔ یہ وہ پہلی لڑکی تھی جس کی خوشیوں کی دعا وہ دل سے کرتا تھا۔

ٹھیک ہے بھئی کیمرہ لے کر آؤں میں اپنی شہزادی کے لیے گانا گانے جارہا ہوں۔ان سب کو خود کو تکتے پا کر بولا تو عائزہ فوراً ہاں میں سر ہلا سے بھاگ کر کیمرہ لینے چلی گئی۔

اس کی سپیڈ سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اسے سب سے زیادہ ایکسائٹمنٹ اس کا گانا سننے کی ہے۔

ооооо

چاہتا ہوں تجھے سوچتا ہوں تجھے
ہر جگہ ہر لمحہ۔دیکھتا ہوں تجھے

تونے مجھ کو یوں بے قرار کیا
حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

عائزہ کے کیمرہ آن کرتے ہی اس سے گانا شروع کر دیا تو وہ چاروں خاموشی سے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئیں اس کی آواز میں شاید وہ سنیہا کے لئے اس کی محبت کو محسوس کر رہی تھیں۔

نہ سمجھا نہ جانا کیوں ہوا دیوانہ
تیری دھن میں جاناں خود سے ہوں بیگانہ

نہ سمجھانہ جانا کیوں ہوا دیوانہ

تیری دھن میں جاناں خود سے ہوں بیگانہ

تیرا خوابوں میں دیدار کیا۔

تیرا خوابوں میں دیدار کیا

حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

اس نے آخر میں گانا ختم کرنا چاہا تو جیسے وہ سب ہوش میں آئیں

ارے یہ کیا ایسے نہیں ابھی گائیں نادا پلیز ہمیں بھی تو پتا چلے کہ آپ نے سنیہا میڈم سے کتنا پیار کیا ہے۔انعم کے کہنے کی دیر تھی۔سب اس کے ساتھ شروع ہو گئیں تراب نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

تیری یاد آئے اب رہا نہ جائے

خیالوں میں میرے تم ہی مسکرائے

https://www.zubinovelszone.com

تیری یاد آئے اب رہا نہ جائے
خیالوں میں میرے تم ہی مسکرائے

پل پل تیرا انتظار کیا
پل پل تیرا انتظار کیا

حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا
حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

چاہتا ہوں تجھے سوچتا ہوں تجھے
ہر جگہ ہر لمحہ۔ دیکھتا ہوں تجھے

تو نے مجھ کو یوں بے قرار کیا
حد سے زیادہ صنم تجھ سے پیار کیا

اس نے مسکراتے ہوئے ان سب کو ہاتھ ہلایا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا اس بار کسی نے بھی اسے نہیں روکا تھا وہ ساری جیسے کسی اور ہی دنیا میں کھوئیں ہوئی تھیں۔

https://www.zubinovelszone.com

تراب اپنا حالِ دل بیان کر کے جا چکا تھا۔

اللہ میرے بھائی کی خوشیاں ہمیشہ سلامت رہیں۔ بہت دکھ دیے ہیں زندگی نے انہیں اب اور نہیں۔ صنم کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

جبکہ اس کے ساتھ ہی وہ سب اس کی دعا میں شامل ہوتیں آمین کہنے لگی۔

تراب سنیہا سے کتنی محبت کرتا تھا یہ وہ سب جانتی تھیں اس کی محبت کسی سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔

اس کا نام لیتے جو سکون تراب کے چہرے پر آتا تھا وہی کافی تھا اس کی محبت کا اندازہ لگانے کے لیے

۔

چل لڑکیوں اب اٹھو سب اور اپنے اپنے کمرے میں چلو کل صبح بارات لے کر جانا ہے۔

آل ریڈی ہم لوگ بہت زیادہ دیر کر چکی ہیں۔

اب اور نہیں صبح کوئی بھی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے کل بہت سارا کام ہے جو ہم سب نے مل کر کرنا ہے

میری ایک آواز پر تم سب مجھے یہاں ملو۔اور اگر کسی نے پھر مجھے نیند کا بہانہ لگایا تو تم لوگوں کے حق میں اچھا نہیں ہوگا میں ٹھنڈے پانی سے نہلاؤں گی دانین نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

ارے بھابی ادا کی شادی کی اتنی زیادہ ایکسائٹمنٹ ہے کہ ساری رات نیند ہی نہیں آتی اور پھر جب صبح جا کر آنکھ لگتی ہے تو آپ جگا لیتی ہیں۔

اب آپ ہی بتائیں اس میں ہمارا کیا قصور ہے عائزہ منہ بسور کر بولی
قصور تو تم لوگوں کو صبح بتاؤں گی میں چلو فٹافٹ یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔میں بہت تھک گئی ہوں

سب لوگ تھوڑی دیر آرام کر لو کیوں کہ کل کا سارا دن بہت بیزی ہونے والا ہے دانین نے ان سب کو بتایا اور خود بھی کمرے کی راہ لی

۔

عالم نے تو اس سے بہت سارے اشارے دیے تھے کمرے میں آنے کے۔لیکن وہ نہیں گئی کیونکہ اسے بہت سارا کام تھا عالم کے کسی بھی اشارے کو اس لیے اہمیت نہیں دی تھی جس پر وہ بھی اس سے ناراض ہوتا کمرے میں چلا گیا

اب تک تو یقیناً وہ سوچ چکا ہو گا اس کا ارادہ اسے منانے کا ہرگز نہیں تھا وہ تو آج چوری سے اس کی پینٹنگ دیکھنے والی تھی۔

جو مکمل کرنے کے باوجود بھی وہ اسے دیکھا نہیں رہا تھا جب کہ دانین اس کی منتیں ترلے کر بھی چکی تھی۔

لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس کی مزید منتیں نہیں کرے گی بلکہ وہ اپنی آنکھوں سے اس کمرے کا دروازہ کھول کر اپنی پینٹنگ دیکھ لے گی۔

OOOOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ سو رہا تھا۔ وہ بیڈ پر جانے کی بجائے دبے پاؤں چلتے پینٹنگ روم کی جانب آئی۔

ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ اسے احساس ہوا کہ کوئی اس کے پیچھے کھڑا ہے۔ اس کی چوری پکڑی جا چکی ہے لیکن وہ گھبرائی نہیں۔

https://www.zubinovelszone.com

وہ کیوں گھبراتی وہ کسی اور کی نہیں بلکہ اپنی تصویر دیکھنے جا رہی تھی اس میں کچھ بھی غلط نہیں تھا۔

عالم نے گلا کھنکار کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔تاکہ وہ اپنی اس کوشش سے باز آجائے لیکن دانین نے مڑ کر نہ دیکھا بلکہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔

اگر میں یہ کہوں کہ میری بیوی دنیا کی سب سے ڈھیٹ عورت ہے تو یہ غلط نہیں ہو گا۔وہ اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا

جبکہ دانین اس کی اتنی بڑی بات کو نظر انداز کر کے سامنے دیوار پر موجود اس پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی۔

سامنے دیوار پر فل سائٹ میں ایک خوبصورت پینٹنگ بنی ہوئی تھی جو صرف اس کی اکیلی ہر گز نہیں تھی۔

وہ عالم اور اس کی دونوں کی تھی۔اس تصویر میں اتنی خوبصورت تھی کہ دانین نظر جھپکنا بھول گئی۔

https://www.zubinovelszone.com

الفاظ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئے اس نے مڑ کا عالم کی جانب دیکھا جو اس کے چہرے کے ایکسپریشن سے رہا تھا۔

عالم نے اس کے ایکسپریشن دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھرا۔

کیا ہوا جانِ عالم کیا تصویر پسند نہیں آئی۔۔۔؟اس کے بالوں کو چومتا وہ بے حد نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

عالم یہ آپ نے بنائی ہے۔یہ تو بہت بہت بہت زیادہ خوبصورت ہے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ میں اتنی خوبصورت کا بھی لگ سکتی ہوں۔

تھینک یو سو چ مجھے اتنا خوبصورت بنانے کے لئے وہ اس کے سینے پر سر رکھ دیتے ہوئے بولی۔

میری کیا اوقات کہ میں تمہیں کچھ بناؤں گا۔ تمہیں تو بتانے والے بنایا ہے۔لیکن صرف میرے لیے بنایا ہے۔

وہ محبت سے کہتا اس کے بال سنوارنے لگا۔

بہت اچھا آرٹس ہوں میں اور بہت ساری تصویریں بنائی ہیں میں نے آو تھوڑا بہت ان پر بھی نظرِ کرم کردو۔ ویسے یہ تمہیں میں ہمارے ولیمے کی رات دکھانے والا تھا لیکن جیسا کہ تمہارا صبر کسی کام کا نہیں ہے یہاں بھی اپنے جوہر دیکھا گیا۔

اب سکون مل گیا ہوگا تمہیں۔۔۔۔ وہ اس کارخ دوسری پینٹنگ کی جانب مڑتا کہنے لگا۔

جبکہ اس کی کسی بھی بات کا بُرا منائے بغیر وہ حیرت سے ان سب تصویروں کو دیکھ رہی تھی

جو کہیں سے بھی ایک عام انسان کی تخلیق نہیں لگتے تھے ایسا لگتا تھا جیسے یہ کسی ماہر پرنٹر کا کام ہے۔

واو عالم آپ نے کتنی خوبصورت پینٹنگز بنائی ہیں۔ وہ خیرانگی سے ایک ایک تصویر کو چھو کر دیکھ رہی تھی جب آگے کچھ تصویروں کے بعد اسے صرف اور صرف اپنی ہی شکل نظر آئی۔

عالم یہ کیا یہ تو ساری تصویریں میری ہیں۔۔۔؟

https://www.zubinovelszone.com

اس نے مڑ کا عالم سے پوچھا تو وہ دیوار کے ساتھ لگا بس مسکرائے جارہا تھا۔

میں ہر اس کی تصویر بناتا ہوں جو مجھے بہت خوبصورت لگتی ہے۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تم سے ملنے کے بعد مجھے تم سے زیادہ اور کوئی بھی چیز خوبصورت نہیں لگی نین۔ تم پر تو عالم سلطان شاہ کی ہر سانس قربان۔ جب سے تم زندگی میں آئی ہو جینے کی وجہ مل گئی ہے۔

اب عالم سلطان شاہ کو اور کچھ نہیں چاہیے سوائے تمہارے چہرے کی مسکراہٹ کے وہ اسے ایک لمحے میں اپنے قریب کھینچتا اپنی دیوانگی اس کے چہرے اور گردن پر دکھانے لگا۔

اس کی شدتوں کے سامنے وہ بے بس سی ہونے لگی۔

اسے روکنا اس کے بس سے باہر تھا۔

عالم آپ نے وہ تصویر نہیں دکھائی جو آپ مکمل نہیں کر پائے تھے جو آپ نے میرے لئے بنانا شروع کی تھی ان سب میں وہ والی کونسی ہے۔

وہ اس کا دھیان اپنی طرف سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی جو کہ ایک ناکام کوشش ثابت ہوئی۔

اس تصویر کو نظر لگی تھی نین میں نے بہت کوشش کی اسے مکمل کرنے کے لیکن نہیں کر پایا ۔پھر اسے چھوڑ کر میں نے ایک نئی تصویر بنانی شروع کی عالم دیوار پر لگی بڑی سی پینٹنگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

اور ایک بار پھر سے اس کی گردن پر جھک گیا۔اپنے لبوں سے وہ اس کی صراحی دار گردن کو چھوتا چلا جارہا تھا دانین کی مذاحمت بھی اب کمزور ہوتی جارہی تھی۔جب وہ اچانک اسے اپنی باہوں میں بھر کر بیڈروم میں لے آیا۔

اسے بیڈ پر لیٹا کر وہ اسے لمحوں میں اپنے قریب کر چکا تھا۔

تم نے اپنی من مانی کی میں نے کچھ نہیں کہا۔اب میری بار تم خاموشی سے مجھے برداشت کرو۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے اسے اپنی بے حد قریب کر گیا۔

جبکہ اس کی بڑھتی ہوئی شدتوں سے دانین اندازہ لگا چکی تھی۔ کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے پینٹنگ روم میں قدم رکھ کر اور کتنی بڑی غلطی کر چکی ہے

oooo

بس کرو لالی ہر وقت ان کتابوں میں گھسی رہتی ہو اب بند کرو یہ کتابیں اور یہاں آ کر سو جاؤ۔ وہ کب سے بیڈ پر اس کا انتظار کر رہا تھا جبکہ لالی اپنے چار دن بعد ہونے والے پیپر کی تیاریوں میں مگن تھی

بس تھوڑا سا ہی رہتا ہے ابھی آجاتی ہوں شیر یہ تیار کر لوں پھر کل تو سینہا کی برات ہے بالکل ٹائم نہیں ملے گا کچھ بھی کرنے گا۔

اور اگر پیپر کی تیاری ٹھیک سے نہیں ہو گی تو پھر سے فیل ہو جاوں گی اور اس بار میں فیل نہیں ہونا چاہتی۔ اب آپ کو بھی یہ کہتے ہوئے فخر ہو گا کہ آپ کی بیوی گریجویشن نہ صحیح کم از کم ایف ایس سی کلیئر کر چکی ہے۔

وہ کچھ لکھتے ہوئے بولی۔ لیکن شیر کو اس کا اس وقت پڑھنا پسند نہیں تھا۔

لالی کل شادی کے بعد میں خود تمہیں پڑھادوں گا اس وقت یہاں آو۔ اور رات کو یہ سب کھول کر مت بیٹھا کرو آو ادھر شاباش مجھے نیند نہیں آرہی۔ وہ اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولا

شیر یہ لاسٹ پیررا گراف بس۔۔۔ وہ اس کی بات کو سمجھ کر بولی۔

لالی یار بند کرو یہ سب تمہاری پڑھائی تو جان کا عذاب ہورہی ہے نہ تمہیں کھانے کا ہوش ہے نہ سونے کا۔

زندگی میں صرف پڑھنا لکھنا ہی سب کچھ نہیں ہے ہاں یہ میری خواہش تھی کہ تم پڑھ لکھ کر ایک قابل انسان بن جاؤ لیکن میرا مطلب یہ نہیں تھا کہ تم پڑھائی کو ہی اپنا سب کچھ بنالو۔

ہر چیز ایک حد میں اچھی لگتی ہے اس کے علاوہ بھی تمہاری ایک زندگی ہے جیسے تم نظر انداز کر رہی ہو

ہاں میں چاہتا ہوں تم پڑھو لکھو لیکن یہ سب کچھ کر کے نہیں ہمیں اپنی زندگی میں ہر چیز کو وقت دینا ہوتا ہے اہمیت دینی ہوتی ہے ہم صرف ایک ہی چیز کے پیچھے نہیں بھاگ سکتے لالی سنیہا کی شادی ہو رہی ہے اور تم ان کتابوں میں گھسی ہوئی ہو

زرا ہوش کرو کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی آنکھوں کے نیچے ڈارک سرکلز بن رہے ہیں کل اس طرح سے جاوگی تم اپنی سہیلی کی شادی میں وہ اسے بے حد نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

لالی کب سے حیرت سے اسے دیکھے جارہی تھی جو آج پہلی بار کہہ رہا تھا کہ پڑھائی کے علاوہ کچھ اور کرے

شاید وہ ٹھیک کہہ رہا تھا پچھلے کچھ وقت سے وہ سوائے پڑھائی کے اور کسی چیز کے بارے میں سوچ ہی نہیں رہی تھی

جو شاید نہیں یقینا بہت غلط تھا اس نے تو شیر پر بھی دھیان دینا کم کر دیا تھا وہ کب آتا تھا کب جاتا تھا اسے خبر تک نہیں ہوتی تھی

https://www.zubinovelszone.com

سنیہا کی شادی میں وہ پوری طرح سے حاضر تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کا دماغ پڑھائی میں ہی اٹکا رہتا

وہ پڑھ لکھ کر شیر کی خواہش پوری کرنا چاہتی تھی لیکن یہ سب کچھ نہیں کر سکتی تھی جو وہ کر رہی تھی اس نے آہستہ سے کتابیں بند کی اٹھ کر بیڈ پر چلی آئی

اور اس کے سینے پر سر رکھ کر گہری سانس لے کر بولی اگر میں فیل ہوئی نہ زکوٹا جن تو سارا الزام آپ پر ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھے آنکھیں بند کر چکی تھی شیر نے مسکرا کر اس کے گرد اپنی باہیں پھیلائیں

بے فکر رہو زکوٹی پچھلے کچھ دنوں میں تم نے جتنی پڑھائی کی ہے نہ مجھے یقین ہے تمہارے فیل ہونے کے کوئی چانس نہیں ہیں وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتا اس کے معصوم چہرے پر جھکا لالی کھلکھلا کر اس کی باہوں میں سمیٹ گئی۔

oooo

صبح ہوتے ہی پاکیزہ بیگم ان کے گھر پر تھی آج تو بارات جانے والی تھی تو پاکیزہ بیگم کا یہاں اس وقت آنا ان کے لیے کا حیران کن تھا

وہ بہت سالوں کے بعد حویلی میں آئی تھیں اور آتے ہی حیدر شاہ سے ملنے کے خواہش کا اظہار کرنے لگیں۔

یہ بات سب لوگوں کو پریشان کر گئی تھی۔پاکیزہ بیگم اور حیدر صاحب کبھی بھی ایک دوسرے کو اس حد تک پسند نہ کرتے تھے کہ وہ ایک دوسرے سے ملنے کی خواہش کرتے۔

لیکن کے بلاوے پر حیدر صاحب فوراًان کے پاس آ گئے تھے۔

انہوں نے بہت احترام سے انہیں بیٹھنے کے لیے کہا۔پاکیزہ بیگم نے کے ساتھ نرجس بیگم سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تو پریشانی مزید بھر گئی۔

لیکن یہ الگ بات تھی کہ وہ ان کے لیے کوئی بُری نہیں بلکہ اچھی خبر لائی تھی۔

میں سٹہ وٹہ پر بالکل یقین نہیں کرتی حیدر بھائی لیکن میں مجبور ہوں اپنے بیٹے کی خواہش پر۔وہ صنم سے شادی کا خواہش مند ہے۔

میں جانتی ہوں صنم کے لئے بہت سارے اچھے رشتے آئے ہیں جو قابل غور ہیں لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ پہلے گھر میں موجود اس رشتے پر غور کریں اگر آپ کا جواب ہاں ہو گا تو ہم سنیہا اور تراب کے ساتھ ہی ان دونوں کی بات چلائیں گے۔

اور اگر آپ کا جواب نہ ہو گا تو بھی کوئی ناراضگی نہیں۔آپ اپنی بیٹی سے اس بارے میں ضرور پوچھیے گا اب میں چلتی ہوں آپ کے جواب کی منتظر رہوں گی وہ اٹھتے ہوئے بولیں۔

حیدر صاحب کا دل کیا کہ وہ ابھی اس رشتے کے لیے ہاں کر دیں اسی کے تو وہ منتظر تھے لیکن ابھی وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

کیونکہ وہ صنم سے پہلے پوچھنا چاہتے تھے۔روحان کا رشتہ ان کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا یہ ان کی خواہش تھی انہیں یقین تھا کہ صنم ان کی خواہش کو رد نہیں کرے گی لیکن پھر بھی اس سے پوچھنا کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے

ooooo

زایار مجھے جانا ہے آج بارات آنے والی ہے۔ہادی پتہ نہیں باہر کیا کر رہا ہو گا پتہ نہیں لالی نے اسے تیار بھی کیا ہو گا یا نہیں اور آپ کو اپنی من مانیوں سے فرصت نہیں۔وہ اس کے قریب سے اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن زایار اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا۔

زایار کو موسمی بخار تھا جس پر سکندر صاحب نے اسے آرام کرنے کو کہا تھا۔پہلے تو زایار آرام کرنے پر راضی نہیں تھا لیکن شیر کے سارے کام سنبھال لینے پر۔وہ بھی ریلکیس ہو گیا۔

اب وہ خود تو آرام کر ہی رہا تھا لیکن پازیب کو بھی اپنے ساتھ کمرے میں قید کر لیا تھا۔

تم بے فکر رہو لالی اب تک تمہارے شہزادے کو تیار کر چکی ہو گی۔

تم بس میرے پاس رہو دیکھو تمہارا شوہر کتنا بیمار ہے۔وہ اس کا ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھتا مسکین سی شکل بنا کر بولا۔

توبہ ہے زایار کیا بہانے لگاتے ہیں آپ تو بچوں سے بھی آگے ہیں. ہادی بھی ضد کے معاملے آپ سے بہت پیچھے ہے. وہ اس کا حصار توڑتی ہوئی بولی لیکن زایار نے اسے پھر سے قید کر لیا۔

اب جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں سنبھالو۔۔وہ اسے مزید اپنے قریب کرتا اس کے چہرے پر جھکا جب اچانک کمرے کا دروازہ کھول کر ہادی اپنے ہاتھ میں گھوسہ تھامے اندر آیا

ماما یہ شوز چھبتا ہے وہ گھوسہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے معصومیت سے بولا جبکہ زایار اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا اس کی تیاری دیکھنے لگا۔وہ سچ میں ان کی زندگی کا شہزادہ تھا۔

آج وہ دونوں باپ بیٹا آج ایک جیسے کپڑے پہنے والے تھے۔ہافی تو ایک دم تیار تھا پازیب ہادی کے گھوسے کا آپریشن کر کے تیار ہونے والی تھی۔ جبکہ اب زایار بھی مستیاں چھوڑ کر اٹھ گیا

oooo

oooooo

بارات کا ویلکم بہت دھوم دھام سے کیا گیا تھا۔

اس شادی سے صرف تراب اور سنیہا کے دل کی دنیا ہی ایک نہیں ہوئی تھی بلکہ دو خاندانوں کی دشمنی بھی دم توڑ چکی تھی

پورا گاؤں شادی میں شریک تھا۔کوئی دشمنی نہیں کوئی اونچ نیچ نہیں ہر کوئی اس شادی کو فل انجوائے کر رہا تھا۔

سب لوگ خوشی سے دعائیں دے رہے تھے۔شادی کی رسم ہنسی خوشی ادا ہوئی۔نکاح کے بعد خوب فائرنگ اور آتش بازی کی گئیں۔

ہر طرف شور شرابا مچا ہوا تھا۔

سنیہا پر سب سے پہلا حق آپ کا صفدر شاہ آج تک لوگ یہی کہتے ہیں کہ بہو نہیں بیٹی لے کر جا رہا ہوں۔لیکن میں بیٹی نہیں بہو لے کر جا رہا ہوں کیونکہ اسے بیٹی کہنے کا حق مجھ سے کہیں زیادہ آپ کو ہے۔

مجھے یقین ہے آپ میری غلطیوں کو معاف کر دیں گے۔جو کہا سنا سب کے لئے معذرت آج سے ایک نئی شروعات ہو گی وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے کہنے لگے تو صفدر شاہ نے ان کے ہاتھ تھام لیے۔

ہم نئی شروعات کرنے جارہے ہیں واصف شاہ ہاتھ جوڑ کر نہیں گلے مل کر سنیہا پر آپ کا بھی پورا حق ہے آپ چاہے اسے بیٹی بنا کر لے کر جائے یا بہو انہوں نے مسکراتے ہوئے انہیں گلے لگا کر کہا۔

سنو مجھے اتنے حقدار نہیں پسند تم پر صرف میرا حق ہے وہ ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی جب تراب کی آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

اس کے کہنے کے دیر تھی کہ سنیہا کی جھکی ہوئی گردن مزید جھک گئی اس کے سامنے کچھ کہنے کی ہمت تو اس میں پہلے دن سے نہیں تھی اب کہاں سے ہوتی۔

کیا ہوا تمہاری گردن کیوں جھکی ہوئی ہے میرے خیال میں یہ لیپا توپی بہت زیادہ نہیں ہو گئی ۔تمہیں بھلا ان سب چیزوں کی کیا ضرورت تھی۔اور کروا ہی لیا تھا یہ سب کچھ تو گھونگھٹ تو لیتی۔

میرا حق کتنی آسانی سے بانٹ رہی ہو تم ان سب لوگوں میں اس کا الگ سے حساب لوں گا۔وہ اسے دیکھتے بلکہ گھورتے ہوئے بولا۔

میں نے منع کیا تھا پر لالی نہیں مانی دلہن کو تو سولہ سنگھار کیے جاتے ہیں یہ تو صرف چند ایک ہیں ۔وہ بے حد مدہم آواز میں بولی تا کہ تراب کے علاوہ اور کوئی بھی سن نہ پائے۔

ہاں بے شک کیے جاتے ہیں لیکن شاید تمہیں یہ نہیں پتا کہ شوہر کے علاوہ ان سولہ سنگھار کو دیکھنے کا حق اور کوئی نہیں رکھتا۔ خیر تم سولہ کیا ساٹھ سنگھار کر لو۔ لیکن میرے لیے تب بھی وہی گیارہ ماہ کی چھوٹی سی سنیہا رہو گی جو میری نکاح میں آئی تھی۔

وہ چھوٹی سی معصوم سی شہزادی جو آج بھی میرے دل کے ہر کونے پر راج کرتی ہے تمہارا یہ ہار سنگھار سب کچھ دلکش ہے۔ لیکن یاد رکھنا ہے تراب حیدر شاہ تمہارے ہر روپ پر مرتا ہے ۔لیکن یہاں تم تراب حیدر شاہ کے ساتھ ناانصافی کر گئی ہو۔

صرف اُس کا حق سب میں بانٹ کر۔ وہ پھر سے بولا۔
جب سنیہا نے لالی کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا اس کا اشارہ ملتے ہی وہ اس کے پاس آگئی۔

کیا ہوا سنیہا سب ٹھیک تو ہے وہ اس کے پاس جھک کر پوچھنے لگی
ہاں سب کچھ ٹھیک ہے بس پلیز یہ دوپٹہ میرے چہرے پر ڈال کر گھونگھٹ کر دو اس نے ریکویسٹ کی تھی۔

https://www.zubinovelszone.com

اس کے کہنے کی دیر تھی کہ لالی تراب کو دیکھ کر مسکرائی

آپ کو بھی یہ خاندانی بیماری ہے مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا۔اس گھر کے سارے مرد ایک جیسے ہیں۔وہ اس کا دوپٹہ اس کے چہرے پر ڈالتے ہوئے بولی۔

اس معاملے میں اس خاندان کے سارے مرد ایک جیسے ہیں ہم اپنی ملکیت کسی اور کو کیوں دیکھنے دیں وہ ڈھیٹ بنا ہوا بولا تو لالی نے سنیہا کا پورا چہرہ کور کر دیا۔

اوکے جناب اب میں کچھ نہیں کہتی آپ کی دلہن کا چہرہ پوری طرح سے چھپ چکا ہے اب آپ کے علاوہ اسے کوئی نہیں دیکھ پائے گا۔لالی نے ہار مانتے ہوئے کہا تو تراب مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

جبکہ اپنی بات کا مان رکھنے پر وہ سنیہا کا ہاتھ تھام کر پوری محفل میں چوم چکا تھا۔ جس پر سنیہا پورا کانپ کر رہ گی وہ تو شکر تھا کہ اس کی یہ حرکت انعم اور لالی کے علاوہ اور کسی نے نہیں دیکھی تھی

لیکن دونوں کو مسکراتے دیکھ کر بھی اسے کسی قسم کوئی شرمندگی نہیں ہوئی تھی۔

کیونکہ باقول سب کے سینہا اب اس کی تھی تو وہ کیوں اسے چھونے کے لیے کسی کی اجازت کا انتظار کرتا۔

لیکن سنیہا کا لریتا وجود اس بات کی گواہی تھا کہ سب کے سامنے یہ حرکت کر کے اس نے غلطی کر دی ہے۔اور آئیندہ کے لیے اسے احتیاط کرنی ہو گی۔سب کے لیے نہیں اپنی شہزادی کی خوشی کے لیے

•••••

۔شادی جتنی دھوم دھام سے ہوئی رخصتی اتنی ہی سادگی سے کی گئی۔

قرآن پاک کے سائے میں جب شیر اور زایار نے اسے رخصت کیا تھا ان دونوں کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

یہ وقت اس گھر کے ہر فرد کیلیئے بے حد مشکل تھا۔صفدر شاہ کی آنکھیں نم تھیں لیکن وہ اپنے آنسووں پر کنڑول کرتے اسے خوشحال زندگی کی دعائیں دیتے تراب کے ساتھ رخصت کر گئے

روحان نے رسم میں حصہ نہیں لیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی شیر اور زایار نے بہت کوشش کی تھی اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھنے کی۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن شاید وہ شرمندگی کی وجہ سے بھی زیادہ آگے نہ آسکا اس نے سنیہا کو کبھی زیادہ اہمیت نہ دی تھی اور نہ ہی بھائی کا مان کہ آج اس کی رخصتی کی رسم پر کوئی حق رکھتا اسی لیے وہ زیادہ پیچھے ہی رہا ساری رسم شیر اور زرایار نے اکیلے ہی ادا کی تھی۔

ہاں لیکن اسے دو تین بار موٹا کہہ کے اپنے بھائی ہونے کا فرض ادا کر چکا تھا جس کے بعد سنیہا موڈ بھی اچھا خاصہ بن گیا اسے دیکھتے ہی وہ پھیلا کر بیٹھ جاتی جس پر وہ مسکرا دیتا

پھر سنیہا سب کو اداس چھوڑ کر اپنے پیا گھر رخصت ہو گئی۔
لالی کے تو آنسو بھی نہیں رک رہے تھے۔اس نے تو کبھی سنیہا سے دور جانے کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔ لیکن شیر نے اسے سمجھایا کہ آج نہیں تو کل اسے جانا ہی تھا اس کی خوبصورت زندگی کی دعائیں کرو آنسو مت بہاؤ

دعا کرو کہ اس کی آنے والی زندگی آسان اور خوشحال ہو۔ شیر کے بعد باری باری سب نے اسے سمجھایا تھا۔اتنا تو پاکیزہ بیگم بھی نہیں روئی تھی جتنا کہ لالی روئی۔ پھر فیصلہ یہ ہوا کہ صبح سویرے وہ خود سنیہا کا ناشتہ لے کر جائے گی تب جا کے اس کا موڈ تھوڑا ٹھیک ہوا

ooooo

https://www.zubinovelszone.com

یہ کیا چیک اسے تو مزا ہی نہیں آئے گا ہمیں نہیں چاہیے آپ ہمیں کیش دیں وہ بھی جتنا ہم مانگے اتنا ایسے نہیں ہوتی رسم ہم نہیں مانتے اس چیک کو۔

انعم تراب کا دیا ہوا چیک اسے واپس کرتے ہوئے بولی انہیں اس طرح سے یہ رسم ہر گز نہیں کرنی تھی۔

دیکھو لڑکیوں ابھی کے لیے رکھ لو کل کیش لے لینا وہ بھی منہ مانگی۔اس وقت میرا راستہ چھوڑ دو ۔میری شہزادی میرا انتظار کر رہی ہے۔وہ ان سب سے بولا جو اس کا راستہ بلاک کر کھڑی تھی

نہیں نہ ادا اسے تو مزا ہی نہیں آئے گا۔بنا لڑے بنا جھگڑے کیا فائدہ۔عائزہ منہ بسور کر بولی۔

عائزہ بیٹا لڑائی جھگڑا کرنے سے گناہ ملتا ہے۔وہ اسے سمجھانے لگا۔
اور اب بھائی کی شادی میں کہیں تم جہنمی مت ہو جانا وہ اسے ڈرا رہا تھا چلو اب جلدی سے یہاں سے نکلو اور اپنے کمرے میں جاؤ صبح کتنا کام ہے صنم کا نکاح ہے صبح

صنم جاو جا کر سو جاو صبح نکاح ہے تمہارا اس طرح منہ بگاڑ کر بیٹھو گی تو روحان نکاح سے پہلے ہی بھاگ جائے گا جاو شاباش وقت مت برباد کرو وہ زبردستی اس کا رخ مڑ کر بولا۔

وہ جو پہلے ہی اچانک روحان کے ساتھ ہونے والے نکاح سے بولائی بولائی پھر رہی تھی۔اس بار نظریں جھکا کر تراب کا راستہ صاف کر گئی۔

کیا تمہیں الگ سے سمجھانا ہو گا تمہارا شوہر پوری شادی میں تمہیں ڈھونڈتا رہا ہے تمہارا انتظار کرتا رہا ہے اور تم۔۔۔کچھ ہوش ہے لڑکی۔شادی میں ہر لڑکی کا دھیان تمہارے شوہر پر تھا اور تمہیں ہوش ہی نہیں ہے ڈاکٹر صاحب الگ سے لڑکیوں کا علاج کر رہے تھے۔
کچھ کو تو اپنا کارڈ بھی دے رہے تھے کہ ان کے ہسپتال میں آ جائے۔ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ ڈاکٹرز سکن پرابلمز کا بھی علاج کرتے ہیں۔وہ اس انداز میں بولا کہ انعم سچ مچ میں حیران رہ گئی

کیا سکن پرابلم۔۔۔یہ بات تو مجھے بھی نہیں پتہ تھی ابھی جا کر پوچھتی ہوں ان جناب سے انعم کے وہاں سے نکلنے کی دیر تھی کہ تراب کا سارا دھیان اس بار دانین پر آگیا۔جو سینے پہ بازو لپیٹے اسے دیکھ رہی تھی۔

میں نہیں ٹلنے والی تراب ادا میں پہلے بتا رہی ہوں میرے اوپر آپ کا کوئی بہانہ نہیں چلے گا وہ منہ پھولا کر بولی تو تراب نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی چومی

https://www.zubinovelszone.com

میری گڑیا مجھے کوئی اعتراض نہیں کیونکہ تمہیں سنبھالنے کے لیے تمہارا باڈی گارڈ موجود ہے ۔تراب نے مسکراتے ہوئے پیچھے کی جانب اشارہ کیا اور اس کے ساتھ ہی خود کمرے میں بند ہو گیا اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھٹکھٹا کر اسے واپس باہر بلاتی کسی نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا تھا۔

حد ہے بیوی یہاں شوہر اپنی بے تابیاں سمیٹ کے بیٹھا ہے اور تمہیں ان سب سے ہی فرصت نہیں شرم آنی چاہیے تمہیں اس طرح سے کسی کو تنگ کرتے ہوئے۔اپنے شوہر کی نا سہی کسی دوسرے کے شوہر کی تو فکر کرو۔

وہ قدم قدم اسے اٹھائے اپنے کمرے کی جانب جاتے ہوئے بولا
عالم میں ابھی تراب ادا کو بہت تنگ کرنے والی تھی کہ آپ ٹپک پڑے آپ کو ایسے نہیں آنا چاہیے تھا نا اتنا مزا آرہا تھا انہیں تنگ کرتے ہوئے۔اور پلیز مجھے نیچے اتاریں کوئی دیکھ لے گا تو کیا سوچے گا۔

اس کی باہوں میں دانین کا دھیان کبھی سیڑھیوں سے نیچے کی جانب تھا تو کبھی آگے پیچھے کے تمام کمروں کی طرف۔

ہر کوئی تمہاری طرح نہیں بیٹھا سب آرام کرنے جا چکے ہیں بس تمہیں اپنے شوہر کو تڑپانے کیلئے کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے۔

اب بولنا بند کرو فی الحال مجھے اور میری بے تابیوں کو راحت پہنچانے کا کوئی انتظام کرنے دو۔ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بے حد محبت سے بولا۔

ساتھ ہی اس کے گلے میں موجود بھاری ہار نکال کر ایک سائیڈ پر رکھ دیا جو اس کے کام میں کافی رکاوٹ پیدا کر رہا تھا۔

عالم میں چینج کر کے آ جاؤں میں کافی ان ایزی ہوں اس ڈریس میں وہ اپنے کپڑوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی

نہیں اب تم مجھ سے ایک سیکنڈ کے لئے بھی دور نہیں جاؤ گی اور جہاں تک تمہاری ان ایزی ہونے کی بات ہے تو میں کس دن کام آؤں گا اس کا دوپٹہ ایک سائیڈ پے کرتے ہوئے وہ اس کی فراک کے ڈوریاں کھولتا اسے مزید اپنے قریب کر گیا تھا۔

جبکہ دانین نے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے خوشی سے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا۔عالم نے اسے خود میں سمیٹتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی دسترس میں لیا۔

کل تراب اور سنیہا کے ساتھ ساتھ ان دونوں کا بھی ولیمہ تھا دادا جان نے تو ساری رسم کرنے کے لیے کہا تھا لیکن عالم نہیں مانا وہ اپنی دانین سے ایک سیکنڈ بھی دور نہیں رہنا چاہتا تھا

جبکہ دانین اپنے ولیمے پر ہی بے حد خوش تھی کیونکہ عالم نے اسے دلہن بننے کی اجازت دے ڈالی تھی لیکن اس شرط پر کہ وہ گھونگھٹ میں ہی رہے گی۔

دانین کو دلہن بنا تھا اور اسے صرف اور صرف اپنے عالم کے لئے ہی دلہن بنا تھا کون سا اس نے اپنا سجا سنوارا روپ ساری دنیا کو دکھانا تھا وہ تو بس اسی بات پر خوش تھی کہ وہ دلہن بننے والی تھی ۔اسی لئے تو عالم کی شرط کو ہنسی خوشی قبول کر چکی تھی۔

ایک ہفتے کے بعد وہ سب لوگ ہنی مون کے لئے دبئی جا رہے تھے۔ یہ تقریبا تین ہفتوں کا ٹور تھا

اس کی زندگی بہت خوشحال اور پر سکون ہو چکی تھی عالم کا ہر انداز اس کے لیے بے حد محبتیں سمیٹے ہوئے تھا

اس کے لئے آگے بڑھنا مشکل تھا لیکن اللہ کی رضا میں خوش رہ کر اس نے عالم کو ہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو بھی ایک نیا موقع دیا تھا بے شک اللہ کے حکم میں ہی سکون ہے اطمینان ہے

عالم کو اس نے دل سے معاف کیا تھا۔اور صرف عالم کو ہی نہیں آج اقصیٰ بھی آئی تھی اس سے معافی مانگنے کے لیے اس سے گلے شکوے سب اپنی جگہ لیکن اس کی شادی کی بات سن کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔

تبھی تو وہ اتنی پر سکون ہو گئی تھی اب ایک خوبصورت زندگی اس کی منتظر تھی۔ جس میں عالم اس کا ہمسفر تھا اسے اور کسی چیز کی چاہ نہیں تھی

OOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو سنیہا دلہن بنی اس کی سیج پر بیٹھی ہوئی تھی۔
اس کے قریب آتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے میں اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔

سنیہا حیرانگی سے اس کے ردعمل کو دیکھ رہی تھی جو اس کے گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔

وہ جانتی تھی آج وہ کوئی دیوار ان دونوں کے بیچ رہنے نہیں دے گا لیکن اس قدر بے تابی تراب کی بے تابیاں اپنے عروج پر تھی آج سے روکنے والا کوئی نہیں تھا۔ سنیہا کو خود میں قید کئے وہ اس نازک جان پر ظلم کئے جارہا تھا

جب کہ وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی جب تراب نے اس کا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہوئے اس کی کمر کے پیچھے لاک کر دیا سنیہا کی سانسیں رکنے لگی تھی۔ لیکن وہ تو کوئی ظالم دیو بنا ہوا تھا۔ آج تو وہ اس پر کسی قسم کا رحم کھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

سانسوں کی قید کا دورانیہ بڑھنے لگا سنیہا کی ایک آنکھ سے آنسو چھلک پڑا۔ جس کا بھیگا پن وہ اپنے چہرے پر محسوس کر کے اس سے الگ ہوا۔ اس کی نظروں میں ناگواری صاف جھلک رہی تھی۔

اب کیوں رو رہی ہو۔۔۔۔؟ اس نے ذرا سختی سے پوچھا تھا اب اس کے آنسو اسے بالکل بے وجہ لگے تھے۔

آپ بہت گندے ہیں۔ ویسے تو ہر وقت شہزادی شہزادی کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ اتنے ظالم بن گئے ہیں ایسے کون کرتا ہے اپنی شہزادی کے ساتھ۔ وہ بھیگی آنکھوں سے بولی۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا میں نے کون سا ظلم کر دیا ہے تم پر جو تم مجھے ظالم کہہ رہی ہو وہ بالکل انجان بنا پوچھ رہا تھا۔

یہ جو آپ کر رہے ہیں کیا یہ ظلم نہیں۔۔۔؟اس کا اشارہ اپنے لبوں کی جانب تھا جہاں خون کا ننھا سا قطرہ وہ اسے دکھا رہی تھی۔

یہ ظلم نہیں شہزادی میرا حق ہے۔جو میں تم سے ہر حال میں وصولوں گا۔اب تم اسے ظلم کہو یا محبت برداشت تو تمہیں کرنا ہو گا۔میرا پیار کرنے کا انداز ذرا الگ ہے وہ۔لاپرواہ انداز میں کہتا اس کی گردن پر جھک گیا۔

اس کے لب جگہ جگہ اس کی گردن پر اپنی محبت کی نشانیاں چھوڑ رہے تھے لیکن اس بار اس کا انداز پہلے کی بانسبت تھوڑا نرم تھا۔اس بار سنیہا نے کسی قسم کی کوئی مزاحمت نہیں کی تھی اسے غصہ دلا کر وہ اپنی جان عذاب نہیں کر سکتی تھی۔

مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔؟وہ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بے حد نرم انداز میں پوچھ رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

نہیں ایڈونچر کے لئے آپ جیسے کھڑوس سے شادی کی ہے۔ وہ بھنا کر بولی وہ اب تک نہیں سمجھا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے تبھی تو اس سے نکاح کے لئے راضی ہوئی ہے۔

بہت اچھی بات ہے اب اصلی ایڈونچر کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ شادی ایڈونچرز سے بھرپور ہے ۔اپنی گردن پر چبھن محسوس کرتے ہی وہ سسک اٹھی تھی۔ جبکہ تراب مسکرا کر اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ گیا۔اب اس کے انداز میں نرمی تھی وہ بہت محبت سے اسے چھور رہا تھا۔

پہلی رات ہم محبت کی رات بناتے ہیں۔ آنے والی ہر رات تمہیں ایک نئے ایڈونچر سے ملواوں گا ۔وہ چاہت سے اس کے پور پور کو چومتے ہوئے بولا۔جب کہ سنیہا کو احساس ہو چکا تھا کہ ایڈوینچر کا لفظ استعمال کر کے اس نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔

تراب سچ میں اسے ہر دن ایک نیا ایڈونچر دکھانے والا تھا جس کے لئے اس کی نازک جان ہر گز تیار نہیں تھی لیکن تراب رحم کرنے یا پیچھے ہٹنے والوں میں سے ہر گز نہیں تھا اس بات کا اندازہ تو وہ اس کی نرمیوں میں موجود شدتوں سے ہی لگا چکی تھی

OOOOO

چھ ماہ بعد

صنم دلہن بنی سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جبکہ اس کے اوپر سنیہا۔انعم۔دانین اور عائزہ خوبصورت سرخ پھولوں کا چھت بنایا ہوا تھا۔

چھ مہینے پہلے اسے روحان کے نکاح میں دیا گیا تھا۔لیکن رخصتی سے پہلے روحان نے یہ کہہ دیا کہ ابھی رخصتی نہیں چاہتا کیونکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا ہے

وہ اپنی بیوی کی مکمل ذمہ داری اٹھائے گا اس کے فیصلے نے صفدر شاہ ک سینہ چوڑا کر دیا۔حیدر صاحب نے اپنی بیٹی کی خاطر اسے چھ ماہ کا وقت دیا۔چھ مہینے کے اندر ہی وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو چکا تھا۔

جس میں زایار اور شیر کے ساتھ ساتھ تراب اور عالم نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا اور آج بارات لے کر دھوم دھام سے ان کی دروازے پر کھڑا تھا۔

دانین آرام سے چاو یار یہ پہلے ہی کہا تھا تمہیں یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم نے میری بات نہیں مانی نہیں اور تم نے یہ والے جوتے کیوں پہلے ہی کوئی آرام دہ پہنتی۔پہلے ہی

https://www.zubinovelszone.com

ڈاکٹر نے زیادہ احتیاط کے لئے کہا ہے اور تمہیں اپنی کوئی فکر نہیں ہے صنم اس کے نازک سے سینڈل دیکھتے ہوئے بولی۔

ص

نم دلہن تم ہو میں نہیں ایک عالم کیا کم ہے جو تم بھی اماں بن کے آجاتی ہو۔ تنگ آگئی ہوں میں ان پابندیوں سے اب خاموش رہو میری بہن کی شادی ہے مجھے انجوائے کرنے دو وہ منہ بنا کر بولی تو صنم نے اسے سہارا دینے کے لیے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دانین پانچ ماہ سے پریگنیٹ تھی۔ اور پورے حویلی والوں نے اسے ہتھیلی کا چھالا بنا دیا تھا جبکہ اس کی پابندیاں دیکھتے ہوئے یہ پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے سنیہا ایک دم چپ تھی تراب کے علاوہ اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا تھا۔

جبکہ تراب نے خود اس پر اتنی ساری پابندیاں لگا دی تھی کہ اب وہ کسی اور کی پابندیاں ہینڈل نہیں کر سکتی تھی۔ اس لئے وہ خود تو خاموش تھی ہی لیکن تراب کو بھی قسم دے کر چپ کرر کھا تھا۔

آج رخصتی کی رسم ادا ہوتے ہیں ان سب کو ہسپتال جانا تھا جہاں سے پازیب ایک پیارے سے صحت مند بچے کو جنم دیا تھا

ان کے خاندان کی خوشیاں لوٹ آئی تھی چھوٹے چھوٹے بچوں کی کلکاریاں حویلیوں کی رونقوں کو دوبالا کر گئی تھیں ایسے میں صنم کی رخصتی نے ان کی خوشیوں کو چار چاند لگا دیے تھے۔

○○○○○

ہاں بریرہ بولو میٹنگ کیسی رہی تھی اد سے فون اٹھاتے ہی پوچھا تھا

زایار میٹنگ تو کافی اچھی رہی ان لوگوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ انہیں میری پریزنٹیشن بہت زیادہ پسند آئی ہے لیکن پھر بھی مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے یہ نہ ہو کہ وہ لوگ انکار کر دے یں بریرہ کافی پریشان لگ رہی تھی

پریشان مت ہو ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو گا تم نے اپنا ہنڈریڈ پرسنٹ دیا ہے مجھے یقین ہے کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی تم بس اپنا کونفیڈنس برقرار رکھنا ان کو لوگوں کو یہ لگنا چاہیے کہ یہ ڈیل تمہارے لیے نہیں بلکہ ان کے لیے ضروری ہے تبھی تم بزنس میں کامیاب ہو پاؤ گی

وہ اسے سمجھاتے ہوئے پھولوں کا بڑا سا لئے ہسپتال کے اندر داخل ہوا

جہاں پازیب بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنے ننھے سے فرشتے کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جبکہ ہادی صوفے پر موبائل فون میں مصروف تھا ان دونوں کی دعاؤں سے کہیں زیادہ شدت ہادی کی دعاؤں میں تھی

وہ تو اپنے کرکٹ پارٹنر کو پا کر اتنا خوش تھا کہ اس کے ناچ گانے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

جبکہ دوسری طرف الٹرا ساؤنڈ کے بعد کے لالی کو پتہ چلا تھا کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہونے والی ہے ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ایف ایس سی کے بعد شیر نے خود ہی اس کی پڑھائی رکھوا دی تھی۔

لالی کی پڑھائی اس کی شادی شدہ زندگی پر بری طرح اثر انداز ہو رہی تھی لالی کا خود بھی پڑھائی میں زیادہ انٹرسٹ نہیں تھا

وہ اب شیر بھی اس پر کسی قسم کی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا لالی جب سے پریگننٹ ہوئی تھی وہ تو اس کی پریگنسی کا ایک موومنٹ انجوائے کر رہا تھا۔

کیا کہہ رہی ہیں بریرہ آپی اس کے لبوں کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتے ہوئے وہ مسکرا کر پوچھنے لگی

کچھ خاص نہیں اس نے اپنی پہلی پریزنٹیشن دی تھی جو کافی اچھی رہی ہے لیکن پھر بھی کافی نروس ہو رہی ہے تم بات کرو بریرہ سے تب تک میں اپنے چھوٹے شیطان سے دو دو ہاتھ کر لیتا ہوں وہ موبائل اس کی طرف بڑھاتا اپنے بیٹے کو اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا۔

جبکہ ہادی وہیں صوفے پر بیٹھا پازیب کے موبائل سے اچھے اچھے نام سرچ کر رہا تھا جو اس نے اپنے ننھے منے بھائی کا رکھنا تھا۔

کیسی ہو پازیب اور کیا نام رکھا تمہارے شیطان نے میرے چھوٹے سے فرشتے کا اس نے پازیب سے حال چال پوچھتے ہوئے کہا۔

میں تو ٹھیک ہوں مگر ابھی کوئی بھی نام پسند نہیں آیا ہادی کو اس نے ایک نظر ہادی کو دیکھا جو ہر نام پہ منہ بنا رہا تھا

لگتا ہے جب تک ہادی کو کوئی نام پسند آئے گا تب تک ہادی کی ایک بہن بھی دنیا میں آ چکی ہو گی بریرہ نے ہنستے ہوئے بے تکلفی سے کہا تو پازیب بھی ہنسی

چلواب تم ان فیملی مومنٹس کو انجوائے کرو تب تک میں اپنی نیکسٹ پریزینٹیشن کی تیاری کرتی ہوں۔ بریرہ نے فون رکھتے ہوئے کہا تو اس نے بھی مسکرا کر اسے خدا حافظ کر دیا

اسے بریرا کا انداز بے حد پسند تھا وہ کافی زیادہ بدل چکی تھی وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی تھی ایک بزنس وومین کے طور پر اپنے آپ کو متعارف کروا چکی تھی جس میں زایار اس کا پورا پورا ساتھ دے رہا تھا اپنی جائیداد کو اس نے غلط طریقے سے استعمال ہر گز نہیں کیا تھا

اپنا بزنس اس نے اپنے بابا کے نام پر شروع کیا تھا زایار کو یقین تھا ایک دن اس کا بزنس اسے بے حد کامیاب ہو گا

وہ ضرور کامیاب بزنس وومن بنے گی زایار کو بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کرنا اس کے لئے مشکل تھا لیکن زایار کے سائے کے پیچھے بھاگ کر اسے کچھ بھی حاصل نہیں تھا وہ اپنا اصل جان چکی تھی

وہ ایک پڑھی لکھی عورت تھی دنیا کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ہمت رکھتے تھی اسی لیے اس نے اپنے قدم آگے بڑھائے تھے جو اس کے لیے ایک بہترین فیصلہ تھا

آپ میرے بھائی کو کیوں اٹھا رہے ہیں اسے مجھے دے دیں آپ کو بیٹی چاہیے تھی نہ میری بھائی پر آپ کا کوئی حق نہیں ہے یہ صرف میرا ہے اس کی باہوں میں ہادی اپنے چھوٹے سے بھائی کو روتے دیکھ کر بولا

اس دنیا میں آئے یہ اس کا تیسرا دن تھا پہلے دن کی طرح آج بھی ہادی اس کا دشمن بنا ہوا تھا زایار نے اس کی بات کا برا مناتے ہوئے آہستہ سے اپنا بیٹا اٹھا کر اس کی گود میں رکھا اور آپ منہ پھلا کر پازیب کی جانب دیکھنے لگا

جو ابھی ابھی بریرہ سے بات کر کے فارغ ہوئی تھی اس کی نظروں کا اشارہ سمجھتے ہی وہ اسے گھور کر رہ گئی

ارے یار تمہارا ہی بھائی ہے دونوں مل بانٹ کر پیار کرتے ہیں جب تک میری بیٹی نہیں آجاتی تھوڑا بہت اپنا بھائی ہی دے دو مجھے وہ ہادی کا گال چومتے ہوئے بولا تو ہادی احسان کرنے والے انداز میں بے بی کا چھوٹا سا ہاتھ تھام کر اس کے ہاتھ پر رکھا۔

مطلب کے وہ اسے اس کی گود میں دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ لیکن زایار اتنے میں ہی خوش تھا۔

OOOOOO

شیر دیکھیں نہ میری فیورٹ شرٹ بھی آپ کی بیٹی کے آنے سے پہلے ہی مجھے کتنی زیادہ ٹائٹ ہو گئی ہے۔

دیکھیں اپنی لاڈلی کے کارنامے ابھی دنیا میں آئی نہیں ہے کہ میری ہر چیز پر قبضہ جما لیا ہے اس نے ایک اور شکایت نامہ کھولا

کوئی بات نہیں کل صبح ہوتے ہی میں تمہیں شاپنگ پر لے جاؤں گا وہ اس کا گال چومتے ہوئے آہستہ سے اسے تھام کا بیڈ پر بٹھا کر بولا

مطلب آپ اپنی لاڈلی کو کچھ نہیں کہیں گے وہ منہ پھولا کر بولی

اسے دنیا میں تو آنے دو شیر نے ریکویسٹ کی تھی

نہیں ابھی اسے بتائیں کہ میں آپ کے لیے زیادہ اہم ہوں تاکہ یہ دنیا میں آنے کے بعد مجھے زیادہ نخرے نہ دکھائے اسے پتہ ہونا چاہیے کہ شیر زار شاہ کے لئے سب سے اہم اس کی لالی ہے۔اس نے اس کے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ خود ہی سمجھ جائے گی شیر نے آہستہ سے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس کا سر اپنے سینے پر رکھا

مطلب کے اس کے دنیا میں آنے کے بعد آپ بھی اصلی رنگ دکھائیں گے مجھے پتا ہے آپ اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی تو شیر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا صرف مسکرا کر اس کا سر دوبارہ اپنے سینے پر رکھ دیا

OOOO

تراب بس کرے سو جائیں مجھے بھی نیند آرہی ہے۔اور آپ کے بے بی کو بھی وہ بھی سونا چاہتا ہے

رات کا ایک بج رہا تھا تراب خود تو جاگ ہی رہا تھا ساتھ میں سنیہا کو بھی زبردستی جگایا ہوا تھا۔

فلحال میں اپنے بچے سے بات کر رہا ہوں۔اس کے پاس ابھی اپنی زبان نہیں ہے اسی لئے تمہارے سہارے کا محتاج ہے بہتر ہے کہ ختم خاموشی سے جاگتی رہو۔اور میرا بچہ کیا کہہ رہا ہے مجھے بتاؤ

ورنہ میں ابھی جارہا ہوں نیچے سب کو بتانے کے لئے اس نے دھمکی دیتے ہوئے کہا تو سنیہا نے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر واپس اپنے پیٹ پر رکھ دیا۔

آپ کا بے بی کہہ رہا ہے کہ بابا جان مجھے نیند آرہی ہے پلیز سونے دے اس نے دانت پیس کر کہا ۔جس پر تراب نے اپنی ہنسی دبائی۔

اچھی بات ہے اسے سونے دیتے ہیں ہم اپنی باتیں کرتے ہیں وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا

تراب خاموشی سے دوسری طرف کروٹ لے کر سو جائیں مجھے بہت نیند آرہی ہے اس نے فورا ہاتھ اٹھا کر کہا۔

https://www.zubinovelszone.com

ابھی جا کر نیچے بتاتا ہوں سب کو۔۔۔۔ تراب بیڈ سے اٹھتے ہوئے دھمکی دینے لگا تو سنیہا نے فوراً اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کھینچا۔

تو مذاق کر رہی تھی آپ تو سیریس ہو گئے چلے باتیں کرتے ہیں۔ کیا کہہ رہے تھے۔ آپ۔۔۔؟

اسے اپنے قریب کرتے ہوئے وہ اس سے پوچھنے لگی تو تراب کا دل چاہا کہ وہ قہقہ لگا کر ہنسے لیکن فی الحال وہ اپنے آپ پر پورا کنٹرول کر رہا تھا اسے سنیہا کو تنگ کرنے میں بہت زیادہ مزہ آرہا تھا۔

حویلی میں جو حالت دانین کی ہو رہی تھی وہ سنیہا اپنی ہرگز نہیں چاہتی تھی اسی لئے تو پچھلے ڈیڑھ ہفتے سے وہ اس کی ہر جائز ناجائز بات مان رہی تھی جس کا تراب بھی بہت مزے سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔

تراب جانتا تھا یہ بات زیادہ دن تک چھپی نہیں رہے گی گھر میں اگلے چند دنوں میں ہی بہت بڑا ہنگامہ ہونے والا تھا سنیہا کی پریگنسی کی خبر کے ساتھ جس کے لئے وہ بالکل تیار تھا لیکن اس سے پہلے وہ سنیہا کی خوب درگت بنا رہا تھا۔

https://www.zubinovelszone.com

ایک طرف اس کا شدت سے اور ایڈونچر سے بھرپور محبت کرنے کا انداز سنیہا کو بوکھلا دیتا تھا تو دوسری طرف اس کی دھمکیوں نے اس کا جینا حرام کر رکھا تھا۔اس وقت بے وقوف بر پور طریقے سے اپنی من مانی کر رہا تھا اور سنیہا بالکل بے بس تھی۔

ہاں لیکن اب اسے اس کے انداز کی عادت ہو چکی تھی سنیہا کے معاملے میں وہ بے حد شدت پسند تھا۔اب تو سنیہا بھی اس کی محبت کا ہر رنگ دیکھ چکی تھی حقیقت تو یہ تھی کہ اب وہ خود بھی پور پور کی محبت میں ڈوب چکی تھی

oooo

اپنے چہرے پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہی اس کی آنکھ کھلی

اتنی دیر لگا دی آج اتے ہوئے اس نے آنکھیں کھول کر عالم کو اپنی بے حد قریب پایا

سیاست ایسے ہی چیز ہے میری جان وقت تو لگ ہی جاتا ہے۔

https://www.zubinovelszone.com

لیکن آج سارا کام نپٹا کر آیا ہوں صرف تمہارے اور اپنے بچے کے لیے اب جب تک یہ جناب دنیا میں نہیں آجاتے تب تک جلدی آنے کی پوری کوشش کیا کروں گا

اس کے لبوں پر لب رکھتے ہوئے اس نے نرمی سے اسے اپنے قریب کیا

اس کا کام کافی زیادہ بھر گیا تھا زایار اس کے ساتھ تو تھا لیکن اس کے مقابلے میں وہ اپنے قدم پیچھے ہٹا چکا تھا اب سیاست میں اس کا کافی زیادہ بول بالا تھا عالم اپنے گاؤں کے لیے بھرپور کوششیں کر رہا تھا

جس میں دانین کی ہمت بنی ہوئی تھی اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں بند کر لیں عالم کا ساتھ ہی اس کے لیے سب کچھ تھا اس نے اپنے لئے ایک بہترین ہمسفر چنا تھا

عالم صرف محبت کے نہیں بلکہ احساس کے معاملے میں بھی بہت آگے تھا اس کے دل میں غریبوں کے لیے ایک خاص جگہ تھی اس نے دانین کے چچا کا علاج کروایا تھا ایک مصنوعی بازو سے وہ ان کی جتنی مدد کر سکتا تھا اس نے کی تھی

اوراس کے بعدان کی سب سے بڑی بیٹی کا رشتہ بھی بہت اچھی جگہ کروا چکا تھا جس کے بعد چاچی کو بھی اپنی غلطیوں کا احساس جلد ہی ہو گیا انہوں نے دانین کو خود آ کر اپنی بیٹی کے طور پر میکے میں بلایا

تو آنسوؤں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گیا اب دانین اکثر جاتی تھی اپنے چچا کے گھر اپنے کھوئے ہوئے رشتوں کو پا کر وہ بے حد خوش تھی

oooo

ختم شد

اسلام علیکم!
اگر اپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور اپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

POST BY ZUBI NOVELS ZONE

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

اپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

WHATSAPP 03444499420

Fb/Page/Zubi Novels Zone

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔